الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(بترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد اخذ حق ترجمہ کتاب ہذا

حسب فرمایش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۱۶

باہتمام خاکپاے اولیاے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع قیومی واقع کانپور طبع شد

کاپی رائٹ محفوظ ہے

ضروری التماس

بفضلہ تعالیٰ عاجز کے کتبخانہ مین ہر علم وفن کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعہ کانپور۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ میرٹھ۔ بمبئی۔ مصر
وغیرہ کا واسطے فروخت کے موجود ہے جسکی فہرست شائقین کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے زیادہ تر اہتمام شائقین علم کو
کتب مطابع صحیح کے بھیجنے کا کیا گیا ہے البتہ وہ کتاب جو اسوقت تک کسی مطبع مین صحیح اور عمدہ طبع ہی نہین ہوئی
وہ بدرجہ مجبوری غلط اور خراب مطبوعہ روانہ ہوتی ہے اس فہرست مین وہ کتب جو عاجز نے اپنے مطبع قیومی
مین طبع کی ہین یا اپنی فرمایش سے دیگر مطابع مین نہایت صحت و اہتمام سے طبع کرائی ہین درج کیجاتی ہین

المشتہر

محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ و بلیسلی اسکوائر دکان نمبر ۱۶

نام کتاب

- قرآن مجید مصری ۱۷
- مصری بجنسہ اصل نظامی خوشخط تقطیع متوسط ہر پارہ اور ہر منزل علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم حاشیہ پر رسم خط مولانا شمس العلوم صاحب تحریر ہے ایک رسالہ اول مین شامل ہے جسمین رموز اوقاف و آداب تلاوت وغیرہ مرقوم ہین مطبع قیومی مین نہایت اہتمام اور صحت کے ساتھ طبع ہوا ہے ہدیہ فی جلد عہ ۸
- الم سے واذا سمعوا تک علیحدہ علیحدہ ہی پارہ قیومی ع
- پارہ عم مع قاعدہ سہ جزئہ ″
- پارہ عم مع قاعدہ سہ جزئہ قلم جلی تقطیع کلاں ″
- پارہ عم تقطیع خرد ″

نام کتاب

- پارہ عم مترجم ع
- پنجسورہ مترجم قیومی ″
- قاعدہ دو جزئہ ″
- قاعدہ سہ جزئہ ″
- آداب القرآن ۵
- مفتاح القرآن ۵

کتب وظائف

- ہفت ہیکل مع پنجسورہ قیومی ع
- مجموعہ گنج العرش ۔
- مجموعہ درود اکبر ″
- مجموعہ علاج اعظم ″
- دلائل الخیرات مترجم ۔
- قیومی کاغذ سفید ۱ر
- مجموعہ اوراد قیومی ۱ر ″
- مجموعہ وظائف ″
- جواہر القرآن ۲ر ″
- اشفاء العلیل ترجمہ ۱ر ″

نام کتاب

- قول الجمیل قیومی ۵ ۲ر
- اوراد احسانی ″ ۱ر
- فضائل الشہور ″ ۱ر
- والصیام قیومی ۵ ۱ر
- عہد نامہ خرد ع ۲ر
- درود تاج ″ ۲ر

کتب تفاسیر

- تفسیر حسینی ۷ر
- تفسیر سورۂ فاتحہ ۵ ۲ر
- تفسیر مرادیہ قیومی ″ ۱ر
- تفسیر تبارک الذی ″ ۱ر
- تفسیر سورۂ یوسف ″ ۱ر
- تفسیر نور مبین قیومی ″

کتب حدیث

- مظاہر حق اختتامی ۴ر
- نہایت صحیح ۳ر
- مشارق الانوار

نام کتاب

- لباب الاخبار مترجم ۵ ۴ر
- دقائق الاخبار مترجم ۵ ۱ر
- زواجر ہندی ۱ ۴ر

کتب فقہ و مسائل

- ہدایۃ المصلی تحشی جدید قیومی
- سراجی ع
- علم الفرائض ۵
- مالابد منہ قیومی ف
- ترجمہ مالابد منہ ″
- زاد الآخرۃ ″
- رسالہ عقیقہ ۵
- راہ نجات مع خطبہ قیومی ۵
- تحریم النساء قیومی
- مفتاح الجنۃ ۵
- خلاصۃ الفقہ ۵

نام کتاب

- ہزار مسئلہ ۵ ۴ر
- شرع محمدی قیومی ″ ۶
- جیرۃ الفقہ قیومی ″ ۴ر
- مسائل موتے ″
- مصباح الحیاۃ ″
- مسائل نکاح و طلاق ۵
- خلاصۃ النکاح ″ ۹ر
- خلاصۃ المسائل ″ ۶
- ہدایۃ الاسلام ″ ۲ر
- تمیز الکلام ″ ۵
- رفاہ المسلمین ترجمہ ″ ۳
- مسائل اربعین ″ ۱۲
- مصباح الصلوۃ ″
- حقیقۃ الصلوۃ ″

کتب وعظ و نصیحت

و دینیات و خطب

- مجموعہ خطب علی [illegible]

جملہ خط و کتابت بنام حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ قرب مدرسہ عالیہ نمبر [illegible] ہونا چاہیے

Marfat.com

فہرست مضامین جلد اول انوار الاتقیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
دیباچہ مترجم کتاب ہذا	۱۲۶	باب ۱۲ حضرت بشر حافی الخ	۲۸۵	باب ۲۸ حضرت سہل بن عبداللہ الخ
	۱۳۶	باب ۱۳ حضرت ذوالنون مصری الخ	۲۹۸	باب ۲۹ حضرت معروف کرخی الخ
دیباچہ مترجم و مصنف رح	۱۵۸	باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی الخ	۳۰۳	باب ۳۰ حضرت سری سقطی الخ
ترجمہ دیباچہ مصنف رح	۲۰۲	بیان معراج حضرت بایزید بسطامی الخ	۳۱۳	باب ۳۱ حضرت فتح موصلی الخ
ایضاً	۲۰۶	مناجات	۳۱۵	باب ۳۲ حضرت احمد حواری الخ
ایضاً	۲۰۹	باب ۱۵ حضرت عبداللہ بن مبارک الخ	۳۱۷	باب ۳۳ حضرت احمد خضرویہ الخ
ایضاً	۲۲۰	باب ۱۶ حضرت سفیان ثوری الخ	۳۲۳	باب ۳۴ حضرت ابوتراب نخشبی الخ
باب ۱ حضرت ابو محمد امام جعفر الخ	۲۲۹	باب ۱۷ حضرت ابو علی شقیق بلخی الخ	۳۲۷	باب ۳۵ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی الخ
باب ۲ حضرت اویس قرنی الخ	۲۳۵	باب ۱۸ حضرت امام ابوحنیفہ صاحب الخ	۳۳۸	باب ۳۶ حضرت شاہ شجاع کرمانی الخ
باب ۳ حضرت حسن بصری الخ	۲۴۳	باب ۱۹ حضرت امام شافعی الخ	۳۴۱	باب ۳۷ حضرت یوسف بن حسین الخ
باب ۴ حضرت مالک بن دینار الخ	۲۴۹	باب ۲۰ حضرت امام احمد حنبل الخ	۳۴۷	باب ۳۸ حضرت ابوحفص حداد الخ
باب ۵ حضرت محمد واسع الخ	۲۵۵	باب ۲۱ حضرت داؤد طائی الخ	۳۵۵	باب ۳۹ حضرت حمدون قصار الخ
باب ۶ حضرت حبیب عجمی الخ	۲۶۰	باب ۲۲ حضرت حارث محاسبی الخ	۳۵۸	باب ۴۰ حضرت منصور عمار الخ
باب ۷ حضرت ابوحازم مکی الخ	۲۶۴	باب ۲۳ حضرت ابوسلیمان الخ	۳۶۱	باب ۴۱ حضرت احمد بن عاصم انطاکی الخ
باب ۸ حضرت خواجہ عتبہ بن الغلام الخ	[illegible]	باب ۲۴ حضرت محمد سماک الخ	۳۶۳	باب ۴۲ حضرت عبداللہ بن خبیق الخ
باب ۹ حضرت رابعہ بصریہ الخ	[illegible]	باب ۲۵ حضرت محمد بن اسلم الخ	۳۶۴	باب ۴۳ حضرت جنید بغدادی الخ
باب ۱۰ حضرت فضیل بن عیاض الخ	[illegible]	باب ۲۶ حضرت احمد حرب الخ	۳۹۲	خاتمہ جلد اول
باب ۱۱ حضرت ابراہیم بن ادہم الخ	[illegible]	باب ۲۷ حضرت حاتم اصم الخ		

فہرست مضامین جلد دوم انوار الاتقیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	باب حضرت عمرو بن عثمان مکی الخ	۶۰	باب حضرت شیخ خیر نساج الخ	۲۳۵	باب حضرت شیخ ابو العباس قصاب الخ
۴	باب حضرت ابو سعید خراز رضہ الخ	۶۲	باب حضرت ابو حمزہ خراسانی الخ	۲۴۱	باب حضرت ابو اسحق ابراہیم بن احمد الخ
۹	باب حضرت ابو الحسن نوری الخ	۶۳	باب حضرت احمد مسروق الخ	۲۵۴	باب حضرت ممشاد دینوری الخ
۱۷	باب حضرت عثمان حیری الخ	۶۴	باب حضرت عبد اللہ احمد مغربی الخ	۲۵۹	باب حضرت ابو اسحق ابراہیم شیبانی الخ
۲۳	باب حضرت ابو عبد اللہ جلا الخ	۶۶	باب حضرت ابو علی جرجانی الخ	۲۶۲	باب حضرت ابوبکر صیدلانی الخ
۲۴	باب حضرت ابو محمد رویم الخ	۶۷	باب حضرت شیخ ابوبکر کتانی الخ	۲۶۴	باب حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی الخ
۲۶	باب حضرت ابن عطا الخ	۷۳	باب حضرت عبد اللہ خفیف الخ	۲۶۶	باب حضرت شیخ ابو علی دقاق الخ
۳۳	باب حضرت ابراہیم بن داؤد رقی الخ	۷۹	باب حضرت ابو محمد جریری الخ	۲۷۱	باب حضرت شیخ ابو علی محمد الخ
۳۴	باب حضرت یوسف اسباط الخ	۸۲	باب حضرت حسین منصور الخ	۲۷۳	باب حضرت ابو علی احمد الخ
۳۶	باب حضرت ابو یعقوب بن اسحق الخ	۹۶	باب حضرت [illegible] واسطی الخ	۲۸۶	باب حضرت شیخ ابو الحسن علی الخ
۳۹	باب حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ	۱۱۲	باب حضرت [illegible] الخ	۲۸۸	باب حضرت شیخ ابو عثمان الخ
۴	باب حضرت ابو محمد مرتعش الخ	۱۱۴	باب حضرت [illegible] الخ	۲۹۳	باب حضرت شیخ ابو العباس الخ
۴۳	باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل الخ	۱۱۷	باب حضرت شیخ ابو [illegible] الخ	۲۹۴	باب حضرت ابو عمرو ابراہیم زجاجی الخ
۴۵	باب حضرت شیخ ابو الحسن بوشنجی الخ	۱۱۹	باب حضرت ابو [illegible] محمد بن حسین الخ	۲۹۵	باب حضرت شیخ ابو الحسن صائغ الخ
۴۶	باب حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی الخ	″	باب حضرت قطب الاولیا [illegible] الخ	۲۹۷	باب حضرت ابو القاسم نصرآبادی الخ
۵۳	باب حضرت ابوبکر وراق الخ	۱۳۶	باب حضرت ابو الحسن خرقانی الخ	۳۰۳	باب حضرت ابو الفضل حسن سرخسی الخ
۵۶	باب حضرت عبد اللہ منازل الخ	۲۰۷	باب حضرت ابوبکر [illegible] الخ	۳۰۶	باب حضرت ابو العباس سیاری الخ
۵۹	باب حضرت علی سہل اصفہانی الخ	۲۲۳	باب حضرت ابو [illegible] الخ	۳۰۷	خاتمہ کتاب

Marfat.com

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ و پیلی بھیت اسلو نمبر ۱۶

انوار الاتقیاء

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیاء

باہتمام کمترین محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی کانپور

مطبع فتح الکریم واقع قنوج میں مطبوع ہوئی

... ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد و بکفایت و یلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد عبد القیوم تاجر کتب ...

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی سید المرسلین والہ الطیبین واصحابہ الطاہرین وازواجہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد راجی نعمۃ اللہ محمد برکت اللہ رضا لکھنوی فرنگی محلی ابن جناب مولانا حافظ محمد احمد اللہ صاحب مدظلہ ابن امام الریاضیین مقدام المحققین مولانا محمد نعمت اللہ بن مولانا نور اللہ بن ملا محمد ولی ابن قاضی غلام مصطفے ابن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الدین الشہید سہالوی ادخلہم اللہ فی اعلی علیین وافاض علینا من برکاتہم وبرکات مشائخہم الکاملین ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض پیرا ہی کہ مجکو ابتدائے عمر سے تصنیف تالیف ترجمہ تحشی وغیرہ کا شوق تھا فصوص الحکم انشاے خلیفہ جواہر خمسہ درۃ الناصحین کا مین نے اردو مین ترجمہ کیا تذکرۃ الاولیا کا ترجمہ خود ناظرین کے پیش نظر ہی خلعت رحمانی حالات حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی مین ایک مختصر رسالہ لکھا یہ کتابین طبع ہو چکی ہین فصول اکبری کی ایک مبسوط شرح مین نے فارسی مین لکھی ہی لیکن ابھی تک اوسکے طبع کی نوبت نہین آئی بوستان یوسف زلیخا سہ نثر ظہوری دیوان ہلالی انشای خلیفہ کریم اللغات صغری کبری میزان المنطق مختصر المیزان ایساغوجی تہذیب تعریف الاشیا قال اقول قطبی شرح جامی شرح اسباب کبیری زاد آخرت منتخب النفائس تاریخ الخلفاء وغیرہ پر مین نے حواشی لکھے ہین یہ سب طبع ہو گئے ہین انوار سہیلی قصیدہ بردہ سہ نثر ظہوری مولود عزیز زرادی احقاق السماع نسیم جنت دیوان مخفی نصاب الصبیان بہارستان جامی وغیرہ پر میری فارسی تقریظین شائع ہو چکی ہین قرآن شریف مطبوعہ مجتبائی لکھنؤ شرح وقایہ جلد اول ودوم وچہارم حسامی کافیہ میر زاہد رسالہ میر زاہد ملا جلال شرح

Marfat.com

عقاید نسفی خیالی سراجی شریفیہ شرح اسباب نفحۃ الیمن نور الانوار وغیرہ پر میری عربی تقریظین شائع ہین اب مین حسامی کی عربی مین شرح لکھ رہا ہون اور غنیۃ الطالبین کا اُردو مین ترجمہ کر رہا ہون اللہ تعالی اپنے فضل سے یہ دونون کتابین بھی جلد تمام کرادے فارسی اور اُردو تاریخین میری کہی ہوئی صدہا کتابون کے ساتھ شائع ہین جس وقت سے اللہ تعالی نے مجھے خلعت شعور مرحمت فرمایا اور مضامین حقہ کے فہم و ادراک کے قابل بنایا اوسوقت سے آجتک مین نے اپنی عمر کا پورا حصہ علوم عربیہ کی تحصیل اور کتب سیر اولیاے کرام کے مطالعہ مین صرف کیا اور حتی الوسع تحقیق حقائق اور توضیح دقائق کا پورا التزام رکھا اگرچہ مجھ مین ہرگز اسکی صلاحیت نہ تھی کہ ایسی خدمات عالیہ میرے متعلق کیجائین اور مین ایسی نعمت عظمی کا مورد ہون لیکن فیاض حقیقی کا عام فیض کچھ ایسا شائع اور غیر مختص ہی کہ وہان ذرہ ذرہ کے کسی قسم کی تخصیص نہین ہی رفتہ رفتہ ذہن ناقص اُن مضامین حسنہ کے فیضان سے ترقی یاب ہوا اور اونکے ظاہر کرنیکو اندر ہی اندر ایک قسم کا پیچ وتاب کھانے لگا مین ایک مدت تک ان خیالات کو پس پشت ڈالتا رہا اور متفرق مضامین کو دیکھتا بھالتا رہا اسلیے کہ ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ آخر میرے چند دوستون نے اس امر کا تقاضا کیا اور خاصکر میرے کرم فرما جناب مولوی حاجی عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ اس امر پر زیادہ مصر ہو کہ تذکرۃ الاولیا مصنفہ مقبول کردگار حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ الغفار فارسی زبان مین ہی لیکن اب فارسی سمجھنے والے بہت کم ہین اُردو مین اوسکا ترجمہ کردو تا کہ خلق اللہ اوسکے مطالعہ سے فائدہ اوٹھائے تقاضاے دل تو پہلے ہی سے موجود تھا اس تحریک سے اور بھی گویا سونے مین سہاگہ ملگیا امداد الٰہی سے مین نے کتاب مذکور کا بامحاورہ سلیس اُردو زبان مین ترجمہ کیا اور اپنے ترجمہ کا نام انوار الاتقیا رکھا چونکہ مین نے اس ترجمہ کا حق حاجی صاحب موصوف کو ہبہ کردیا ہی لہذا اطلاعاً گذارش ہی

Marfat.com

اگر کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نہ کرین نفع کے خیال مین مجرم قانونی نہ بنین اللھم اغفر لی
ولوالدی ولاقاربی ولاستاذی ولشیوخی ولاحبابی ولمن لہ حق علی ولمن اذانی ولمن کتب ہذہ الرسالۃ
ولمن طبع ہذہ الرسالۃ وشہرہا ولمن نظر فی ہذہ الرسالۃ واستفاد من ہذہ العجالۃ وامتی وامت
والدی بجوار النبی الامین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین اللھم انی قد الفت ہذہ الرسالۃ
لا للدنیا بل للدین فاجعلہا لوجہک یا مبین واجعلہا نافعۃ لمن نظرہا اللھم انا عبادک المجرمون ان تطردنا
فمن یرحمنا الٰہی فارحم علینا یوم لا یرحم الا انت ونجنا من عذاب القبر وجنبنا من ظلمات بیت الغربۃ ومن
احوال المحشر یوم الفزع الاکبر واجعلنا من رفقاء الانبیاء والاولیاء فانا نحبہم کما تحب وترضی ولا تناقشنا فی الحساب
اللھم یا من ہو ارحم من کل راحم ادخلنا الجنۃ بغیر حساب وسہل علینا الجواز علی الصراط یوم العذاب ووفقنا
للصالحات وجنبنا عن السیئات اللھم انک قلت واذا سألک عبادی عنی فانی قریب فیا من ہو اقرب من حبل الورید
یا مجید تب علینا واجعلنا من الناجین الابرار یوم القیمۃ ومن الضاحکین الاخیار یوم الندامۃ اللھم تقبل منی دعائنا
بحرمۃ من ہو مولنا بہ تغفر ذنوبنا وتستر عیوبنا بہ تحط اوزارنا اللھم انا جعلنا حبیبک وجمیع انبیائک و
اولیائک وسیلتنا فلا تطردنا آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

ترجمہ اصل کتاب

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بعد حمد ونعت کے تحریر فرمایا ۔ واضح ہو کہ تمام کلامون مین سب کے پہلے فضیلت قرآن شریف کو اوسکے بعد احادیث نبوی کو ہی لیکن ان دونون کے بعد اللہ تعالی نے اولیاء اللہ کے کلام کو بزرگی عطا فرمائی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ان حضرات کا کلام ذوق وشوق الٰہی کا لب لباب ہوتا ہی اور ظاہری بناوٹ سے اسکو علاقہ نہین ہوتا ہی اور علم لدنی اللہ تعالی اولیاء اللہ کو عطا کرکے انبیا کا وارث بناتا ہی میرے بعض احباب کو رغبت اولیاء اللہ کے حالات دریافت کرنیکی بہت تھی اور خود مجکو بھی اس سے ایک تعلق طبعی تھا چونکہ اللہ تعالی نے مرتبہ ولایت دنیا مین بے تعداد لوگونکو عطا فرمایا ہے اور انکے حالات وکرامات کو ایسا وسیع کیا ہی کہ تفصیلی حال ہر ولی کا اگر انسان لکھنا چاہی تو ایک ہی حال مین بڑی کتاب طیار ہو جائے اسی وجہ سے طول دینا

Marfat.com

بنایت تھین جانا اور مختصر اً کچھ بزرگان دین کا حال درج کتاب کیا جسکو تفصیل سے دیکھنا ہو وہ متقدمین کے کتب کا مطالعہ کرے جیسے شرح القلوب اور کشف الاسرار اور معرفۃ النفس والرب اور اسیطرح اور کتابین ہین چونکہ یہ راہ مختصر اختیار کرنیکا طریقہ سنت ہے کما فخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال اوتیت بجوامع الکلم واختصر لی الکلام جیسا فخر کیا رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے پس فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے کلام جامع عطا کیا اور کلام کو میرے واسطے مختصر کیا اور بعض باتین ایک کتاب مین ایک بزرگ کے حالات اور دوسری کتاب دوسرے بزرگ کے حالات مین تھین اور نسبت کرنے مین حالات اور حکایات کے بھی اختلاف تھا جہانتک تحقیق سے مجھے معلوم ہوا ہے اُسکو لکھا اور شرح نہ کرنے کے تین سبب تھے پہلا یہ کہ مین نے اس امر کو نامناسب خیال کیا کہ اپنے کلام کو بزرگونکے کلام مین دخل دون لیکن ضرورۃً عوام کے دفع توہم کیواسطے بعض مقام پر اشارۃً کچھ لکھدیا ہے دوسرا سبب یہ تھا کہ جس شخص کو کسی خاص بزرگ کا تفصیلی حال دیکھنا ہوگا کتب متقدمین سے معلوم کر سکتا ہے تیسرا سبب یہ تھا کہ اولیا کی قسمین بہت ہین بعض اہل معرفت بعض اہل معاملت بعض اہل محبت بعض اہل توحید اور بعض ہمہ صفات متصف ہین اور بعض ادنی صفت کے اور بعض بے صفت بھی ہوے ہین۔ اگر اسکی تشریح کرتا یا انبیا اور صحابہ اور اہل بیت کا حال بھی اس کتاب مین داخل کرتا تو کتاب بڑھجاتی اور اختصار باقی نرہتا جنکی تعریف مین قرآن اور احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہین اونکے اوصاف قلمبند کرنا انسان کا کام نہین ہے واضح ہو کہ انبیا اور صحابہ اور اہل بیت کی تین قسمین ہین انشاء اللہ تعالی انکے حال مین ایک دوسری کتاب تصنیف کرکے دنیا مین اپنی یادگار چھوڑونگا اور اس تذکرے کو مین نے کئی وجہ سے تصنیف کیا ایک یہ کہ میری یادگار رہیگی اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرکے مجھے دعاے خیر سے یاد کرینگے کہ اوسکی کشائش کی وجہ سے شاید میری قبر مین بھی کشایش ہوجاے جیسا کہ یحیی عمار کو جو امام ہروی کے اور حضرت شیخ عبد اللہ انصاری کے اوستاد تھے وفات کے بعد لوگون نے خواب مین دیکھا پوچھا آپ پر کیا گذری فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کیا اے یحیی

مین تجھہ سے سخت بازپرس کرتا لیکن چونکہ تو ایک مجلس مین میرا ذکر کر رہا تھا اور مین ایک درویش
سنکر خوش ہوا اسلیے مین نے تجھے بخشدیا دوسری وجہ یہ ہی کہ لوگون نے حضرت شیخ ابو علی دقاق سے
پوچھا کہ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ کا حال سُنے اور اوسپر عمل نہ کرسکے تو حال سُننے والے کو کچھہ
فائدہ ہوتا ہی یا نہین آپنے فرمایا دو فائدے ہوتے ہین ایک یہ کہ اگر مرد طالب ہوگا تو اوسکی
طلب زیادہ ہوگی اور ہمت قوی ہوگی دوسرے یہ کہ اگر متکبر ہوگا اوسکا تکبر کم ہو جائیگا اور اگر
کور باطن ہوگا تو خود معائنہ کریگا جیسا کہ حضرت شیخ محفوظ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ خلق کو اپنے اوپر
قیاس مت کر بلکہ اپنے کو مردان خدا کے مانند کر تاکہ تجھے اونکی بزرگی معلوم ہو تیسری وجہ یہ ہی کہ
لوگون نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مرید کو پیرونکے ذکر سے کیا فائدہ ہی آپنے فرمایا
کہ مردان خدا کا ذکر اللہ کے لشکرونمین سے ایک لشکر ہی کہ مرید اوس لشکر سے مدد پاتا ہی اور ٹوٹا
ہوا دل مضبوط ہو جاتا ہی اور دلیل اسپر اللہ تعالی کا قول وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت
بہ فؤادک ہی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اگلے پیغمبرونکا قصہ تجھسے اسلیے بیان کرتے ہین تاکہ
تو اوس سے آرام پائے اور تیرا دل قوی ہو جائے چوتھی وجہ یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی عند ذکر الذاکرین تنزل الرحمۃ یعنے ذاکرین کے ذکر کرتے وقت اللہ کی رحمت
نازل ہوتی ہی۔ پانچوین وجہ یہ ہی کہ ان بزرگونکی ارواح سے اس پریشان زمانے کو فیض ملے
اور اوس فیض کی وجہ سے قبل از مرگ دولت سعادت حاصل ہو چھٹی وجہ یہ ہی کہ مین نے
اولیاء اللہ کے کلام کو قرآن اور حدیث کی بعد تمام کلامون سے بہتر اور مطابق قرآن وحدیث کی
پایا اسلیے مین نے یہ کام شروع کیا کہ گو مین اونکے مرتبہ کا نہین ہون شاید اللہ اونکے ذکر کی بدولت
مجھے بھی صاحب مرتبہ کردے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جسنے کسی قوم
کی مشابہت کی پس وہ اُن ہی مین سے ہی اور حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ مدعیونکو
اچھا سمجھو کیونکہ وہ محقق ہوتے ہین اور اونکے پاؤن چوموکیونکہ اگر وہ بلند ہمت ہوتے تو دوسرے
سے چیز کا دعوی نہ کرتے ساتوین وجہ یہ ہی کہ قرآن اور احادیث سمجھنے کیواسطے استعداد عربی کی

شیخ ابو علی دقاق کا ارشاد

شیخ محفوظ کا قول

جنید بغدادی کا ارشاد

قول جنید

ضرورت ہوتی ہی جو عربی نہ جانتا ہو فائدہ حاصل نہین کرسکتا مین نے اولیاء اللہ کے حالات فارسی مین لکھے تاکہ عوام سمجھ سکین آٹھوین وجہ یہ ہی کہ قاعدہ کلیہ ہی کہ جو کوئی خلاف مرضی بات کہے انسان اوسکے قتل پر آمادہ ہوجاتا ہی جب خلاف بات تنا اثر کرسکتی ہی تو غیر ممکن ہی کہ سچ بات اسقدر بھی اثر نہ کرے حضرت شیخ عبدالرحمن اسکاف سے لوگون نے پوچھا کہ قرآن اور احادیث پڑھنے والا اگر اوسکے مطالب نہ سمجھ سکے تو اوسپر کچھ اثر ہوتا ہی یا نہین آپ نے فرمایا ضرور ہوتا ہی جیسے دوا پینے والے کو فائدہ کرتی ہی مگر اوسکو اجزا معلوم نہین ہوتے نوین وجہ یہ ہی کہ مین چاہتا تھا کہ جہانتک ممکن ہو سوا اولیاء اللہ کے کسی کا ذکر نہ کرون اور نہ سنون اسلیے مین نے یہ کتاب تصنیف کی شیخ بوعلی سینا کا قول ہی کہ مجھے دو تمنائین ہین ایک یہ کہ سوا خدا کے کسی کا ذکر نہ سنون دوسری یہ کہ سوا خدا کے دوستونکے کسی سے ملاقات نہ کرون چونکہ مین پڑھا لکھا نہین ہون اسلیے چاہتا ہون کہ لوگ میرے سامنے خدا کا ذکر کرین اور مین سنون یا مین ذکر کرون اور لوگ سنین اگر بہشت مین اللہ کا ذکر نہو تو بوعلی کو بہشت کی بھی خواہش نہین دسوین وجہ یہ ہی کہ لوگون نے حضرت امام یوسف ہمدانی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ جب اولیاء اللہ دنیا مین باقی نہ رہین تو ہم کیا کرین جسکی وجہ سے مکروہات دنیا سے الگ رہین آپنے جواب دیا ایک جزو روزانہ اونکے حالات کے پڑھا کرو پس مین نے یہ کتاب تصنیف کی تاکہ غافلونکے واسطے کافی وظیفہ ہوجائے گیارہوین وجہ یہ تھی کہ صغر سنی ہی سے مجھے اولیاء اللہ سے محبت تھی اور اونکے ذکر سے میری طبیعت کو فرحت ہوتی تھی مین نے مطابق قول المرء مع من احبہ اپنی حوصلہ کے موافق اونکا حال لکھکر ظاہر کیا کیونکہ یہ زمانہ وہ ہی کہ بزرگونکے کلام محو ہوگئے ہین اور مکار لوگ ولی بن بیٹھے ہین حضرت جنید نے حضرت شبلی سے فرمایا کہ اگر دنیا مین تجھے ایسا شخص بھی آجکل ملجائے جو ایک کلمہ مین جو تو کہتا ہی تیرا موافق ہو تو تو اوسکا دامن پکڑ اسلیے کہ اوسی سے تیری مقصد بر آری ہوگی بارھوین وجہ یہ ہی کہ مین نے دیکھا زمانہ کا یہ رنگ ہی کہ بدکاری پھیلی ہوئی ہی اور نیکوکارونکو سب نے بھلا دیا ہی مین نے یہ تذکرہ لکھا اوسکا نام تذکرۃ الاولیاء رکھا تاکہ اہل زمانہ بزرگان دین کو یاد کرین اور تلاش کرکے اونکی مطیع ہون

Marfat.com

شاید سعادت ابدی حاصل ہو تیرھوین وجہ یہ ہی کہ اولیاء اللہ کا کلام تمام کلام سے بعد قرآن
وحدیث کے بہتر ہی کئی وجہ سے اول یہ کہ یہ کلام لوگون سے دنیا کی الفت ترک کراتا ہی دوسرے
یہ کہ اس کلام کو دیکھکر آخرت یاد آتی ہی تیسرے اس سے خدا کی دوستی پیدا ہوتی ہی چوتھے اس
کلام کو سنکر توشۂ آخرت جمع کرنیکا خیال پیدا ہوتا ہی پس ایسی کتاب کا تصنیف کرنا ضروری تھا
اور کہ سکتے ہین کہ یہ کتاب تمام کتابون سے اچھی ہی یہ وہ کتاب ہی جو مخنثونکو مرد اور مردونکو شیر
اور شیرونکو فرد اور فردونکو صاحب درد بنادیتی ہی اور درد کیا چیز ہی یہ اوس وقت معلوم ہوگا
جب لوگ اس کتاب کو اول سے آخر تک خوب غور کرکے پڑھینگے اور سمجھینگے مین ایکدن حضرت
امام مجد الدین خوارزمی رح کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ رو رہے ہین مین نے سبب پوچھا
فرمایا جو لوگ امت محمدیہ مین مثل انبیا کی گذرے بہت اچھے تھے جیسا کہ خود حضرت نے فرمایا ہی علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور مین اسلیے روتا ہون کہ کل مین نے دعا مانگی تھی کہ ای اللہ تو سب کچھ
کرسکتا ہی تو مجھے اون لوگونمین شامل کردے یا اونکے دیکھنے والونمین کردے معلوم نہین میری دعا قبول ہوئی
یا نہین چودھوین وجہ یہ ہی کہ شاید اس کتاب کی تصنیف کی صلہ مین یہ بزرگ لوگ قیامت مین میری
شفاعت کرین اور جسطرح اصحاب کہف نے اپنے کتے کی رعایت کی یہ بزرگ لوگ میری رعایت
کرین گو مین کتے سے بھی رتبہ مین کم ہون نقل کیا ہی کہ جمال موصلی نے تمام عمر اس تمنا مین خون
دل پیا اور اپنا مال صرف کیا کہ قریب روضۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی جگہ ملجائے جب وہان
جگہ ملگئی تو نزع کے وقت وصیت کی کہ میری قبر پہ لکھنا وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید یعنے
آپکا کتا آپ ہی کے آستانے پر پڑا ہی اے اللہ اصحاب کہف کا کتا تھوڑی دور اونکے ساتھ چلا تھا
اوسکے عوض مین تو نے اوسکو بھی مثل اصحاب کہف کے کر دیا مین بھی تیرے دوستون سے دوستی
رکھتا ہون تو مجھے بھی انبیا اور اولیا اور علماء کے صدقے مین قیامت کے دن اون لوگونکے
سامنے شرمندہ نہ کرنا اور جو خاص توجہ تجکو اونکے ساتھ ہی اوس سے مجھے محروم نہ چھوڑنا اور میری
اس تصنیف کو اپنے قرب کا ذریعہ کرنا دوری کا ذریعہ نکرنا انک ولی الاجابۃ بیشک تو ہی دعاونکا قبول کرنیوالا

Marfat.com

باب ۱ حضرت ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات مین

آپ کی کنیت ابو محمد اور اسم مبارک جعفر صادقؓ ہے آپ کی شان مین جو الفاظ لکھے جاوین بجا ہین اور جو کچھ اوصاف آپکے احاطۂ تحریر مین آئین اولی ہین آپ ملت مصطفوی کے سلطان ہین آپ حجت نبوی کے برہان ہین اسی طرح عامل صدیق عالم تحقیق میوۂ باغ اولیا جگر گوشۂ سید انبیا ناقد علی وارث نبی وغیرہ تمام الفاظ آپکی عظمت شان کے سامنے غیر موزون نہین ہم اوپر اس امر کو بیان کر چکے ہین کہ اگر انبیا و صحابہ اور اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حال بیان کیا جائے تو دوسری کتاب تصنیف کرنا ہوگی اسی لیے ہم اس کتاب مین اون اولیا کا مفصل حال لکھتے ہین جو ان حضرات کے بعد ہین لیکن صرف برکت کے خیال سے ہم اپنی کتاب کی ابتدا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حالات سے کرتے ہین کیونکہ آپ بھی انبیا اور صحابہ کے بعد ہین اور چونکہ آپ کا شمار اہلبیت مین ہے اسلیے آپ نے طریقت کی باتین بہت کچھ ارشاد فرمائی ہین اور روایتین بھی آپ سے بہت ہین انہین سے چند باتین بیان کی جاتی ہین کیونکہ ایک کا ذکر کرنا گویا کل کا ذکر کرنا ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ آپ کا مذہب رکھتے ہین گویا بارہ امام کا مذہب رکھتے ہین یعنی آپ کی ایک ذات بارہ کے مقابلہ مین ہے۔ مین اگر فقط آپ ہی کے اوصاف بیان کرنا چاہون تو ہرگز حق اوصاف کا ادا نہین ہو سکتا اسلیئے کہ آپ جامع کمالات اور پیشوائے جملہ مشائخ ہین آپ فرق الٰہیہ اور محمدیہ اور اہل ذوق اور صاحبان عشق اور عباد اور زہاد سب کے مقتدا ہین آپکے تصانیف بیشمار ہین اسرار الٰہیہ کو آپ خوب بیان فرماتے تھے آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے بہت روایتین نقل فرمائی ہین۔ مجھکو اُس کم فہم فرقے سے تعجب ہے جنکے عقائد مین یہ امر داخل ہے کہ اہل سنت معاذ اللہ اہلبیت رضی اللہ عنہم اجمعین سے بغض رکھتے ہین

Marfat.com

حالانکہ یہی اہل سنت محبان اہلبیت رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ انکی عقیدے میں یہ امر داخل ہے کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا پر ایمان لاکر انکی اولاد سے دلی محبت رکھنا ضروری ہے افسوس ہے کہ صرف اہلبیت کی الفت کی وجہ سے کم فہمون نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو رافضی کا لقب دیا اور قید کیا چنانچہ اس بارہ مین خود حضرت امام شافعیؒ نے اشعار فرمائے ہین جنمین سے ایک شعر کا ترجمہ درج ذیل ہے اگر دوستی اہلبیت کی رفض ہے تو تمام عالم کو میرے رفض پر گواہی دینا چاہیے۔ فرض کیا جائے کہ اگر اہلبیت اور صحابہؓ سے دوستی رکھنا رکن ایمان نہ بھی ہو تو بھی اُنکی دوستی رکھنے مین اور اُنکے حالات سے واقفیت حاصل کرنے مین کوئی قبح لازم نہین آتا اسلیے کہ ہر انسان کو بہت ایسی باتین بھی معلوم ہوتی ہین جو فضول ہین۔ ہر مومن کو لازم ہے کہ جسطرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب سے واقفیت حاصل کرتا ہے اُسی طرح اونکے خلفاء صحابہ اہلبیت کو علی قدر مراتب افضل جانے پکا سنی وہی ہے اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے علاقہ دارون سے انکار نہ رکھے مروی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے لوگون نے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاقہ دارون مین سے کسکو فضیلت زائد ہے آپ نے جواب دیا کہ بوڑھون مین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور جوانون مین حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰؓ اور عورتون مین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور لڑکون مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین افضل ہین۔

نقل کیا ہے کہ ایک رات کو خلیفہ منصور نے اپنے وزیر کو حکم کیا کہ جا کر صادق کو بلا لا میرا ارادہ ہے کہ اونکو قتل کردون وزیر نے کہا کہ جسنے یاد الٰہی کے سبب سے ترک دنیا اور گوشہ نشینی اختیار کی ہو اُسکو قتل کرنا خلاف مصلحت ہے خلیفہ کو غصہ آیا اور جھنجھلا کر اُس سے کہا کہ مین جو حکم دیتا ہون اوسکو بجا لا وزیر مجبوراً حضرت امام جعفر صادقؒ کے

Marfat.com

بلانے کو گیا ادھر بادشاہ نے اپنے غلامون کو یہ امر سمجھا دیا کہ جسوقت صادق آوین اور مین اپنے سر سے تاج اوتارون تم لوگ فورًا اونکو قتل کر ڈالنا تھوڑی دیر مین وزیر اپنے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو لیے ہوئے حاضر دربار ہوا آپکی جلالت شان نے ایسا اثر کیا کہ خلیفہ بیساختہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ کا استقبال کر کے صدر مقام پر آپکو بٹھایا اور خود مؤدب آپکی خدمت مین بیٹھا اور استفسار حاجت کرنے لگا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری یہ حاجت ہی کہ تو دوبارہ مجھے اپنے دربار مین طلب نہ کرنا کیونکہ یہان آنے سے عبادت الٰہی مین حرج واقع ہوتا ہی منصور نے اقرار واثق کر کے بہت اعزاز سے آپ کو رخصت کیا آپکے دبدبۂ ذاتی سے منصور کا تمام بدن تھرانے لگا اور بیہوشی اوسپر طاری ہوئی تین شبانہ روز یہی حالت رہی اور بعض لوگ لکھتے ہین کہ اتنی دیر وہ بیہوش رہا کہ تین نمازین قضا ہوئین خلیفہ کی اس حالت پر غلامون کو تعجب ہوا جب خلیفہ کو ہوش آیا وزیر نے سبب استفسار کیا اُسنے کہا کہ جسوقت صادقؓ میرے سامنے آئے ایک بڑا اژدہا آپکے ہمراہ تھا جسنے اپنے دونون لبون کی درمیان مین چبوترے کو لی لیا تھا اور مجھسے کہتا تھا کہ اگر تونے انکی ساتھ کچھ بھی گستاخی کی تو مین تجھے مع اس چبوترے کے نگل جاؤنگا اوسی کا یہ اثر تھا جو مینے معذرت کی نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار حضرت داؤد طائیؒ حضرت کی ملاقات کو حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اولاد رسول ہین مجھے کچھ نصیحت فرمائیے میرا دل سیاہ ہو گیا ہی آپ نے ارشاد کیا کہ تم خود بزرگ اور متقی ہو تمھین نصیحت کی ضرورت نہین حضرت داؤد طائیؒ نے پھر عرض کیا کہ اللہ نے اولاد رسول کو فضیلت دی ہی آپنے کہا کہ مین اس امر سے ڈرتا ہون کہ قیامت مین میرے جد میرا ہاتھ پکڑ کر اس امر کا سوال نکرین کہ کیون تو نے میری اتباع نکی وہان نسب کام نہ آئیگا کسب پوچھا جائیگا حضرت داؤد طائیؒ کو یہ سنکر عبرت ہوئی اور جناب باری مین عرض کی کہ یارب جب ایسے

بزرگون کو اسدرجہ دہشت ہی تو مین کس شمار مین ہون

نقل کیا ہی - کہ ایکدن آپ نے اپنی تمام خدام کو طلب کرکے فرمایا کہ ہم تم باہم اس امر کا عہد کرین کہ جو قیامت مین نجات پاوے دوسرون کی شفاعت کرے خدام نے عرض کی کہ یا حضرت آپکو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہی اسلیے کہ آپکے دادا شفیع المذنبین ہین آپنے فرمایا کہ مجھے اپنی گناہون کیوجہ سے شرم آتی ہی کہ قیامت مین اپنے جد کو صورت دکھاؤن

نقل کیا ہی - کہ جب آپنے گوشہ نشینی اختیار کی تو حضرت سفیان ثوری آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ آپکے گوشہ نشینی اختیار کرنیکی وجہ سے ہم لوگ آپکی برکات صحبت سے محروم ہو گئے آپ نے فرمایا مجھے یہی مناسب معلوم ہوا اور یہ اشعار فرمائے

ذهب الوفاء ذهاب الناس الذاهب	والناس بين مخائل وموارب
يفشون بينهم المودة والوفا	وقلوبهم محشوة بعقارب

ترجمہ یعنی وفا اس طرح جاتی ہی جیسے جانے والا + اور لوگ ڈوبے ہوے ہین اپنے حالات اور خیالات مین + ظاہر مین ایک دوسرے کی ساتھ محبت ظاہر کرتا ہی + مگر انکے دلون مین بچھو بھرے ہوے ہین -

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپکو قیمتی لباس پہنے ہوے دیکھکر کہا کہ یہ لباس اہلبیت کو زیبا نہین آپ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑکر اپنی آستین مین کھینچا تو آپکا لباس ٹاٹ سے زائد سخت معلوم ہوا اور اسکا ہاتھ چھل گیا آپ نے فرمایا - هذا للخلق وهذا للحق یہ خلق کے لیے ہی اور یہ حق کے لیے -

نقل کیا ہی - کہ حضرت نے امام ابو حنیفہ رح سے دریافت کیا کہ عقلمند کی کیا علامت ہی امام ابو حنیفہ نے کہا جو نیکی اور بدی مین فرق کرسکے آپ نے فرمایا کہ یہ تو گدھے بھی کرسکتے ہین جو اونکی خدمت کرتے ہین انھین نہین کاٹتے جو اذیت دیتے ہین انکو کاٹتے ہین امام ابو حنیفہ رح نے پوچھا یا حضرت آپکے نزدیک عقلمند کون ہی فرمایا جو دو خیر اور

خوف آخرت اور شفاعت

گوشہ نشینی

عقلمند کی علامت

دو شر مین تمیز کر سکے یعنی دو خیر مین سے بہتر خیر کو اختیار کرے اور دو شر مین سے بہتر شر کو معلوم کرے
نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ فضل و کمال ظاہری و باطنی آپ مین موجود ہین مگر آپ کو تکبر ہی حضرت نے جواب دیا مین متکبر نہین ہون لیکن میرا خالق ایسا کبریا ہی کہ جب مین نے غرور اور کبر کو چھوڑا تو اُسکی کبریائی میرے کبر کی جگہ داخل ہوئی اپنے کبر پر تکبر کرنا اچھا نہین ہی مگر اُسکی کبریائی پر کبر کرنا درست ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص کے دینارون کی تھیلی گم ہو گئی اُسنے آپ کو پکڑ کر گستاخانہ کہا کہ تو نے لی ہی حضرت نے پوچھا اُسمین کتنے دینار تھے اُسنے کہا ایک ہزار۔ آپنے اوسکو ایک ہزار دینار دیدیے پھر اُسکو اپنے گم شدہ دینار دوسرے مقام پر ملے وہ آپکے دینار لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور معذرت کی آپنے کہا کہ ہم دی ہوئی چیز واپس نہین لیتے لوگون سے اُسنے آپکا نام پوچھا جب آپکا اسم مبارک معلوم ہوا بہت شرمندہ ہوا۔

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ راستے مین تنہا اللہ اللہ فرماتے ہوئے تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص اور اللہ اللہ کہتا ہوا آپ کے ہمراہ ہوا آپنے فرمایا ای اللہ میرے پاس لباس نہین ہی اُسیوقت ایک بہت قیمتی جوڑا نمودار ہوا آپ نے پہن لیا وہ دوسرا شخص جو آپکے ساتھ ہوا تھا کہنے لگا کہ یا حضرت مین بھی آپ کی ساتھ اللہ اللہ کہنے مین شریک تھا آپ اپنا پرانا لباس مجھے مرحمت فرمائین آپ نے دیدیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھے دیدار الٰہی دکھائیے آپ نے فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ موسی علیہ السلام کو حکم ہوا تھا لن ترانی یعنے تو مجھے نہین دیکھ سکتا اُسنے کہا جانتا ہون لیکن یہ ملت محمدی ہی ایک کہتا ہی رای قلبی ربی یعنے میرے دل نے میرے پروردگار کو دیکھا دوسرا پکارتا ہی لم اعبد ربا لم اره یعنے مین ایسے رب کی عبادت نہ کرونگا جسکو نہ دیکھون آپ نے لوگون سے کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤن باندھکر دجلہ مین ڈالدو جب یہ ڈالا گیا تو پانی نے اُسکو اوپر اچھالدیا وہ آپکی

Marfat.com

فریاد پکارنے لگا آپ نے پانی سے خطاب کیا اسکو چھپا لے پانی مین وہ شخص ڈوبا اور پھر
ابھرا کئی بار ایسا ہی ہوا جب زیست سے مایوس ہوا کہنے لگا یا اللہ فریاد ہی یا اللہ
فریاد ہی حضرت نے اوسکو نکلوایا جب اُسکے ہوش درست ہوئے دریافت کیا کہ
تونے اللہ کو دیکھا کہنے لگا کہ جبتک مین دوسرے سے فریادی رہا پردہ تھا جب مینے
اللہ سے فریاد کی تو ایک روزن میرے دل مین ہوا مینے نظر کی اور دیکھا جبتک اضطرار
نہ تھا وہ نہ تھا امن یجیب المضطر اذا دعاہ اللہ تعالی فرماتا ہی کون ہی کہ جواب دے
حاجتمند کو جب وہ پکارے آپ نے فرمایا جبتک تونے صادق کو پکارا کاذب تھا
اب اُس روزن کی حفاظت کر اور آپنے فرمایا جو کوئی کہتا ہی خدا چیز پر ہی یا چیز سے ہی
وہ کافر ہی اور فرمایا جس گناہ کرنے سے پہلے انسان کو خوف ہو اور بعد کو توبہ کرے
وہ قرب الٰہی حاصل کراتا ہی اور جس عبادت کے شروع مین امن اور آخر مین خودبینی
ہو خدا سے دور کرتی ہی جو عبادت پر ناز کرے گنہگار ہی اور گناہ پر شرمندہ ہونیوالا
مطیع ہی لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ درویش صابر اور توانگر شاکر مین کسکو
زائد فضیلت ہی آپ نے جواب دیا کہ درویش صابر کو اسوجہ سے کہ توانگر شاکر کو ہر
وقت مال کا خیال رہتا ہی اور درویش کو خیال الٰہی جیسا فرمایا اللہ تعالی نے
التائبون العابدون توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے ہین اور اللہ نے توبہ کو مقدم
کیا عبادت الٰہی یاد الٰہی اسکو کہتے ہین جسکی وجہ سے تمام چیزین فراموش ہو جائین
کیونکہ اللہ اوسکے لیے عوض ہوتا ہی تمام چیزون سے اور آیت یختص برحمتہ من یشاء
کی تفسیر مین آپکا ارشاد ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین خاص کرتا ہون اپنی رحمت سے جسکو
چاہتا ہون پس غور کرو کہ وسیلے اور اسباب درمیان سے اٹھا دیے گئے ہین تاکہ یہ امر
معلوم ہو جائے کہ عطا بلا واسطہ ہی نہ بواسطہ اور فرمایا مومن اُسکو کہتے ہین جو نفس امارہ
کا مقابلہ کرے عارف وہ ہی کہ اپنے مالک کی اطاعت مین سرگرم رہی اور فرمایا صاحب

کرامت وہ ہی جو اپنی ذات کیلئے نفس امارہ سے جنگ کرے اور جو خدا کے لیے نفس امارہ سے جنگ کرتا ہی خدا کو پاتا ہی اور فرمایا کہ مقبولون کی اوصاف مین سے الہام ہی اور الہام کا بے اصل ہونا دلائل سے ثابت کرنا علامت بیدینون کی ہی اور فرمایا کہ اللہ زاید پوشیدہ ہی اپنے بندے مین اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے اور فرمایا عشق الٰہی نہ اچھا ہی نہ برا اور فرمایا کہ مجھکو راز حقیقی اُسوقت معلوم ہوا جب خود دیوانہ ہو گیا اور فرمایا انسان کی نیکبختی کی یہ نشانی ہی کہ اُسکا دشمن عقلمند ہو اور فرمایا کہ پانچ شخصون کی صحبت سے بچنا چاہیے ایک دروغ گو اسلیے کہ اُسکی صحبت دھوکی مین ڈالتی ہی دوسرے احمق اسلیے کہ گو وہ تیرا فائدہ چاہے مگر نقصان ہی ہوگا تیسرے بخیل اسلیے کہ اوسکی صحبت مین اچھا وقت ضائع ہوتا ہی چوتھے ڈرپوک اسلیے کہ یہ ضرورت کے وقت جدا ہو جاتا ہی پانچوین فاسق اسلیے کہ ایک نوالے کے فائدے پر تجھسے جدا ہو جائے گا بلکہ اس سے کم پر تجھے آفت مین ڈالیگا اور فرمایا کہ اللہ نے تمھارے لیے دنیا ہی مین جنت و دوزخ کو مہیا کر دیا ہی آرام جنت اور تکلیف دوزخ ہی بہشت اُسکے لیے ہی جو اپنے کام اللہ کے سپرد کرے دوزخ اُسکے لیے ہی جو اپنے کام نفس امارہ کو سونپے اور فرمایا من لم یکن بہ ستر فھو حضی اگر دشمنون کی صحبت اولیا کے واسطے نقصان رسان ہوتی تو ضرور فرعون سے آسیہ کو ضرر پہونچتا اور اگر اولیا کی صحبت اعدا کو نفع پہونچا سکتی تو سب سے پہلے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بی بیون کو نفع ہوتا لیکن قبض اور بسط کے سوا کچھ نہین ہوتا اور آپ کے ارشادات اور نصائح بے انتہا ہین مختصراً درج کتاب کرکے آپ کا احوال ختم کر دیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

باب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات مین

سہیل یمنی حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ قبلہ تابعین پیشوائے اربعین تھے حضرت

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہین اویس القرنی خیر التابعین باحسان جسکی تعریف
خود حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین دوسرا اوسکی ثنا کیا کرسکتا ہی جب جبرئیل
مقبول صح روے مبارک یمن کی جانب کرتے تو فرماتے مجھکو ادھر سے محبت کی بو آتی ہی
اور حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی کہ قیامت مین اللہ تعالی اوسکی
صورت کی ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا تا کہ انکے ہجوم مین اویس جنت مین داخل ہون اور لوگ
انھین نہ پہچانین مگر جسے اللہ چاہے اسلیے کہ وہ مسافرخانۂ دنیا مین عبادت الٰہی
پوشیدہ کرتا تھا اور خود گوشہ نشین تھا قیامت مین بھی اللہ اوسکو نظر اغیار سے
بچائیگا جیسا وارد ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری میرے دوست میری
قبا کے نیچے ہین اونکو کوئی پہچان نہین سکتا اور احادیث مین آیا ہی کہ قیامت کے دن
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم بہشت مین اپنے محل سے باہر آکر فرمائینگے کہ اویس کہان
ہین مین دیکھون ندا ہوگی آپ تکلیف گوارا نہ فرمائین جسطرح آپنے دنیا مین انھین
نہین دیکھا یہان بھی نہ دیکھین گے آپ نے فرمایا کہ میری امت مین ایک ایسا شخص ہی
کہ قبیلۂ ربیعہ اور مضر کی بھیڑون کی بالون کے برابر اوسکی شفاعت ہوگی اور ربیعہ اور مضر
یہ عرب کے دو قبیلے ہین جنمین بھیڑین بہت تھین صحابہ نے دریافت کیا کہ ایسا کون ہی
آپنے فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہی جب باصرار صحابہ نے نام دریافت کیا تو آپنے فرمایا اویس
قرنی جو قرن مین ہی صحابہ نے دریافت کیا وہ کبھی آپکی خدمت مین آئے تھے آپنے فرمایا
نہین چشم ظاہر سے اسنے مجھے نہین دیکھا ہی لیکن چشم باطن سے مجھے دیکھ چکا ہی اور نہ آنے
کے دو سبب ہین ایک تو غلبۂ حال دوسری اتباع شریعت محمدی اسلیے کہ اسکی ماں مومنہ
ضعیفہ نابینا ہی اور وہ خود شتربانی کرتا ہی اور اپنی ماں کے واسطے قوت مہیا کرتا ہی
صحابہ نے کہا ہم اونکی ملاقات چاہتے ہین اس مجمع مین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا ابوبکر کے تم دونون

Marfat.com

(وہ) اونھین دیکھوگے انکی پہچان یہ ہی کہ اونکے تمام جسم پر بال ہین اور ہاتھ کی ہتیلی اور بائین پہلو پر درم کے برابر ایک داغ سفید بھی ہی اور وہ برص کا داغ نہین ہی جب وہ تمسے ملین تو اونکو میرا سلام کہنے کے بعد پیام دینا کہ میری امت کیواسطے دعا کرین صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ ہمین کہان ملین گے آپنے فرمایا یمن مین شتربانی کرتے ہوے۔ اور انکی اتباع کرو۔
نقل کیا ہی کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی وفات کا زمانہ قریب ہوا صحابہؓ نے دریافت کیا کہ آپ کا مرقع کسکو دیا جاوے فرمایا اویس قرنی کو بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کوفے مین پہونچے تو خطبہ مین حضرت فاروقؓ نے حکم دیا کہ اے اہل نجد کھڑے ہوجاؤ سب کھڑے ہوگئے دریافت کیا تم مین کوئی شخص قرن کا رہنے والا ہی لوگون نے کہا ہان آپ نے اُس سے اویسؓ قرنی کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اونھین نہین جانتا البتہ وہان ایک دیوانہ ہی جو وادی عرنہ مین اونٹ چرایا کرتا ہی اور شب کو سوکھی روٹی کھاتا ہے آبادی سے اُسے نفرت ہی حالت اوسکی یہ ہی کہ لوگون کو ہنستے دیکھکر روتا ہی اور روتے دیکھکر ہنستا ہی حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وہان گئے اویسؓ قرنی کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہین اور حکم الٰہی سے فرشتے اونکے اونٹ چرا رہے تھے بعد نماز سلام علیک ہوئی پھر اویسؓ سے حضرت عمرؓ نے نام پوچھا کہا بندۂ خدا ہون اویس میرا نام ہی حضرت عمرؓ نے کہا اپنا داہنا ہاتھ دکھاؤ آپ نے دکھایا جو علامت حضرت عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی پائی اور اونکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونسے کہکر مرقع عطیہ حضرت پیشکش کیا اور امت کی دعا کا پیغام پہونچایا حضرت اویسؓ نے کہا کہ آپ دعا فرمائین اسلیے کہ آپکو فضیلت ہی حضرت عمرؓ نے کہا میرا یہی کام ہی تم بھی دعا کرو حضرت اویس نے کہا آپ بغور ملاحظہ فرمائین شاید وہ شخص دوسرا ہو جسکی خبر آپ کو ملی ہی حضرت

عمرؓ نے کہا جو نشانیان مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھین آپ مین موجود
ہین پھر اویسؓ مرقع لیکر کچھ فاصلے پر گئے اور سجدہ کرکے درگاہ آلٰہی مین عرض کرنے لگے
یا اللہ جبتک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میری سفارش سے نہ بخشیگا مین
اس مرقع کو نہ پہنونگا حکم ہوا کچھ لوگ اتنے بخشدیے آپ نے عرض کیا سبکو بخشدے
ندا ہوئی کئی ہزار کو بخشدیا پھر عرض کیا سب کو بخشدے آپ اُسی حالت مین تھے کہ حضرت
عمرؓ اور حضرت علیؓ سامنے گئے اویسؓ قرنی کہنے لگے آپ کیون آگئے مین جبتک
اللہ سے کل کی بخشش نہ منظور کرالیتا ہرگز مرقع نہ پہنتا حضرت فاروقؓ
نے دیکھا کہ اویس قرنیؓ کمل کا لباس پہنے ہین اور اُس کمل کے نیچے اٹھارہ ہزار عالم
کی تونگری تھی آپ کا دل خلافت سے کبیدہ ہوا فرمانے لگے کوئی ایسا ہے کہ خلافت
کو ایک بہت روٹی کے عوض مین خریدے حضرت اویسؓ نے کہا جسکو عقل نہو مول لے
بیچتے کیون ہو پھینکدو جو چاہیگا اُٹھالیگا پھر مرقع پہنا اور کہا کہ اللہ نے امت محمدیہ
مین سے میری سفارش کی وجہ سے بنی ربیعہ اور مضر کی بھیڑیون کے بالون کے برابر
لوگ بخشدیے حضرت فاروقؓ نے اویس قرنیؓ سے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت
نہ کرنے کا سبب دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ آپنے حضرت کو دیکھا ہے بتائیے کہ آپکی
پیشانی پر بھنوین جٹی تھین یا پھیلی ہوئی اسرار آلٰہی تھا کہ وہ اسکو بتا نہ سکے پھر پوچھا
کہ آپ دوست ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا سبب ہے کہ جب دندان مبارک
شہید ہوے آپنے اپنے دانت نہ توڑڈالے اور اپنے دانت دکھائے جو سب ٹوٹے ہوئے
تھے اور کہا جب دندان مبارک شہید ہوے مین نے اپنا ایک دانت توڑا پھر خیال آیا شاید
آپ کا دوسرا دانت شہید ہوا ہو اپنا دوسرا دانت توڑا اسی طرح سب دانت مین نے
توڑڈالے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو رقت طاری ہوئی معلوم ہوا کہ منصب ادب
اور ہی شی ہے گو اویس قرنی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہین کی لیکن حق اتباع

پورے طور سے ادا کیا در اصل ادب ایسے شخص سے سیکھنا چاہیے پھر حضرت عمرؓ نے
فرمایا اے اویسؓ میرے لیے دعا کرو آپ نے فرمایا ایمان مین خواہش اور آرزو لازم نہین
ہی مین دعا مانگ چکا ہون اور ہر نماز کی تشہد مین کہتا ہون اللھم اغفر للمومنین والمومنات
یعنے اے اللہ تمام مسلمان مردون اور عورتون کو بخشدے جب تم دنیا سے با ایمان
جاؤگے میری دعا تمھین ملیگی ورنہ مین اپنی دعا کو ضایع نہ کرونگا پھر حضرت فاروقؓ وصیت
کے خواستگار ہوے حضرت اویسؓ نے فرمایا کہ ای عمرؓ تم خدا کو پہچانتے ہو حضرت عمرؓ نے
کہا ہان اویسؓ نے کہا کہ اس وصیت سے اچھی اور کوئی وصیت نہین کہ تم سوا خدا کے
اور کسی کو نہ پہچانو پھر حضرت عمرؓ نے کہا کچھ اور فرمائیے اویسؓ نے پوچھا ای عمرؓ خدا
تمکو جانتا ہی آپ نے کہا ہان اویسؓ نے کہا اگر سوا خدا کے اور کوئی تمھین نہ جانے تو
تمھارے واسطے بہتر ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ تھوڑی دیر یہان
قیام کرین تو مین آپکے واسطے کوئی چیز لاؤن حضرت اویسؓ قرنی نے یہ سنکر اپنی جیب
مین ہاتھ ڈالا اور دو درہم نکالے اور کہنے لگے یہ میری ساربانی کی کمائی ہی اگر آپ
اس امر کی ضمانت کرلین کہ میری زندگی اسقدر باقی ہی کہ یہ درہم میرے صرف مین
آجائین تو البتہ مجھے اور کی ضرورت ہو ورنہ یہی کافی ہین پھر کہا کہ یہان تشریف آوری
مین آپ دونون حضرات کو بڑی تکلیف ہوئی اب واپس ہوجیے اسلیے کہ زمانہ قیامت کا
بہت نزدیک ہی وہان پھر ملاقات ہوگی اور اگر اللہ نے چاہا تو پھر ہم اور آپ کبھی
جدا نہون گے اسوقت مجھکو توشۂ قیامت کی فکر کیوجہ سے فرصت نہین ہی یعنے اللہ کی
عبادت کرنا ہی جب یہ حضرات وہان سے واپس ہوے اویسؓ کی عظمت لوگون کی
ذہن نشین ہوئی اور تعظیم کرنے لگے آپ مخلوق کے اژدہام سے پریشان ہو کر کوفے جاکر
سکونت گزین ہوے جب سے آپ کوفے مین آئے کسی نے آپ کو سوا ہرم بن حیان نے
نہین دیکھا جسنے ہرم نے شفاعت اویسؓ کا قصہ سنا تھا مشتاق قدمبوسی تھے تلاش کرتے

ہوئے کوفے مین آئے اور فرات کے کنارے آپکو کپڑے دھوتے ہوئے اور وضو
کرتے ہوے پایا ہرم کہتے ہین کہ جو اوصاف مین نے آپکے سنے تھے معائنہ کر کے پہچانا
اور السلام علیکم کہا حضرت اویسؓ نے جواب مین وعلیکم السلام کہا اور میری طرف
مخاطب ہوئے مینے مصافحہ کا ارادہ کیا مگر آپ نے ہاتھ نہ دیا مینے کہا رحمک اللہ
یا اویس وغفرلک اے اویسؓ اللہ تمپر رحم کرے اور بخشے مجھکو اویسؓ کی ناتوانی پر رحم آیا
اور رونے لگا حضرت بھی میرے ساتھ رویا کیے پھر پوچھا اے ہرم بن حیان تم
یہان کیونکر آئے مین نے پوچھا پہلے یہ فرمایئے کہ آپ کو میرا اور میرے باپ کا نام کس سے کرامت
معلوم ہوا حالانکہ سوا آج کے آپ نے کبھی مجھے نہین دیکھا تھا حضرت نے کہا کہ مجھے
اللہ نے خبر دی اور میری روح نے تیری روح کو پہچانا اسلیے کہ ارواح مومنین باہم
آشنا ہوتی ہین ہرم کہتے ہین کہ مین نے درخواست کی کہ کوئی حدیث بیان فرمایئے آپنے
جواب دیا کہ مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت نہین کی ہے دوسرون سے
اوصاف سنے ہین اور مین محدث بننا نہین چاہتا ہون اسلیے کہ مجھے اپنے شغلون سے
فرصت نہین ہوتی پھر مین نے کہا کوئی آیت پڑھیے مجھے آپ کی زبان سے سننے کا شوق
ہے آپ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا اور دیر تک مضطربانہ رویا کیے پھر
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیا
مین نے جن اور انس کو مگر عبادت کرنے کے لیے وما خلقنا السماء والارض وما بینہما لاعبین
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو چیزین انمین ہین بیہودہ ما خلقناھما
الا بالحق ولکن اکثرھم لا یعلمون انہ ھو العزیز الرحیم نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو مگر ساتھ حق کے لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین تحقیق وہی ہے عزیز اور رحیم اسکو
پڑھکر آپ نے ایسی چیخ ماری کہ مین سمجھا آپ مجنون ہوگئے پھر مجھسے فرمانے لگے کہ تجھے
یہان کون چیز لائی مین نے کہا کہ آپ کی دوستی فرمایا مین باور نہین کرتا کہ جو خدا کو دوست

Marfat.com

رکھتا ہی کسی دوسرے سے دوستی کرے ۔ مین وصیت کا طالب ہوا فرمایا موت کو
سرہانے رکھکر سویا کر یعنے موت کو بالکل قریب جان اور جب بیدار ہو تو زیادہ امید نہ رکھ
اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ جان کیونکہ گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے خدا کا چھوٹا سمجھنا لازم
آتا ہی اور یہ کفر ہی مین نے کہا کہ میرے قیام کے واسطے کہان حکم ہوتا ہی کہا ملک شام
مین مین نے عرض کیا کہ بسر اوقات کیونکر ہوگی فرمایا افسوس اون لوگون پر جو شک مین
رہنے کی وجہ سے نصیحت نہین مانتے مین نے کہا کچھ اور نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا جسطرح
تیرا باپ مرگیا اور حضرت آدم حوا نوح ابراہیم موسیٰ داؤد علیہم السلام نے اس دنیا
سے انتقال فرمایا اور خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
صدیق نے اس دنیا سے سفر کیا اور میرے بھائی عمرؓ نے کوچ کیا یہ فرماکر بیساختہ آہ عمرؓ کا
نعرہ فرمایا ہم اور تم بھی مثل مردون کے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمرؓ ابھی زندہ ہین آپ نے
جواب دیا اللہ نے مجھے اونکی رحلت کی خبر دی ہی اسکے بعد آپ نے کچھ درود پڑھا اور دعا
فرمائی اور کہا سن میری یہ وصیت ہی کہ قرآن مجید کو راہ ہدایت مین خضر تصور کرنا اور
کبھی موت کو نہ بھولنا اور جب اپنی قوم مین پہونچنا اونکو نصیحت کرنا اور اجماع امت
محمدی کی مخالفت نہ کرنا کیونکہ اس مخالفت سے خوف ہی تیرے بیدین ہونیکا پھر چند
دعائین بتاکے مجھے رخصت کیا چلتے وقت فرمایا ای ابن حبان اب تم مجھکو دیکھوگے اور
مین تمکو اور مجھے ہر وقت دعا مین یاد رکھنا مین بھی تمھین یاد رکھونگا پھر ایک سمت اشارہ
کرکے فرمایا کہ اسطرف سے جاؤ اور دوسری جانب اشارہ کرکے فرمایا مین ادھر سے جاتا ہون
مین نے چاہا کہ کچھ دور آپکے ہمراہ چلون مگر آپ مانع ہوئے اور روئے اور مجھے بھی رولایا
مین آپکو دیکھتا رہا یکایک آپ میری نظر سے غائب ہوگئے پھر آپکا حال معلوم نہوا اور
آپنے یہ بھی مجھسے حضرت اویس قرنیؓ نے چارون صحابہ کا ذکر فرمایا رضی اللہ عنہم اجمعین
ربیع کہتے ہین کہ مین آپکی شوق زیارت مین حاضر خدمت ہوا تو آپ فجر کی نماز

وصیت ۱
یاد موت
۲
قرآن حدیث اور اجماع
کرامت

پڑھ رہے تھے جب آپکو نماز سے فراغت ہوئی وظیفہ شروع کیا یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا آپ نے نماز ظہر ادا کی پھر وظیفہ شروع کیا اسی طرح تمام دن رات آپ نے یاد الٰہی مین بسر کی تین شبانہ روز مین آپکو اسی طرح دیکھتا رہا اور آپ نے نہ کھایا نہ پیا چوتھی شب کو کچھ دیر آپنے استراحت فرمائی اور اپنی جگہ سے اُچھلے اور مناجات شروع کی اور فرمایا یا اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون چشم پرخواب اور پرشکمی سے مین یہ سمجھکر کہ میرے حق مین یہی کافی ہے وہان سے واپس چلا آیا اور اہل تواریخ آپ کے حالات مین لکھتے ہین کہ آپ شب کو استراحت نہین فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے یہ رات بنائی گئی ہے سجدہ کرنے کے واسطے رکوع کرنے کے واسطے قیام کرنے کیواسطے ۔ اور ہر شب کو آپ نئی عبادت فرماتے لوگون نے آپ سے پوچھا کہ نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ نماز مین ایسے خشوع سے سجدہ کرون کہ صبح ہو جائے اسلیے کہ مجھے مثل ملائکہ کے عبادت کرنے کا شوق ہے پوچھا گیا کہ خشوع کسکو کہتے ہین فرمایا ایسی بیخبری ہو کہ اگر اوسپر نیزہ مارا جائے اثر محسوس نہو آپ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ کس حالت مین رہتے ہین فرمایا ایسے شخص کی کیا حالت پوچھتے ہو جو صبح کو اٹھتا ہو اور اُسے شب تک زندہ رہنے کی امید نہو لوگون نے پوچھا آپ کا کام کسطرح ہے فرمایا بے توشگی اور راہ کی درازی مین کام کیا اچھا ہو سکتا ہے ۔

نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر انسان عبادت الٰہی ملائکہ کے برابر کرے اللہ اُسے قبول نہ کریگا جبتک انسان کو اللہ پر بھروسا نہو لوگون نے پوچھا خدا پر بھروسہ کرنیکا کیا طریقہ ہے فرمایا جو چیز اللہ نے تیرے لیے مقرر کی ہے یعنے خواہش اوس سے فارغ اور بیخوف ہو تاکہ عبادت مین کوئی مخل نہو آپ نے فرمایا کہ جو شخص اچھے کھانے اچھے پہننے دولتمند کی صحبت مین بیٹھنے کو دوست رکھتا ہو دوزخ اوس سے اسقدر قریب ہوتی ہے کہ رگ گردن بھی قریب نہین ہوتی ایک دن لوگون نے آپ سے بیان کیا کہ

ساری رات عبادت

رات کو نماز

خشوع

اپنی حالت

عبادت اور بھروسہ

دوزخ کا قریب

Marfat.com

یہاں سے قریب ایک مقام پر ایک شخص تیس سال سے قبر مین کفن پہنے بیٹھا رویا کرتا ہے
آپ نے کہا وہان مجھے لیچلو لوگ آپکو وہان لے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ روتے روتے
بالکل نحیف ہوگیا ہی آپ نے فرمایا کہ اے شخص اس گور وکفن نے تجھے اللہ سے
دور کردیا ہی یہ چیزین راہ حق مین پردہ ہوگئی ہین جب اُس مرد نے غور کیا تو آپکے
تصرف سے یہ امر اوسپر بھی ظاہر ہوا ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوا غور کرنا
چاہیے کہ جب گور وکفن پردہ ہوجائے تو اور چیزونکی الفت کس قدر راہ حق مین مضر ہوگی۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ نے تین شبانہ روز کچھ نوش نہین فرمایا تھا باہر نکلے راہ مین
ایک درم پڑا دیکھا اس خیال سے اُسے نہ اُٹھایا کہ کسی کا گرپڑا ہوگا۔ اور آگے بڑھے
کہ گھانس کھا کر پیٹ بھرین دیکھا کہ ایک بھیڑ گرم روٹی منھ مین دبائے ہوئے لائی اور
آپکے سامنے رکھدی آپنے خیال کیا کہ کسی کی ملک ہی اُس بھیڑ نے کہا اے اویس رض مجھے
بھی اوسی خدا نے پیدا کیا ہی جسنے تجھے پیدا کیا آپ نے وہ روٹی اٹھالی فورًا وہ بھیڑ
گم ہوگئی آپ کے فضائل بیشمار کا قلمبند کرنا محال ہی ابتدا مین حضرت شیخ ابوالقاسم
گرگانی اویسی تھے حضرت اویس رض کا مقولہ ہی کہ جسنے خدا کو پہچانا کوئی شے اوس سے
پوشیدہ نہین رہتی خدا کے فضل سے خدا کو انسان پہچانتا ہی جسنے اُسے پہچانا
سب کو پہچانا۔ اور فرمایا کہ تنہائی بہت اچھی چیز ہی وحدت کہتے ہین غیر کا خیال
ترک کردینے کو خلوت مین دوسرا خیال خلوت مٹا دیتی ہی جس مقام پر دو شخص ہوتے
ہین شیطان وہان نہین جاتا اسلیے کہ وہ جانتا ہی کہ بہکانے کی ضرورت نہین یہ خود
خدا کو بھولے ہوئے ہین واضح ہو کہ اس مقام پر دوسرے سے مراد نفس ہی نفس
کے شر سے بچنا لازم ہی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء اور فرمایا
ہی تم اپنے دل کو حاضر رکھو تاکہ غیر کو اوسمین راہ نہ ملے اور فرمایا جب مینے بلندی اور
رفعت طلب کی تو فروتنی اور تواضع مین پائی اور جب مینے سرداری اور ریاست طلب کی

تو خلق کی نصیحت مین پائی اور جب مین نے مروت اور مردمی طلب کی تو صدق اور راستی مین پائی اور جب مین نے فخر اور بزرگی طلب کی تو فقر و محتاجی مین پائی اور جب مین نے نسبت طلب کی تو پرہیزگاری اور تقوی مین پائی اور جب مین نے شرف طلب کیا تو اوسکو قناعت مین پایا اور جب مین نے راحت طلب کی تو زہد مین پائی اور جب مین نے استغنا طلب کیا تو اُسے توکل مین پایا۔

(مروت و صدق — بزرگی و فقر — نسبت اور تقوی — شرف اور قناعت — راحت اور استغنا)

نقل کیا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی ہمسائے کے لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ آپکے پاس مکان نہ تھا ہم لوگون نے ملکر مکان آپکی سکونت کیواسطے بنوا دیا اب آپ اوسمین باسایش رہتے ہین آپ کا افلاس اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ افطار صوم کے واسطے بھی آپ کے پاس کچھ نہ تھا اور معاش آپکی یہ تھی کہ کھجور کی گٹھلیان چنکر بیچتے اور اُسکی قیمت کو اپنے صرف مین لاتے اور اُسی قیمت سے افطار کا سامان کرتے تھے اور اگر کھجورین آپکو ملجاتین تو اُسے فروخت کرکے خیرات اور صدقہ دیتے تھے اور آپکا لباس بہت بوسیدہ تھا اور گھورے کے ٹکڑے جمع کرکے صاف کیے تھے اور اُسی کا لباس آپنے بنایا تھا نماز فجر کے بعد آپ باہر آتے اور عشا کی نماز کے بعد داخل ہوتے تھے اور جہان آپ جاتے لڑکے آپکو پتھر مارتے آپ لڑکون سے کہا کرتے کہ چھوٹے پتھر مارو تاکہ خون نہ بہے اور میرا وضو نہ ٹوٹے۔ لیکن آپ ہمسائے کے اس کلام اور لڑکون کے پتھر مارنے سے کبھی ناراض نہ ہوتے۔

(زہد یعنی ترک دنیا — سخاوت — صبر و تحمل)

نقل کیا ہی کہ آپ آخر عمر مین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اونکے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوکر شہادت پائی واضح ہو کہ اویسیہ اوس صوفیہ گروہ کو کہتے ہین جنکو پیر کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ بلاواسطہ حضرت اویس قرنی سے اونکو فیض پہونچتا ہی۔ گو حضرت اویس رض نے ظاہری ملاقات حضرت نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم سے حاصل نہین کی لیکن تربیت باطنی آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل

(شہادت — اویسی کون ہوتے ہے)

Marfat.com

باب حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ صاحب علم وعمل وزہد وتقوی تھے آپ سنت نبوی کی اعلی درجہ کی پابند تھے آپ ہمیشہ سے دریای عشق الٰہی مین ڈوبے ہوے تھے آپکی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھین مشہور ہے کہ صغرسنی مین جب آپکی والدہ کچھ کام کرنے لگتین اور آپ روتے تو حضرت ام سلمہؓ آپکو گود مین لیکر اپنی پستان مبارک آپکے منھ مین دیدیتین جسکو حضرت ام سلمہ دودھ پلائین اوسکے مراتب اعلی کو کون شمار کرسکتا ہے

نقل کیا ہے کہ صغرسنی مین حضرت حسن بصری نے ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے آبخورہ کا پانی پیا اور حضرت ام سلمہؓ کے پاس چلے آئے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے دریافت کیا کہ آبخورے کا پانی کسنے پیا ہے حضرت ام سلمہؓ نے کہا حسن نے آنحضرت نے ارشاد کیا کہ اسنے جتنا پانی میرے آبخورے کا پیا ہے اوتنا ہی میرا علم اسمین سرایت کریگا۔

نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین تشریف لائے حضرت ام سلمہؓ نے حسن بصریؒ کو آپکی گود مین ڈالدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے لیے دعاے خیر فرمائی جسکے لیے رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا دعاے خیر فرمائین اوسکے مراتب کو کوئی کیا سمجھ سکتا ہے اوسی کی برکت سے آپ کو مراتب حاصل ہوے۔

نقل کیا ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو حضرت عمرؓ کی خدمت مین لائے گئے آپ نے فرمایا سموہ حسنا فانہ حسن الوجہ اسکا نام حسن رکھو اسلیے کہ اسکی صورت اچھی ہے حضرت ام سلمہؓ نے آپکی پرورش کی چونکہ حضرت ام سلمہؓ کو حسن بصریؒ کے ساتھ دلی محبت تھی اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اونکے دودھ اوتار دیا ام سلمہؓ آپکے واسطے دعا فرمایا کرتی تھین کہ اے اللہ اسکو پیشواے خلق کر اور ویسا ہی ظہور مین آیا آپکو ایکسو بیس صحابہ سے شرف ملاقات حاصل ہے اونمین سی ستر شہداے بدر تھے اور آپ کو حضرت حسن

ابن علی رضی اللہ عنہما سے بیعت تھی اور اونھین سے علم حاصل کیا ہے اور صاحب تحفہ بیعت و خلافت
لکھتے ہین کہ آپ کو حضرت علیؓ سے بیعت ہے اور اونھین کے آپ خلیفہ ہین
حضرت حسن بصریؒ کے توبہ کرنے کا قصہ یہ ہے کہ زمانہ سابق مین آپ جوہر فروشی قصۂ توبہ
کرتے تھے اور آپ حسن لولوی کے نام سے مشہور تھے ایک مرتبہ بغرض تجارت ملک روم
گئے اور وہان کے وزیر سے ملاقات کی وزیر کو کہین جانا تھا اوسنے آپ سے پوچھا
حسن لولوی ہمارے ساتھ چلوگے آپ نے کہا چلونگا دونون گھوڑون پر سوار ہو کر
صحرا کی طرف نکل گئے وہان دیکھا کہ دیبائے رومی کا ایک بہت نفیس خیمہ کھڑا ہے
اور خیمہ کے چارسمت فوج مسلح پہرا دے رہی تھی اور اوسنے کچھ کہا اور نظر سے گم ہو گئی
اسکے بعد کچھ پرشوکت ضعیف خیمہ کے قریب آئے اور کچھ کہکر چلے گئے پھر حکما دبیر منشی
جنکی جماعت مین چارسو آدمی تھے آئے اور اوسی طرح کچھ کہکر چلتے ہوئے پھر نہایت
حسین لونڈیان دوسو کے قریب آئین اور کچھ کہکر چلی گئین پھر قیصر اور وزیر آئے اور خیمے
مین گئے تھوڑی دیر مین وہان سے نکلکر چلے گئے حضرت حسن بصری کو یہ حال دیکھکر تعجب ہوا
وزیر سے دریافت کیا اوسنے کہا کہ قیصر کا ایک حسین اور بہادر لڑکا مرگیا ہے اوسکی لاش موت
اس خیمے مین دفن ہے سالانہ لوگ اوسکی زیارت کو اسی طرح آتے ہین فوج آکر گرد خیمہ کے
کہتی ہے کہ اے شہزادے اگر تیری موت لڑائی سے ٹل سکتی تو ہم لڑتے اور تجھے بچاتے
مگر خدا سے لڑنا محال ہے اور موت اوسی کا حکم ہوتا ہے اسکے بعد حکما وغیرہ آکر کہتے ہین
کہ اے شہزادے اگر حکمت اور دانش سے یہ امر دفع ہو سکتا تو ہم دفع کر دیتے اوسکے بعد
بزرگ لوگ آکر کہتے ہین اگر دعا سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم دفع کر دیتے اوسکے بعد
حسین لونڈیان آکر کہتی ہین کہ اگر حسن و جمال سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم ٹال دیتے
پھر خود بادشاہ مع وزیر کے خیمے مین جاکر کہتا ہے کہ اے بیٹے مینے اپنی کوشش فوج اور حکما
اور اطبا وغیرہ سے کی مگر کارخانۂ الٰہی کو کون میٹ سکتا ہے سال آئندہ تک میرا تجھپر

Marfat.com

غلام ہو پھر لوٹ جاتا ہے اس واقعہ کو سنکر حضرت حسنؓ دنیا سے بیزار ہوی اور رفاہ عقبےٰ کرنے لگے بصری مین آکر قسم کھائی کہ دنیا مین تا زیست نہ ہنسونگا گوشۂ تنہائی مین عبادت الٰہی شروع کی آپ ستر برس تک ہر وقت باوضو رہے ایک شخص نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ حضرت حسن بصریؒ کو پھر کیون فضیلت ہے اون بزرگ نے کہا کہ اونکے علم کی سب کو ضرورت ہے اور اونکو سوا خدا کے کسی کی حاجت نہین ہے اسلئے وہ ہم سب کا سردار ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہر ہفتہ مین ایک بار وعظ فرماتے تھے لیکن جب حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا نہوتین تو وعظ نہ فرماتے ایک بار لوگون نے کہا کہ بہت بزرگ جمع ہوتے ہین ایک ضعیفہ کے نہ آنے سے آپ وعظ کیون نہین بیان فرماتے آپنے فرمایا جو شربت ہاتھیون کے برتنونکا ہوتا ہے چیونٹیون کے برتن مین نہین بھرا جا سکتا جب وعظ کہتے کہتے جوش مین آتے تو حضرت رابعہ بصریہ سے کہتے یہ تمھارے جوش کا اثر ہے لوگون نے پوچھا کہ آپ کی وعظ مین مجمع بہت ہوتا ہے کیا آپ اس سے خوش ہوتے ہین آپ نے فرمایا مین اوسوقت خوش ہوتا ہون جب کوئی شخص سوختۂ عشق الٰہی آجاتا ہے۔ آپسے پوچھا کہ مسلمانی کیا ہے اور مسلمان کون ہے فرمایا مسلمانی کتاب مین اور مسلمان قبرون مین ہے بنا دین کی آپسے دریافت کی گئی فرمایا تقوی اور پرہیزگاری دین کی بنا ہے پوچھا کون چیز تقوی اور پرہیزگاری کو کھودیتی ہے فرمایا طمع اور لالچ پوچھا کہ عدن کے باغات کیسے ہین اور کون اومین داخل ہوگا فرمایا سونے کے باغ ہین اور سوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور شہدا اور سلطان عادل کے کوئی اوسکو نہ پائیگا پوچھا کہ بیمار طبیب دوسرے کا علاج کرسکتا ہی فرمایا نہین پہلے اپنا علاج کر لے پھر دوسرے کا علاج کرے مصرع او خویشتن گم است کرا رہبری کند آپنے لوگون سے فرمایا میرا کلام سنو تمکو فائدہ ہوگا لوگون نے کہا ہمارے دل سوئے ہوئے ہین اونکو آپ کا کلام اثر نہین کرتا فرمایا سوئے ہوئے نہین ہین بلکہ مردہ ہین کیونکہ

ہر وقت باوضو
علم اور فضیلت
وعظ اور رابعہ بصری
سوختۂ عشق
مسلمانی اور مسلمان
دین کی بنیاد
تقوی اور طمع
باغات عدن
بیمار طبیب
بزرگ کے کلام سے فائدہ

Marfat.com

سویا ہوا پکارنے سے جاگ پڑتا ہے لیکن مردہ نہین جاگتا لوگون نے کہا کہ ایک قوم کی باتین ہمارے دل کو ڈرا کر ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہین فرمایا اچھا ہی کہ تم دنیا مین ڈرانے والون کی صحبت اختیار کرو تاکہ قیامت مین رحمت آلہی تمہارے قریب ہو لوگون نے کہا کہ ایک قوم آپ کے کلام کو اس لیے یاد رکھتی ہے کہ اونکا عیب نکالے آپنے فرمایا مجھ مین خود عیب ہے کہ مجھے جنت کی طمع ہے اور اللہ کی قربت کا طالب ہون حالانکہ ایک دم سے کا مخالف ہی اور مین لوگون سے اس امر کی امید نہین رکھتا کہ لوگ مجھے برا نہ کہین اسلیے کہ برا کہنے والون نے اللہ کو بھی برا کہا ہے ظاہر ہے کہ سیکڑون فرقے ایسے ہوے اور اب بھی ہین کہ باوجود خدا کے واحد ہونے کے دوسری کو اوسکا شریک خیال کرتے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ یہ امر کیسے ممکن ہی کہ خلق کی وہ برائی نہ کرین لوگون نے کہا بعضون کا قول ہے کہ انسان دوسرے کو اوسوقت نصیحت کرے جب خود برائیون سے پاک ہو جائے آپنے فرمایا شیطان چاہتا ہے کہ امر و نواہی کا دروازہ بند ہو جائے لوگون نے پوچھا کیا مسلمان کو حسد جائز ہے فرمایا کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا حال تمھین نہین معلوم ہے کہ حسد سے اونکو کیا نقصان ہوا البتہ اگر سینے سے رنج نکال ڈالے تو کوئی نقصان نہین۔

نقل کیا ہے کہ آپ کے ایک مرید کی یہ حالت تھی کہ جب آیت قرآنی سنتا تو بیہوش ہو جاتا آپ نے اوس کو فرمایا کہ یہ کام جو تو کرتا ہی اسمین اسکا لحاظ رکھا کر کہ آواز ظاہر نہوا کرے کیونکہ آواز ظاہر ہونے سے ریا کاری معلوم ہوتی ہی اور ریا سے انسان بلا کی مین پڑ جاتا ہی اور جب انسان پر حالت طاری نہو اور بارادہ حالت بناوے اور پند و نصیحت سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرے اور اوسکو غور سے نہ سنے تو گنہگار ہو گا پھر فرمایا جو شخص قصداً روتا ہے دراصل وہ نہین روتا مگر شیطان روتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایکدن آپ وعظ کہہ رہے تھے اتفاقاً حجاج بن یوسف مع اپنی فوج کے

ڈرانے والوں کی صحبت

اپنا عیب

امر و نواہی

حسد

ریا کی مذمت

Marfat.com

شمشیر برہنہ آگیا ایک بزرگ اوس مجلس مین تھے انھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ آج حسن بصریؒ کا امتحان کرنا چاہیے یہ امر دیکھنا ہے کہ حضرت حسنؓ حجاج کے سامنے بھی وعظ مین مشغول رہتے ہین یا اوسکی تعظیم کرتے ہین حضرت حسن بصریؓ نے حجاج کی طرف آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اوسی طرح وعظ فرماتے رہے اون بزرگ نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی حسن حسن ہے یعنے جیسے آپکا نام حسن ہے ویسے ہی آپ کے خصائل بھی اچھے ہین اسلیئے کہ احکام آلہی بیان کرنے مین آپ کسی کی پاسداری نہین کرتے جب وعظ ختم ہوا تو حجاج حضرت حسن بصریؓ کے پاس گیا اور مصافحہ کرکے لوگون سے کہنے لگا کہ اگر تم مرد کو دیکھنا چاہتے ہو تو حسن کو دیکھو لوگون نے مرنے کے بعد حجاج کو خواب مین دیکھا کہ میدان قیامت مین کسی کو تلاش کررہا ہے اوس سے دریافت کیا کہ کیا ڈھونڈھتا ہے اوسنے کہا جمال آلہی کو ڈھونڈھتا ہون جسے موحد ڈھونڈھتے ہین اور کہتے ہین کہ نزع کے وقت حجاج کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے کہ اے اللہ تو غفار ہے اور تجھسے زائد کوئی بزرگ نہین ہے اپنی غفاری کا اظہار اس کم حوصلہ مٹھی بھر خاک پر کر اور مجھے اپنے فضل سے بخشدے اسلیے کہ سب لوگ یکزبان ہوکر کہتے ہین کہ یہ نہ بخشا جائیگا اور عذاب مین گرفتار ہوگا تو مجھے بخشدے تاکہ سب کو معلوم ہوجائے کہ فعّال لما یرید تیری ہی شان ہے حضرت حسنؓ سے لوگون نے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا یہ بدکار آخرت کو بھی اپنی زبان درازی سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ جب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تشریف لائے آپنے تمام واعظون کو وعظ کہنے سے ممانعت فرمائی جب حسن بصریؒ کی محفل مین تشریف لے گئے دریافت کیا کہ تو عالم ہے یا طالب علم آپنے فرمایا مین کوئی نہین ہون البتہ جو کچھ کلام نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا مینے سنا ہے بیان کیا کرتا ہون حضرت علیؓ نے آپکو ممانعت نہین کی بلکہ فرمایا یہ جوان وعظ کہنے کے لائق ہے اور وہان سے روانہ ہوے

وعظ کا اثر ادب

حجاج کا آخری کلام

زبان درازی

وعظ کی ممانعت

اوسکے بعد حضرت حسن بصریؒ کو معلوم ہوا کہ وہ حضرت علیؓ تھے آپ ونکی تلاش مین چلے ایک مقام پر ملاقات ہوئی حسن بصریؒ نے اونسے کہا کہ آپ مجھے وضو کرنا سکھا دیجیے طشت لایا گیا اور حضرت علیؓ نے وضو کا طریقہ آپ کو تعلیم کیا جیسے وہ مقام باب الطشت مشہور ہے

نقل کیا ہے کہ ایکبار بصرہ مین قحط پڑا دو لاکھ کی جماعت شہر سے باہر نکلکر نماز استسقا مین مشغول ہوئی اور ایک منبر رکھکر لوگون نے حضرت حسن بصریؒ کو اوسپر بٹھایا اور دعا کے طالب ہوے آپنے فرمایا تم لوگ چاہتے ہو کہ پانی برسے اور مین سکونت بصرہ کی ترک کر دون۔ آپکے چہرہ سے اوسوقت آثار خوف الٰہی نمایان تھے آپکو کسی نے کبھی ہنستے نہین دیکھا ہمیشہ خوف الٰہی سے آپ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے

نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو آپ نے روتے دیکھکر سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مین نے محمد کعب قرظیؒ کے وعظ مین سنا ہے کہ قیامت مین ایک مومن وہ ہوگا جو اپنے گناہون کے سبب کئی برس دوزخ مین رہیگا آپنے کہا کیا اچھا ہوتا کہ مین اوسکے عوض دوزخ مین ڈالا جاتا اور وہ بچ جاتا اسلیے کہ مجھے یہ امید نہین کہ ہزار برس کے بعد بھی مین دوزخ سے رہائی پاؤن۔

نقل کیا ہے کہ ایکدن یہ حدیث بیان ہو رہی تھی کہ جو شخص سبکے بعد دوزخ سے نکالا جائیگا اسّی برس کے بعد اوسکا نام ہناد ہوگا آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ بندہ مرد حسن ہوتا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار تمام رات آپ رویا کیے لوگون نے کہا یا حضرت آپ عابد متقی ہین آپ کیون زاری فرماتے ہین آپ نے کہا اس خوف مین روتا ہون کہ مجھسے کوئی ایسا قصور سرزد نہوا ہو جسکے عوض مین اللہ تعالیٰ فرمائے کہ ای حسن ہماری درگاہ مین تیرا کچھ رتبہ نہین رہا اور اب ہم تیری کسی عبادت کو قبول نکرینگے

نقل کیا ہے کہ ایکدن آپ اپنے عبادت خانہ کی چھت پر رو رہے تھے یہانتک کہ

کہ آنسوؤں کا پرنالہ بہنے لگا راہ میں ایک شخص جاتا تھا اوسپر چند قطری ٹپک پڑی
اوسنے دریافت کیا کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک آپ نے اوسکے جواب میں فرمایا کہ
بھائی دھوڈالو کیونکہ ایک گنہگار بندے کے آنسو ہین۔
نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گئے جب لوگوں
نے میت کو دفن کر کے قبر درست کردی تو آپ اوسکے سرہانے بیٹھکر اسقدر روئے
کہ قبر کی تمام خاک تر ہوگئی پھر فرمایا اے لوگو واقف ہو جاؤ کہ انتہا دنیا کی اور ابتدا
عقبی کی یہی قبر ہے حدیث مین آیا ہے قبر ایک منزل ہی آخرت کی منزلونمین سے
کیون ایسے عالم کی الفت کرتے ہو جسکا انجام قبر ہے اور اوس عالم یعنی قیامت
سے کیون نہین ڈرتے جسکی ابتدا قبر ہے تمھارے لیے یہی اول و آخر ہے کچھ اسطرح
آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب لوگ روتے روتے بیخود ہو گئے۔
نقل کیا ہے کہ ایک دن آپ لوگون کے ہمراہ ایک قبرستان مین تشریف لیے گئے
فرمایا کہ اس قبرستان مین ایسے لوگ دفن ہین کہ اونکا سر ہمت آٹھون بہشتونکی
ناز و نعمت پر نہین جھکا ہے اور اوھنون نے توجہ نہین کی ہی مگر اسقدر حسرت اونکی
خاک مین شامل ہے کہ اگر اوسکا ایک ذرہ آسمانونکے سامنے رکھا جائے تو سیارے
خوف سے گر پڑین۔
نقل کیا ہے کہ صغرسنی مین آپسے کوئی گناہ ہوگیا تھا اوسوقت سے آپکا یہ معمول تھا
کہ جب آپ اپنا نیا کرتا بناتے اوسکے گریبان پر اوس گناہ کو لکھتے اور دیکھکر اسقدر
روتے کہ بیہوشی طاری ہو جاتی
نقل کیا ہے ایک بار حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے آپکو ایک خط
لکھا اور اوسمین لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائین کہ مجھے ہر کام مین مدد دے
آپنے اونکے جواب مین لکھدیا کہ اگر خدا تیرا مددگار ہے تو تو سبسے بیخوف رہ اور

اگر خدا تیرا مددگار نہیں ہے تو کوئی سے امید نہ رکھو اور دوبارہ آپنے اونکو نصیحت
لکھی کہ اوسدن کو قریب جان جسکے بعد کوئی نہ جیے گا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے
اوسکے جواب مین لکھا بلکہ اوسدن کو قریب جان جسکے بعد دنیا ہی نہوگی اور آخرت ہی ہوگی
نقل کیا ہے کہ ثابت بنانیؒ نے سنا کہ حضرت حسن بصریؒ حج کو جانے والے ہین اونکو
خط لکھا کہ میرا ارادہ ہے کہ آپکے ہمراہ مین بھی حج کو چلون آپ نے فرمایا مجھے معاف رکھو
اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ خداے تعالیٰ کی ستاری کے پردے مین زندگی بسر کرون
اور جب ہم تم ساتھ ہونگے تو ایک دوسرے کی عیب سے خبردار ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو برا جانیگا
نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ نے سعید بن جبیر کو تین نصیحتین فرمائین ایک یہ کہ
بادشاہون کی صحبت اختیار نہ کرنا دوسرے کسی سے اپنا راز ظاہر نہ کرنا تیسرے کبھی
راگ گانا نہ سننا اگرچہ تجکو درجہ مردانگی بھی حاصل ہو اسلیے کہ یہ انجام مین برا اثر پیدا کرتا
ہے حضرت مالکؒ بن دینار کہتے ہین کہ مین نے آپسے دریافت کیا کہ لوگونکی خرابی کس چیز
مین ہے آپ نے فرمایا دل کے مرنے مین مینے پوچھا دل کا مرنا کیا ہے آپنے فرمایا دلکو دنیا کی محبت پیدا ہونا
نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عبداللہؒ شب جمعہ کو فجر کی نماز پڑھنے حضرت حسنؒ کی
مسجد مین آئے دروازہ بند تھا اور حضرت حسنؒ دعا مانگ رہے تھے اور لوگون کی آمین
کہنے کی آواز آتی تھی حضرت عبداللہ کھڑے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر دروازہ پر
ہاتھ رکھا دروازہ کھل گیا اندر گئے آپکو تنہا پایا نماز ادا کی پھر سبب اسکا دریافت کیا آپ
نے پہلے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہنا پھر فرمایا کہ ہر شب جمعہ کو یہان جن و پری آتی ہین
مین اونکے سامنے وعظ کہتا ہون پھر دعا مانگتا ہون اور وہ سب آمین کہتے ہین۔
نقل کیا ہے کہ جب حضرت حسن بصریؒ دعا مانگتے تو حضرت حبیب عجمیؒ دامن پھیلاتے
اور کہتے کہ مین قبولیت کو دیکھ رہا ہون۔
نقل کیا ہے کہ چند بزرگ آپکے ہمراہ حج کو گئے اور راہ مین لوگون کو پیاس کا غلبہ ہوا

ایک کنواں ملا مگر ڈول رسی پانی بھرنے کو نہ تھا حضرت حسنؓ سے کہا آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھونگا تم لوگونکو پانی پینے کو ملیگا جب حضرت حسنؓ نماز کو کھڑے ہوی لوگون نے دیکھا کہ پانی کنوین سے اُبلنے لگا سب لوگون نے سیر ہوکر پیا ایک شخص نے ایک آبخورے مین پانی بھر کر رکھ لیا فوراً کنوین کا جوش مارنا موقوف ہوگیا بعد نماز آپنے فرمایا کہ تمنے خدا پر بھروسا نکیا یہ اوسی کا ثمرہ ہے پھر وہان سے آگے بڑھے حضرت حسنؓ کو راہ مین کھجورین ملین اُٹھاکر ہم لوگون کو دین اونکی گٹھلیان سونے کی تھین انھین کو فروخت کرکے ہمنے مدینہ منورہ مین اپنے کھانے کا سامان کیا اور خیرات کی کہتے ہین کہ ابو عمروؓ قرآن پڑھایا کرتے تھے ایک خوبصورت نوعمر لڑکا آپکے پاس قرآن پڑھنے گیا ابو عمرو نے اُسے بدنیتی سے دیکھا تمام قرآن بھول گئے پھر حضرت حسن بصریؒ کی خدمت مین حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا زمانہ حج قریب ہے جا کر حج کر بعد حج کے تجھے ایک شخص ضعیف مسجد خیف کی محراب مین بیٹھے عبادت کرتے ملین گے جب وہ عبادت سے فارغ ہون اُنسے دعا کرائیو ابو عمرو بعد حج کے مسجد خیف مین آئے بہت لوگ وہان جمع تھے اسکے بعد ایک اور بزرگ آئے سب نے اونکی تعظیم کی تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ چلے گئے صرف وہ بزرگ جنکا پتہ ملا تھا رہ گئے انھون نے اپنا حال بیان کیا اون بزرگ کے تصرف سے پھر قرآن یاد ہوگیا ابو عمرو خوش ہوکر اونکے قدمبوس ہوئے اونھون نے پوچھا میرا پتہ تمھین کس نے بتایا انھون نے کہا حسن بصریؒ نے اونھون نے کہا حسنؓ نے مجھے رسوا کیا مین اُنھین رسوا کرونگا اونھون نے میرا پردہ فاش کیا مین اونکا پردہ فاش کرونگا پھر کہنے لگے جو بزرگ یہان نماز ظہر کے وقت سب سے پہلے آئے تھے اور سب سے پہلے گئے وہی حسن بصریؒ تھے وہ روزانہ بعد نماز ظہر یہان آتے ہین اور ہمسے باتین کرکے عصر تک بصرہ پہونچ جاتے ہین پھر فرمایا جسکے امام حسنؒ بصری ہون اوسکو دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔

کرامت

سونے کی گٹھلیاں

گناہ سے قرآن بھول گیا

تصرف

کرامت

Marfat.com

گھوڑا اور جنت

نقل کیا ہی کہ ایک شخص کے گھوڑے مین کوئی عیب ہوگیا تھا اوسنے آکر یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپ نے وہ گھوڑا مالک سے خرید لیا رات کو مالک نے خواب دیکھا کہ بہشت مین ایک گھوڑا مع چارسو بچھیرون کے جو سب مشکی ہین چرتا ہی اوس نے پوچھا یہ کس شخص کے ہین فرشتون نے کہا پہلے تیرے تھے اب حسن رضی کے ہین بیدار ہوکر وہ شخص حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا گھوڑا واپس کرکے اپنی قیمت لے لیجیے آپ نے فرمایا جا جو خواب تو نے دیکھا ہی اوسکو مین پہلے ہی دیکھ چکا تھا دوسری شب کو حضرت نے خواب مین محل اور بالاخانے دیکھے پوچھا یہ کس کے لیے ہین فرشتون نے کہا اوس شخص کے لیے جو بخوشی بیع فسخ کرلے آپ نے بیدار ہوکر اس شخص کو بلایا اور گھوڑا دیکر اپنی قیمت واپس لے لی۔

آتش پرستی سے توبہ

نقل کیا ہی کہ آپ کے پڑوس مین شمعون آتش پرست رہا کرتا تھا جب وہ قریب المرگ ہوا لوگون نے آپ سے کہا کہ اوسکی خبر لیجیے آپ اوسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ آگ کے دھوئین سے کالا پڑگیا ہی فرمایا مسلمان ہوجا اور آتش پرستی چھوڑ شاید اللہ تجھپر رحم کرے اوسنے کہا تین چیزین مجھے اسلام سے پھیرے ہین ایک یہ کہ تمھارے نزدیک دنیا بری ہی مگر اوسکی تلاش مین رہتے ہو دوسرے تم موت کو برحق جانتے ہو مگر اوسکا سامان نہین کرتے تیسرے تم کہتے ہو کہ دیدار الٰہی قابل دید ہی مگر دنیا مین اوسکے خلاف مرضی کام کرتے ہو حسن بصری نے فرمایا یہ نشانی حق شناس لوگون کی ہی ماناکہ مومن ایسا ہی کرتے ہین مگر یہ بتا کہ تو نے بت پرستی مین اوقات ضائع کرکے کیا پایا مومن اگر کچھ نہین تو مقر وحدانیت تو ضرور ہین تو نے ستر برس آگ کی پرستش کی ہی اگر مین اور تو دونو آگ مین گرین تو آگ دونون کو برابر جلائیگی تیری پرستش کا کچھ لحاظ نہ کریگی میرے خدا مین یہ قدرت ہی کہ اگر وہ چاہے تو آگ مجھے بالکل نہین جلا سکتی یہ کہکر آپ نے اللہ کا نام لیکر ہاتھ آگ مین ڈالدیا آگ نے کچھ اثر نہ کیا اور آپ کا

کرامت

Marfat.com

ہاتھ ذرا بھی نہ جلا شمعون یہ حال دیکھکر بیقرار ہو گیا اور نور اسلام نے اوسکے دل کو منور کر دیا کہنے لگا ستر برس مین نے آتش پرستی کی اب چند دم کیواسطے کیا کرون آپ نے فرمایا مسلمان ہو جا اوسنے کہا کہ آپ اقرار نامہ لکھدین کہ اگر مسلمان ہو جاؤن تو اللہ میرے سب گناہ معاف کر کے بخشدیگا آپ نے لکھدیا اوسنے کہا اسپر بصرہ کے عادل لوگون کی گواہی کرائیے آپ نے گواہیان بھی کرادین شمعون دل سے مسلمان ہوا اور کہا کہ اے حسن بصریؒ جب مین مر جاؤن تو تم مجھے غسل دینا قبر مین اتارنا اور یہ کاغذ میرے ہاتھ مین دیدینا تاکہ قیامت کے دن میرے اسلام کا ثبوت میرے پاس موجود ہو پھر کلمہ پڑھا اور مر گیا آپ نے اسکی وصیت کے مطابق اُسے غسل دیا نماز پڑھی دفن کیا اُسی شبکو آپ نے شمعون کو خواب مین دیکھا کہ نہایت قیمتی لباس اور تاج مکلل پہنے ہوئے بہشت مین سیر کر رہا ہی پوچھا کیا گذری اوسنے کہا کہ اللہ نے اپنے فضل سے مجھے بخشدیا اور جو جو بخششین اوسنے مجھپر کین مین بیان نہین کر سکتا اب آپکے ذمہ کچھ بوجھ نہ رہا لیجیے اپنا اقرار نامہ اسلیے کہ اب مجھے اسکی ضرورت نہین جب آپ بیدار ہوئے تو وہ اقرار نامہ اپنے ہاتھ مین پایا شکر خدا بجالائے اور کہا الٰہی ظاہر ہے کہ تیرے کام بے سبب ہین اور تمام کام تیرے فضل پر موقوف ہین جب آتش پرست کو جسنے ستر برس آگ پوجی تو نے ایک کلمہ پڑھنے کے عوض مین بخشدیا تو جسنے تیری عبادت ستر برس کی ہو کیونکر بے نصیب رہیگا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے مزاج مین عاجزی ایسی تھی کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا جانتے تھے ایک روز دجلے کے کنارے آپ نے ایک حبشی کو ایک عورت کیساتھ شراب پیتے دیکھا اور بوتل اُسکے پاس رکھی تھی آپ کو خیال ہوا کیا یہ مجھسے بہتر ہی پھر دل مین کہا یہ مجھسے بہتر نہوگا اسلیے کہ شراب پی رہا ہی اتنے مین ایک کشتی آئی اور ڈوب گئی سات آدمی ڈوبے حبشی دوڑا اور غوطہ لگا کر چھ آدمی کو نکال لایا اور آپ سے کہنے لگا کہ اگر

Marfat.com

آپ مجھسے افضل ہین تو بسم اللہ جو ایک باقی ہو اوسے نکال لائیے مین نے چھہ بندگان
خدا کو ہلاک سے بچایا ہی یا حضرت جو عورت میرے پاس بیٹھی تھی میری مان تھی اور
بوتل مین پانی تھا جو مین آپکا امتحان کرنیکے لیے پی رہا تھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اوسکے
قدمون پر گر پڑے اور معذرت چاہی اور سمجھے کہ موکل الٰہی ہو حبشی سے کہا جسطرح
تونے اون چھہ آدمیون کو دریا سے بچایا مجھے بھی دریاے خودبینی اور غرور سے چھڑا دے
اوسنے کہا اللہ آپکی آنکھیں روشن کرے یعنی اللہ خودبینی اور غرور کو دور کردے اور ویسا
ہی ظہور مین آیا کہ پھر آپ نے اپنے کو کسی سے اچھا نہ جانا یہ حالت ہوئی کہ آپ نے
ایک کتے کو دیکھکر فرمایا اے اللہ مجھے اس کتے کے صدقے مین قبول کرلے ۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے دریافت کیا کہ آپ بہتر ہین یا کتا آپ نے فرمایا اگر مین
عذاب سے رہائی پاجاؤنگا تو مین بہتر ہون ورنہ کتا مجھ ایسے گنہگار سو شخصون سے بہتر ہی

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپسے کہا کہ فلان شخص نے آپکی غیبت کی آپ نے تازے
خرمے اوسکو تحفے مین بھیجکر کہلا بھیجا کہ مین نے سنا ہی کہ تو نے اپنی نیکی میرے نامہ اعمال
مین لکھوا دی مینے اوسکا عوض کرنا چاہا مگر معاف کرکہ بدلا اوسکا مجھسے اونہین ہو سکتا ۔

نقل کیا ہی کہ حسن بصری رح نے فرمایا کہ مجھے چار آدمیون کے کلام پر جب یاد کرتا ہون
تعجب ہوتا ہی ایک مخنث دوسرے مست تیسرے لڑکا چوتھے عورت لوگون نے واقعہ
پوچھا آپ نے فرمایا کہ مینے ایک مخنث کے کپڑے چھین لیے اوسنے کہا کہ میرا حال ابتک کسیکو
معلوم نہین آپ میرے کپڑے نہ لین قیامت کا حال خدا جانے کیا ہو اور ایک مست
کیچڑ مین لڑکھڑاتا جاتا تھا مینے کہا پاؤن جما کر چل کہین گر نہ پڑے اوسنے کہا آپ پاؤن جمائے
رہیے اگر مین گرا بھی تو خود گرونگا اگر آپ گرے تو ساری قوم راہ حق سے پھر جائیگی اس
بات کا اثر ابتک میرے دل مین باقی ہی اور ایک لڑکا چراغ لیے جا رہا تھا مین نے پوچھا
روشنی کہان سے لایا ہی اوسنے چراغ بجھا کر مجھسے کہا آپ بتائیے روشنی کہان گئی

Marfat.com

تو مین بھی بتا و کہان سے لایا تھا اور ایک عورت ننگے سر آستین چڑھائے خوبصورت
غصہ مین بھری ہوئی مجھے ملی اور اپنے شوہر کی شکایت کرنے لگی مین نے کہا کہ منھ اور
ہاتھ ڈھانک لے اُسنے کہا کہ شوہر کی محبت مین میری عقل ایسی گم ہو گئی ہی کہ اگر تم نہ
کہتے کہ تیرا منھ اور ہاتھ کھلا ہوا ہی تو مجھے اسکی خبر نہوتی اور اسی طرح بازار جاتی تمکو خدا کی
دوستی کا دعوی ہی تعجب ہی کہ اوسکی دوستی مین تم سب کو دیکھتے ہو اور ہوش مین ہو۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ وعظ فرماکر منبر سے اُترتے تو چند شخصون کو روک کر فرماتے
کہ آؤ مین تمپر توجہ ڈالون ایک دن ایک شخص کہ اُس جماعت کا نہ تھا آپکے ہمراہ
ہوا آپ نے اُسے منع کر دیا اور اُس سے فرمایا کہ تو لوٹ جا۔
نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ نے اپنے یارون سے کہا کہ تم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
کے صحابہ کے مثل ہو سب لوگ بہت خوش ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے کہنے
کا یہ مطلب نہ تھا کہ تم افعال وکردار مین اونکے ایسے ہو بلکہ مطلب یہ تھا کہ تمھاری شکل
اور صورت اونکے مشابہ ہی سنو صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ اگر تم لوگ اونکی زیارت سے
مشرف ہوتے تو اونکو دیوانہ جانتے اور اگر حضرات صحابہؓ کو تمھاری حالت معلوم ہوتی
تو وہ تم مین سے کسی کو مسلمان نہ جانتے کیونکہ وہ لوگ اسدرجہ اعلیٰ مراتب رکھتے تھے کہ
گھوڑون پر سوار مثل پرندون کے اُڑتے ہوئے اور مثل ہوا کے تیز چلتے ہوئے دنیا
سے گئے اور ہم اون لوگون مین ہین جو ایسے گدھون پر سوار ہین جنکی پیٹھین زخمی
ہین اور اوسکی تکلیف سے چلاتے ہین اور چلنے سے مجبور رہین۔
نقل کیا ہی کہ ایک بدوی نے آپ سے پوچھا صبر کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا دو
طرح پر ہوتا ہی ایک بلا اور مصیبت پر دوسرے اُن چیزون سے بچنا جنسے اللہ نے
بچنے کا حکم فرمایا ہی بدوی کہنے لگا مین نے آپ سے زائد عابد اور صابر نہین دیکھا ہی
آپ نے فرمایا میرا زہد رغبت آخرت کے سبب سے اور صبر بے صبری کیوجہ سے ہی

Marfat.com

بدوی نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی آپ صاف بیان فرمایئے آپ نے کہا میرا صبر بلا اور مصیبت یا طاعت الٰہی پر جو ہی وہ خود دبتا رہا ہی کہ مین آتش دوزخ سے ڈرتا ہون اوراسی کا نام جزع ہی اور میری پرہیزگاری اس سبب سے ہی کہ مجھے آخرت کی رغبت ہی اور یہ عین حصہ طلبی ہی پھر فرمایا سب سے بڑا صابر وہ ہی جو اپنے حصے پر راضی ہو اور آخرت کی نعمتون کا طالب نہو اور صبر خدا کے لیے ہو یہی نشان اخلاص ہی اور فرمایا مرد کو علم نافع اور عمل کامل اور اوسکے ساتھ اخلاص اور قناعت اور صبر جمیل حاصل کرنا چاہیے جب یہ باتین حاصل ہو جائین تو مین نہین کہہ سکتا کہ قیامت مین اُسکے کیا مراتب ہونگے اور فرمایا کہ بھیڑ انسان سے زائد آگاہ ہوتی ہی کیونکہ چرواہے کی آواز سنکر وہ چرنے سے باز رہتی ہی اور انسان حکم الٰہی اپنی خواہش کے مقابلہ مین ترک کرتا ہی اور فرمایا کہ بری صحبت اُٹھا دیتی ہی اور فرمایا اگر کوئی مجھے شراب پینے کو بلائے تو مین طلب دنیا سے وہان جانا بہتر جانتا ہون اور فرمایا کہ معرفت نام ہی ترک نفسانیت اور خصومت کا اور فرمایا کہ بہشت صرف عمل ہی سے حاصل نہین ہوتی بلکہ نیک نیتی سے ملتی ہی اور فرمایا کہ جب اہل بہشت بہشت کو دیکھین گے تو اُنپر بیہوشی سات لاکھ برس تک طاری رہیگی اور اللہ اونپر تجلی کریگا اگر اوسکے جلال کو دیکھینگے تو مست ہیبت ہونگے اور اگر جمال کو دیکھین گے تو غرق وحدت ہونگے اور فرمایا فکر ایک آئینہ ہی جسمین اچھائی اور برائی نظر آتی ہی اور فرمایا جو کلام مصلحت سے خالی ہوتا ہی اُسمین شر ہوتا ہی اور جسکی خاموشی فکر کے خیال سے نہین ہوتی وہ غفلت اور خواہش نفس ہی اور جو نظر نصیحت اور عبرت حاصل کرنیکے خیال سے نہین ہوتی وہ لہو ولعب اور ذلت ہی اور فرمایا توراۃ مین ہی قناعت کرنیوالا خلق سے بے پروا ہو جاتا ہی اور جسنے تنہائی اختیار کی سلامتی پائی اور جسنے خواہش نفس کو چھوڑا آزاد ہوا اور جسنے حسد کو ترک کیا دوستی پائی اور جسنے زندگی صبر مین بسر کی برخورداری پائی اور فرمایا خاموشی عقلمند

Marfat.com

اختیار کرتے ہین جسکے سبب سے اونکے دل گویا اور ناطق ہو جاتے ہین یا اوسکا اثر زبان پر آتا
ہی اور فرمایا ورع یعنی پرہیزگاری کے تین درجے ہین ایک یہ کہ غضب اور غصہ مین سچ
بات کہے دوسرے یہ کہ اون چیزون سے بچے جنسے خدا نے بچنے کو فرمایا ہی تیسرے یہ کہ اوامر
الٰہی کی پابندی کرے اور فرمایا تھوڑی پرہیزگاری ہزار سال کے روزے اور نماز سے بہتر
ہی اور اعمال مین سب سے زائد بزرگ فکر اور ورع اور پرہیزگاری ہی اور فرمایا اگر مجھ مین
نفاق نہوتا تو مین تمام اشیاے دنیا سے دور رہتا اور نفاق ظاہر و باطن کی مخالفت کا نام
ہی اور فرمایا جتنے مومن گذرے ہر شخص کو یہ خوف تھا کہ مجھ مین نفاق ہی اور جو شخص خود
اپنے کو مومن جانے وہ مومن نہین ہی مومن وہ ہی جو مدبر ہو اور تنہائی مین عبادت کرے
اور فرمایا تین شخصون کی غیبت جائز ہی ایک حریص دوسرے فاسق تیسرے
بادشاہ ظالم اور غیبت کا کفارہ استغفار ہی اور فرمایا انسان ایسے گھر مین بھیجا گیا ہی
جسکے حلال و حرام کا حساب دینا ہوگا اور ہر شخص دنیا سے تین حسرتین لے جاتا ہی
ایک یہ کہ جمع کرنے سے آسودہ نہوا دوسرے یہ کہ جو حاصل کرنا چاہتا تھا حاصل نہوا
تیسرے یہ کہ سفر آخرت کا سامان مہیا نہ کیا آپ سے کہا گیا کہ فلان شخص نزع مین ہے
آپ نے فرمایا جب سے وہ دنیا مین آیا ابتک نزع مین تھا اب اُس سے چھوٹے گا
اور فرمایا جو دنیا سے محبت نہین رکھتے نجات پاتے ہین اور دنیا مین پھنسنے والے ہلاک
ہوتے ہین جو لوگ دنیا کی نعمت پر نازان نہ تھے بخشے جاینگے اور عاقل وہ ہی جو دنیا کو
اجاڑ کر آخرت کی تعمیر کرے اور خدا کو پہچاننے والے دنیا کو دشمن اور دنیا کو پہچاننے والے
خدا کو دشمن بناتے ہین اور فرمایا دنیا مین نفس سے زائد کوئی جانور سرکش نہین ہی
اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ یہ امر دیکھے کہ دنیا تیرے بعد کیونکر ہوگی تو دیکھ کہ اورون
کے بعد کیونکر ہی اور لوگ دنیا کی محبت کی وجہ سے بتون کی پرستش کرتے ہین اور
فرمایا تجسے پہلے جو لوگ تھے انھون نے کتاب آسمانی کی قدر کی یعنے وہ رات کو اوسکو

Marfat.com

مطالب پر غور کرتے تھے اور دن کو اوسپر عمل کرتے تھے اور تم نے اوسپر اعتراض کیا کہ
عمل چھوڑ دیا دنیا کی درستی مین پھنس گئے اور فرمایا جو کوئی چاندی سونے کو عزیز رکھتا
ہی اللہ اوسکو ذلیل کرتا ہی اور فرمایا جو شخص اپنے کو پیشوائے قوم سمجھتا ہی گمراہ
ہی اور فرمایا جسکی تو دوسرے کو نصیحت کرے پہلے خود اوسپر کاربند ہو اور فرمایا جو شخص
دوسرون کی برائی مجھسے بیان کرتا ہی ضرور تیری برائی دوسرے سے کرے گا
اور فرمایا برادر دینی ہم کو اہل وعیال سے زیادہ عزیز ہین اسلیے کہ وہ دین مین ہمارے
مددگار اور یہ دشمن ہین اور فرمایا دوستون کی مہمانداری مین جو صرف ہوتا ہی
اللہ اوسکا حساب نہ لے گا اور فرمایا جو نماز حضور قلب سے نہو اوسکے عوض مین
عذاب ہوگا لوگون نے پوچھا خشوع کسکو کہتے ہین فرمایا جو خوف انسان کے دل مین
ہوتا ہی لوگون نے بیان کیا کہ فلان شخص بیس برس سے تارک جماعت ہی اور لوگون
سے نہین ملتا ہی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے کہا مجھے معاف فرمائیے اسلیے کہ مین مشغول
ہون پوچھا کس کام مین اوسنے کہا مین کوئی سانس نہین لیتا جبتک مجھے ایک نعمت
حاصل نہین ہوتی اور نافرمانی مجھسے ایسی نہین ہوتی کہ مین اوسکا عذر نہ کرتا ہون
حضرت نے فرمایا مشغول رہ تو مجھسے بہتر ہی - آپسے لوگون نے پوچھا کہ آپکو کبھی
خوشی بھی حاصل ہوئی آپ نے فرمایا ہان ایک بار مین اپنے کوٹھے پر تھا اور پڑوس
مین ایک عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی کہ پچاس برس میرے نکاح کو ہولے اس
زمانہ مین مین نے ہر حال مین تیرے ساتھ صبر کیا اگر کچھ ملا تو بھی اگر نہ ملا تو بھی اور مین نے
تجھسے کبھی ایسی چیز نہین مانگی جسکی تجھے وسعت نہ تھی اور کبھی مین تیرے ساتھ غربت
مین بسر کرنے کو برا نہ سمجھی اور کبھی تیری شکایت کسی سے نہین کی ہمیشہ سب کے
سامنے تیری تعریف کیا کی اور تیری نمود کا خیال رکھا کی یہ سب تکلیفین مین نے تیرے
ساتھ اس لیے اوٹھائی ہین کہ تو دوسری شادی نہ کرے اور اگر تو دوسری شادی کریگا

Marfat.com

تو مین امام اسلام کے سامنے تیری شکایت کرونگی یہ حال سنکر مین بہت خوش ہوا اسلیئے کہ یہ قول مطابق آیت قرآنی کے تھا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء یعنے مین تیرے سب قصور معاف کرونگا لیکن اگر تو دوسرے کی طرف توجہ کریگا تو ہرگز معاف نہ کرونگا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کس حال مین رہتے ہین آپ نے فرمایا اون لوگون کی کیا حالت بیان ہوسکے جو دریا مین ہون اور کشتی ٹوٹ جائے اور تختے بہ رہے ہون ایک نے کہا یہ حالت اونکے لیے بہت سخت ہی فرمایا میرا بھی یہی حال ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت حسنؒ بصری عید کے دن ایک سمت سے نکلے اور وہان بہت لوگ ہنس رہے تھے اور کھیل کود رہے تھے آپ نے فرمایا مجھے ایسے لوگون پر تعجب ہی جو اپنے حال کی خبر نہین رکھتے اور ہنستے ہین۔

نقل کیا ہی ایک شخص قبرستان مین روٹی کھا رہا تھا آپنے فرمایا یہ منافق ہی لوگون نے پوچھا کیا سبب ہی فرمایا جسکی خواہش نفس مُردون کے سامنے جنبش کرے وہ موت و آخرت پر ایمان نہین رکھتا ہی اور جو موت اور آخرت پر ایمان نہ رکھے وہ منافق ہی

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے اے اللہ تو نے مجھے نعمت دی مجھسے شکر نہو سکا تو نے مجھپر بلا بھیجی مجھسے صبر نہوا چنانچہ مین نے شکر اور صبر نہین کیا تو نے نعمت اوٹھالی اور بلا باقی رکھی تو بڑا افضل کرنے والا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وفات کے وقت ہنسے اور فرمایا کون گناہ کون گناہ اسکے بعد وفات فرمائی ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا نزع مین آپ کیون ہنسے اور کون گناہ کون گناہ کیون کہا آپ نے فرمایا کہ نزع کیوقت مین نے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ملک الموت سختی کر اسلیئے کہ اسکا ایک گناہ باقی ہی

Marfat.com

اس خوشی کی وجہ سے مین ہنسا اور پوچھا کون گناہ جب آپ نے وفات فرمائی اسی شب کو ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ دروازے آسمان کھلے ہین اور ندا ہو رہی ہی کہ حضرت حسن بصری خدا کے پاس پہونچے رضی اللہ تعالے عنہ

باب ۲ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالات مین

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیشوائے دین رہبر سالکین تھے آپ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمعصر تھے آپکی ولادت اُس زمانے مین ہوئی کہ آپ کے والد حالت غلامی مین تھے آپ کے والد کا نام دینار تھا اور حضرت مالک بن دینار کی کرامت و ریاضت اعلیٰ درجے کی تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کشتی پر سوار ہوئے جب کشتی بیچ دھارے مین پہونچی ملاح نے کرایہ طلب کیا آپنے کہا میرے پاس کچھ نہین ہی ملاح نے آپکو بیحد مارا اور بُرا بھلا کہا آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا پھر ملاح نے کرایہ مانگا اور کہا کہ اگر کرایہ ندوگے تو ہم تمھین دریا مین ڈالدینگے قدرت الٰہی سے کئی مچھلیان منھ مین دینار دبائے پانی پر نمودار ہوئین آپنے ایک مچھلی سے دینار لیکر ملاح کو دیا وہ یہ حال دیکھکر آپ کی قدمون پر گر پڑا آپ کشتی سے سطح دریا پر اُتر آئے اور پانی ہی پر چلتے چلتے نظر سے غائب ہو گئے اور آپکی توبہ کا قصہ یون لکھا ہی کہ آپ بہت خوبصورت اور مالدار تھے اور دمشق مین رہا کرتے تھے آپ جامع مسجد دمشق مین (جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تیار کرائی ہوئی ہی اور بہت کچھ اُسکے نام وقف ہی) اعتکاف کیا کرتے تھے ایکبار آپ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا کچھ کرنا چاہیے کہ لوگ مجھے اسکا متولی کردین آپ نے اعتکاف پر اعتکاف کرنا شروع کیا اور ایکسال تک اسقدر نماز پڑھی کہ جب کوئی آتا آپکو نماز پڑھتے دیکھتا بعد ایک سال کے آپ مسجد سے باہر نکلے پر اسنی کہ ای مالک تو توبہ کیون نہین کرتا آپ کو اپنی ایک سال کی فرضی عبادت سے

کرامت

توبہ کا قصہ

اعتکاف

ندا

افسوس ہوا اور دل کو ریا سے صاف کرکے اوس رات کو عبادت الٰہی ادا کی صبح کو لوگ مسجد کے دروازے پر جمع ہوئے اور شورہ کیا کہ انتظام مسجد کا درست نہین ہی مناسب ہی کہ اس شخص کو اسکا متولی کرکے سب کام اسکے سپرد کرین سب نے آپس مین متفق الرای ہوکر کہا کہ ہمارے نزدیک بھی کوئی شخص مالک بن دینار سے زائد لائق نہین ہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ انھین کو تولیت مسجد کی سپرد کی جائے اسکے بعد سب لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے لوگ کھڑے رہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سب لوگون نے اپنا شورہ باہمی بیان کرکے کہا کہ آپ اس مسجد کی تولیت قبول کرین حضرت مالک کہتے ہین کہ اُسوقت مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے اللہ مین نے تیری عبادت صرف اسی امید پر کہ لوگ مجھے متولی کردین ایک سال ریاکاری سے کی مگر کوئی متوجہ بھی نہوا اب چونکہ مین نے صدق دل سے تیری عبادت کی تو تیرے حکم سے اسقدر لوگ مجھے متولی بنانے کو آگئے اور چاہتے ہین کہ میرے سر پر یہ بار ڈالین قسم ہی مجھے تیری عزت کی کہ اب مین یہ تولیت قبول کرونگا اور یہی فرماتے ہوئے آپ مسجد سے باہر چلے آئے اور عبادت الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ شہر بصرہ مین ایک دولتمند مرگیا اوسکی ایک ہی لڑکی تھی سب مال اوسکو ملا اور وہ لڑکی نہایت حسین تھی وہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مین چاہتی ہون کہ میرا نکاح حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ کے ساتھ ہوجائے تاکہ مجھے عبادت الٰہی اور امور دینی مین اونسے مدد ملے ثابت بنانی رحمۃ اللہ نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ سے کہا آپ نے فرمایا کہ مین دنیا کو ترک کرچکا ہون اور عورت بھی اسی مین ہی کیونکر قبول کرون مین اپنے قول سے پھرنا نہین چاہتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک درخت کے سائے مین آرام فرما رہے تھے

Marfat.com

دیکھنے والے کہتے ہین کہ ایک سانپ نرگس کی شاخ لیے ہوئے پنکھا جھل رہا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے اکثر ارادہ کیا کہ جہاد مین شریک ہون جب موقع ہوا مجھے تپ آگئی اور نہ جا سکا ایک بار اسی غم مین یہ کہتا ہوا سو گیا کہ اے مالک اگر اللہ کے نزدیک تیری کچھ قدر ہوتی تو ہرگز تجھے ایسے وقت پر تپ نہ آتی مین نے خواب مین دیکھا کہ منادی غیب کہتا ہی اے مالک اگر آج تو جہاد مین جاتا تو گرفتار ہوتا اور کفار تجھے سور کا گوشت کھلا کر بے دین بناتے یہ تپ تیرے لیے عمدہ تحفہ ہی مین نے خواب سے بیدار ہو کر شکر الٰہی ادا کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دہریہ سے اور آپ سے مباحثہ ہوا گفتگو مین ہر ایک اپنے کو حق پر کہتا تھا آخر لوگون نے کہا کہ اس امر پر فیصلہ موقوف رکھا جائے کہ دونون کے ہاتھ آگ مین ڈالے جائین جسکا ہاتھ نہ جلے وہ حق پر ہی جب آگ مین دونون نے ہاتھ ڈالے کسی کا ہاتھ نہ جلا اور آگ سرد ہو گئی لوگ کہنے لگے معلوم ہوتا ہی کہ دونون حق پر ہین حضرت مالک رحمۃ اللہ کبیدہ خاطر مکان پر تشریف لائے اور درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار مین نے ستر برس تیری عبادت کی اور تو نے مجھے ایک دہریہ کے برابر کر دیا ندائے غیبی ہوئی کہ اے مالک تمھارے ہی ہاتھ کی برکت سے دہریہ کا ہاتھ بھی آگ مین جلنے سے محفوظ رہا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ سخت بیمار تھے جب کچھ صحت ہوئی کسی ضرورت کی وجہ سے بازار مین بمشکل تمام تشریف لائے اتفاقاً بادشاہ کی سواری آرہی تھی ہٹو بچو کی صدا بلند تھی چونکہ آپ علالت کی وجہ سے نہایت نحیف ہو گئے تھے ہٹنے مین دیر ہوئی چوبدار نے آپ کے کوڑا مارا اضطراب کی حالت مین آپ کی زبان سے نکل گیا اللہ کرے تیرے ہاتھ کاٹے جائین دوسرے روز کسی جرم کی وجہ سے اوسکے ہاتھ کاٹے گئے اور چورا ہے پر ڈالا گیا خود آپ نے اوسے ملاحظہ فرمایا اور افسوس کیا

بحالت بیماری تحفہ

کرامت

بد دعا کا اثر

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایک جوان بدمعاش آپ کے پڑوس مین رہا کرتا تھا اور آپ اوس سے نالان تھے ایک بار ایک جماعت نے اکر اوسکے ظلم کی آپ سے شکایت کی آپ اوسکے پاس تشریف لے گئے اور اُسے نصیحت فرمائی اوسنے بہت گستاخی سے کہا کہ مین ملازم شاہی ہون میرے امور مین کوئی دخل نہین دے سکتا آپ نے فرمایا مین بادشاہ سے تیری شکایت کرونگا اوسنے کہا وہ میری شکایت نہ سنے گا آپ نے فرمایا مین خدا سے تیری شکایت کرونگا اوسنے کہا وہ رحیم اور کریم ہی میری گرفت نہ کریگا آپ خاموش ہوکر واپس چلے آئے کچھ دن گذرے تھے کہ اوسکا ظلم اور فساد حد سے بڑھ گیا پھر لوگون نے آپ سے شکایت کی آپ پھر اوسکو نصیحت کرنے چلے راہ مین ندائے غیبی سنی کہ میرے دوست کے درپے آزار نہو آپ کو یہ سنکر تعجب ہوا اور اُس جوان کے پاس گئے اوسنے دیکھکر کہا کہ آپ پھر آئے آپ نے فرمایا کہ مین ندائے غیبی سنانے آیا ہون اور راہ کا ماجرا بیان کیا اوس جوان نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو مین اپنا سب مال راہ خدا مین خیرات کرونگا اور تمام مال خیرات کر کے کسی طرف چلا گیا پھر کسی نے اُسے نہین دیکھا سوائے حضرت مالک رحمہ اللہ کے کہ آپنے ایک بار اوسی مکہ مین نہایت نحیف اور جان بلب دیکھا اور وہ جوان کہ رہا تھا کہ اللہ نے مجھے اپنا دوست کہا ہی مین اوسپر اور اوسکے احکام پر جان و دل سے فدا ہون اور مین جانتا ہون کہ اوسکی خوشنودی عبادت مین ہی آج سے مین اوسکے خلاف مرضی کام کرنے سے توبہ کرتا ہون یہ کہا اور جان بحق تسلیم ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک یہودی کے پڑوس مین ایک مکان کرایہ پر لیا اور آپ کا حجرہ یہودی کے دروازے سے متصل تھا یہودی نے عناد قلبی کی وجہ سے ایک پرنالہ بنایا اور اُس پرنالے سے ہمیشہ نجاست آپکے مکان مین پھینکا کرتا اور آپ کی جائے نماز کو ناپاک کرتا ایک زمانہ تک اوسنے ایسا ہی کیا

Marfat.com

مگر آپ نے کسی سے اوسکی شکایت نہ کی پھر ایک روز یہودی آپ کے پاس آیا
اور کہا کہ آپ کو میرے پرنالے سے تکلیف تو نہین ہوتی آپ نے فرمایا کہ نجاست
جو پرنالے سے گرتی ہی مین اوسکو جھاڑ کر دھو ڈالتا ہون یہودی نے پوچھا آپ
اسقدر تکلیف کیون گوارا فرماتے ہین اور غم و غصہ کیون کھاتے ہین آپ نے جواب
دیا کہ اللہ کا حکم ہی جو غصہ کو ضبط کرتے ہین اور لوگون کا قصور معاف کرتے ہین
اونکو ثواب ہوتا ہی یہودی کہنے لگا کہ واقعی آپ کا دین بہت اچھا ہی اسلیے کہ
اسمین دشمنون کی تکلیفون پر صبر کرنا اچھا ہی اور صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ برسون گزر جاتے اور آپ ترشی یا شیرینی نوش نہ فرماتے شب کو
بازار سے روکھی روٹی خرید کر افطار فرماتے اور روٹی کی گرمی کو سالن خیال کرتے
اور اوسی سے سیر ہوتے ایک مرتبہ آپ علیل ہوے اور گوشت کھانے کو طبیعت
چاہی بازار جاکر تین ٹکڑے گوشت کے خریدے اور لیکر چلے گوشت والے نے
ایک شخص سے کہا کہ انکے پیچھے جاؤ اور دیکھو کہ یہ گوشت کیا کرتے ہین وہ ساتھ
ہوا تھوڑی دور جاکر آپ نے اُس گوشت کو سونگھا اور کہا اے نفس اس سے
زائد تیرا حصہ نہین ہی اور گوشت ایک محتاج کو دیدیا اور کہنے لگے اے نفس مین جو
تکلیف تجھکو دیتا ہون دشمنی کے سبب سے نہین دیتا بلکہ اسلیے دیتا ہون کہ تجکو
مرتبہ صبر کا حاصل ہو جائے اور اوسکے عوض مین تجھے نعمت بے زوال حاصل ہو
پھر فرمایا یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا کہ مثل مشہور ہی جو شخص چالیس دن گوشت
نہین کھاتا ہی اوسکی عقل مین نقصان آجاتا ہی حالانکہ مین نے بیس برس سے گوشت
نہین کھایا اور میری عقل مین کوئی نقصان نہین آیا بلکہ زائد ہوتی جاتی ہی جس
شخص کو گوشت والے نے آپ کے ساتھ کیا تھا اوسنے تمام حال آکر بیان کیا
نقل کیا ہی۔ کہ آپ چالیس برس بصرہ مین رہے گر کبھی ایک کھجور بھی نہ کھایا او

روکھی روٹی

بیس برس سے گوشت نہیں کھایا

چالیس سال سے کھجور نہیں ۔۔۔

لوگون سے فرماتے تھے کہ دیکھو مین نے کھجور نہین کھایا اور تم لوگ روز کھاتے ہو کھجور
نکھانے سے نہ میرا ایمان کم ہوا اور نہ تمھارا زائد چالیس برس کے بعد آپ کا دل کھجور
کھانے کو چاہا آپ نے فرمایا ای نفس مین کبھی تیری آرزو پوری نکرون گا یہانتک
کہ خواب مین آپ کو ارشاد ہوا کہ کھجور کھا اور نفس سے قید کو دور کر خواب سے بیدار
ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے نفس مین اس شرط سے تیری خواہش پوری کرون گا کہ
تو ایک ہفتہ شبانہ روز روزہ رکھے اور کچھ نہ کھائے نفس نے آپ کی اتباع کی
جب ایک ہفتہ اسطرح ختم ہو گیا آپ نے کھجورین خریدین اور ایک مسجد مین تشریف
لیگئے تاکہ تناول فرمائین ایک لڑکے نے اپنے باپ کو آواز دیکر کہا کہ ایک یہودی مسجد
مین کھجورین لیکر کھانے کو آیا ہی وہ یہودی کا نام سنکر لکڑی لیکر دوڑا جب مسجد
مین آیا آپ کو پہچانا اور معذرت کرنے لگا اور کہا کہ ہمارے محلہ کا دستور ہی کہ دن کو
سوا یہودیون کے کوئی شخص کچھ نہین کھاتا سب روزہ رکھتے ہین اسی وجہ سے
لڑکے کو آپ یہودی کا شبہ ہوا اوسکا بھی قصور آپ معاف کرین جب آپ
نے یہ واقعہ سنا ایک جوش آپ کو پیدا ہوا اور فرمایا لڑکون کی زبان غیبی زبان
ہوتی ہی پھر درگاہ الٰہی مین عرض کرنے لگے کہ آپ نے بغیر کھجور کھائے ہوئے تو میرا
نام یہودی مشہور کیا صرف اس جرم پر کہ مین نے کھجور خریدی اگر مین کھا لونگا
تو ضرور آپ کوئی ایسا نام رکھین گے جو کفر سے بھی بڑھکر ہو اب مین قسم کھاتا
ہون کہ کبھی کھجور نہ کھاؤن گا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار بصرہ مین کسی مقام پر آگ لگی حضرت مالک رحمۃ اللہ اپنی
جریب ہاتھ مین لیکر کوٹھے پر چڑھے دیکھا تو لوگ رنج و مصیبت مین مبتلا ہین کچھ لوگ تو
آگ مین جل رہی ہین اور کچھ کود پھاند رہے ہین اور کچھ اپنا اسباب نکالنے مین
مصروف ہین تب آپ نے فرمایا نجی المخففون و ہلک المثقلون یعنی سبک ملکے

پھلون نے نجات پائی اور بوجہل ہلاک ہوئے اور ایسا ہی قیامت مین ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بیمار کی عیادت کو گئے آپ فرماتے ہین کہ اوسکی موت کا وقت قریب تھا مین نے بہت کوشش کی کہ وہ کلمۂ شہادت پڑھے مگر اوسنے نہ پڑھا اور دس گیارہ کہتا رہا جب مین نے اوس سے زائد اصرار کیا تو اوس نے کہا کہ میرے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہی جب مین کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا ہون تو وہ آگ مجھے پکڑنے کو دوڑتی ہی آپ نے لوگون سے دریافت کیا کہ دنیا مین اسکے اعمال کیسے تھے معلوم ہوا کہ سود کھاتا تھا اور تول مین کم تولتا تھا۔

سود اور کم تولنے سے خاتمہ خراب

نقل کیا ہی۔ کہ جعفر بن سلیمان حضرت مالک رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ معظمہ مین تھے جب آپنے لبیک اللہم لبیک شروع کی تو بیہوش ہو گئے ہوش مین آنے کے بعد جعفر ابن سلیمان نے آپ سے بیہوشی کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا مجھے اس خوف نے بیہوش کر دیا کہ نہین لا لبیک کی صدا نہ آئے۔

خوف خدا

نقل کیا ہی۔ کہ جب حضرت مالک رحمہ اللہ ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھتے تو بیقرار ہو کر روتے اور فرماتے کہ اگر یہ آیت قرآن شریف کی نہ ہوتی تو مین نہ پڑھتا اسلیے کہ اسکے معنے ہین کہ اے اللہ مین تیری ہی عبادت کرتا ہون اور تجھی سے مدد چاہتا ہون حالانکہ ہم پرستش نفس کی کرتے ہین اور اللہ کے سوا دوسرے سے مدد کے خواستگار ہین۔

عبادت اور استمداد

نقل کیا ہی کہ آپ شب کو استراحت نہین فرماتے تھے ایکدن آپ کی صاحبزادی نے کہا کہ آپ کچھ دیر آرام بھی فرمالیا کرین تو اچھا ہی آپ نے فرمایا اے دختر مین غضب الٰہی کے تاراج سے ڈرتا ہون اور یہ بھی فرمایا مین اس امر سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو دولت سعادت آئے اور مجھے سوتا پائے لوگون نے پوچھا یہ بات کسطرح پر ہی آپ نے فرمایا کہ مین خدا کی نعمت کھاتا ہون اور شیطان کی اطاعت کرتا ہون اور یہ فرمایا اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر پکارے کہ سب مین بدتر

رات کو آرام نہ فرماتے

اپنے کو بری انکساری

کون ہی تو مجھ سے زائد کوئی بدتر نہوگا جب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ نے
یہ بات سنی تو کہا کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ کی فضیلت اسی امر سے ظاہر
ہی اور اسکی صداقت ذیل کی نقل سے ظاہر و باہر ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالک رحمۃ اللہ کو ریاکار کہکے
پکارا آپنے فرمایا بیس برس ہوئے کہ مجھے کسی نے میرا نام لیکر نہین پکارا لیکن آفرین
ہی تجھپر کہ تو نے خوب جانا کہ مین کون ہون اور فرمایا کہ جب سے مین مخلوق کی
عادت سے واقف ہوا ہون مجھے اس امر کی پروا باقی نہین رہی کہ کوئی مجھے
اچھا کہے یا برا اسلیے کہ مین نے ہر تعریف اور ہر ہجو کرنے والے کو حد سے گذرنیوالا
پایا یعنے دونون تعریف اور ہجو مین بے حد مبالغہ کرتے ہین لوگون کو اختیار ہی
چاہے مجھے اچھا کہین یا برا مین قیامت مین اونسے بدلا لونگا اور فرمایا کہ جس
سے قیامت مین کوئی فائدہ نہو اوسکی صحبت اختیار کرنا فضول ہی اور فرمایا کہ
اہل دنیا کی دوستی بازاری فالودے کے مانند ہی کہ ظاہر مین خوش رنگ اور
کھانے مین بدمزہ ہوتا ہی۔ اور فرمایا کہ دنیا سے بچو اسلیے کہ اس نے عالمون کو
اپنا مطیع کیا ہی اور فرمایا جو شخص لوگون سے فضول باتین زائد اور یاد الٰہی
کم کرتا ہی اوسکا علم تھوڑا اور دل اندھا اور عمر برباد ہی اور فرمایا کہ میرے نزدیک
سب سے اچھا عمل اخلاص ہی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے وحی حضرت موسی علیہ
السلام پر بھیجی کہ لوہے کی نعلین اور عصا تیار کرو اور زمین پر چلو اور نئی ظاہر ہونیوالی
چیزون اور عبرت بھری اشیا کو تلاش کرو اور ہماری نعمت اور حکمت کو
دیکھو یہانتک کہ نعلین گھس جائے اور عصا ٹوٹ جائے مطلب اسکا یہ ہی کہ سب سے
بہتر صبر کرنا ہی جیسے اس عبارت سے جو عربی کا ترجمہ ہے ظاہر ہی کہ دین روشن دلیل ہی
دین مین نرمی اور آہستگی سے مشغول ہو اور توراۃ مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی

جسکا ترجمہ یہ ہی مین نے تمھین اپنا مشتاق بنایا مگر تم نہ بنے اور فرمایا کہ مین نے
کتب سماویہ مین دیکھا ہی کہ اللہ نے امت محمدی کو دو چیزین ایسی عطا فرمائی ہین
کہ جبریلؑ و میکائیلؑ کو نہین دین ایک یہ کہ فرمایا فاذکرونی اذکرکم پس تم مجھے یاد
کرو مین تمھین یاد کرونگا دوسرے یہ کہ فرمایا ادعونی استجب لکم مین جواب دونگا
جب تم مجھے پکاروگے اور تمھاری دعا قبول کردونگا اور فرمایا مین نے توراۃ مین
پڑھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ای صدیقو تم میرے ذکر سے دنیا مین آرام کے ساتھ
بسر کرو کیونکہ میرا ذکر دنیا مین ایک بڑی نعمت ہی اور آخرت مین اوس ذکر کا عوض بڑا
ثواب ہی اور فرمایا کہ بعض کتب سماویہ مین ہی جو عالم دنیا کو دوست کھتا ہی اوسکے ساتھ
جو برتاو مین کرتا ہون اُن سب مین ادنی بات یہ ہی کہ اوسکے دل سے اپنے ذکر اور مناجات
کی لذت لے لیتا ہون اور آپ نے فرمایا ہی جو شخص دنیا کی خواہشون مین پڑجاتا ہی
شیطان اوسکے بہکانے کی فکر نہین کرتا اسلیے کہ شیطان جانتا ہی کہ وہ خود گمراہ ہو رہا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے نزع کیوقت آپ سے وصیت چاہی آپنے فرمایا
کہ ہر وقت تقدیر الٰہی پر راضی رہ اسلیے کہ وہ تیرے لیے ایسے سامان مہیا کرتا ہی جو تجکو
عذاب آخرت سے بچانے والے ہوتے ہین انتقال کے بعد آپ کو ایک بزرگ نے
خواب مین دیکھا پوچھا کیا گذری آپ نے فرمایا کہ گو مین گناہگار تھا مگر اللہ نے مجھے
اوس نیک گمانی کی وجہ سے بخشدیا جو مین اللہ کے ساتھ رکھتا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھا اسطرح پر کہ قیامت قائم ہی اور
فرشتے حضرت مالک بن دینار اور حضرت محمد واسع رحمہما اللہ دونون کو جنت کیطرف لے
جاتے ہین اون بزرگ نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ دیکھین پہلے مالک جنت مین
جاتے ہین یا محمد واسع دیکھا کہ فرشتون نے پہلے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو جنت مین
داخل کیا ان کے بعد حضرت محمد واسع رضی اللہ عنہ کو اون بزرگ نے کہا کہ حضرت محمد واسع

حضرت مالک بن دینار سے زائد عالم اور کامل تھے فرشتون نے جواب دیا کہ تم
سچ کہتے ہو لیکن حضرت محمد واسع رحمہ اللہ کے پاس دنیا مین پہننے کے واسطے دو
لباس تھے اور حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی لباس تھا
اس سے زیادتی صبر کی نسبت حضرت مالک رحمہ اللہ کی جانب ہوئی اور وہی پہلے
جنت مین داخل کیے گئے رحمۃ اللہ علیہم۔

باب حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ عالم عامل عارف کامل تھے اور اپنے زمانے مین اپنا
مثل نہین رکھتے تھے آپ نے اکثر تابعین سے شرف ملاقات حاصل کیا ہی اور
پیران طریقت مین بھی آپ بہت لوگون سے ملے ہین آپ واقف طریقت اور
بند شریعت تھے آپ اسقدر قانع تھے کہ سوکھی روٹی پانی مین بھگو کر تناول فرمایا
کرتے تھے اور کہا کرتے تھے سوکھی روٹی پر قناعت کرنے والا محتاج خلق نہین
ہوتا اور مناجات مین فرمایا کرتے اے اللہ تو مجھکو اپنے دوستون کی طرح سے ننگا
اور بھوکا رکھتا ہی لیکن مین نہین جانتا کہ یہ مرتبہ تو نے مجھے کیون عطا فرمایا ہی
کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ جب آپ بہت بھوکے ہوتے تو حضرت حسن
بصری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لیجاتے اور جو کچھ ملتا تناول فرماتے اور حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ آپ کے اس امر سے بہت خوش ہوتے اور آپ کا مقولہ
بہت اچھا وہ شخص ہی جو صبح کو بھوکا اُٹھے اور شب کو بھوکا سو رہے اور اس
بھوک کی حالت مین یاد الٰہی فراموش نہ کرے۔

نقل کیا ہی کہ کسی شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا تو
دنیا مین زہد کا اختیار کر اور حرص و طمع کو ترک کر اور تمام مخلوق کو محتاج جان یعنی کسی

Marfat.com

کیا آپ نے کہا جا تیرے دینے کو اسوقت کچھ نہین ہی اسلیے کہ جسقدر تجھے ہم دین
تو اُس سے مالدار نہوگا اور ہم مفلس ہوجائینگے سائل مایوس ہوکر لوٹ گیا آپکی
بی بی نے جب سالن نکالنا چاہا تو ہانڈی مین سالن کے عوض خون بھرا ہوا نظر آیا
شوہر کو آواز دی اور کہا کہ آکر دیکھو تمھاری شومی اور بدبختی کا کیا نتیجہ ہوا آپکو یہ حال
دیکھکر عبرت ہوئی اور بی بی سے کہا کہ تم گواہ رہنا آج سے مینے سب بُرے کامون سے
توبہ کی دوسرے روز گھر سے نکلے تاکہ قرضخواہون سے اصل واپس لین اور سود لینا دوبارہ توبہ
ترک کرین وہ روز جمعے کا تھا لڑکے راہ مین کھیل کود رہے تھے انکو دیکھکر آپسمین
کہنے لگے کہ دیکھو حبیب سودخوار آتا ہی ہٹ جاؤ ایسا نہو کہ اسکے پاؤن کے نیچے
کی خاک ہم لوگون پر پڑجائے اور ہم سب بھی ایسے ہی بدبخت ہوجائین یہ آواز سنکر
آپ کبیدہ خاطر ہوئے پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
حسن بصری رضی اللہ عنہ نے آپکو کچھ ایسی نصیحت فرمائی کہ آپ بیقرار ہوگئے اور اپنی
حرکات سے دوبارہ توبہ کی جب آپ وہان سے واپس ہوئے راہ مین آپکا ایک
قرضدار ملا اور آپکو دیکھکر بھاگنے لگا آپ نے کہا کہ اب تو مجھسے نہ بھاگ بلکہ مجھے
تجھسے بھاگنا چاہیے پھر گھر کیطرف چلے راہ مین اُنھین لڑکون کو دیکھا کہ آپسمین کہتے ہین
سب ہٹ جاؤ اب حبیب توبہ کرکے آرہا ہی ایسا نہو کہ ہماری خاک اوسپر پڑجائے
اور اوسکی وجہ سے اللہ تعالی ہم لوگون کا نام گنہگارون مین لکھے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ
نے جب یہ سنا درگاہ الٰہی مین عرض کرنے لگے اے اللہ کیا تیری قدرت ہی کہ آج
ہی مین نے توبہ کی اور آج ہی تونے میرے نام کو لوگون کی زبان پر نیکنامی سے
جاری کردیا پھر منادی کرادی کہ جسپر میرا قرض ہو وہ آکر اپنی دستاویز مجھسے واپس لیلے
علاوہ اسکے اور بھی جو کچھ آپکے پاس مال تھا سب اپنے خدا کی راہ مین خیرات
کردیا جب کچھ نہ رہا ایک شخص نے آپ سے پیرہن مانگا آپ نے اُتار کر وہ بھی دیدیا

Marfat.com

پھر دوسرا شخص آیا اور کہنے لگا اپنی بی بی کی چادر دیدو وہ بھی آپ نے دیدی آپ اور آپکی بی بی دونون برہنہ رہ گئے فرات کے کنارے آپ نے ایک عبادتخانہ بنایا اور وہان عبادت الٰہی کرنے لگے آپ کا یہ معمول تھا کہ دنکو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت مین تحصیل علم اور شب کو عبادت الٰہی فرماتے چونکہ آپ قرآن شریف درست تلفظ سے نہین پڑھ سکتے تھے اسلیے عجمی کہلاتے ہین ایکدن آپکی بی بی نے کہا کہ کھانے پینے کی کچھ فکر کرو آپ نے کہا اچھا مین مزدوری کرنے جاتا ہون اور جاکر دن بھر عبادت الٰہی کرتے رہے شبکو مکان پر آئے بی بی نے کہا تم کچھ لائے نہین آپ نے کہا کہ مین نے جسکی مزدوری کی وہ کریم ہی اوسکے کرم کی وجہ سے مجھے مانگنے کی جرأت نہوئی اُس نے کہا ہی کہ دس روز کے بعد جب تمھین ضرورت ہوگی دیدونگا جب دس دن بھی گذر گئے آپ کو خیال ہوا کہ آج گھر کیا لیجاؤن ادھر آپ اس فکر مین مستغرق تھے اُدھر اللہ تعالیٰ نے ایک بورا آٹا اور ایک ذبح کیا ہوا بکرا اور گھی اور شہد اور تین سو درم آپ کے مکانپر ایک شخص غیبی کے ہاتھ بھجوادیے اور کہلا بھیجا کہ جب حبیب آئین اونسے کہدینا کہ کام کو ترقی دین مین اس سے زائد اون کو مزدوری دونگا جب آپ مکان کے دروازے پر آئے کھانے کی خوشبو پائی جب گھر مین داخل ہوئے بی بی نے تمام ماجرا اور پیغام بیان کیا آپکو خیال ہوا کہ دس روز کی عبادت مین تو اللہ نے ایسا بدلا مجھے دیا اگر زائد عبادت کرونگا تو نہین معلوم کیا کچھ دیگا اوسی روز سے آپ دنیا ترک کر کے یاد الٰہی مین مشغول ہوئے اور مستجاب الدعوات ہوگئے آپ کی دعا سے خلق کو بہت فائدہ پہونچتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت روتی ہوئی آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہی مین اوسکی جدائی مین بہت بیقرار ہون آپنے اُس سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہی اوسنے کہا دو درم مین آپنے اُس سے لیکر وہ درم خیرات کردیے اور دعا فرماکر

تحصیل علم

عبادت اور مزدوری

کرامت

دعا

خیرات اور دعا کی برکت

Marfat.com

کہا جاتیرا بیٹا آگیا وہ عورت گھر نہ پہونچی تھی کہ لڑکا بلکیا اُس سے گلے لگ کر خوب روئی اور پوچھا کہ تو کہان تھا اور کیونکر آیا اُسنے کہا مین کرمان مین تھا اوراوستاد نے مجھے گوشت خریدنے بھیجا تھا ناگاہ ایک ہوا آئی اور مجھے اوڑا لائی مین نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے ای ہوا اسے اسکے گھر پہونچادے یہ حضرت حبیب رحمہ اللہ کی دعا اور خیرات کی برکت تھی اسکے بعد حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی پوچھے کہ اسقدر جلد ہوا کیونکر اوڑا لائی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ جسطرح طرفۃ العین مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایک مہینے کی مسافت طی کرتا تھا اُسیطرح یہ بھی ہوا یا جسطرح پلک مارتے بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آگیا تھا اُسی طرح سے یہ امر بھی وقوع مین آیا۔

کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ آپکو لوگون نے ترویہ کے دن بصرہ مین اور عرفہ کی دن عرفات مین دیکھا۔

کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار بصرہ مین قحط پڑا آپ نے قرض کھانا لیکر فقرا کو تقسیم کیا اور اُسکے بعد سب کا قرض ادا فرمایا۔

سخاوت

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا مکان بصرہ کے چوراہے پر تھا ایک بار آپ نے اپنے کپڑے اوتار کر چوراہے پر رکھدیے اور غسل کرنے چلے گئے اتفاقاً حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وہان آئے لباس پہچانا خیال کیا کہ حبیب عجمی رحمہ اللہ چھوڑ کر کہین گئے ہین ایسا نہو کہ کوئی اُٹھا لیجائے وہان کھڑے ہوگئے جب حبیب عجمی رحمہ اللہ آئے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے آپ یہان کیون کھڑے ہین حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے کپڑے یہان چھوڑ کر چلے گئے مین ادھر سے جا رہا تھا اونکو پہچانکر کھڑا ہو گیا تا کہ کوئی اُٹھا نہ لیجائے راستے کا کیا اعتبار ہی تم کس کے بھروسے پر کپڑے یہان چھوڑ گئے تھے اگر کوئی اُٹھا لیجاتا حبیب رحمہ اللہ نے کہا مین اُسی کی بھروسے پر چھوڑ گیا تھا جسنے اوسکی نگہبانی کرنے کے واسطے آپ کو یہان بھیجدیا۔

توکل (بھروسہ)

(خیر خواہی)

نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ آپکے یہان آئے اسوقت
ایک جو کی ٹکیا اور کچھ کنکریان نمک کی آپ کے یہان موجود تھین بطور ضیافت
آپنے اونکے سامنے پیش کین اونھون نے تناول فرمانا شروع کیا اتنے مین ایک
سائل نے سوال کیا حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ نے وہ ٹکیا حضرت حسن بصری
کے سامنے سے اوٹھا کر سائل کو دیدی حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا ای حبیب تم شائستہ
لوگون مین تو ضرور ہو اگر کچھ علم بھی تمھین ہوتا تو بہت اچھا ہوتا تمکو نہین معلوم کہ مہمان
کے سامنے سے سب روٹی اوٹھا کر سائل کو نہ دینا چاہیے بلکہ ایک ٹکڑا توڑکر دیدینا چاہیے
حضرت حبیب رحمۃ اللہ خاموش ہو رہے تھوڑی دیر مین ایک غلام سر پر خوان رکھے
ہوے آیا اور اوسمین ہر قسم کا عمدہ عمدہ کھانا تھا اور پانچسو درہم بھی تھے آپ نے
درم فقرا کو خیرات کیے اور کھانا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے سامنے رکھا اور خود
بھی بیٹھے دونون نے ملکر کھایا بعد فراغ طعام حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ سے کہا
کہ آپ نیکمرد ہین اگر آپکو مرتبہ یقین بھی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔

نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ آپکے یہان نماز مغرب
کے وقت آئے آپ نیت نماز کی باندھ چکے تھے حسن بصری رحمۃ اللہ نے دیکھا کہ آپ
الحمد مین بجاے حاے حطی کے ہاے ہوز یعنے الھمد پڑھتے ہین خیال کیا کہ یہ قرآن
صحیح ادا نہین کرتے ہین انکی اقتدا جائز نہین خود آپ نے علیحدہ نماز ادا کی اوسی
شب کو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ خواب مین دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے
آپنے دریافت کیا کہ یارب تیری خوشنودی کس چیز مین ہے حکم ہوا کہ تمنے ہماری خوشنودی
پائی اور اوسکا مرتبہ نہ جانا آپنے عرض کیا وہ کیا چیز تھی ارشاد ہوا کہ حبیب عجمی کی نماز مین
اقتدا کرنا تیرے حق مین زندگی بھر کی نمازون سے افضل تھا تو نے ظاہر عبارت کی
درستی کا خیال کیا اور دلی نیت کو چھوڑ دیا الفاظ کی درستی کا مرتبہ نیت دلی کی درستی سے کم ہے

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ حجاج کے پیادون سی بھاگ کر حبیب عجمی رحمۃ اللہ کے عبادتخانہ مین پوشیدہ ہوئے پیادون نے آکر حبیب عجمی سی دریافت کیا آپ نے فرمایا حسن عبادتخانہ مین ہین انھون نے تمام عبادتخانہ ڈھونڈھ ڈالا مگر حسن بصری رحمۃ اللہ نہ ملے مجبورًا باہر نکل آئے حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہین تعجب ہے کہ سات بار پیادون نے مجھپر ہاتھ رکھا لیکن مجھے نہ دیکھا پیادون نے حبیب عجمی رحمۃ اللہ سے کہا کہ حجاج تمھین جھوٹ بولنے کی سزا دیگا آپ نے فرمایا حسن میرے ساتھ عبادتخانہ مین داخل ہوئے تھے مین نے تمھین بتادیا اب تمھین وہ دکھائی نہ دین تو مین کیا کرون دوبارہ پھر انھون نے عبادتخانہ مین ڈھونڈھا مگر نہ پایا مجبورًا واپس گئے حضرت حسن رحمۃ اللہ باہر آئے اور حبیب عجمی رحمۃ اللہ سے کہنے لگے کہ تمنے حق استادی کا کچھ لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتادیا حبیب عجمی رحمۃ اللہ نے فرمایا چونکہ مین نے سچ کہا تھا اسلیے آپ بچگئے اگر مین جھوٹ بولتا تو گرفتار ہوجاتے حسن بصری رحمۃ اللہ نے پوچھا کہ تمنے کیا پڑھا تھا جسکی وجہ سے پیادون نے مجھے نہ دیکھا آپنے فرمایا دوبار آیۃ الکرسی اور دس بار قل ہو اللہ احد اور دس بار آمن الرسول اور مین نے درگاہ الہی مین عرض کی کہ اے اللہ مین نے حسن کو تیرے سپرد کیا ہی تو اونکی نگہبانی کر۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کہین جارہے تھے دجلے کے کنارے حبیب عجمی رحمۃ اللہ آپ کو ملے اور پوچھا آپ کہان جاتے ہین فرمایا کشتی پر سوار ہو کر پار جاؤنگا کشتی کے انتظار مین کھڑا ہون آپ نے کہا کہ حسد اور محبت دنیا کو دل سے دور کیجیے اور بلاؤن کو غنیمت سمجھیے اور خدا پر بھروسا کیجیے پانی پر چلے جائیے یہ کہکر خود پانی پر چلے گئے حسن بصری رحمۃ اللہ یہ ماجرا دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا لوگون نے سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ نے علم مجھی سے سیکھا ہی اور اسوقت مجھے نصیحت کرکے خود پانی پر چلے گئے مین اس خوف سی بیہوش ہوگیا کہ قیامت

ہین جب پل صراط پر گذرنے کا حکم ہوگا اگر مین اُسوقت بھی یونھین عاجز ہوگیا تو کیا کرونگا دوبارہ ملاقات مین آپنے حبیب عجمی رحمۃ اللہ سے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا اونھون نے کہا کہ مین دل کو سپید کرتا ہون اور آپ کاغذ کو سیاہ کرتے ہین حسن بصری رحمۃ اللہ فرمانے لگے کہ افسوس ہی میرے علم سے دوسرون کو فائدہ ہوا اور مجھے فائدہ نہوا اسکے بعد حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین ممکن ہی کہ لوگون کو یہ شبہ ہو کہ حبیب عجمی کا مرتبہ حسن بصری رحمۃ اللہ سے زائد ہی اور در اصل یہ غلط ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزون پر علم کو فضیلت بخشی ہی اور اسیوجہ سے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے خطاب فرمایا قل رب زدنی علما یعنے کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے اللہ زیادہ کر میرے علم کو اور جیسا کہ کلام مشائخ مین ہی کہ کرامات چودھوین درجے پر طریقت کے اور اسرار اٹھارھوین درجے پر ہین کیونکہ کرامات عبادت سے اور اسرار غور و فکر سے حاصل ہوتے ہین اور اسکی مثال شوکت و شان حضرت سلیمان علیہ السلام سے بخوبی ظاہر ہی آپ کو تمام جن و انس و وحوش و طیور پر حکومت حاصل تھی عناصر اربعہ آپکے مطیع تھے گو یہ تمام فضائل آپ کو ملے تھے مگر مطیع حضرت موسی علیہ السلام کے تھے اور خود صاحب کتاب نہ تھے انھین کی کتاب پر عمل فرماتے تھے

نقل کیا ہی کہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حنبل رحمہما اللہ ایک مقام پر بیٹھے تھے اتفاقاً حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ اودھر سے نکلے امام احمد حنبل رحمۃ اللہ نے کہا مین انسے ایک سوال کرونگا امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ان واصلین حق سے کچھ نہ پوچھو ان کا معاملات خدا کا ہی انھون نے نہ مانا اور آپ سے پوچھا کہ جسکی پانچ نمازون مین سے کوئی نماز قضا ہو گئی ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا سبکو پڑھے اسلیے کہ وہ مین خدا سے غافل ہو گیا اور بے ادب بنا حضرت امام شافعی نے امام احمد حنبل رحمہما اللہ سے کہا کہ دیکھو اسی لیے ہم منع کرتے تھے کہ ان لوگون سے کچھ نہ پوچھو۔

Marfat.com

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار شب کو آپکی سوئی گر پڑی لوگ چراغ لے آئے تاکہ آپ اسکی روشنی مین سوئی ڈھونڈھ لین آپ نے اپنی آنکھون پر ہاتھ رکھکر فرمایا نہین یعنے مجھے چراغ کی ضرورت نہین اس لیے کہ مین بغیر چراغ کے سوئی ڈھونڈھ سکتا ہون۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک لونڈی آپ کے یہان تیس سال سے تھی اور کبھی آپ نے اوسکی صورت نہین دیکھی تھی ایک دن اُسی لونڈی سے فرمایا کہ میری لونڈی کو پکارو اوسنے کہا کہ مین ہی آپ کی لونڈی ہون آپ نے فرمایا کہ اس تیس برس مین مین نے سوا خدا کے کسی کی طرف نہین دیکھا اسی وجہ سے مین نے تجھے نہین پہچانا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکدن آپ کہ رہے تھے یا اللہ جو تجھسے خوش نہو اوسکو خوشی نصیب نہو اور جسے تجھسے محبت نہو اوسکو کسی کی محبت نہو لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ تارک دنیا ہین بتائیے رضا کس چیز مین ہے فرمایا اوس دل مین جو غبار نفاق سے پاک ہو۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ کے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا تھا آپ بیقرار ہوکر روتے تھے لوگون نے کہا کہ قرآن آپ کیسے سمجھتے ہین اسلیے کہ یہ عربی ہے اور آپ عجمی ہین آپ نے فرمایا کہ میری زبان عجمی اور دل عربی ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک درویش نے آپکو اس مرتبہ پر دیکھکر دریافت کیا کہ آپ عجمی ہین یہ مرتبہ آپکو کیونکر حاصل ہوا غیب سے آواز آئی کہ گو عجمی ہے لیکن حبیب ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک قاتل کو سولی دی گئی شب کو لوگون نے اُسے خواب مین مراتب عالی پر بہشت مین لباس فاخرہ پہنے ہوے دیکھا سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مین نے خون کیا تھا قاتل تھا لیکن جسوقت مجھے سولی دیجاتی تھی اسوقت حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ اودھر سے گذرے اور میری حالت دیکھکر دعا فرمائی اوسی کی یہ برکت ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

سوا اللہ کے کسی کی طرف نہیں دیکھا

رضائے خدا اور نفاق

زبان عجمی اور دل عربی

عجمی حبیب ہے

دعا سے جنت

Marfat.com

باب بست و یکم حضرت ابو حازم مکی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ با اخلاص متقی پرہیزگار تھے آپ مجاہدے اور مشاہدے مین بےمثل تھے اور بہت مشائخ کے پیشوا تھے آپکا کلام ہر دلعزیز تھا آپ طویل العمر تھے حضرت ابو عثمان مکی رحمۃ اللہ نے آپکی شان مین بہت مبالغہ کیا ہی آپ کا حال کتب تواریخ مین مفصلاً درج ہی تبرکاً بیان لکھا جاتا ہی بہت صحابہؓ سے آپ کو شرف ملاقات حاصل ہی جیسے حضرت انسؓ بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شمار آپکا تابعین مین ہی

نقل کیا ہی کہ آپ سے ہشام بن عبد الملک نے دریافت کیا کہ سلطنت مین کون شے ایسی ہی جسکی وجہ سے نجات اخروی حاصل ہو سکے آپ نے فرمایا حلال مقام سے درم حاصل کرنا اور حلال کام مین صرف کرنا ہشام نے کہا یہ کون کر سکتا ہی آپ نے فرمایا جو بہشت کا خواہان اور دوزخ سے ترسان اور رضاے الٰہی کا طالب ہو گا کر سکتا ہی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا سے پرہیز کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی جو عاشق دنیا کو دوست رکھتا ہی قیامت کے روز وہ مجمع مین کھڑا کیا جائیگا اور فرشتے کہینگے کہ دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے اُس چیز کو پسند کیا ہی جسے اللہ نے ناپسند کیا اور سمجھ لو کہ دنیا مین ایسی کوئی چیز نہین ہی جس سے آخر مین انسان غمگین نہو اور فرمایا ہی کہ ایسی عیش دنیا مین پیدا ہی نہین کی گئی جسکے آخر مین رنج نہو۔ اور فرمایا دنیا ایسی بری شی ہی کہ اسکی چھوٹی چیزین انسان کو اسقدر اپنی طرف مائل کرتی ہین کہ جنت کی بڑی چیزین بھی اوسقدر مائل نہین کرتین اور فرمایا کہ مین نے تمام چیزون کو دو چیز و نمین پایا ایک وہ چیز جو میرے واسطے ہی دوسرے وہ چیز جو میرے واسطے نہین ہی جو چیز میرے واسطے ہی گو مین اوس سے بھاگون مگر

حلال مقام سے اور حلال کام میں خرچ

دنیا

تقدیر

Marfat.com

وہ میرے پاس ضرور آئیگی اور جو چیز میرے واسطے نہین ہی گو مین اوس کی بیحد کوشش کرون مگر مجھے حاصل نہین ہو سکتی ہی۔ اور فرمایا کہ اگر مین دعا سے محروم رہون تو مجھپر قبول نہونے کی دشواری سے زائد دشوار ہوگا اور فرمایا اے لوگو تم ایسے وقت دنیا مین آئے کہ جب اہل زمانہ کی یہ حالت ہی کہ صرف قول بے فعل سے راضی اور صرف علم بے عمل سے خوش ہین پس تم درمیان بدترین مردون اور بہترین زمانہ کے ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہی آپ نے فرمایا کہ خدا کی خوشنودی اور خلق سے بے نیازی اور یہ امر ضروری ہی کہ خدا سے راضی ہونیوالا خلق سے بے نیاز ہوگا آپ اسقدر لوگون سے بے نیاز تھے کہ ایکبار آپکا گذر ایک قصاب کی طرف ہوا اور اُسکے یہان بہت عمدہ گوشت رکھا تھا آپنے گوشت کیطرف دیکھا قصاب نے کہا گوشت عمدہ ہی لے لیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس دام نہین ہین اوسنے کہا کہ مین آپ کو مہلت دیتا ہون جب آپ کے پاس ہونگے دیدیجیے گا آپ نے فرمایا کہ پہلے مین اپنے نفس کو مہلت پر راضی کرلون اوسنے کہا کہ اسیوجہ سے آپ اسقدر نحیف ہو گئے ہین تمام جسم مین سوا ہڈی اور چمڑے کے کچھ نہین ہے آپ نے اُسکے جواب مین فرمایا کہ قبر کے کیڑے مکوڑون کے واسطے یہی کافی ہین

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ حج کو چلے جب بغداد مین پہونچے تو ابو حازم مکی رحمہ اللہ کی ملاقات کو آئے اُنکو سوتا پایا تھوڑی دیر کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوئے بعد سلام علیک کے اُن بزرگ سے فرمانے لگے کہ اسوقت مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ نے ایک پیغام دیا ہی وہ یہ ہی کہ تم اپنی ماں کی حقوق کی نگہداشت کرو تمھارے لیے حج کرنے سے اونکے حقوق کی نگہداشت زیادہ اچھی ہی اور ارادہ حج فسخ کرو اور اونکی رضامندی کے طالب ہو وہ بزرگ فرماتے

مین جب مین نے یہ پیغام سنا حج کو موقوف رکھا اور واپس آکر اپنی والدہ کی خدمت مین مصروف رہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

باب حضرت خواجہ عتبۃ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت خواجہ عتبۃ بن الغلام اولیاء اللہ مین بڑے صاحب باطن و صاحب کمال تھے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے اور کچھ اس روش سے آپ اپنی زندگی بسر کرتے تھے کہ خاص اور عام ہر ایک آپکا مداح اور ثنا گو تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ آپ حسن بصری رحمۃ اللہ کے ہمراہ دریا کے کنارے گئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ ساحل پر رہ گئے مگر حضرت عتبہ رحمۃ اللہ اُسی طرح پانی پر بھی چلے جسطرح خشکی پر چل رہے تھے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ امر ملاحظہ کرکے تعجب ہوا اور اُنسے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا اور یہ درجہ کس وجہ سے ملا اوٹھون نے کہا کہ آپ وہ کام کرتے ہین جو فرمودہ ہین اور مین وہ امور کرتا ہون جنھین اللہ پسند کرتا ہی اس سے مراد یہ کہ مین دریاے تسلیم و رضا مین ڈوبا ہوا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ آپ نے ایک عورت حسینہ کو دیکھا اور خیال بد پیدا ہونے کی وجہ سے دل مین تاریکی چھا گئی اوس عورت کو پوشیدہ طور سے اس واقعہ کی خبر کرائی اوسنے اپنی لونڈی کے ذریعہ سے دریافت کیا کہ آپنے میرا کون عضو دیکھا ہی آپ نے کہا مین نے تیری آنکھین دیکھی تھین اوسنے اپنی آنکھین نکالکر آپ کے پاس بھیجدین اور کہلا بھیجا کہ جو چیز آپ نے دیکھی تھی اوسے اپنے پاس رکھیے اوسیوقت آپ کو خوف آلہی ہوا اور توبہ کی اور حضرت حسن بصریؒ کی خدمت مین فیض حاصل کیا آپ کی یہ حالت تھی کہ اپنی قوت کیواسطے خود کھیتی کرتے

اور جو بوتے جب وہ پیدا ہوتا تو اسے پیسکر آٹا کرتے اور پانی میں بھگو کر آفتاب میں سکھاتے اور ایک ہفتہ تک ایک ایک ٹکیا روز کھاتے اور یاد آلٰہی کیا کرتے اور کہا کرتے کہ مین کراماً کاتبین سے شرماتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ سرما مین لوگون نے ایک میدان مین آپ کو دیکھا کہ ایک تہ کا پیراہن پہنے ہوئے ہین اور آپ کے پیراہن سے پسینہ ٹپک رہا ہی لوگون نے سبب پوچھا آپ نے کہا ایک زمانہ ہوا کہ کچھ مہمان میرے یہان آئے تھے اُنھون نے اس پڑوسی کی دیوار سے مٹی لیکر اپنے ہاتھ دھوئے تھے اوسدن سے جب مین یہان آتا ہون تو اس ندامت کی وجہ سے میرے جسم سے پسینہ بہنے لگتا ہی گو صاحب خانہ نے اوس مٹی لینے کو معاف بھی کر دیا ہی۔ (ندامت و خوف)

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے حضرت عبدالواحد زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آپ دنیا مین ایسے شخص کو جو اپنے حال کے سوا دوسرون سے مشغول نہو جانتے ہین آپ نے کہا ہان ٹھہرو وہ یہان آتے ہونگے اتنے مین حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے لوگون نے آپ سے پوچھا آپ نے راہ مین کس کس کو دیکھا آپ نے فرمایا مینے کسی کو نہین دیکھا۔ حالانکہ حضرت عتبہ بازار کے راستہ سے یہان تشریف لائے تھے (اپنے حال مین مشغول)

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی عمدہ غذا تناول نہ فرماتے آپ کی والدہ نے ایک بار آپ سے کہا اے عتبہ اپنے ساتھ نرمی کرو آپ نے کہا مین چاہتا ہون کہ قیامت مین میرے ساتھ نرمی کیجائے کہ وہ ہمیشہ کو قائم رہنے والی ہوگی اور دنیا چند روزہ ہی یہان سختی اور تکلیف اوٹھانے کی وجہ سے قیامت مین نرمی اور راحت ہوگی۔ (فکر آخرت)

نقل کیا ہی۔ کہ آپ متواتر کئی شب بالکل نہین سوئے اور کہتے رہے الٰہی اگر تو مجھپر عذاب کرے یا معاف کرے دونون حالت مین مین تجھے دوست رکھتا ہون۔ (شب بیداری اور رضا)

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے خواب مین ایک حور کو دیکھا کہ وہ کہتی ہی اے عتبہ (خواب مین حور)

Marfat.com

مین تیرا عاشق ہون اتنا چاہتی ہون کہ تم میری طرف نظر بھر کے دیکھ لو اور ایسا کام کرو کہ ہمارے تمھارے درمیان صورت جدائی کی پیش آوے آپ نے فرمایا مین نے دنیا کو طلاق دی ہی اور مین کبھی اوسکی طرف التفات نہ کرون گا یہانتک کہ تجھسے ملون گا۔

نقل کیا ہی کہ آپ تہ خانے مین تھے ایک شخص آیا اور کہنے لگا لوگ آپکا حال مجھسے دریافت کرتے ہین آپ کوئی کرامت دکھائیے کہ مین دیکھون آپ نے فرمایا کیا مانگتا ہی اوسنے کہا کہ تازے کھجور دیجیے حالانکہ وہ فصل کھجور کی نہ تھی آپ نے فرمایا لے اور ایک تھیلی جو تازے کھجور سے بھری ہوئی تھی اوسکو دی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد سماک اور حضرت ذوالنون مصری حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہم کے مکان پر تھے اتنے مین حضرت عتبہ رحمۃ اللہ نیا لباس پہنے ہوئے تشریف لائے اور مکڑا کر چلنے لگے حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ نے کہا یہ کون چال ہی آپنے فرمایا کیون اسطرح نہ چلون اسلیے کہ میرا نام غلام جبار ہی یہ کہا اور زمین پر گر پڑے جب غور سے لوگون نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپکا انتقال ہو گیا آپکو خواب مین دیکھا دیکھا منھ کالا ہو گیا ہی سبب پوچھا اُنھون نے بیان کیا کہ مین ایک مرتبہ اپنے استاد کی خدمت مین جا رہا تھا راہ مین مینے ایک حسین لڑکے کو جسکے داڑھی مونچھ نہ تھی بغور دیکھا بعد مرنے کے جب فرشتے مجھے جنت کی طرف لیچلے حکم ہوا کہ اسکو دوزخ سے بہشت مین لیجاؤ جب دوزخ پر مین آیا تو ایک سانپ نے دوزخ سے نکلکر میرے ایک گلے پر کاٹا اور کہا تف ہی اسکی نظر پر اگر زیادہ نظر کرتا تو مین اسکو زائد اذیت دیتا والسلام علی من اتبع الہدیٰ واللہ اعلم بالصواب سلام ہو اونپر جو راہ راست کی پیروی کرتے ہین اور اللہ خوب جاننے والا ہی نیکی کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا الی یوم الدین وادخلہ فی اعلیٰ علیین۔

دنیا کو طلاق

کرامت

وفات

امرد کو دیکھنے کی سزا

باب ۹ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے حالات میں

حضرت رابعہ بصریہ مخدومہ پردہ نشین سوختۂ عشق و اشتیاق شیفتۂ قرب احتراق مریم ثانی بھین رحمۃ اللہ علیہا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ مردونکے ساتھ عورتونکا کیون ذکر کیا تو ہم اوسکا یہ جواب دینگے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی صورت پر نظر نہین کرتا بلکہ دل پر نظر کرتا ہی صورت سے کام نہین سروکار نیت سے ہی اور حضرت رسول مقبول نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن حساب کتاب لوگون کی نیتون پر ہوگا جو عورت راہ خدا مین مثل مردون کے عبادت اور ریاضت کرے اوسکو مرد جاننا چاہیے عباسیہ طوسی کا قول ہی کہ جب قیامت مین مردون کو آواز دیجائیگی تو سب سے پہلے صف مردانگی مین حضرت مریم علیہا السلام آئین گی ہم حسن بصری رحمۃ اللہ کے قصہ مین بیان کرچکے ہین کہ آپکا دستور تھا کہ جب رابعہ بصریہ نہوتین آپ وعظ نہ فرماتے پھر کیونکر آپکا ذکر مردون مین نہ کیا جائے اور اصل یہ ہی کہ اس کتاب مین اولیاء اللہ کا ذکر باعتبار توحید کیا جاتا ہی جو عورت اس مرتبہ کی ہو وہ بھی انمین داخل ہی یہان من و تو یعنے نفسانیت سے کچھ سروکار نہین ہی پھر مرد و عورت مین فرق کرنا بیکار ہی ابو علی فارمدی کا قول ہی کہ نبوت عین عزت و رفعت ہی بڑائی اور چھٹائی کو اسمین دخل نہین ہی اسیطرح مرتبۂ ولایت بھی ہی جس مین عورت اور مرد کا فرق نہین ہی۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے زمانے مین معاملت اور معرفت مین مثل نہین رکھتی تھین اور تمام بزرگون مین آپ معتبر و صاحب عزت خیال کیجاتی تھین آپکا حال اہل زمانہ کے واسطے حجت قاطعہ ہی۔

Marfat.com

[ن]قل لیا ہے کہ جس شب کو آپکی ولادت ہوئی آپ کے والد کے یہان اتنا تیل
[ب]ھی نہ تھا جو ناف پر ٹپکایا جاتا جیسا کہ عموماً ولادت کے وقت دستور ہے اس قدر
[تنگ]ی حال تھے کہ چراغ بھی گھر مین نہ تھا نہ کپڑا تھا کہ آپ کو اوڑھایا جاتا آپ کے
[و]الد کے سوا آپکے اور بھی تین لڑکیان تھین اور آپ چوتھی صاحبزادی تھین اسی
[سب]ب سے آپ کو رابعہ کہتے ہین آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ فلان پڑوسی
[ک]ے یہان سے تھوڑا تیل مانگ لاؤ آپ کے والد نے عہد کیا تھا کہ سوا خالق کی مخلوق
[سے م]ین کبھی کچھ نہ مانگونگا باہر تشریف لائے اور اوس پڑوسی کے دروازے پر دستک
[دیکر] پھر واپس آئے اور بی بی سے کہا وہ دروازہ نہین کھولتا اور اسی رنج مین سو رہے
[خو]اب مین زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوے حضرتؐ
[نے] فرمایا غمگین نہو یہ لڑکی جو تیرے یہان پیدا ہوئی ہے بڑی مقبول اور برگزیدہ
[ہے] میری امت کے ستر ہزار آدمی اسکی شفاعت کی وجہ سے بخشے جائین گے
[ا]میر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر لیجا کہ ہر رات کو تو مجھپر سو بار درود بھیجتا
[ہے] و جمعہ کی شب کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو آمین درود پڑھنا بھول
[گیا اس]کے عوض مین بطور کفارہ چار سو دینار اس مرد کو دے جب حضرت رابعہؒ کے
[والد] بیدار ہوے روتے ہوئے اُٹھے اور اس مضمون کی عرضی لکھکر دربان کے
[ہاتھ ا]میر بصرہ کے پاس بھیجدی اوسنے اوسکو پڑھتے ہی حکم دیا کہ دس ہزار درم
[مسکین]ون کو اس شکرانے مین دو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
[یاد فرم]ایا اور چار سو دینار اس مرد کو دو اور اُسے میرے پاس بلاؤ تاکہ مین اوسکی
[زیار]ت کرون بلکہ یہ امر مجھے مناسب نہین معلوم ہوتا کہ جسنے زیارت رسول مقبول صلعم
[کی ہے م]ین اُسے بلاؤن پھر خود اونکی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا جب کبھی آپ کو
[کسی با]ت کی ضرورت ہوا کرے بلا تکلف مجھے اوسکی اطلاع کر دیا کیجیے مین آپ کی حسب خواہش

دیدونگا جب رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے والد کو دینار ملے ضروری چیزین خریدتے
ہوے مکان پر آئے جب حضرت رابعہ بصریہ بڑی ہوئین آپ کے والد نے انتقال
فرمایا اور شہر مین قحط عظیم پڑا آپ کی بہنین متفرق ہوگئین پھر آپ خود بھی کسی طرف
چلی گئین ایک ظالم نے آپ کو پکڑ کر جبرًا اپنی خادمہ بنالیا اور کچھ دنون کی بعد چند درہم
پر فروخت کیا جسنے آپکو خریدا تھا اپنے گھر لایا اور بہت محنت کے ساتھ آپ سے کام
لیتا تھا ایک بار آپ کہین جارہی تھین کوئی نامحرم سامنے آگیا آپ بے تحاشہ بھاگین
راہ مین گر پڑین ہاتھ ٹوٹ گیا آپ نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار مین غریب
اور بے مان باپ کی ہون اور قیدی ہون اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا مگر مجھے ان امور
کا کچھ غم نہین اگر تو مجھسے راضی رہے اپنے فضل سے یہ امر مجھپر ظاہر کردے کہ تو مجھسے
راضی ہی یا ناراض ندائے غیبی ہوئی کہ غم نہ کھا قیامت مین تیرا وہ رتبہ ہوگا کہ مقرب
فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر آپ اپنے مالک کے گھر آئین معمول آپ کا تھا کہ دن کو
روزہ رکھتین اور مالک کا کام کرتین اور تمام شب عبادت الٰہی مین گذارتین ایک
رات کو انکا مالک جاگا اوسنے آواز سنی غور کرکے دیکھا تو حضرت رابعہ بصریہ سجدے
مین فرمارہی تھین الٰہی تو جانتا ہی کہ میرے دل کی خواہش تیرے احکام بجالانے
کی ہی اور آنکھون کی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہی اگر مین خود مختار ہوتی
تو ہر وقت تیری عبادت کرتی لیکن تو نے چونکہ مجھے مخلوق کا ماتحت کیا ہی اسلیے
دیر کرکے خدمت مین حاضر ہوتی ہون اور دیکھا کہ ایک نوری قندیل آپ کے سر پر
معلق ہی اور تمام مکان مین اوسکی روشنی پھیلی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر سوچنے لگا
ایسے شخص سے اپنی خدمت لینا نامناسب ہی بلکہ مجھے خود انکی خدمت کرنا چاہیے
صبح کو مالک نے آپکو آزاد کردیا اور کہا اگر آپ یہان ہین تو ہم آپکی خدمتگذاری کو حاضر ہین
آیندہ آپ کو اختیار ہی آپ اجازت لیکر باہر آگئین اور عبادت الٰہی کرنے لگین

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ شبانہ روز مین ہزار رکعت نماز ادا فرماتین اور کبھی کبھی حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ کے وعظ مین جا کر حظ اُٹھاتین بعض کہتے ہین کہ شروع مین
آپ کانی بجاتی تھین پھر اوس سے توبہ کی اور ویرانے مین رہنے لگین پھر گوشہ نشینی
اختیار کی اسکے بعد آپ کو حج کا شوق ہوا ایک گدھا بہت لاغر آپکے پاس تھا اوسپر
اسباب لاد کر چلین راہ مین گدھا مر گیا دوسرے ہمراہیون نے کہا ہم آپکا اسباب
لے چلین گے آپ نے کہا تم سب جاؤ مین تم لوگون کے بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ
چلا گیا آپ تنہا رہ گئین آپ نے درگاہ الٰہی مین عرض کی ای بادشاہ عالم عاجز اور غریب
عورت کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہین کہ تو نے مجھے پہلے اپنے گھر کی طرف بلایا پھر راہ
مین گدھے کو مار ڈالا اور تنہا بیابان مین سر اسیمہ کر دیا آپکی مناجات ختم نہوئی تھی
کہ گدھا زندہ ہو گیا آپ نے پھر اُسپر اسباب لادا اور مکہ معظمہ کو چلین۔ ایک راوی
لکھتے ہین کہ مین نے ایک عرصہ کے بعد دیکھا کہ اُس ضعیف گدھے کو لوگ بیچ رہے ہین
مطلب اس سے یہ ہی کہ حضرت رابعہ بصریہ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالی نے اُس
گدھے کو عمر دراز بھی عطا فرمائی جب حضرت رابعہ قریب مکہ معظمہ کے پہونچین
تو چند دن بیابان مین قیام پذیر ہوئین اور مناجات کی کہ میرا دل رنجیدہ ہی اور
یہ خیال مجھے درپیش ہی کہ مین کہان جاتی ہون میری بنیاد ایک مشت خاک ہی
اور خانہ کعبہ پتھر کا بنا ہوا مستحکم مکان ہی میری غرض یہ ہی کہ تو ملجائے بیواسطہ
اللہ تعالی نے خطاب فرمایا اے رابعہ کیا تو چاہتی ہی کہ تمام عالم تہ و بالا ہو اور سب
کا خون تیرے نامۂ اعمال مین لکھا جائے کیا تو نے نہین سنا کہ موسیٰ ع نے دیدار
کی آرزو کی تو ہمنے چند ذرے اپنی تجلی کے کوہ طور پر ڈالے جسکا اثر یہ ہوا کہ تمام پہاڑ
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ دوبارہ آپ حج کو چلین تو آپ نے بیابان سے دیکھا کہ کعبہ آپکے

استقبال کے لیے آیا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے مالک کعبہ یعنے اللہ تعالی چاہیے مین
خانہ کعبہ کو کیا کرونگی من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا یعنے اللہ تعالی فرماتا
ہی جو آتا ہی میری طرف ایک بالشت مین آتا ہون اوسکی طرف ایک گز مین کعبے کو
کیا دیکھون اور کعبہ کے جمال سے کیا خوش ہون میری خوشی دیدار الہی مین ہی
نقل کیا ہی کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ جب حج کرنے چلے تو اس امر کا التزام
کیا کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرے اسی طرح آپ نے چودہ برس مین سفر حج کا راستہ
طی فرمایا اور ہر قدم پر آپ فرماتے تھے کہ دوسرے اس راہ مین قدم سے چلے ہین مین — حضرت ابراہیم ادہم کا سفر حج
آنکھون سے چلونگا جب آپ مکے مین داخل ہوئے تو خانہ کعبہ دکھائی نہ دیا آپ نے
بہت افسوس کر کے کہا کہ شاید میری بصارت مین فرق آگیا جو مجھے خانہ کعبہ دکھائی
نہین دیتا غیب سے آواز سنائی دی کہ ای ابراہیم بن ادہم تیری بصارت مین
نقصان نہین آیا بلکہ ایک ضعیفہ یہان آرہی ہی کعبہ اوسکے استقبال کو گیا ہی آپکو
غیرت معلوم ہوئی اور بہت گریہ وزاری فرماکر استفسار کیا اے پروردگار وہ — خانہ کعبہ استقبال کو آنا
کون ایسی باعظمت عورت ہی جسکے استقبال کو کعبہ گیا ہی اتنے مین آپ نے حضرت
رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ آپ لکڑی ٹیکتی ہوئی آرہی ہین اب کعبہ اگر
اپنے مقام پر قائم ہوا حضرت ابراہیم بن ادہم نے کہا ای رابعہ تمنے کیا شور و ہنگامہ
جہان مین برپا کر رکھا ہی حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ شور مین نے نہین
برپا کیا تمنے برپا کیا ہی کہ چودہ برس کے عرصے مین خانہ کعبہ تک آئے ہو ابراہیم بن ادہم
نے کہا سچ ہی مین چودہ برس مین ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا ہوا آیا ہون
رابعہ رحمہا اللہ نے فرمایا کہ تمنے نماز پڑھنے کے راستہ طی کیا اور مین نے عجز و انکسار کرکے — عجز و انکسار
راستہ طی کیا اسکے بعد حج ادا فرمایا اور زار زار رو کر درگاہ مجیب الدعوات مین عرض کرنے
لگین کہ الہی تو نے حج پر بھی نیک وعدہ فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج قبول

ہوا ہو تو اس مصیبت سے بڑھکر کون مصیبت ہوگی اور میری اس مصیبت کا ثواب
کہاں ہی پھر واپس آکر بصرہ مین یاد الٰہی کرنے لگین جب پھر زمانہ حج کا آیا تو کہنے
لگین سال گذشتہ مین کعبہ نے میرا استقبال کیا تھا اس سال مین کعبہ کا استقبال
کرونگی حضرت شیخ فارمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین جب سفر کا وقت آیا تو آپ بیابان
کی طرف نکل گئین اور سات برس مین پہلو کے بھل لڑھکتی ہوئی عرفات مین داخل
ہوئین غیبی ندا آئی کہ اے طالب دیدار یہ تجھے کیا آرزو ہوئی ہی اگر تو مجھے چاہتی
ہی تو درخواست کر مین تجلی کرون اور دم بھر مین تو جلکر خاکستر ہو جائے آپ نے
فرمایا مجھے اسکی طاقت نہین ہی البتہ مرتبۂ فقر کی طالب ہون ندا آئی اے رابعہ
فقر ہمارے قہر کا خشکسال ہی جسے ہمنے اون مردون کے لیے رکھا ہی کہ جو ہمارے
وصال کی بارگاہ سے بالکل ملجاتے ہین اور سر کے بال سی زائد فرق نہین رہتا اسوقت
ہم معاملہ پلٹ دیتے ہین یعنے پھر اونھین اپنی بارگاہ سے دور کرتے ہین اور باوجود
اسکے وہ ہم سے شکستہ خاطر نہین ہوتے بلکہ ہمارا قرب حاصل کرنے مین سرگرم
رہتے ہین اور تو ابھی زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک تو ان پردون سی باہر
نکلکر ہماری راہ مین صدق دل سی قدم نہ رکھے اسوقت تک تجھے فقر کا نام لینا نازیبا
ہی پھر حکم ہوا دیکھ حضرت رابعہ نے دیکھا تو ایک خون کا دریا ہوا مین معلق نظر
آیا غیبی آواز آئی کہ یہ دریا ہمارے عشاق کی آنکھون کی خون کا ہی جو ہماری
طلب مین مستغرق ہوئے اور پہلی ہی منزل مین ایسے منخسف ہوے کہ دونون عالم
مین اونکا پتہ نہین ملتا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا ای اللہ ایک صفت
اونکی دولت نے مجھے بھی دکھا دے اوسی وقت حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو
عادت جو عموماً عورتون کو ہوا کرتا ہی درپیش ہوا آواز آئی کہ اونکا اول مقام یہی ہی جو
سات برس پہلو کے بھل چلتے ہین تا کہ راہ الٰہی مین کسی معمولی چیز کی زیارت کرین

Marfat.com

اور جب آپ اس چیز کے قریب پہونچتی ہیں تو بیماری کی وجہ سے راہ اور مسجد دونوں خالی ہی حضرت رابعہؒ نے عرض کیا یا اللہ اگر تو مجھے اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا تو بصرہ میں کہ میرا وطن ہی رہنے کی اجازت دے اور اصل یہ ہی کہ مجھ میں یہ لیاقت نہیں ہی کہ تیرے گھر میں رہ سکوں اسلیے کہ میں نے تیرے گھر میں پہونچنے کے قبل تیرے دیدار کی تمنا کی ایسی محرومی کی میں سزاوار ہوں یہ کہا آپ مکے سے واپس آئیں اور بصرہ میں گوشۂ تنہائی اختیار کر کے عبادت الٰہی کرنے لگیں۔

کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار دو بزرگ حضرت رابعہؒ کی ملاقات کو آئے اور دونوں اوسوقت بھوکے تھے آپسمیں کہنے لگے کہ اگر رابعہؒ اسوقت کچھ کھانے کو دیں تو ہم کھالیں کیونکہ انکے یہاں کا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے پاس اُسوقت دو روٹیاں موجود تھیں وہ اُنھوں نے اون دونوں کے سامنے رکھدیں اتنے میں ایک سائل نے آواز دی آپ نے دونوں روٹیاں اوٹھاکر سائل کو دیدیں اون دونوں بزرگوں کو اس امر سے حیرت ہوئی تھوڑی دیر میں ایک لونڈی گرم روٹیاں لیے ہوے آئی اور حضرت رابعہؒ کے سامنے یہ کہکر رکھدیں کہ بیگم صاحبہ نے بھیجی ہیں آپ نے وہ روٹیاں گنیں اٹھارہ تھیں آپ نے لونڈی سے کہا لیجا یہ مجھے نہ بھیجی ہونگی کسی اور کو بھیجی ہونگی لونڈی نے کہا آپ ہی کو بھیجی ہیں مجھے سہو نہیں ہوا آپ نے مکرر اوس سے یہی کہا مجبورًا وہ لونڈی روٹیاں واپس لیگئی اور تمام ماجرا بیگم سے بیان کیا اوسنے دو روٹیاں اور رکھکر کہا اب لیجا لونڈی پھر لائی آپ نے پھر روٹیاں گنیں اب بیس تھیں لیکر اون بزرگوں کے سامنے رکھدیں وہ دونوں کھاتے جاتے تھے اور واقعہ دیکھکر متحیر تھے بعد فراغ طعام دریافت کیا کہ یہ کیا راز تھا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا جب تم دونوں آئے تھے میں جب ہی میں سمجھ گئی کہ تم دونوں بھوکے ہو میرے پاس جو موجود تھا تمھارے سامنے رکھدیا پھر

سائل آیا مین نے دونون روٹیان اوسکو دیدین اور اللہ سے دعا کی کہ تیرا قول ہی کہ مین ایک کی عوض مین دس دیتا ہون اور مجھے تیرے قول پر اعتماد ہی مین نے تیری راہ مین دو روٹیان دی ہین اب تو اوسکے عوض مین مجھے بیس روٹیان دے پھر لونڈی اٹھارہ روٹیان لیکر آئی مین سمجھ گئی کہ یا تو اسمین تغلب ہوا ہی یا غلطی واقع ہوئی ہی اسلیے واپس کر دین پھر وہ پوری بیس روٹیان لائی مین نے رکھ لین۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کثرت عبادت کیوجہ سے تھک کر سو گئین لیکن ذوق و شوق الٰہی اسقدر سوتے مین بھی باقی تھا کہ نرکل آپ کی آنکھ مین چبھ گیا مگر آپ کو خبر نہوئی ایک چور آیا اور آپکی چادر لیکر چلا راستہ بھول گیا مجبور آ جا در جہان سے اٹھائی تھی وہین رکھدی پھر واپس چلا راستہ مل گیا اوسکو طمع نے گھیرا پھر پلٹکر چادر لی اور چلا پھر راستہ بھولا اسی طرح کئی بار اُسنے چادر اُٹھائی اور راستہ بھولا جب چادر رکھدی راستہ ملگیا یہانتک کہ اوسنے غیبی آواز سُنی کہ اے شخص تو اپنے کو آفت مین کیون ڈالتا ہی اسلیے کہ جسکی یہ چادر ہی وہ کئی برس سے اپنی کو میرے سپرد کر چکی ہی جسسے شیطان بھی اوسکے پاس نہین آیا پھر چور کی کیا طاقت ہی کہ اُسکی چادر چرا لیجائے تو واپس چلا جا گر ایک دوست سو رہا ہی مگر دوسرا دوست اوسکی حفاظت کیواسطے موجود ہی کیسے ممکن ہی کہ اوسکی کوئی چیز چور چرا لے جاوے۔

نقل کیا ہی کہ کئی دن سے آپ نے کچھ تناول نہین کیا تھا آپ کی خادمہ نے کوئی چیز پکائی اور اُسمین پیاز کی ضرورت تھی آپ سے پوچھا کہ فلان پڑوسی کے یہان سے مانگ لاؤن آپ نے فرمایا چالیس برس ہوے مین نے عہد کیا ہی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ مانگون گی اگر پیاز نہین ہی تو جانے دے اتنے مین ایک پرندہ اپنے پنجون مین چھلی ہوئی پیاز لایا اور ہانڈی مین ڈالکر اوڑ گیا آپ نے فرمایا کہ مین شیطان کے مکر سے بیخوف نہین ہون اور اُسے آپ نے تناول نہ فرمایا روکھی روٹی کھائی۔

Marfat.com

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ پہاڑ پر گئیں تمام شکاری جانور آپ کے گرد جمع ہوکر آپکی طرف دیکھنے لگے اتنے مین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی وہان پہونچے سب جانور انکو دیکھکر بھاگ گئے حسن بصری رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ جانور سب مجھے دیکھکر کیون بھاگ گئے اور تمھارے پاس کیون کھڑے ہیں آپنے پوچھا کہ تمنے آج کیا کھایا ہی انھون نے کہا مین نے گوشت روٹی کھائی ہی آپ نے کہا جب تمنے اونکا گوشت کھایا تو وہ تمسے کیون نہ بھاگیں۔ کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے یہان گئیں حسن بصری رحمہ اللہ اپنے عبادتخانے کے کوٹھے پر اسقدر رو رہے تھے کہ پرنالے سے آنسو ٹپک رہے تھے آپ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت حسن رض کے آنسو ہین اونسے آپ نے کہا کہ اگر یہ رونا مکاری کی وجہ سے ہی تو نہ روتا کہ تیرے اندر ایسا دریا ہو جائے کہ اگر تو دل کو اس مین ڈھونڈھے تو نہ ملے مگر اللہ کے پاس کہ وہ صاحب قدرت ہی حضرت حسن رحمہ اللہ کو ناگوار ہوا مگر کچھ جواب نہ دیا ایک بار دریا کے کنارے حسن بصری اور رابعہ رحمہما اللہ دونون تھے حضرت حسن رح نے دریا پر جانماز بچھا کر حضرت رابعہ رح سے کہا آو ہم تم دونون نماز پڑھین آپ نے جواب دیا اگر خلق کو دکھانا منظور ہی تو ایسا ہی چاہیئے تاکہ دوسرے اس سے عاجز رہین پھر حضرت رابعہ رح نے اپنی جانماز ہوا پر بچھا کر کہا آو ہم تم دونون یہان نماز پڑھین تاکہ خلق کی نظر سے غائب رہین پھر حضرت رابعہ نے حضرت حسن رح کا ملال دور کرنے کو فرمایا کہ جو آپ نے کیا ادنی مچھلی کرتی ہی اور جو مین نے کیا چھوٹی چھوٹی مکھی کرتی ہی لیکن حقیقت دراصل ان دونون سے جدا ہی۔ کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن بصری رح فرماتے ہین کہ ایک شبانہ روز مین رابعہ رح کے گھر مین رہا اور طریقت اور حقیقت کا بیان کرتا تھا نہ اسکا اثر میرے دل پر ہوا کہ مرد ہون نہ رابعہ پر کہ عورت تھین جب مین وہانسے اوٹھا تو مین نے اپنے کو مفلس اور رابعہ کو مخلص پایا

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ایک بار رات کو مع چند لوگون کے آپ کے

یہان آئے اور آپ کے یہان چراغ نہ تھا لوگون کو چراغ کی ضرورت ہوئی رابعہ بصریہؒ
نے اپنی انگلیون پر پھونک ماری اونگلیان مثل چراغ کے جلنے لگین اور تمام گھر روشن
ہوگیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ یہ بات
خلاف قیاس ہی تو اوسکا ہم جواب دینگے کہ جو کوئی اتباع نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
بدل وجان کرتا ہی اوسے معجزۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور حصہ ملتا ہی لیکن
معجزہ اور کرامت ان دونون مین الفاظی فرق ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ جو بات پیغمبر سے
خلاف عادت ظاہر ہوا وسکو معجزہ اور جو خلاف عادت ولی سے ظاہر ہو اوسکو کرامت
کہتے ہین اور کرامت اتباع پیغمبر کی وجہ سے ولی کو حاصل ہوتی ہی جیسا کہ وارد
ہی من رد دانقا من الحرام فقد نال درجۃ النبوۃ جو شخص ایک
دانگ مال حرام سے دشمن کو واپس کرتا ہی اور خود اُسے نہین لیتا پس وہ نبوت
کے مدارج مین سے ایک درجہ پاتا ہی اور فرمایا ہی کہ سچا خواب ایک درجہ ہی نبوت کے
چالیس درجون مین سے ۔

نقل کیا ہی ۔ ایک بار حضرت رابعہ بصریہؒ نے بطور ہدیہ حضرت حسنؒ کو موم
اور سوئی اور بال بھیجا اور پیام کہلا بھیجا کہ جسطرح موم اپنے آپ کو جلا کر لوگون کو
روشنی دیتا ہی اوسی طرح تم بھی اپنے آپ کو جلاؤ اور لوگون کو روشنی دو اور جس
طرح سوئی برہنہ رہتی ہی اور لوگون کے کام نکالتی ہی اوسیطرح تم بھی برہنہ رہ کر
لوگون کا کام نکالو جب تم مثل موم اور سوئی کے خلق کو فائدہ پہونچاؤ گے تو مثل
بال کے ہوجاؤ گے کہ کبھی تمھارا کام نہ بگڑے گا ۔

نقل کیا ہی ۔ کہ حضرت رابعہؒ سے حسن بصریؒ نے فرمایا کہ نکاح کرو آپنے جواب
دیا کہ نکاح اوسکو کرنا چاہیے جو ہستی اور جسم رکھتا ہو اور یہان ان دونون مین
کوئی چیز نہین ہی کیونکہ مین خود مختار نہین ہون بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہون

کرامت

Marfat.com

اوس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کیونکر پایا آپ نے فرمایا کہ مین نے کل موجودات کو اللہ کی یاد مین گم کردیا حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا تمنے اللہ کو کیونکر جانا آپ نے فرمایا مین نے بے چون وچرا اللہ کو پہچانا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ سے حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے سامنے اون علوم کو بیان کرو جو تمھین بغیر وسیلہ کے اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوے ہین آپ نے فرمایا مین نے کچھ سوت کاتا تھا اوسکو دو درم پر فروخت کرکے دونون ہاتھون مین ایک ایک درم لیا اس خوف سے کہ اگر ایک ہاتھ مین دونون درم لونگی تو جوڑا ہوجایگا اور مجھے راہ سے بے راہ کردیگا یہی سبب میری کشایش کار کا ہوا۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ حضرت حسنؒ فرماتے ہین کہ اگر مین ایک دم بھی قیامت مین دیدار الٰہی سے محروم رہونگا تو ایسی آہ وزاری کرون گا کہ تمام بہشتیون کو مجھپر رحم آویگا آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن یہ امر اوسکو شایان ہی جو دنیا مین دم بھر یاد الٰہی سے غافل نرہتا ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ شوہر کیون نہین کرتین فرمایا کہ مجھے تین غم ہین اگر تم اون غمون کو دور کردو تو مین شوہر کرلون اول یہ بتاؤ کہ مین باسلام مرونگی یا نہین دوسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہوگا یا بائین ہاتھ مین تیسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین ایک جماعت داہنی جانب سے اور دوسری بائین جانب سے بہشت مین جاویگی مین کس جماعت مین ہونگی لوگون نے کہا کہ ان تینون باتون مین سے کسی کو ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا جسکو یہ غم ہون وہ شوہر کرنے کی کیا آرزو کرے۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کہان سے آئی ہین اور کہان جائینگی

Marfat.com

آپ نے فرمایا اوس جہان سے آئی ہون اور اُسی جہان مین جاؤنگی لوگون نے پوچھا آپ اس جہان مین کیا کرتی ہین فرمایا افسوس لوگون نے سبب پوچھا جواب دیا اسلیے افسوس کرتی ہون کہ مجھے رزق اوس جہان سے ملتا ہی اور مین کام اس جہان کے کرتی ہون لوگون نے کہا آپ شیرین زبان ہین آپ کے سپرد مسافرخانے کی نگہبانی ہونا چاہیے آپ نے جوابدیا مین اپنے مسافرخانے کی محافظ ہون جو کچھ اندر ہی اوسے باہر نکالتی ہون اور جو باہر ہی اُسے اندر جانے نہین دیتی کسی کے آنے اور نہ آنے سے مجھے کچھ سروکار نہین ہی کیونکہ مین دل کی محافظ ہون نہ گِل کی نگہبان

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ شیطان سے دشمنی رکھتی ہین آپنے فرمایا مجھے رحمٰن کی دوستی ہی سے فرصت نہین ملتی کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول ہون

نقل کیا ہی۔ کہ خواب مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپسے دریافت کیا کہ تو مجھے دوست رکھتی ہی آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص ایسا ہوگا جسے آپ کی محبت نہو مجھپر خدا کی دوستی کا اسقدر غلبہ ہی کہ اوسکے سوا کسی کی دوستی اور دشمنی کی میرے دل مین جگہ نہین ہی

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے محبت کی کیفیت دریافت کی آپ نے فرمایا محبت ازل سے آئی اور ابد ہو کر گذری محبت نے تمام عالم مین کسی کو ایسا نہ پایا کہ اوسکا ایک گھونٹ پیتا آخر کار محبت واصل الی اللہ ہوئی اور وہان سے ارشاد ہوا یحبہم ویحبونہ اللہ اونکو دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ جس خدا کی عبادت کرتی ہین اوسکو دیکھتی بھی ہین یا نہین آپ نے فرمایا اگر مین اُسے نہ دیکھتی تو اوسکی پرستش کیون کرتی۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے رونے کا سبب دریافت

Marfat.com

کیا آپ نے فرمایا کہ مین اوسکی جدائی سے ڈرتی ہون اسلیے کہ اوسکی خوگر ہو گئی ہون ایسا نہو کہ موت کے وقت ندا آئے تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپسے دریافت کیا خداوندی سے کسوقت راضی ہوتا ہے آپ نے جواب مین فرمایا کہ اُسوقت راضی ہوتا ہے جب بندہ محنت پر اسطرح شکر کرے جیسے نعمت پر شکر کرتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے پوچھا جب گنہگار توبہ کرتا ہے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین آپ نے فرمایا کہ جبتک اللہ توبہ کرنے کی توفیق نہین دیتا کوئی گنہگار توبہ نہین کرسکتا اور جب اللہ نے توبہ کرنے کی توفیق دی تو توبہ قبول بھی کرتا ہے پھر فرمایا کہ تمام اعضا سے خدا کی راہ نہین ملتی جبتک انسان کا دل بیدار نہو اور جب دل بیدار ہو گیا تو دوستی اعضا کی ضرورت باقی نہین رہتی ہے یعنے بیدار دل وہ ہے جو حق مین گم ہو جاے اور مدد اعضا کی اوسکو ضرورت نہو اور یہی درجہ فنا فی اللہ کا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا صرف زبان سے استغفار کرنا جھوٹون کا کام ہے اور اگر خود بینی کے ساتھہ توبہ کرین تو دوسری توبہ کی محتاجی باقی رہتی ہے۔ اور فرمایا اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ ثمرہ معرفت خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرمایا کہ پہچان عارف کی یہ ہے کہ خدا سے پاک صاف دل طلب کرے جب اللہ اوسکو دل دے تو اُسے فوراً اللہ کے سپرد کردے تاکہ اوسکے قبضہ مین حفاظت سے رہے اور اُسکے پردے مین تمام لوگون سے پوشیدہ رہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت صالح مری رحمۃ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی کسی کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے کبھی نہ کبھی دروازہ اُسپر کشادہ ہو ہی جاتا ہے ایک بار رابعہ بصریہ بھی وہان موجود تھین یہ سنکر فرمانے لگین یہ کبتک کہو گے کہ کھلیگا یہ

بتاؤ کہ وہ کیب ہی جو آیندہ کُھلے گا یہ سنکر حضرت صالح رحمہ اللہ نے آپکی دانائی کی تعریف کی اور اپنی نادانی پر افسوس کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو ہائے غم ہائے غم کہتے ہوے دیکھا آپ نے فرمایا ہائے غم ہائے غم نہ کہ بلکہ ہائے بیغمی ہائے بیغمی پکار کیونکہ غم کا خاصہ ہی کہ جسکے پاس یہ ہوتا ہی اوس سے سانس تک تو لی نہین جاتی بات کرنا تو امر محال ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص کو آپ نے سر مین پٹی باندھے دیکھا اُس سے پوچھا کہ پٹی تو نے کیون باندھی ہی اوسنے کہا میرے سر مین درد ہی آپ نے پوچھا تیری عمر کیا ہوگی اوسنے کہا تیس برس کا ہون آپ نے پوچھا اتنے زمانے تک تو بیمار رہا یا تندرست اوسنے کہا تندرست رہا آپ نے فرمایا افسوس ہی کہ تیس برس تک تو تندرست رہا اور اُسکے شکریہ مین کبھی تونے پٹی نہ باندھی اور ایک دن کی بیماری مین شکایت کی پٹی باندھے ہوے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو چار درم دیکر فرمایا کہ کمل خرید لادے اُسنے دریافت کیا کہ کالا کمل لاؤن یا سفید آپ نے فرمایا کہ درم مجھے واپس دے اور اُس سے لیکر دریا مین ڈالدیے اور فرمایا کہ ابھی کمل نہین خریدا او سپر تو یہ تفرقہ پیش آیا خریدنے کے بعد نہین معلوم کیا بلائین پیش آتے۔

نقل کیا ہی۔ ایک بار آپ گوشہ نشین تھین اور بہار کی فصل تھی آپ کی خادمہ نے کہا کہ ذرا باہر تشریف لاکر صانع کی صنعت ملاحظہ فرمائیے کہ اُسنے کیا کیا صناعی کی ہی آپ نے فرمایا کہ تو بھی گوشہ نشینی اختیار کرتا کہ خود صانع تجھے دکھائی دے میرا کام صانع کا دیکھنا ہی مین صنعت دیکھکر کیا کرونگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جماعت آپ کی زیارت کو آئی دیکھا کہ آپ انمین سے گوشت

کاٹ رہی ہین لوگون نے پوچھا کیا آپ کے پاس چھری نہین ہی جو دانتون سے آپ
گوشت کاٹ رہی ہین آپ نے فرمایا کہ مین نے بریدگی کے خوف سے کبھی اپنے
پاس چھری نہین رکھی اسلیے کہ چھری کا کام کاٹنا ہی مجھے اس امر کا خوف ہی کہ اگر اوسکو
اپنے پاس رکھون تو کہین ایسا نہو کہ وہ مجھ مین اور میرے محبوب مین جدائی
پیدا کردے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے سات شبانہ روز روزہ رکھا اور شکوہ مطلق استراحت
نہ فرمائی آٹھوین دن بھوک نے غلبہ کیا اور نفس فریاد کرکے کہنے لگا کہ کبتک آپ
مجھکو رنج اور تکلیف مین رکھین گی اُسیوقت ایک شخص آیا اور ایک پیالہ جسمین کچھ
چیز کھانے کی تھی آپ کو دیا آپ نے لیکر رکھ لیا اور چراغ جلانے کو اٹھین اتنے مین
بلی آئی اور اوسنے اوس پیالہ کو الٹ دیا آپ نے خیال کیا کہ پانی سے روزہ کھول
لون آبخورہ مین پانی بھر کر لائین تو چراغ گل ہوگیا آپ نے پانی پینے کا ارادہ کیا
آبخورہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا آپ نے ایک آہ کرکے درگاہ رب العزت مین کہا کہ الٰہی
یہ کیا ہی جو تو میرے ساتھ کرتا ہی غیبی آواز سنائی دی کہ اے رابعہ اگر تم نعمت دنیا
کی طالب ہو تو ہم دینے کو موجود ہین لیکن اپنا غم تمھارے دل سے نکال لین گے
اسلیے کہ ہمارا غم اور نعمت دنیا دونون کا گذر ایک دل مین محال ہی اے رابعہ
تمھاری بھی ایک مراد اور ہماری بھی ایک مراد ہی لیکن ہماری اور تمھاری دونون
مرادین جمع نہین ہو سکتین یہ ندا سنکر آپ نے اپنے دل کو دنیا سے جدا کیا اور امید
کو کوتاہ کیا اسطرح پر جیسے کوئی مرنے والا نزع کے وقت امید کو ترک کرتا ہی اور
دل کو دنیا کی باتون سے الگ کرتا ہی اور اسقدر دنیا سے الگ ہوگئین کہ
ہر صبح کو دعا فرماتین کہ اے اللہ تو مجھے اپنی طرف مشغول کرلے تاکہ اہل دنیا
مجھے اور کسی کام مین مشغول نہ کرسکین۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے کہا بظاہر آپ کو کوئی بیماری معلوم نہین ہوتی پھر کیا سبب ہی جو آپ اسطرح رویا کرتی ہین آپ نے فرمایا تم لوگونکو معلوم نہین میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہی جسکا علاج کوئی طبیب نہین کرسکتا اور اوس مرض کی دوا وصال الٰہی ہی اسی وجہ سے مین روتی ہون اور اپنی صورت دردمندون کے مثل بنائے رکھتی ہون شاید قیامت مین اسی ذریعے سے میری آرزو پوری ہوجائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ چند بزرگ آپ کے پاس آئے آپ نے اونسے کہا تم لوگ بیان کرو کہ خدا کی پرستش کیون کرتے ہو ایک نے کہا کہ ہم دوزخ کی طبقون سے ڈرتے ہین اور اوسی پر سے قیامت مین گذرنا ہوگا اوسکے خوف کی وجہ سے ہم اللہ کی پرستش کرتے ہین تاکہ دوزخ سے محفوظ رہین دوسرے نے کہا کہ ہم بہشت کی آرزو کی وجہ سے اللہ کی پرستش کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ وہ بندہ برا ہی جو اللہ کی پرستش خوف دوزخ یا امید جنت کی وجہ سے کرے اون بزرگون نے کہا آپ کو اللہ سے امید یا خوف نہین ہی آپ نے فرمایا الجار ثم الدار اول اوسی ہی پھر اوسکا گھر ہمارے لیے بہشت اور دوزخ کا ہونا نہونا یکسان ہی اوسکی عبادت فرض عین ہی پھر فرمایا اگر اللہ بہشت اور دوزخ نہ پیدا کرتا تو کیا اوسکے ڈر سے اوسکی عبادت نہ کرتے اللہ کی پرستش بے واسطہ کرنا چاہیئے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ آپ کے یہان آئے اور آپکو بہت میلے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اون بزرگ نے کہا کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ آپکے معمولی اشارہ کرتے ہی سب سامان عمدہ مہیا کردین آپ نے کہا کہ مجھے کسی سے دنیا مین مانگتے ہوئے شرم آتی ہی اسلیے کہ مالک دنیا کا اللہ تعالیٰ ہی اہل دنیا کے پاس تمام چیزین عاریۃً ہین جسکے پاس عاریۃً کوئی چیز ہو اوس سے مانگنا مجھے شرم کی بات

ہی اون بزرگ نے آپ کی عالی ہمتی اور بے پروائی کی تعریف کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ کی آزمایش کی غرض سے کہا کہ اللہ نے فضائل مردونکو بہت دیے ہین اور مردون مین انبیا بھی بہت ہوے کبھی کسی عورت کو مرتبہ نبوت نہین ملا آپ کو رتبہ ولایت نہین ملسکتا پھر بناوٹ کرنے سے کیا فائدہ ہی آپ نے کہا تمھارا قول درست ہی لیکن یہ بتاؤ کہ دنیا مین آجتک کسی عورت نے بھی سوا مردونکے خدائی کا دعوی کیا ہی یا کوئی عورت بھی مخنث ہوئی ہی حالانکہ مرد ہزارہا مخنث ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ علیل ہوئین لوگون نے علالت کا سبب پوچھا آپ نے کہا میرے دل کو بہشت کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالی مجھپر خفا ہوا اوسکا عتاب میری علالت کا باعث ہی حضرت حسن بصری رح کہتے ہین کہ مین آپکی عیادت کو گیا دیکھا کہ ایک امیر بصرہ آپ کے دروازے پر روپیون کی تھیلی رکھے ہوے رو رہا ہی اوسنے کہا مین حضرت رابعہ رح کی نذر کیواسطے یہ لایا ہون اور جانتا ہون کہ وہ قبول نہ فرمائینگی اسی لیے رو رہا ہون آپ سفارش کرین تو شاید وہ قبول فرمالین مین نے اندر جاکر اوسکا پیغام پہونچادیا آپ نے جواب دیا جب سے مین نے خدا کو پہچانا ہی مخلوق سے ملنا اور لینا ترک کردیا ہی دوسرے یہ آپ بتائین کہ مین دوسرے کا مال کیسے لون حالانکہ مجھے اسکا بھی علم نہین ہی کہ وہ مال حلال ہی یا حرام۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے شاہی چراغ کی روشنی مین اپنا پھٹا ہوا پیراہن سیا جبتک اوس پیراہن کو پھاڑ نہ ڈالا آپ کو یہ خیال باقی رہا کہ مین نے بندے کی چیز سے فائدہ حاصل کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ عبدالواحد عامری رح کہتے ہین کہ ایک دن مین اور حضرت سفیان رح حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی عیادت کو گئے انکا رعب ہم لوگون پر ایسا طاری ہوگیا

گرچھ قبول نہ سکے پھر حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کچھ باتین کرو اونھون نے
کہا آپ دعا کرین کہ یہ تکلیف جو آپ پر ہی دور ہو جائے آپ نے فرمایا کہ ای سفیان رحمۃ اللہ علیہ
یہ بیماری خدا ہی کی دی ہوئی ہی مین اوسکی دی ہوئی چیز کی کیونکر شکایت کرون کیا
اوسکو شکایت ناگوار نہ ہوگی اور دوست کو ہرگز یہ امر زیبا نہین ہی کہ دوست
کی مرضی کے خلاف کرے مین کیون اوسکی مرضی کی مخالفت کرون سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے
پوچھا آپ کا دل کسی چیز کو چاہتا ہی آپ نے جواب دیا بڑا افسوس ہی کہ تم صاحب
علم ہو کر ایسی بات پوچھتے ہو بارہ برس سے میرا دل خرمے کھانے کو کہتا ہی اور تم
یہ بھی ظاہر ہی کہ بصرے مین خرمے بہت سستے ہین لیکن ابتک مین نے نہین کھا
اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو اپنی مرضی سے کام کرنا نا زیبا ہی جس چیز کو
مالک نہ چاہے اگر بندہ اوسے چاہے تو کفر ہی سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ کے معاملہ مین کسی
کو دخل دینے کی مجال نہین۔ اور پھر نصیحت کے طالب ہوے رابعہ بصریہ رحمہا اللہ
نے فرمایا اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو تم نیک مرد ہوتے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آپ
کیا کہتی ہین آپ نے کہا مین سچ کہتی ہون تمھین دنیا کی محبت ہی اور اگر دنیا کی محبت
نہوتی تو نادانی کی باتین نہ کرتے تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہی اور جب دنیا فانی ہوئی
تو اوسکی سب چیزین فانی ہوئین اور تم مجھسے پوچھتے ہو کہ آپکا دل کس چیز کو
چاہتا ہی سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مجھے عبرت ہوئی اور رونے لگا اور درگاہ الٰہی مین مین نے
عرض کیا اے اللہ تو مجھسے راضی ہو آپ نے فرمایا اے سفیان رحمۃ اللہ علیہ تمھین شرم نہین آتی
کہ رضاے الٰہی ڈھونڈھتے ہو حالانکہ تم خود اوس سے راضی نہین ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مین ایکبار آپ کی ملاقات کو
گیا دیکھا کہ ایک ٹوٹی بدھنی رکھی ہی اور اسی سے آپ وضو کرتی ہین اور پانی پیتی
ہین اور ایک پرانا بوریا تھا جسپر آپ بیٹھتی تھین اور ایک اینٹ رکھی تھی جسپر آپ سر

Marfat.com

رکھتی تھیں میں نے کہا کہ بہت دولتمند میرے دوست ہیں اگر آپ فرمائیں تو آپکے
لیے اونسے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا اے مالک رح کیا مجھے اور تمھیں اور دولتمندوں کو
روزی دینے والا ایک نہیں ہے میں نے کہا ایک ہی ہے آپ نے کہا پھر کیا وہ
درویشوں کی روزی اونکی درویشی کی وجہ سے بھول گیا ہے اور دولتمندوں کی روزی
اوسکو یاد ہے میں نے کہا ایسا نہیں ہے آپ نے فرمایا جب وہ کسی کو نہیں بھولا تو ہمیں
کیا ضرورت ہے کہ ہم یاد دلائیں اوسکو یہی منظور ہے اور ہم بھی اسکو پسند کرتے ہیں
اسوجہ سے کہ اوسنے اسے پسند کیا ہے۔

نقل کیا ہے۔ حضرت حسن بصری رح اور حضرت مالک بن دینار اور حضرت شقیق
بلخی رحمہم اللہ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے یہاں تھے اور صدق کی بابت آپس میں تذکرہ
ہو رہا تھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی
ضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جسے اوسکا مالک مارے
اور وہ صبر نہ کرے حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے کہا اس قول سے خودی کی بو آتی ہے
پھر حضرت شقیق نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علی ضرب مولاہ وہ شخص
اپنے دعوے من صادق نہیں ہے جسے اوسکا مالک مارے اور وہ شکر نہ کرے
حضرت رابعہ رح نے فرمایا اس سے بہتر تعریف صادق کی ہونا چاہیے پھر حضرت مالک
ابن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ وہ شخص
اپنے دعوے مین صادق نہیں ہے جسے اوسکا مالک مارے اور وہ اوس سے لذت
نہ حاصل کرے حضرت رابعہ نے بھی پھر یہی فرمایا کہ اس سے بھی بہتر تعریف
صادق کی ہونا چاہیے ان تینوں بزرگوں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے اپنے نزدیک تعریف
کر چکے اب آپ بھی کچھ فرمائیں حضرت رابعہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ
من لم ینس الم الضرب فی مشاہدۃ مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق

Marfat.com

نہین ہی جسکو اپنے مولی کا دیدار حاصل ہوا ور وہ اپنے زخم کی تکالیف بھول نہ جائے
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر شخص مشاہدہ الٰہی مین اپنے زخم کی تکلیف بھول
جائے تو ہرگز تعجب کی بات نہین ہی اسلیئے کہ مصر کی عورتون نے جمال یوسف علیہ السلام
دیکھکر اپنی اونگلیان کاٹ ڈالی تھین اور اونکو اوسکی تکلیف ذرا بھی معلوم نہین ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیوخ بصرہ مین سے ایک بزرگ حضرت رابعہ رح کے پاس تشریف
لائے اور آپ کے سرہانے بیٹھکر مذمت دنیا کی کرنے لگے حضرت رابعہ رح نے کہا معلوم
ہوا کہ تمھین دنیا سے بہت محبت ہی کیونکہ اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو ہرگز
اوسکا ذکر نہ کرتے من احب شیئا اکثر ذکرہ قاعدہ ہی کہ جو شخص جس چیز کو دوست
رکھتا ہی اوسی کا ذکر زیادہ کیا کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن رح عصر کے وقت حضرت رابعہ رح کے یہان آئے اور حضرت
رابعہ رح نے دیگچی جو چولھے پر رکھی تھی اور سالن پکانا شروع کیا تھا حضرت حسن رح سے
باتین کرنے لگین اور فرمایا کہ یہ باتین سالن پکانے سے بہتر ہین اور دیگچی کو چھوڑ دیا بعد
نماز مغرب آپنے دیگچی کھولی وہ قدرت الٰہی سے پک گئی تھی آپ نے اوسمین سے
گوشت نکالا اور حضرت حسن رح کے سامنے رکھا دونون نے اوسے کھایا حضرت حسن بصری رح کہتے
ہین کہ جسقدر مزیدار وہ گوشت پکا ہوا تھا مین نے ویسا اور کبھی نہین کھایا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سفیان رح کہتے ہین ایک بار شب کو مین آپ کے یہان تھا
مین نے دیکھا کہ آپ شام سے عبادت الٰہی کو کھڑی ہوئین اور صبح کر دی اور مین نے
رات کو [illegible] مین نماز ادا کی صبح کو حضرت رابعہ رح نے فرمایا ہم اللہ کا شکر کسطرح ادا کرین کہ
ہمین عبادت کرنے کی توفیق دی پھر فرمایا مین اسکے شکرانے مین کل روزہ
رکھونگی آپ مناجات مین کہتی تھین یا اللہ اگر تو قیامت کے دن مجھے دوزخ مین
ڈالیگا تو مین تیرا ایسا بھید ظاہر کردونگی جسکی وجہ سے دوزخ مجھسے ہزار برس کی راہ

Marfat.com

پر بھاگ جائیگی اور فرماتین تو نے دنیا مین جو حصہ میرے لیے مقرر کیا ہی اپنے دشمنون کو
دیدے اور جو حصہ عقبیٰ مین میرے لیے رکھا ہی وہ اپنے دوستون کو بانٹ دے کیونکہ
میرے لیے تو ہی کافی ہی۔ اور فرمایا اگر مین دوزخ کے خوف سے تیری عبادت
کرون تو تو مجھے دوزخ مین جلا اور اگر جنت کی آرزو کی وجہ سے عبادت کرون تو
مجھپر حرام کر اور اگر مجھے تیرے ہی لیے پوجون تو اپنا جمال مجھے نصیب کر اور فرمایا الٰہی
اگر تو مجھے دوزخ مین بھیجے گا تو مین فریاد کرونگی کہ مین نے تجھے دوست رکھا دوستون
کے ساتھ یہ معاملہ نہین کرتے ہین۔ غیب سے آواز آئی اے رابعہ تو ہمسے بدگمان
نہو ہم تجھے اپنے دوستون کے قرب مین جگہ دینگے تاکہ تو ہمسے بات کر سکے اور فرمایا الٰہی
میرا کام اور میری آرزو دنیا مین تیری یاد ہی اور آخرت مین تیرا دیدار آیندہ تو مالک
ہی جو چاہے کر۔ ایک شب کو عبادت کرتے وقت آپ نے فرمایا اے اللہ یا میرے
دل کو حاضر کر یا میری بے دلی کی عبادت کو قبول کر لے۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا زمانہ قریب ہوا جو مشائخ آپ کے قریب تھے
اُنسے آپ نے فرمایا تم لوگ اٹھ جاؤ اور فرشتون کے واسطے جگہ خالی کر دو سب باہر
چلے آئے اور دروازہ بند کر دیا ایک آواز سب لوگون نے سنی کہ آپ فرماتی ہین
یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی یعنے اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع
کر اسکے بعد دیر تک کوئی آواز نہ آئی لوگ اندر گئے دیکھا کہ آپ کو وصال حق ہو چکا
تھا مشایخ نے فرمایا کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور کبھی زندگی مین اللہ کی ساتھ
بے ادبی نہین کی نہ کبھی یہ کہا کہ اے اللہ مجھے اسطرح یاد سطرح رکھ نہ کبھی غلہ
کچھ مانگا خلق سے طالب ہونا تو بہت دور تھا آج آپ نے اس دنیا سے بے نیاز
ہوکے کوچ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا منکر نکیر سے کیا معاملہ ہوا

آپ نے جواب دیا جب نکیرین آئے اور مجھسے اونھون نے پوچھا تیرا رب کون ہی میننے کہا پلٹ جاؤ اور اللہ سے کہو کہ جب تو نے ایک ناتوان عورت کو باوجود اس کے کہ تجھے تمام مخلوق کا خیال تھا کبھی فراموش نہ کیا پھر وہ کیونکر تجھے بھول جاتی حالانکہ دنیا مین بھی اوسے سوا تیرے کسی سے علاقہ نہ تھا تو کیون فرشتون کے ذریعے سے اوس سے سوال کرتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی جنھون نے صحرا مین تیس ہزار مرد کو پانی پلایا آپ کے مزار پر آئے اور کہنے لگے اے رابعہ تو زندگی مین شیخی مارتی تھی کہ مین دونون عالم سے فارغ ہون اب بتا کہ تجھپر کیا گذری آپ نے مزار کے اندر سے جواب مین فرمایا کہ جو چیز مین نے دیکھی اور دیکھ رہی ہون اللہ مجھکو مبارک کرے رحمۃ اللہ علیہا۔

باب حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ صاحب ورع و تقوی مشائخ کے پیشوا ہادی راہ طریقت پیشواے منازل حقیقت آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت تھے آپکو ریاضت اور کرامت مین دستگاہ کامل تھی اور اوس زمانے کے لوگ آپکو پیشوا اور ہادی سمجھتے تھے آپ کی ابتدائی حالت یہ تھی کہ صحرا مین رہا کرتے تھے اور ٹاٹ کا لباس پہنتے اور اونی ٹوپی دیتے اور ایک تسبیح آپ کی گردن مین پڑی رہتی اور آپ ڈاکوونکے سردار تھے جب وہ مال چرا کر لاتے آپ اوسکو اون لوگون پر تقسیم کردیتے اور جو چیز پسند ہوتی خود لے لیا کرتے تھے آپ نماز با جماعت ادا کرتے جو خدمتگار نماز با جماعت نہ پڑھتا اوسکو آپ نکالدیتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار اوس طرف ایک بڑا قافلہ گذرا چونکہ ڈاکوون کا حال معلوم

Marfat.com

تھا لوگ پریشان تھے ایک شخص کی پاس روپیہ بہت تھا اوسنے دل مین خیال کیا کہ جنگل مین کہین دفن کر دون تاکہ اگر اسباب لٹ بھی جاوے تو یہ نقد باقی رہے جگہ تلاش کرنے بیابان مین نکلا دیکھا کہ ایک بزرگ خیمے مین مصلے بچھائے تسبیح پڑھ رہے ہین دل مین خیال کیا کہ انھین بزرگ کو روپیہ سپرد کردو خیمے مین آیا اور سب حال عرض کیا آپ نے اشارے سے فرمایا کہ روپیہ رکھدے وہ رکھکر قافلے مین چلا گیا دیکھا تو سب قافلہ لٹ گیا ہی بقیہ چیزون کو جو چورون سے بچ گئی تھین لیا پھر خیمے کی طرف آیا دیکھا تو یہان چور مال تقسیم کر رہے ہین دل مین کہنے لگا افسوس مین نے اپنے ہاتھ سے اپنا مال چور کو دیدیا حضرت فضیلؒ نے جب اوس شخص کو دیکھا آواز دی خوف زدہ وہ شخص آیا فضیلؒ نے پوچھا کیون آیا ہی اوسنے کہا اپنی امانت لینے آپ نے فرمایا جہان رکھی تھی وہان سے اوٹھا لے اوسنے اپنا روپیہ لیا اور چلا گیا آپ سے اون ٹھگون نے کہا کہ اس قافلے مین ہم لوگون کو نقد کچھ نہین ملا تھا آپ نے اوسکا روپیہ کیون واپس کیا آپ نے فرمایا اس مرد نے مجھپر نیک گمان کیا اور مجھے اللہ کے ساتھ نیک گمان ہی مین نے اوسکے گمان کو سچا کیا تاکہ اللہ میرے گمان کو اپنے فضل سے سچا کرے اس کے بعد ڈاکوون نے دوسرے قافلہ کو لوٹا اور اُسمین بہت مال ملا اور ایک مقام پر کھانا کھانے بیٹھے اہل قافلہ مین سے ایک شخص نے ڈاکوون سے پوچھا کیا تمہارا کوئی سردار نہین ہی ڈاکوون نے کہا ہی اوسنے پتہ پوچھا ڈاکوون نے کہا دریا کے کنارے نماز پڑھتا ہی اوسنے کہا یہ وقت نماز کا نہین ہی ڈاکوون نے کہا نفل پڑھتا ہی اوسنے پوچھا تم تنہا کھانا کھاتے ہو کیا وہ کھانا نہین کھاتا ڈاکوون نے کہا وہ روزہ رکھتا ہی اوسنے کہا رمضان نہین ہی ڈاکوون نے کہا نفل کے روزے رکھتا ہی وہ یہ حال سنکر متعجب ہوا اور فضیلؒ کے پاس آکر پوچھنے لگا

انکا کہ یہ تو بتائیے کہ روزہ اور نماز کے ساتھ چوری کو کیا نسبت ہی آپ نے پوچھا تو
قرآن جانتا ہی اوسنے کہا ہان آپ نے کہا کیا تو نے یہ آیت نہین پڑھی ہی واٰخرون
اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا اور دوسرون نے اقرار کیا اپنے گناہونکا
اُنھون نے ملا دیا نیک عمل کو وہ شخص آپ کی زبان سے یہ آیت سنکر متحیر ہو گیا
نقل کیا ہی کہ آپ کے مزاج مین مروت اور رحمت بہت تھی آپ کا دستور
تھا کہ جس قافلے مین عورت ہوتی اوسکے قریب نہ جاتے اور جسکے پاس تھوڑا
ہی مال ہوتا اوسکا مال نہ چھینتے اور جسکا مال لیتے اوسکے پاس بھی کچھ چھوڑ دیتے
اور نیکی پر آپ کی توجہ زیادہ رہا کرتی۔

نقل کیا ہی کہ شروع زمانے مین آپ ایک عورت پر عاشق تھے اور اوسکی
محبت مین رویا کرتے تھے لوٹ مار مین جو کچھ آپ کو ملتا اوس عورت کو بھیجدیتے
اور کبھی کبھی خود بھی اوسکے یہان جایا کرتے ایک بار شب کو ایک قافلہ آیا اور
اوس قافلہ مین ایک شخص یہ آیت پڑھتا تھا الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ کیا نہین آیا ایمان والون کے لیے ایسا وقت کہ اونکے دل اللہ کے
خوف سے ڈرین اس آیت نے حضرت فضیل رح کے دل پر اسطرح اثر کیا جیسے تیر
اثر کرتا ہی اوسی وقت آپ نے کہا افسوس مین کبتک لوٹ مار مین اپنی عمر
ضائع کرونگا اب وہ وقت آگیا کہ ہم اللہ کی راہ طے کرین یہ کہکر بہت روئے اور فرمایا
بلیٰ قد اٰن یعنے وقت آگیا پس توبہ کی اور اللہ کی عبادت کرنے لگے پھر
ایک دن سے جنگل کی طرف نکل گئے وہان ایک قافلہ اوترا ہوا تھا قافلہ والون مین
سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اس راہ مین فضیل رح موجود ہی اب ہمین
دوسرے راستہ سے چلنا چاہیے آپ نے فرمایا خوف نہ کرو کیونکہ مین نے اپنی اُمرتی
کی نیت سے توبہ کی ہی اور آپنے توبہ کرنے کے بعد اون لوگون سے جنکو پہلے تکلیف

Marfat.com

دی تھی اپنا قصور معاف کرا لیا مگر ایک یہودی نے آپکا قصور معاف نہ کیا اور اپنے
ہم قوموں سے کہا کہ اب ہم مسلمانوں کی حقارت کر سکتے ہیں اور حضرت فضیل رح
سے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمھارا قصور معاف کر دوں تو یہ سامنے جو ٹیلا ہے اسکو
یہاں سے ہٹا دو آپ نے اوسکی مٹی ڈھونا شروع کی اتفاقاً ایک روز ایسی آندھی
آئی کہ خود بخود وہ ٹیلا وہاں سے اوڑ گیا جب یہودی نے یہ حال دیکھا کدورت
اوسکے دل سے دور ہوئی اور حضرت فضیل رح سے کہنے لگا میں نے قسم کھائی تھی
کہ جب تک تم میرا مال نہ دو گے میں قصور معاف نہ کرونگا میرے سرہانے اشرفیوں
کی تھیلی رکھی ہے تم اٹھا کر مجھے دیدو تا کہ میری قسم پوری ہو جائے آپ نے تھیلی
اٹھا کر اوس یہودی کو دیدی اوسنے کہا پہلے مجھے مسلمان کر دو اوسکے بعد میں تمھارا
قصور معاف کرونگا آپ نے اوسے کلمہ پڑھایا وہ مسلمان ہو گیا اوسکے بعد آپ سے
کہنے لگا کہ آپ کو معلوم ہے میں کیوں مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا
اوسنے کہا میں نے توریت میں پڑھا تھا کہ جسکی توبہ سچی ہوتی ہے اگر وہ مٹی میں ہاتھ
لگاتا ہے تو وہ مٹی سونا ہو جاتی ہے اور ابتک مجھے اس امر کی تحقیق نہ تھی کہ دراصل
کون دین سچا ہے معلوم ہوا کہ تمھارا دین برحق ہے اسلیے کہ میرے سرہانے تھیلی
میں مٹی تھی جب تم نے وہ تھیلی اٹھا کر مجھے دی تو اوسمیں مٹی کے عوض اشرفیاں
مجھے ملیں۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے ایک بار ایک شخص سے کہا کہ میں نے امور خلاف
شرع بہت کیے ہیں تو مجھے بادشاہ اسلام کے پاس لے چل تاکہ وہ مجھپر حد قائم
کرے وہ شخص آپ کو بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے آپ کو دیکھکر پہچانا
کہ آپ نیکوکار ہیں آپ کی بیحد عظمت کی اور لوگوں کو حکم دیا کہ باعزاز تمام انکو انکے
مکان تک پہونچا آویں جب آپ اپنے مکان کے دروازے پر آئے آواز دی

چونکہ آپکی آواز بہت مضمحل تھی اسلیے آپ کی بی بی سمجھین کہ شاید انھون نے آج کوئی زخم کھایا ہی پکار کر کہا معلوم ہوتا ہی آج تمنے کوئی زخم کھایا ہی آپ نے فرمایا ہان بی بی نے پوچھا کہ کس عضو پر تمنے زخم کھایا آپ نے فرمایا آج میرا دل زخمی ہوا ہی پھر گھر مین داخل ہو کر بی بی سے کہا کہ مین حج کرنے جاتا ہون اگر تم کہو تو تمھین آزاد کر دون اسلیے کہ میرے ساتھ چلنے مین تمھین تکلیفین بہت اٹھانا پڑین گی انھون نے کہا اب تک مین کبھی تمسے جدا نہین ہوئی ہون اب بھی جہان تم جاؤ گے مین تمھارے ساتھ چلون گی اور خدمت کرون گی آپ نے بی بی کو ہمراہ لیا اور مکۂ معظمہ روانہ ہوے اللہ نے راستہ اونپر آسان کر دیا مکۂ معظمہ پہونچکر آپ نے وہان کی مجاوری اختیار کی وہان بعض اولیاء اللہ سے آپ نے ملاقات کی اور ایک زمانے تک حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت مین بسر کی اور اونسے علم حاصل کیا اور ریاضت مین اعلیٰ درجے کا کمال پیدا کیا مکے کے لوگ آپ کے پاس آکر جمع ہوتے تھے اور آپ اونکے سامنے وعظ کہا کرتے تھے آپ کے رشتہ دار آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے اپنے پاس کسی کو آنے نہ دیا جب اون لوگون نے بیحد اصرار کیا تو بالاخانہ پر چڑھ گئے آپ نے اون لوگون سے کہا کہ اللہ تمھین عقل دے اور کسی اچھے کام مین مشغول کرے ان الفاظ کو آپ نے کچھ ایسے طرز سے فرمایا کہ اُن لوگون کے دل پر بیحد اثر ہوا اور بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوشیار ہوے اپنے وطن واپس ہوے مگر آپ اُس بالاخانہ پر کھڑے رو دیا اور اونکے لیے دروازہ نہ کھولا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شب کو ہارون رشید نے فضیل برمکی سے کہا کہ مجھے کسی اللہ والے کے پاس لیچلو وہ حضرت سفیان بن عیینہؒ کے پاس لے گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا سفیانؒ نے پوچھا کون ہی فضیل برمکی نے کہا امیر المومنین تشریف

لائے ہین سفیان ؒ نے کہا مجھے پہلے سے اونکی آمد کی کیون خبر کردی کہ مین خود
اونکے استقبال کو آتا ہارون رشید نے یہ بات سنکر فضیل برمکی سے کہا کہ جیسے بزرگ کو
مین تلاش کرتا ہون یہ ویسے نہین ہین انکے پاس سے مجھے کیون لایا اونھون نے
کہا جیسا بزرگ آپ تلاش کرتے ہین ویسا سوا فضیل بن عیاض کے کوئی دوسرا نہین
ہی اور خلیفہ کو حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے دروازے پر لائے اوسوقت
حضرت فضیل ؒ یہ آیت پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان
نجعلهم کالذین امنوا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے برے کام کیے ہین
اس بات کا کہ ہم اُن کو لوگون کے برابر کردین جنھون نے نیک کام کیے ہین
ہارون رشید نے کہا کہ اس آیت سے بڑھکر اور نصیحت کیا ہو سکتی ہی پھر دروازہ
کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہی فضیل برمکی نے کہا امیر المومنین تشریف لائے ہین
آپ نے جواب دیا اونھین مجھسے کیا کام ہو سکتا ہی اور مجھے اونسے کیا علاقہ
مجھے مشغول مت کرو فضیل برمکی نے کہا کہ اطاعت حکام واجب ہی آپ نے
جواب دیا مجھے رنج مت دو فضیل برمکی نے کہا ہمین اندر آنے کی اجازت دو نہین
تو ہم بے اجازت چلے آئینگے آپ نے کہا مین اجازت نہ دونگا اور بے اجازت آنے
مین تمکو اختیار ہی یہ دونون اندر آئے آپ نے چراغ بجھادیا تاکہ ہارون رشید
کی صورت نظر نہ آئے اتفاقاً اُس اندھیرے مین ہارون رشید کا ہاتھ آپ کے
ہاتھ پر پڑگیا آپ نے فرمایا یہ ہاتھ کیسا نرم ہی اگر دوزخ سے نجات پاجائے یہ فرماکر
نماز کی نیت باندھ لی ہارون رشید رونے لگا جب آپ نے سلام پھیرا ہارون رشید
نے کہا آپ کچھ فرمائیے آپ نے کہا تمھارے باپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا تھے اونھون نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے کسی قوم کا سردار کیجیے آپ نے
فرمایا مین نے تمھین نفس کا سردار کیا یعنے تمھارا نفس خدا کی طاعت مین خلق کی

ہزار سال کی اطاعت سے بہتر ہے اسلیے کہ حکومت کی وجہ سے قیامت مین ندامت حاصل ہوگی ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے کہا جب حضرت عمر بن عبد العزیز سلطنت پر بیٹھے تو اونھون نے حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت رجاء بن حیوۃ اور حضرت محمد بن کعب رحمہم اللہ کو بلا کر کہا کہ مین اس کاروبار مین مبتلا ہون میری تدبیر کیا ہے ایک نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ قیامت مین نجات پاؤ تو تمھین لازم ہے کہ بوڑھے مسلمان کو اپنے ماں باپ کی جگہ اور جوانون کو بھائیون کی جگہ اور بچون کو فرزند کی جگہ اور عورتون کو بہن اور ماں کی جگہ خیال کرو اور وہی برتاؤ اونکے ساتھ کرو جو ماں باپ بھائی بہن فرزند کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے کہا کہ دیار اسلام کو مثل اپنے گھر کے سمجھ اور مسلمانون کو مثل اپنی اولاد کے خیال کر ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے کہا کہ بزرگون کے ساتھ مہربانی اور بھائیون کے ساتھ احسان اور اولاد کے ساتھ نیکی کر پھر فرمایا مین تیری خوبصورت صورت سے خوف کرتا ہون کہ دوزخ کی آگ مین نہ مبتلا ہو اور وہان تیری صورت بُری نہ ہو جائے کم من وجہ صبیح فی النار قبیح وکم من امیر ھناک اسیر یعنے بہت اچھی صورتین قیامت کے دن دوزخ مین بُری ہوجائینگی اور بہت امیر وہان قیدی ہوجائینگے ہارون رشید رونے لگا اور کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے فرمایا خدا سے ڈر اور اوسکے جواب کیلیے ہوشیار رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت مین تجھ سے ایک ایک مسلمان کے بارہ مین سوال کرے گا اور ہر ایک کا انصاف کریگا اگر تیری سلطنت کے زمانے مین کوئی بڑھیا افلاس کی وجہ سے اپنے گھر مین بھوکی سو رہی ہوگی تو وہ قیامت مین تیرا دامن پکڑ کے انصاف کی طالب ہوگی۔ ہارون رشید یہ باتین سنکر روتے روتے بیہوش ہوگیا فضیل برمکی نے آپ سے کہا بس کیجیے آپ نے تو امیر المومنین کو

Marfat.com

مار ہی ڈالا آپ نے جواب دیا اے ہامان خاموش رہ مین نہ اوسے نہین
مار ڈالا بلکہ تونے اور تیری قوم نے اوسکو مردہ کردیا ہارون رشید اس قول پر اور
بیقرار ہوکر رونے لگا اور فضیل برمکی سے کہا کہ مجھے اسوجہ سے ہامان کہا کہ تو مجکو
فرعون جانتا ہی پھر آپ سے پوچھا آپ کو کسی کا کچھ قرض دینا ہی آپ نے
فرمایا ہان اللہ کا قرض مجھے دینا ہی یعنے اوسکی اطاعت اوس حد تک کرتا ہی کہ
ادسنے اوسکے لیے مجھے پیدا کیا ہی لیکن یہ قرض مجھسے ادا نہین ہوتا ہی اگر قیامت
مین مجھسے اوسنے اسکا سوال کیا تو میرے پاس کوئی جواب نہین ہارون رشید نے
کہا مین پوچھتا ہون کہ آپ کو کسی انسان کا قرض تو دینا نہین ہی آپ نے فرمایا
اللہ نے اسقدر مجھے نعمتین دی ہین کہ مجھے قرض لینے کی ضرورت نہین ہارون رشید نے
بطور نذر ایک ہزار دینار کی تھیلی آپ کے سامنے پیش کی اور کہا یہ مال حلال ہی مجھے
اپنی ماں کے ورثہ مین ملا تھا آپ اسکو قبول فرمائین آپ نے کہا افسوس میری نصیحت
سے تو نے فائدہ حاصل نہین کیا اور یہین سے ظلم کرنا شروع کیا تعجب ہی کہ مین
تجھے نجات کی طرف بلایا اور تو مجھے ہلاکت مین ڈالنے کا قصد کرتا ہی مین نے کہا
کہ حقداروں کو مال دے تو غیر حقدار کو دیتا ہی اسکے بعد ہارون رشید کو رخصت
کرکے دروازہ بند کرلیا ہارون رشید کہنے لگا واقعی یہ مرد صاحب فضل ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ اپنے لڑکے کو گود مین لیے ہوئے پیار کررہے
تھے لڑکے نے پوچھا کیا آپ مجھے دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان لڑکے نے
جواب دیا اور خدا کو بھی دوست رکھتے ہین دو شخصون کی دوستی ایک دل مین
نہین رہ سکتی آپ سمجھ گئے کہ یہ تنبیہ جناب باری کی طرف سے ہی لڑکے کو گود
سے اتار دیا اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوگئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ عرفات مین کھڑے تھے اور خلق کی گریہ وزاری سن رہے تھے

Marfat.com

حکایت آپ نے فرمایا سبحان اللہ اگر اتنی مخلوق اسقدر گریہ وزاری کر کے کسی بخیل سے بھی روپیہ مانگتی تو وہ ضرور دیدیتا اور مایوس نہ پھیرتا تیرے نزدیک ان کا بخشدینا بالکل آسان ہی اسلیے کہ تو کریم ہی اور تمام کرم کرنیوالون سے بہتر ہی تجھسے ضرور امید ہی کہ تو ان سب بخشش مانگنے والون کو بخشدیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ عرفات کی رات کو لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ اہل عرفات کے بارے مین کیا کہتے ہین آپ نے فرمایا اگر فضیل ان لوگون مین نہوتا تو سب بخشدیے جاتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا اسکا کیا سبب ہی کہ ڈرنیوالے ہمکو نظر نہین آتے آپ نے جواب دیا چونکہ تم خود ڈرنے والے نہین ہو اسلیے وہ تمسے پوشیدہ ہین اگر یہ صفت تم مین بھی ہو جائے تو کوئی ڈرنے والا تمسے پوشیدہ نہ رہے قاعدہ ہی کہ خائف کو خائف اور غیر خائف کو غیر خائف نظر آتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ انسان کو خدا کی دوستی مین کب کمال حاصل ہوتا ہی آپ نے جواب دیا جب منع کرنا اور عطا کرنا اسکے نزدیک برابر ہوجاتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا کہ ایسے مرد کے حق مین جو لبیک کہنے کا ارادہ کرتا ہو اور اُسمین لاہونے کی وجہ سے لبیک نہ کہتا ہو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے جواب دیا مجھے امید ہی کہ کوئی لبیک کہنے والا ایسے شخص سے زیادہ نہین ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے اصل دین کی دریافت کی آپ نے فرمایا اصل دین کی عقل ہی پھر پوچھا اصل عقل کی کیا ہی آپ نے فرمایا حلم پھر دریافت اصل حلم کی کیا ہی آپ نے فرمایا صبر۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ حضرت امام احمد حنبل فرماتے ہین کہ مین نے حضرت فضیل کو کہتے ہوے سنا کہ طالب دنیا ذلیل ہوتا ہی مین نے آپ سے نصیحت کرنیکو کہا آپ نے فرمایا تابع بن اور متبوع نہ بن کیونکہ تابع بننا پسندیدہ ہے۔
نقل کیا ہی - کہ حضرت بشر حافی نے آپ سے پوچھا کہ زہد اور رضا دونون مین کسکو فضیلت ہی آپ نے فرمایا رضا کو فضیلت ہی اسلیے کہ جو راضی برضاے مولی ہوتا ہی وہ کوئی مرتبہ اپنے مرتبے سے زائد نہین طلب کرتا ہی۔
نقل کیا ہی - کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک بار شب کو مین آپ کے پاس گیا اور آیات اور احادیث اور اقوال پسندیدہ مین نے بیان کیے پھر کہا تمام راتون مین آجکی رات اچھی ہی اور تمام جلسون مین آج کا جلسہ اچھا ہی اور ایسا جلسہ ضرور خلوت سے بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تمام راتون مین آج کی رات بُری اور تمام جلسون مین آج کا جلسہ بُرا ہی مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسلیے کہ تم تمام شب اسی فکر مین رہے کہ ایسی بات کہو جو مجھے پسند ہو اور مجھے فکر رہی کہ ایسا جواب دون جو تم پسند کرو ہم دونون اسی فکر مین اللہ سے غافل رہے سب سے اچھی تنہائی ہی جسمین بندہ مالک سے مناجات کرے۔
نقل کیا ہی - کہ ایک بار آپ نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو اپنے سامنے آتے ہوئے دیکھا فرمایا جہان سے آئے ہو وہان پلٹ جاؤ اور اگر تم نہ پلٹوگے تو مین پلٹ جاؤنگا تم اسلیے آئے ہو کہ مجھسے باتین کرو اور مین بھی باتین کرون۔
نقل کیا ہی - کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اوسکے آنیکا سبب دریافت کیا اوسنے کہا اسلیے آیا ہون کہ آپ سے آسایش پاؤن اور آپکی گفتگو سے انس اور محبت حاصل کرون آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ وحشت سے نزدیک ہی اور تم اسلیے آئے ہو کہ مجھے جھوٹ سے فریب دو اور مین تمھین

Marfat.com

پھوٹ سے فریب دو ن جہان سے آئے ہو وہان پلٹ جاؤ۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ بیمار ہو جاؤن تا کہ نماز جماعت کو نہ جاؤن اور کسی کو نہ دیکھون اور فرمایا کہ انسان کو ایسی جگہ خلوت مین بیٹھنا چاہیے کہ کوئی دوسرا دکھائی نہ دے اور فرمایا مین ایسے شخص کا بڑا شکر گذار ہون جو میرے پاس آکر مجھے سلام نہ کرے اگر مین بیمار پڑون تو عیادت کو نہ آئے اور فرمایا کہ شب کو مجھے خوشی ہوتی ہی اسلیے کہ شب کو خلوت پورے طور سے حاصل ہوتی ہی اور دن کو مجھے رنج ہوتا ہی اسلیے کہ لوگ آکر مجھے تشویش مین ڈالتے ہین اور فرمایا کہ وہ شخص اچھائی سے دور ہو جاتا ہی جو لوگون سے ملتا ہی اور تنہائی مین نہین رہتا۔ اور فرمایا جو شخص اپنے اعمال کی گفتگو کرتا ہی اوسکی بات کم ہوتی ہی مگر اوس چیز مین کہ کار آمد ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے کی زبان گونگی ہو جاتی ہی اور فرمایا جس بندے کو اللہ دوست رکھتا ہی اوسے غم دیتا ہی اور جسکو دشمن رکھتا ہی اوسکو عیش دنیا دیتا ہی اور فرمایا جس امت مین کوئی شخص روتا ہی وہ تمام امت غمگین کر دی جاتی ہی اور فرمایا تمام چیزون کی زکوۃ مقرر ہی اور عقل کی زکوۃ اندوہ طویل ہی اور یہی وجہ ہی کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا اندوہگین زائد رہتے ہتے اور فرمایا جسطرح بہشت مین رونا تعجب ہی ویسی طرح دنیا مین ہنسنا ہی اسلیے کہ بہشت رونے اور دنیا ہنسنے کی جگہ نہین ہی اور فرمایا جسکو اللہ کا خوف ہوتا ہی بیکار بات نہین کرتا اور دنیا کی محبت اوسکو نہین ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہی تمام چیزین اوس سے ڈرتی ہین اور جو اللہ سے نہین ڈرتا خود تمام چیزون سے ڈرتا ہی اور فرمایا بندے کو علم کے موافق خوف ہوتا ہی اور بندے کا زہد دنیا مین اوتنا ہی ہوتا ہی جتنی اوسے آخرت کی محبت ہوتی ہے اور فرمایا مین نے امت محمدی مین

Marfat.com

ابن سیرین سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور امید کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور فرمایا اگر تمام دنیا میرے لیے حلال کر دی جائے تو میں دنیا سے اسقدر شرم کرون جسقدر لوگ مردار سے شرم کرتے ہین - اور فرمایا اللہ نے تمام برائیان ایک جگہ جمع کی ہین اور دنیا اوسکی کنجی ہی اور فرمایا دنیا مین آنا آسان ہی مگر یہان سے بری الذمہ جانا مشکل ہی اور فرمایا دنیا بیمار خانہ ہی اور خلق مثل دیوانون کے ہی اور دیوانے ہمیشہ جکڑے ہوے مکانون مین رہتے ہین اور فرمایا قسم اللہ کی اگر آخرت مٹی کی اور دنیا سونے کی ہوتی تو بھی خلق کو رغبت آخرت کی جانب ہوتی اور جس صورت مین کہ دنیا مٹی کی اور آخرت سونے کی ہی تو اب رغبت آخرت ہی کی جانب ہونا اچھا ہی - اور فرمایا دنیا مین جب انسان کو کوئی چیز دیجاتی ہی تو آخرت مین اوسکے سو حصے کم دیے جاتے ہین اسلیے کہ خدا کے یہان وہی ملیگا جو انسان نے کمایا یا کماتا ہی اب انسان کو اختیار ہی چاہے آخرت مین کم کرے چاہے زائد اور فرمایا دنیا مین اچھا کپڑا پہننے اور اچھا کھانا کھانے کی عادت نہ ڈالو اسلیے کہ قیامت مین اوس لباس اور اوس کھانے سے محروم رہوگے اور فرمایا جن لوگون نے آپس مین تکلف کی وجہ سے ملنا جلنا چھوڑا ہی جب تکلف اوٹھ جائے گا مل جل کر زندگی بسر کرین گے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے پہاڑون کو خطاب کیا کہ ہم تم مین سے کسی پہاڑ پر اپنے نبی سے کلام کرین گے سوا کوہ طور کے تمام پہاڑون کو قبل از وقوع واقعہ تکبر پیدا ہو گیا اسی لیے اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا اللہ تعالی کو تواضع پسند ہی واضح ہو کہ احکام الہی کی پیروی کرنے کو تواضع کہتے ہین اور فرمایا تکبر کرنیوالا تواضع سے بے نصیب ہو جاتا ہی اور فرمایا تین شخص کو دنیا مین تلاش کیجیے جائیں نہ ملین گے ایک عالم باعمل دوسرے عامل با اخلاص تیسرے برادر

Marfat.com

عیب ۔ اور فرمایا جو شخص اپنے بھائی کا بظاہر دوست اور باطن مین دشمن ہوتا ہی اوسپر اللہ لعنت کرتا ہی اور اوسکے اندھے اور بہرے ہونے کا خوف ہی ۔ اور فرمایا ایک زمانہ وہ تھا جس مین عمل کرتا رہا تھا اب عمل نہ کرتا رہا ہو اور فرمایا خلق کے دکھانے کے واسطے عمل کو دوست رکھنا اور خلق کے دکھانے کو عمل کرنا شرک ہی اخلاص اوسکا نام ہی جوان دونون برائیون سے محفوظ ہو اور فرمایا مین قسم کھا کر یہ کہتا کہ مین ریاکار ہون اچھا سمجھتا ہون اس امر سے کہ کہون مین ریاکار کا دیکھنے والا ہون اور فرمایا تقدیر آلہی پر راضی رہنے والا زاہد اور اہل معرفت ہی اور فرمایا پورے طور سے خدا کو پہچاننے والا اوسکی عبادت پورے طور سے ادا کرتا ہی اور فرمایا جو برادران اسلام سے مدد کا طالب نہو جوانمرد ہی اور فرمایا اصل توکل اسکا نام ہی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ امید رکھے نہ خوف اور متوکل اوسکو کہتے ہین جو خدا پر شاکر ہو اور فرمایا اگر تجھسے لوگ پوچھین کہ تو خدا کا دوست ہی تو تو کچھ جواب نہ دے اسلیے کہ اگر تو یہ کہے کہ اللہ کا دوست نہین ہون تو دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائیگا اگر کہے کہ اللہ کا دوست ہون تو جھوٹ ہوگا اسلیے کہ اللہ کے دوست جو افعال کرتے ہین وہ تو نہین کرتا ہی اور فرمایا کہ مین رفع حاجت کے لیے جسوقت جاتا ہون تو یاد آلہی ترک ہو جاتی ہی اسلیے مجھے اللہ سے شرم آتی ہی حالانکہ تین شبانہ روز مین آپ ایک مرتبہ رفع حاجت کو جایا کرتے تھے اور فرمایا کہ بہت لوگ غسلخانہ سے پاک ہو کر آتے ہین اور بہت لوگ اپنے خبث باطن کیوجہ سے کعبہ سے ناپاک آتے ہین یعنی اونکے گناہ حج کرنے سے معاف نہین ہوتے ہین اور فرمایا عقلمندون سے لڑنا بے عقلون کے ساتھ حلوا کھانے سے زیادہ آسان ہی ۔ اور فرمایا فاسق کے سامنے منتے والا اپنے دین کو برباد کرتا ہی ۔ اور فرمایا جو کوئی چارپایہ کو لعنت کرتا

ہی تو چار یا یہ کہتا ہی کہ مجھ مین اور تجھ مین جو گنہگار زائد ہو اوس پر لعنت ہو اور ہم دونون کی طرف سے آمین ہو۔ اور فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میری ایک دعا قبول ہوگی تو مین بادشاہ کے لیے دعاے خیر مانگون تاکہ تمام خلق کو فائدہ ہو اپنے لیے دعا نہ مانگون کیونکہ اپنے لیے دعا مانگنے مین صرف اپنا ہی فائدہ متصور ہی اور فرمایا کہ انسان کو زیادہ کھانا اور زیادہ سونا خراب کرتا ہی اور فرمایا کہ انسان مین دو خصلتین نادانی کی بنا ہین ایک بلاوجہ ہنسنا دوسرے اورونکو نصیحت کرنا اور خود اوسپر عمل نہ کرنا اور شب بیداری سے بھاگنا اور فرمایا اللہ نے کہا ہی جب بندہ مجھے یاد کرتا ہی مین اوسے یاد کرتا ہون جب بندہ مجھے بھولتا ہی مین اوسے بھولتا ہون اور برے کام کرنے کے بعد مجھے یاد کرنا قصور ہی اور فرمایا اللہ نے کسی پیغمبر پر وحی بھیجی کہ گنہگارون کو مبارکباد دو کہ جب تم توبہ کروگے مین قبول کرلونگا اور صدیقون کو ڈرا دو کہ اگر مین قیامت مین عدل کرونگا تو تم سب عذاب کے مستحق ہو جاؤگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار متفرق پروردگار بہتر ہین یا اللہ ایک غالب

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے اپنے صاحبزادے کو دیکھا کہ ہاتھ مین دینار لیے ہین اور اوسکا میل صاف کر رہے ہین آپ نے فرمایا کہ تمھارے لیے اسکا ترک کرنا دس حج اور دس عمرے کے ثواب سے اچھا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کے صاحبزادے علیل ہوے آپ نے دعا کی ای اللہ اسکو صحت دے فوراً اونکو صحت ہوگئی۔

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے ای اللہ تیرا قاعدہ ہی کہ تو اپنے دوستونکو اور اونکے اہل و عیال کو بھوکا اور ننگا رکھتا ہی اور انکو اسقدر افلاس دیتا ہی کہ

جب کہ اونکے گھر مین چراغ بھی نہین جلتا ہی مجھے تو نے یہ دولت کیون عطا کی اسلیے کہ مین اپنے کو تیرے دوستون کے مرتبہ کا نہین پاتا ہون اور کبھی مناجات مین فرماتے اے اللہ میرے حال پر رحم کر اور مجکو عذاب سے محفوظ رکھ اسلیے کہ تو دانا اور ستار ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ تیس سال تک کسی نے آپکو ہنستے نہین دیکھا لیکن جب آپکے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو آپ نے تبسم فرمایا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے کہا کہ اللہ اوسکی موت سے راضی ہوا مین اوسکی رضا کی موافقت مین ہنسا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک قاری نے آپ کے سامنے ایک آیت قرأت اور خوش آوازی سے پڑھی آپ نے اوس سے کہا کہ میرے بیٹے کے پاس جاکر پڑھ لیکن القارعۃ نہ پڑھنا اسلیے کہ اوسے خوف الٰہی بہت ہی قیامت کا ذکر سننے کی طاقت نہین رکھتا ہی قاری وہان گیا اور اتفاق سے یہی سورہ اوسنے پڑھی آپ کے صاحبزادے نے ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ آخری وقت مین فرمانے لگے کہ مجھے پیغمبرون پر رشک نہین اسلیے کہ انھین بھی قبر اور قیامت اور دوزخ اور پلصراط درپیش ہی اور سب قیامت مین نفسی نفسی کہینگے اور مجھے فرشتون پر بھی رشک نہین اسلیے کہ انھین انسان سے بھی زائد خوف ہی مجھے اُن لوگون پر رشک ہی جو اپنی مان کے پیٹ سے دنیا ہی مین نہین آئے اور نہ آئینگے۔ نزع کیوقت آپکی دو لڑکیان بقید حیات تھین آپ نے اونکے واسطے بی بی کو وصیت کی کہ میرے بعد انھین جبل ابوقبیس پر لیجانا اور اللہ سے کہنا فضیل نے مرتے وقت کہا ہی کہ اپنی زیست بھر مین نے انکی پرورش کی اب تو نے مجھے قبر مین بھیجا ہی یہ دونون تیرے حوالے ہین بعد دفن کے آپکی بی بی نے مطابق وصیت کے عمل کیا آپ پہاڑ پر رو کر دعا

Marfat.com

فرماہی رہی تھین کہ شاہ یمن مع اپنے دو بیٹون کے وہان آیا اور حال دریافت
کر کے کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ان لڑکیون کو لیجاؤن اور اپنے بیٹون کے
ساتھ شادی کر دون آپ کی بی بی نے اجازت دی شاہ یمن لڑکیون کو لے گیا
اور دھوم سے شادیان کین اللہ نے اون لڑکیون کو اپنی حفاظت مین لیا
عیش و آرام اونکے لیے مہیا کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ حضرت
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتقال پر زمین و آسمان روتا تھا اور ایک
سناٹا ہو گیا تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۳ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ بڑے متقی پرہیزگار تھے آپ نے بہت بزرگان
دین سے شرف ملاقات حاصل کیا اور بہت دن حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
کی صحبت مین رہے حضرت شیخ العراق جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو علوم اہل
اللہ کو حاصل ہوتے ہین حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ اون سب کی کنجی تھے

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مجلس مین آئے
لوگون نے آپ کو نظر حقارت سے دیکھا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے سیدنا
ابراہیم فرما کر آپ کو اپنے پاس بلایا لوگون نے پوچھا کہ انکو سرداری کیونکر ملی حضرت
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہر وقت یاد الٰہی مین زندگی بسر کرتے ہین اور
ہم لوگ کار دنیا بھی کرتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ بادشاہ ملک بلخ کے تھے جاہ و حشم آپ کا بہت تھا
ایک بار آپ سو رہے تھے آدھی رات کو چھت پر کچھ آہٹ معلوم ہوئی آپ

Marfat.com

ایک آواز دی کون ہی جواب ملا آپ کا جان پہچان ہون ایک اونٹ
گیا ہی اوسے ڈھونڈھنے آیا ہون آپ نے کہا کوٹھے پر اونٹ کیسے ملے گا
اوسنے جواب دیا پھر تھین اس لباس شاہی مین خدا کیونکر ملے گا یہ سنکر آپ کو
خوف الٰہی طاری ہوا دوسرے روز جب دربار مین آپ بیٹھے ایک شخص باشوکت
دربار مین چلا آیا اُسکی ہیبت اسدرجہ اہل دربار پر طاری ہوئی کہ کوئی پوچھ نہ سکا
کون ہی کیون آیا ہی وہ درانہ آپ کے تخت کے پاس آکر ادھر ادھر
دیکھنے لگا آپ نے پوچھا کیا دیکھتا ہی اوسنے کہا کچھ نہین مین یہان قیام کرنے
آیا تھا لیکن یہ سرا ہی مین یہان نہ رہونگا آپ نے کہا کہ یہ سرا نہین ہے
بلکہ میرا محل ہی اوسنے کہا کہ تمسے پہلے یہ کسکا محل تھا آپ نے کہا میرے باپ کا
پھر اُسنے کہا اونسے پہلے آپ نے کہا میرے دادا کا - اوس مرد نے کہا تھین بتاؤ
پھر سرا نہین ہی تو کیا ہی کہ ایک آتا ہی اور ایک جاتا ہی یہ کہکر وہ نظر سے غائب
ہو گیا آپ اوسے ڈھونڈھنے چلے بمشکل اوس سے ملاقات ہوئی نام پوچھا اوس
مرد نے کہا مین خضر ہون آپ کو ہیبت الٰہی طاری ہوئی واپس آکر حکم دیا سامان
کرو ہم سیر کو جائینگے چشم زدن مین سب سامان تیار ہو گیا اور آپ صحرا کیطرف
چلے لشکر پیچھے رہگیا آپ تنہا صحرا مین سیر کر رہے تھے یکایک آواز سنائی دی بیدار
ہو اوس سے پہلے کہ موت تھین بیدار کرے متواتر یہ آواز آئی آپ اون آوازون
سے از خود ہو گئے پھر ایک ہرن نمودار ہوا آپ نے اُسکا پیچھا کیا اوسنے کہا
مجھے آپکو شکار کرنے آیا ہون آپ مجھے شکار نہین کر سکتے کیا اللہ نے آپکو
اسی کام کے واسطے پیدا کیا ہی جو آپ کر رہے ہین آپ نے اوسکا پیچھا چھوڑا
یہی آواز زین پوش سے سنی اور خوف ہوا پھر گریبان سے یہی آواز سنی اور
خوف ہوا اب مرتبہ کشف بالکلیہ حاصل ہو گیا آپ اسقدر روئے کہ تمام لباس

Marfat.com

اور گھوڑا اشکون سے تر ہو گیا پھر توبہ نصوح کی اور ایک طرف کو روانہ ہوئے راہ
مین ایک شاہی چرواہا کمل کا کرتا اور اون کی ٹوپی پہنے ہوئے شاہی بھیڑین
چرا رہا تھا اوسکو آپ نے اپنا لباس شاہی اور گھوڑا دیدیا اور اُسکا کرتا اور ٹوپی
خود لیکر پہنی اور کہا کہ یہ بھیڑین بھی ہمنے تجھے دیدین اور پیادہ پہاڑون اور
جنگلون مین پھرنے لگے پھرتے پھرتے ایک پل پر آپ کا گذر ہوا ایک اندھا اوس
پل پر جا رہا تھا آپ نے فرمایا اللھم احفظہ اے اللہ اس اندھے کو بچا وہ اندھا
ہوا پر اوڑ گیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا آپکو خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ کون بزرگ
ہی پھر جنگلون مین پھرتے پھرتے نیشا پور پہونچے وہان ایک غار مین سکونت اختیار
کرکے مجاہدات اور ریاضات مین مشغول ہوئے پنجشنبہ کو غار سے باہر آکر تمام دن
لکڑیان جنگل کی چنکر جمع کرتے اور جمعہ کو شہر مین جاکر فروخت کرکے روٹی
خریدتے نصف فقرا کو دیکر نصف خود تناول فرماتے اور شہر سے جمعہ کی نماز پڑھکر
پھر اپنے مقام پر آکر آیندہ جمعہ تک عبادت آلہی کیا کرتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جاڑے کے زمانے مین وہان برف بکثرت گری مگر آپ نے اوسی
حالت مین برف کے پانی سے غسل کیا اور یاد آلہی مین مشغول ہوئے صبح کو آپکو
سردی بہت معلوم ہوئی خیال کیا اگر آگ ہوتی تو آرام ملتا یہ خیال ختم ہونے نپایا
تھا کہ آپ کو معلوم ہوا کسی نے پوستین آپ پر ڈالدی آپ گرم ہو گئے اور سو رہے
جب بیدار ہوئے دیکھا کہ ایک اژدہا آپ کے اوپر ہی اور اُسی نے آپ کو گرم
کر دیا تھا آپ نے دعا کی اے اللہ تو نے لطف کی صورت مین میرے آرام کیواسطے اسے
بھیجا تھا مگر ابتو یہ مجھے قہر ہو گیا ہی وہ اژدہا فوراً آپکے اوپر سے ہٹکر غائب ہو گیا
نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگون کو آپ کا حال اور مقام سکونت کا معلوم ہوا زیارت
کو آنے لگے آپ تنہائی پسند تھے اسلئے ایک دن وہان سے مکہ معظمہ کیطرف روانہ

Marfat.com

ہوگئے۔ اور کسی کو خبر نہوئی۔
نقل کیا ہی۔ کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمہ اللہ اوس غار کی زیارت کو تشریف لے گئے تو فرمایا کہ اگر مشک سے بھی یہ غار بھرا ہوتا تو ایسی خوشبو نہ دیتا جو ایک بزرگ کے رہنے کی وجہ سے خوشبو دے رہا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ صحرا نوردی کی حالت مین ایک بزرگ آپ کو ملے اور اونھون نے اسم اعظم بتایا آپ نے اسم اعظم کو اپنا وظیفہ مقرر کیا فوراً حضرت خضر علیہ السلام آئے اور کہا جسنے تھین اسم اعظم بتایا وہ حضرت الیاس علیہ السلام میرے بھائی تھے حضرت خضر علیہ السلام راہ ہدایت مین حکم آلٰہی سے آپ کے مرشد ہوے جسکی بدولت آپکو فضائل کثیر حاصل ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک بار مین صحرا نوردی کرتا ہوا ذات العرق مین پہونچا مین نے دیکھا کہ وہان ستر مرد گدڑی پوش مقتول پڑے ہین مین اونکے ادھر اودھر پھرا ایک مین کچھ جان دیکھی اوس سے پوچھا تم لوگون کا یہ کیا حال ہی اوسنے واقعہ اسطرح بیان کیا کہ ہم سب صوفی تھے اور اللہ پر توکل کر کے صحرا کو نکلے اور سب نے دلمین عہد کر لیا تھا کہ سوا خدا کے کسی سے بات یا کوئی حرکت یکدن غیر خدا کے لیے نہ کرینگے اور سوا خدا کے کسی کی طرف نہ دیکھینگے یہ قصد کر کے سب ہمنے راہ طے کی اور احرام کے میدان مین آئے تو حضرت خضر علیہ السلام ہمارے مقابل کو آئے اونسے ہم لوگون نے سلام علیک کی اور اپنے دل مین سب نے اس بات کا شکر کیا کہ اللہ نے ہماری کوشش قبول کی اوسیوقت خطاب آلٰہی ہوا کہ تم لوگ دروغگو ہوا اپنے قول سے پھر گئے اور سوا ہمارے تمنے دوسرے سے سلام کیا ہم اسکا تم سب سے بدلا لینگے رباعی

عزیز بود ہمیشہ در کشور ما ؞ جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما

ما دوست کشیم و تو نداری سر ما ٭ داری سر ما وگرنہ دور از بر ما

ترجمہ یعنے ہمیشہ ہمارے ملک مین خونریزی ہوا کرتی ہی ہماری انگیٹھی مین ہمیشہ جان عود کے بدلے جلتی ہی۔ اگر تمھین ہمارا خیال ہی تو آؤ ورنہ ہمارے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ہم دوست کش ہین اور تمھین ہمارا خیال نہین ہی۔ یہ سب اس بازپرس کی وجہ سے مقتول ہوے ہین ای ابراہیم اگر تمھین واقعی اللہ کی محبت ہی تو اس راہ مین قدم رکھو ورنہ پلٹ جاؤ ابھی کچھ نہین گیا ہی ورنہ آگے ذلت وخواری کا سامنا ہوگا آپ نے اوس سے پوچھا تم کیونکر بچ گئے اوسنے کہا کہ مین مرتبہ مین ان لوگون سے کم تھا اس لیے ابھی اوس مرتبہ کو حاصل کر رہا ہون پھر اوسنے آپ کو یہ نصیحت کی علیک بالماء والمحراب یعنے اے ابراہیم تمھین چاہیے کہ اپنے اوپر صرف پانی اور محراب لازم کرلو اوس سے زائد قرب باری حاصل نہ کرو اسلیے کہ زائد قرب حاصل کرنے مین بہت بلائین پیش آتی ہین خدا نہ کرے کہ کوئی شخص اللہ کے سامنے بے ادب ہوجائے اور ایسے دوست سے ڈرو جو حاجیون کو مثل کفار روم کے بیدردی سے قتل کرتا ہے اسکے بعد وہ شخص بھی جان بحق تسلیم ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے راہ مکہ معظمہ کی چالیس برس مین طے فرمائی اسطرح پر کہ ہر قدم پر نماز ادا کرتے اور گریہ وزاری جناب باری مین کرتے مکہ کے بزرگون نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی استقبال کو مکہ سے باہر آئے جب آپکو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ قافلہ سے الگ ہوگئے تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانین چونکہ خدمتگار استقبال کرنیوالونکے شہر کے باہر پہلے ہی آگئے تھے جب اونھون نے آپ کو دیکھا تو دریافت کیا کیا حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا قافلہ قریب آگیا ہی لوگ اونکے استقبال کو آرہے ہین آپ نے کہا اوس بے دین کا استقبال

رہے ہو لوگ بد کار آئے ہین خلاف شان الفاظ جو خدمتگار ون نے آپ سنے آپ کو پکڑا اور گھونسے مارنا شروع کیے اور کہا تو ایسے بزرگ کی شان مین گستاخی کرتا ہی وہ کیون بے دین ہونے لگے تو ہی بے دین ہی جو ایسے بزرگ کی شان مین گستاخی کا کلمہ زبان پر لاتا ہی آپ نے فرمایا در اصل مین اپنے ہی کو بے دین کہہ رہا ہون اون لوگون نے آپ کو چھوڑ دیا آپ آگے بڑھ کے دل سے کہنے لگے او دل اب تو نے تکبر کی سزا پائی بہت کہہ رہا تھا کہ مین وہ ہون جسکے استقبال کو بڑے بڑے معزز لوگ آرہے ہین او سطرف استقبالی لوگ آرہے تھے آپ کی باتین سنکر پہچان گئے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہی ہین لوگون نے معذرت کی اور آپ مکے مین رہنے لگے لیکن کبھی لکڑیان ڈھوتے کبھی کھیتون کی نگہبانی کرتے اسی مین جو کچھ ملجاتا بسر اوقات کرتے مکہ معظمہ مین کثرت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بلخ کی سلطنت ترک کرکے نکلے تھے تو ایک صغیر سن لڑکا آپکا تھا جب وہ سن شعور کو پہونچا تو اوسنے اپنی مان سے پوچھا ہمارے باپ کہان ہین انھون نے تمام قصہ بیان کیا اور کہا مین نے لوگون سے سنا ہے آپ مکہ معظمہ مین ہین لڑکے نے شہر مین منادی کرادی کہ جسے حج کو چلنا ہو ہمارے ساتھ چلے چار ہزار آدمی جمع ہوگئے لڑکے نے اپنی والدہ اور ان چار ہزار آدمیون کو اپنے ہمراہ لیا اور مکہ معظمہ مین داخل ہوکر اپنے والد کو ڈھونڈھنے لگے ایک جماعت دلق پوشون کی مسجد حرم مین ملی اونسے پوچھا تم حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ کو جانتے ہو اونھون نے کہا ہان جانتے ہین اور وہ ہم سب کے پیر ہین جنگل مین لکڑیان لانے گئے ہین تاکہ اونکو بیچکر ہم لوگون کے لیے قوت مہیا کرین وہ جنگل مین ڈھونڈھنے کو گئے دیکھا کہ آپ سر پر لکڑیون کا گٹھا رکھے ہوئے آرہے ہین پس

Marfat.com

حال کو دیکھکر یہ بیقرار ہوئے مگر ضبط کرکے اوٹھے ہمراہ ہوئے جب آپ شہر میں آئے
تو آواز دی کوئی حلال مال کو حلال مال دیکر خریدے گا ایک شخص نے وہ لکڑیاں
لیکر اوسکے عوض مین آپ کو روٹیاں دیدین آپ روٹیاں لیکر حرم مین آئے اور ان
لوگون کے سامنے رکھدین وہ کھانے لگے اور آپ نماز مین مشغول ہوگئے
آپ ہمیشہ اپنے مریدون کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکو نکو
نظر بھر کر نہ دیکھا کرو خاص کر آج کے دن کہ عورت اور لڑکون کا مجمع زائد ہوتا ہے پھر
حاجیون کے ساتھ آپ بھی مع مریدون کے طواف مین مشغول ہوئے اُسوقت
آپ کے صاحبزادے سامنے آگئے آپ نے نظر بھر کر اونکو دیکھا مریدون نے یہ حال
دیکھکر سبب پوچھا آپ نے کہا جب مین بلخ سے چلا تھا تو میرا ایک لڑکا شیر خوار تھا
یہ وہی میرا لڑکا ہے دوسرے دن آپ کے ایک مرید بلخ کا قافلہ ڈھونڈھنے کو
نکلے دیکھا کہ دیبا کا ایک خیمہ استادہ ہے اور اُسکے اندر کرسی زرنگار پر وہی لڑکا
بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہے اور رو رہا ہے اونھون نے اوس لڑکے سے پوچھا تم
کہان سے آئے ہو اوسنے کہا بلخ سے آیا ہون اونھون نے پوچھا تمہارے باپ
کا کیا نام ہے لڑکے نے کہا میرے باپ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ ہین سوا کل کے مین نے
اُنھین کبھی نہین دیکھا تھا چونکہ وہ ہم سب سے بھاگ کر یہان آئے ہین اسلیے
مین نے اونھین اپنا پتہ نہین بتایا کہ شائد وہ یہان سے بھی بھاگ جائین وہ مرید
اوس لڑکے کو مع اوسکی والدہ کے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ کی خدمت مین
لائے وہ ایسا سمان تھا کہ جسے دیکھکر دیر تک لوگ بیقرار رہے اُسکے بعد آپ کے
صاحبزادے نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا اور بغلگیر ہوئے پھر پوچھا تو کس
دین پر ہے اوسنے کہا دین محمدؐ ہے پر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا تونے قرآن پڑھا ہے
لڑکے نے کہا ہان آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا تونے علم سیکھا ہے لڑکے نے کہا

Marfat.com

ہان آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر آپکا ارادہ ہوا کہ کسی طرف چلے جائین آپکے صاحبزادے اور بی بی نے شور شروع کیا اور اُسی حالت مین لڑکے نے آپ کی گود مین انتقال کیا لوگون نے پوچھا یا حضرت یہ کیا ہوا آپ نے فرمایا جب مین اوس سے بغلگیر ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم تمنے ہمسے عہد کیا تھا کہ سوا تیرے کسی سے نہ ملونگا آج اُسکے خلاف کیا اور تمنے اپنے مریدون کو نصیحت کی کہ بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکے کی طرف نہ دیکھنا اور آج تمنے خود اپنے لڑکے اور بی بی کیطرف نظر بھر کر دیکھا مین نے دعا کی اے اللہ اگر لڑکے کی محبت مجھے تیری محبت بھلا دیگی تو یا مجھے موت دے یا اُسے لڑکے کے حق مین میری دعا قبول ہوئی اور وہ مر گیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اس امر سے تعجب کرے تو ہم اوسکا یہ جواب دینگے کہ اس سے بہت زائد وہ واقعہ تھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام کو راہ خدا مین قتل کرتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ مدتون مین اس تمنا مین رہا کہ کبھی خانہ کعبہ کو خالی پاؤن ایک بار شب کو بارش ہو رہی تھی اور سوا میرے خانہ کعبہ مین کوئی نہ تھا مین نے طواف کیا اور حلقۂ کعبہ مین ہاتھ ڈالکر دعا کی کہ ای اللہ میرے گناہ بخشدے جواب ملا کہ اے ابراہیم تم صرف مغفرت چاہتے ہو اور سب مخلوق بھی مغفرت چاہتی ہی اگر ہم سب کو عفو کر دین تو ہماری غفاری اور ستاری اور رحیمی کے دریا جو ہر وقت جوش مارا کرتے ہین کس کام آئینگے مین نے کہا تو صرف میرے گناہ بخشدے حکم ہوا تم تمام عالم کا ذکر ہمارے سامنے کرو اور اپنا ذکر نہ کرو تمھارے لیے وہی بہتر ہی کہ دوسرے ہمسے کہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرماتے اے اللہ تو خود جانتا ہی جو اکرام تو نے اپنے فضل سے مجھے دیا ہی اوسکے مقابلے مین بہشتو نکی تمام نعمتین بے قدر

Marfat.com

ہین اور جو محبت اور اُنس اپنی ذکر کے ساتھ بخشا ہی اور جو فراغت تونے اپنی ذکر کے تفکر کے وقت مجھے مرحمت کی ہی اُسکے سامنے بھی بہشت کی نعمتین بے قیمت ہین اور کبھی مناجات مین فرماتے الٰہی تونے مجھے نافرمانی کی ذلت وخواری سے رہائی دیکر اپنی عبادت اور بندگی کی طرف توجہ عطا کر اور اوسکے عوض مین میری عزت افزائی کر

نقل کیا ہی کہ آپ اکثر فرمایا کرتے من عرفک فلم یعرفواک فکیف حال من لم یعرفک جو تجکو جانتے ہین وہ تجکو نہین جانتے بس تجھے نہ جاننے والے کا کیا حال ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جب مین نے پندرہ برس تک سختی اور مشقت اُٹھائی تو یہ ندا سنائی دی کن عبدا فاستقم بندہ بن تاکہ تجھے راحت حاصل ہو فاستقم کما امرت یعنے حکم آلٰہی کی فرمانبرداری کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ نے سلطنت کیون چھوڑدی آپ نے جواب دیا کہ ایک دن مین نے آئینہ دیکھا اوسمین قبر نظر آئی اور مین نے دیکھا کہ باوجودیکہ کوئی ساتھی وہان نہین دور دراز سفر درپیش ہی اور مین بے توشہ ہون اور مین نے دیکھا کہ انصاف کرنے کو قاضی منصف ہی اور میرے پاس کوئی حجت نہین ہی اسی لیے مین نے سلطنت ترک کردی۔ پھر لوگون نے پوچھا خراسان سے آپ کیون چلے آئے آپ نے کہا وہان لوگ آکر میری مزاج پرسی کرتے مجھے یاد الٰہی سے غافل کرتے تھے پھر پوچھا آپ شادی کیون نہین کرتے آپ نے کہا کون عورت ایسی ہی جو میرے ساتھ تکلیفین اوٹھانا گوارا کرے اور اگر مجھ سے ہوسکے تو اپنے آپ کو طلاق دیدون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک درویش سے پوچھا تیرے بی بی ہی اوسنے کہا نہین آپ نے پوچھا کوئی لڑکا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے کہا تو بہت ہی اچھا ہو لوگون نے پوچھا کیون آپ نے فرمایا جسکے بی بی ہوتی ہی اوسکی وہ حالت ہوتی ہی جیسی

من بیٹھنے والے کی ہوتی ہی اور جسکے لڑکا ہوتا ہی اوسکی وہ حالت ہوتی ہی جو
ان لوگون کی ہوتی ہی جنکی کشتی ڈوب جاتی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے دیکھا ایک درویش کسی کے سامنے ایک درویش کی
شکایت کرتا ہی آپ نے اوس سے کہا شائد تو نے درویشی مفت خریدی ہی اوسنے
پوچھا کیا درویشی بھی خریدی جاتی ہی آپ نے کہا ہان دیکھ ایک مین ہی ہون
کہ بلخ کی بادشاہت دیکر مین نے درویشی مول لی ہی اور پھر بھی نفع مین ہون
کیونکہ یہ اوس سے قیمت مین زائد ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی امیر نے آپ کے سامنے ایک ہزار درم بطور نذر پیش کیے
آپ نے فرمایا مین فقیر سے کچھ نہین لیتا ہون اوسنے کہا مین فقیر نہین ہون بلکہ امیر
ہون آپ نے فرمایا تیرے پاس جتنا مال ہی کیا اوس سے زیادہ کی تجھے خواہش
نہین ہی اوسنے کہا ہی آپ نے وہ نذر قبول نہ کی۔ اور فرمایا تو فقیر ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مجکو سب سے زیادہ یہ دشواری پیش آئی کہ جہان
گیا لوگون نے پہچانا اور مجھے وہان سے بھاگنا پڑا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے درویشی ڈھونڈھی تو تونگری پائی اور
دوسرون نے تونگری ڈھونڈھی درویشی پائی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص ہزار درم نذر کیلیے لایا آپ نے فرمایا لیجا مین نہ لونگا
کیا تو چاہتا ہی کہ مین یہ درم لیکر اپنا نام فقیری کے دفتر سے کٹوا دون۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب کوئی بھی حالت غیب سے آپ پر طاری ہوتی تو فرماتے کہ دنیا
کے بادشاہ کہان ہین اگر یہ حالت دیکھین تا کہ اونکو اپنی بادشاہت بری معلوم ہو
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ہی جو شخص نفس کی خواہشین طلب کرتا ہی وہ
صادق نہین ہی اور نیت کی سچائی کا نام اخلاص ہی اور فرمایا جس شخص کا

Marfat.com

دل تین مقام پر حاضر نہو اوسپر دروازے فضل اور رحمت کے بند رہتے ہین ایک قرآن پڑھتے وقت دوسرے یاد الٰہی کرتے وقت تیسرے نماز پڑھتے وقت اور فرمایا عارف اُسے کہتے ہین جسکا دل ہمیشہ فکر مین رہے اور ہر شے سے عبرت حاصل کرے اور خدا کی یاد کرے اور طاعت الٰہی مین بدل وجان مشغول رہے اور صنعت الٰہی کا معائنہ کیا کرے اور فرمایا کہ مین نے ایک پتھر راہ مین پڑا دیکھا اوسپر لکھا تھا کہ اسے الٹ کر پڑھو مین نے اُلٹ کر پڑھا لکھا تھا جب تو ایک چیز کو جانتا ہی اور اوسپر عمل نہین کرتا ہی تو وہ چیز کیون طلب کرتا ہی جسے نہین جانتا اور فرمایا مجھے کتاب کی جدائی بہت شاق ہوئی جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اسے نہ دیکھو اور فرمایا قیامت مین وہی اعمال وزنی ہون گے جو دنیا مین تجھے گران ہین اور فرمایا جب تین پردے سالک کے دل پر سے اوٹھ جاتے ہین تو اُسپر دولت یزدانی کا دروازہ کھل جاتا ہی ایک یہ کہ سلطنت روے زمین بھی اگر ملے تو خوش نہو دوسرے یہ کہ اگر وہ حاکم روے زمین ہو اور سلطنت چھین لیجائے تو غمگین نہو تیسرے یہ کہ بخشش یا تعریف پر فریفتہ نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک شخص سے پوچھا تو اولیا اللہ مین شامل ہونا چاہتا ہی اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا سوا خدا کے دین و دنیا مین سبکی الفت ترک کر اور حلال روزی کھایا کر کو دن رات عبادت تجھسے نہو سکے اور فرمایا کسی نے کوئی درجہ نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی وجہ سے نہین پایا بلکہ تمام درجے اکل حلال سے حاصل ہوتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا ایک جوان بڑا عابد زاہد صاحب وجد و ریاضت ہی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے تین دن آپکو مہمان رکھا اس عرصہ مین آپ اوسکے حال کا معائنہ کرتے رہے جسقدر اوصاف لوگون سے اوسکے سنے تھے اوس

Marfat.com

سے زائد پاتے آپ کو اوسکے تفحص حال کی فکر ہوئی خیال ہوا معلوم کرنا چاہیے کہ
یہ روزی حلال کھاتا ہی یا نہین دریافت سے معلوم ہوا کہ حلال روزی نہین کھاتا
آپ نے فرمایا یہ شیطان ہی اور اوسکو بھی تین دن اپنے یہان لاکر مہمان رکھا آپ کے
یہان حلال روزی کھاکر اوسکا وجد وحال کم ہوگیا اوسنے پوچھا آپ نے
میرے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا مین نے کچھ نہین کیا البتہ تجھے حلال روزی کھلائی
تیری روزی حلال نہ تھی اسی وجہ سے شیطان تجھ مین سمایا ہوا تھا اللہ کے قرب
کے لیے اکل حلال سے بڑھکر کوئی وسیلہ نہین ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے فرمایا کہ گو تمھین علم بہت ہی
مگر تمھین مرتبہ یقین نہین ملا ہی ابھی اسکی محتاجی باقی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے حضرت شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا آپ خلق سے اسقدر
کیون بھاگتے ہین آپ نے فرمایا مین اپنے دین کو بغل مین دبائے ہون اور
لوگون سے اسلیے بھاگتا ہون کہ وہ مجھے بے وقعت مزدور یا دیوانہ سمجھین مین
چاہتا ہون کہ شیطان سے اپنے دین کو بچاکر مرتے وقت اپنے ساتھ لیجاؤن۔
نقل کیا ہی۔ کہ رمضان شریف مین آپکا دستور تھا کہ گھانس جنگل سے لاکر
فروخت کرکے اوسکی قیمت فقرا کو خیرات کردیتے اور خود تمام شب یاد الٓہی مین
بسر کرتے لوگون نے پوچھا آپکو کبھی نیند بھی نہین آتی آپ نے فرمایا کہ دم بھر بھی
میری آنکھون سے آنسو نہین تھمتے نیند کیونکر آسکتی ہی اور جب آپ نماز سے
فارغ ہوتے تو دونون ہاتھون سے اپنا منھ بند کرلیتے اور فرماتے مجھے خوف
معلوم ہوتا ہی کہین اللہ تعالی میری نماز کو میرے منھ پر نہ مارے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک روز آپ نے کچھ کھانے کو نہین پایا اوسکے شکر مین
چارسو رکعت نماز ادا کی دوسرے دن بھی یہی اتفاق ہوا پھر آپ نے چارسو

رکعت شکرانہ کی پڑھی سات دن تک یہی ہوتا رہا اور اسی طرح آپ شکرانہ کی نماز
ادا کرتے رہے آپ کو ضعف بیحد ہو گیا کہا اے اللہ اب کچھ کھانے کو دے اتنے
مین ایک جوان آیا اور آپ سے پوچھا کہ آپ کھانا کھائین گے آپ نے کہا ہان
وہ اپنے گھر آپ کو لے گیا جب مکان پر پہونچا تو اُس جوان نے آپ کو پہچانا اور
کہا مین آپ کا غلام ہون اور میری کل جائداد آپ ہی کی ہی آپ نے فرمایا
مین نے تجھے آزاد کیا اور سب مال تجھے دیدیا اب مجھے اجازت دے کہ یہان سے
جاؤن اور اللہ سے کہنے لگے ای اللہ مین عہد کرتا ہون کہ اب سے سوا تیرے کوئی
چیز نہ مانگونگا مین نے روٹی کا ٹکڑا مانگا اور آپ نے دنیا میرے سامنے پیش کردی

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ مع اپنے تین مریدون کے
ایک پرانی مسجد مین رہا کرتے تھے ایک شب کو بہت سرد تکلیف دہ ہوا چلی آپ صبح
تک مسجد کے دروازے پر کھڑے رہے آپ کے مریدون نے سبب پوچھا آپ نے
فرمایا مین اسلیے دروازے پر کھڑا رہا تا کہ سرد ہوا تم لوگونکو نہ لگے جو باعث تکلیف ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عطا ہی سلمی رحمہ اللہ بسند حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ
بیان کرتے ہین کہ ایک بار حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس سفر مین توشہ
ختم ہو گیا چالیس دن تک آپ نے مٹی کھا کر بسر کی اور کسی کو اپنے آرام کے
واسطے تکلیف نہ دی جو توشہ آپ کے ساتھ کر دیتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سہل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار مین حضرت ابراہیم
ابن ادہم رحمہ اللہ کے ساتھ سفر مین تھا اتفاق سے مین بیمار ہو گیا جو کچھ آپ کے
پاس تھا آپ نے میری تیمارداری مین صرف کر دیا جب کچھ نہ رہا اپنا گدھا
بیچکر قیمت مجھپر صرف کی جب مین اچھا ہوا مین نے پوچھا گدھا کیا ہوا آپ نے فرمایا
کہ فروخت کر ڈالا مین نے کہا اب مین کاہے پر سوار ہونگا آپ نے فرمایا میری گردن

سوار ہوا اور تین منزل تک مجھے اپنی گردن پر سوار کرکے لائے
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عطای سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپ کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا پندرہ روز تک آپ نے ریت کھا کر بسر کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حالت نزع مین آپ نے فرمایا مین نے مکہ معظمہ کا میوہ نہین کھایا اسوجہ سے کہ مکہ کی زمین مختلف مقام پر لشکریون نے خریدی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے کئی حج پیادہ پا فرمائے لیکن چاہ زمزم کا پانی کبھی نہین پیا اسوجہ سے کہ اوسپر شاہی ڈول رہتا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکا معمول تھا کہ دن کو مزدوری کرتے اوسمین جو کچھ ملتا اپنے ہمصحبت لوگون کو کھلاتے ایک دن اتفاقاً آپکو دیر ہو گئی جب رات بہت گذر گئی سب لوگون نے خیال کیا خدا جانے وہ کب آئین اپنے پاس سے کچھ خریدکر کھا لیا اور سو رہے جب آپ تشریف لائے تو اون سبکو سوتا پایا نہایت افسوس سے کہنے لگے کہ آج یہ بیچارے بھوکے ہی سو رہے اور اسوقت آپ آٹا لائے تھے آگ سلگانے لگے تاکہ اون لوگون کے لیے روٹی پکا کر رکھدین آگ نہین سلگتی تھی آپ نے اپنی ڈاڑھی سے آگ کو دھونکنا شروع کیا اتفاق سے اون لوگون کی آنکھ کھل گئی آپکو اس مشقت مین دیکھکر پوچھا آپ کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا آج مجھے دیر ہو گئی جب آیا تو تم سب کو سوتا دیکھا مین آٹا لایا تھا خیال کیا کہ تم لوگون کے واسطے روٹی پکا کر رکھدون تاکہ جب اوٹھو اوسے کھالو وہ سب لوگ آپسمین کہنے لگے کہ ہم لوگون نے انکے دیر ہونیکی وجہ سے اپنے دلون مین برے خیالات پیدا کیے اور انھون نے ہماری نسبت اچھا خیال کرکے یہ مشقت اپنے سر لی۔
نقل کیا ہی۔ کہ جو کوئی آپ کے ساتھ رہنے کو کہتا تو آپ اوس سے تین شرطین کرتے تھے ایک یہ کہ تیری خدمت مین خود کرونگا دوسرے اذان مین دونگا تیسرے

جو چیز مجھے ملے گی مین سب کو برابر تقسیم کرونگا۔ ایک بار ایک شخص نے کہا مجھے ان شرطون پر پابند ہونیکی طاقت نہین ہی آپ نے فرمایا مجھے تیرے صدق پر تعجب آتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص ایک زمانہ تک آپ کی ہمراہی اور صحبت مین رہا جب وہ آپ سے جدا ہونے لگا تو کہا کہ آپ نے جو کچھ عیوب مجھمین پائے ہون مجھے اُس آگاہ کر دیجیے تاکہ اُنکے دفع کرنے کی کوشش کرون آپ نے فرمایا مجھے تیرا کوئی عیب معلوم نہین ہوا اسلیے کہ مین نے ہمیشہ تجھے دوستی کی نظر سے دیکھا عیب اوسکو معلوم ہو سکتا ہی جو دشمنی کی نظر سے دیکھتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک عیال دار شخص مزدوری پیشہ دن بھر مزدوری کی تلاش مین پھرا کیا مگر کہین کچھ نہ ملا شام کیوقت جب گھر واپس آنے لگا دل مین خیال کیا آج تمام دن مین سرگردان رہا مگر کچھ نہ ملا گھر جاکر بال بچون کو کیا سمجھاؤنگا راہ مین آپ سے ملاقات ہوئی دیکھا کہ آپ خاموش بیٹھے ہین وہ کہنے لگا کہ مین پریشان حال ہون اور آپ خوش حال ہین اسلیے مجھے آپ پر رشک آتا ہی آپ نے فرمایا مین نے ابتک جسقدر عبادت اور خیرات کی ہی سب کا ثواب تجھے دیتا ہون تو اپنی آج کی پریشانی مجھے دیدے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار معتصم باللہ رحمہ اللہ نے آپ سے پوچھا کہ آپکا پیشہ کیا ہی آپ نے فرمایا مین نے دنیا اور آخرت کو اُنکے طالبون کے واسطے چھوڑا ہی اور اپنے واسطے دنیا مین یاد الٰہی اور آخرت مین اُسکے دیدار کو پسند کیا ہی دوسرے شخص نے آپ سے یہی پوچھا آپ نے فرمایا خدا کے کارکنون کو پیشے کی حاجت نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک نائی آپ کے لب کے بال درست کر رہا تھا آپکے ایک مرید نے کہا کہ اسکو کچھ دیدیجیے آپ نے ایک تھیلی اوسکو دیدی پھر سائل آیا اور حجام سے سوال کیا اوسنے کہا یہ تھیلی اوٹھالے آپ نے حجام سے فرمایا کہ اسمین اشرفیان

مین اونسے کہا مجھے بھی معلوم ہے الغنی غنی القلب لا غنی المال آدمی دل سے تونگر ہوتا
ہی مال سے نہین ہوتا پھر آپ نے فرمایا یہ سونا ہی اونسے کہا تو سچ کہتا ہی مین جسکی راہ
مین دیتا ہون اوسے تو نہین جانتا آپ فرماتے ہین کہ مجھے اوسکے اس کہنے سے ایسی
شرم آئی کہ کبھی مین ایسا شرمندہ نہین ہوا تھا جیسا میرے نفس نے کیا ویسی سزا پائی
نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا فقیری مین آپ کو کبھی خوشی بھی ہوئی
آپ نے فرمایا کئی بار مجھے خوشی حاصل ہوئی پہلے اوسوقت مجھے خوشی ہوئی
کہ مین کشتی مین پھٹے پرانے کپڑے پہنے سوار تھا اور میرے سر کے بال بہت بڑھے
ہوے تھے لوگ میری حالت پر ہنستے تھے اوس کشتی مین ایک مسخرہ تھا گھڑی
گھڑی آکر میرے بال نوچتا اور گھونسے مارتا تھا مجھے اوسوقت نفس کی ذلت
دیکھکر خوشی حاصل ہوئی پھر طوفان آیا ملاح نے کہا کسی کو دریا مین ڈالدو لوگون
نے میرا کان پکڑکر چاہا کہ دریا مین ڈالدین اوسوقت بھی نفس کی ذلت دیکھکر
مین خوش ہوا پھر وہ طوفان جاتا رہا ۔ ایک بار مین ایک مسجد مین تھک کر سو
گیا لوگون نے وہان سونے نہ دیا اوسوقت تھکن کی وجہ سے مجھ مین کھڑے ہونیکی
بھی طاقت نہین تھی لوگون نے میرا پاؤن پکڑکر مسجد کے زینے سے نیچے ڈھکیل دیا
مین لڑھکتا ہوا زمین تک آیا تمام سر میرا پھٹ گیا اور بہت چوٹ آئی اوسوقت بھی
مجھے خوشی ہوئی اور اللہ نے اپنے فضل سے ہر سیڑھی پر ایک اقلیم ولایت کا کشف
مجھے عطا فرمایا مین نے دل مین کہا کیا اچھا ہوتا کہ سیڑھیان بے گنتی ہوتین تا کہ
بے تعداد ولایت کی اقلیمون کا کشف مجھے حاصل ہو جاتا ۔ اور ایک بار مین ایک ایسی
مجلس مین گیا جہان کوئی مجھسے واقف نہ تھا ایک مسخرہ نے مجھپر پیشاب ڈالدیا
اوسوقت مین خوش ہوا ایک بار میرے کپڑون مین چلوے بہت پڑ گئے تھے اور وہ
کاٹا کرتے تھے میرے دل کو شاہی لباس یاد آیا اور دل مجھسے کہنے لگا یہ فقیری تونے کیون

اختیار کی اوسوقت بھی مین خوش ہوا کیونکہ میری حالت خواہش نفس کے خلاف تھی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپنے فرمایا ایک بار مین توکل کرکے جنگل کو نکل گیا اور یاد الٰہی کرتا رہا
کئی دن گذر گئے کچھ کھانے کو میسر نہ آیا میرے دل نے کہا کہ یہان سے قریب میرے
ایک دوست کا مکان ہی وہان چل اوس سے کچھ ملجائیگا فورًا مجھے خیال ہوا کہ میرے
توکل مین فرق آئیگا مین ایک مسجد مین گیا اور کہنے لگا توکلت علی الحی الذی لا یموت
یعنے مین نے اوس اللہ پر توکل کیا ہی جو زندہ ہی اور کبھی نہ مریگا غیبی آواز سنائی دی
دنیا کو اللہ نے متوکلون سے پاک کردیا ہی مین نے پوچھا کیون ندا آئی جو شخص کھانے
کے واسطے دوستون کے یہان جانے کا قصد کرے اوسے متوکل نہین کہتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک متوکل سے پوچھا آپ کہان سے کھاتے
ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا خدا سے پوچھو ایسے لغویات سے مجھے کیا سروکار ہے
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مینے ایک غلام خریدا اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہی
اُسنے کہا جس نام سے آپ پکارین مینے پوچھا کیا کھاتا ہی اُسنے کہا جو آپ دین مینے پوچھا
کیا پہنتا ہی اُسنے کہا جو آپ پہنائین مینے کہا کیا کرتا ہی اوسنے کہا جو آپ کہین مینے پوچھا
کیا چاہتا ہی اُسنے کہا جو آپ کی مرضی ہو بندے کو اپنی رائے سے کیا سروکار ہی مین نے
اپنے دل مین کہا اگر یونہین مین خدا کا تابع فرمان بندہ ہوتا تو کیا اچھا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی چہار زانو نہ بیٹھتے لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا ایکبار
مین چہار زانو بیٹھا تھا آواز سنی اے ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کیا مالک کے سامنے
مملوک اسی طرح بیٹھتے ہین اُسدن سے مین نے چہار زانو بیٹھنے سے توبہ کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا آپ کس کے بندے ہین آپ کانپنے لگے
اور گر پڑے دیر تک حالت بیقراری مین زمین پر لوٹا کیے پھر اوٹھکر یہ آیت پڑھی
ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا جو جو ہین آسمان اور زمین ست

بندے کو پہنچتی ہین سب اللہ کی عطا کی ہوئی ہین لوگون نے کہا پہلے ہی آپ نے
آیت کیون نہ پڑھدی آپ نے فرمایا مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر اپنے کو اللہ کا بندہ
ہون تو وہ بندگی کا حق طلب کریگا اور یہ کہہ نہین سکتا کہ اوسکا بندہ نہین ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ اوقات کسطرح گذارتے ہین آپنے
فرمایا میرے پاس چار سواریان ہین جب نعمت پاتا ہون شکر کی سواری پر سوار ہوکر
اُسکے سامنے جاتا ہون جب بندگی ظاہر ہوتی ہی اخلاص کی سواری پر سوار ہوکر
اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب بلا آتی ہی صبر کی سواری پر سوار ہوکر اوسکے سامنے
جاتا ہون اور جب کوئی گناہ سرزد ہوتا ہی توبہ و استغفار کی سواری پر سوار ہوکر
وسکے سامنے جاتا ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جبتک انسان اپنے اہل وعیال کو نہ چھوڑے
ور گھوڑے پر شب کو کتون کی طرح نہ کوٹے مردون کی صف مین نہین بیٹھ سکتا
ور آپکا یہ فرمانا بالکل درست ہی کیونکہ جب آپنے سلطنت چھوڑی ملک چھوڑا
دنیا مین ذلت وخواری اوٹھائی تو دولت فقر کما حقہ آپ کو ملی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مقام پر بہت سے مشائخ بیٹھے تھے آپ نے وہان بیٹھنا چاہا
اونھون نے آپکو اپنے پاس بیٹھنے نہ دیا اور کہا ابھی تم سے بادشاہت کی بو آتی ہی
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ باوجود اس کمال ذاتی کے بھی اون مشائخ
نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو تو یہ جواب دیا معلوم نہین دوسرون کو کیا
جواب دیتے اور خدا ونکا مرتبہ اللہ ہی جان سکتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا کہ دلون پر اللہ سے کیون پردہ ہی آپنے
فرمایا اسلیے کہ جسے خدا دشمن جانتا ہی دل اوسکو دوست رکھتے ہین اور آخرت
کی نعمتون کو بھولے ہوے ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ کسی نے آپ سے وصیت چاہی آپ نے فرمایا خالق کو دوست بنا اور مخلوق کو چھوڑ دے دوسرے نے وصیت چاہی آپ نے کہا بندھے کو کھول اور کھلے کو بند کر اوسنے کہا مین اسکا مطلب نہین سمجھا آپ نے فرمایا روپیہ کی الفت ترک کر اور تھیلی کا منہ کھول دے اور خیرات کر او زبان کو بُری باتون سے بند کر۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے حالت طواف مین ایک شخص سے کہا کہ جبتک تو نعمت اور عزت اور خواب اور توانگری کا دروازہ اپنے اوپر بند کر کے سختی اور ذلت اور بیداری اور درویشی کا دروازہ نہ کھولے گا جبتک تو صالحین کا مرتبہ حاصل نہین کر سکتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا چھ خصلتین اختیار کر ایک یہ کہ جب اللہ کا گناہ کرے تو اوسکی روزی نہ کھا دوسرے جب گناہ کرنا چاہے تو اوسکے ملک سے باہر نکلجا تیسرے گناہ ایسی جگہ کر جہان وہ نہ دیکھے چوتھے قبض روح کے وقت ملک الموت سے تاخیر چاہہ تاکہ تو توبہ کرے پانچوین نکیرین کو قبر مین اپنے پاس نہ آنے دینا چھٹے جب تو دوزخ مین بھیجا جائے تو نہ جانا اوسنے یہ سب باتین سنکر کہا کہ انمین کوئی امر بھی انسان کر نہین سکتا مین کیونکر کر دونگا آپ نے فرمایا اگر یہ باتین تجھسے نہین ہوسکتین تو گناہ نہ کر اوسنے آپ کے سامنے گناہون سے توبہ کی اور مر گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ جب ہم اللہ سے دعا مانگتے ہین قبول نہین ہوتی آپ نے فرمایا تم اللہ کو جانتے ہو مگر اوسکی بندگی نہین کرتے اوسکے رسول اور قرآن کو پہچانتے ہو مگر اطاعت نہین کرتے اور اوسکی نعمتین کھاتے ہو مگر شکر نہین کرتے اور بہشت ملنے کا اور دوزخ سے بچنے کا سامان نہین کرتے اور شیطان کو دشمن جانتے ہو مگر اوس سے عداوت نہین کرتے اور جانتے ہو کہ

Marfat.com

موت آتا ہی مگر اوسکا سامان نہین کرتے اور والدین کو قبر مین دفن کرتے ہو مگر اوس سے عبرت نہین حاصل کرتے اور جانتے ہو کہ مجھ مین بھی عیب ہین مگر دوسرونکی عیب جوئی کرتے ہو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا جو شخص بھوکا ہو کیا کرے آپ نے فرمایا صبر کرے یہانتک کہ مرجاوے اور خونبہا قاتل پر ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا آجکل گوشت مہنگا ہی آپ نے فرمایا ہمین خریدنا نہ چاہیے خود ہی سستا ہو جائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کی دعوت کی ایک شخص کا انتظار تھا لوگون نے کہا وہ نہ آئیگا اور بڑا بدمزاج ہی آپ نے فرمایا قاعدہ ہی کہ پہلے روٹی کھاتے ہین پھر گوشت تم لوگون نے پہلے ہی گوشت کھالیا یعنے غیبت کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ پھٹے کپڑے پہنے ہوئے حمام مین جانے لگے لوگون نے کہا آپ جذبے مین آگر فرمانے لگے جب مفلس کو شیطان کے گھر جانے نہین دیتے اللہ کے گھر مین انسان بغیر بندگی کیے ہوے کیسے جانے پائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سفر حج مین ایک دن آپ نے فاقہ کرکے بسر کی شیطان نے کہا بلخ کی سلطنت چھوڑکر تمھین یہ ملا کہ بھوکے پیاسے حج کو جا رہے ہو آپ کہتے ہین کہ مین نے کہا اے اللہ تو نے دشمن کو دوست پر مقرر کیا ہی حکم ہوا تمھاری جیب مین جو کچھ ہی اوسے پھینکدو تو غیب تمپر ظاہر ہو مین نے جیب مین ہاتھ ڈالا اوس مین کچھ چاندی تھی جو بھولے سے پڑی رہ گئی تھی مین نے پھینکدی شیطان بھاگ گیا اور غیبی قوت مجھے ملگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین خرمے چننے گیا جب دامن بھرتا تھا کوئی مجھسے خرمے چھین لیتے تھے چالیس بار ایسا ہی ہوا اکتالیسوین مرتبہ

Marfat.com

کسی نے خرمے نہ چھینے غیبی آواز مین نے سنی کہ چالیس باراون سونے کی ڈھالون کے مقابلے مین ہی جو زمان سلطنت مین تمھارے آگے لوگ لیکر چلتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ کو باغ کی نگہبانی سپرد کی ایک بار وہ باغ مین آیا اور آپ سے کہا میٹھا انار لے آؤ آپ کئی انار لائے مگر سب کھٹے نکلے اوسنے کہا اتنا زمانہ تمھین انار کھاتے گذرا لیکن ابتک تمھین میٹھے اور کھٹے کی تمیز نہوئی آپ نے کہا مجھے تو نے باغ کی نگہبانی سپرد کی ہی انار کھانے کے لیے مقرر نہین کیا مالک نے کہا تیری اتقا سے ظاہر ہوتا ہی کہ تو ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہی آپ اسی وقت باغ سے نکلکر کسی طرف چلے گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب مین ایک کتاب ہاتھ مین لیے دیکھا پوچھا یہ کتاب کیون لیے ہو وہ کہنے لگے اسمین اللہ کے دوستون کے نام لکھتا ہون مین نے پوچھا کیا اسمین میرا نام بھی لکھوگے اونھون نے کہا تو خدا کا دوست نہین ہی مین نے کہا خدا کے دوستون کا تو دوست ہون تھوڑی دیر وہ خاموش رہے پھر کہا حکم آلہی ہی کہ پہلے تیرا نام لکھون پھر دوسرون کا کیونکہ اس راہ مین امید نا امیدی سے حاصل ہوتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ہی ایک شب مین بیت المقدس مین تھا چونکہ خدام رات وہان کسیکو رہنے نہین دیتے تھے مین نے چٹائی اوڑھ لی تاکہ خدام مجھے نہ دیکھین کچھ رات گذری تھی کہ دروازہ آپ ہی آپ کھل گیا اور ایک بزرگ مع چالیس آدمیون کے ٹاٹ کا لباس پہنے ہوے آئے اور محراب مین دو رکعت نماز پڑھکر محراب کی طرف پشت کرکے بیٹھے ایک نے اونمین سے کہا آج کوئی شخص ایسا بھی مسجد مین ہی جو ہم مین سے نہین ہی اون بزرگ نے کہا کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہی چالیس شبانہ روز ہوگئے ہین مگر ابتک اوسے عبادت کا مزہ نہین ملا ہی مین اونکے نام

آیا اور کہا آپ سچ کہتے ہین مگر مزہ نہ ملنے کا سبب بھی بتائیے اونھون نے کہا کہ
تو نے فلان دن بصرے مین کھجورین مول لین تھین وہان ایک کھجور بیچنے والے کی
پڑی ہوئی تھی تو نے اپنی سمجھکر اوٹھالی آپ بصرے مین آئے اور اوس سے اپنا
قصور معاف کرایا وہ دوکاندار کہنے لگا جب یہ حال ہی تو مین اس کام کو چھوڑتا
ہون اور دوکان ترک کرکے گروہِ ابدال مین داخل ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ جنگل مین جا رہے تھے ایک سپاہی نے آپ سے پوچھا تو کون ہی آپ نے کہا بندہ ہون اوسنے پوچھا آبادی کدھر ہی آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا اوسنے کہا تو مجھسے تمسخر کرتا ہی پھر آپ کے گلے مین رسی ڈالکر مارتا ہوا آبادی مین لایا آپ کا سر ٹوٹ گیا آبادی مین اوس سے لوگون نے کہا تو نے کیا غضب کیا یہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہین وہ معذرت کرنے لگا آپ نے فرمایا تو نے یہ حال کرکے مجھے بہشت کا مستحق کیا مین تیرے لیے دعا کرتا ہون کہ تو بھی بہشت پاوے۔ ایک بزرگ نے خواب مین جنتیون کو دیکھا کہ آستینون مین موتی بھرے ہوے ہین اون بزرگ نے سبب پوچھا سب نے کہا کہ ایک نادان نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا سر پھوڑا ہی ہمین حکم ہوا ہی کہ جب وہ جنت مین آوین تو اونپر یہ موتی نچھاور کرین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مست کو آپ نے دیکھا کہ اوسکا منھ لتھڑا ہوا ہی آپ نے دھو دیا اور فرمایا کہ جس منھ سے خدا کا ذکر ہوتا ہو وہ اس حالت مین نہ رہنا چاہیے جب وہ مست ہوشیار ہوا لوگون نے اوس سے واقعہ بیان کیا اوسنے توبہ کی اور یاد الٰہی کرنے لگا آپ نے خواب دیکھا کہ موکلان قضا و قدر کہتے ہین تمنے اللہ کے واسطے اوسکا منھ دھویا اللہ نے تمھارا دل دھو دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد مبارک صوفی رحمہ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین حضرت ابراہیم

ابن ادہم رحمہ اللہ کے ساتھ سفر بیت المقدس مین تھا ایک بیابان مین دوپہر کے وقت ایک انار کے درخت کے نیچے اوترے اور دو رکعت نماز پڑھی اوس درخت سے آواز آئی ای ابا اسحٰق میرا انار کھا کے مجھے بزرگ کر آپ نے سر جھکا لیا جب تین بار اوس درخت سے یہی آواز آئی مین نے آپ سے کہا آپ سنتے ہین آپ نے کہا ہان پھر آپ نے دو انار اوسمین سے توڑے ایک خود کھایا ایک مجھے دیا وہ درخت چھوٹا تھا اور اسکا انار کھٹا ہوتا تھا جب ہم بیت المقدس سے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت بہت بڑا اور خوشنما ہو گیا ہی اور اوسکا انار میٹھا ہو گیا اس سے زائد یہ ہوا کہ سال مین دوبار پھلنے لگا اوسکی برکت کیوجہ سے لوگون نے اوس درخت کا نام رمان العابدین رکھدیا اور بزرگ لوگ اوسکے سایے مین بیٹھا کرتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بزرگ سے ایک پہاڑ پر باتین کر رہے تھے اون بزرگ نے پوچھا مرد حق کے کمال کی کیا پہچان ہی آپ نے کہا اگر پہاڑ سے کہے چل تو چلنے لگے فوراً پہاڑ چلنے لگا آپ نے پہاڑ سے کہا مین نے تجھسے چلنے کو نہین کہا تھا بلکہ ایک مثال دی تھی پہاڑ رک گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ آپ کے ساتھ کشتی مین تھے یکایک طوفان آیا لوگون کو ڈوبنے کا خوف ہوا غیب سے آواز آئی ڈوبنے کا خوف نہ کرو کیونکہ تمہارے ساتھ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کشتی پر ہین طوفان دور ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کشتی پر سوار تھے طوفان آیا آپ نے قرآن کھولکر ہاتھ مین لیا اور کہنے لگے اے اللہ ہمارے ساتھ تیری کتاب ہی اگر ہم ڈوبے تو یہ بھی ڈوبے گی طوفان غائب ہو گیا آواز آئی لا نفعل ہم ایسا نہ کرینگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کشتی پر سوار ہونے لگے ملاح نے دام مانگے آپکے پاس کچھ نہ تھا آپ نے نماز پڑھکر دعا کی اے اللہ ملاح دام مانگتا ہی تمام ریت سونا

Marfat.com

ہوئی آپ نے ایک مٹھی ریت ملاح کی دیدی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ دجلے کے کنارے بیٹھے ہوے اپنی گدڑی سی رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر آپ سے کہا کہ بلخ کی سلطنت چھوڑکر آپ کو کیا ملا آپ نے سوئی دریا مین ڈالدی اور اشارہ کیا ہزارون مچھلیان دجلے سے نکلین اور سب کے منھ مین سونے کی ایک ایک سوئی تھی آپ نے کہا مجھے یہ سوئیان نہین چاہئین اپنی سوئی چاہتا ہون ایک چھوٹی مچھلی سامنے آئی اوسکے منھ مین آپکی سوئی تھی آپ نے لے لی اور اوس پوچھنے والے سے کہا کہ بلخ کی سلطنت ترک کرکے جوادنی بات مجھے حاصل ہوئی یہ ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک کنوین مین ڈول ڈالکر کھینچا تو ڈول مین سونا بھرا ہوا تھا اوسے پھینکدیا پھر ڈول ڈالا اکی چاندی سے بھرا ہوا نکلا تیسری بار موتیون سے بھرا ہوا نکلا آپ نے کہا یا اللہ مین طہارت کیواسطے پانی چاہتا ہون وہی مجھے دے مین اس دنیاوی مال پر فریفتہ نہونگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار سفر حج مین کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے اونھون نے کہا ہمارے پاس کھانا نہین ہی آپ نے فرمایا خدا پر یقین رکھو پھر کہا اگر زر کی طمع ہی تو اس درخت کی طرف دیکھو وہ تمام درخت سونے کا ہو گیا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ درویشون کے ساتھ ایک قلعہ کے قریب پہونچے تو وہان قیام کیا اور آگ جلائی ایک درویش نے کہا کہ یہان آگ اور پانی دونون ہین اگر حلال گوشت ملتا تو بھونتے آپنے فرمایا خدا گوشت بھیجدینے پر قادر ہی یہ فرماکر آپ نے نماز کی نیت باندھی شیر کے غرانے کی آواز آئی درویشون نے دیکھا کہ شیر ایک گورخر کو انکی طرف لا رہا ہی اونھون نے گورخر کو پکڑکر ذبح کیا اور کباب لگائے اور شیر نگہبانی کے لیے بیٹھا رہا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آخری زمانہ مین تحقیق نہین ہوئی کہ آپ نے کہان انتقال کیا اسلیے کہ آپ گم ہوگئے تھے بعض بغداد مین بعض شام مین بعض حضرت لوط علیہ السلام کے مزار کے پاس آپ کی قبر کہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی وفات کے بعد ندائے غیبی اہل عالم نے سنی کہ آج دنیا کی امان نے وفات پائی لوگون کو یہ سنکر تعجب ہوا پھر آپ کی وفات کی خبر سنی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۱ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف و مجاہدے مین دستگاہ کامل حاصل تھی آپکو اپنے ماموں حضرت علی حشرم رحمہ اللہ سے بیعت تھی آپ علم اصول و فروع کے بڑے زبردست عالم تھے مرو مین آپکی ولادت ہوئی اور بغداد مین آپنے سکونت اختیار کی آپکی توبہ کا قصہ یون لکھا ہی کہ آپ کو کچھ جنون تھا ایک دن اوسی حالت مین کسیطرف جارہے تھے راہ مین ایک کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی دیکھی آپنے اوس کاغذ پر عطر لگا کر ایک بلند مقام پر رکھدیا اُسی شبکو خواب مین کسی بزرگ کو حکم ہوا کہ جاکر بشر حافی رحمۃ اللہ کو بشارت دیدو کہ جسطرح تو نے ہمارے نام کو خوشبو سے معطر کر کے بلند مقام پر رکھا اور اوسکی عظمت کی اوسیطرح ہم تجھے برائیون سے پاک کر کے مراتب اعلیٰ عطا کرینگے جب وہ بزرگ بیدار ہوے خیال کیا کہ بشر حافی تو فاسق ہی شائد یہ خواب مین نے غلط دیکھا ہی وضو کیا اور نماز پڑھکر سو رہے پھر یہی خواب دیکھا پھر بیدار ہوے اور یہی خیال کر کے سو رہے تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا صبح کو اون بزرگ نے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کو بلایا معلوم ہوا شراب خانے مین ہین آپ خود شراب خانہ کے دروازے پر گئے معلوم ہوا کہ بشر حافی رحمہ اللہ مست پڑے ہین ان بزرگ نے کہا اونسے کہدو کہ ایک شخص اللہ کا پیغام لایا ہی آپ نے یہ سنکر فرمایا معلوم نہین عتاب آمیز ہے یا

عقاب آلود اور سب سے کہا مین اب تم لوگون سے رخصت ہوتا ہون یہ کہکر باہر آئے اور توبہ کی پھر آپ کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا کہ آپکا نام باعث تسکین خلق ہو گیا چونکہ آپ ذوق و شوق الٰہی مین برہنہ پا رہتے تھے اسلیئے آپکو حافی کہتے ہین آپ سے لوگون نے ننگے پاؤن رہنے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب مین نے توبہ کی تھی تو ننگے پاؤن تھا اب جوتا پہننے سے مجھے شرم آتی ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہمنے انسان کے واسطے زمین کا فرش بچھایا ہی اور بادشاہون کے فرش پر جوتا پہنکر چلنا ادب کے خلاف ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ اولیاء اللہ مین ایک جماعت ایسی بھی ہوئی ہی جو ڈھیلے سے استنجا نہین کرتی تھی اور زمین پر نہین تھوکتی تھی اسلیئے کہ اونھین ہر مقام پر اور ہر چیز مین خدا کا نور نظر آتا تھا حضرت بشر حافی رحمہ اللہ بھی اسی جماعت مین سے تھے اور نور الٰہی سالک کے لیے بجائے آنکھ کے ہوتا ہی اور وہ اوس سے سوا خدا کے کسی شئی کا معائنہ نہین کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ جسکی آنکھ سراسر نور الٰہی ہو وہ دوسرے کو ہرگز دیکھ ہی نہین سکتا جیسا مروی ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثعلبہ کے جنازے کے ساتھ انگوٹھون کے بھل چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس بات کا خوف ہی کہین میرا پاؤن ملائکہ کے پرون پر نہ پڑجائے اور یہان مراد ملائکہ سے اللہ کا نور ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ اکثر حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کے ساتھ رہتے اور آپ کے بہت معتقد تھے ایک بار آپکے شاگردون نے کہا تعجب ہی کہ آپ عالم اور محدث اور مجتہد ہو کر ہر وقت ایک دیوانہ کے ساتھ پھرا کرتے ہین آپ نے فرمایا جو علوم مجھے آتے ہین اونھین مین اوس دیوانہ سے بہتر جانتا ہون لیکن وہ دیوانہ اللہ کو مجھ سے زائد جانتا ہی۔ اور حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ آپ سے کہتے حدثنی عن ربی یعنے مجھسے میرے خدا کی باتین کہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ گھر مین جا رہے تھے ایک قدم دروازے کے اندر اور دوسرا باہر تھا کہ حیرت طاری ہوئی اور تمام رات آپ اوسی طرح کھڑے رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکدن آپ پریشان اپنی بہن کے گھر گئے اور کوٹھے پر چڑھنے لگے کئی سیڑھیان چڑھے تھے کہ حیرت طاری ہوئی اور تمام رات آپ اوسی حیرت مین رہے جب صبح ہوئی تو مسجد جاکر آپ نے نماز فجر ادا کی پھر بہن کے یہان آئے بہن نے پوچھا رات کو تمھارا کیا حال تھا آپ نے فرمایا مین اس حیرت مین تھا کہ بغداد مین دو کافرون کا نام بشر ہی اور میرا بھی یہی نام ہی خدا نے مجھے اسلام عطا فرمایا معلوم نہین مجھپر کیون یہ عنایت فرمائی اور اونھین کیون اس نعمت سے محروم رکھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت بلال خواص رحمہ اللہ کو میدان بنی اسرائیل مین حضرت خضر علیہ السلام ملے اونھون نے اونسے پوچھا آپ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی شان مین کیا فرماتے ہین حضرت خضر علیہ السلام نے کہا وہ اوتاد ہین پھر پوچھا حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ کون ہین اونھون نے فرمایا صدیق ہین پھر پوچھا حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی نسبت کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا کہ وہ ایسے یکتا ہین کہ اونکے بعد اونکا مثل کوئی نہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا وہ صفت عبادت سے متصف تھے اور حضرت سہل رحمہ اللہ کو دیکھا وہ اشارت سے موصوف تھے اور حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کو پرہیزگاری مین بے مثل پایا۔ لوگون نے مجھسے پوچھا آپ کس پر زائد مائل ہین مین نے کہا کہ بشر حافی پر کہ وہ میرے اوستاد ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فن حدیث پڑھکر تمام کتابون کو زمین مین دفن کر دیا اور کبھی کوئی حدیث بیان نہ کی اور فرماتے تھے مین اس لیے حدیث نہین بیان کرتا کہ مجھے

Marfat.com

نام آوری کی خواہش ہے اگر یہ عیب مجھ مین نہوتا تو حدیث بیان کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا بغداد مین اکل حلال اور حرام مین تمیز بہت کم ہے آپ کہان سے کھاتے ہین آپ نے فرمایا جہان سے تم کھاتے ہو پوچھا یہ مرتبہ آپ کو کیونکر حاصل ہوا فرمایا نوالہ کم اور ہاتھ کوتاہ کرنے سے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ کھا کر ہنسنے والا مرتبہ مین اوس شخص سے کم ہوتا ہے جو کھانے کے بعد روتا ہے اور فرمایا کہ حلال مین بھی فضول خرچ ہوتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ سالن کس چیز کا کھانا چاہیے آپ نے فرمایا کہ عافیت کا سالن کھاؤ۔

نقل کیا ہے۔ کہ چالیس برس سے آپ کا دل چاہتا تھا کہ بکری کی سری کھائین لیکن کبھی آپ نے تناول نہ فرمائی۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کا دل باقلے کا ساگ کھانے کو چاہتا تھا مگر کبھی آپ نے وسے تناول نہ فرمایا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جو نہر ملازمان شاہی کی جاری کی ہوئی ہوتی اوسکا پانی آپ نہ پیتے

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ کہتے ہین مین ایک بار موسم سرما مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ برہنہ سردی سے کپکپا رہے ہین مین نے پوچھا اسقدر تکلیف آپ کیون گوارا کر رہے ہین آپ نے فرمایا مجھے خیال ہوا کہ درویش محتاج ہونگے اسوقت سردی کی وجہ سے اونکا کیا حال ہوگا اور میرے پاس مال نہ تھا کہ انکی مدد کر سکتا اسلیے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ تن ہی سے اونکی موافقت کرون۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا یہ مرتبہ آپ کو کیونکر ملا آپ نے فرمایا مین نے اللہ کے سوا کسی سے اپنا حال ظاہر نہین کیا لوگون نے کہا آپ وعظ و نصیحت کیون

نہین کرتے آپ نے فرمایا مین وعظ و نصیحت سے اس امر کو اچھا سمجھتا ہون کہ جو خدا کو نہ جانتا ہو اوسکے سامنے خدا کا ذکر کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد بن ابراہیم المطیب رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپ نے مجھسے کہا کہ حضرت معروف رحمہ اللہ سے میرا پیام کہدینا کہ مین نماز فجر پڑھکر تمھارے پاس آؤنگا مین نے پیغام پہونچا دیا اور آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہا عشا کی نماز بھی ہم پڑھ چکے مگر آپ نہ آئے مجھے تعجب ہوا کہ حضرت بشر کا ایسا بزرگ اور وعدہ خلاف کرے مین مسجد کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ آپ ضرور آئینگے کہ حضرت بشر رح نے اپنا مصلے اوٹھایا اور دجلے پر پہونچے سطح آب پر چلتے حضرت معروف سے باتین کین اور صبح تک بیٹھے رہے پھر اوسی طرح پانی پر سے آپ واپس ہوے مین نے آپ کا قدم پکڑکر کہا کہ میرے لیے دعا فرمائیے آپ نے دعا دی اور فرمایا کسی سے ظاہر نہ کرنا آپ کی زیست تک مین نے یہ حال کسی سے نہین کہا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مجمع مین آپ رضائے الٰہی کے اوصاف بیان کررہے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ صوفی ہونے کی وجہ سے خلق سے کچھ نہین لیتے گو ہم جانتے ہین کہ آپ واقعی صاحب کمال ہین لیکن اگر آپ پوشیدہ لوگون سے لیکر فقرا کو دیدیا کرین اور خود توکل مین بسر کرین تو کوئی نقصان نہین معلوم ہوتا ہی آپ کے دوستون کو یہ بات ناگوار ہوئی مگر آپ نے بخندہ پیشانی اوس سے فرمایا کہ اہل فقر تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہین کہ خلق سے روگردان رہتے ہین کسی سے سوال نہین کرتے اگر بے سوال کیے بھی کوئی دے تو نہین لیتے تکا شمار روحانیون مین ہی یہ لوگ اللہ سے جو مانگتے ہین پاتے ہین۔ دوسرے وہ ہین کہ سوال کرنا نا جائز ہین مگر جو کچھ بے سوال کیے ہوے ملتا ہی اوسے لے لیتے ہین یہ متوسط درجہ کے ہوتے ہین اور متوکل کہلاتے ہین اور انھین بہشت اور اوسکی تمام نعمتین ملین گی

تیسرے وہ ہین کہ صبر کرتے ہین اور خواہش نفس کو دور کرتے ہین اور اپنی اوقات کو یاد الٰہی مین صرف کرتے ہین اعتراض کرنیوالے نے کہا مین تیرے قول سے راضی ہوا اللہ تجھسے راضی رہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک بار حضرت علی جرجانی رحمہ اللہ ایک چشمہ کے قریب بیٹھے تھے مین اونکے سامنے گیا وہ مجھے دیکھتے ہی یہ کہتے ہوے بھاگے کہ آج مجھسے بڑا گناہ ہوا کہ مین نے آدمی کو دیکھ لیا مین دوڑکر اونکے قریب پہونچا اور کہا مجھے وصیت کیجیے اونھون نے فرمایا فقر کو چھپائے رکھ اور صبر اختیار کر خواہش نفسانی کو ترک کر اور دنیا مین اپنا گھر قبر سے زائد خالی کر رکھ تاکہ موت کے وقت تجھے دنیا چھوڑنیکا افسوس نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ ملک شام سے قافلہ حج کو جاتا تھا اہل قافلہ نے آپ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے آپ نے کہا تین شرطون کو اگر تم منظور کرو تو مین تمھارے ساتھ چلون پہلی شرط یہ ہی کہ کوئی شخص زاد سفر ساتھ نہ لے دوسرے کسی سے طالب نہو تیسرے اگر کوئی کچھ دے تو قبول نہ کرے اون لوگون نے کہا پہلی دو شرطین تو ہم ادا کرسکتے ہین مگر تیسری شرط ہمسے ادا نہین ہوسکتی کہ ملتی ہوئی چیز کو چھوڑدین آپ نے فرمایا تمھارا توکل حاجیون کے زاد سفر پر ہی یعنے اگر تم لوگ دل مین یہ امر ٹھان لیتے کہ جو کوئی کچھ دے نہ لین گے تو اللہ پر توکل ہوجاتا اور بہت جلد مرتبہ ولایت حاصل ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایک دن جب مین اپنے گھر مین آیا تو دیکھا کہ ایک شخص میرے یہان موجود ہی مین نے اوس سے پوچھا تو کون ہے جو بے اجازت میرے گھر مین چلا آیا اوس مرد نے کہا مین خضرؑ ہون مین نے اونسے کہا میرے لیے دعا فرمائیے اونھون نے کہا اللہ تجھے عبادت کرنے کو

Marfat.com

آسان کردے مین نے کہا کچھ اور دعا فرمائیے اونھون نے کہا الٰہی تیری عبادت کو مجھسے بھی پوشیدہ رکھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرے پاس ہزار درہم ہین مین چاہتا ہون کہ حج کر آؤن آپ نے فرمایا کہ حج سے تو یہ بہتر ہی کہ کسی مقروض کا قرض ادا کردے یا یتیم اور عیالدار کو دے کہ اونھین اس سے فائدہ ہو اور تجھے حج سے زائد ثواب ملے اوسنے کہا میرا دل حج کرنے کو بہت چاہتا ہی آپ نے فرمایا یہ روپیہ تو نے حرام کمائی سے حاصل کیا ہی یہی وجہ ہی کہ تو اس سے زائد ثواب نہین حاصل کرسکتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ قبرستان مین گئے دیکھا کہ مردے آپسمین جھگڑتے ہین آپ نے دعا کی اے اللہ یہ اسرار مجھے بھی معلوم ہو جائے حکم ہوا جھگڑنے والون سے پوچھ لے مین نے اونسے پوچھا اونھون نے کہا ایک ہفتہ ہوا کہ ایک مسلمان نے تین بار سورۂ اخلاص پڑھکر اوسکا ثواب ہم سب کو بخشا تھا جسے ہم اوس ثواب کو بانٹ رہے ہین مگر ابھی وہ ختم نہین ہوا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا ای بشر کچھ تجھے معلوم ہی کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا رتبہ تیرے ہمعصرون سے کیون زائد کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا آپ نے فرمایا چونکہ تو نے اتباع میری سنت کی کی اور نیکوکارون کی عظمت کی اور مسلمانون کو نصیحت کی اور میرے اصحاب اور اہلبیت سے محبت پیدا کی اسلیے اللہ نے تجھے یہ مرتبہ عطا کیا دوبارہ آپ نے حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کو خواب مین دیکھا عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا امیر لوگ ثواب حاصل کرنے کے واسطے جو شفقت فقیرون پر کرتے ہین اچھی ہی اور اس سے زائد یہ امر پسندیدہ ہی کہ فقرا امیرون سے کوئی حاجت بیان

کریں بلکہ اللہ پر اعتماد قوی رکھیں۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا دیکھو پانی کا قاعدہ ہی کہ جب تک بہتا ہے صاف رہتا ہی اور جہاں رکا اوسکا رنگ کیچڑ کا ایسا ہو جاتا ہی اور فرمایا دنیا مین جو شخص عزیز ہونا چاہے وہ ان تین چیزون سے دور رہے خلق سے حاجت طلب کرنا دوسرون کو برا کہنا کسی کے مہمان کے ساتھ جانا اور فرمایا جو اپنی نمود دنیا مین چاہتا ہی اوسکو حلاوت آخرت کی نہین ملتی اور فرمایا اگر قناعت سے صرف عزت دنیا ہی حاصل ہوتی تو بھی قناعت اچھی تھی اور فرمایا یہ خیال کہ لوگ مجھے اچھا جانین دنیا کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا جبتک انسان اپنے اور نفس کے درمیان مین لوہے کی دیوار کا پردہ نہین قائم کرتا عبادت کی حلاوت نہین پاتا اور فرمایا یہ تین کام سب سے زائد دشوار ہین مفلسی مین سخاوت خلوت مین پرہیزگاری خوف مین سچائی اور فرمایا پرہیزگاری شبہون سے صاف ہونے کو اور نفس کی ہر وقت گرفت کرنے کو کہتے ہین اور فرمایا زہد ایسا فرشتہ ہی کہ سوا خالی دل کے اور کہین نہین رہتا اور غم جہان رہتا ہی دوسری چیز کو آنے نہین دیتا اور فرمایا بندے کو اللہ نے معرفت اور صبر سے زائد کوئی بزرگ چیز نہین دی ہی اور فرمایا جو عارف ہین وہی اللہ کے خاص بندے ہین اور فرمایا جو شخص حق کے ساتھ دل صاف رکھے اوسی کو صوفی کہتے ہین اور فرمایا وہ لوگ عارف ہین جنکو اللہ کے سوا کوئی نہین پہچانتا اور کوئی انکی عزت نہین کرتا مگر اللہ کے لیے اور فرمایا جو شخص آزادی کا ذائقہ چکھنا چاہے اوسے لازم ہی کہ اپنے خیال کو پاک و صاف رکھے اور فرمایا جو دنیا مین صدق دل سے اعمال صالحہ کرتا ہی اوسے لوگون کے پاس بیٹھنے سے وحشت ہوتی ہی اور فرمایا اہل دنیا کو تم ترک کرو اسلیے وہ دنیا کو ترک نہین کرتے ہین اور فرمایا بخیل کی صورت دیکھکر انسان کا دل

Marfat.com

سخت ہوجاتا ہی اور فرمایا اہل اسلام کو اہل اسلام کا ادب نکرنا بے ادبی کی علامت
ہی اور فرمایا کبھی اہل دنیا کی صحبت مین بیٹھنا مجھے پسند نہوا نہ اونکو میری صحبت پسند
آئی اور فرمایا مین موت کا نوالہ ہون اور موت کا نوالہ وہی شخص ہوتا ہی جو تنہا
مین ہوتا ہی اور فرمایا انسان کو اوسوقت تک کمال نہین حاصل ہوتا ہی جبتک
دشمن اوس سے بیخوف نہوجائین۔ اور فرمایا اگر تو عبادت الٰہی نہ کرسکتا ہو تو نافرمانی
بھی نہ کر اور فرمایا انسان کو تکبر اور خود بینی دور کرنا چاہیے اور فرمایا اگر کوئی شخص
تمام عمر شکر کے سجدہ مین پڑا رہے تو بھی حق شکر کا ادا نہین ہوسکتا اور فرمایا اللہ
نے ازل مین تیرا ذکر دوستون مین کیا ہی اب تو دوستون مین ہونے کی کوشش کر
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کے سامنے توکلت علی اللہ کہا یعنے مین نے توکل
اللہ پر کیا ہی۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہی اگر تو اللہ پر توکل کرتا تو اوسکے کیے
ہوے کامون پر راضی رہتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کو کرب اور بیچینی
زائد ہوگئی لوگون نے کہا کیا آپ دنیا کی زندگی کو دوست رکھتے ہین آپ نے
فرمایا نہین چونکہ مجھے اللہ کے دربار مین جانا ہی اسلیے خوف کر رہا ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت ایک شخص آپ کے پاس آیا اور افلاس کی شکایت
کی آپ نے جو پیراہن پہنے ہوے تھے اوسے دیدیا اور مستعار پیراہن لیکر
خود پہنا اور اسی مین وفات فرمائی۔
نقل کیا ہی۔ کہ جبتک آپ بغداد مین رہے کسی چارپایے نے راہ مین لید
نہین کی اس خیال سے کہ آپ برہنہ پا پھرتے ہین کہین نجاست آپکے پانون
مین نہ بھر جائے ایک دن سر راہ ایک چارپایہ نے لید کی اوسکا مالک سمجھ گیا
کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ بعد وفات ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھپر عتاب کرکے کہا تو دنیا مین مجھسے اسقدر کیون ڈرتا تھا کیا تجھے نہین معلوم تھا کہ مین کریم ہون۔ دوسرے نے خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور فرمایا کل یا من لا یاکل واشرب یا من لا یشرب یعنے کھا اسلیے کہ تونے دنیا مین میری یاد کی وجہ سے کچھ نہین کھایا تھا اور پی اسلیے کہ تونے دنیا مین میری یاد کی وجہ سے کچھ نہین پیا تھا۔ دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور آدھی جنت مجھپر حلال کردی اور فرمایا اے بشر اگر تو آگ مین بھی سجدے کرتا تو بھی اس امر کا شکر تجھسے نہ ادا ہوسکتا کہ ہمنے تجھے اپنے بندون کے دلو نمین جگہ دی دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور فرمایا تجھپر مرحبا ہو اسلیے کہ جب ہمنے تجھے دنیا سے اوٹھایا تو کوئی دنیا مین تجھسے زائد ہمارا دوست نہین تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت نے اکر حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مین کوٹھے پر روئی کات رہی تھی اور شاہی روشنی راستے سے گذری مینے اوس روشنی مین تھوڑا سوت کاتا اب فرمایئے کہ وہ جائز ہی یا نہین حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اوس عورت سے پوچھا تو کون ہی جو ایسی بات پوچھنے آئی اوسنے کہا کہ مین حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی بہن ہون فرمایا تیرے لیے ناجائز ہی کیونکہ تیرا خاندان پرہیزگاری کا ہی تو اپنے بھائی کی پیروی کر وہ ایسے تھے کہ مشتبہ کھانے پر ہاتھ بڑھاتے تو ہاتھ اونکی پیروی نہ کرتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا دل میرا بادشاہ ہی اور اوسکی رعیت تقوی ہی مجھ مین یہ طاقت نہین کہ بغیر اجازت سفر کرون رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ طریقت الٰہی کے بادشاہ تھے آپ اسرار توحید سے بہت واقف تھے آپ کی عبادت اور ریاضت مشہور عالم ہی اہل مصر آپکو زندیق کہا کرتے تھے اور تا زیست سب لوگ آپ کے منکر رہے مترجم کہتا ہی کہ زندیق معرب ہی اصل اسکی زندہ ہی اور زندہ منسوب ہی زند کی طرف اور زند ایک کتاب کا نام ہی جسکو مزدک نے زمانہ کسری قباد مین ظاہر کیا تھا اور مزدک ایک کافر کا نام ہی کہ مزدکیہ قوم کا سردار تھا اور وہ خود اور اوسکی کتاب زند تعدد آلہ کے قائل تھے اوسکے متبعین کو مزدکیہ کہتے ہین اور مزدک کو نوشیروان نے قتل کیا تھا اور دین زنادقہ کا تمام ادیان سماویہ سے جدا ہی اور اسلیے زندیق اوسکو کہتے ہین جو بے دین ہو زندیق کی پوری تفصیل مین ملا احمد بن سلیمان رومی مؤلف الایضاح والاصلاح نے ایک رسالہ لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو دیکھ لے انتہی آپ نے اپنے اوصاف کسی پر ظاہر نہو نے دیے آپ کی توبہ کا قصہ اسطرح پر منقول ہی کہ لوگون نے آپ کو کسی عابد کی خبر دی آپ اوسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ ایک درخت مین اولٹا لٹکا ہوا کہ رہا ہی کہ اے تن جبتک تو عبادت الٰہی مین میری موافقت نہ کریگا تجھے اسی تکلیف مین رکھونگا یہانتک کہ تو مرجاے حضرت ذوالنون مصری یہ حال دیکھکر رونے لگے اوس عابد نے کہا یہ کون ہی جو بے شرم اور گنہگار پر ترس کھاکر رورہا ہی آپ اوسکے سامنے گئے بعد سلام علیک کے کیفیت دریافت کی اون بزرگ نے کہا کہ میرا جسم اللہ کی عبادت مین مستعد نہین ہی اسلیے یہ سزا مین نے اوسکو دی ہی آپ نے کہا مین سمجھا تھا کہ آپ نے کسی کو مار ڈالا ہی یا اور کوئی بڑا گناہ کیا ہی انھون نے کہا مخلوق سے ملنے سے زائد کوئی گناہ نہین ہی سب گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہین

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ واقعی آپ بڑے زاہد ہین اون بزرگ نے کہا اگر تمھین بڑا زاہد دیکھنا ہو تو اس پہاڑ پر جاکر دیکھو تو آپ وہان گئے ایک جوان کو دیکھا کہ عبادتخانے مین بیٹھا ہی اور اوسکا پاؤن کٹا ہوا باہر پڑا ہی اور کیڑے اوسے کھا رہے ہین اوس سے ماجرا پوچھا اوسنے کہا کہ مین ایکدن یہان بیٹھا تھا ایک حسین عورت آئی وسوسۂ شیطانی نے مجھے گھیرا مین اوٹھکر اوسکے پاس چلا غیب سے آواز سنائی دی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ تیس برس خدا کی عبادت کی آج شیطان کی اطاعت کرنے کا ارادہ ہی مین نے اُسی وقت اپنے اس پاؤن کو جو باہر پڑا ہی کاٹ ڈالا کیونکہ پہلے اسی پاؤن سے مین چلا تھا تم مجھ گنہگار کے پاس کیون آئے ہو اگر بڑے زاہد سے ملنا چاہتے ہو تو اس پہاڑ کی چوٹی پر جاؤ آپ وہان بلندی کی وجہ سے نہ جا سکے پھر اوس جوان نے خود اون بزرگ کا قصہ بیان کیا کہ مدت سے ایک بزرگ اس پہاڑ کی چوٹی پر عبادت الٰہی کیا کرتے ہین۔ ایک دن اونسے کسی نے کہا کہ روزی کسب سے حاصل ہوتی ہی اونھون نے عہد کیا کہ وہ روزی جس مین مخلوقات کو دخل ہوگا مین نہ کھاؤنگا بہت دن اسی طرح گذرے اور اونھون نے کچھ نہ کھایا پھر اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیون کو بھیجا کہ وہ اونکے گرد پھرتی اور شہد دیتی ہین جسے وہ کھاتے ہین حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو ان باتون سے عبرت ہوئی اور یاد الٰہی کا جوش پیدا ہوا پہاڑ سے اوترے تو دیکھا کہ ایک اندھا پرندہ درخت سے اوترا آپ کو خیال ہوا کہ یہ بیچارہ کہان سے روزی پاتا ہوگا پھر دیکھا کہ اوس پرندے نے اپنی چونچ سے زمین کھودی اوسمین سے ایک سونے کی پیالی نکلی جسمین تل بھرے ہوے تھے اور دوسری چاندی کی پیالی نکلی جس مین گلاب بھرا ہوا تھا اوسنے وہ تل کھالئے اور گلاب پیا پھر جاکر درخت پر بیٹھ رہا اور وہ پیالیان گم ہوگئین آپ نے توکل علی اللہ کرلیا اور یقین کامل

ہو گیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہی اوسکو کبھی تکلیف نہین ہوتی پھر وہان سے جنگل کی
طرف چلے گئے وہان آپ کے چند قدیمی دوست بھی ملگئے اور سب نے جنگل مین
بہت بڑا خزانہ پایا او سپر ایک تختہ جسپر اللہ تعالی کا نام لکھا تھا بند تھا آپکے دوستون
نے آپس مین سب مال بانٹ لیا مگر آپ نے جس تختہ پر اللہ کا نام لکھا تھا لیکر چوما
اور بہت تعظیم کی ۔ اوسکی برکت سے آپنے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا
ہی اسے ذوالنون مصری رحمہ اللہ تمام لوگون نے مال لیا اور تو نے ہمارا نام
بلند کیا ہمنے اوسکے عوض مین علم اور حکمت کے دروازے تجھپر کھول دیے اسکے
بعد آپ شہر مین داخل ہوے ۔
نقل کیا ہی ۔ کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار ایک نہر پر پہونچا مین نے وہان وضو
کیا اوس نہر کے قریب ایک عالیشان محل تھا مین اوسے دیکھ رہا تھا کہ ایک حسین
عورت اوسکے کنگورے پر دکھائی دی مین نے اوس سے کہا کچھ بات کر اوسنے کہا
اسے ذوالنون مصری جب مین نے تمھین دور سے دیکھا تو سمجھی کوئی دیوانہ ہی
جب نزدیک سے دیکھا تو سمجھی عالم ہی جب اور بھی نزدیک سے دیکھا سمجھی عارف
ہی مگر اب معلوم ہوا کہ تم نہ دیوانے ہو نہ عالم نہ عارف مین نے پوچھا تیرے قول کی کیا
دلیل ہی اوسنے کہا اگر آپ دیوانے ہوتے تو وضو نہ کرتے اگر عالم ہوتے تو نامحرم کو
نہ دیکھتے اگر عارف ہوتے تو ماسوی اللہ کی طرف توجہ نہ کرتے یہ کہکر غائب ہو گئی
آپ فرماتے ہین مین سمجھ گیا کہ یہ عورت نہین تھی بلکہ تنبیہ غیبی تھی ۔
نقل کیا ہی ۔ کہ ایک بار آپ کشتی مین سوار تھے کسی تاجر کا موتی کھو گیا سب نے
آپ کو چور سمجھ کر مارنا شروع کیا جب آپکو بہت مارا آپ نے آسمان کی طرف
منہ کرکے کہا اسی اللہ تو جانتا ہی کہ مین چور نہین ہون فوراً دریا سے ہزارون مچھلیان
ایک ایک موتی منھ مین لیے ہوے نکلین آپنے ایک مچھلی سے موتی لیکر تاجر کو دیدیا

Marfat.com

کرامت دیکھکر اہل کشتی نے آپ سے معذرت کی اسلیے جب سے آپ کو ذوالنون کہتے ہین

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی صحبت کا یہ اثر تھا کہ آپ کی ہمشیرہ آپ کی خدمت مین ہا ضر رہتی تھین ایک دن جب اونھون نے آیت وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی پڑھی فرمانے لگین اے اللہ تو نے بنی اسرائیل کو من و سلوی دیا اور اہل اسلام کو نہین دیا جبتک تو من وسلوی نہ دیگا مین نہ بیٹھونگی فوراً من وسلوی برسا اوسی وقت آپ جنگل کی طرف نکل گئین اور اوس دن سے پھر آپ کا کچھ پتہ نہ ملا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ مین ایک پہاڑ پر گیا دیکھا کہ ہزارون مریض بیٹھے ہین اونسے سبب پوچھا اونھون نے کہا اس عباد تخانہ مین ایک عابد ہے سال بھر کے بعد باہر آتا ہی اور مریضون پر پھونکتا ہی سب کو صحت ہو جاتی ہی مین بھی اونکا منتظر رہا کچھ دن کے بعد وہ عابد باہر آئے گو وہ نہایت ضعیف تھے اور آنکھون مین حلقے پڑے ہوے تھے لیکن اونکی ہیبت سے پہاڑ کانپنے لگا اونھون نے آسمان کی طرف دیکھا پھر بیمارون پر پھونک ڈالی سب اچھے ہو گئے وہ چاہتے تھے کہ عباد تخانے مین جائین مین نے اونکا دامن پکڑا اور کہا آپ نے ظاہری بیمارون کو اچھا کیا میری باطنی بیماری کو بھی دفع کیجیے۔ اونھون نے فرمایا اے ذوالنون مصری میرا دامن چھوڑ دے اسلیے کہ اللہ دیکھ رہا ہی کہ تو اوسکے سوا دوسرے کا دامن پکڑے ہی کہین ایسا نہو کہ تجھے میرے اور مجھے تیرے حوالہ کردے اور دامن چھڑا کر عباد تخانے مین چلے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن لوگون نے آپ کو روتا دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ رات کو سجدے مین میری آنکھ جھپک گئی تھی خواب مین دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جب مین نے مخلوق کو پیدا کیا تو اوسکے دس حصے ہوے جب مین نے اونکے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص اولیاء اللہ کو بے وقوف سمجھا کرتا تھا آپ نے اوسے اپنی انگوٹھی دیکر فرمایا کہ نانبائی کے پاس لیجا اور اسے ایک دینار کو فروخت کرلا وہ گیا نانبائی نے کہا قیمت زائد ہی اوسنے آکر حال بیان کیا آپ نے فرمایا صراف کے پاس لیجا صراف نے ایک ہزار اوسکی قیمت لگائی اوسنے آپ سے آکر بیان کیا آپ نے فرمایا جسطرح اوس نانبائی نے اس انگوٹھی کو نہین پہچانا اسی طرح تو اولیاء اللہ کے مراتب سے ناواقف ہی اوسنے اپنے خیال سے توبہ کی اور اولیاء اللہ کو صاحب مرتبہ سمجھنے لگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ دس برس مزیدار کھانے کو آپکا دل چاہا کیا مگر کبھی آپ نے تناول نہ فرمایا ایک بار عید کی رات کو دل نے کہا کل عید ہی اگر مجھے لذیذ کھانا دیجیے تو بہت اچھا ہو آپ نے کہا اگر تو اس امر کو قبول کرے کہ مین دو رکعت نماز مین قرآن ختم کرون تو لذیذ کھانا تجھے دونگا دل نے قبول کیا آپ نے دو رکعت مین پورا قرآن پڑھا اور صبح کو لذیذ کھانا لائے نوالہ کھانے کیلیے اٹھایا پھر رکھدیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے بعد فراغ نماز لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب مین نے نوالہ کھانے کا ارادہ کیا دل نے کہا دس برس کے بعد آج میری مراد پوری ہوا چاہتی ہی مین نے نوالہ رکھکر دل سے کہا قسم ہی اللہ کی کہ کبھی تیری مراد پوری نہوگی اوسی وقت ایک مرد سر پر لذیذ کھانے کی دیگ رکھے ہوے آیا اور کہا مین غریب آدمی ہون کبھی میرے اہل وعیال نے لذیذ کھانا نہین کھایا تھا آج مین نے اونکے لیے لذیذ کھانا تیار کیا تھا اسلیے کہ کل عید ہی اونھین کھلاونگا مجھے نیند آئی سو رہا خواب مین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا کہ اگر تو قیامت مین مجھسے ملنا چاہتا ہی تو یہ لذیذ کھانا ذوالنون مصری کو دے اور میری طرف سے پیغام کہدینا کہ تھوڑی دیر نفس کے

Marfat.com

ساتھ صلح کرکے اس کھانے کے دو ایک نوالے کھالو آپ نے فرمایا تابعدار کو تابعداری سے انکار نہین ہو سکتا اور اوسمین سے تھوڑا کھانا تناول فرمالیا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ کے مراتب زائد ہوگئے اور لوگون کو اوسکی واقفیت نہو سکی تو لوگ آپ کو زندیق کہنے لگے اور خلیفہ سے آپ کا حال بیان کیا اوسنے آپ کو بلایا لوگ آپ کے پاؤنمین بیڑیان ڈالکر دربار مین لا رہے تھے ایک بڑھیا نے کہا اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ خلیفہ کا خوف نہ کر کیونکہ وہ بھی مثل تیرے خدا کا بندہ ہی اوسکے بعد ایک بہشتی نے آپ کو ٹھنڈا پانی پلایا آپ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ایک دینار اسے دیدو اوسنے نہ لیا اور کہا قیدی سے لینا جوانمردی کے خلاف ہی جب آپ دربار مین آئے خلیفہ نے آپ کو قید خانے بھیجا آپ چالیس دن قید خانے مین رہے آپ کی بہن روزانہ ایک ٹکیہ آپ کو دے آتی تھین جب آپ قید خانے سے نکلے تو وہ سب ٹکیان اوسی طرح رکھی تھین آپ کی بہن نے کہا وہ ٹکیان حلال کمائی کی تھین آپنے کیون نہ کھائین آپ نے کہا مجھے داروغہ کے ہاتھ سے ملتی تھین اور وہ بدطینت تھا جب آپ آگے بڑھے تو گر پڑے اور سر پھٹ گیا مگر آپکے بدن یا کپڑے پر خون کی چھینٹ نہین پڑی اور جتنا خون زمین پر گرا تھا وہ بھی غائب ہوگیا پھر آپ خلیفہ کے پاس گئے اوسنے آپ سے کئی سوال کیے آپ نے معقول جوابات دیے سب لوگ آپ کی فصاحت و بلاغت سے دنگ ہوگئے پھر خلیفہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بہت اعزاز کے ساتھ آپ کو مصر روانہ کیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت احمد سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ ایک سونے کا طشت آپ کے سامنے رکھا ہی اور آپ کے گرد سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی ہی آپ نے فرمایا تو بادشاہون سے بہت ملتا ہی اسکا اثر میرے دل پر ایسا ہوا کہ مینے توبہ کی اور چلتے وقت آپ نے مجھے

ایک درم دیا وہ ایسی برکت کا تھا کہ مین اوسی کو صرف کرتا ہوا آجتک پہونچ گیا
نقل کیا ہی کہ آپ کا ایک مرید تھا جسنے چالیس چلے کھینچے تھے اور چالیس حج
کیے تھے اور چالیس سال نہ سویا تھا اور چالیس برس مراقبہ کیا تھا ایک بار اوسنے
آپ سے کہا کہ اتنی ریاضت مین نے کی مگر ابتک اللہ نے مجھ سے کلام نہین کیا
نہ اسرار غیبی مجھپر ظاہر ہوے مین اللہ کی شکایت نہین کرتا بلکہ اپنی بدقسمتی پر روتا
ہون آپ نے فرمایا آج پیٹ بھر کر کھانا کھا اور عشا کی نماز نہ پڑھ اور رات بھر خوب
سو اوسنے پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر نماز ترک کرنے کو اوسکا دل نہ چاہا عشا کی نماز
پڑھکر سو رہا خواب مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے
ہین اللہ تعالیٰ بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ہماری درگاہ مین جلد آسودہ ہو جانیوالا
مخنث ہی اور کہتا ہی کہ چالیس برس کی عبادت کا تجھے عوض دونگا اور ذوالنون
مصری رحمہ اللہ سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین تجھے شہر مین رسوا کرونگا
تاکہ آئندہ تو ہمارے عشاق کو مکر نہ سکھائے اوسنے تمام حال آپ سے آکر عرض
کیا آپ خوشی کے مارے رونے لگے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی
اعتراض کرے کہ کیسے ممکن ہی کہ شیخ مرید کو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے مانع ہو
اور سو رہنے کا حکم دے تو ہم جواب دینگے کہ شیخ مثل اطبا کے ہوا کرتے ہین اور کبھی
ضرورت کے وقت اطبا زہر سے علاج کیا کرتے ہین جب اونھین یہ امر معلوم ہو جاتا
ہی کہ اسی زہر سے صحت ہوگی چونکہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ نماز عشا ترک نہ کریگا
آپ نے اوسے یہ حکم دیا جیسے اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
ذبح نہونگے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اونکے ذبح کرنیکا حکم فرمایا اور طریقت
مین اکثر امور ایسے بھی پیش آتے ہین جو ظاہر میں شریعت کے خلاف اور در اصل صحیح
ہوتے ہین جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو لڑکے کے مار ڈالنے کا حکم نہین کیا گیا

مرضی تھی جو دو مرتبہ مین آیا جسکے بیچ حاصل نہین ہوتا اور راہ طریقت مین قدم
رکھتا ہی وہ زندیق اور واجب القتل ہی مگر یہ امر درست ہی کہ ہر کام شروع کے
موافق کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ نے ایک بدوی نہایت ضعیف اور دُبلے کو طواف
کرتے دیکھا اوس سے پوچھا کیا تو خدا کا دوست ہی اوسنے کہا ہان آپ نے پوچھا
تیرا دوست تیرے نزدیک ہی یا دور اوسنے کہا نزدیک ہی آپ نے پوچھا موافق
ہی یا مخالف اوسنے کہا موافق آپ نے کہا جب تو خدا کا دوست ہی اور وہ تیرے
قریب اور موافق بھی ہی تو تو اسقدر ضعیف کیون ہو رہا ہی اوسنے کہا اوسکا قرب
عذاب دوری سے زائد سخت ہی ۹ نزدیکان رابیش بود حیرانی۔

نقل کیا ہی کہ حالت سفر مین آپ نے ایک عورت سے محبت کی انتہا پوچھی
اوسنے کہا محبت کی انتہا نہین ہی اسلیے کہ دوست کی انتہا نہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ اون لوگون مین سے ایک شخص کے پاس گئے جو عاشق
خدا بنے ہوے تھے اور اپنے کو عشاق خدا مشہور کیا تھا وہ بیمار تھا آپ کو دیکھکر
کہنے لگا وہ شخص ہرگز خدا کا دوست نہین ہوتا جو اوسکے دیے ہوے درد سے
تکلیف پائے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے کو خدا کا دوست مشہور کرتا ہی وہ ہرگز
خدا کا دوست نہین ہوتا اوسنے اپنے اس فعل سے توبہ کی اور کہا آج سے مین اپنے
کو خدا کا دوست مشہور نہ کرونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ بیمار تھے ایک شخص عیادت کو آیا اور کہا دوست کا درد پسندیدہ
ہی آپ خفا ہوکر فرمانے لگے کہ اگر اوسے جانتا اس بے ادبی سے نام نہ لیتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے اپنے دوست کو خط مین لکھا کہ اللہ مجکو اور تجکو نادانی
کے جاڑوں سے یعنے امور دنیا سے ہم دونون کو بیخبر کردے اور پھر اپنی مرضی

کے مطابق کام کرائے اور راضی ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین میرا گذر ایک جنگل مین ہوا اور وہ جنگل برف سے
بھرا ہوا تھا مین نے دیکھا کہ ایک یہودی ہر طرف دانہ چھڑک رہا ہی مین نے اوس
سے پوچھا کیا کرتا ہی اوسنے کہا آج برف کی وجہ سے چڑیون نے دانہ نہین پایا مین اونکے
لیے دانہ چھڑک رہا ہون شاید اللہ مجھے اسکا ثواب دے مین نے کہا غیر کا دانہ و...
پسند نہین ہوتا اوسنے کہا نہ سہی مگر میرا کام تو اللہ دیکھتا ہی یہی میرے لیے کافی ہے
پھر مین نے اوس یہودی کو زمانہ حج مین گرد خانہ کعبہ کے بڑے ذوق وشوق سے طواف
کرتے ہوے دیکھا وہ مجھسے کہنے لگا دیکھیے جو دانے مین نے چھڑکے تھے کیسا اچھا مجھے
اونکا پھل ملا مجھے جوش آیا مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کیا اے اللہ تو نے تھوڑے
سے دانون کے عوض مین اوس یہودی کو جسنے چالیس برس تک آگ پوجی ...
نعمت دی اسقدر کیون کوئی ارزان فروشی کریگا ندائے غیبی ہوئی مین جو چاہتا
ہون کرتا ہون کسی کو میرے امور مین دخل نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے اپنے ایک دوست کو اوسکے مرنے کے
بعد خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا اوسنے جواب دیا کہ اللہ نے
مجھے بخشدیا اسوجہ سے کہ مین نے دنیا مین کبھی کسی سے کچھ نہین لیا اور کبھی اس
خوف کی وجہ سے پیٹ بھر کر نہ کھایا کہ عبادت مین نقصان ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ نماز کو کھڑے ہوتے تو فرماتے۔ اے اللہ مین
تیری درگاہ مین کس پانون سے آؤن اور کس آنکھ سے قبلہ کی طرف دیکھون
اور کس زبان سے تیرا راز کہون اور کس تعریف کے ساتھ تیرا نام لون مین
بے سروسامان ہوکر تیری بارگاہ مین آیا ہون اور بے بسی کی وجہ سے مین نے
حیا کو ترک کیا ہی۔ اسکے بعد نیت باندھکر نماز ادا کرتے اور کہتے آج مجھ سے

Marfat.com

تکلیفین پیش آئین تجھ سے بیان کر رہا ہون مگر کل قیامت مین اپنے اعمال کی وجہ سے جو تکلیفین تو دیگا کس سے کہونگا اے اللہ مجھے عذاب کی شرمندگی سے بچا۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی سبحان وہ ہی جو اہل معرفت کو خوف آخرت کی وجہ سے علائق دنیا سے محفوظ رکھتا ہی اور فرمایا پردون مین سب سے بڑا پردہ آنکھون کا ہی جسکی وجہ سے منہیات پر نظر نہین پڑتی اور فرمایا جس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوتا ہی اوسکو حکمت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا گناہون سے توبہ کرکے پھر گناہ کرنا جھوٹون کی توبہ ہی اور فرمایا اوس سے زائد کوئی خوش حال نہین ہی جو پرہیزگاری کا لباس پہنے ہو اور فرمایا کم کھانے والے کا جسم تندرست رہتا ہی اور کم گناہ کرنے والے کی روح تندرست رہتی ہے اور فرمایا جو شخص بلا پر صبر کرے اوس سے تعجب نہین بلکہ تعجب اوس سے ہی جو بلا پر راضی ہو۔ اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے سیدھی راہ پاتے ہین اور اوس سے نہ ڈرنے والے گمراہ ہوجاتے ہین اور فرمایا غضب الٰہی اوس شخص پر ہوتا ہی جو درویشی سے ڈرتا ہی اور فرمایا انسان پر چھ چیزون سے خرابی آتی ہی ایک نیک عمل مین کوتاہی کرنا دوسرے شیطان کی اطاعت کرنا تیسرے موت کو نزدیک نہ جاننا چوتھے خدا کی رضامندی ترک کرکے مخلوق کی رضامندی اختیار کرنا پانچوین خواہش نفس کی وجہ سے سنت ترک کرنا چھٹے اکابر کی غلطی کو اپنے لیے سند ماننا اور اونکے فضائل پر نظر نہ کرنا اور غلطی کی وجہ سے اونپر الزام عائد کرنا۔ اور فرمایا صاحب ہمت سلامتی سے نزدیک ہوتا ہی اور صاحب ارادت منافق ہوتا ہی یعنے صاحب ہمت کسی سے سوال نہین کرتا اور صاحب ارادت تھوڑی سی چیز پر پھسل پڑتا ہی اور فرمایا پرہیزگارون کی صحبت مین زندگانی کا لطف ملتا ہی اور فرمایا ایسے شخص سے دوستی پیدا کرنا

چاہیے جو تیرے ناراض ہونے سے راضی ہو اور فرمایا اگر تو اہل صحبت ہونا چاہتا
تو دو ستون سے اسطرح صحبت کر کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کی یعنے کبھی ذرہ برابر آپ کی مخالفت نہ کی
جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو صاحب کا خطاب دیا
اور فرمایا محبت الٰہی کی یہ علامت ہے کہ کسی امر مین اوسکے حبیب کی مخالفت نہ
کرے اور فرمایا خدا کے ساتھ موافقت اور خلق کو نصیحت اور نفس کی مخالفت اور
دشمن سے عداوت کر اور فرمایا اوس سے زیادہ کوئی بیوقوف طبیب نہین ہے جو
مستونکا علاج مستی کی حالت مین کرتا ہے یعنے جو شخص ایسے آدمی کو جو نشہ دنیا سے
بیہوش ہو نصیحت کرتا ہے بیوقوف ہے اور فرمایا مست سے ہوشیاری کے بعد توبہ
کرانا چاہیے اور فرمایا جس بندے کو اللہ دوست رکھتا ہے اوسے اوسکے نفس کی خرابی
دکھلاتا ہے اور جسے ذلیل کرتا ہے اوسے اوسکے نفس کی خواری نہین دکھاتا اور
فرمایا نیک وہ ہے کہ بُری طرف نظر نہ کرے اور بُری بات نہ سنے اور فرمایا جسے مخلوق
دوست ہوتی ہے خالق اوسے دوست نہین رکھتا اور فرمایا خلوت سے زائد اخلاص
کی راہ دکھانیوالی مین نے کوئی چیز نہین دیکھی جو شخص خلوت اختیار کرتا ہے وہ
اخلاص کے ستون کو مضبوط پکڑ لیتا ہے اور فرمایا پہلے قدم پر تو اللہ کو نہین پا
اور اس سے یہ مراد ہے کہ جبتک اللہ تجھے نہ ملجائے تو اپنے کو نیا طالب سمجھ
فرمایا جو لوگ اللہ سے دور ہوتے ہین اونکی نیکیاں مقربین کے گناہ کے برابر
ہوتی ہین اور فرمایا جب انسان صدق دل سے توبہ کرتا ہے تو سب گناہ اوسکے محو
ہوجاتے ہین اور فرمایا جب ازل مین ارواح انبیا کی صف قائم ہوئی تو حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی روح تمام ارواح سے سبقت کر کے روضۂ وصل
مین داخل ہوئی اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ اللہ اپنے محب کو اوسوقت محبت عطا

Marfat.com

جب اوسکے دل سے خوف فراق کو دور کردیتا اور فرمایا ہر چیز کی سزا مقرر ہی اور یاد سے
غافل ہونا محبت کی سزا ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو نصیحت ایسی کرے جسپر خود
عامل ہوچکا ہو اور فرمایا عارف کو ہر وقت خوف زائد ہوتا ہی اسوجہ سے کہ ہر لحظہ
اوسے قرب الٰہی زائد ہوتا ہی اور عارف کی پہچان یہ ہی کہ مخلوق مین رہکر مخلوق
سے جدا ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے کو عارف کہتے ہین اور جسمین یہ صفت
نہو وہ عارف نہین ہی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء علما تمام بندون سے
زائد اللہ کا خوف کرتے ہین اور فرمایا عارف کی ایک حالت نہین رہتی اوسلیے
کہ ہر وقت عالم غیب سے اوسپر اسرار ظاہر ہوتے ہین اوسی کے مطابق اوسکی
حالت بھی بدلتی رہتی ہی اور فرمایا عارف کا ادب سب سے زائد ہوتا ہی اسلیے
کہ معرفت اونھین ہر وقت مؤدب بناتی رہتی ہی اور فرمایا معرفت تین قسم
کی ہوتی ہی ایک معرفت توحید کی جو عموماً ہر مسلمان کو حاصل ہوتی ہی دوسرے
معرفت حجت وبیان کی یہ حکما اور بلغا اور علما کو حاصل ہوتی ہی تیسرے معرفت
صفات وحدانیت کی یہ اولیاء اللہ کیواسطے خاص ہی جو کچھ اللہ انھین عطا فرماتا
ہی کسی کو نہین دیتا اور کسی کو انکے مراتب کی خبر نہین ہوتی ہی اور فرمایا اسرار الٰہی پر
واقف ہونے کو معرفت کہتے ہین۔ اور فرمایا دعوی معرفت کا نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر
تو دعوی کریگا تو جھوٹا ہوگا دوسرے معرفت عارف اور معروف کے ایک ہوجانے
کو بھی کہتے ہین اگر تو معرفت کا دعوی کریگا تو دو حال سے خالی نہین یا تیرا دعوی
سچ ہوگا یا جھوٹ اگر دعوی سچا ہی تو تونے اپنی تعریف کی اور قاعدہ ہی کہ صدیق
اپنی تعریف نہین کرتے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لست
بخیرکم مین تمسے بہتر نہین ہون اور اس بارہ مین حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ
کا خود یہ قول ہی اکبر ذنبی معرفتی ایاہ یعنے میرا بڑا گناہ اوسکا پہچانتا ہی۔

Marfat.com

اور اگر تیرا دعوی جھوٹا ہی تو تو عارف نہین غرض یہ ہی کہ عارف اپنی زبان سے
اپنے کو عارف نہ کہے۔ اور فرمایا جس عارف کو قرب زائد ہوتا ہی اوسے حیرت
بھی زائد ہوتی ہی قاعدۂ کلیہ ہی کہ جو چیز آفتاب سے زائد قریب ہوگی اوسی پر
اوسکا اثر بھی زائد ہوگا بیت نزدیکان را بیش بود حیرانی * کالیشان دانند
سیاست سلطانی * یعنے جنکو بادشاہ کا قرب حاصل ہوتا ہی وہ اوسکے قہر و
غضب سے واقف ہوتے ہین اسلیے وہ بادشاہ سے بہ نسبت اور لوگون کے
زائد ڈرتے ہین آپ سے لوگون نے عارف کی پہچان دریافت کی آپ نے فرمایا
عارف اوسے کہتے ہین جو بغیر علم کے اللہ کو جانے اور بغیر آنکھ کے دیکھے اور بغیر
خبر سنے واقف ہو اور بغیر مشاہدے کے جان لے اور بغیر صفت کی اوسے پہچانے
اور بغیر کشف اور حجاب کے اوس سے ملاقات کرے اسلیے کہ عارف فنا فی اللہ
ہوجاتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ نے کہا ہی جس بندے
کو مین اپنا دوست بناتا ہون اوسکے لیے کان ہوجاتا ہون تاکہ وہ مجھسے سنے
اور آنکھ ہوجاتا ہون تاکہ مجھسے دیکھے اور زبان ہوجاتا ہون تاکہ مجھسے بات
کرے اور ہاتھ ہوجاتا ہون تاکہ مجھسے پکڑے اور فرمایا آخرت کے بادشاہ زاہد ہین
اور زاہدون کے بادشاہ عارف ہین اور فرمایا صحبت الٰہی اختیار کرنا اسکا نام
ہی کہ جتنی چیزین اوس سے دور کرنے والی ہین سب سے خود دور رہے اور فرمایا
بیمار دل کی چار نشانیان ہین ایک عبادت سے مزہ نہ پانا دوسرے خدا کا خوف
نہ کرنا تیسرے دنیا کی چیزون سے عبرت نہ حاصل کرنا چوتھے علم کی بات سنکر اوسپر
عمل نہ کرنا۔ اور فرمایا مقام عبودیت مین پہونچنے والے کی یہ پہچان ہی کہ خواہش
نفس اور لذت دنیا کو اوسنے ترک کر دیا ہو اور فرمایا عبودیت کہتے ہین دل و
جان سے اللہ کا مطیع بنجانے کو اور فرمایا علم موجود ہی لیکن عمل علم کے موافق

کم ہی اور اخلاص عمل میں کم ہی اور جب موجود ہی لیکن صدق جب میں کم ہی
اور فرمایا عام لوگ گناہوں سے اور خاص غفلت سے توبہ کرتے ہیں اور فرمایا توبہ
کی دو قسمیں ہیں ایک توبۂ انابت دوسرے توبۂ استجابت توبۂ انابت تو اسکا نام
ہی کہ انسان خوف عذاب الٰہی کی وجہ سے توبہ کرے اور توبۂ استجابت شرم سے
توبہ کرنے کو کہتے ہیں یعنے بندہ یہ شرم کرکے توبہ کرے کہ میری عبادت اللہ کی بزرگی
کے مقابلہ میں ہیچ ہی اور فرمایا تمام اعضا کے لیے توبہ مقرر ہی دل کی توبہ یہ ہی کہ
حرام چھوڑنے کی نیت کرے آنکھ کی توبہ یہ ہی کہ حرام شئی کی طرف نہ دیکھنے کی نیت
کرے اور کان کی توبہ یہ ہی کہ غیبت اور بری باتیں نہ سننے کی نیت کرے
اور ہاتھ کی توبہ یہ ہی کہ منہیات کی طرف نہ بڑھانے کی نیت کرے اور پاؤن کی
توبہ یہ ہی کہ برے مقام پر نہ جانے کی نیت کرے اور پیٹ کی توبہ یہ ہی کہ حرام
چیز نہ کھانے کی نیت کرے اور شرمگاہ کی توبہ یہ ہی کہ زنا و بدکاری نہ کرنے
کی نیت کرے اور فرمایا خوف کرنے والے کا عمل اچھا ہوتا ہی اور امید کرنے
والے کی نیکی فائدہ دیتی ہی اور فرمایا بندے کو خوف ایسا کرنا چاہیے کہ قوت میں
امید سے زائد ہو اور فرمایا کہ تلاش حاجت فقر کی زبان سے کرنا چاہیے نہ حکم کی
زبان سے اور فرمایا خودبینی اور غرور کی خلوت سے مجھے وہ دروستی جسمیں کدورت
و غبار ہو زائد پسند ہی اور فرمایا میری جان کی غذا ذکر الٰہی ہی اور شراب اوسکی
تعریف ہی اور لباس اوس سے شرم کرنا ہی اور فرمایا کہ شرم اسے کہتے ہیں کہ جو گناہ
بھلے ہوگئے ہوں اوسکی سزا کا خوف کرتا رہے اور فرمایا دوستی کی وجہ سے انسان
بات کرتا ہی اور شرم کی وجہ سے چپ رہتا ہی اور خوف کی وجہ سے بے آرام رہتا ہی
اور فرمایا تقوی اوسکو کہتے ہیں کہ ظاہر کو گناہ اور نافرمانی سے آلودہ نہ کرے اور باطن
بیہودہ باتوں سے بچائے اور ہر وقت اللہ کا تصور کرے یعنے ہر لحظہ اپنے

دل مین خیال کرتا رہی کہ مین اللہ کے سامنے ہون اور اللہ میرے تمام افعال کو دیکھتا
ہی پس مجھے گناہ اور فضول باتین کرنا نہ چاہییے اور فرمایا صادق اُسے کہتے ہین جو ہمیشہ
سچ بولے اور فرمایا صدق اللہ کی تلوار ہی اور جس پر یہ تلوار چلی اوسکے دو ٹکڑے ہوے
اور فرمایا صدق زبانی محزون اور صدق باطنی موزون ہی اور فرمایا مراقبہ
نام ہی اچھا وقت اللہ پر نثار کرنے کا اور مراقبہ اوس چیز کو بزرگ سمجھنا ہی
جسے اللہ نے بزرگی دی ہی اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہی اوسکی طرف نہ دیکھنے
کو بھی مراقبہ کہتے ہین اور فرمایا وجد ایک بھید ہی دل مین اور سماع نفس کی دوا ہی
جو حق سے سماع سنتا ہی حق کی طرف راہ پاتا ہی اور جو نفس سے سنتا ہی زندیق
ہو جاتا ہی اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین کہ انسان دنیا مین کسی سے طالب نہو اور
اللہ پر بھروسا کرے اور خود بندہ بنکر مالک کی اطاعت کرے اور فرمایا توکل نام ہی
ترک تدبیر کا اور کبر اور غرور چھوڑنے کا اور فرمایا اُنس اسے کہتے ہین کہ علائق دنیا سے
روگردان ہو کر خدا اور اوسکے دوستون کی محبت انسان اپنے دل مین پیدا کرے
اور اللہ کے دوستون سے محبت کرنا در اصل اللہ سے محبت کرنا ہی اور فرمایا جب
اولیاء اللہ کو اُنس کی عیش مین ڈالتے ہین تو گویا جنت مین نور کی زبان سے اللہ
اونسے باتین کرتا ہی اور جب ہیبت کی عیش مین ڈالتے ہین تو گویا دوزخ مین نار کی
زبان سے گفتگو ہوتی ہی اور اللہ کے مونس کی یہ پہچان ہی کہ جب اُسے آگ مین
ڈالین تو اوسکی ہمت ذرا کم نہین ہوتی اور فرمایا علامت اُنس خالق کی یہ ہی کہ
انسان اُنس مخلوق کو ترک کردے اور فرمایا فکر عبادتون کی کنجی ہی اور نفس و ہوا
کی مخالفت کرنا وصال حق کی علامت ہی اور جو کوئی دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہی
روح سے عالم غیب کا مشاہدہ کرتا ہی اور فرمایا رضا تلخی قضا پر خوش ہونے کو
کہتے ہین اور مصیبت اور بلا مین دوستی کا دم بھرنے کو رضا کہتے ہین اور فرمایا جو

Marfat.com

تقدیر پر راضی ہو اپنے نفس کو خوب جانتا ہی اور فرمایا جبتک صدق اور صبر شامل ہو خلاص کامل حاصل نہین ہوتا اور فرمایا اپنے کو دشمن یعنے شیطان سے بچانا کو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا علامت صاحب اخلاص کی یہ ہی کہ وہ تعریف سے خوش اور ہجو سے ناخوش نہو اور اعمال نیک کرکے بھلا دے اور اونکے عوض کا قیامت مین اللہ سے طالب نہو اور فرمایا خلوت مین سب چیزون سے زائد مشکل اخلاص ہی اور فرمایا جو شخص آنکھون سے دیکھتا ہی اوسکی مثال علم کی ہی اور جو دل سے دیکھتا ہی اوسکی مثال یقین کی ہی اور فرمایا یقین کا پھل صبر ہی اور صاحب یقین کی تین علامتین ہین ایک ہر چیز مین اللہ کو دیکھنا دوسرے ہر کام مین اوسکی طرف رجوع کرنا تیسرے ہر حال مین اوس سے مدد مانگنا اور فرمایا کہ یقین سید اور آرزو کی کوتاہی کو پکارتا ہی اور آرزو کی کوتاہی زہد کو پکارتی ہی اور زہد حکمت کو پکارتا ہی اور حکمت عاقبت بینی کے درخت مین پھل اور پھول پیدا کرتی ہی اور فرمایا رتبہ مین تمام دنیا سے زائد تھوڑا سا یقین ہی اسلیے کہ یہ آخرت کی خوشحالی کی طرف مائل کرتا ہی اور اس سے تمام ملکوت کا معائنہ حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اہل یقین کی یہ پہچان ہی کہ دنیا مین مخلوق کی مخالفت کرے اور اونکی مدح نہ کرے اور اونکی عطا سے فائدہ نہ اٹھائے اور اگر خلق اسے تکلیف دے یہ اونکے آزار کا ارمان نہو اور فرمایا خلق سے انس کرنے والے کا شمار فرعونیون مین ہوتا ہی اور نفس کی نگہداشت نہ کرنے والا اخلاص سے دور رہتا ہی اور فرمایا جسے اللہ کی حضوری حاصل ہی اوسے خلق سے کچھ سروکار نہین ہوتا اور فرمایا جسنے دعوی حق بینی کا کیا دیدار الہی سے محروم ہوتا ہی اور اپنے دعوے مین جھوٹا ہوتا ہی اور جسے حق بینی حاصل ہوتی ہی وہ اسکا اظہار برا سمجھتا ہی اور فرمایا ہرگز مرید نہین ہوتا جبتک خدا سے زائد پیر کا فرمانبردار نہو اور فرمایا جو شخص خطرات قلبی کو

دور کرکے خالصاً للہ مراقبہ کرتا ہی اللہ اوسکے ظاہر مین اوسکو بزرگ کرتا ہی اور فرمایا
اللہ سے ڈرنے والا اوسی کی طرف مائل ہوتا ہی اور جو اُسپر مائل ہوتا ہی نجات پاتا
ہی اور فرمایا قناعت کرنے والے کو تمام اہل عالم سے زائد راحت ہوتی ہی اور سب کا
سردار ہو جاتا ہی اور فرمایا جو شخص ایسے کام مین تکلیف اُٹھاتا ہی کہ وہ کام اوسکے
کارآمد نہو وہ اوس چیز کو برباد کرتا ہی جو اوسکے لیے کارآمد ہوتی ہی اور فرمایا
خدا سے ڈرنیوالے کے دل مین خدا کی دوستی پورے طور سے ہوتی ہی اور اوسکو
عقل کامل ملتی ہی اور فرمایا جو شخص مشکل کام حاصل کرنا چاہتا ہی سخت مشکل
مین پڑتا ہی اور جو شخص ایسی چیز طلب کرتا ہی جس سے اوسے فائدہ نہین ہوسکتا
وہ اوس چیز کو ضائع کرتا ہی جو اُسے فائدہ پہونچا سکتی ہی اور فرمایا اگر تو حق پر کم
افسوس کرتا ہی تو یہ دلیل اس بات کی ہی کہ حق کا مرتبہ تیرے نزدیک کم ہی اور
فرمایا جسکے ظاہر سے اوسکے باطن کا حال نہ معلوم ہو اوسکی صحبت نہ اختیار کرنا چاہیے
اور فرمایا جو شخص دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی ماسوی اللہ کو خود بھول جاتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے خدا کو کیونکر پہچانا
آپ نے کہا مین نے اوسے اوسکی وجہ سے پہچانا اور خلق کو رسول کی وجہ سے پہچانا
یعنے اللہ ہی اور اُسکا رسول بھی ہی اور چونکہ اللہ خالق ہی اسلیے اُسے خالق سے
پہچان سکتے ہین اور رسول خلق ہی اور خلق کو خلق ہی کی وجہ سے پہچان سکتے
ہین پس مین نے بھی خالق کو خالق کی وجہ سے اور خلق کو خلق کی وجہ سے پہچانا
پھر پوچھا خلق کے بارہ مین آپ کیا کہتے ہین آپ نے کہا خلق غیب کی وحشت ہی
لوگون نے پوچھا بندہ خدا سے کب طالب ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اپنے نفس
اور تدبیرون سے عاجز ہو جاتا ہی لوگون نے پوچھا کن لوگون کی صحبت اختیار کرنا
چاہیے آپ نے فرمایا جن کے پاس مال نہو اور ہر حال مین تمھارے شریک ہون اور

تمہارے تغیر سے متغیر ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ بندہ خوف کی راہ کب طے کر سکتا ہے
آپ نے فرمایا جب وہ اپنے کو بیمار جانے اور بیماری نا ہونے کے خوف سے
دنیا کی تمام چیزوں سے پرہیز کرے لوگوں نے پوچھا کس وقت بندہ بہشت کا مستحق
ہوتا ہے آپ نے فرمایا جب ان پانچ چیزوں کو اختیار کرے ایک ایسی استقامت جسمین
برگشتگی نہو دوسرے ایسا اجتہاد جسمین غلطی نہو تیسرے ظاہر و باطن مین خدا کا مراقبہ
چوتھے موت کا انتظار اور زاد راہ کی کوشش پانچوین قیامت سے پہلے اپنا
حساب خود لے لوگوں نے پوچھا خوف الٰہی کی کیا علامت ہے آپ نے فرمایا خوف
ماسوی اللہ سے بیخوف ہو جانا ہے لوگوں نے پوچھا دنیا مین محفوظ کون ہے آپ نے
فرمایا جو کسی سے بات نہ کرے لوگوں نے پوچھا توکل کیا ہے آپ نے فرمایا مخلوق
سے طمع قطع کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کرنا اور تمام
سامان دنیا کو ترک کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا نفس کو ربوبیت سے نکالکر عبودیت
مین ڈالنا لوگوں نے کہا در اصل عزلت کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اپنے نفس سے
یکسوئی حاصل کرنے کو عزلت کہتے ہین لوگوں نے پوچھا کون زائد غمگین ہوتا ہے
آپ نے فرمایا جو دنیا مین بد خصلت ہو لوگوں نے پوچھا دنیا کسے کہتے ہین آپ نے
فرمایا جو شے اللہ سے غافل کردے لوگوں نے پوچھا کمینہ کسے کہتے ہین آپ نے
فرمایا جو اللہ کی راہ کو نہ جانتا ہو اور دوسرے سے دریافت بھی نہ کرے۔

نقل کیا ہے کہ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ مین
کس کی مصاحبت اختیار کرون آپ نے فرمایا ایسے شخص کی جسکی صحبت مین من و تو
کا جھگڑا نہو پھر وہ وصیت کے طالب ہوے آپ نے فرمایا نفس کی مخالفت کرکے
حق کا موافق بن نہ یہ کہ نفس کی موافقت کرکے معاذ اللہ اللہ سے مخالفت پیدا کر
کسی کو حقیر نہ جان گو مشرک ہی ہو ممکن ہے کہ وہ توبہ کرکے مقبول بارگاہ ہو جائے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے کہا مجھے وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا اپنے ظاہر کو خلق کے اور باطن کو خالق کے حوالے کردے اور اللہ کی محبت پیدا کرتا کہ اللہ تجھے خلق سے بے نیاز کردے اور شک کو یقین پر مقدم نہ کر اور جبتک نفس اطاعت نکرے تو برابر اوسکی مخالفت ہی کرتا رہ اور جب تجھپر کوئی بلا نازل ہو تو صبر کر اور اللہ کی یاد مین زندگی بسر کر۔

نقل کیا ہی کہ ایک دوسرا شخص آپ سے وصیت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا دل کو گذشتہ اور آیندہ چیزون کے خلجان مین نہ ڈال اوسنے کہا میری سمجھ مین نہین آیا آپ مفصل بیان کیجیے آپ نے کہا جو وقت گذر گیا یا جو آنیوالا ہی اوسکا خیال نہ کر بلکہ موجودہ وقت کو غنیمت جان۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا صوفی کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا صوفی وہ ہی جسنے تمام چیزون کو ترک کرکے اللہ کو اختیار کرلیا ہو اور اللہ اوسے دوست رکھتا ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے اللہ کی طرف رہنمائی کیجیے آپ نے فرمایا کہ اللہ اس سے زائد ہی کہ تیری رہنمائی وہان تک ہو البتہ اگر تو قرب الٰہی حاصل کرنا چاہے تو وہ پہلے ہی قدم مین ہی اور اوسکی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے کہا مین آپ کو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا اللہ کو دوست رکھ اوسی کی دوستی تیرے لیے کافی ہی اور اگر تو اللہ کو نہین پہچانتا ہی تو ایسے شخص کی تلاش کر جو تجھے حق شناسی کرادے میری دوستی سے تجھے کچھ فائدہ نہو گا۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے معرفت کی حد دریافت کی آپ نے فرمایا جس شخص کو اوسکی حد معلوم ہوجاتی ہی وہ خود گم ہو جاتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا سب سے پہلے عارف کو کون درجہ پیش آتا ہی آپ نے فرمایا تحیر پھر فقر پھر اتصال حق اور ان سب کے بعد عارف کو حیات

Marfat.com

انہیں حاصل ہوتی ہے۔
نقل کیا ہے کہ لوگون نے پوچھا عارف کیا کرتا ہے آپ نے فرمایا ہر حال مین اوسے اللہ کی یاد اور وصال حاصل رہتا ہے۔
نقل کیا ہے کہ لوگون نے پوچھا کمالِ معرفتِ نفس کیا ہے آپ نے فرمایا معرفت نفس کا کمال یہ ہے کہ ہروقت نفس سے بدگمان رہے اور کبھی اوسپر نیک گمان نکرے اور فرمایا نفس کے نصیبے کو فراموش کرنا حقائق قلب ہے۔
نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مجھسے زائد کوئی شخص اللہ سے دور نہین ہے اسلیے کہ ستر برس تک مین نے دریاے توحید و تفرید اور تجرید مین ہاتھ پانون مارے لیکن سو اگمان کے اور کچھ مجھے حاصل نہین ہوا۔
نقل کیا ہے کہ مرض موت مین آپ سے لوگون نے پوچھا کہ اب آپ کو کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ آرزو ہے کہ اپنی موت کے وقت سے کچھ دیر پہلے آگاہ ہوجاؤن اور یہ شعر پڑھا شعر الخوف امرضنی والشوق احرقنی ۔ الحب اد نانی وا اللہ احیانی خوف نے مجھے بیمار ڈالا اور شوق نے جلایا محبت نے مجکو مارا اور اللہ نے زندہ کیا اسکے بعد آپ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے کہا کچھ وصیت فرمائیے آپ نے کہا اسوقت مجھے باتون مین نہ لگاؤ اسلیے کہ مین احسانات الٰہی سے حیرت مین ہون اور وفات فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون
نقل کیا ہے کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو ستر بزرگون نے اوسی شب کو حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین مین خدا کے دوست یعنے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے استقبال کو آیا ہون۔
نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد لوگون نے آپکی پیشانی پر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ ھذا قتیل اللہ مات بسیف اللہ یعنے

Marfat.com

یہ اللہ کا حبیب ہے اوسی کی محبت مین اسے موت آئی اور یہ اللہ کا قتیل ہے اور اوسی کی تلوار نے اسکو قتل کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگ آپکا جنازہ لیکر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندون نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پرون کا سایہ کر دیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جس راستہ سے آپکا جنازہ جارہا تھا وہان ایک مسجد مین موذن اذان دے رہا تھا جب اوسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو آپ نے اپنی انگشت شہادت اوٹھائی لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہین جنازہ رکھا تو دیکھا کہ آپ مین جان نہین ہی لیکن آپ کی اونگلی اوٹھی ہوئی ہی بہت کوشش کی کہ اونگلی برابر ہوجائے مگر برابر نہو سکی پھر آپ کو دفن کیا جب یہ تین کرامتین اہل مصر نے آپ کی وفات کے بعد دیکھین تو جو تکلیفین آپ کو حیات مین دی تھین اوسپر بیحد شرمندہ ہوے اور اپنے اون افعال سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء اللہ مین سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا احادیث اور روایات کے بیان کرنے مین آپکو اعلیٰ درجہ کا کمال تھا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ آپ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ ہم لوگون مین ایسی طرح صاحب فضل و مرتبہ ہین جیسے ملائکہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا قول ہی کہ مقام توحید مین تمام لوگون کی انتہائی کوشش آپ کی ابتدائی کوشش کے برابر ہی۔ بلکہ جب لوگ آپ کی ابتدائی

Marfat.com

کشش تک پہونچتے ہین تو آگے نہین بڑھ سکتے اور متحیر رہجاتے ہین اور دلیل
اسپر یہ ہی کہ خود حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر لوگ دوسو برس
تک باغ معرفت کی سیر کرین تب شاید اونھین کوئی ایسا پھول ملجائے جیسے مجھے
ابتدا ہی مین بہت سے ملے ہین۔
نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین تمام
عالم کو آپ کے اوصاف سے پُر دیکھتا ہون پھر بھی آپ سب سے گم ہین یعنی یاد آلہی
مین آپ کو اسقدر محویت ہی کہ کوئی آپ کو دیکھ نہین سکتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والد بسطام مین بڑے
بزرگ تھے آپ کی کرامتین قبل ولادت ہی سے ظاہر ہونے لگین تھین۔
نقل کیا ہی کہ آپ کی والدہ فرماتی تھین کہ جب آپ میرے پیٹ مین تھے
اگر کوئی نوالہ مشتبہ میرے منھ مین جاتا تو آپ پیٹ مین یہانتک تڑپتے کہ مین
اس نوالے کو منھ سے نکال ڈالتی۔ اور اسپر خود آپ کا یہ ارشاد صادق ہی کہ
کسی نے آپ سے پوچھا طریقت مین کون شئی انسان کے لیے سب سے زائد
بہتر ہی آپ نے جواب دیا سب سے زائد دولت مادر زاد بہتر ہی اسکے بعد چشم بینا
اسکے بعد گوش شنوا بہتر ہی اگر انمین سے کوئی بات حاصل نہو تو پھر مرگ مفاجات
اچھی ہی۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ کی والدہ نے آپ کو پڑھنے بٹھایا اور آپ نے سورۂ لقمان
کی آیت پڑھی ان اشکرلی و لوالدیک یعنے میرا اور ماں باپ کا شکر کرو
تو اپنی والدہ سے کہا کہ مجھسے دو شکر ادا نہین ہو سکتے یا آپ مجھے خدا سے مانگ
لین تاکہ مین آپکا شکر کرون یا خدا کے سپرد کر دین کہ مین اوسی کا شکر کیا کرون
آپکی والدہ نے فرمایا مین نے اپنا حق معاف کر کے تجھے اللہ کے سپرد کر دیا اوسکا

Marfat.com

شکر ادا کر آپ ملک شام مین جا کر ریاضت اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوے تین برس تک شام کے میدانون مین آپ نے بسر کی اور کھانا پینا سونا سب یاد الٰہی مین ترک کر دیا اور ایک سو تیرہ مشائخ سے شرف ملاقات او فیض حاصل کیا او نمین حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بھی ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر تھے حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا اے بایزید بسطامی طاق پر کتاب رکھی ہے اوتار لاؤ آپ نے کہا طاق کہان ہے اوھون نے کہا اتنا زمانہ تمھین یہان گذرا ابتک تمنے طاق بھی نہین دیکھا آپ نے جواب دیا مین نے آپ کے سامنے کبھی سر نہین اُٹھایا طاق مجھے کیسے معلوم ہوتا حضرت نے فرمایا اب تم بسطام کو جاؤ تمھین تمام مراتب حاصل ہو گئے۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے کسی مقام پر ایک شیخ کا آپ کو پتہ دیا آپ اون سے ملنے گئے جب اونکے قریب پہونچے تو اون بزرگ نے قبلے کیطرف تھوکا آپ وہان سے بغیر ملاقات کیے ہوے واپس چلے آئے اور فرمایا اگر یہ مراتب طریقت سے واقف ہوتا تو ہرگز خلاف شریعت کام نہ کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے ادب کی یہ حالت تھی کہ مسجد آپ کے مکان سے چالیس قدم پر تھی جب آپ نماز کو جاتے تو راستے مین مسجد کی عظمت کے لحاظ سے نہ تھوکتے تے

نقل کیا ہے کہ جب آپ حج کو چلے تو چند قدم چلتے اور نماز ادا کرتے اور کہتے کعبہ سلاطین دنیا کی بارگاہ نہین ہے جہان یکبارگی اوچھلکر آدمی چلا جائے اسی شرح بارہ برس مین آپ مکہ معظمہ پہونچ حج ادا کیا اور مدینہ منورہ نہ گئے اور فرمایا امر نامناسب ہے کہ حج کے طفیل مین مدینہ منورہ جاؤن مین دوبارہ خاص مدینہ کی زیارت کو حاضر ہونگا اور اپنے شہر مین واپس چلے آئے دوسرے سال

مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے چلے بہت لوگ آپ کے ہمراہ ہوے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے مخلوق کے ساتھ سے چھڑا دے پھر ایک دن آپ نے بعد نماز پھر لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنے مین خدا ہون لوگ نہین پرستش کرتے مگر میری یہ سنکر تمام لوگ آپ کو دیوانہ سمجھکر ساتھ سے جدا ہو گئے اور درحقیقت آپ نے یہ کلمات زبان الٰہی سے فرمائے تھے جیسے واعظین ممبر پر کہتے ہین حکایۃ عن ربہ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ تنہا چلے راہ مین ایک کھوپڑی جسپر صم بکم عمی فھم لا یعقلون لکھا تھا دیکھی چیخ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوشیار ہوے تو اوسے اوٹھا کر بوسہ دیا اور کہا کہ یہ کسی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہے کہ یاد الٰہی مین اسدرجہ محو ہو گیا ہے کہ نہ کان ہین کہ اللہ کی بات سنے نہ آنکھ ہے کہ اوسکا جمال دیکھے اور نہ زبان ہے کہ اوسکا ذکر کرے یہ آیت اسکی شان مین بالکل ٹھیک ہے۔

نقل کیا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرید کو بھیجکر آپ سے کہلا بھیجا کہ تم رات کو سوتے ہو اور عیش و آرام کرتے ہو یہانتک کہ قافلے سے پیچھے رہجاتے ہو آپ نے کہا جو رات بھر سوئے اور عیش کرکے قافلہ سے پیچھے رہجائے اور پھر قافلے والون سے پہلے منزل مقصود پر پہونچے وہی کامل ہے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ جواب سنکر کہا یہ مرتبہ جو اوسکو اللہ نے عطا کیا ہے اوسے مبارک ہو نقل کیا ہے کہ سفر مدینہ مین ایک اونٹ آپ کے پاس تھا اور بیحد اسباب آپ نے اوسپر لادا تھا لوگون نے کہا یہ امر بزرگون کی شان کے خلاف ہے کہ بیحد بوجھ جانور پر لادین آپ نے فرمایا غور سے دیکھو کہ بوجھ اونٹ پر ہے بھی یا نہین جب لوگون نے دیکھا تو در اصل تمام بوجھ اونٹ کی پیٹھ سے اونچا تھا لوگون کو عجب ہوا آپ نے فرمایا اگر مین اپنا حال چھپاتا ہون دوسرون ظاہر

Marfat.com

نہین ہی اور اگر ظاہر کرتا ہون تو تعجب کرتے ہوین حیرت مین ہون کہ تم لوگون سے
اسا ورکس طرح بسر کرون جب آپ زیارت مدینہ منورہ کرچکے تو خیال ہوا کہ ان کی
خدمت مین حاضر ہونا چاہیے یہ خیال کرکے بسطام کو روانہ ہوئے جب اہل بسطام
نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو بہت دور تک آپ کے استقبال کو
آئے جب آپ نے اونھین دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگون کی ملاقات مجھے یاد الہی
سے غافل کردے گی پس ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ سب مجھسے برگشتہ ہو جائیں
جب وہ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ایک دوکان سے روٹی لی اور کھانے
لگے اور وہ زمانہ رمضان شریف کا تھا سب لوگون نے جب رمضان مین آپکو
بے روزہ اور دن کو کھاتے ہوئے دیکھا جو عقیدت آپ کے ساتھ تھے جاتی
رہی اور واپس چلے گئے آپ نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ دیکھو مین نے تو مسئلہ
شرع پر عمل کیا اور لوگ مجھے برا سمجھکر منحرف ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نماز فجر کے وقت اپنے مکان کے دروازے پر پہونچے
کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ وضو کر رہی ہین اور یہ دعا مانگ رہی
ہین کہ اے اللہ میرے مسافر کو آرام سے رکھنا اور بزرگون کو اوس سے راضی کر
اور نیک بدلا اوسے دینا یہ حال سنکر آپ بہت روئے پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپکی
والدہ نے پوچھا کون ہی آپ نے فرمایا آپ کا مسافر اونھون نے دروازہ کھولا اور
آپ سے ملین اور کہا تمنے سفر مین بہت دن لگائے تمھاری محبت مین روتے روتے
میری آنکھون کی روشنی جاتی رہی اور پیٹھ غم کی وجہ سے جھک گئی آپ فرماتے
ہین جس کام کو مین سب سے پیچھے جانتا تھا سب سے پہلے نکلا اور وہ میری
مان کی خوشنودی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین جو مراتب مجھے ملے مان کی اطاعت اور دعا

Marfat.com

تھا ایک بار کا ذکر ہے کہ رات کو مجھسے میری والدہ نے پینے کو پانی مانگا گھڑون
مین پانی بالکل نہین تھا مین نے آبخورہ لیا اور نہر سے جاکر پانی لایا چونکہ نہر میرے
مکان سے دور تھی اسوجہ سے آنیجانے مین مجھے اسقدر دیر ہوئی کہ میری والدہ
کو نیند آگئی اور سو رہین جب مین مکان مین پانی لیکر آیا تو آنھین سوتا پایا مین
پانی کا آبخورہ لیے ہوے تمام رات کھڑا رہا اور زمانہ چلے کی سردی کا تھا پانی آبخورا
مین سردی کیوجہ سے جم گیا جب میری والدہ اوٹھین مین نے اونکو پانی پلایا اوھون
نے فرمایا تم پانی لیے کیون کھڑے رہے رکھدیا ہوتا مین نے کہا اسوجہ سے مین
پانی لیے کھڑا رہا کہ اگر مین پانی رکھدون اور آپ جاگین اور پانی نہ پیین تو
آپ کو تکلیف ہوگی اوسوقت اونھون نے میرے حق مین دعاے خیر فرمائی
ایک بار اور ایسا ہی واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شب کو مجھسے میری والدہ نے
فرمایا کہ دروازے کا ایک پٹ کھولدو مین صبح تک اسی تردد مین کھڑا رہا کہ معلوم
نہین داہنا یا بایان کونسا پٹ کھولدینے کو آپ نے فرمایا ہے اگر مین کوئی ایک
پٹ کھولون اور آپ نے دوسرے کے لیے فرمایا ہو تو عدول حکمی لازم آویگی
اوسی کے بدلے مین اللہ تعالی نے یہ سب مراتب عطا کیے۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ سفر حج سے پلٹے تو ہمدان سے ہوکر آرہے تھے وہان
آپ نے کسم کا بیج خریدا اور اپنی گدڑی کے ایک کونے مین باندھ لیا جب مکان پر
آکر اسے کھولا تو اسمین چند چیونٹیان تھین آپ نے فرمایا بڑا افسوس ہی کہ مین نے
انکے مقام سے آوارہ کردیا پھر آپ اون چیونٹیون کو لیکر ہمدان مین آئے اور
اوسی جگہ پر اونھین چھوڑدیا واقعی یہ امر ہی کہ التعظیم لامر اللہ اور الشفقۃ
علی خلق اللہ کے مرتبہ کو جسقدر آپ نے پہچانا کوئی واقف نہین ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا بارہ سال تک مین نے نفس کو ریاضت کی بھٹی مین

Marfat.com

ڈالکر مجاہدے کی آگ سے تپایا اور ملامت کے ہتوڑے سے کوٹا اسکے بعد میرا نفس مثل آئینہ کے ہو گیا پھر پانچ برس تک اوسمین اپنے آپ کو دیکھا اور قسم قسم کی عبادتون کی قلعی اس آئینہ پہ کی پھر ایک برس جب مین نے اوس آئینہ پر عبرت کی نظر ڈالی تو عمل خودپسندی اور اعتماد طاعت اور غرور و تکبر کا زنار اوسکے گلے مین ڈالے دیکھا پھر مین نے پانچ برس بجد کوشش کرکے وہ زنار دفع کرکے نفس کو از سرنو مسلمان کیا اور خلقت کو جب مین نے اسکے بعد دیکھا تو سبکو مردہ پایا نماز جنازہ اون سب پر پڑھکر اسطرح خلق سے الگ ہوا جیسے جنازے کے نمازی نماز جنازہ پڑھکر قیامت تک کے لیے صاحب جنازہ سے دور ہو جاتے ہین پھر مدد حق کی وجہ سے مین واصل بحق ہوا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ مسجد مین جاتے تو دروازے پر کھڑے ہو کر رویا کرتے لوگون نے آپ سے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا چونکہ مین اپنے کو حائضہ عورت کی طرح ناپاک پاتا ہون اس خوف سے روتا ہون کہ میرے اندر جانے کی وجہ سے مسجد ناپاک نہو جائے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ارادۂ حج کرکے چلے کچھ منزلون تک جاکر بسطام واپس آئے لوگون نے پوچھا کہ خلاف عادت اپکی آپ ارادۂ حج فرماکر گئے اور واپس آئے اسکی کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا کہ مجھے راہ مین ایک زنگی ملا اور اوس مجھسے کہا گھر لوٹ جا اور کہا ترکت الله ببسطام و قصدت البیت الحرام تو خدا کو بسطام مین چھوڑ آیا اور حج کو جا رہا ہی۔ یہ سنکر مین واپس چلا آیا۔

نقل کیا ہی کہ سفر حج مین ایک شخص نے آپ سے پوچھا آپ کہان جا رہے ہیں آپ نے فرمایا حج کا ارادہ ہی اوسنے کہا آپکے پاس کچھ مال ہی آپ نے فرمایا دوسو دینار ہین اوسنے کہا مین عیالدار ہون آپ وہ دینار مجھے دیدیجیے اور سات

Marfat.com

سے طواف کیجئے آپ کے لیے یہی حج کافی ہی آپ نے ویسا ہی کیا وہ شخص چلا گیا
حج جب اللہ کے فضل سے روزانہ آپ کے مراتب زائد ہونے لگے اور لوگون کو آپکے
کلام کا سمجھنا دشوار ہوا تو سات بار آپ بسطام سے باہر نکالے گئے آپ نے پوچھا
مجھے کیون نکالتے ہو لوگون نے کہا اسلیے کہ تم بہت بُرے آدمی ہو آپ نے فرمایا
وہ شہر سب سے زائد اچھا ہی جہان کا بُرا آدمی بایزید ہو۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار شب کو آپ عبادت خانہ کی چھت پر عبادت کرنے کی غرض
سے گئے دیوار کی منڈیر پر آپ خاموش تمام رات کھڑے رہے اور آپ کو خون کا پیشاب
ہوا تھا لوگون نے یہ حال دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسکے دو سبب ہین
ایک یہ کہ آج مین نے اللہ کی عبادت نہین کی دوسرے یہ کہ صغرسنی مین مجھسے کوئی
گناہ ہوگیا تھا یہ دونون خوف مجھپر طاری ہوے جسکی وجہ سے میرا دل خون
ہوگیا اور خون کا پیشاب مجھے ہوا۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ عبادت کرنے بیٹھتے تو اپنے مکان کے تمام سوراخ
بند کر دیتے اور فرماتے مجھے اس بات کا خوف رہتا ہی کہ میرا دل کسی کی آواز سنکر
یاد الٰہی سے غافل نہو جائے۔
نقل کیا ہی کہ حضرت عیسیٰ بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین تیس سال
تک آپ کی صحبت مین رہا لیکن کبھی آپ کو بات کرتے نہ دیکھا آپ کی عادت تھی
کہ سر زانو پر رکھے رہتے اور جب اوٹھاتے تو آہ کرکے پھر سر کو زانو پر رکھ لیتے
نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ سہلکی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو حالت حضرت عیسیٰ
بسطامی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کیفیت آپ کی قبض کی ہی ورنہ حالت بسط مین
آپ نے کلام بھی فرمایا اور جماعت کثیرہ کو آپ سے فیض حاصل ہوا ہے۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک بار خلوت مین فرمایا سبحانی ما اعظم شانی یعنی مین

Marfat.com

پاک اور بزرگ مرتبہ ہون بعد خلوت کے آپکے مریدون نے کہا سبحانی ما اعظم
شانی آپنے کیون فرمایا تھا آپ نے کہا مجھے علم نہین کہ مین نے یہ کہا تھا اور اگر آپ
پھر کبھی میری زبان سے ایسے امور سننا تو مجھے دو ٹکڑے کر دینا دوبارہ پھر خلوت مین
آپ نے یہی فرمایا تمام مرید آپ کے مارنیکو مستعد ہوکر آئے دیکھا کہ تمام گھر مین بایزید
ہی بایزید نظر آتے ہین ان لوگون نے چھرے مارنا شروع کیے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے
پانی پر چھرا مار رہے ہین اور آپ پر اوسکا کچھ اثر نہ ہوا کچھ دیر کے بعد وہ صورت گھٹتے
گھٹتے اپنی صورت اصلی پر آگئی اور حضرت بایزید محراب مین نظر آئے مریدون نے
تمام قصہ آپ سے بیان کیا آپ نے کہا مین تو یہ ہون جیسے اب تم دیکھ رہے ہو اور
جسے پہلے دیکھا تھا در اصل وہ بایزید نہ تھا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین
کہ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ انسان کا جسم اسقدر کیونکر بڑھ سکتا ہے تو اوسکے
جواب مین صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا مین آئے تو انکا
سر آسمان مین ٹکر کھاتا تھا حکم الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر حضرت آدم
علیہ السلام کے سر پر ملا تو قد حضرت آدم علیہ السلام کا چھوٹا ہو گیا جسطرح اللہ کے
سامنے بڑے قد کو چھوٹا کر دینا آسان تھا اوسیطرح چھوٹے کو بڑا کر دینا بھی مشکل نہین اور
یہ قاعدہ مقرر ہے کہ لڑکا ماں کے پیٹ مین جبتک رہتا ہے ہلکا ہوتا ہے اور پیدا ہونیکے
بعد موافق اپنے سن کے بھاری ہوتا جاتا ہے۔ یا یہ کہ جس طرح حضرت جبرئیل
علیہ السلام بشری صورت مین حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے آئے وہی حالت
آپ کی بھی سمجھ لینا چاہیے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ جو اس مرتبہ سے واقف نہو وہ ان
امور کو کسی طرح سمجھ ہی نہین سکتا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار ایک سرخ سیب آپ نے ہاتھ مین لیکر کہا کہ یہ لطیف ہے
یعنی اچھا ہے حکم الٰہی ہوا اے بایزید بسطامی تمھین شرم نہین آتی کہ ہمارے

تمام کو سیب کے لیے رہے ہو اور اللہ تعالی نے چالیس دن تک اس قصور کے عوض میں آپ کے دل سے اپنی یاد بھلادی آپ نے اسکے بعد قسم کھالی کہ اب کبھی بسطام کا میوہ نہ کھاؤنگا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کو خیال ہوا کہ مین بزرگ اور شیخ وقت ہون ساتھ ہی خیال پیدا ہو کہ مین نے تکبر کیا اور خراسان کی طرف روانہ ہوے راہ مین ایک منزل پر قیام کرکے دعا کی اے اللہ جبتک تو ایسے کامل کو نہ بھیجے جو میری حقیقت سے مجھے آگاہ کردے مین یہان سے آگے نہ جاؤنگا تین شبانہ روز آپ نے وہین بسر کی چوتھے دن ایک کانا شخص اونٹ پر سوار آیا آپ نے اونٹ کی طرف دیکھکر ٹھہرنے کا اشارہ کیا فورًا اوسکے پاؤن زمین دھس گئے جو شخص اوسپر سوار تھا کہنے لگا کیا تو چاہتا ہی کہ مین کھلی آنکھ بند کرکے اپنی بند آنکھ کھولدون اور شہر بسطام کو مع بایزید غرق کردون آپ یہ سنکر بدحواس ہو گئے اور اوس سے پوچھا آپ کہان سے آئے ہین اوسنے کہا جب تم نے اللہ سے عہد کیا تھا تو مین یہان سے تین ہزار فرسنگ پر تھا وہین سے آرہا ہون پھر کہا تو اپنے دل کی نگہبانی کر اور خبردار ہوجا۔ یہ کہکر وہ شخص غائب ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ چالیس برس تک آپ ایک مسجد مین رہے اور آپ کے احتیاط کی یہ حالت تھی کہ آپ نے مسجد اور طہارت اور باہر نکلنے کے کپڑے جدا جدا رکھے تھے اور اس زمانہ مین سوا مسجد کی دیوار کے کسی چیز پر تکیہ نہین لگایا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو چیزین عمومًا آدمی کھاتے ہین مین نے چالیس برس تک نہین کھائین میرا قوت اور ہی کچھ تھا اور چالیس برس تک مین نے دل کی نگہبانی کی پھر جب غور کیا تو بندگی اور خداوندی سب طرف سے نظر آئی اور تیس برس تک مین نے اللہ کی تلاش کی پھر جب غور کیا

Marfat.com

تو خدا طالب اور مین مطلوب نظر آیا اور تین برس سے میرا دستور ہے کہ جب
اللہ کا نام لینے کا ارادہ کرتا ہون تو تین بار زبان اور منھ کو اللہ کے نام کی
عظمت کی وجہ سے دھوتا ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسی رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ سب سے
زائد مشکل کام طلب الٰہی مین آپنے کیا دیکھا آپ نے فرمایا بغیر امداد الٰہی کے اوسکی
طرف دل کو مائل کرنا مجھے سب سے زائد مشکل نظر آیا اور جب اوسکی امداد ہوئی
بغیر میری کوشش کے دل اوسکی طرف راغب ہوا اور مجھے اوسکی طرف کھینچ لیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مراتب اسدرجہ بلند کیے کہ جو
آپ کو کشف ہوتا ظاہر مین بھی اوسکی علامتین پائی جاتین اور جب آپ پر خوف
الٰہی غالب ہوتا تو خون کا پیشاب ہونے لگتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ کچھ لوگ آپ کی خدمت مین حاضر ہوے آپ نے مراقبہ کیا پھر
سر اوٹھاکر فرمایا کہ مین نے کوشش کی کہ کوئی ایسی چیز ملے جو تمھین
دون اور تمھین اوس سے فائدہ ہو مگر نہ ملی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ کا ایک مرید بڑا صاحب باطن
تھا آپ اوس سے اکثر کہا کرتے چونکہ تیرے مراتب اعلیٰ ہین اسلیے تجکو حضرت بایزید
بسطامی رحمہ اللہ کی صحبت بہت فائدہ مند ہوگی اوسنے کہا مین دن بھر مین سو بار
بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے خدا کو دیکھتا ہون اونسے مجھے کیا فائدہ ہوگا حضرت
ابو تراب رحمہ اللہ نے کہا ابھی تو اپنے حوصلے کے موافق خدا کو دیکھتا ہی اور او نکی
توجہ سے اوسیطرح اللہ کو دیکھیگا جسطرح دیکھنے کا حق ہی ہر وقت دیکھنے کا مرتبہ جدا
ہوتا ہی تجھے معلوم نہین کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین ایک تجلی خاص حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے لیے اور ایک تمام خلق کے لیے کریگا۔ اوسنے دل مین شوق زیادہ

Marfat.com

پیدا ہوا اور اپنے پیر کو ساتھ لیکر آپ کے مکان پر آیا اوسوقت آپ پانی لینے گئے تھے یہ دونوں اونھین تلاش کرنے چلے راہ مین دیکھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ ایک ہاتھ مین گھڑا اور دوسرے ہاتھ مین پوستین لٹکائے ہوئے آ رہے ہین وہ مرید آپ کی ہیبت سے کانپ کر گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا حضرت ابو تراب رحمہ اللہ نے حضرت بایزید بسطامی رح سے کہا آپ نے تو ایک ہی نظر مین اوسکا کام تمام کردیا آپ نے کہا اُسے ایک درجہ کا کشف باقی تھا وہ اسوقت حاصل ہوا وہ اوسے برداشت نہ کرسکا اور جان دیدی۔ زنان مصر کا دید جمال یوسفی سے بھی یہی حال ہوا تھا کہ تاب نہ لاسکین اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے آپ کو لکھا کہ آپ اوس شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ازل کے ایک پیالے سے ایسا مست ہو کہ ابد تک اوسکی مستی دفع نہو آپ نے جواب مین لکھا یہان ایک ایسا مرد ہی کہ رات دن مین دریاے ازل و ابد پیکر پھر بھی هل من مزید یعنے کچھ اور ہے کہتا ہی۔ اور حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجکو آپ سے ایک راز کہنا ہی مگر اوسوقت کہونگا جب مین اور آپ دونون جنت مین داخل ہوکر طوبی کے سایے مین کھڑے ہونگے اور نامہ بر کو ایک ٹکیا دیکر کہدیا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ سے کہدینا اسے کھالین یہ زمزم سے گوندھی گئی ہی اسکا جواب آپ نے یہ لکھا کہ جہان اللہ کی یاد ہوتی ہی وہان جنت اور سایہ طوبی خود ہی موجود ہوتا ہی اور اوس راز کا بھی جواب لکھدیا اور ٹکیا یہ لکھکر واپس کردی کہ گو اسمین یہ فضیلت ہی کہ زمزم سے خمیر کی گئی ہی مگر یہ معلوم نہین کہ حلال کمائی سے اسکا بیج بویا گیا تھا یا حرام کمائی سے اسکے حلال ہونے مین مجھے شبہ ہی یہ جواب دیکھکر وہ آپ کی زیارت کو آئے

عشا کے وقت پہونچے خیال کیا کہ رات کو اونھیں تکلیف دینا نامناسب ہے رات
بسر کی صبح کو معلوم ہوا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ قبرستان میں ہیں وہان گئے
تو دیکھا کہ آپ دونوں پانوں کے انگوٹھوں پر کھڑے ہوے عبادت الٰہی کر رہے ہیں
اور آپکی حالت سے معلوم ہوا کہ تمام رات آپ نے اسی طرح عبادت کی ہی انکو تعجب
ہوا اور منتظر رہے کہ آپ عبادت سے فارغ ہون جب روز روشن ہوا آپ نے
فرمایا اعوذ بك ان اسألك هذا النعمة ۔ پناہ ڈھونڈھتا ہون مین تیری
اس امر سے کہ اس مقام کا حال دریافت کرون حضرت یحیی رحمہ اللہ نے آگے بڑھکر
آپ کو سلام کیا اور رات کے واقعات پوچھے۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ نے بیس درجے
عطا کیے مگر چونکہ وہ حجاب کے درجے تھے مین نے قبول نہیں کیے حضرت یحیی بن
معاذ رحمہ اللہ نے پوچھا آپ نے اللہ سے معرفت کیون نہ مانگی آپ نے ایک چیخ ماری
اور فرمایا خاموش رہ مجھے شرم آتی ہی کہ مین اوسے جان لون جسکے لیے مین خود
چاہتا ہون کہ اوسے سوا اوسکے کوئی نہ جانے اور غور کر کہ جہان اوسکی معرفت ہو
مجھ بیچارے کا وہان کیا کام ہے مرضی الٰہی یہی ہی کہ اوسے سوا اوسکے کوئی نجانے
اونھون نے کہا جو مراتب آج شب کو آپ کو ملے ہین مجھے بھی اونسے فیض دیجیے
آپ نے فرمایا اگر تجھے صفوت آدم اور قدس جبرئیل اور خلت ابراہیم اور شوق موسیٰ
اور طہارت عیسیٰ اور محبت محمد علیہم السلام اللہ عطا فرمائے تو تو خوش نہونا
اسلیے کہ یہ حجابات ہین اور اللہ سے اللہ ہی کو طلب کیجیو تا کہ سب کچھ ملجائے
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ نے آپ کو ایک چٹائی بھیجی کہ آپ
اسپر نماز پڑھا کرین آپ نے فرمایا مین نے اہل زمین اور اہل آسمان کی عبادت
کو جمع کرکے اپنے سر کا تکیہ بنا لیا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ذو النون مصری رحمہ اللہ نے آپ کو ایک جلے نماز بھیجی

آپ نے یہ کہکر واپس کردی کہ مجھے مصلے کی حاجت نہیں ہی البتہ مسند کی ضرورت
ہوتی کہ اوسپر بیٹھا کروں کیونکہ اب میں ایسا مرفوع القلم ہوگیا ہوں کہ نماز مجھے معاف
ہوگئی ہی اونھوں نے بہت عمدہ مسند بھیجی وہ بھی آپ نے یہ کہکر واپس کردی
کہ جسکے پاس اللہ کے لطف وکرم کی مسند ہو اوسے دنیاوی مسند کی ضرورت نہیں
ہوتی اور یہ وقت وہ تھا کہ آپ پریشان حال اور نہایت ضعیف تھے اگر یہ بھی لیتے
تو مباح تھا مگر آپ نے اپنے تقویٰ کی وجہ سے دونوں چیزیں واپس کردیں اور
ایسی حالت میں بھی مخلوق سے لینا روا نہ جانا۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہیں میں ایک شب کو موسم سرما میں گدڑی اوڑھے
جنگل میں سوتا تھا مجھے غسل کی ضرورت ہوئی اور اوس شب کو بیحد سردی تھی
میں نے نہانے کا ارادہ کیا نفس نے کاہلی کی میں اوسیوقت گدڑی اوڑھے اوڑھے
برف کے پانی سے نہایا اور جبتک آفتاب نہ نکلا وہ بھیگی ہوئی گدڑی اوڑھے رہا
تاکہ کاہلی کرنے کے عوض میں نفس کو اور زائد سردی برداشت کرنا پڑے اوسدن
سے میں نے اپنا معمول کرلیا کہ جاڑوں میں شب کو اوسی طرح نہاتا اور صبح تک
بھیگی گدڑی اوڑھے رہتا اور ایک بار میں نے نفس کو سزا دینے کے لیے دن میں
بار غسل کیا اور ہر بار میں بیہوش ہوجاتا تھا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ قبرستان کیطرف سے آرہے تھے ایک جوان بسطام
کا رہنے والا چکارا بجا رہا تھا آپ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوس
جوان نے چکارا آپکے سر پر مارا آپکا سر زخمی ہوا اور چکارا بھی ٹوٹ گیا مکان پر
آکر آپ نے اوس جوان کو چکارے کی قیمت اور کچھ حلوا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اس
قیمت سے دوسرا چکارا خرید لو اور یہ حلوا کھاؤ تاکہ تمھیں جو غم اور رنج چکارا ٹوٹنے
سے ہوا جاتا رہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معذرت چاہی اور

توبہ کر کے تائب ہو گیا اور بھی اوسکے ہمصحبت اکثر تائب ہوے یہ آپکی اخلاق کی برکت تھی
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ایک تنگ گلی سے مع اپنے مریدین کے جا رہے تھے سامنے
سے ایک کتا آرہا تھا آپ ہٹ گئے اور آپ کی اتباع مین مریدون کو بھی ہٹنا پڑا اور
وہ کتا راستہ پاکر چلا گیا آپ سے آپ کے ایک مرید نے کہا کہ اللہ نے انسان کو اشرف
المخلوقات کیا ہی اور آپ نے اسوقت کتے کے لیے راستہ کر دیا گویا اوسے ہم پر فضیلت ہی
یہ امر بالکل خلاف عقل اور خلاف شرع ہی آپ نے اوس سے کہا کہ کتے نے مجھسے پوچھا
اسکا کیا سبب ہی کہ ازل مین مین کتا اور آپ سلطان العارفین بنائے گئے مین نے کیا
قصور کیا تھا اور آپ مین کیا فضیلت تھی مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ اوسکا فضل
ہی کہ اوسنے ہمین کتے پر فضیلت دی اسلیے مین نے اوسکے لیے راہ خالی کر دی۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار راہ مین ایک کتا آپ کو ملا آپ نے اوسے دیکھکر اپنا دامن
سمیٹ لیا اوسنے آپ سے کہا کہ آپ نے دامن میری طرف سے کیون سمیٹا اسلیے کہ اگر
مین خشک ہون تو مجھسے اندیشہ کرنا بیکار ہی اگر تر ہون تو بھی دھوڈالنے سے پاکی
ہو سکتی تھی یہ نخوت جو آپ نے کی سات دریا کے پانی سے بھی نہین محو ہو سکتی
ہی آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اسلیے کہ تجھ مین ظاہری اور مجھ مین باطنی ناپاکی ہی
آؤ ہم تم ساتھ رہین تاکہ کچھ پاکی مجھ مین بھی پیدا ہو جائے کتے نے کہا میرا اور آپکا
ساتھ رہنا محال ہی کیونکہ مین مردود اور آپ مقبول خلائق ہین دوسرے یہ کہ مین
دوسرے دن کے لیے ہڈی نہین رکھتا اور آپ غلہ بھر کر جمع رکھتے ہین آپ نے
فرمایا افسوس جب مین کتے کے ساتھ رہنے کے لائق نہین ہون تو اللہ کا قرب
مجھے کیونکر حاصل ہوگا پھر فرمایا وہ اللہ پاک ہی جو کمترین مخلوق کی باتون سے
بہترین کو عبرت دلاتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مجھے ایک شبہ پیدا ہوا اور خیال کیا کہ ایک زنار خرید کر

Marfat.com

باندھون۔ بازار مین آکر ایک زنار کی قیمت پوچھی دوکاندار نے کہا ہزار درم مین نے گردن جھکا لی غیب سے آواز آئی کہ تم ایسے لوگون کو ہزار درم سے کم کا زنار نہ لینا چاہیے میرا وہ شبہ دفع ہو گیا اور سمجھ گیا کہ اللہ کی عنایت مجھپر ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص تیس برس سے آپ کی ہمراہی مین ریاضت کیا کرتا تھا ایک دن آپ سے کہنے لگا اتنا زمانہ مجھے ہو گیا مگر جو تعلیم آپ مجھے فرمایا کرتے ہین اوسکا کچھ اثر مجھے نہین ہوا آپ نے فرمایا ایک صورت ہے کہ اوسکا اثر تجھے ہو مگر تو اوس صورت کو قبول نہ کریگا اوسنے کہا آپ فرمائیے مین ویسا ہی کرون گا آپ نے کہا ڈاڑھی موچھ سر سب منڈا اور ایک کملی کمر سے باندھ اور ایک تھیلی مین اخروٹ بھر اور ایسے مقام پر جہان لوگ تجھے زاہد جانتے ہون جا کر بیٹھ اور لڑکون سے کہہ جو لڑکا مجھے ایک چپت لگائے گا مین اوسے ایک اخروٹ دونگا اور جو زائد لگائیگا زائد دون گا اور جس مقام پر تو اپنی زائد ذلت سمجھے وہین بیٹھ یہی تیرا علاج ہے اسلیے کہ ابھی تیرا نفس تیرے قابو مین نہین اُسنے کہا سبحان اللہ لا الٰہ الا اللہ آپ نے فرمایا اگر کوئی کافر یہ کلمہ پڑھتا تو مسلمان ہو جاتا مگر تو مشرک ہو گیا اوسنے کہا مین یہ کلمہ پڑھکر کیون مشرک ہو گیا آپنے فرمایا تو نے اس سے اللہ کی بزرگی نہین بیان کی بلکہ اپنی بزرگی کا اظہار کیا اوسنے کہا جو کام آپ نے بتایا یہ تو مجھسے کبھی نہوگا آپ نے فرمایا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ تو نہ کریگا۔

نقل کیا ہے کہ حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ کا ایک مرید حج کرنے چلا تو بسطام مین آکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو کسکا مرید ہے اوسنے پیر کا نام بتایا آپ نے اونکے اعمال و اقوال دریافت کیے اوسنے کہا وہ خلق سے بے پروا ور خدا پر متوکل ہین اور کہتے ہین اگر آسمان سے پانی نہ برسے اور زمین سے غلہ نہ اُگے اور مخلوق میری عیال ہو جائے تو بھی مین توکل ترک نہ کرونگا آپ نے

فرمایا وہ کافر اور بڑا مشرک ہی اگر مین کوہ ہوجاؤن تو بھی اوسکے شہر کی طرف رخ نہ کرون تو اوس سے کہدینا کہ تو اللہ کی آزمایش نہ کر دیکھیون پر کرتا ہی اگر بھوکا ہو تو کسی سے مانگ کھائیو مگر توکل کو بدنام نہ کیجیو مجھے اندیشہ ہی کہ تیری بدبختی سے کہین ملک پر تباہی نہ آجائے وہ یہ باتین سنکر پیر کے پاس لوٹ گیا حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ نے پوچھا کہ اسقدر جلد تو کیونکر حج کر کے آگیا اوسنے تمام ماجرا بیان کیا جب حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ نے غور کیا تو دراصل وہ عیب اپنے مین پایا اور بعضے یون لکھتے ہین کہ انکے پاس چارسو کتابین تھین اور گو انکی بزرگی مین کوئی شبہ نہین مگر اکثر بزرگون کو غرور بھی ہوتا ہی یہ واقعہ سنکر اونھون نے مرید سے کہا تو نے یہ نہ پوچھا کہ اگر وہ ایسے ہین تو آپ کا کیا مرتبہ ہی مرید نے کہا مین نے تو یہ نہین پوچھا اونھون نے کہا اب جاکر پوچھ آ وہ حضرت بایزید کی خدمت مین دوبارہ حاضر ہوا اور پوچھا اگر وہ کافر اور مشرک ہین تو آپ کون ہین آپ نے فرمایا دریافت کرنا اوسکی دوسری نادانی ہی پھر فرمایا جو مین کہون تیری سمجھ مین نہ آیگا اوسنے کہا کاغذ پر لکھوا دیجیے آپ نے اوس سے ایک سادہ کاغذ پر صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اوسکے بعد بایزید کچھ نہین ہی لکھوا کر لپیٹ کے دیدیا مطلب اوسکا یہ تھا کہ جب بایزید کچھ بھی نہین ہی تو اوسکی صفت کیا ہو سکتی ہی یا جسکی وقعت ذرے کے برابر بھی نہو اوس سے یہ پوچھنا کہ تو کس رتبہ کا ہی فضول ہی توکل اور اخلاص یہ سب صفتین خلق کی ہین تخلقوا با خلاق اللہ ہونا چاہیے نہ توکل سے مشہور ہونا وہ مرید کاغذ لیکر حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ کے پاس آیا آپ سخت علیل اور قریب المرگ تھے جب آپنے وہ کاغذ دیکھا کلمہ شہادت پڑھکر از سر نو مسلمان ہو کر انتقال فرمایا نقل کیا ہی کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ مع اپنے ہزار مریدون کے آپکی ملاقات کرنے کو تشریف لائے اونکے مریدون مین ایک مرید بڑا صاحب فضل کمال

تھا حالت اونکی یہ تھی کہ ہوا پر اوڑتا اور پانی پر چلتا تھا جب یہ جماعت حضرت بایزید رحمہ اللہ کے مکان تک پہونچی تو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے کہا تم لوگون مین سے جسکو تاب دیدار بایزید کی ہو آئے اور جسے تاب دیدار نہو یہین ٹھہرے سب نے یکزبان ہوکر کہا کہ ہم اونکی خدمت مین حاضر ہونگے اور حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کے ہمراہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے سامنے آئے اور ان سب لوگون کے پاس ایک ایک عصا تھا جب اوس مقام پر کہ جہان جوتے اوتارے جاتے تھے پہونچے سب نے اپنا اپنا عصا بھی وہین رکھدیا ایک شخص اس جماعت مین سے دوسرون سے کہنے لگا کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے سامنے جانے کے خیال سے مین کانپ جاتا ہون تم سب لوگ جاؤ مین یہین ٹھہرا رہکر تم لوگون کے جوتے اور عصا کی نگہبانی کرونگا یہ تو یہان ٹھہرا رہا اور سب لوگ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے پاس گئے آپ نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے کہا جو شخص تمھارے مریدون مین سب سے اچھا ہے ابھی وہ نہین آیا اور باہر موجود ہے اوسکو بھی بلاؤ لوگ اوسے بھی بلالائے آپ نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کبتک آپ دنیا کی سیر کرتے پھرینگے اونھون نے جواب دیا کہ قاعدہ کلیہ مقرر ہے کہ اگر پانی کو ایک جگہ قرار ہوتا ہے تو اوسمین بدبو پیدا ہوجاتی ہے اور رنگت بدلجاتی ہے آپ نے فرمایا دریا کیون نہین بنجاتے کہ نہ کبھی بو پیدا ہو نہ رنگت بدلنے سکے بعد آپ نے معرفت کی باتین کین حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے کہا یہ باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور آسان کرکے فرمائیے سات بار اسی طرح آپ نے معرفت کی باتین بیان کین اور وہ یہی کہتے رہے کہ اور آسان کرکے بیان فرمائیے تاکہ میری سمجھ مین آوین پھر آپ نے اسطرح باتین کین کہ اچھی طرح اونکی سمجھ مین آگئین پھر آپ خاموش ہوئے تو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مین نے

Marfat.com

آپ کے مکان کے قریب شیطان کو سولی پر چڑھے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا سچ اوس سے عہد لیا تھا کہ بسطام میں نہ آوے اوسنے وعدہ خلافی کی اور ایک شخص کو بہکانے کے واسطے بسطام میں آیا اوسکی سزا میں وہ سولی پر چڑھایا گیا ہے ایک شخص نے اوس گروہ میں آپ سے پوچھا کہ ہم آپ کے پاس عورتوں کا مجمع دیکھتے ہیں یہ کیا بھید ہے آپ نے فرمایا کہ یہ فرشتے ہیں جو آکر مجھسے مسائل علمی پوچھا کرتے ہیں اور میں اونکو بتلاتا ہوں۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں ایک رات کو میرے پاس پہلے آسمان کے فرشتے آئے اور کہنے لگے اوٹھیے کہ ہم اور آپ ملکر اللہ کی عبادت کریں میں نے کہا میری زبان کو یاد الٰہی کی طاقت نہیں ہے اسکے بعد درجہ بدرجہ ساتوں آسمان کے فرشتے آئے اور یہی سوال کیا میں نے جو جواب پہلے آسمان کے فرشتوں کو دیا تھا ان سب کو بھی دیا پھر اونھوں نے پوچھا ذکر الٰہی کی قوت آپ کو کب ہوگی میں نے کہا قیامت میں جب حساب کتاب کے بعد جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں جائینگے اوسوقت میں عرش کے گرد پھر کر اللہ اللہ کرونگا

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ایک شب کو یکایک میرا گھر روشن ہوگیا میں نے کہا اگر یہ شیطانی حرکت ہے تو میں اوس سے زائد بزرگ اور بلند حوصلہ ہوں میں تیرے دھوکے میں نہ آؤنگا اور اگر مقربوں کی وجہ سے ہے تو مجھے اجازت ملے کہ خدمت کے ذریعے سے درجۂ کرامت حاصل کروں۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شب کو عبادت الٰہی میں آپکا دل نہیں لگتا تھا آپ نے خادم سے کہا دیکھ مکان میں کون چیز ہے ایک انگور کا گچھا گھر میں نکلا آپ نے خادم سے کہا کسی کو دیدے اوسنے دیدیا فوراً آپ پر انوار الٰہی نازل ہونے لگے اور یاد الٰہی سے بیحد آپ کو لذت حاصل ہوئی۔

Marfat.com

نقل کیا ہے ۔ کہ ایک یہودی کا مکان آپ کے ہمسایہ مین تھا یہودی سفر مین تھا اوسکے ایک لڑکا تھا چونکہ اوسکی عورت اسقدر مفلس تھی کہ شب کو گھر مین چراغ بھی نہین جلا سکتی تھی اندھیرے کی وجہ سے وہ لڑکا تمام شب رویا کرتا تھا آپ ہر شب کو اپنا چراغ اوسکے یہان رکھ آتے وہ لڑکا چپ ہو جاتا جب وہ یہودی سفر سے واپس آیا اوسکی بی بی نے آپ کا سلوک اوس سے بیان کیا اوسنے کہا بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہادی ہمارے گھر کے قریب رہے اور ہم گمراہی مین بسر کرین اور آپ کی خدمت مین حاضر ہو مشرف باسلام ہوا۔

نقل کیا ہے ۔ کہ ایک آتش پرست سے لوگون نے سلمان کو کہا اوسنے کہا اگر مسلمانی اسکا نام ہے جو حضرت بایزید کرتے ہین تو مجھ مین مسلمان ہونے کی قوت نہین اور اگر اسی کو اسلام کہتے ہین جیسے تم لوگ ہو اسپر مجھے اعتماد اور اعتبار نہین ہے۔

نقل کیا ہے ۔ کہ آپ مع اپنے مریدون کے ایک مسجد مین بیٹھے تھے یکایک آپنے مریدون سے فرمایا اللہ کا ایک دوست آتا ہے اٹھو کہ ہم سب اوسکا استقبال کرین جب لوگ مسجد سے باہر آئے تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ ایک خچر پر سوار آرہے ہین آپ نے اونسے کہا مجھے آپ کے استقبال کے لیے حکم الٰہی ہوا اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ مین آپ کو اوسکی درگاہ مین اپنا شفیع بناؤن اونھون جواب دیا اگر شفاعت اولین سب تجھے اور شفاعت آخرین مجھے عطا کی جائے تو بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی مقابلہ مین اسکا مرتبہ ایک مٹھی خاک کے برابر بھی نہین ہو سکتا کھانے کا وقت آگیا تھا آپ نے دسترخوان بچھوایا اور انواع اقسام کے عمدہ عمدہ کھانے اوسپر رکھوا کر اونکے ساتھ مل کر کھانا کھایا حضرت ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ نے دلمین خیال کیا

Marfat.com

کہ بایزید رحمہ اللہ شیخ وقت ہین انکو ایسے کھانے نہ کھانا چاہیے آپ اونکے اس خیال کو سمجھ گئے اور بعد فراغ طعام اونھین اپنے ہمراہ ایک گوشہ مین لے گئے اور وہان دیوار پر ہاتھ مارا ایک دروازہ کھلا اور دیکھا کہ ایک بڑا عظیم الشان دریا بہ رہا ہی آپ نے اونسے کہا آؤ ہم تم دونون اس دریا مین کود دین اونھون نے کہا اللہ نے یہ مرتبہ مجھے نہین دیا ہی۔ آپ نے فرمایا جس جَو کی تو روٹی کھاتا ہی وہ وہ جو ہین جو چارپائے کھا کر ہگ دیتے ہین اور تم اوسکی روٹی پکا کر کھاتے ہو مگر اوسکی اصلیت دریافت نہین کرتے ہو پھر یہ خیال کرتے ہو کہ لذیذ کھانا کھانے والا صاحب تقوی نہین ہو سکتا ہی حضرت ابراہیم ہروی رحمہ اللہ کو شرمندگی ہوئی توبہ کرکے بخشش کے طالب ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار قحط سالی سے پریشان ہو کر لوگون نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے مراقبہ فرما کر سر اوٹھایا اور فرمایا جاؤ پرنالون کو درست کرو پانی آرہا ہی تھوڑی دیر مین پانی برسنے لگا اور ایک شبانہ روز پانی برستا گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے پاؤن پھیلائے مرید نے بھی دیکھکر پاؤن پھیلا دیے آپ نے اپنے پاؤن کھینچ لیے مرید نے بھی پاؤن کھینچنا چاہا مگر اوسکا پاؤن رہگیا کسی طرح نہ کھنچ سکا اور اوسکی زندگی بھر پاؤن پھیلا ہی رہا وجہ اسکی یہ تھی کہ مرید نے آپ کے پاؤن پھیلانے کو معمولی خیال کیا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ پاؤن پھیلائے ہوے تھے ایک شخص نے بے ادبی سے آپ کے پاؤن پر اپنا پاؤن رکھدیا اوسکو اللہ نے یہ سزا دی کہ جذام مین مبتلا ہوا اور اوسی تکلیف مین مر گیا۔ بعض کہتے ہین کہ اوسکی اولاد مین بھی یہی بیماری باقی رہی کسی بزرگ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بے ادبی تو اوس شخص نے کی تھی اوسکی نسل کو کیون سزا دی گئی اونھون نے جواب دیا تیر انداز

جسقدر قوت ور ہوتا ہی اوسی قدر دور تک اوسکا تیر لوگون کو زخمی کرتا ہوا چلا جاتا ہی
نقل کیا ہی کہ ایک شخص جو آپ کی بزرگی اور کرامت کا قائل نہین تھا
ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مجھے اسرار الٰہی بتا دیجیے آپ نے
اوسکا خبث باطن دریافت کرکے فرمایا کہ فلان پہاڑ پر میرا ایک دوست رہتا ہی
تو جاکر اوس سے پوچھ وہ پہاڑ پر گیا تو دیکھا ایک نہایت مہیب اژدہا بیٹھا ہی یہ
اوسے دیکھکر ایسا خائف ہوا کہ بیہوش ہو کر پڑا جب ہوش مین آیا تو آپ کی
خدمت مین حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا بڑا تعجب ہی کہ مخلوق کی
ہیبت نے تو تیرا یہ حال کر دیا تو ہیبت الٰہی کیونکر برداشت کرتا جو مجھ سے
اسرار الٰہی دریافت کرتا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک رنگریز آپ کی ریاضت اور کرامت دیکھکر کہا کرتا تھا کہ جو
باتین انکی ہین مین بھی کر سکتا ہون صرف اتنا فرق ہی کہ اونکی باتین میری
سمجھ مین نہین آتی ہین ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا چونکہ آپ اوسکے
اقوال بد سے واقف تھے اوسے دیکھتے ہی آپ نے ایک آہ کی وہ بیہوش ہو کر گر پڑا
اور تین شبانہ روز اوسی طرح پڑا رہا پیشاب پاخانہ کپڑون مین ہوا کیا مگر اوسے
مطلق خبر نہوئی جب ہوشیار ہوا غسل کرکے پھر آپ کے سامنے آیا آپ نے فرمایا
یہ بات غور کر لے کہ ہاتھی کا بوجھ گدھے پر نہین لادا جاتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت بوسعید میخورانی رحمہ اللہ آپ کی آزمایش کرنے کو آئے
آپ سمجھ گئے کہ یہ مجھے آزمانے آئے ہین اونسے کہا کہ تم بوسعید راعی کے پاس جاؤ
وہ میرا مرید ہی اور اب مین نے ولایت اور کرامت اوسی کی سپرد کر دی ہی یہ وہان
گئے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہین یہ منتظر کھڑے رہے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے
تو انکی طرف دیکھکر کہنے لگے کیا چاہتے ہو انھون نے کہا تازے انگور چاہتا ہون حضرت

Marfat.com

بوسعید راعی رحمہ اللہ کے پاس ایک چھری تھی آپ نے اوسکے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا اونکے قریب اور دوسرا اونکے قریب زمین مین دفن کردیا تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دونون مقام سے سرسبز انگور کے درخت اوگے اور ملند ہو کر بار آور ہو گئے لیکن بوسعید میخورانی رحمہ اللہ کے قریب کے درخت مین کالے انگور اور آپ کے قریب کے درخت مین عمدہ سفید انگور پھلے بوسعید میخورانی رحمہ اللہ نے سبب پوچھا آپ نے کہا مجھے صدق ویقین حاصل ہی اور تمھین امتحان منظور تھا اسیوجہ سے اللہ نے دونون درختون سے ہر ایک کے دل کی کیفیت کو ظاہر کردیا پھر آپ نے اونکو ایک کمل دیکر فرمایا کہ دیکھو اسے کھو نہ دینا اونھون نے وہ کمل لیا اور حج کرنے گئے گو راہ مین بہت احتیاط کی مگر عرفات مین وہ کمل انکے پاس سے گم ہو گیا جب پھر بسطام مین واپس آئے تو دیکھا کہ بوسعید راعی رحمہ اللہ کے پاس وہ کمل موجود ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا آپکا پیر کون ہی آپ نے کہا ایک بڑھیا پھر یہ واقعہ بیان کیا کہ ایکبار مین جنگل مین تھا اور ایک بڑھیا سر پر آٹے کا بوجھ رکھے ہوے آئی اور مجھسے کہا کہ میرا یہ آٹا میرے گھر پہونچادے اتنے مین ایک شیر دکھائی دیا مین نے اوسے بلایا اور وہ آٹا اوس شیر کی پیٹھ پر رکھدیا اور بڑھیا سے کہا جا تیرے گھر تک آٹا پہونچا دیگا پھر مین پوچھا کہ تو شہر مین کیا کہے گی اوسنے کہا کہونگی کہ آج جنگل مین مین ایک خودنما ظالم سے ملی آپ نے فرمایا تو مجھے خودنما ظالم کیون کہیگی اوسنے کہا اسلیے کہ شرع نے شیر کو تکلیف نہین دی اور تو نے اپنا بوجھ اوسپر لادا اور اوس غیر مکلف کو تکلیف مین ڈالا یہ ظلم نہین تو کیا ہی دوسرے تم مین عیب ہی کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھین صاحب کرامت جانین اور سمجھین کہ تم ایسے صاحب شان ہو کہ شیر تمھاری اطاعت کرتا ہی یہی خودنمائی ہی اور اس سے بڑھکر کوئی عیب نہین ہوتا ہی مین نے اوسکے قول سے عبرت حاصل کی اور اوسی کی نصیحت کیوجہ

اسے یقین نہ آتو بنی اسلیے وہ بڑھیا میری پیر ہوئی اوسکے بعد سے میرا یہ حال ہو گیا
کہ جب کوئی کرامت یا نشانی ظاہر ہوتی تو مین اللہ سے اوسکی تصدیق چاہتا او
اوسیوقت ایک زرد نور پیدا ہوتا کہ جسپر سبز خط سے لکھا ہوا ہوتا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ نوح نجی اللہ ابراھیم خلیل اللہ موسی کلیم اللہ عیسی روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام
ان پانچ گواہون کی شہادت میری کرامت پر ہونے لگی۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین خواب مین دیدار
جمال الٰہی سے مشرف ہوا تو مجھسے ارشاد ہوا کہ دنیا مین تمام لوگ ہمسے اپنی اپنی
ضرورت کے مطابق چیزین مانگتے ہین مگر بایزید ہمسے ہمین کو طلب کرتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار حضرت شقیق بلخی اور حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ
علیہما آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے دسترخوان بچھوایا سب لوگ کھانا کھانے
بیٹھے مگر حضرت ابو تراب رحمہ اللہ نے نہ کھایا اور کہا مین روزے سے ہون آپکے
ایک مرید اور حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ دونون نے کہا کہ جو شخص نفل کا روزہ
رکھے ہو اوسکی دعوت کیجائے تو شرعاً اگر وہ افطار صوم کرے تو اوسے روزہ کا بھی ثواب
ملتا ہے اور دعوت قبول کرنے کا بھی مگر اوسنون نے نہ مانا اور کہا مین روزہ نہ کھولونگا
حضرت بایزید نے فرمایا کہ تم لوگ اوس سے خبر نہو کیونکہ یہ درگاہ الٰہی سے دور ہے
کچھ دنون کے بعد حضرت ابو تراب رحمہ اللہ ایک چوری کی علت مین گرفتار ہوے
اور حکم شرع کے مطابق اونکے ہاتھ کاٹے گئے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار جامع مسجد کے کسی گوشہ مین آپ نے اپنا عصا کھڑا
کر دیا تھا اتفاق سے وہ گر پڑا ایک ضعیف شخص نے اوٹھا کر پھر اوسے اوسی کونے
مین کھڑا کر دیا بعد کو یہ حال آپ کو معلوم ہوا آپ نے اوسکے مکان پر جا کر اوس سے
کہا جو تکلیف آپ کو عصا اوٹھانے مین ہوئی اوسکو معاف فرما دیجیے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آکر آپ سے حیا کے کسی مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے مفصل بیان کردیا وہ شخص پانی ہوکر بہنے لگا یہ اثر آپ کے فرمانے کا ہوا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار دجلے کے کنارے گیا دجلہ جوش مارکر میرے استقبال کو بڑھا مین نے کہا تیرے اس جوش کے ساتھ استقبال کرنے سے ہرگز مین مغرور نہونگا اور تیس برس کی عبادت کو تیرے استقبال سے تکبر پیدا کرکے ضائع نہ کرونگا مین کریم کا طالب ہون کرامت کی مجھے ضرورت نہین ہے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک بار مین نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرون کہ عورتون کے نان و نفقہ کی تکلیف مجکو نہ دے پھر خیال ہوا کہ اسمین سنت نبوی ترک ہوجائیگی مین نے یہ دعا نہین کی اور اس کام کو اپنے ذمہ لیا اللہ نے مجھپر اس امر کو آسان کردیا میرے سامنے عورت اور دیوار سب برابر ہین

نقل کیا ہی۔ کہ ایک امام کی آپ نے نماز مین اقتدا کی بعد فراغ نماز امام نے آپ سے پوچھا کہ بظاہر آپ کا کوئی پیشہ نہین ہی بسر اوقات آپ کیونکر کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ پہلے مین اپنی نماز قضا کرلون تو اسکا جواب دون اوسنے پوچھا نماز قضا کرنے کی کیا ضرورت ہی آپ نے فرمایا جو شخص روزی دینے والے کو نہ پہچانے اوسکے پیچھے نماز ادا نہین ہوتی ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص کو آپ نے مسجد مین نماز پڑھتے دیکھا اوس سے کہا اگر تیرا یہ خیال ہی کہ یہ نماز تجھے اللہ تک پہونچا دیگی تو غلطی ہی اور اگر نماز پڑھنا چھوڑ دیگا تو کافر اور اگر نماز پڑھنے کی وجہ سے تکبر کریگا تو مشرک ہوجائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اکثر لوگ میری ملاقات سے رحمت اور اکثر لعنت حاصل کرتے ہین لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا جو لوگ ایسی حالت مین کہ مین اپنے حال مین نہین ہوتا میری ملاقات کو آتے ہین وہ میری کیفیت دیکھکر غیبت

ہین جنت کرتے ہین اور غیبت کرنے کی وجہ سے لعنت پاتے ہین اور جو لوگ ایسی حالت مین کہ حق مجھپر غالب ہوتا ہی میری ملاقات کو آتے ہین اور مجھے اچھا سمجھتے ہین اوس اچھا سمجھنے کی وجہ سے رحمت پاتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ قیامت جلد آجاوے تاکہ مین دوزخ کے قریب سکونت اختیار کرون اور میری سکونت اختیار کرنے کی وجہ سے دوزخ سرد ہوجائے اور دوزخیون کو میری ذات سے آرام حاصل ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ اپنے مریدون سے کہتے ہین کہ جو قیامت مین دوزخیون کا شفیع نہوگا وہ میرا مرید نہین ہی آپنے فرمایا جو قیامت مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوکر دوزخیون کو جنت مین نہ بھیجے اور خود اونکے بدلے دوزخ مین نہ جائے وہ میرا مرید نہین ہی۔

نقل کیا ہی ۔کہ لوگون نے کہا اللہ نے آپ کو صاحب مرتبہ کیا ہی آپ خلق کو راہ راست پر کیون نہین کھینچ لیتے آپ نے فرمایا جسے اللہ مردود کرچکا ہو اُسے مین کیسے مقبول کردون۔

نقل کیا ہی ۔کہ ایک بار آپ فکر مین سر جھکائے بیٹھے تھے ایک بزرگ آئے جب آپ نے سر اوٹھایا اونھون نے پوچھا اسوقت آپ کس فکر مین تھے آپنے فرمایا مجھے اپنی نیستی کا خیال آیا اوسی کی شرمندگی مین سر جھکائے بیٹھا تھا اب اوسکی ہستی کی بدولت مین نے سر اوٹھایا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک خطیب نے ممبر پر یہ آیت (وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے لوگ اللہ کو اوسکے مرتبہ کے موافق نہین پہچانتے) پڑھی آپ کو جوش پیدا ہوا اور سر ممبر سے ٹکرا کر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے فرمایا کہ نہین معلوم الٰہی تیری کیا مصلحت ہی کہ تونے مجھ ایسے دروغ ظن سے اپنی معرفت کا دعوی کرایا۔

Marfat.com

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ خوف الٰہی سے کانپ رہے تھے ایک مرید نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا وہ مرتبہ ہے جو تیس برس کی عبادت اور نفس کشی کے بعد حاصل ہوتا ہے تجھے یہ بھید ابھی معلوم نہین ہو سکتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ روم کی لڑائی مین لشکر اسلام کفار کے مقابلہ مین پست ہو گیا کسی نے لشکر اسلام مین سے کہا یا بایزید دیکھیے فوراً خراسان کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوئی لشکر کفار اوس آگ سے خوف کھا کر بھاگ گیا اور لشکر اسلام کو فتح ہوئی۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ مراقبہ مین تھے ایک بزرگ آئے جب آپ نے سر اوٹھایا اون بزرگ نے پوچھا اسوقت آپ کہان تھے آپ نے فرمایا درگاہ الٰہی مین اونھون نے کہا مین بھی اوسی کے دربار مین تھا مین نے آپ کو نہین دیکھا آپ نے فرمایا تیرے اور اللہ کے درمیان ایک حجاب تھا اور مین بے حجاب اوسکے سامنے تھا حجاب کی وجہ سے تو مجھے نہ دیکھ سکا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص بغیر اتباع شریعت کیے ہوے اپنے کو صاحب طریقت کہتا ہے وہ کاذب ہے بغیر اتباع شریعت کے طریقت حاصل نہین ہوتی ہے

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اگر تھوڑی دیر آپ صاف دل سے میری جانب مخاطب ہون تو مین آپ سے ایک بات کہون آپ نے فرمایا تیس سال ہو گئے کہ مین اللہ سے صاف دل طلب کرتا ہون مگر ابھی تک نہین ملا جب میرے پاس صاف دل ہی نہین ہے تو کیونکر تیری طرف مخاطب ہو سکتا ہون۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا لوگ یہ نہ خیال کرین کہ راہ حق آفتاب سے زائد روشن ہے اسلیے کہ یہ ایسی راہ ہے جسمین سوئی کے ناکے کے برابر مین ایک مدت سے راستہ ڈھونڈھ رہا ہون مگر نہین ملتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب کوئی مصیبت آپ کو پیش آتی تو فرماتے اے اللہ تو نے

روٹی تو دی سالن بھی دیدے تاکہ اچھی طرح کھاؤں یعنے تیری ہی دی ہوئی مصیبت ہی صبر بھی عطا فرما۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسی رحمہ اللہ نے ایک دن آپ سے پوچھا آپ صبح کسطرح کرتے ہین آپ نے فرمایا مجھے صبح اور شام کسی کی خبر یاد الٰہی کی وجہ سے نہین ہوتی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مجھے الہام ہوا کہ ہمارے خزانے مین عبادت اور خدمت تو بہت ہی اگر تو ہم سے ملنا چاہتا ہی تو ایسی چیز کو ہماری درگاہ مین شفیع بنا جو ہمارے خزانہ مین نہو آپ نے کہا یا اللہ وہ کون شی ہی جو تیرے خزانہ مین نہین ہی حکم ہوا بیچارگی اور عجز اور ذلت اور غم حاصل کر اسلیے کہ ہمین یہ چیزین پسند ہین اور ان چیزون کے حاصل کرنے والے کو ہم اپنا قرب عطا کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین جنگل مین تھا اور وہان بارش عشق اسقدر ہوئی تھی کہ تمام زمین مثل برف کے سرد تھی مین حلق تک اُسمین ڈوب گیا اور آپ نے فرمایا مین نے نماز سے سوا استقامت کے اور روزے سے سوا بھوکا رہنے کے کچھ نہین پایا اور جو کچھ مجھے ملا اللہ کے فضل وکرم سے ملا اپنی کوشش سے کچھ نہین ہوا اور فرمایا دونون عالم کی نعمتون سے یہ بات بہت اچھی ہی کہ انسان سمجھ لے کہ کوشش اور فکر سے بغیر فضل الٰہی کے کچھ حاصل نہین ہوسکتا لیکن انسان کو حکم کوشش کرنے کا ہی اسلیے کوشش کرنا لازم ہی مگر کوشش کے بعد جو بات حاصل ہو اُسے اللہ کا فضل سمجھے نہ اپنی کوشش کا نتیجہ اور فرمایا مجھے لازم ہی کہ جس مرتبہ کا میرا مرید ہو ویسی ہی اوس سے باتین کرون۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ صفات الٰہی بیان فرماتے تو اپنی حالت اصلی پر رہتے اور جب اُسکی ذات کا بیان کرتے تو بیخود ہوجاتے اور وجد مین آکر فرماتے آمد آمد

Marfat.com

دبسرا آید - اللہ مجھ سے بالکل قریب ہی -

نقل کیا ہی - کہ ایکبار آپ کا ایک مرید کہہ رہا تھا مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہی جو اللہ کو جانتا ہی اور اوسکی عبادت نہین کرتا آپ نے فرمایا مجھے اوس شخص پر تعجب آتا ہی جو اللہ تعالی کو پہچاننے کے بعد اُسکی عبادت کرتا ہی یعنے اس امر پر تعجب کرتا ہون کہ وہ اللہ کو جانکر ہوش مین کیسے رہتا ہی -

نقل کیا ہی - کہ آپ نے فرمایا پہلی مرتبہ مین حج کو گیا خانۂ کعبہ کی زیارت کی دوسری بار حج کو گیا کعبہ اور صاحب کعبہ کو دیکھا تیسری بار حج کو گیا تو نہ کعبہ دیکھا نہ خانۂ کعبہ یعنی ہر بار مین یاد الٰہی مجھے زائد ہوتی گئی - اور دلیل اسپر یہ واقع ہی کہ ایکبار کسی نے آپ کو دروازے سے آواز دی آپ نے پوچھا کسے پکارتا ہی اُسنے کہا بایزید کو آپ نے فرمایا تیس برس سے مین بایزید کو ڈھونڈھ رہا ہون مگر ابتک وہ نہین ملا اس واقعہ کو لوگون نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ کے سامنے بیان کیا اونھون نے فرمایا وہ اسطرح حق مین محو ہوگئے ہین جیسے خاصان خدا حق مین گم ہوجاتے ہین -

نقل کیا ہی - کہ لوگون نے کہا اپنے مجاہدے کی کیفیت بیان فرمائیے آپ نے فرمایا اگر مین اعلی مجاہدہ کا حال بیان کرون تو تم لوگ سمجھ نہ سکوگے مین تمھارے سامنے ادنی مجاہدے کا حال بیان کرتا ہون سنو ایکدن مین نے نفس سے عبادت الٰہی کرنیکو کہا اُسنے سرکشی کی اُسکے سزا مین مین نے نفس کو سال بھر تک ایک قطرہ پانی کا نہین دیا اور کہا جبتک تو عبادت الٰہی پر راضی نہوگا یون ہی تجھے پیاسا رکھونگا -

نقل کیا ہی - کہ لوگون نے پوچھا آپ ایسے شخص کے بارے مین کیا فرماتے ہین جسکا حجاب حق تعالی ہو آپ نے فرمایا جب اُسے یہ معلوم ہوجائے تو لازم ہی کہ اپنے کو گم کردے تاکہ کشف حقیقی اُوسے حاصل ہوجائے -

نقل کیا ہی - کہ آپکے استغراق کی یہ حالت تھی کہ ایک مرید تیس برس سے آپکی خدمت

Marfat.com

مین رہتا تھا جب وہ آپکے سامنے آتا آپ پوچھتے تیرا کیا نام ہی ایکبار اُسنے کہا کیا آپ
مجھسے ہنستے ہین کہ جب مین آتا ہون آپ میرا نام دریافت کرتے ہین حالانکہ تیس
برس سے مین آپکی خدمت مین رہتا ہون آپ نے فرمایا مین ہنستا نہین ہون بلکہ
جب سے اللہ کا نام میرے دلمین سما گیا ہی مجھے کوئی دوسرا نام یاد ہی نہین رہتا۔
نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے پوچھا یہ مراتب آپکو کیونکر حاصل ہوے آپ نے
فرمایا ایکبار شب کو صغر سنی مین مین بسطام سے باہر آیا دیکھا کہ چاندنی چھٹکی ہوئی ہی
اور لوگ سورہے ہین پھر مین نے ایک بارگاہ دیکھی جسکے مقابلہ مین تمام عالم ہیچ تھا
مین نے کہا اے اللہ ایسی نفیس اور بیمثل بارگاہ لوگون کی نظرون سے کیون پوشیدہ
اور خالی ہی غیب سے آواز آئی کہ اسکے خالی ہونیکی یہ وجہ ہی کہ یہان کوئی نہین آتا
اور جو لوگ اس بارگاہ کے لائق ہین اُنکے سوا نالائقون کے واسطے یہ بارگاہ نہین
ہی مین نے خیال کیا کہ تمام عالم کے لیے شفاعت چاہون تاکہ سب اس بارگاہ کے
لائق ہوجائین پھر خیال ہوا کہ شفاعت خاص ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے اس ادب کی وجہ سے مین چپ ہورہا پھر ندائے غیبی ہوئی کہ اسوقت جو ادب
تونے ہمارے حبیب کا کیا اسکے عوض مین ہمنے تجھے یہ رتبہ دیا کہ قیامت تک تیرا
نام سلطان العارفین بایزید مشہور رہیگا اس پورے قصہ کو لوگون نے حضرت ابونصر قشیری
رحمہ اللہ سے بیان کیا اونھون نے کہا واقعی وہ ایسے ہی بلند ہمت ہین بھذہ الھمۃ نال مانال
جو مراتب اُنھین ملے اسی ہمت کیوجہ سے ملے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اتنی عمر میری اسی تمنا مین گذری کہ کوئی نماز مین اس
خشوع سے ادا کرون کہ درگاہ الٰہی مین قبول ہوجائے مگر ابتک ادا نہو سکی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ بعد عشا کے چار رکعت نماز ادا کرتے اور بعد سلام کے فرماتے
یہ نماز قبول ہونیکے لائق نہین ہوئی پھر نیت کرتے اور بعد سلام کے یہی فرماتے تمام

قب اسیطرح ختم ہوجاتی صبح ہوتے فرماتے ای اللہ مین نے بہت کوشش کی کہ ایسی نماز ادا کرون جو تیری بارگاہ کے لائق ہو مگر مجھسے ادا نہوئی جیسا مین ہون ویسی ہی میری نماز بھی ہی تیری بہت بندے بے نمازی بھی ہین مجھے بھی اُن ہی مین شمار کرلے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا چالیس برس کی ریاضت کے بعد پردۂ حجاب دور کیا گیا مین نے عاجزی کے ساتھ راہ چاہی حکم ہوا کہ ٹوٹی بدھنی اور پھٹا ہوا پوستین جبتک تیرے پاس رہیگا تجکو راہ نہ ملے گی مین نے انکو پھینکدیا راہ مل گئی اور حکم ہوا جو لوگ حجاب دور کرانا چاہتے ہین اونسے اپنا واقعہ بیان کرکے کہدو کہ جبتک تم بھی اسطرح دنیا کو ترک نہ کروگے قربت آلہی حاصل نہین ہوسکتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص اس خیال سے صبح کو آپ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھون آپ کیا کرتے ہین یکایک اپ نے اللہ کہا اور گر پڑے بہت چوٹ آئی لوگون نے آپ سے پوچھا آپ اللہ کہکر کیون گر پڑے آپ نے جواب دیا کہ جب مین نے اللہ کہا تو عرش کے قریب پہونچا دیکھا کہ وہ اژدہے کی طرح منھ کھولے ہوے ہی مین نے پوچھا اللہ کہان ہی اسلیے کہ آیت قرآنی ہی الرحمن علی العرش استوی اُسنے کہا اللہ اہل زمین کے شکستہ دلون مین رہتا ہی مطابق قول انا عند منکسرۃ قلوبھم اسی لیے اہل آسمان اہل زمین کے شکستہ دل ڈھونڈا کرتے ہین پھر مین مقام قرب مین پہونچا حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا جو تو دے وہی مین مانگتا ہون حکم ہوا اپنے کو نیست کردے تاکہ ہمارا قرب ہمیشہ کے لیے تجھے حاصل ہوجائے مین نے قبول کیا پھر کہا مین بغیر فیض وبرکت حاصل کیے ہوے یہان سے نجاؤنگا پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا تمام خلق کو بخشدے حکم ہو غور سے دیکھ جب مین نے غور کیا معلوم ہوا کہ ہر مخلوق کے ساتھ ایک شفیع ہی اور اللہ اپنی مخلوق پر مجھسے زائد مہربان ہی مین خاموش ہورہا پھر مین نے کہا شیطان پر رحمت کر حکم ہوا وہ آگ کا ہی اور آگ کو آگ ہی بہتر ہے

Marfat.com

سوال نہ کر اور تو آگ سے بچنے کی کوشش کر پھر اپنی حضوری کے دو مقام اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے پیش کیے مین نے کسیکو قبول نہ کیا پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا مین چاہتا ہون کہ جو تو دے اُسپر راضی ہون اور خود کچھ نہ مانگون —

نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگ آپ سے دعا کے طالب ہوتے تو آپ فرماتے اے اللہ تیری مخلوق مجھے واسطہ کر کے کچھ مانگتی ہی اور تو خود اونکے حال کو خوب جانتا ہی لوگون کی مراد پوری ہو جاتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے ایسی بات بتائیے کہ جس سے میری نجات ہو جائے آپ نے فرمایا ان دو باتون کو اچھی طرح سمجھ لے ایک یہ کہ اللہ تیری حال سے واقف ہی دوسرے یہ کہ اللہ تیرے عمل سے بے پروا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کہین جا رہے تھے ایک شخص آپ کی نشان قدم پر قدم رکھتا ہوا چلا اور کہنے لگا شیخ کے قدم پر قدم چلنا اسکو کہتے ہین اور آپ سے کہنے لگا اپنی پوستین کا ایک ٹکڑا آپ مجھے دیدیجیے تاکہ مین اس سے برکت حاصل کرون آپ نے فرمایا پوستین تو پوستین ہی اگر تم میری کھال بھی لے لو تو بیکار ہی جب تک میرے ایسے عمل نہ کروگے فائدہ نہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک دیوانہ کو کہتے ہوے دیکھا یا اللہ میری طرف نظر کر آپ نے فرمایا تیرے افعال کیا اچھے ہین جو وہ تیری طرف دیکھے اُسنے کہا جب اللہ میری طرف دیکھیگا خود ہی میرے اعمال اچھے ہو جائینگے آپ نے فرمایا واقعی تو سچ کہتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حقیقت کا ذکر بیان فرما رہے تھے اور اپنی ہونٹھ چاٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے مجھ سے زائد کون خوش قسمت ہی کہ مین خود شراب اور ساقی اور شرابخوار ہون

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے ستر زنار اپنی کمر سے کھولی مگر ایک باقی رہگیا

اور اسیطرح مجھسے نہ کھلا مین نے دعا کی اے اللہ یہ کیونکر کھلے گا حکم ہوا اے تم نہین کھول سکتے
ہم چاہین تو دور کر دین اور فرمایا مین نے بہت کوشش کی کہ حق کا دروازہ کھلے مگر نہ کھلا
اور کھلا تو مصیبت کی ہاتھون سے کھلا اور ہر طرح مین اُسکی راہ مین چلا مگر کچھ فائدہ نہوا
جب دل سے چلا تو منزل مقصود پر پہونچا اور فرمایا تیس برس تک مین کہتا رہا الٰہی یہ دے
اور یہ کر مگر جب معرفت الٰہی مین قدم رکھا تو سب بھول گیا اور کہنے لگا الٰہی تو میرا ہو جا
اور جو تیری مرضی ہو کر۔ اور فرمایا مین نے اللہ سے پوچھا تیری طرف مین کیونکر آ سکتا ہون
حکم ہوا تین بار نفس کو طلاق دے تو تو میرے پاس آ سکتا ہے اور فرمایا ایک بار مین نے
کہا اگر اللہ مجھ سے ستر برس کا حساب چاہیگا تو مین ستر ہزار سال کا حساب چاہونگا
اسلیے کہ ستر ہزار برس ہوے کہ اوسنے الست بربکم کہکر عالم کو بلی کے جواب مین
ڈالا اور اسی کی وجہ سے تمام عالم مین یہ شور برپا ہے ندا ہوئی اسکا یہ جواب ہے کہ ہم
قیامت مین تیرے ہفت اندام کو ذرہ ذرہ کرکے ہر ذرے کو ایک ایک دیدار عطا
کرینگے اور کہین گے یہ ستر ہزار برس کا حساب ہے اور اُسکا حاصل اور باقی تجھے بخشینگے
اور فرمایا اگر تمام عالم کی سلطنت مجھے دیجائے تو مین اُس سے اپنی آہ کو جو مین نے
پچھلی رات مین کی تھی بہتر جانونگا اور فرمایا اگر قیامت مین مجھے دیدار الٰہی میسر نہوگا تو
ایسی گریہ و زاری کرونگا کہ دوزخی اپنی تکالیف بھول جائین گے اور فرمایا متقدمین
ادنی ادنی چیز پر اللہ سے راضی ہو گئے مگر مین کسی پر راضی نہوا بلکہ اپنے کو آپ پر قربان
کر دیا اگر میری صفت کا ایک ذرہ میدان مین آ جائے تو تمام آسمان و زمین درہم برہم
ہو جائین اور فرمایا اللہ نے اپنی مرضی سے مجھے دیدار سے فائز کیا مین بندہ
ہون مجھے اپنی مرضی سے کیا سروکار ہے مین نے اُس سے دیدار کی تمنا نہین کی اور
فرمایا چالیس برس تک مین نے خلق کو نصیحت کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوئی جب مرضی
الٰہی ہوئی بغیر میری نصیحت کے لوگ راہ پر آ گئے اور فرمایا جب مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا

اپنے سبحانیت کی تجلی سے باہر آتا ہی تو مجھے عاشق او رمعشوق ایک نظر آیا یعنے جب
مین نے اپنے کو گم کیا تو عالم توحید دکھائی دیا اور فرمایا جب اللہ نے مجھسے مجھ ہی مین ندا
کی تو مین مرتبہ فنا فی اللہ مین داخل ہو گیا اور فرمایا مین نے بہت حجابات طے کیے
لیکن جب غور کیا تو اپنے کو مقام حزب اللہ یعنے کنہ ذات باری مین پایا کہ وہانتک
کسی کی رسائی نہین اور فرمایا کہ تیس برس تک اللہ میرا آئینہ رہا اب مین خود اپنا آئینہ
ہو گیا ہون یعنی اپنی خودی مین نے اُسکی یاد مین فراموش کر دی اب مین کہتا ہون
کہ مین اپنا آئینہ ہون اور وہ اللہ ہی جو میری زبان سے بات کرتا ہی یعنے اب
ہر کام میری زبان پر یون ادا ہوتا ہی کہ گویا اللہ میری زبان سے کلام کرتا ہی اور مین
درمیان سے گم ہو گیا اور فرمایا کہ مجھے درگاہ الٰہی کی مجاوری سے سوا حیرت اور
ہیبت کے کچھ حاصل نہین ہوا اور فرمایا جب مین درگاہ رب العزۃ مین پہونچا تو دیکھا
کہ اہل دنیا دنیا مین اور اہل آخرت آخرت مین اور اہل دعوی دعوی مین مبتلا تھے
اور کچھ صوفی کھانے پینے مین اور کچھ راگ مین محو تھے۔ اور جو لوگ دراصل پیشوا تھے
وہ بیابان حیرت مین گم تھے اور فرمایا مین نے مدتون خانہ کعبہ کا طواف کیا لیکن جب
مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا تو مین نے دیکھا کہ کعبہ میرا طواف کر رہا ہی اور فرمایا ایک شبکو
مین نے اپنے دل کو ڈھونڈھا مگر نہ ملتا تھا نہ ملا صبح کو ندائے غیبی ہوئی کہ ہمارے سوا دوسرے
کو تلاش نہ کر تجھے دل سے کیا کام ہی اور فرمایا وہ مرد نہین ہی کہ کسی چیز کی تلاش
مین سرگردان ہو بلکہ مرد وہ ہی کہ جو چیز اُسے درکار ہو خود ہی اُسکے پاس آجائے
اور فرمایا اللہ نے مجھے یہ رتبہ دیا ہی کہ مین تمام خلق کو اپنی دو انگلیون کے درمیان
مین پاتا ہون اور فرمایا مرید کو یاد الٰہی کی حلاوت دیتے ہین اگر وہ اسی سے خوش ہو گیا
تو پیرا اوسکے لیے نزدیکی حق کا پردہ ہو جاتی ہی اور فرمایا عارف کا ادنی مرتبہ یہ ہی کہ تمام
صفات باری او سمین موجود ہون اور فرمایا اگر اللہ مجھے دوزخ مین ڈالے اور مین صبر بھی

Marfat.com

کرون توبھی اُسکی محبت کا حق ادا نہین ہو سکتا اور فرمایا اگر اللہ مجھے اور تمام خلق کو بخشدے توبھی اوسکی رحمت کے مقابلہ مین کم ہی اور فرمایا عبادت پر نازان ہونا سخت گناہ ہی اور فرمایا کامل عارف وہ ہی جو آتش محبت مین سوختہ ہوجائے اور فرمایا عالم ازل ہونیکا دعوے وہ کر سکتا ہی جو خود نور ذات ہوجائے سا ور فرمایا جب مین نے دنیا ترک کرکے خدا کی محبت اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن سمجھنے لگا اور جب مین نے اون چیزونکو جو میرے اور اللہ کے درمیان مین حجاب تھین دور کیا تو اللہ کے لطف سے فیضیاب ہوا۔ اور فرمایا اللہ کے اچھے بندے وہ ہین جو بہشت کو بھی اُسکے دیدار کے مقابلے مین پسند نکرین اور فرمایا سچا عارف وہ ہی جو تمام آرزو اور تمنا اور خواہشون کو ترک کرکے اُس چیز کو پسند کرے جسے اللہ پسند کرتا ہی۔ لوگون نے پوچھا کیا اللہ اپنے بندے کو اپنی مرضی سے بہشت مین داخل نہین کرتا آپ نے کہا ضرور اپنی ہی مرضی سے داخل کرتا ہی مگر یہ تو خیال کرو کہ جسے اللہ اپنی رضامندی سے سربلند کرے اُسے بہشت سے کب سروکار ہوگا اور فرمایا ذرہ بھر معرفت مین جو مزہ ملتا ہی وہ بہشت کی نعمتون مین نہین ملتا اور فرمایا اللہ کی محبت بہت مردونکو عاجز اور عاجزون کو مرد بنادیتی ہی اور فرمایا جو یاد الٰہی مین اپنے کو فنا کرتا ہی وہ زندگی جاوید نئے سرے پاتا ہی اور فرمایا زہد اور صلاح کو ایسا سمجھو جیسے ایک ہوا ہی کہ تم پر چل رہی ہی اور فرمایا کو بہشت کی زینت خدارس لوگون سے ہی مگر وہ اُسے وبال جانتے ہین اور فرمایا کہ گناہ سے زائد محققین مسلمان کو ذلیل کرنا نقصان رسان ہی اور فرمایا دنیا دنیا والون کے لیے غرور در غرور اور آخرت آخرت والون کے لیے سرور در سرور اور محبت الٰہی اہل معرفت کیلیے نور در نور ہی اور فرمایا معائنہ اگرچہ نقد ہی مگر مشاہدہ نقد در نقد ہی اور فرمایا اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہی اور فرمایا عارف کی خاموشی سے یہ آرزو ہوتی ہی کہ اللہ سے کلام کرے اور آنکھ بند کرنے سے طالب دیدار الٰہی ہوتا ہی اور سر نیچے

ہوجاتے ہیں خیال ہوتا ہے کہ دنیا کے بکھیڑوں میں نہ پڑیں اور جو امید اللہ سے ہی حاصل ہوجا
اور فرمایا انسان کو دل پر قابو حاصل کرنا چاہیے اور فرمایا جو شخص خلق سے بھاگے اور
خاموش رہے وہی عارف ہے اور فرمایا اللہ کا شیدائی دنیا اور آخرت کسی پر مائل نہیں
ہوتا اور فرمایا خدا کا عاشق عشق کی وجہ سے مثل خدا کے یکتا ہوجاتا ہے اور فرمایا کہ قیامت
کے دن بہشتیوں کے سامنے صورتیں پیش کیجاوینگی جو کسی صورت کو اختیار کرے گا
دیدار الٰہی سے محروم رہیگا اور فرمایا اس سے بہتر بندے کیلئے کوئی چیز نہیں ہے کہ اپنے
کو ہیچ کر دے اور زہد اور علم اور عمل پر نازاں نہ ہو جب بندہ ہیچ ہوجائیگا وصل الی اللہ
ہوگا اور اوسکی صفت بندے کو اُسیوقت معلوم ہوسکتی ہے جب یہ مرتبہ اُسے حاصل
ہوجائے اور فرمایا عارف معرفت کو اسقدر بیان کرتا ہے اور اوسکے حاصل کرنے میں
کوشش کرتا ہے کہ معارف باقی نہیں رہتے اور خود درجہ کمال پاجاتا ہے اور معارف
عارف کے گمانتے ہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ عارف معرفت کو بغیر معارف میں غور
کیے حاصل نہیں کرسکتا ہے اور فرمایا علم اور خبر ایسے شخص سے سیکھو اور سنو جو علم سے
معلوم تک اور خبر سے مخبر تک پہونچا ہو۔ اور دنیاوی فخر اور اعزاز کے لیے جسنے علم
حاصل کیا ہو اُسکی صحبت اختیار نہ کرو اسلیے کہ علم نے خود اُسکو فائدہ نہیں پہونچایا اور
فرمایا دنیا کا ترک کرنا بہت آسان ہے کیونکہ اس سے زائد کوئی چیز بے قدر نہیں ہے اور
فرمایا اللہ کا پہچاننے والا اُسکو ضرور دوست رکھتا ہے اور معرفت بغیر محبت کے
بے قدر ہے اور فرمایا قاعدے کی بات ہے کہ ندی اور نالے میں جبتک پانی بہتا ہے بہت
آواز ہوتی ہے لیکن جب وہ پانی جاکر دریا میں مل جاتا ہے تو آواز نہیں ہوتی اور پھر اوسکے
کم ہونے سے دریا کو کوئی نقصان بھی نہیں پہونچتا اور فرمایا اللہ کے بندے ایسے بھی
ہیں کہ اگر ایک دم اُن سے محجوب ہوجائیں تو اوسکی پرستش نکریں یعنی محجوب ہونیکی وجہ
سے نابود ہوجاتے ہیں اور نابود ہوجانیکی حالت میں عبادت کیونکر کرسکتے ہیں اور فرمایا

Marfat.com

ادنی مرتبہ عارف کا یہ ہی کہ ملک و مال کو برا جانے اور فرمایا عارفون کی عبادت کا بدلا
اللہ ہی جانتا ہی۔ اور فرمایا عارف وہ ہی جو عیان مین مکان ڈھونڈھے اور عین مین اثر نہ
کہے اگر اوسکی عمر سے ثریٰ تک ایک لاکھ مخلوق مع اپنے متعلقین بسیار کی اور ایک لاکھ فرشتے
مع جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی قدم عدم سے عارف کے دل مین رکھین تو وہ
معرفت آلہی کے سامنے اُنھین موجود خیال نہ کری اور جسکا حال اسکے خلاف ہی وہ عارف
نہین ہی اور فرمایا عارف کو معروف دیکھتا ہی۔ اور فرمایا بہشت خدا کے دوستونکی نزدیک
بیقدر ہی گو اہل محبت محبت سے مہجور ہین مگر مثل اُس گروہ کے اُنکا حال ہی کہ ہر حال مین
مطلوب کا طالب ہی اور اپنی طلبگاری اور دوستداری سے فارغ ہی عاشق کو عشق کی
طرف دیکھنا بُرا ہی اور مطلوب سے سوا اُسکی محبت کے اور کچھ چاہنا ناروا ہی۔ اور فرمایا
کہ جنکے دلون کو اللہ نے اپنی معرفت کا بوجھ اُٹھانیوالا نہ پایا اُنھین اپنی عبادت مین
لگا دیا اور فرمایا معرفت آلہی کا بوجھ سولے اہل معرفت کی کوئی اوٹھا نہین سکتا اور فرمایا
اگر مخلوق اپنی ہستی کو اچھی طرح پہچان لے تو اُسکو معرفت آلہی خود ہی حاصل ہو جاتی ہی
اور فرمایا کوشش کرکے بندیکو ایسا وقت حاصل کرنا چاہیے کہ اُسوقت مین وہ سوا مالک کے
دوسرے کو نہ دیکھے اور فرمایا اللہ اپنے دوستون کو تین باتین عطا کرتا ہی دریا کی مثل سخاوت
آفتاب کے مثل شفقت زمین کے مثل تواضع اور فرمایا حاجی جسم سے طواف خانہ کعبہ کرکے
خواستگار بقا ہوتے ہین اور اہل محبت دل سے عرش کا طواف کرکے دیدار آلہی چاہتے ہین
اور فرمایا تمام علمون مین ایک علم ایسا بھی ہی جسے عالم نہین جانتے اور تمام زہدین ایک ایسا
زہد بھی ہی جسے زاہد نہین جانتے اور فرمایا جسے اللہ مقبول کرتا ہی اُسپر ایک فرعون ایذا رسانی
کیلیے مقرر کرتا ہی اور فرمایا بات چیت آواز حرکت آرزو سب پردے کے باہر کی چیزین ہین
پردے کے اندر خاموشی سناٹا آرام دہشت اور رعب ہی اور فرمایا جبتک بندہ درگاہ آلہی
سے دور رہتا ہی بات چیت کرتا ہی جب حضوری حاصل ہوتی ہی خاموشی صورت دکھاتی ہی اور

فرمایا اچھے کام سے اچھوں کی صحبت اچھی ہی اور بُرے کام سے بُروں کی صحبت بُری
ہی۔ اور فرمایا مجاہدہ میں کوشش کرکے فضل آلٰہی کا امیدوار رہنا چاہیے نہ اپنی کوشش
پر بھروسا کرنا اور فرمایا جسنے اللہ کو پہچانا اوسے کسی سے سوال کی ضرورت باقی نہین
رہتی اور جسنے اوسے نہ پہچانا وہ حاجتمند ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ جب کوئی بُرائی
اوسکے قریب آئے اچھائی ہوجائے اور فرمایا جو لوگ خدا کو نہین جانتے دوزخ اُنکے لیے
عذاب ہی اور خدا کو پہچاننے والے خود دوزخ کیلیے عذاب ہین اور خداشناسی کے
راستہ مین روزانہ ہزارون آدمی ایسے آتے ہین کہ شب کو ایمان سے خالی اور تہیدست
پلٹ جاتے ہین اور فرمایا جو شخص نصیب اور حکم آلٰہی پر ثابت قدم رہتا ہی اُسے سب
چیزین ان ہی دو قدمون مین ملجاتی ہین اور فرمایا جو شخص خواہش نفس کو ترک کرتا ہی
واصل الی اللہ ہوتا ہی اور جو واصل الی اللہ ہوتا ہی تمام مخلوق اوسکے تابع حکم ہوتی
ہی۔ اور فرمایا عارف اپنے کو جاہل اور جاہل اپنے کو عارف کہتا ہی۔ اور فرمایا عارف پرند
ہین اور زاہد چرند اور فرمایا جسنے خدا کو پہچانا وہ دوزخ کیلیے عذاب ہوا اور جس نے خدا کو
نہ پہچانا دوزخ اوسکے لیے عذاب ہوئی اور فرمایا جسنے خدا کو پہچانا بہشت اُسپر وبال
ہوئی اور جس نے اوسے نہ پہچانا وہ خود بہشت پر وبال ہوا اور فرمایا کہ عارف کی
یہ پہچان ہی کہ وہ سوا وصال آلٰہی کے کسی چیز سے خوش نہو اور فرمایا عارفون
کے نفاق کو مریدون کے اخلاق پر فضیلت ہی اور آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اور
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے جب دیکھا کہ امت محمدی مین ایسے لوگ
ہین کہ اونکا قدم تحت الثریٰ پر اور سر اعلیٰ علیین سے متصل ہی اور وہ خود اپنے آپ کو
نفیست کیے ہوے ہین تو امت محمدی مین ہونے کی دعا کی حاشا وکلا اس سے مین اپنی فضیلت ثابت
کرنا نہین چاہتا ہون مترجم کہتا ہی کہ حاشا کے معنی پناہ اور پاکی اور تبعید کے ہین
اور کلا کاف کے فتح اور لام کی تشدید کے ساتھ ایک حرف ہی جو ردسخن اول کیلیے بولا جاتا ہی

اور مطلب حاشا وکلا اس سے یہ ہوتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہے پس اس سے مطلب یہ ہوا کہ ہرگز ہرگز میں اس فضیلت امت محمدی کو بیان کر کے اپنی فضیلت ثابت کرنا نہیں چاہتا ہوں انتہی اور فرمایا کہ خط اول بقدر تفاوت درجات چار نام سے ہے اور قیام ہر فرقہ انسانی کا اللہ کے ناموں سے ہے اور وہ اللہ کا قول ہے هو الاول والآخر والظاهر والباطن پس جو بندہ الاول کو اپنا ورد کرتا ہے وہ عجائبات قدرت کا معائنہ کرتا ہے اور جو الآخر کا وظیفہ مقرر کرتا ہے اُسے شغل واشغال آیندہ میں کمال حاصل ہوتا ہے اور جسکا ورد والظاہر ہوتا ہے وہ ہر شے میں قدرت باری کا مشاہدہ کرتا ہے اور جسکا وظیفہ الباطن ہوتا ہے اُسے مشاہدۂ اسرار وانوار ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ جو شخص ان اسموں میں سے کسی اسم کو اپنا ورد کرلے اور خود اسمیں محو ہو جائے تو ضرور موافق طاقت کے کشف وبرکت حاصل ہونگے اور فرمایا اگر دنیا کی تمام نعمتیں تمھارے سامنے آویں تو خوش نہونا اور اگر تکالیف تمھیں پیش آئیں تو اللہ سے نا امید نہونا کیونکہ جسنے کن کہکر ایکدم میں تمام عالم کو ظاہر کیا اُسے ہر بات کی قدرت حاصل ہے اور فرمایا اُسکا کسی گروہ میں شمار نہیں ہے جو اپنے کو اچھا اور اپنی عبادت کو مقبول اور اپنے دلکو صافی جانتا ہے اور اپنے نفس کو بدترین نفسوں میں نہیں جانتا اور فرمایا جو شخص دنیا میں بکثرت خواہشیں کرنے کی وجہ سے مردہ ہو رہا ہو اُسکے مرنے کے بعد اُسکو لعنت کا کفن دیکر ندامت کی زمین میں دفن کرنا چاہیے اور جسنے اپنی نفس کو خواہش نکرنے کی وجہ سے مارا ہے جب وہ مرے اُسے رحمت کا کفن پہنا کر سلامتی کی زمین میں دفن کرنا چاہیے اور فرمایا حسرت کی نگہداشت کرنیوالا اللہ تک پہونچتا ہے اور جو حرمت کو اختیار نہیں کرتا کبھی راہ حق سے واقف نہیں ہوتا اور فرمایا نعرہ اور شور وفریاد کرنیوالا یاد الٰہی میں مثل چھوٹی حوض کے ہے اور یاد الٰہی میں خاموش رہنے والا مثل سمندر کے ہے جس میں قیمتی موتی ہوتے ہیں اور فرمایا اپنے مرتبے کے مطابق اپنے کو

Marfat.com

ظاہر کرنا چاہیے یا جسقدر اپنی لغت ظاہر کیا ہی اُسقدر مرتبہ پیدا کرنا چاہیے اور فرمایا وہ شخص مجاہد نفس نہین ہی جسے دنیا ہی مین اُسکا ثواب نہ ملجائے اور فرمایا علم عذر اور معرفت مکر اور مشاہدہ حجاب ہی پس انسان سبکو یکبارگی حاصل نہین کر سکتا ہی اور فرمایا دل کی بستگی نفس کی کشادگی مین اور نفس کی بستگی دل کی کشادگی مین ہی اور فرمایا نفس ہمیشہ بُرے کام کیطرف راغب ہوتا ہی اور فرمایا علم سے حیات اور معرفت سے راحت اور ذکر سے ذوق حاصل ہوتا ہی اور فرمایا شوق عاشقونکے واسطے ایسا دار السلطنت ہی جسمین فراق کا تخت بچھا ہوتا ہی اور ہجر کی تلوار رکھی ہوتی ہی اور شاخ وصال نرگس ہجران کے قبضہ مین ہوتی ہی اور ہجر کی تلوار سے ہر وقت ہزار سر کاٹے جاتے ہین۔ اور سات ہزار برس گذر گئے مگر ابتک کسی نے در اصل شاخ وصال کو نہین چھوا ہی۔ اور فرمایا معرفت کہتے ہین حرکات و سکنات خلق کو خدا ہی سے پہچاننے کو اور فرمایا توکل نام ہی ایک ہی دن کی زندگی خیال کرنیکا اور کل کا خیال دل سے دور کر دینے کا اور فرمایا دل کو تمام غفلتون سے خالی کرکے زندگی ایکدن کی سمجھنے کو توکل کہتے ہین۔ اور فرمایا اللہ کی محبت یہ ہی کہ بندہ دین اور دنیا دونون کو بھلا دے اور فرمایا علاوہ تجرید اور توحید کے تمام باتون مین اختلاف علما رحمت ہی اور فرمایا بھوکا رہنا ایسا ابر ہی جس سے رحمت برستی ہی اور فرمایا جو شخص غرور کیوجہ سے اشارہ اور کنایہ سے گفتگو کرتا ہی وہ اللہ سے دور ہی اور اللہ سے وہ شخص نزدیک ہی جو تکالیف خلق برداشت کرکے اُنسے خوش خلقی سے پیش آوے اور فرمایا اللہ کو یاد کرنا نفس سے فراموش کرنیکو کہتے ہین اور اللہکو اللہ سے پہچاننے والا زندہ ہوتا ہی اور اپنے نفس سے اللہ کو پہچاننے والا فانی ہوتا ہی اور فرمایا عارف کا دل مثل اُس چراغ کے ہی جو فانوس کے اندر سے اپنی روشنی ہر طرف پھیلاتا ہی اور جسے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہی تاریکی کا خوف نہین ہی اور فرمایا و خصلتون کی اختیار کرنے کی وجہ سے خلق ہلاکی مین پڑتی ہی ایک خلق کی عزت نکرنا

Marfat.com

دوسرے خالق کا احسان نہ ماننا لوگون نے آپ سے پوچھا فرض اور سنت کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا فرض اللہ کی صحبت اور سنت ترک دنیا ہی

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید سفر کو جاتے وقت آپ سے وصیت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا اگر تجھے کوئی بد خصلت ملی تو اوسکو اپنی نیک خصلت کی طرف بلانا اور اگر تجھے کوئی شخص کچھ دے تو لینے سے پہلے اللہ کا شکر کرنا اُسکے بعد دینے والے کا اسوجہ سے شکر کرنا کہ اللہ نے اُسے تجھپر مہربان کیا اور جب بلا پیش آوے تو عاجزی کا اقرار کرنا کیونکہ صبر تجھسے نہو سکیگا

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے زہد کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا زہد بے قیمت شئی ہی کیونکہ مین تین دن زاہد رہا ایک روز ازل مین دوسرے روز آخرت مین تیسرے وہ دن جوان دونون سے جدا ہی یعنے ماسوا ہاتف نے آواز دی کہ ای بایزید تو ہماری برداشت نکر سکیگا مین نے کہا میری یہی مراد ہی پھر آواز آئی تو نے اپنی مراد پائی اور فرمایا مین رضا پر اسقدر راضی ہون کہ اگر کسیکو اعلیٰ علیین مین اور مجھے اسفل السافلین مین داخل کرین تو بھی مین اس سے زائد خوش رہونگا لوگون نے پوچھا بندے کو کمال کب حاصل ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اپنے عیب سے واقف ہوجاتا ہی اور مخلوق سے دوری اختیار کرتا ہی اُسوقت اُسے اللہ اپنا قرب عطا کرتا ہی اور یہی کمال کا درجہ ہی لوگون نے پوچھا آپ ہم کو زہد اور عبادت کی طرف راغب کرتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ خود آپ اوسکی طرف زائد راغب نہین ہین آپ نے فرمایا اب اللہ نے زہد اور عبادت کو مجھسے چھین لیا لوگون نے پوچھا خدا کی طرف راستہ کسطرح ہی آپ نے فرمایا کہ تو راہ سے کھڑا ہو واصل بحق ہوگا لوگون نے پوچھا اللہ تک ہم کیونکہ پہونچ سکتے ہین آپ نے فرمایا دنیا کی طرف نہ دیکھو اور اُسکی باتین نہ سنو اور اہل دنیا سے خود کلام کرنا ترک کردو لوگون نے کہا ہم نے آپ سے زائد کسی بزرگ کے کلام کو بہتر نہین پایا آپ نے فرمایا اورونکا کلام ملا جلا ہوتا ہی اور مین بے میل باتین کرتا ہون

اوروں نے تو اور ہم کہا اور مین تو ہی تو کہتا ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی آپ نے فرمایا آسمان کیطرف دیکھ اُسنے دیکھا پھر آپ نے پوچھا تو جانتا ہی کہ اسے کسنے پیدا کیا ہی اُسنے کہا ہان جانتا ہون کہ اسے اللہ نے پیدا کیا ہی آپ نے فرمایا اُس سے ہر وقت ڈرتا رہ کیونکہ وہ ہر حال مین تجھسے خبردار ہی۔ ایک شخص نے پوچھا طالب کیون سیر و سفر سے آسودہ نہین ہوتے آپ نے فرمایا جو کچھ مقصود ہی وہ مقیم ہی اور ظاہر ہی کہ جب مقیم ہی تو مسافر کا سفر مین اُسکو تلاش کرنا ایک محال بات ہی لوگون نے پوچھا کس سے صحبت رکھنا چاہیے آپ نے فرمایا ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو کہ اگر تم بیمار پڑو تو تمھاری عیادت کو آئے اور تمھارا قصور معاف کرے اور حق کو تم سے پوشیدہ نکرے کسی نے پوچھا آپ رات کو نماز کیون نہین پڑھتے آپنے فرمایا عالم ملکوت کے گرد پھرنے ہی سے مجھے فرصت نہین ہوتی اور امور باطنی مین لوگون کی مدد کیا کرتا ہون لوگون نے پوچھا عارف کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا جو دنیا مین تیرے ساتھ رہے اور تجھ سے بھاگتے اور خواب مین سوا خدا کے کسیکو نہ دیکھے اور سوا اُسکے کسی سے اپنا راز ظاہر نہ کرے لوگون نے کہا امر معروف اور نہی منکر کو بیان کیجیے آپ نے فرمایا دنیا کو ترک کردو تاکہ امر معروف اور نہی منکر کا بکھیڑا ہی باقی نہ رہے اور آپ نے فرمایا اُسوقت انسان معرفت کو پورے طور سے حاصل کرتا ہی جب معرفت الٰہی کے دریا مین نیست ہو جاتا ہی اور بغیر مخلوق اور نفس کی مدد کے قرب الٰہی حاصل کر لیتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ معرفت کی گفتگو کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا وہ ایک دریا کے کنارے پر گئے تھے اور بھنور مین پھنس گئے اور جو شخص بھنور مین پھنس جاتا ہی وہ خود من عرف اللہ کل لسانہ ہو جاتا ہی لوگون نے پوچھا درویش کی کیا تعریف ہی آپ نے فرمایا جسکا پانون اپنے دل کے

خزانہ کے کسی گوشہ مین اُتر جاتا ہی اسے رسولے آخرت لیتے ہین اور وہ اس کوٹھڑی مین ایک
گوہر پاتا ہی جسے محبت کہتے ہین اوراس گوہر کے پانے والے کو درویش کہتے ہین اور عارف
موت باطنی حاصل کرنیوالا خدا تک پہنچ جاتا ہی لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مراتب
کیونکر ملے آپنے فرمایا مین نے اسباب دنیا کو جمع کر کے قناعت کی زنجیر مین باندھا اور صدق
کے گوپھن مین رکھکر دریاے ناامیدی مین ڈبودیا لوگون نے پوچھا آپکا کیا سن ہی آپنے
کہا مین چار برس کا ہون اسلیے کہ چار سال سے مین اللہ کو دیکھ رہا ہون اور اسکے
پہلے ستر برس قیل وقال دنیا مین گذرے اُسکا عمر مین شمار نہین
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے آپ سے کہا کہ ابتک مین نہایت کے درجے
تک نہین پہونچا آپ نے فرمایا تو عزت کی نہایت حاصل کرنا چاہتا ہی حالانکہ عزت اسکو
کہتے ہین جو صفت اللہ تعالی کی ہی اور اُسے خلق حاصل نہین کرسکتی۔ لوگون نے پوچھا
نماز کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اللہ سے ملنے کو مگر اس سے ملنا مشکل ہی لوگون نے کہا راہ حق
کیونکر ملتی ہی آپ نے فرمایا باطل راہ ترک کر دینے سے لوگون نے کہا آپ بھوکے رہنے کی کیون
تعریف کیا کرتے ہین آپنے فرمایا اگر فرعون بھوکا رہتا تو انا ربکم الاعلی کہکر خدائی کا دعوی کرتا
اور فرمایا متکبر کو معرفت حاصل نہین ہوتی اور متکبر اُسے کہتے ہین جو اپنے سے دوسرونکو بُرا سمجھے
لوگون نے کہا آپ پانی پر چلتے ہین یہ بڑی کرامت ہی آپ نے فرمایا یہ کرامت نہین ہی کیونکہ
لکڑی کے ذرا ذرا سے ٹکڑے پانی پر بہا کرتے ہین لوگون نے کہا آپ ہوا پر اُڑتے ہین اور
ایک رات مین مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین آپنے فرمایا یہ بھی کرامت نہین ہی بھنگے ہوا پر اڑا کرتے ہین
اور جادوگر ایک رات مین دنیا کی سیر کرتے ہین لوگون نے پوچھا مرد حق کسے کہتے ہین آپنے فرمایا
جو سوا خدا کے کسی سے دل نہ لگائے لوگون نے پوچھا مجاہدہ کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا
مین نے سولہ برس گوشہ نشینی کی اسکے بعد اپنے کو عذر والی عورت کے مثل پایا اور
جب مین نے دنیا کو ترک کردیا اللہ سے ملا عرض کیا کہ اے اللہ سوا تیرے میرا کوئی نہین ہی اور

جب تو میرا ہی تو سب کچھ میرا ہی جب اللہ نے میر اصدق دیکھ لیا تو نفس کی برائیونکو
مجھ سے دور کردیا اور فرمایا جسنے اللہ کی اطاعت کا خلعت فاخرہ پایا وہ اُس خلعت پہ
فریفتہ ہوگیا لیکن مین نے خدا سے سوا خدا کے کچھ نہین چاہا اور فرمایا تمام خلق نے ملکر جسقدر اللہ
کو یاد کیا مین نے تنہا اللہ کو اُسیقدر یاد کیا اور اُسی کی وجہ سے اللہ نے مجھے یاد کیا اور اپنی
معرفت عطا کرکے مجھے زندہ کیا اور فرمایا ایک مجھے خیال پیدا ہوا کہ مین اللہ کو دوست رکھتا
ہون جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون بلکہ وہ مجھے دوست
رکھتا ہی اور فرمایا لوگ ریاضت پر نظر کرتے ہین اور مین اللہ پر نظر کرتا ہون اور
فرمایا لوگون نے مُردون سے علم سیکھا اور مین نے ایسے زندہ سے علم حاصل کیا
جسے موت نہین ہی اور فرمایا لوگ اللہ سے باتین کرتے ہین اور مین اُسکی طرف سے
باتین کرتا ہون کیونکہ حق میرے واسطے ہی اور فرمایا اب مجھے علم ظاہری کی پیروی سے
کوئی بات زائد دشوار نہین ہی اور فرمایا مین نے نفس کو اللہ کی طرف بلایا وہ نہ آیا مین نے
اُسے چھوڑا اور اللہ کی حضوری مین گیا اور فرمایا میرے دل کو آسمان پر لیگئے تمام عالم
ملکوت مجھپر ظاہر کیا گیا مینے وہان سے محبت اور رضا حاصل کی اور فرمایا جب مین نے
اللہ کو جانا تو اُسی کو اپنے واسطے کافی سمجھ لیا اور فرمایا عبادت الٰہی مین جس عضو کو
مین نے کاہل پایا اُسے چھوڑدیا دوسرے عضو سے کام لیا یہانتک کہ یہ مرتبہ مجھے حاصل
ہوا اور فرمایا جسم کے لیے سب سے بڑا عذاب اللہ سے غافل ہونا ہی اور فرمایا ایک مدت
سے جب مین نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہون تو سمجھتا ہون کہ میرا دل آتش پرست ہی اُسکو زنار
چاہیے اور فرمایا عورتین مجھسے بہتر ہین کیونکہ وہ حیض کے بعد غسل کرکے ہر مہینہ مین پاک
ہوتی ہین اور مجھے تمام عمر غسل سے پاکی میسر نہین ہوتی اور فرمایا اگر تمام عمر مین مجھسے
ایک کام بھی اچھا ہو جائے تو مجھے خوف باقی نہ رہے اور فرمایا قیامت مین پوچھا جائیگا
تو نے یہ کام کیون کیا مین بس پوچھنے کو اس سے اچھا سمجھتا ہون کہ پوچھا جائے تو نے یہ کام

Marfat.com

کیون نہین کیا۔ اور فرمایا اللہ اسرار خلائق سے آگاہ ہی ہر اسرار کیطرف دیکھتا ہی
اسکو اپنی محبت سے خالی پاتا ہون مگر بایزید کے اسرار کو اپنی محبت سے چھپا ہی اور
فرمایا مینے خواب مین دیکھا کہ مین توحید الٰہی سے زائد کا خواستگار ہون بیدار ہو کر کہا
یارب مین تیری توحید سے زائد کا طالب نہین ہون اور فرمایا مجھسے اللہ نے پوچھا کیا
چاہتا ہی مین نے عرض کیا جو تو میرے لیے ناسب سمجھ حکم ہوا جسطرح تو میرا ہی ویسے ہی
مین بھی تیرا ہون اور مین نے اللہ سے پوچھا مین تیری راہ مین کسطرح آسکتا ہون حکم ہوا
خودی ترک کر کے آسکتا ہی اور فرمایا لوگ مجھے مثل اپنے سمجھتے ہین اگر عالم غیب
مین میری صفت دیکھین تو ہلاک ہو جائین اور فرمایا مین مثل سمندر کے ہون
جسکی ابتدا اور انتہا اور گہرائی کا پتہ نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے عرش کی ماہیت پوچھی آپ نے فرمایا مین ہون
پھر پوچھا کرسی کیا ہی آپ نے فرمایا مین ہون پھر پوچھا لوح و قلم کیا ہی آپ نے فرمایا
مین ہون پھر پوچھنے والے نے کہا اللہ کے بہت مقرب بندے ہین مثل حضرت ابراہیم
اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا وہ سب
مین ہون پھر کہا اسکے مقرب فرشتے ہین مثل جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام
کے آپ نے فرمایا وہ سب مین ہون پوچھنے والا یہ سب جواب سنکر خاموش ہو گیا آپ نے
فرمایا اصل یہ ہی کہ جو حق مین فنا ہو جاتا ہی تمام چیزون کو اپنے مین پاتا ہی اس لیے کہ
حق مین تمام چیزین موجود ہین۔

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی معراج کا بیان

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب اللہ نے مجھے موجودات سے مستغنی کر دیا
اور اپنے نور سے منور کیا اور عجائب اور اسرار سے واقف کیا تو مین نے یقین کی آنکھو سے
اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور اوسکی مدد سے جب مین نے اپنے مین غور کیا تو معلوم کیا کہ میرا نور اوسکے نور

کے مقابلہ مین تاریک اور میری عظمت اُسکی عظمت کے مقابلہ مین ہیچ اور میری عزت اُسکی عزت کے مقابلہ مین بے قدر ہی اُسمین صفائی اور اپنی ذات مین کدورت پائی جب مین نے اپنے نور کو اوسکے نور مین اور اپنی عزت اور عظمت کو اوسکی عزت اور عظمت مین پایا معلوم ہوا کہ جو کچھہ مین نے اُسکی عبادت اور ریاضت کی اُسکی قدرت سے وقوع مین آئی حالانکہ مین سمجھتا رہا کہ یہ عبادت اور ریاضت مین کر رہا ہون جسکا سبب دریافت کیا حکم ہوا کام کرنیکی قدرت جبتک ہم نہ دیتے تو ہرگز نہین کر سکتا تھا ہر چیز کے فاعل حقیقی ہم ہین اور ہمارے ہی ارادے سے تمام باتین ظہور مین آئی ہین پھر اللہ نے مجھے میری ہستی نیست کرکے اپنی بقا سے باقی بنایا اور اپنی خودی بے حجاب مجھے دکھادی اور مین نے اللہ کو اللہ سے دیکھا اور اسے حقیقت مین پایا وہان مین نے قیام کیا اور بہرا اور گونگا اور بے علم بنگیا اور نفس امارہ کی روک ٹوک کو درمیان سے اُٹھا دیا بغیر آلات بشری مین نے ایک مدت تک وہان قیام کیا پھر اللہ نے مجھے علم ازلی عطا کیا اور زبان کو اپنے لطف سے گویائی اور آنکھونکو اپنے نور سے روشنی دی مین نے ہر چیز مین اسی کا مشاہدہ کیا اور لطف کی زبان سے مناجات کی اور اُسکے علم سے علم حاصل کیا حکم الٰہی ہوا تو سبکے ساتھہ اور سب سے جدا اور بغیر اسباب کی اسباب کے ساتھہ ہی مین نے عرض کیا مین اسپر فریفتہ ہونگا مجھے تیرے بغیر اپنا ہونا پسند نہین ہی بلکہ تیرا ہونا بغیر اپنے چاہتا ہون حکم الٰہی ہوا کہ شرع کو ترک کرکی حد اعتدال سے قدم باہر نہ نکال تاکہ تیری سعی ہمارے نزدیک قابل پسند ہو مین نے کہا میری بھی یہی مراد ہی اور میرے دل کو یقین ہی اور اگر تو اپنے سے تنگ کہے تو اُس سے بہتر ہی کہ مجھسے کہے اور اگر تو برائی کرے تو مجھسے کہے اسلیے کہ تو نقصان اور عیب سے بری ہی اللہ تعالیٰ نے کہا یہ راز تجھے کیونکر معلوم ہوا مین نے عرض کیا اسکے معلوم ہونیکا سبب تو مجھسے زیادہ جانتا ہی کیونکہ تو ہی مراد اور مرید اور جواب اور مجیب ہی پھر اُسنے اپنی رضامندی کی ندا سے مجھے شرف بخشا

Marfat.com

اور رقم خوشنودی میرے نام پر کھینچکر مجھے منور کیا اور تاریکی نفس اور کدورت بشری کو مجھسے دور کردیا پس مین سمجھ گیا کہ اسی کی وجہ سے میری زندگی ہی اور اسی کے فضل کا مین بچھونا بچھائے ہوئے ہون پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا چونکہ تو تمام بزرگون سے زائد بزرگ اور تمام کریمون سے زائد کریم ہی اسلیے مین تجھسے تجھی کو مانگتا ہون اپنا قرب عطا کر اور اپنے غیر سے دور رکھ تھوڑی دیر سکوت کے بعد پھر تاج کرامت مجھے مرحمت ہوا اور حکم ہوا تونے حق کو پایا اور حق کو دیکھا مین نے کہا حق کو حق کی وجہ سے مین نے پایا اور دیکھا پھر مین نے اُسکی حمد و ثنا کی اُسکے صلہ مین مجھے ایسے پر عطا ہوے کہ عزت کے میدانون مین اُڑ کر مین نے اسکی صنعت اور قدرت کی عجائبات کو دیکھا پھر اللہ نے مجھے اپنی قوت سے قوی کیا اور اپنی زینت سے زینت دی اور تاج کرامت میرے سر پر رکھکر محل توحید کے دروازے مجھپر کھولدیے اور کہا تیری رضا ہماری رضا مین ہوگی اور تیرا کلام آلودگی سے پاک رہیگا اور تیرا میری صفات سے متصف ہونا کسی پر ظاہر نہوگا پھر مجھے زخم غیرت سے گھائل کرکے دوبارہ زندگی عطا کی جب اُسنے میری آزمائش پورے طور سے کرلی تو پوچھا لمن الملک لمن الحکم لمن الاختیار (کس کیلیے ملک ہی کسکے لیے حکم ہی کون صاحب اختیار ہی مین نے کہا سوا تیرے دوسرے مین یہ صفتین نہین ہین پھر نظر قہاری میری طرف کی تو مجھے ہستی سے گم دیکھا پھر مین نے سکوت کے محل مین رہنا اختیار کیا اور صبر اور شکیبائی کا لباس پہنا اُسکی وجہ سے مجھے یہ مرتبے عطا فرمائے کہ میرے تاریک دل مین فرحت کا ایک روزن کردیا اور تجرید اور توحید سے زبان دی اور میرے دل کو اپنے نور ربانیت سے منور کیا اور آنکھون کو اپنی صنعت دکھاکر روشن کیا اب مین اُسی کی مدد سے بات کرتا ہون اور پھرتا ہون اور اسکے فضل سے مجھے ایسی زندگی ملی جسکو موت نہین ہی اب درحقیقت میری ہستی صرف ذات باری ہی پھر حکم ہو کہ خلق سب تجھے دیکھنا چاہتی ہی مین نے کہا مین سوا تیرے

Marfat.com

کسیکو دیکھنا نہین چاہتا اور اگر تیری مرضی یہی ہو کہ خلق مجھے دیکھے تو مجھے منظور ہی لیکن مجھے اپنی وحدانیت سے آراستہ کردے تاکہ خلق مجھے دیکھکر تیری صنعت پر نظر کرے اور درحقیقت تیرا ہی معائنہ کرے اور مین درمیان مین موجود نہون اللہ تعالیٰ نے میری سب مرادین پوری کرکے خلق کے روبرو کیا جب مین نے ایک قدم بارگاہ رب العزت سے باہر نکالا تو لڑکھڑا کر گر پڑا ندا آئی میری دوست کو واپس لاؤ کیونکہ وہ بغیر میرے نہین رہ سکتا اور راہ نہین چل سکتا ہی اور آپ نے فرمایا ہی کہ مین تیس ہزار سال تک وحدانیت کی فضا مین اُڑا اور تیس ہزار سال تک فضای الوہیت مین پرواز کرتا رہا اور تیس ہزار سال تک فضاے فردانیت کی سیر کی جب نوے ہزار سال پوری ہوی تو مین نے بایزید کو دیکھا اور مجھپر ظاہر ہوا کہ جو کچھ مین نے معائنہ کیا وہ سب بایزید ہی کا معائنہ تھا پھر مین نے چار ہزار درجے طی کیے اور اولیا راللہ کا درجہ کمال حاصل کیا پھر مین نے اپنے کو شروع مرتبہ نبوت مین پایا اور خوب سیر کرنیکے بعد مجھے خیال ہوا کہ یہ مرتبہ کسیکو نہ ملا ہوگا پھر مین نے غور کیا تو اپنے سر کو ایک نبی کے پاؤنکے نیچے دیکھا تب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ انتہای مرتبہ ولایت ابتداے رتبہ نبوت ہی اور نبوت کی انتہا نہین ہی پھر میری روح نے جنت دوزخ اور تمام ملکوت کی سیر کی اور جب ارواح انبیا سے ملاقی ہوئی تو سلام علیک کی پھر جب میری روح روح حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی سامنے پہونچی تو دیکھا کہ آگ کے سمندر کے درمیان مین ایک راہ ہی اور ہزار پردے نور کے درمیان مین حجاب ہین کسیطرح میری روح روح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرسکی اور دہشت نبوی سے بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی دور ہی سے سلام کرکے شرف حاصل کرلیا گو مجھے قرب باری حاصل ہوا لیکن قرب محبوب باری تک رسائی نہوئی اور اصل یہ ہی کہ اللہ ہر شخص کے ساتھ اور قریب ہی لیکن ہر ایک اپنے حوصلے کی موافق دیکھ سکتا ہی لیکن وہ ادمی زیارت محمدی مین اسوقت قدم رکھ سکتا ہی جب

Marfat.com

وادی لا الہ الا اللہ کو طے کرے اور دراصل یہ دونون وادی ایک ہی ہین ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ حضرت بو تراب رحمہ اللہ کے مرید نے اللہ کو دیکھا مگر تاب زیارت بایزید نہ لا سکا پھر حضرت بایزید نے کہا الٰہی جو کچھ مین نے دیکھا مین ہی تھا اب مجھے معلوم ہوا کہ جب تک خودی دور نہو گی تیری راہ نہین مل سکتی مین اپنی خودی کیونکر دور کرون حکم ہوا کہ اتباع نبوی کر یہ رتبہ تجھے ملجائیگا حضرت مصنف فرماتے ہین مجھے تعجب ہے کہ جو بزرگان دین شان نبوی سے اسقدر واقف ہون اونکے کلام سے لوگ ایسا مطلب کیون سمجھتے ہین جس سے تحقیر حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم متصور ہو جیسے حضرت بایزید سے کسی نے کہا کہ قیامت کے دن لوای محمدی کے سایے مین تمام خلق ہو گی آپ نے فرمایا مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ میرے جھنڈے کے نیچے علاوہ خلق کے تمام انبیا ہونگے لوگون نے اس سے یہ مطلب سمجھا کہ حضرت بایزید نے اپنے کو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل جانتا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ آپ بالکل واصل الی اللہ تھے اللہ تعالیٰ آپ کی زبان پر کلام کیا کرتا تھا اور یہ قول بھی جناب باری کا تھا جو آپ کے پردے مین ظاہر ہوا اور سمجھ لینا چاہیے کہ لوائی اعظم من لوار محمد۔ اور سبحانی ما اعظم شانی گو بظاہر آپ نے فرمایا مگر دراصل اللہ نے آپ کی زبان سے کلام کیا ہے (جیسے شجر در طور موسیٰ)

مناجات حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ

اے اللہ میرے اور اپنے درمیان سے من و تو کا پردہ اوٹھا دے تاکہ سوا تیری ذات کے مین باقی نہ رہون اے اللہ جبتک مین اپنے ساتھ تھا سب سے کم رہا اور جب سے تیرے ساتھ ہون سب سے زائد ہون اے اللہ فقر و فاقہ نے مجھے تیرا قرب حاصل کرایا اور تیرے لطف نے میرے فقر و فاقے کو زائل کر دیا اے اللہ مجھے زہد اور علم نہین

چاہئے چاہتا ہون کہ تو اپنے اسرار کی بو سونگھا کر مجھے اپنا کرلے اے اللہ مین تیرے فضل کی وجہ سے تجھے پہچانا اسلیئے مجھے تجھ پر فخر ہے اے اللہ سب سے اچھا دل پر تیرا الہام ہے اور غیب کے راستہ مین تیری روشنی سب سے اچھی ہے اور بہت اچھی وہ حالت ہے جسکا کشف مخلوق پر مشکل ہوتا ہے زبان تیرے وصف مین گونگی ہے اگر انسان تیرا وصف کرنا چاہے تو زندگی ختم ہونے پر بھی ادنیٰ حصہ تیرے وصف کا بیان نہین ہو سکتا ہے اے اللہ یہ بات تعجب خیز نہین ہے کہ مین تجھے دوست رکھون کیونکہ مین ضعیف ناتوان عاجز محتاج بندہ ہون البتہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ تو مجھے دوست رکھے اسلیئے تو قوی مختار بے حاجت اور تمام عالم کا مالک ہے اے اللہ مین تجھ سے ڈرتا تھا تو نے مجھے بیخوف کر دیا اب مجھے ہر وقت خوشی حاصل ہے اے اللہ مجھے تو نے اپنی بارگاہ کا قرب عطا فرمایا مین تیرا شکر نہین ادا کر سکتا اے اللہ مجھے اپنی عبادت یعنی روزہ نماز تلاوت قرآن کسی پر فخر نہین ہے البتہ اس بات پر فخر ہے کہ تو نے مجھے ان کامون کے کرنے کی قوت دی اور مجھے خلعت بزرگی عطا کیا اے اللہ تو مجھے اس آتش پرست کے مثل سمجھ کہ جسنے ستر برس آتش پرستی کی ہے اور آخر عمر مین اس ضلالت کے میدان سے ہدایت کی آبادی مین آکر اسلام کا طالب ہوا ہو اور تیرا نام لینے کا شوق اسے پیدا ہوا ہو اے اللہ تجھے سبب کی ضرورت نہین قبولیت کے واسطے عبادت کی حاجت نہین اور تیرا ایسا بھی دستور نہین ہے کہ گناہگارون کو گناہون کی کثرت کی وجہ سے مردود ہی رکھے بلکہ تو مختار ہے جس گناہگار کو چاہے بخشدے اور اپنا قرب عطا کر دے اے اللہ مین نے اپنے نزدیک بہت اچھے کام کیے مگر وہ تیری درگاہ مین قبول ہونیکے لائق نہین ہین تو انپر نظر نہ کر بلکہ اپنی رحمت سے مجھے بخشدے۔

نقل کیا ہے کہ آپ کا ہمیشہ دستور تھا کہ اللہ اللہ فرمایا کرتے تھے نزع کے وقت بھی آپ کی زبان پر اللہ اللہ جاری تھا۔ نزع مین آپ نے فرمایا اے اللہ مینے غفلت کیوجہ سے

Marfat.com

دنیا مین تیری عبادت نہین کی اب میرا آخری وقت ہی اور اسوقت بھی مین تیری عبادت سے غافل ہون لیکن تیری رحمت کا طالب ہون یہ کلمات فرماتے آپ نے دنیا کو چھوڑا اور وصال الٰہی حاصل کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسیٰ رحمۃ اللہ نے اُسی شب کو خواب مین دیکھا کہ مین عرش کو سر پر اُٹھائے ہوئے اُڑ رہا ہون حضرت بایزید رحمۃ اللہ سے تعبیر پوچھنے کے لیے اپنے گھر سے چلے یہان آکر آپ کی وفات کا حال معلوم ہوا آپکے جنازے کے ساتھ بیحد ہجوم تھا حضرت ابو موسیٰ کو کاندھا دینے کی نوبت نہین آئی تھی یہ جنازے کے نیچے گھس گئے اور جنازے کو اپنے سر پر اوٹھا لیا حضرت ابو موسیٰؒ کہتے ہین کہ اُسوقت مین اپنا خواب بالکل بھول گیا تھا حضرت بایزیدؒ نے فرمایا ای ابو موسیٰ تمھارے خواب کی تعبیر یہی ہی تمنے دیکھا تھا کہ مین عرش کو سر پر اوٹھائے ہون اور میرا جنازہ اسوقت اوٹھائے ہوئے ہو۔ اور یہی عرش ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا نکیرین سے کیا معاملہ ہوا آپ نے فرمایا جب اُنھون نے مجھ سے کہا تیرا خدا کون ہی مین نے کہا تم جا کر اللہ ہی سے پوچھو اسلیے کہ اگر مین کہون میرا خدا وہ ہی اور وہ مجھے اپنا بندہ نہ جانے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھسے پوچھا تو کیا تحفہ لایا ہی مین نے عرض کیا کہ تیری پیشکش کے لائق میری پاس کوئی تحفہ نہین ہی البتہ یہ ضرور ہی کہ مین نے دنیا مین کسیکو تیرا شریک نہین جانا اور تیری توحید کا قائل رہا۔ اللہ نے کہا لا لیلۃ اللبن جس راتکو تو نے دودھ پیا کیا وہ شرک نہین تھا اور اسکا قصہ یہ ہی کہ ایکبار راتکو مین نے دودھ پیا اسکے بعد میرے پیٹ مین درد ہوا مین نے کہا کہ دودھ پینے کی وجہ سے درد ہوا ہی اللہ نے کہا اُس شب کو تجھے یہ خیال ہوا تھا کہ سوا میرے کسی دوسرے کو بھی کامو نمین دخل ہے

حالانکہ یہ بات غلط تھی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی زیارت قبر کو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کی بی بی تشریف لائین بعد زیارت جو لوگ وہان موجود تھے اُنسے مخاطب ہوکر فرمانے لگین کہ تم لوگون کو مین حضرت بایزید کے مرتبے سے آگاہ کرتی ہون سنو ایکبار مین خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد سوگئی خواب مین دیکھا کہ مین عرش کے قریب پہونچی اور پھر عرش کے نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا میدان نظر آیا جسمین ہزارہا درخت خوشنما پھول اور پتیون کے لگے تھے اور ہر پھول کی پنکھڑی پر بایزید ولی اللہ کا ہی لکھا ہوا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے آپکو خواب مین دیکھا آپ سے وصیت چاہی آپ نے ایک شعر پڑھا جو مجھے یاد نہین رہا مگر مطلب اُسکا یہ ہی کہ آدمی سمندر مین ہی اور کشتی دور ہی کوشش کرکے کشتی پر بیٹھکے سمندر سے پار اُترنا چاہیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا تصوف کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا آرام کو ترک کرکے محنت اختیار کرنے کو تصوف کہتے ہین۔
نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ بوسعید ابو الخیر رحمہ اللہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کی زیارت کو آئے تو تھوڑی دیر ٹھہرے اور چلتے وقت انھون نے کہا یہ وہ مقام ہی جہان گم شدہ چیز ملجاتی ہی۔

باب ۱۵ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ واقف شریعت پیشوای طریقت تھے آپ بڑے صاحب علم ظاہر و باطن تھے آپ کو اہل علم اور اہل تصوف دونون صاحب مرتبہ خیال کرتے اور بہت تعظیم سے پیش آتے تھے بڑے بڑے مشائخ کی آپ نے صحبت پائی ہی اور آپ کی تصانیف بیحد اور کرامتین بے شمار ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کو حضرت سفیان ثوری اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہما اللہ

نے آتے ہوئے دیکھا حضرت سفیان ثوریؒ نے کہا تعال یا رجل المشرق حضرت فضیلؒ نے کہا والمغرب وما بینہما یعنے آؤ اے مرد مشرق اور مغرب کے اور جو کچھ اُن دونوں مین ہی۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جسکی تعریف حضرت فضیل رحمہ اللہ کریں مین کیا اُسکے اوصاف بیان کرسکتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ ایک کنیز پر عاشق تھے اور آپکا عشق بہت طول کھینچ گیا تھا ایکبار موسم سرما مین شبکو آپ اُسکے مکان کے قریب صبح تک اُسکے انتظار مین کھڑے رہے جب صبح ہو گئی تو آپ کو رات کے ضائع جانے پر افسوس ہوا اور فرمایا اگر مین اس رات مین اللہ کی عبادت کرتا اور اوسکی وجہ سے جاگتا تو ہزار درجہ اس بیداری سی اچھا تھا کہ بُرے خیال مین میری رات بسر ہوئی ساتھ ہی آپکو عشق الٰہی ہوا تو بیگم کی عبادت و ریاضت مین بدل وجان مشغول ہوئے اور بہت جلد مراتب اعلیٰ حاصل کرلیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کی والدہ آپ کو ڈھونڈھنے نکلین دیکھا کہ ایک باغ مین آپ گلاب کے درخت کے نیچے غافل پڑے ہین اور سانپ شاخ نرگس لیے ہوئے مگس رانی کر رہا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مرو کے رہنے والے تھے اور سیر سیاحت کا آپ کو بہت شوق تھا ایک زمانے تک آپ بغداد مین رہے اور وہان سے مکہ معظمہ تشریف لیگئے پھر مرو مین آکر سکونت اختیار کی اُس زمانہ مین مرو مین دو فرقے تھے ایک فقیہ اور دوسرے محدث کہے جاتے تھے آپکا ایسا برتاؤ تھا کہ دونون آپکو مانتے تھے اور آپ رضی الفریقین کے لقب سے وہان مشہور ہوگئے تھے جب اُن دونون فرقون مین کسی مسئلہ کی بابت مخالفت ہوتی تو جو آپ تصفیہ کرتے اُسپر دونون کاربند ہوتے آپ نے مرو مین دو رباط بنوائے ایک فقیہون کے لیے اور ایک محدثین کے لیے پھر آپ نے مکہ معظمہ جاکر وہین سکونت اختیار کرلی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا معمول تھا کہ ایک سال حج مین اور ایک سال جہاد مین شریک ہوتے اور ایک سال تجارت کرتے جو نفع اُسمین ملتا مستحقین کو دیتے اور فقرا کو خرمے کھلاتے اور سب کی گٹھلیان گنتے جو جتنے خرمے کھاتا اُتنے ہی درم اُسے دیتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کچھ دنون ایک بد خصلت آپ کی صحبت مین رہا جب وہ آپ سے جدا ہوا تو آپ بہت روئے اور فرمایا افسوس ہی کہ وہ مجھ سے جدا ہوا مگر اوسکی بد خصلت اُس سے جدا نہین ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حج کو قافلہ کے ساتھ جا رہے تھے ایک فقیر بھی آپکے ساتھ ہو لیا آپ نے اُس سے کہا کہ ہم دولتمند ہین ہمین اللہ نے حج کیلیے بلایا ہی تم کیون طفیلی بنے ہوے چلتے ہو اُسنے کہا جو میزبان کریم ہوتا ہی وہ مہمان سے زائد طفیلی کی مدارات کرتا ہی اُسنے تمھین اپنے گھر مین اور مجھے اپنے پاس بلایا ہی آپ نے فرمایا وہ تو ہم دولتمندون سے قرض مانگتا ہی فقیر نے کہا ہمین لوگون کے لیے قرض بھی مانگتا ہی آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ اسقدر صاحب تقوی تھے کہ سفر مین آپ ایک منزل پر اوتر کر نماز پڑھنے لگے آپ کا گھوڑا ایک شخص کے کھیت مین چرنے لگا جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو اُسے کھیت مین چرتے دیکھا غصہ مین آکر اُسے چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا سفر کرنے لگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے کسی شخص سے عاریۃً قلم لیا تھا اور اُسے دینا بھول گئے تھے اور وہ شخص ملک شام چلا گیا آپ نے قلم واپس کرنے کے لیے سفر شام اختیار کیا اور اُسکا قلم واپس کر آئے

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کہین جا رہے تھے راہ مین لوگون نے ایک اندھے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک آرہے ہین تجھے جو مانگنا ہو مانگ لے اُس اندھے نے

آپ کو روک کر کہا دعا کیجیے مین بینا ہو جاؤن آپ نے دعا فرمائی فوراً اللہ تعالیٰ نے اوسکی آنکھین روشن کر دین۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین کو حج کو چلا مگر راہ مین دیر ہو گئی ایک بیابان مین تھا اور حج کے چار دن باقی رہ گئے تھے مین نے خیال کیا کہ اب مجھے حج تو مل نہین سکتا کیا کرون اسی تردد مین تھا ایک کبڑی ضعیفہ آئی اور اوسنے مجھسے کہا میرے ساتھ آ مین تجھے عرفات تک پہونچا دونگی مین اوسکے ساتھ ہو لیا جب دریا ملتا تو وہ مجھ سے کہتی آنکھین بند کر لو مین آنکھین بند کر لیتا تو مجھے یہ معلوم ہوتا کہ کمر کمر پانی مین چل رہا ہون جب پار اُترتا تو وہ ضعیفہ مجھ سے کہتی آنکھین کھولدو مین آنکھین کھولدیتا اور اوسنے مجھے عرفات مین پہونچا دیا مین نے حج اچھی طرح ادا کیا پھر اُس بڑھیا نے مجھ سے کہا چل مین تجھے اپنے بیٹے سے ملا دون وہ بہت دنون سے ایک غار مین عبادت و ریاضت کیا کرتا ہی مین اوسکے ساتھ وہان گیا دیکھا کہ ایک جوان بہت ضعیف جسکی شکل نورانی تھی بیٹھا ہی جیسے ہی اُسنے اپنی ماں کو دیکھا آ کر قدمون پر گر پڑا اور کہا مین جانتا ہون کہ اللہ نے آپ دونون کو میری تجہیز و تکفین کے لیے بھیجا ہی اب میری موت کا وقت آگیا ہی اُسکے بعد وہ جوان جان بحق تسلیم ہوا مین نے غسل دیکر اُسے دفن کر دیا اُسکے بعد اُس ضعیفہ نے مجھسے کہا اب تم جاؤ مین اپنی زندگی اپنے لڑکے کی قبر پر بیٹھکر بسر کرونگی اور سال آئندہ مین جب تم آؤ گے تو مجھے نہ پاؤ گے لیکن ہمیشہ میرے لیے دعاے خیر کرتے رہنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک سال آپ بعد فراغ حج خانہ کعبہ مین سو رہے خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آپسمین باتین کر رہی ہین ایک نے دوسرے سے پوچھا امکی حج کسقدر لوگون نے کیا اور کتنے لوگونکا حج قبول ہوا اُسنے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیون نے حج کیا مگر کسی کا حج قبول نہین ہوا اور دمشق مین ایک موچی علی بن موفق ہی گو وہ حج کرنے نہین آیا لیکن

حج مقبول ہوا اور اُسی کے طفیل مین اللہ تعالی نے تمام حاجیون کو بخشدیا آپ کو یہ
باتین سنکر تعجب ہوا بیدار ہوکر اُس موچی کی زیارت کے لیے دمشق روانہ ہوے اوسکے
دکان پر پہونچکر ملاقات کی اور اُسکا نام اور نسب اور واقعہ حج دریافت کیا اُسنے اپنا نام بتایا
اور کہا مین جوتا ٹانکتا ہون پھر آپکا نام پوچھا آپ نے فرمایا عبد اللہ بن مبارک میرا نام ہے
اُسنے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا جب ہوشیار ہوا تو اوسنے اپنا ماجرا یون بیان
کرنا شروع کیا کہ ایک زمانہ سے مجھے حج کا شوق ہے بہت وقت سے ابتک مینے تین سو درم جمع
کیے تھے اور ابکی مصمم ارادہ حج کا تھا ایکدن ہمسایہ کے گھر سے کھانیکی بو آئی میری بی بی نے
کہا دیکھو آج اسکے یہان کیا پکا ہے اور تھوڑا لے آؤ ہم بھی کھا دین مین گیا اور صاحب خانہ
سے کہا جو تمنے پکایا ہے تھوڑا اوسمین سے مجھے دیدو اُسنے کہا بھائی آج جو مین نے پکایا ہے تمھارے
کھانیکے لائق نہین ہے سات دن سے مجھپر اور میرے اہل وعیال پر متواتر فاقے گذر رہے ہین
آج مین نے مرا ہوا گدھا ایک مقام پر پڑا ہوا دیکھا اُسکا گوشت کاٹ لایا ہون اور اوسیکو
پکایا ہے یہ حالت اونکی سنکر خوف الہی سے میرا دل کانپ گیا اور جو دینار مینے جمع کیے تھے
اُنھین دیدیے اور کہا کہ ایک مسلمان کا فائدہ ہونا میرے لیے حج کے برابر ہے حضرت عبد اللہ
بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا صدق الملک فی الرؤیا وصدق الملک فی الحکم والقضاء
نقل کیا ہے کہ آپکا ایک مکاتب غلام تھا مترجم کہتا ہے مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین
جسے اُسکا مالک ایک رقم مقرر کرکے کہدے کہ اگر تو اتنا روپیہ مزدوری وغیرہ کرکے مجھے دیدے
تو مین تجھے آزاد کردونگا انتہی کسی نے آپ سے کہا کہ یہ غلام کفن چور ہے اور کفن بیچ بیچ کر
روپیہ آپکو دیتا ہے آپکو یہ واقعہ سنکر افسوس ہوا اور شبکو اوس سے پوشیدہ آپ اُسکے ساتھ
ہوے اُسنے قبرستان مین جاکر ایک قبر کھولی اور وہان نماز پڑھی آپنے قریب جاکر دیکھا تو وہ غلام
ٹاٹ کا لباس پہنے ہوے طوق گردن مین ڈالے سجدے مین پڑا رو رہا ہے یہ حال دیکھکر آپ ہٹ
آئے اور ایک کونے مین بیٹھکر رونے لگے صبح تک آپ یہان اور وہ قبر مین یاد الہی کرتا رہا صبحکو جب

Marfat.com

غلام قبر سے باہر نکلا تو قبر کو بند کرکے مسجد مین جاکر نماز تہجد ادا کی اُسکے بعد دعا کی الٰہی بعد
صبح ہوگئی اور میرا مجازی مالک مجھسے درم مانگیگا تو اپنے فضل سے عطا کر فوراً ایک نور
پیدا ہوا اور پھر درم کی صورت بنکر غلام کے ہاتھ مین آگیا جب آپ نے یہ حالت دیکھی
تو اُس غلام کے قدمبوس ہوئے اور فرمایا اگر تو مالک اور مین غلام ہوتا تو بہتر تھا اُس غلام
نے دعا کی اے اللہ میرا راز فاش ہوگیا اب مین دنیا مین رہنا نہین چاہتا اور آپکی
گود مین جان بحق تسلیم ہوا آپ نے جو ٹاٹ وہ پہنے تھا اُسیکا کفن دیکر دفن کردیا اُسی شبکو
آپ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام دو براق پر سوار تشریف فرما ہوئے اور دونون نے فرمایا اے عبد اللہ تونے ہمارے
دوست اور اللہ کے محبوب کو ٹاٹ کا کفن دیکر کیون دفن کیا۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ بڑے کر و فر سے جارہے تھے ایک غریب سید نے
دیکھکر کہا اسکی کیا وجہ ہے کہ مین سید ہون مگر تو مرتبہ مین مجھسے زائد ہے آپ نے
جواب دیا مین تیرے دادا کا پیرو ہون اور تو اونکے اقوال و اعمال پر عامل نہین ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ آپ نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہے کہ تیرا باپ خاتم الانبیا
علیہ التحیۃ والثنا اور میرا باپ گمراہ تھا لیکن تیرے باپ نے ہدایت میراث چھوڑی کہ سے
مین نے حاصل کیا اسیوجہ سے مجھے یہ رتبہ ملا اور میرے باپ نے گمراہی میراث چھوڑی کہ سے
تونے حاصل کیا اسی لیے تو ذلیل ہے اُسی شبکو آپ نے خواب مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ناراض دیکھا آپ نے سبب پوچھا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے
فرمایا تونے میری اولاد کی عیب گیری کیون کی آپ بیدار ہوئے اور اُس سید کی تلاش مین
چلے اُدھر اوس سید نے خواب مین دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
اگر تیرے افعال اچھے ہوتے تو کیون عبد اللہ تیری توہین کرتے وہ بھی بیدار ہوکر آپکو
تلاش کرنے نکلے تھے راہ مین ملاقات ہوئی اپنے اپنے خواب بیان کرکے دونون نے توبہ کی

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سہیل اکثر آپکے یہان آتے تھے ایک دن چلتے وقت کہنے لگی کہ اب مین آپ کے یہان نہ آؤنگا کیونکہ آج کوٹھے پر سے آپ کی لونڈیان مجھے اے سہیل اے سہیل کہکر بلاتی ہین اور مجھے یہ امر ناگوار ہوا۔ آپ نے لوگون سے کہا آؤ سہیل کے جنازے کی نماز پڑھین اسی وقت حضرت سہیل کا انتقال ہو گیا بعد تجہیز و تکفین لوگون نے آپ سے پوچھا کہ اُنکی وفات کا حال قبل سے آپ کو کیونکر معلوم ہوا آپ نے فرمایا اُنھون نے کہا کہ مجھے آج لونڈیان کوٹھے پر سے بلاتی ہین میرے یہان کوئی لونڈی نہین ہی وہ حورین تھین جو اُسکو بلا رہی تھین اور یہی علامت اوسکے وفات کی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک راہب مجاہدہ کرتے کرتے بہت ضعیف ہو گیا تھا آپ نے پوچھا کہ اللہ کا راستہ کیسا ہی اُسنے کہا تم اللہ کو جانتے ہو اسلیے کہ اپنے کو عارف کہتے ہو تھین اوسکا راستہ بھی ضرور معلوم ہو گا مین نے ابتک اللہ کو نہین پہچانا اُسکا راستہ کیا بتاؤن بغیر جانے مین اُسکی عبادت کرتے کرتے اسقدر ضعیف ہو گیا ہون تم کیسے عارف ہو جو خوف آلٰہی نہین کرتے آپ فرماتے ہین کہ مجھے اُسکے جواب سے عبرت ہوئی اور اوسدن سے مجھے بھی روز بروز خوف آلٰہی زائد ہوتا گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین نے اطراف روم مین دیکھا کہ لوگ ایک شخص کو شکنجے مین باندھے ہوئی زد و کوب کر رہے ہین اور ایک شخص دور کھڑا ہوا کہہ رہا ہی خوب مارو ورنہ بڑا بت تجھ سے ناراض ہو جائیگا آپ نے اُس سے پوچھا لوگ تجھے کیون مار رہے ہین اوسنے کہا ہماری مذہب مین دستور ہی کہ جب تک گناہون سی پاک نہین ہو لیتے بڑے بت کا نام نہین لیتے ہین مین نے بغیر گناہون سے پاک ہوئی اسکا نام لیا اُسی کی سزا مین لوگ مجھے مارتے ہین اور مین بڑے بت کی خوف سے رو بھی نہین سکتا آپ نے فرمایا شکر ہی کہ اللہ نے مجھے وہ مذہب دیا ہی جسمین گناہگار اللہ کا نام لیکر گناہو نسے پاک

ہو جاتا ہی اور جب معرفت الٰہی پوری طور سے حاصل کر لیتا ہی تو خاموشی اختیار کرتا ہی جیسا وارد ہی من عرف اللہ کل لسانہ اللہ کو پہچاننے والی کی زبان گونگی ہو جاتی ہی

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ جہاد مین ایک کافر سے لڑ رہے تھے نماز کا وقت آیا آپ نے اُس کافر سے اجازت لیکر نماز پڑھی جب اُسکی عبادت کا وقت آیا وہ آپ سے اجازت لیکر بت کی طرف متوجہ ہوا اور آپ نے چاہا کہ اُسیوقت اُسے قتل کر ڈالین ندا غیبی ہوئی اس آیت کا خیال کرو اور عہد کو وفا کرو قیامت مین وفائے عہد کی تم سے پرسش ہوگی اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا آپ رونے لگے اُس کافر نے سر اُٹھایا تو آپ کو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے پورا ماجرا بیان کر دیا اُسنے کہا جو خدا دشمن کے لیے دوست پر خفا ہوا اُسکی پرستش نہ کرنا جوانمردی کے خلاف ہی اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسنے خانہ کعبہ مین جانا چاہا بیہوش ہو کر گر پڑا پھر کلمہ شہادت پڑھا مین نے اُس سے حال پوچھا اُسنے کہا مین آتش پرست تھا مین نے ارادہ کیا کہ بھیس بدل کر کعبہ مین جاؤن جیسے ہی مین نے اندر جانے کا ارادہ کیا ندا سنائی دی کہ تو دوست کا دشمن ہو کر دوست کے گھر مین کیونکر جا سکتا ہی مین صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سردی کے زمانہ مین آپ نے ایک غلام کو نیشاپور کی بازار مین سردی کھاتے دیکھا اُس سے کہا اپنے آقا سے کیون نہین کہتا کہ وہ پوستین تجھے لے دے اُسنے کہا میرے کہنے کی کیا ضرورت ہی وہ خود ہی دیکھتا ہی آپ کو عبرت ہوئی اور فرمایا طریقت اس غلام سے سیکھنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو کوئی مصیبت پیش آئی لوگ آپکے پاس تعزیت کو آئے ایک آتش پرست بھی آیا اور کہا عقلمند وہ ہی جو پہلے دن وہ کرے جو نادان لوگ تیسرے دن

Marfat.com

کرتے ہین آپ نے لوگون سے کہا اسے یاد رکھو اسلیے کہ یہ بڑی نصیحت ہی۔
نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کس خصلت سے آدمی کو زائد فائدہ ہوتا ہی آپ نے فرمایا عقل کامل سے لوگون نے کہا اگر عقل کامل نہو آپ نے فرمایا حسن ادب سے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو آپ نے فرمایا مہربان بھائی سے کہ اس سے مشورہ کرے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو آپ نے فرمایا خاموشی سے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو سکے آپ نے فرمایا اُسے مرگ مفاجات سے زائد کوئی خصلت فائدہ نہین دیسکتی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص ادب کو معمولی بات خیال کرتا ہی اُسکی سنتون مین خلل پڑتا ہی اور سنتون مین خلل پڑنے کیوجہ سے وہ فرائض سے بے نصیب ہوجاتا ہی اور فرائض سے بے نصیب ہونیوالا معرفت الٰہی حاصل نہین کرسکتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا اللہ کے درویشون کا کیا حال ہوتا ہی آپ نے فرمایا وہ ہمیشہ خدا کے طالب رہتے ہین اور فرمایا ہم بہت علم سے تھوڑے ادب کے زائد محتاج ہین اور فرمایا لوگ ادب اُسوقت تلاش کرتے ہین جب ادیب دنیا مین باقی نہین رہے اور فرمایا ادب کی تعریف بزرگان دین نے بہت کی لیکن میرے نزدیک اپنے نفس کے پہچاننے کو ادب کہتے ہین اور فرمایا اس چیز سے سخاوت کرنا کہ لوگون کے ہاتھ مین ہو فاضلتر ہی اُس چیز کی سخاوت کرنیسے کہ تیرے ہاتھ مین ہی اور فرمایا ہزار درم خیرات کرنے سے زائد ثواب ایک درم قرض حسنہ دینے مین ہی اور فرمایا مال حرام سے ایک کوڑی لینے والا بھی متوکل نہین ہوسکتا اور فرمایا توکل اُسکا نام نہین ہی جسے تیرا دل توکل خیال کرے بلکہ جسے اللہ توکل خیال کرے وہی توکل ہی اور فرمایا توکل مانع کسب نہین ہی بلکہ توکل اور کسب دونون عبادت الٰہی مین داخل ہین اور فرمایا کسب کرنے والے کیلیے ضرورت سے اس قدر زائد حاصل کرنا کہ بیماری اور موت کے وقت صرف مین آوے بُرا نہین ہی

Marfat.com

اور فرمایا انسان دنیا کی تمام چیزون کے حاصل کرنے مین ذلت اوٹھاتا ہے
اور فرمایا ایسی مروت جو کسی کا دل خوش کردے کچھ دینے کی مروت سے بہتر ہی اور
فرمایا پرہیزگاری کرنیسے انسان خدا کی پناہ مین آجاتا ہی اور درویشی سے قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اہل و عیال والے شخص کو انکی پرورش اور نگہداشت
کرنے مین اور دین کی باتین سکھانے مین جہاد سے زائد ثواب ہوتا ہی اور فرمایا
جسے اہل دنیا عزیز رکھتے ہون اور عزت کرتے ہون اُسے لازم ہی کہ اپنے نزدیک
اپنے کو بے وقعت جانے اور خود بینی سے بچتا رہے۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا دل کا کیا علاج ہی آپ نے فرمایا
قرب الٰہی حاصل کرنا اور لوگون سے علیحدگی اختیار کرنا اور فرمایا تواضع اسے کہتے ہین
کہ انسان دولتمندون سے تکبر اور فقیرون سے انکساری کرے اور فرمایا تواضع
اسکا نام ہی کہ جو شخص مراتب دنیاوی مین تجھ سے زائد ہو تو اُسکے ساتھ تکبر کرے
اور جو تجھ سے کم ہو اُسکے ساتھ عاجزی سے پیش آوے اور فرمایا رجا خوف سے اور خوف
صدق اعمال سے اور صدق اعمال تصدیق سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا جسکی رجا
مین خوف نہین ہی وہ جلد ساکن ہوجائیگا اور فرمایا ظاہری اور باطنی مراقبہ اُس
چیز کا نام ہی جو خوف کو دل سے دور کرکے دل کو قرار حاصل کرادے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار لوگون نے آپ کی مجلس مین غیبت کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا
انسان اگر غیبت کرنا چاہیے تو لازم ہی کہ اپنی والدین کی غیبت کرے اسلیے کہ اونکے
حقوق اُسپر بہت ہین تاکہ اوسکی نیکیان اونکے نامۂ اعمال مین درج کیجائین۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا مین نے ایسا گناہ کیا ہی جسے بیان کرتے شرم
آتی ہی جب آپ نے باصرار پوچھا تو اوسنے کہا مین نے زنا کیا ہی آپ نے فرمایا مین سمجھا کہ تونے
غیبت کی ہی اسلیے کہ زنا اللہ کا گناہ ہی اور وہ بڑا کریم ہی توبہ کرنے کی وجہ سے معاف

کردیگا لیکن غیبت بندی کا گناہ ہی اور بندہ معاف نہین کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا اللہ کو ایسا سمجھ کہ گویا تو اوسے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے یہان ایک مہمان آیا اُسوقت آپکے پاس کچھ موجود نہ تھا آپ نے بی بی سے کہا کہ مہمان خدا کا فرستادہ ہوتا ہی جہانتک ہوسکے مہمان کی مدارات کرنا چاہیے اُنھون نے آپ کے قول کی مخالفت کی آپنے فرمایا جو عورت شوہر کی مخالفت کرے تو شوہر کو لازم ہی کہ اُسے طلاق دیدے اور اونکا مہر ادا کرے طلاق دیدی ہی اسکے بعد آپ کے وعظ مین کسی امیر کی لڑکی آئی اور آپ کا وعظ سنکر فریفتہ ہوگئی گھر جاکر اپنی والدین سے اوسنے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کے ساتھ میری شادی کردو وہ لوگ بدل وجان راضی ہوگئے اور لڑکی کا نکاح آپکے ساتھ کردیا اور پچاس ہزار دینار لڑکی کو دیے بعد عقد آپ نے خواب دیکھا کہ ارشاد ہوتا ہی تو نے ہمارے واسطے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی اسی وجہ سے ہم نے تجھے اُس سے اچھی دوسری بی بی دیدی تاکہ سب تجھے معلوم ہوجائے کہ اللہ کے لیے کام کرنیوالے کا کبھی نقصان نہین ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے قریب وفات اپنا تمام مال فقرا کو تقسیم کردیا آپکے ایک مرید نے کہا کہ آپ کی تین لڑکیان ہین اونکی بسر اوقات کیلیے آپ نے کیا چھوڑا آپ نے فرمایا اُنکے لیے مین نے اللہ کو چھوڑا ہی جسکا اللہ کفیل ہو اُسے عبداللہ کی کیا ضرورت ہی قریب وفات آپنے آنکھ کھولی اور تبسم فرماکر کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون یعنے عمل کرنیوالون کو اسی طرح عمل کرنا چاہیے پھر آنکھ بند کرلی اور وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے حضرت سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا اُنھون نے کہا اللہ نے مجھے بخشدیا پھر خواب دیکھنے والون نے آپ سے

Marfat.com

پوچھا یہ بتائیے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کس حال میں ہیں انھوں نے کہا اونکا کیا حال پوچھتے ہو اللہ نے انھیں اوس گروہ میں شامل کیا ہے جن کو روزانہ دوبار نعمت حضوری حاصل ہوتی ہے رحمۃ اللہ علیہما۔

باب ۱۷ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت پیشوائے دین وارث علم خاتم النبیینؐ تھے آپ کو لوگ امیر المومنین کہا کرتے علوم ظاہری و باطنی میں اعلیٰ درجے کی دستگاہ حاصل تھی اور اکثر بزرگان دین سے آپکو صحبت حاصل تھی۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیمؒ نے آپ کو سماع حدیث کیلیے بلا بھیجا آپ بیوقت اونکے یہاں گئے اونھوں نے کہا مجھے صرف آپ کے خلق کی آزمائش منظور تھی اور دراصل کوئی کام نہ تھا آپ کا خلق ظاہر ہو گیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ مادر زاد صاحب تقوی تھے ایکبار زمانہ حمل میں آپکی والدہ نے پڑوس میں کسیکی کوئی چیز بے اجازت چکھ لی آپ نے اونکے پیٹ میں تڑپنا شروع کیا جب اُنھوں نے پڑوسی سے اُسکی معافی مانگ لی تو آپکا تڑپنا موقوف ہوا آپکی توبہ کا قصہ یہ ہے کہ ایکبار آپ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے رکھا ندا سنی یا ثور ثوری یہ بے ادبی مسجد میں اچھی نہیں ہے اُسدن سے آپ ثوری مشہور ہو گئے یہ ندا سنتے ہی خوف الٰہی آپ پر اسقدر غالب ہوا کہ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو آپ نے اپنے منھ پر کئی تھپڑ لگائے اور کہا مجھے بے ادبی کرنیکی سزا مل گئی کہ میرا نام انسانوں کی دفتر سے کاٹ دیا گیا ای نفس اب ایسی حرکت خلاف ادب کبھی نہ کرنا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ کسی شخص کی کھیتی میں آپ کا پاؤں پڑ گیا ندای غیبی ہوئی یا ثور دیکھکر قدم رکھو حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں خیال کرنا چاہیے کہ جسپر

اللہ جل شانہ کا ایسا فضل ہو کہ ایک قدم رکھنے پر ایسی تنبیہ کیجائے تو اسکے باطن کا کیا حال ہوگا یقینی نور علی نور ہوگا۔
نقل کیا ہے کہ تیس برس تک آپ عبادت الٰہی کرنیکی وجہ سے شبکو دم بھر بھی نہین سوئے
نقل کیا ہے۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے جو قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا اُسپر پورے طور سے عمل کیا۔ آپ فرماتے تھے حدیث جاننے والونکو اُسکی زکوۃ دینا چاہیے لوگون نے پوچھا اُسکی زکوۃ کیا ہے آپ نے فرمایا دو سو حدیث مین سے پانچ حدیثون پر ضرور عمل کرے
نقل کیا ہے کہ ایکبار خلیفۂ وقت نے نماز پڑھتے مین ڈارھی پر ہاتھ پھیرا آپ نے فرمایا یہ نماز نماز نہین ہے قیامت کے دن ایسی نماز گیند کی طرح تیرے منہ پر ماری جائیگی خلیفہ نے کہا چپ رہ آپ نے فرمایا مین حق بات کہنے سے کیون چپ ہون خلیفہ کو غصہ آیا اور حکم دیا انھین سولی دیجائے تاکہ آیندہ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالے دوسرے دن جو وقت آپ کو سولی دینے کا تھا اُسوقت آپ ایک بزرگ کے زانو پر سر رکھے ہوے اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی گود مین پاؤن پھیلائے آنکھ بند کیے لیٹے تھے جب ان لوگون کو اس حال سے واقفیت ہوئی خیال کیا کہ آپ کو آگاہ کر دینا چاہیے آپ نے آنکھ کھولکر فرمایا مجھے سولی کا خوف نہین مگر حق بات کبھی پوشیدہ نکرونگا پھر کہا اے اللہ خلیفہ مجھے بے جرم سزا دیتا ہے اُسکو اسکا عوض دے اُسوقت خلیفہ دربار مین بیٹھا تھا یکایک ایک تڑاقا ہوا اور خلیفہ مع وزیرون کے زمین مین دھنس گیا وہ دونو بزرگ کہتے ہین اسقدر زود اثر ہمنے کسی کی دعا نہین دیکھی آپ نے فرمایا چونکہ مین نے حق بات ظاہر کرنے کی کوشش کی اسی لیے اللہ نے میری دعا فوراً قبول کر لی
نقل کیا ہے۔ کہ اس خلیفہ کے بعد جو دوسرا خلیفہ ہوا وہ آپ کا بہت معتقد تھا ایک بار آپ علیل ہوے اُسنے معالجہ کے واسطے ایک حاذق طبیب کو بھیجا مگر وہ آتش پرست تھا جب اُسنے آپکا قارورہ دیکھا تو کہنے لگا خوف الٰہی کیوجہ سے

انکا جگر ٹکڑے ہو گیا ہی اور وہی ٹکڑے مثانہ سے باہر آتے ہین یہ دیکھ کر اُسنے کہا جس
دین مین ایسے ایسے لوگ ہون ہرگز وہ باطل نہین ہو سکتا اور صدق دل سے
مسلمان ہو گیا خلیفہ نے یہ ماجرا سنکر کہا مین نے اپنے نزدیک طبیب کو مریض کے
پاس بھیجا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ مین نے مریض کو طبیب کے پاس بھیجا تھا
نقل کیا ہی۔ کہ آپ جوانی ہی مین کوزہ پشت ہو گئے تھے اکثر لوگون نے آپ سے
اسکا سبب دریافت کیا مگر آپ نے کچھ جواب نہ دیا جب لوگون نے زائد اصرار کیا
تو فرمایا کہ میرے اُستاد نے مرتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ پچاس برس مین نے عبادت
اور خلق کو ہدایت کی مگر اسوقت مجھے حکم ہو رہا ہی کہ تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہی
اور یون بھی لکھا ہی کہ آپ نے فرمایا میرے تین اُستاد بڑے عابد و زاہد تھے مگر
مرتے وقت یہود اور نصاریٰ اور آتش پرست ہو گئے اور اُسی حالت مین مرے
ان واقعون کو دیکھ سُنکر مجھے خوف الٰہی اسقدر غالب ہوا کہ میری پیٹھ جھک گئی اور
اللہ سے با ایمان مرنے کی دعا کیا کرتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے دو تھیلیان اشرفیون کی آپ کو بھیجین اور کہلا بھیجا
کہ آپ سے اور میرے والد سے دوستی تھی اب اُنکا انتقال ہو گیا اُنکی حلال کمائی سے
یہ تھیلیان آپکو بھیجتا ہون آپ اپنے صرف مین لائین آپ نے واپس کر دین اور کہلا
بھیجا کہ میری دوستی تمھارے باپ کے ساتھ دین کے لیے تھی دنیا کی وجہ سے نہ تھی۔ یہ
واقعہ دیکھکر آپ کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مین مفلس اور عیال دار ہون اگر مجھے آپ
دیدیتے تو میرا کام نکل جاتا آپ نے فرمایا مین دین کی دوستی کو دنیا کی عوض مین
بیچنا نہین چاہتا۔ اگر وہ تمھین دیدے لو مین مانع نہین ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی کسی سے کچھ نہ لیتے ایکبار کوئی شخص تحفہ لایا آپ نے نہ لیا
اُسنے کہا کبھی آپ نے مجھے پند و نصیحت بھی نہین فرمائی ہی جسکی وجہ سے آپ کو یہ

Marfat.com

خیال ہوا کہ مین اُسکے عوض مین دیتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین نے تمھین ہدایت نہین کی مگر تمھاری اور بھائی مسلمانون کو تو ہدایت کی ہے اگر مین تم سے یہ تحفہ لے لون تو مجھے خوف ہے کہ میرا دل تمھاری طرف مائل نہو جائے اور دنیا اسی کا نام ہے مین سوا خدا کے کسی پر مائل ہونا پسند نہین کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ کسی امیر کے محل کی طرف سے گذرے ایک شخص آپ کے ساتھ تھا اُس محل کو دیکھنے لگا آپ نے اُسے منع کیا اور فرمایا امیر مکان بنانے مین ایسا اسراف کرتے ہین کہ اُسکا دیکھنے والا بھی گناہگار ہوتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے پڑوس مین کوئی شخص مرگیا آپ اُسکے جنازے پر گئے لوگ اُسکی تعریف کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ شخص منافق تھا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو اسکے جنازے پر نہ آتا لوگون نے پوچھا اسکے منافق ہونے کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے لوگ اسے اچھا کہہ رہے ہین یقیناً یہ دنیا مین لوگون سے بہت ملتا تھا یہی وجہ اسکے منافق ہونے کی ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ مسجد جامع کے حجرے مین رہتے تھے جب وہان شاہی خوشبو سلگائی جاتی تو آپ مسجد سے باہر نکل آتے تاکہ اُسکی خوشبو دماغ مین نہ آئے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ الٹا جبہ پہنے ہوے تھے لوگون نے کہا اسے سیدھا کر لیجیے آپ نے فرمایا مین نے اللہ کے لیے اسے پہنا ہے مخلوق کے کہنے سے سیدھا نکرونگا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب علماے کوفہ مین سے حضرت حماد بن سلیمانؒ نے وفات فرمائی لوگون نے آپ سے کہا کہ اُنکے جنازے کی نماز کو چلیے آپ نے فرمایا تم لوگون کے کہنے سے مین کیون جاؤن۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک جوان کا حج فوت ہوگیا اُسنے آہ کی آپ نے فرمایا مین نے چار حج کیے ہین اُسکا ثواب تجھے دیتا ہون اگر تو اس آہ کا ثواب مجھے دیدے اُسنے منظور کرلیا آپ نے

Marfat.com

بخوشی چارون حج کا ثواب اُسے دیدیا شبکو آپنے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی تمنے ایک آہ لیکر ایسا نفع حاصل کیا ہی کہ اگر اسے اہل عرفات پر تقسیم کردو تو سب مالدار ہوجائیں

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حمام مین گئے وہان ایک خوبصورت کم عمر لڑکا تھا آپ نے لوگون سے کہا کہ اسے فوراً باہر نکالو کیونکہ ہر عورت کے ساتھ صرف ایک شیطان رہتا ہی مگر بے داڑھی موچھہ والے لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان رہتے ہین تاکہ لوگون کی نظر مین اُسے آراستہ پیراستہ کرکے اچھا دکھائین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کھانا کھارہے تھے ایک کتا کھڑا تھا اُسے بھی آپ نے روٹی دی لوگون نے کہا آپ اپنے اہل وعیال کے ساتھ کھانا کیون نہین تناول فرماتے آپ نے کہا وہ مجھے عبادت آلہی سے باز رکھتے ہین اور یہ کتا میری نگہبانی کرتا ہی اور مین بیخوف ہوکر اللہ کی عبادت کیا کرتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپنے اپنے مریدون کو نصیحت کی کہ مزیدار اور بدمزہ کھانا حلق سے اُترنے تک ہی اُسکے بعد سب برابر ہین بس مزیدار کھانا نہ ڈھونڈھو اور بدمزہ پر صبر کرو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا معمول تھا کہ فقیر کی اتنی تعظیم کرتے جیسے دنیا دار لوگ بادشاہون کی تعظیم کیا کرتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حج کو روتے ہوے جارہے تھے لوگون نے کہا شاید آپ گناہون کے خوف سے روتے ہین آپ نے فرمایا نہین مین اسلیے روتا ہون کہ معلوم نہین میرا ایمان صدق دل سے ہی یا نہین اور گناہ تو اُسکی رحمت کے مقابلہ مین ذرے کے برابر ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اللہ عارف کو معرفت اور عابد کو قربت اور حکما کو حکمت عطا کرتا ہی اور فرمایا رونے کی دس قسمین ہین نو حصے ریا سے اور ایک حصہ اللہ کے خوف سے ہوتا ہی اور فرمایا اگر سال بھر مین ایک آنسو اللہ کے خوف سے نکلے تو زندگی بھر کے

آپ نے رو نے سے اچھا ہی جو اوسکے خوف سے ہو اور فرمایا اگر ایک مجمع میں کہا جائے
کہ جسے شام تک زندگی کا یقین ہو سامنے آئے تو کوئی نہ آئیگا پھر بڑا افسوس یہ ہی
کہ اگر تمام عالم سے کہا جائے کہ جسنے توشہ آخرت کا مہیا کرلیا ہو سامنے آئے تو بھی کوئی
نہ آئیگا اور فرمایا عمل سے عمل پر پرہیز کرنا مشکل زائد ہی اور فرمایا جب لوگ نیک
عمل کرتے ہین تو فرشتے اوسکو نیک اعمال کے دفتر مین لکھتے ہین پھر جب اوس عمل پر
فخر کرے اوسکی تکلیفین بیان کرتے ہین تو فرشتے ریا کے دفتر مین لکھتے ہین اور فرمایا
امیر اور بادشاہ سے زائد ملنے والا عابد ریاکار ہی اور فرمایا زاہد کی علامت یہ ہی کہ
دنیا مین نیک کام کرے اوسپر فخر نہ کرے اور زہد بیان کرنے والا ہر گز زاہد نہین ہی
اور فرمایا زہد چھوٹا کپڑا پہننا اور موٹا اناج کھانا اور دنیا سے دلکو الگ رکھنا اور درازی
امید کو کوتاہ کرنا ہی اور فرمایا اللہ کا گناہ کرنے سے زائد برا خلق کا گناہ کرنا ہی اور فرمایا
دنیا مین گوشہ نشینی اختیار کرنے والا نجات اخروی پاتا ہی کسی نے پوچھا اگر آدمی
گوشہ نشین ہو جائے تو بسر اوقات کیونکر کرے آپ نے فرمایا خدا سے ڈرنیوالا بسر اوقات
کی فکر نہین کرتا اور فرمایا لوگون کی نظرون سے غائب رہنے والا اچھا ہی اور بزرگون کا
طریقہ تھا کہ لباس عظمت کا استعمال نہین کرتے تھے اور ذلت دنیاوی کو پسند کرتے
تھے اور فرمایا اہل دنیا کو جاگنے سے سونا اچھا ہی اسلیے کہ سونیکی حالت مین دنیا سے الگ
رہتے ہین اور فرمایا وہ بادشاہ اچھا ہی جو زاہدون کی صحبت اختیار کرے اور وہ زاہد
برا ہی جو بادشاہ کا تقرب حاصل کرے اور فرمایا پہلی عبادت گوشہ نشینی ہی پھر طلب
علم پھر علم پر عمل پھر علم کی اشاعت اور فرمایا مین نے سوا خدا کے دوستون کے کسی کی تواضع
نہین کی اور فرمایا دنیا کو ضرورت جسم کے مطابق اور آخرت کو ضرورت جان و دل کے
برابر حاصل کرنا چاہیے اور فرمایا اگر گناہ مین گندگی ہوتی تو کوئی گناہگار اوس گندگی کی
وجہ سے کسی کے پاس بیٹھ نہ سکتا اور فرمایا اپنے کو دوسری سے افضل جاننے والا متکبر ہی

Marfat.com

اور فرمایا پانچ آدمی عزیز ترین خلائق ہوتے ہین ایک عالم زاہد دوسرے فقیہ صوفی تیسرے توانگر متواضع چوتھے درویش شاکر پانچوین شریف سُنّی اور فرمایا جو شخص عجز اور فروتنی سے نماز نپڑھے اوسکی نماز اچھی نہین ہوتی اور فرمایا حرام مال سے خیرات اور صدقہ دینے والا مثل اُس شخص کے ہے جو نجس کپڑے کو پانی کے عوض مین خون سے دھوئے اور فرمایا نیک خصلت اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے اور فرمایا اہل یقین وہ ہین جو تکلیف کو راحت سمجھین اور اللہ کی ناشکری نکرین اور فرمایا ہم اوسکو دوست رکھتے ہین جو ہمین مارتا ہے اور ہمارا مال لیتا ہے اور فرمایا اگر کوئی شخص تجھے اچھا کہے اور تجھے ناگوار ہو تو تو اُسے بُرا جان۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے یقین کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا وہ دل کا ایک قول ہے جب یقین کامل انسان کو ہوتا ہے تو معرفت حاصل ہوتی ہے اور یقین اوسکا نام ہے کہ تمام آفتون کو اللہ کی طرف سے سمجھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے پوچھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر والے گوشت زائد کھاتے ہین اللہ اونھین دشمن رکھتا ہے اسمین کیا بھید ہے آپ نے فرمایا گوشت سے مراد غیبت ہے اور مسلمان کی غیبت ایسی ہے جیسے مسلمان مردے کا گوشت کھاوے اور غیبت کرنے والون کو اللہ دشمن رکھتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے حضرت حاتم رحمہ اللہ سے فرمایا مین تمھین ایسی چار باتین بتاتا ہون جنسے عموماً لوگ غافل ہین۔ ایک لوگونکو ملامت کرنا اور اونپر الزام لگانا احکام آلٰہی سے غافل کردیتا ہے دوسرے مسلمان کے عروج پر حسد کرنا یہ ناشکری پیدا کرتا ہے تیسرے حرام مال جمع کرنا اس سے آخرت فراموش ہوتی ہے چوتھے وعید الٰہی سے بیخوف ہونا اور وعدۂ الٰہی کی امید نہ رکھنا اس سے کفر لازم آتا ہے یہ سب بڑی باتین ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپکا کوئی مرید سفر کو جانے لگتا تو آپ اُس سے کہتے اگر موت کو

Marfat.com

دیکھنا تو میرے لیے لیتے آنا جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رو کر فرمانے لگے
مین موت کی تمنا کیا کرتا تھا اب معلوم ہوا کہ موت بہت مشکل ہے اور لاٹھی ٹیکتے ہوے
دنیا مین سفر کرنا آسان ہے مگر القدوم الی اللہ شدید اللہ کے سامنے جانا بہت
مشکل ہے اور منقول ہے کہ موت اور غلبۂ موت کا حال سنکر آپ خوف سے بیہوش ہو جایا
کرتے اور لوگون کو نصیحتًا فرمایا کرتے کہ موت کا سامان اوسکے آنے سے پہلے کرو اور آپ خود
بھی موت سے بہت ڈرتے تھے گو اوسکی آرزو بھی آپکو تھی حالت نزع مین آپکی یہ باتین
سنکر لوگون نے کہا بہشت آپکو مبارک ہو آپ نے کہا بہشت والے اور ہی لوگ ہین
مجھ ایسا گنہگار بہشت مین کیسے جا سکتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ بصرہ مین علیل ہوے تو حاکم بصرہ نے آپکے ڈھونڈھنے
کا حکم دیا جب لوگون نے آپ کو تلاش کیا تو آپ کو چارپایون کی جگہ مین پیٹ کی درد
اور پیچش کی تکلیف مین بیقرار پایا مگر اس حالت مین بھی آپ یاد الٰہی سے غافل نہین
تھے اوسی شب مین لوگون نے دیکھا کہ پیچش کیوجہ سے ساٹھ بار آپ رفع حاجت کو گئے
اور واپس آکر وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے لوگون نے کہا اس حالت مین آپ گھڑی گھڑی
وضو نہ کرین آپنے فرمایا مین چاہتا ہون کہ جب میری روح نکلے تو مین باوضو ہون اور
نجس نہ ہون اسلیے کہ نجس اللہ کے سامنے جانے کے قابل نہین ہوتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نزع کے وقت حاضر
خدمت تھا آپ نے مجھسے فرمایا میرا منھ زمین پر رکھدو اب میری موت بالکل قریب
ہے مین نے آپکا منھ زمین پر رکھدیا پھر باہر آیا تاکہ اس واقعہ کی لوگونکو خبر دون مین نے باہر
بہت لوگونکا مجمع دیکھا اونسے پوچھا تم لوگونکو اس واقعہ کی خبر کیونکر ہوئی لوگون نے
کہا ہمین خواب مین حکم ہوا کہ سفیان ثوری کے جنازے پر حاضر ہو پھر سب لوگ اندر
آئے اور آپکی حالت ردی ہوتی جاتی تھی اوسوقت آپ نے تکیہ کے نیچے سے ہزار دینار کی

تھیلی نکالکر دی اور فرمایا اسے خیرات کر دو لوگون نے خیال کیا کہ حضرت سفیان دوسرون کو
تو مال جمع کرنیکی ممانعت کرتے تھے اور خود اسقدر دینار جمع کیے آپ لوگون کا مطلب
سمجھ گئے اور فرمایا ان دینارون سے مین نے اپنے دین کی حفاظت کی تھی جب شیطان
مجھسے کہتا کہ آپ تو کیا کھائیگا تو مین کہتا یہ دینار میرے پاس صرف کرنیکو موجود ہین
اور جب کہتا کہ تجھے کفن کاہے سے دیا جائیگا تو مین کہتا کہ ان دینارون سے مجھے
ہرگز دینارون کی حاجت نہ تھی مگر ان وسوسون کے دفع کرنیکے لیے مین نے یہ دینار رکھ
چھوڑے تھے پھر کلمہ شہادت پڑھکر واصل الی اللہ ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ بخارا مین ایک شخص مرا اور باعتبار شرع آپ اوسکے وارث تھے
بخارا کے قاضی نے اوسکے مال کو امانت رکھکر آپکو اطلاع دی آپ بخارا گئے اوس وقت
آپکا سن اٹھارہ سال کا تھا قریب شہر لوگون نے آپکا استقبال کیا اور وہ مال آپکو دیا
اوسی مال کو آپ نے جمع رکھا تھا اور آخری وقت خیرات کر دیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جس شب کو آپ نے انتقال فرمایا لوگون نے غیبی ندا سنی مات
الورع مات الورع پرہیزگاری مرگئی پرہیزگاری مرگئی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا آپ نے قبر کی وحشت
اور تنہائی مین کیونکر صبر کیا آپ نے فرمایا اللہ نے میری قبر کو بہشت کی سبزہ زارون مین
سے ایک سبزہ زار کر دیا ہی۔ دوسرے نے خواب مین دیکھا کہ آپ بہشت مین ایک
درخت سے دوسرے درخت پر اڑتے پھرتے ہین پوچھا یہ مرتبہ کس وجہ سے آپ کو ملا
آپ نے فرمایا پرہیزگاری کی وجہ سے۔
نقل کیا ہی کہ آپ مخلوق پر شفقت بہت فرماتے تھے ایکبار کا ذکر ہی کہ ایک چڑیا پنجرے
مین بند تڑپ رہی تھی آپ نے اوسکو کھولدیا وہ اکثر آپکے یہان آتی اور آپکی عبادت
دیکھا کرتی آپ کی وفات کے بعد جنازے پر روتی ہوئی اوڑتی تھی اور کبھی جنازے

کر کر لوٹتی جب لوگون نے آپکو دفن کیا تو آپ کی قبر پر تڑپ تڑپکر وہ چڑیا رو یا کی یہانتک! کہ قبر سے آواز آئی اللہ نے سفیان کو بخشدیا اوس شفقت کی وجہ سے کہ وہ مخلوق پر کرتے تھے۔ لوگ یہ واقعہ دیکھکر اور بھی روئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۷ حضرت ابو علی شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی شقیق بلخی رحمہ اللہ یگانۂ وقت شیخ زمان رکن محترم قبلہ محتشم صاحب زہد و تقوی تھے آپنے تمام عمر توکل مین بسر کی آپ بڑے ماہر علوم تھے اور ہر فن مین آپکے تصانیف بیحد ہین حاتم اصم رحمہ اللہ آپکے شاگرد تھے علم طریقت حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے آپ نے حاصل کیا اور بہت بزرگان دین سے ملاقات کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک ہزار سات سو اوستادون سے علوم شریعت و طریقت حاصل کیے آخر کو ان چار چیزون مین مجھے اللہ کی رضا مندی معلوم ہوئی ایک روزی سے مطمئن رہنا دوسرے اخلاص کرنا تیسرے شیطان کو دشمن جاننا چوتھے توشۂ آخرت جمع کرنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکی توبہ کا قصہ یون ہی کہ آپ تجارت کرنے ترکستان مین گئے وہان کے ایک نامی بتخانے کو دیکھنے گئے ایک شخص پوجا کر رہا تھا اوس سے آپ نے کہا تو زندہ اور قادر خدا کو چھوڑ کر بیجان اور بیقدرت کی پرستش کرتا ہی تجھے شرم نہین آتی اوسنے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ روزی حاصل کرنیکے لیے ملک ملک تجارت کرتے پھرتے ہو کیا تمھارا خدا تمھین گھر پر روزی نہین دیسکتا ہی آپ اُسیوقت بلخ واپس آئے راہ مین ایک شخص نے آپ سے پیشہ پوچھا آپنے کہا مین سوداگری کرتا ہون اُسنے کہا جو آپکی قسمت مین ہی وہ گھر بیٹھے بھی ملسکتا ہی معلوم ہوا کہ آپ خدا پر شاکر نہین ہین اس جواب نے اور بھی اثر کیا جب آپ مکان پر پہونچے آپکے احباب ملنے کو آئے اُسی زمانے

Marfat.com

مین علی بن عیسی بن ہامان جو بلخ کا نامی سردار تھا اوسکا ایک کتا گم ہوگیا تھا اوسکی بے خبری
وجہ سے اوسنے آپ کے ایک پڑوسی کو گرفتار کیا اور سزا دینا شروع کی وہ پڑوسی آپکے پاس
آکر مدد کا طالب ہوا آپ نے اُسے چھڑا دیا اور سردار سے وعدہ کیا کہ تین دن کے بعد تمھا
کتا ملجائیگا تین دن کے بعد جسنے کتا لیا تھا آپ کے پاس کتا لایا آپ نے اوسی سردار
کے یہان بھیجدیا اور اُوس دن سے بالکل تارک الدنیا ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار بلخ مین قحط پڑا اوس زمانہ مین آپ نے ایک غلام کو بازار مین
خوش وخرم ہنستے ہوے جاتے دیکھکر کہا کہ مخلوق قحط سے تباہ ہی اور تو خوشی کرتا ہی
اوسنے کہا میرے مالک کے یہان غلہ بہت ہی وہ مجھے بھوکا نہ رکھے گا آپ نے فرمایا
اے اللہ اس غلام کو اپنے اوس مالک پر جسکے یہان غلہ بہت ہی اسقدر بھروسا ہی
پھر مجھے تجھپر کیونکر بھروسا نہو اسلیے کہ تو مالک الملک ہی اُسیوقت توبۂ نصوح کرکے
دنیا سے بالکل دست بردار ہوے اور توکل کو کمال پر پہونچایا اور ہمیشہ آپ کہا
کرتے مین اوس غلام کا شاگرد ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین آپکے ساتھ جہاد
مین شریک تھا اور لڑائی سخت ہو رہی تھی دونون فوجون کے درمیان مین آپ
اپنی گدڑی اوڑھکر سو رہے لیکن کوئی تلوار یا تیر آپ پر نہین پڑا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ اپنی مجلس مین بیٹھے پھول سونگھ رہے تھے یکایک غل ہوا
کہ لشکر کفار آگیا آپ نے اپنی قوت ولایت سے وہین بیٹھے بیٹھے اُنھین شکست فاش
دی اور وہ سب بھاگ گئے کسی نادان نے کہا بڑا تعجب ہی کہ لشکر کفار قریب آگیا اور
مسلمانون کا سردار بیخوف بیٹھا پھول سونگھ رہا ہی آپ نے فرمایا منافقون کو پھول
سونگھنا دکھائی دیتا ہی اور کفار کو جو غیبی شکست ہوئی اوسکی خبر ہی نہین جب باہر جاکر
لوگون نے دیکھا تو شکست کا حال معلوم ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک کافر نے آپ سے کہا کہ آپ خدا پرستی کا دعوی کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ مین نے اللہ پر توکل کیا ہی اس سے تو یہ امر ظاہر ہوتا ہی کہ آپ خدا پرستی نہین کرتے بلکہ روزی پرستی کرتے ہین آپ نے اپنے ساتھیون سے کہا یہ بڑی نصیحت ہی اسے لکھ لو اُس کافر نے کہا آپ بڑے بزرگ ہین اور واقعی آپکا دین سچا ہی اسلیے کہ اس دین مین تواضع اور حق پسندی بہت ہی اگر یہ بات نہوتی تو آپ مجھ کافر کے قول کو نصیحت تصور فرما کے نہ لکھواتے آپ مجھے مسلمان کر لیجیے آپ نے اُسے مسلمان کیا اور فرمایا مسلمانو نکا قاعدہ ہی کہ اگر سچا موتی کیچڑ مین بھی پڑا دیکھتے ہین تو اُسے اوٹھا کر دھوتے ہین اور اپنے پاس رکھتے ہین اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی الحکمۃ ضالۃ المؤمن فاطلبھا و لو کان عند الکافر حکمت ایماندار کے گم شدہ چیز کے مانند ہی پس تم اوسے طلب کرو اگرچہ وہ کافر ہی کے پاس کیون نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سمرقند مین وعظ کہتے کہتے قوم کیطرف رخ کر کے فرمانے لگے اگر تم مردہ ہو قبرستان مین جاؤ اگر لڑکے ہو مکتب مین جاؤ اگر پاگل ہو پاگل خانے مین جاؤ اگر کافر ہو کفرستان مین جاؤ اور اگر مسلمان ہو تو اسلام کا سیدھا راستہ اختیار کرو۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی امیر نے آپ سے کہا چونکہ آپ محنت مزدوری کر کے کھاتے ہین اسلیے لوگ آپ کو ذلیل جانتے ہین آپ مجھسے مال لین اور اُسے صرف کرین تاکہ لوگ آپکو ذلیل نہ جانین آپ نے فرمایا اگر پانچ باتون کا مجھے اندیشہ نہوتا تو ضرور تجھسے مال لے لیتا ایک یہ کہ تیرا خزانہ کم ہو جائیگا دوسرے یہ کہ شائد میرے یہان سے چور چرا لیجائے تیسرے یہ کہ شائد دیکر تجھے افسوس ہو چوتھے یہ کہ ممکن ہی کہ مال دینے کے بعد تو مجھ مین کوئی عیب دیکھکر مال واپس لینا چاہے پانچوین یہ کہ تیرے مرنیکے بعد مین پھر مفلس ہو جاؤن۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے حج کرنے جانیکا ارادہ ظاہر کیا آپ نے پوچھا

Marfat.com

توشۂ سفر تیرے پاس کیا ہی اوسنے کہا چار چیزین میرے ساتھ ہین ایک تو یہ مین اپنے سب سے زائد روزی کے قریب دیکھتا ہون دوسرے یہ سمجھتا ہون کہ کوئی میری نہ زیادہ نہ کم نہین کر سکتا تیسرے اللہ ہر جگہ میرے ساتھ ہی چوتھے اللہ میرے اچھے برے سب حال کو جانتا ہی آپ نے فرمایا اس سے بڑھکر کوئی توشہ نہین ہو سکتا تو حج کرنے جا اور اللہ تجھے حج مبارک کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حج کرنے چلے جب بغداد مین پہونچے خلیفہ ہارون رشید نے آپکو بلایا اور بہت اعزاز کیا پھر کہا کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا آگاہ ہو جا کہ تجھے اللہ نے خلفاے اربعہ یعنے حضرت صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا نائب کیا ہی تجھسے صدق اور عدل اور حیا اور علم کی پرسش کریگا خلیفہ نے کہا کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا اللہ نے تجھے مال تازیانہ تلوار اسلیے عطا کیے ہین کہ حاجتمند کو مال دے اور جو خلائق احکام شریعت پر عمل نہ کرے تازیانہ سے اونکو سزا دے جسنے خون کیا ہو تلوار سے اوسکا خون کر اگر ان کامون کو تو نہ کریگا تو قیامت مین دوزخیون کا پیشوا ہوگا خلیفہ نے کہا کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا خلیفہ مثل چشمہ کے اور اوسکے ماتحت حکام مثل نہرون کے ہوتے ہین تو حق طور پر حکومت کرتا کہ وہ بھی تجھے دیکھکر ویسا ہی کرین کیونکہ نہرین چشمہ کی ماتحت ہوتی ہین خلیفہ نے کہا کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا اگر تو ریگستان مین پیاسا ہو اور کوئی شخص آدھی سلطنت کے عوض مین تجھے پانی دے تو لیگا یا نہین اوسنے کہا ضرور لونگا پھر آپ نے فرمایا اگر وہ پانی پیکر تیرا پیشاب بند ہو جائے اور سخت تکلیف مین ہو اور کوئی طبیب باقی نصف سلطنت کی عوض پر تیرا علاج کرنا چاہے تو کیا کریگا اوسنے کہا وہ آدھی سلطنت بھی دیدونگا آپ نے فرمایا ایسی سلطنت سے کے لائق نہین ہی جو ایک گھونٹ تکلیف رسان پانی پر بکے اور اوسکے علاج مین باقی سلطنت جائے ہارون رشید بہت رویا اور آپکو رخصت کیا جب آپ بغداد سے ...

تو آپ نے خیال کیا کہ خدا کے گھر میں روزی نہ تلاش کرنا چاہیے وہان حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی آپ نے اونسے پوچھا تم معاش کیونکر حاصل کرتے ہو اونھون نے کہا اگر کچھ ملجاتا ہی تو شکر ورنہ صبر کرتا ہون آپ نے فرمایا کتے بھی یہی کرتے ہین پھر اونھون نے پوچھا آپ معاش کیونکر حاصل کرتے ہین آپ نے فرمایا جب کچھ ملجاتا ہی تو خیرات ورنہ شکر کرتا ہون حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا واقعی آپ بڑے بزرگ ہین حج سے واپس ہوکر پھر آپ بغداد مین آئے اور وعظ کہا کرتے اثنائے وعظ مین آپ نے فرمایا کہ جب مین نے سفر شروع کیا تو چار دانگ چاندی میری جیب مین تھی اور ابتک اوسی طرح جیب مین پڑی ہی ایک شخص نے کہا جب آپنے جیب مین چاندی رکھی تھی تو کیا اوسوقت خدا نہ تھا یا آپ کو خدا پر توکل نہ تھا آپ خاموش ہوگئے اور ممبر سے اتر آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بوڑھا آپ کے پاس آکر کہنے لگا اب مین اپنے گناہون سے توبہ کرنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا تو بہت دیر مین آیا اوسنے کہا مین اپنے نزدیک بہت جلد توبہ کرنے پر آمادہ ہوا ہون کیونکہ نزع کے وقت توبہ کرنے والے کو سمجھنا چاہیے کہ اوسنے جلد توبہ کی آپ نے فرمایا واقعی تیرا قول بہت صحیح ہی

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ خدا پر توکل کرنے والے کی روزی اور نیک خوئی زائد ہوتی ہی اور وہ سخی ہوتا ہی اور اوسکو عبادت مین وسوسے پیش نہین آتے اور فرمایا مصیبت مین واویلا کرنے والا در اصل خدا سے لڑنے والا ہی اور فرمایا اصل عبادت کی خوف اور امید اور محبت الٰہی ہی اور خوف کی علامت ترک محارم اور امید کی علامت عبادت پر ہمیشگی اور محبت کی علامت شوق اور تقیہ کرنا اور رجوع الی اللہ ہی اور فرمایا جسمین امن خوف اضطرار نہین ہی دوزخ مین جائیگا اور فرمایا خائف اوسے کہتے ہین جو اپنے اعمال کو قابل قبول خیال

Marfat.com

نہ کرے اور ہمیشہ اللہ سے ڈرے اور فرمایا عبادت کے دس حصہ ہین نو حصے خلق سے بھاگنا اور ایک حصہ خاموش رہنا ہی اور فرمایا تین باتون سے انسان ہلاک ہوتا ہی ایک توبہ کی امید پر گناہ کرنا دوسرے زندگی کی امید پر توبہ نہ کرنا تیسرے رحمت کی امید پر بغیر توبہ کے رہنا - اور فرمایا اللہ عابدون کو بعد مرگ زندہ کرتا ہی اور گناہ کرنے والون کو زندگی ہی مین مردہ بناتا ہی اور فرمایا تین چیزین فقر سے ملتی ہین فراغت دل - آسانی حساب - آرام نفس - اور تین چیزین توانگری سے ملتی ہین - رنج تن - شغل دل - سختی حساب - اور فرمایا موت اگر نہین ملتی پس ہر وقت اوسکے لیے مستعد رہنا ضروری ہی اور فرمایا جس کسیکو تو کوئی چیز دیتا ہی اگر اوس چیز سے زیادہ جسکو دی ہی اوسے عزیز رکھتا ہی تو تو آخرت کا ورنہ دنیا کا دوست ہی اور فرمایا مین تمام چیزون سے زائد مہمان کو عزیز رکھتا ہون کیونکہ مہمان نوازی کی جزا اللہ ہی جانتا ہی - اور فرمایا نعمت کی وجہ سے تنگی مین پڑنے والا اگر اوس تنگی کو فراغت نہ سمجھا تو اوسے غم دنیا اور غم آخرت دونون ہوتے ہین اور جسنے اوسے فراغت خیال کیا اوسے دنیا اور آخرت دونون مین خوشی حاصل ہوتی ہی -

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کون شخص پورا خدا پر بھروسا کرنے والا ہوتا ہی آپ نے فرمایا جسکی کوئی دنیاوی چیز فوت ہوا اور وہ اوسے غنیمت سمجھے اور جو شخص لوگون وعدے سے زائد خدا کے وعدے پر مطمئن ہو وہی مرد حق ہی اور فرمایا تین چیزون سے تقوی پہچانا جاتا ہی فرستادن منع کردن سخن گفتن - فرستادن یعنے تو دین کا بھیجا ہوا ہی ویسے ہی کام کر اور منع کردن یعنے کسی سے کچھ نہ لے اور ایسی بات کر جو دین دنیا دونون مین کار آمد ہو اور دوسرا مطلب یہ ہی کہ جو کچھ تو نیک کام کیے وہ دین کیلیے تھے اور جس سے باز رہا دنیا کیلیے تھے یعنے جیسے دنیا مین دنیا ہی سے بچنا چاہیے تھا تو بچا اور سخن گفتن یعنے بات کرنا دین دنیا دونون مین مشترک ہی

Marfat.com

اور انسان زبان سے دنیا اور دین دونوں کی باتیں کر سکتا ہے جب اختیار حاصل ہے تو دین ہی کی بات کرنا چاہیے۔ اور فرمایا میں نے سات سو علما سے دریافت کیا کہ خردمند دولتمند دانا درویش بخیل کس کس کو کہتے ہیں سب نے جواب دیا خردمند وہ ہے جو دنیا دوست نہ رکھے دولتمند وہ ہے جو قسمت ازلی پر راضی ہو دانا وہ ہے جسے دنیا فریب نہ دے سکے درویش وہ ہے جو طلب زیادتی کی نہ کرے بخیل وہ ہے کہ مال خلائق سے عزیز رکھے اور کسی کو نہ دے۔

نقل کیا ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ آپ سے نصیحت نافع کے طالب ہوئے آپ نے فرمایا عام وصیت یہ ہے کہ جبتک تو اپنی بات کا معقول جواب نہ سوچ لے خلق سے بات نہ کر اور خاص وصیت یہ ہے کہ جبتک بات نہ کہنے کی قوت تجھ میں باقی رہے کسی سے بات نہ کہ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب شریعت ماہتاب طریقت راہبر عالمین پیشوائے سالکین واقف رموز حقائق کاشف علوم دقائق تھے آپ کی تعریف ہر ملت والے کرتے ہیں یہی آپکی جلالت شان کی اعلیٰ دلیل ہے آپ کی ریاضت اور عبادت کو اللہ ہی خوب جانتا ہے آپ نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے جیسے حضرت انس بن مالک حضرت جابر بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی حضرت واثلہ بن اسقع حضرت عبداللہ زبعری رضی اللہ عنہم اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ کے تلامذہ بیحد ہیں تبرکاً چند نام لکھے جاتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم حضرت بشر حافی حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہم بھی آپ کے شاگرد تھے

Marfat.com

مترجم کہتا ہی کہ آپکا نام نعمان اور آپکے والد کا نام ثابت ہی اور ابو حنیفہ کنیت ہی اور اس کنیت رکھنے واقعہ یہ ہی کہ ایک بار چند جوان عورتون نے آکر آپسے سوال کیا کہ اسکی کیا وجہ ہی کہ شرع نے ایک وقت مین مرد کو چار نکاح کرنیکی اجازت دی ہی اور عورت ایک وقت مین دو شوہر بھی نہین کر سکتی آپ نے فرمایا اسکا پھر جواب دونگا اور متردد مکان مین تشریف لیگئے آپ کی ایک صاحبزادی تھین اور اونکا نام حنیفہ تھا اونھون نے تردد کی وجہ پوچھی آپ نے عورتون کا سوال بیان کرکے فرمایا اسکا جواب میری سمجھ مین نہین آتا ہی اسی کی فکر ہی اونھون نے کہا اگر آپ میرا نام اپنے نام کے ساتھ مشہور کردین تو مین اسکا جواب دیدون آپنے اقرار کر لیا اونھون نے کہا اون عورتون کو میرے پاس بھیجدیجے جب وہ عورتین آئین آپ نے اپنی دختر کے پاس اونھین بھیجدیا آپکی صاحبزادی نے ایک ایک پیالی ہر عورت کو دیکر کہا اسمین اپنا اپنا دودھ نچوڑو سب نے تھوڑا تھوڑا دودھ نچوڑا پھر آپ نے ایک پیالہ دیکر اونسے کہا کہ سب اسمین ملاؤ اونھون نے ملا دیا پھر کہا تم سب اسمین سے اپنا اپنا دودھ الگ کرلو اون عورتون نے کہا کہ اب ہم کیونکر الگ کر سکتے ہین اسلیے کہ سب ایک مین ملگیا ہی اونھون نے کہا پھر چند شوہر کرنیکے بعد جب تمھاری اولاد ہوگی تو تم کیونکر بتا سکوگی کہ یہ اولاد کسکی ہی اون عورتون نے اپنے سوال کا کافی جواب پالیا اور چلی گئین اسیلیے اپنے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور نام سے زائد اللہ نے کنیت کو مشہور کر دیا۔ انتہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ زیارت روضہ منورہ کے لیے مدینہ مین تشریف لیگئے اور روضہ پر جاکر فرمایا السلام علیک یا سید المرسلین جواب پایا وعلیک السلام یا امام المسلمین یہ شرف آپ ہی ایسے خوش قسمتون کو حاصل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ تارک الدنیا ہوکر یاد الٰہی مین مشغول ہوے تو ایک شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیون کو قبر شریف سے

نکال کر بعض کو بعض سے جدا کر کے جمع کر رہا ہون دہشت سے آپ بیدار ہو گئے اور
ابن سیرین سے اسکی تعبیر پوچھی اونھون نے کہا مبارک ہو تم سنت محمدی مین وہ درجہ
پاؤ گے کہ حدیث صحیح کو حدیث موضوع سے پہچان لوگے۔ پھر آپ نے خواب دیکھا کہ
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہین اے ابو حنیفہ اللہ نے تجھے میری سنت
ظاہر کرنے کے لیے پیدا کیا ہی گوشہ نشینی نہ اختیار کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے مزاج مین احتیاط بہت تھی جسپر یہ واقعہ دال ہی کہ ایک بار
خلیفۂ وقت نے بغداد کے تمام علما کو جمع کر کے ایک اقرار نامہ لکھوا کر حضرت شعبی رحمہ اللہ
کے پاس کہ وہ قاضی وقت تھے دستخط کیلیے بھیجا چونکہ شعبی بہت ضعیف تھے اسلیے
علما کے مجمع مین نہ آسکے اور حضرت شعبی رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اوستاد تھے
خلیفہ نے غلام کی زبانی کہلا بھیجا کہ میرا حکم ہی اسپر دستخط اور مہر کر دیجیے اونھون نے
مہر کر دی اور تمام علمانے بھی اپنے اپنے دستخط کیے لیکن جب وہ اقرار نامہ غلام آپکے
پاس لایا اور کہا کہ امیر المومنین کہتا ہی اسپر دستخط کر دو آپ نے فرمایا امیر المومنین یہان
نہین ہین یا وہ میرے پاس آئین یا مین اونکے پاس چلون اور وہ زبانی مجھسے کہین
تو مین دستخط کرونگا ورنہ نہ کرونگا جب یہ واقعہ خلیفہ کو معلوم ہوا تو اُسنے امام شعبی رحمہ اللہ
سے پوچھا کیا گواہی مین دیدار بھی شرط ہی اونھون نے کہا ہان خلیفہ نے کہا پھر آپ نے
بغیر مجھے دیکھے ہوے کیون دستخط کر دیا اونھون نے جواب دیا چونکہ مین نے سمجھ لیا کہ
واقعی آپکا حکم ہی اسلیے لکھدیا خلیفہ نے کہا یہ امر آپکو نا زیبا تھا اسلیے کہ آپ قاضی
ہین اور خلاف شریعت قاضی کو عمل کرنا نہ چاہیے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آپکے
عوض کسی دوسرے کو قاضی کرون پھر خلیفہ نے اہل دربار سے اس امر مین راے لی
مشیرون نے امام ابو حنیفہ اور سفیان اور شریح اور مشعر بن حرام رحمۃ اللہ علیہم کیلیے راے دی
کہ ان مین سے کوئی شخص قاضی کیا جائے یہ چارون دربار مین طلب ہوے سب ساتھ جا رہے

تھے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا میں تو کسی حیلہ سے بری ہو لونگا سفیان تم بھاگ جاؤ اور مسعر تم دیوانے بن جاؤ اب رہے شریح انھیں خلیفہ قاضی بنالیگا سفیان رحمہ اللہ تو فرار ہو گئے اور یہ تینوں خلیفہ کے پاس گئے خلیفہ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہا آپ عہدہ قضا اختیار کریں آپ نے جواب دیا میں عرب نہیں ہوں سردار اور سادات میرے فتوے کو مستند نہ مانینگے جعفر جو دربار میں موجود تھے کہنے لگے قاضی کیلیے علم کی ضرورت ہے نسب کی ضرورت نہیں آپ نے کہا یہ سچ ہے لیکن میں اپنے میں قاضی ہونیکی استعداد نہیں رکھتا خلیفہ نے کہا آپ جھوٹ کہتے ہیں آپنے فرمایا اگر میرا قول جھوٹ ہے تو جھوٹ بولنے والا قاضی ہونیکے لائق نہیں۔ اور اگر میں اپنے قول میں سچا ہوں تو جسکو استعداد قاضی ہونیکی نہو وہ قاضی اور خلیفہ کا نائب کیونکر ہو سکتا ہے پھر مسعر سے خلیفہ نے کہا اونھوں نے دیوانگی کی باتیں کیں دوڑ کر خلیفہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور خوب تپاک سے مزاج پرسی کی اور پوچھا آپ کے صاحبزادے کیسے ہیں خلیفہ نے انھیں دیوانہ سمجھکر چھوڑ دیا پھر باصرار شریح کو قاضی کر دیا جب سے حضرت شریح رحمہ اللہ قاضی ہوے آپ نے اونکی ملاقات ترک کر دی

نقل کیا ہے۔ کہ بہت سے لڑکے گیند کھیل رہے تھے اتفاق سے اچھلکر گیند آپ کی محفل میں آپکے سامنے آکر گرا کسی لڑکے کو جرات نہوئی کہ آپ کی سامنے سے گیند اوٹھا لیجائے مگر ایک لڑکا دوڑا ہوا آیا اور گستاخانہ گیند اوٹھا کر بھاگا آپ نے فرمایا یہ حرامی ہے اسلیے کہ اگر حلالی ہوتا تو حیا اسکو مانع ہوتی دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی تھا

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص آپکا مقروض تھا اور اوسکے محلہ میں کوئی مرگیا آپ جنازہ کی نماز کے لیے گئے اور دھوپ بہت سخت تھی گرمی کا زمانہ تھا کہیں سایہ کا پتہ نہ تھا البتہ آپ کے مقروض کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگوں نے کہا آپ سایہ میں آجائیں آپ نے کہا صاحب مکان میرا قرضدار ہے اوسکے مکان کی سایہ سے مجھے فائدہ لینا ناجائز ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا قرض سے جو نفع لیا جاے وہ سود ہے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو ایک مجوسی نے قید کیا ایک ظالم آیا اور کہنے لگا مجھے قلم بنادو آپنے کہا مین نہ بناؤنگا اوسنے بہت اصرار کیا مگر کچھ فائدہ نہوا پھر آپ سے قلم نہ بنانے کیوجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہی کہ مین ظالمون کے مددگارون مین نہو جاؤن اللہ تعالیٰ فرماتا ہی احشروا الذین ظلموا وازواجہم یعنے قیامت مین اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم کریگا کہ ظالمون کو اونکے مددگارون کے ساتھ قبرون سے اوٹھاؤ۔

نقل کیا ہی۔ کہ ہر شبکو آپ تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایکدن آپ راہ مین جارہے تھے ایک عورت نے دوسری عورت سے آپکی طرف اشارہ کرکے کہا یہ مرد راتکو پانچسو رکعت نماز پڑھتا ہی آپ نے بھی سنا اور اوسدن سے پانچسو رکعت نماز پڑھنا شروع کی پھر ایکدن کسی نے راہ مین کہا یہ شخص رات کو ہزار رکعت نماز پڑھتا ہی اوسدن سے آپ نے وہی دستور کرلیا آپکے ایک شاگرد نے آپ سے کہا لوگون کا خیال ہی کہ آپ تمام شبکو سوتے نہین ہین آپ نے فرمایا اب سے مین نہ سویا کرونگا شاگرد نے پوچھا کیون آپ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا بعض بندے ایسے ہین کہ تعریف اوس بات کی پسند کرتے ہین جو اونمین نہین ہی مین اون لوگونمین سے ہونا پسند نہین کرتا بعد اسکے تیس برس تک آپ نے عشا کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکے گھٹنے مین سجدون کی وجہ سے اونٹ کی گھٹنے کیطرح گھٹے پڑگئے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ایک بار مین نے مال کے لحاظ سے ایک توانگر کی تعظیم کی تھی اوسکے کفارے مین ہزار قرآن ختم کیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب کوئی سخت مسئلہ آپ کو پیش آتا تو آپ چالیس قرآن ختم فرماتے اونکی برکت سے وہ مسئلہ حل ہوجاتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ محمود بن حسن رحمۃ اللہ آپ کے شاگردون مین بڑے حسین تھے ایکبار اتفاقاً اونپر آپ کی نظر پڑگئی تھی اوسکے بعد سے آپ نے یہ دستور کرلیا تھا کہ

Marfat.com

سبق کے وقت ایک ستون کی آڑ مین اونکو بٹھاتے تاکہ نظر اونپر نہ پڑے۔
نقل کیا ہی۔ کہ داؤد طائی رحمہ اللہ کہتے ہین بیس برس تک مین نے تنہائی اور مجمع مین کبھی آپ کو ننگے سر اور پاؤن پھیلائے نہین دیکھا مین نے کہا اگر آپ تنہائی مین پاؤن پھیلا دیا کرین تو کیا نقصان ہی آپ نے فرمایا مجمع مین تو لوگون کا ادب کرون اور تنہائی مین خدا کا ادب ترک کر دون یہ کیسے ہو سکتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین چلتے دیکھکر فرمایا ہوش سے چلو کہین پاؤن نہ پھسلے اوسنے کہا اگر میرا پاؤن پھسلے گا تو کچھ حرج نہین آپ بچے رہیے کیونکہ آپ امام وقت ہین اگر آپ پھسل جائنگے تو تمام خلق آپ کے ساتھ گمراہ ہو جائیگی اور پھر اوسکا سنبھالنا بہت مشکل ہوگا آپ کو عبرت ہوئی اور اوسی دن اپنے تمام شاگردون سے کہدیا کہ جس مسئلہ مین کوئی دلیل تمھین نہ ملے اور شک واقع ہو تو ہرگز میری پیروی نکرنا بلکہ تحقیق کر کے خود اوسے دریافت کر لینا چنانچہ امام یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے بہت سے اقوال آپ کے خلاف ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مالدار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ساتھ ایسی عداوت قلبی رکھتا تھا کہ اونھین یہودی کہتا تھا معاذ اللہ۔ آپ نے اوسے بلا کر کہا مین چاہتا ہون کہ فلان یہودی کے ساتھ تیری لڑکی کا نکاح کر دون وہ بہت برہم ہو کر کہنے لگا آپ امام ہو کر ایسا فرماتے ہین مین اسے جائز نہین رکھتا آپ نے فرمایا تیرے نہ جائز رکھنے سے کیا ہوگا جب حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنی دو لڑکیون کا نکاح ایک یہودی کے ساتھ کیا ہی وہ مالدار سمجھ گیا اور اپنے اعتقاد قبیحہ کو ترک کر کے توبہ کی یہ آپ کے برکات تھے۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حمام مین گئے اور وہان ایک شخص بالکل برہنہ چلا آیا بعضون نے اوسے فاسق اور بعضون نے دہریہ خیال کیا آپنے اپنی آنکھین بند کرلین اوسنے پوچھا

Marfat.com

کب سے آپ کی آنکھوں کی روشنی لے لی گئی آپ نے فرمایا جب سے تجھسے پردہ چھینا گیا
اور آپ نے فرمایا جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتین ہین یا تو کافر
یا دین سے بیزار ہو جائیگا کیونکہ جب اوس سے کہا جائے کہ اوسکا علم اوسمین یا نست اور
معلوم علم کے ساتھ برابر ہووے اگر اوسکے جواب مین اوسنے کہا نہین تو کافر ہو جائیگا
اور اگر کہا ہان تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا مین اسوجہ سے بخیل کی گواہی
نہین لیتا ہون کہ اوسکا بخل حق سے زائد لینے کا طالب ہی۔

نقل کیا ہی کہ لوگ مسجد بنوا رہے تھے بخیال برکت آپ سے بھی اوسکے لیے کچھ
مانگا آپ کو گران معلوم ہوا جب لوگون نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً آپ نے ایک درم
دیا آپ کے شاگردون نے پوچھا آپ سخی ہین اور ہر وقت آپ کو درم دینا اسقدر
بار کیون گذرا آپ نے فرمایا حلال کمائی مٹی اور پانی مین نہین ملتی اسوقت درم
دینے کی وجہ سے مجھے اپنے مال مین بھی شبہ پیدا ہو گیا کچھ دنون کے بعد لوگون نے آپکا
درم آپ کو لا کر واپس دیا اور کہا یہ کھوٹا ہی آپ نے لے لیا اور بہت خوش ہوے۔

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ بازار مین جا رہے تھے ایک ذرہ خاک کا اوڑ کر آپکے
دامن پر پڑ گیا دریا پر جا کر اچھی طرح آپ نے اوسے دھویا لوگون نے کہا اتنی نجاست کو
تو آپ جائز فرماتے ہین خود آپنے کیون خاک دھوئی آپ نے فرمایا وہ فتوی اور یہ
تقوی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آدھی روٹی ذخیرہ
رکھنے کو منع کرتے تھے اور خود اپنے ازواج کے لیے ایک سال کا ذخیرہ فرماتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ مسلمانون کے پیشوا ہوے تو آپ
سے پوچھا اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا تمھین علم پر عمل کرنا چاہیے اسلیے
کہ عالم بے عمل مثل جسم بے روح کے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ خلیفہ نے حضرت عزرائیل کو خواب مین دیکھکر پوچھا میری زندگی کتنی

Marfat.com

ہی ملک الموت نے پانچ انگلیون سے اشارہ کیا تمام لوگ اوسکی تعبیر لینے سے عاجز ہے
جب اوسنے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پانچ انگلیون سے اون پانچ علمون کی طرف
اشارہ ہی جنھین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ان اللہ عندہ
علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب
غدا وما تدری نفس بای ارض تموت قیامت کب ہوگی اور کب پانی برسیگا
اسکا علم اللہ ہی کو ہی اور اللہ حاملہ کے پیٹ کا حال جانتا ہی اور اسکا علم کہ کل آدمی
کیا کریگا اور کون شخص کہان مریگا سوا اللہ کے کسیکو نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شیخ ابوعلی بن عثمان جلالی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب سو رہا تھا خواب دیکھا کہ مین مکہ مین ہون اور حضرت
سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے ایک بوڑھے کو گود مین لیے ہوئے داخل
ہوئے مجھے تعجب ہوا کہ یہ بوڑھا کون ہی حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا
یہ مسلمانون کا امام اور تمھارے ملک کا رہنے والا ابوحنیفہ ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت نوفل بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حضرت امام ابوحنیفہ
رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مین نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگون سے
حساب وکتاب ہورہا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر تشریف فرما ہین
اور آپکے چہار طرف بزرگ لوگ کھڑے ہین اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم کے برابر کھڑے ہین مین نے امام صاحب کو سلام کیا اور پانی مانگا آپنے
فرمایا جبتک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اجازت نہ دین مین پانی نہین دیسکتا پھر حضرت
سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے پانی دیدو امام صاحب نے ایک کٹورا پانی مجھے
دیا مین نے بہت آسودہ ہوکر پیا مگر کٹورا ذرا خالی نہوا پھر مین نے امام صاحب سے ایک ایک
کرکے اون بزرگون کو پوچھا آپ نے فرمایا داہنے طرف یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

Marfat.com

اور بائین طرف یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین اسیطرح سترہ بزرگونکا اسم گرامی آپ نے بتایا اور مین اپنی اونگلیون کی پورون پر گنتا جاتا تھا جب خواب سے بیدار ہوا تو سترہ پور انگلیون کے مین باندھے ہوے تھا

نقل کیا ہی کہ حضرت یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ نے حضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کو خواب مین دیکھکر پوچھا مین آپ کو کہان ڈھونڈھون آپ نے فرمایا عند علم ابی حنیفۃ نزدیک علم ابی حنیفہ کے مجھے ڈھونڈھ۔ چونکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مناقب مفصل بیان کرنا دشوار ہی اسلیے مختصراً لکھکر آپ کا حال ختم کردیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۹ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ عالم شریعت وطریقت واقف محبت وحقیقت تھی آپکے اوصاف تمام عالم جانتا ہی آپ صاحب فراست وکیاست ومروت وفتوت تھے آپکی ریاضت وکرامت اس مختصر کتاب مین لکھی نہین جاسکتی کتب مطولہ آپکے حالات سے پر ہین جب آپکا سن تیرہ برس کا تھا تو آپ خانہ کعبہ مین فرمایا کرتے تھے اسئلونی ما شئتم مجھسے پوچھو جو پوچھنا ہو اور پندرہ برس کے سن مین آپ صاحب فتوی ہو گئے تھے حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ آپکی خدمت بہت کیا کرتے تھے لوگون نے اونپر اعتراض کیا کہ آپ ایسا صاحب علم ایک کم عمر شخص کی یون خدمت کرے یہ امر نازیبا معلوم ہوتا ہی آپ نے فرمایا جو کچھ مجھے علم ہی اوسکے مطالب اصلی سے وہ آگاہ ہی اور مجھے اوسکی خدمت مین آیات واحادیث کی حقیقت معلوم ہوتی ہی اگر یہ دنیا مین نہ آتے تو ہم علم کے دروازے ہی پر کھڑے رہجاتے فقہ کا دروازہ عالم پر انکی ذات سے کھلا ہی اور اس زمانے مین انسے زائد کسی کا احسان اسلام پر نہین ہی مین کیون ایسے شخص کی دل وجان سے خدمت نہ کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہین آپ علم فقہ علم معانی علم لغت علم اختلاف الناس کے بڑے ماہر ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر سیکڑے کی ابتدا مین ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ خلق اوس سے علوم دین حاصل کریگی اور اس شروع سیکڑے مین وہ امام شافعی ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ثوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین کوئی آپ سے زاہد عقلمند نہین تھا اور حضرت بلال خواص رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے حق مین کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا اونکا شمار اوتاد مین ہے

نقل کیا ہی۔ کہ شروع زمانے مین آپ کسی کے یہان دعوت یا شادی مین نہین جاتے تھے اور ہمیشہ یاد آلہی مین سرگرم خلق سے جدا رہتے تھے اور اکثر حضرت سلیم راعی رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہو کر فیض باطنی حاصل کرتے رفتہ رفتہ آپکو ایسا کمال حاصل ہو گیا کہ بزرگان عصر پر سبقت لیگئے حضرت عبداللہ انصاری فرماتے ہین کہ مین شافعی المذہب نہین ہون مگر اونکو دوست رکھتا ہون اسلیے کہ اونکے مراتب اعلیٰ ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھ سے پوچھا اے لڑکے تو کون ہی مین نے عرض کیا آپ کی امت مین سے ہون آپ نے قریب بلا کر اپنا لعاب دہن میرے منھ مین ڈالدیا پھر فرمایا جا اللہ تجھے برکت دیگا پھر اوسی شب کو مین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی اوتار کر مجھے پہنادی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کی والدہ بڑی زاہدہ تھین لوگ امانت اونکے پاس رکھایا کرتے تھے ایکبار دو شخصون نے آکر ایک کپڑون سے بھرا ہوا صندوق اونکے پاس رکھوایا اوسکے بعد اونمین سے ایک شخص آکر وہ صندوق واپس لیگیا پھر کچھ دنون کے بعد دوسرا شخص آیا اور صندوق مانگا اونھون نے فرمایا تمھارا ساتھی لیگیا اوسنے کہا رکھوایا

Marfat.com

ہم دونون نے تھا آپ نے اوس اکیلے کو کیون دیدیا آپکی والدہ شرمندہ ہوکر خاموش ہوگئین تھے مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ آئے اور حال دریافت کرکے اوس شخص سے کہا کہ تیرا صندوق رکھا ہی لیکن تو اکیلا کیون آیا ہی اپنے ساتھی کو بھی لے آتو وہ صندوق دیا جائے لوگ آپ کے جواب سے دنگ ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اوسوقت امام مالک رحمہ اللہ کا سن ستر برس کا تھا امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے دروازے پر کھڑے رہتے اور جو شخص امام مالک رحمہ اللہ سے فتوی دستخط کرلے باہر آتا آپ اوس سے لیکر فتوی ضرور دیکھ لیتے اگر جواب صحیح ہوتا تو اوسے دیکر کہدیتے کہ لیجاؤ اگر کچھ لغزش ہوتی تو کہتے پھر امام مالک کی پاس لیجاؤ تاکہ وہ اسمین غور کرین جب امام مالک رحمہ اللہ غور کرتے تو اپنی لغزش پر آگاہ ہوکر اوسے درست فرمادیتے اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اس بات سے بہت خوش ہوتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شب کو ہارون رشید اور اوسکی بی بی زبیدہ مین کسی امر پر بحث ہوئی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا تو دوزخی ہی خلیفہ نے کہا اگر مین دوزخی ہون تو تجھے طلاق ہی اسکے بعد خلیفہ نے بی بی سے علیحدگی اختیار کرلی مگر چونکہ خلیفہ کو زبیدہ سے محبت بہت تھی اسلیے اوس سے علیحدگی کی تکلیف ہوئی تمام علما سے پوچھا مین دوزخی ہون یا جنتی سب اسکے جواب سے عاجز رہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اوسوقت بہت کم عمر تھے اور اون علما کی ساتھ وہان موجود تھے آپنے کہا اگر اجازت ہو تو مین جواب دون خلیفہ نے آپکو اپنے پاس بلاکر جواب پوچھا پہلے آپنے خلیفہ سے دریافت کیا کہ آپکو میری ضرورت ہی یا مجھے آپکی خلیفہ نے کہا مجھے آپ کی ضرورت ہی آپ نے فرمایا تم تخت سے اوترو کیونکہ علما کا رتبہ زائد ہی خلیفہ تخت پرسے اوترآیا اور آپ کو تخت پر بٹھایا آپنے خلیفہ سے پوچھا کبھی تو نے ایسا بھی کیا ہی کہ گناہ کرنے پر قدرت ہونے کے وقت خوف

Marfat.com

خدا کی وجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا ہو خلیفہ نے قسم کھا کر کہا کہ ہان باز رہا ہون آپ نے فرمایا تو جنتی ہی تمام علمانے دلیل پوچھی آپ نے کہا اللہ تعالیٰ فرمایا ہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے جس شخص نے گناہ کا قصد کیا اور پھر خوف الٰہی کیوجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا پس اوسکا گھر جنت ہی سب علمانے آپ کی تعریف کی اور کہا جسکا کم عمری مین یہ حال ہی خدا جانے جوانی مین کس مرتبہ کا ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپنے کبھی حرام مال سے کوئی نوالہ نہین کھایا ایک بار اتفاق سے آپ نے ایک لشکر کے آگے قیام کیا تھا اوسکے کفارے مین چالیس رات تک آپ نے عبادت الٰہی کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سیدون کی اسدرجہ تعظیم کرتے کہ ایک بار آپ اپنے اوستاد سے سبق پڑھ رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے سیدون کے لڑکے کھیل رہے تھے جب وہ لڑکے آپ کے قریب آجاتے تو تعظیم کے لیے آپ کھڑے ہوجاتے دس بارہ بار لڑکے آپ کے قریب آئے اور ہر مرتبہ آپ نے اونکی تعظیم کی۔

نقل کیا ہی کہ کسی مالدار نے اپنا مال مکۂ معظمہ مین بھیجا تا کہ پرہیزگار درویشون کو تقسیم کیا جائے اوسمین سے آپکو بھی کچھ مال لوگون نے دیا آپ نے پوچھا صاحب مال نے کن لوگون پر تقسیم کرنے کو کہا ہی سب نے کہا کہ اوسنے پرہیزگار فقرا کے لیے یہ مال بھیجا ہی آپ نے فرمایا مین پرہیزگار درویش نہین ہون پس یہ مال میرے لیے ناجائز ہی مین نہ لونگا اور واپس کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایکبار مکۂ معظمہ گئے اور دس ہزار دینار آپ کی پاس تھے لوگون نے آپکو راے دی کہ اس سے زمین مزروعہ یا بھیڑین خرید لیجیے آپ نے کسیکو جواب نہ دیا اور شہر سے باہر جا کر دینارون کا ڈھیر لگا یا جو اودھر سے گذرتا ایک مٹھی دینار کے دیتے

یہانتک کہ وہ دینار آپ نے پوشین تقسیم کردیے۔
نقل کیا ہی کہ حاکم روم کچھ مال سالانہ ہارون رشید کو بھیجا کرتا تھا ایک سال چند رہبانیون کو بھیجکر کہلا بھیجا اگر تمھارے مذہب کی علما اُسیے مباحثہ مین غالب آوینگے تومین مال مقررہ بھیجونگا ورنہ نہ بھیجونگا خلیفہ نے تمام علما کو دجلے کی کنارے جمع کر کے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ ان رہبانیون سے مباحثہ کیجیے آپ نے اپنا مصلی دریا پر بچھایا اور خود اوسپر جا بیٹھے اور رہبانیون سے کہا اگر مباحثہ کرنا ہی تو یہان آکر مباحثہ کرو وہ یہ حالت دیکھکر مشرف با یمان ہو گئی سلطان روم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی کہنے لگا اچھا ہوا کہ وہ عالم روم مین نہین آیا ورنہ یہان کے تمام لوگ بھی مسلمان ہو جاتی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ شب کو خانہ کعبہ کی چار دیواری کے اندر چاندنی مین کتاب دیکھ رہے تھے لوگون نے کہا شمع جل رہی ہی اسکی روشنی مین کتاب دیکھیے آپ نے کہا وہ روشنی خانہ کعبہ کے لیے ہی مجھے اوس روشنی مین کتاب دیکھنا جائز نہین ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ حافظ قرآن نہ تھے لوگون نے خلیفہ سے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ حافظ نہین ہین اوسنے بغرض امتحان ماہ رمضان مین آپ کو امام بنایا آپ روزانہ ایک پارہ یاد کرتے اور شب کو تراویح مین سنا دیتے تھے ایک مہینہ مین آپنے پورا قرآن یاد کر لیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک صاحب جمال عورت کے دیکھنے کو آپکا دل چاہا آپ نے اوسکے ساتھ نکاح کیا اور صورت دیکھنے کے بعد مہر ادا کر کے طلاق دیدی امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے مذہب مین عمداً ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہی لیکن آپ کے مذہب مین کافر نہین ہوتا ہی مگر کفار سے زائد عذاب کا مستحق ہو جاتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے امام احمد حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا عمداً ایک نماز ترک کرنیوالا تمھارے نزدیک کافر ہو جاتا ہی پھر وہ مسلمان کیونکر ہو سکتا ہی امام احمد حنبل رحمہ اللہ

Marfat.com

نے کہا نماز ادا کرے آپ نے فرمایا کافر کی نماز درست نہیں ہو سکتی امام احمد حنبل رحمۃ اللہ خاموش ہو گئے اسی طرح اسرار علوم مین آپ کی اکثر باتین ہین جیسے دیکھنا ہو اسرار فقہ دیکھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جو عالم تاویل زائد کرے اوسے عالم نہ سمجھو اور فرمایا جسنے معمولی ادب کی بھی تعلیم کی ہو اوسکو اوستاد سمجھنا چاہیے اور فرمایا نالائق کو علم سکھانیوالا علم کو ضائع کرتا ہی اور لائق کو علم نہ سکھانیوالا ظلم کرتا ہی اور فرمایا ایک روٹی کے عوض مین بھی مین دنیا خریدنا بڑا جانتا ہون اور فرمایا لطیف غذا کے طالب نہو کیونکہ لطیف اور غیر لطیف تمام غذائین کثیف ہو کر تمھارے پیٹ سے باہر آتی ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ کوئی شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا دوسرے کے برابر مال جمع کرنے کی کوشش نہ کر بلکہ دوسرے کے برابر عبادت کرنے مین سعی کر کیونکہ مال دنیا مین رہجاتا ہی اور عبادت قبر مین ساتھ جاتی ہی دوسرے یہ کہ مردے پر حسد نہین کرتے ہین اور دنیا مین سب مرنے کو آئے ہین گویا مردے ہین پس تو کسی پر حسد نہ کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ گذرے ہوے وقت کو ڈھونڈھنے نکلے ایک مقام پر صوفیون کی جماعت ملی ایک صوفی نے آپ سے کہا کہ موجودہ وقت کو عزیز جان کیونکہ گیا ہوا وقت پھر ہاتھ نہین آتا آپ نے فرمایا مین اپنی مراد کو پہونچا اور فرمایا تمام عالم کا علم میرے علم تک اور میرا علم صوفیون کے علم تک نہین پہونچا۔ اور صوفیون کا علم اونکے پیر کے ایک قول تک نہین پہونچا وہ قول یہ ہی الوقت سیف قاطع جسکے معنے وقت موجودہ مانند کاٹنے والی تلوار کے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ربیع غنیم رحمۃ اللہ فرماتے ہین مین نے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہی اور جنازہ باہر نکالنے کی تیاری ہو رہی ہی ایک بزرگ نے اسکی تعبیر فرمائی کہ کسی بڑے عالم کا انتقال ہوگا اوسی زمانہ مین حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ وقت نزع آپ نے وصیت نامہ لکھکر دیدیا اور زبانی کہا کہ فلان شخص سے کہنا مجھے غسل دے آپ کی وفات کی بہت دن بعد وہ شخص مصر سے آیا لوگون نے زبانی وصیت کہی اور وصیت نامہ تحریری ادسکو دیا اوسمین لکھا تھا مین ستر ہزار کا قرضدار ہون اُس شخص نے قرض ادا کیا پھر لوگون سے کہا کہ امام کی مراد غسل سی یہی قرض ادا کرنا تھا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ نے بعد وفات آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا سونے کی کرسی مجھے بیٹھنے کو دی اور مجھپر موتی نچھاور کیے اور بیحد رحمت کی۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

باب۲۰ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ صاحب ریاضت او رمتقی پرہیزگار تھے آپ مستجاب الدعوات اور صاحب فراست تھے مخالفین نے جو کچھ آپ پر افترا کیا ہی آپ کی ذات اوس سے بری ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ کے صاحبزادے حدیث احمرت طینۃ آدم بیدی بیان کر رہے تھے یعنی مین نے آدم علیہ السلام کی مٹی کا خمیر اپنے ہاتھ سے کیا۔ اثناے بیان مین ہاتھ بڑھادیا حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اونکو اس امر سے منع کیا اور کہا جب ید اللہ کا حال بیان کیا کرو تو اپنے ہاتھ بڑھا کر نہ سمجھایا کرو اور مثل حضرت ذوالنون مصری اور حضرت بشر حافی اور حضرت سری سقطی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہم کے اکثر مشائخ سے آپ نے ملاقات کی ہی حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام احمد حنبل رحمہ اللہ مجھسے اچھے ہین کیونکہ مین فقط اپنے ہی لیے اکل حلال حاصل کرتا ہون اور وہ اہل وعیال کے لیے بھی اکل حلال حاصل کرتے ہین حضرت

Marfat.com

سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین معتزلہ آپ پر ہمیشہ طعن کیا کرتے تھے لیکن جب آپ نے وفات فرمائی تو اون تمام برائیون سے پاک و صاف تھے۔ بغداد کی معتزلہ نے شورش کر کے چاہا کہ جبراً آپ سے کہلا لین کہ قرآن مخلوق ہی دربار خلیفہ مین لیجا کر آپکو شکنجے مین جکڑ کر بہت اذیت دی اور ہزار کوڑے ماری اوسوقت آپکا ازاربند کھل گیا دو ہاتھ غیب سے آئے اور آپکا ازاربند باندھکر غائب ہوگئے گو آپکو مفسدون نے تکلیفین دین مگر آپنے قرآن کو مخلوق نہ کہا مجبوراً اون لوگون نے آپکو چھوڑ دیا رہائی کے بعد لوگون نے آپ سے پوچھا جس قوم نے آپکو ایذا پہونچائی اونکے حق مین آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا اونکے خیال کے مطابق مین باطل پر ہون اسلیے خدا کے واسطے اونھون نے مجھے مارا مین اونسے قیامت مین بھی اسکے بدلے کا طالب نہونگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جوان کی مان سخت علیل تھی ہاتھ پاؤن رہ گئے تھے اوسنے بیٹے سے کہا تو امام صاحب کی خدمت مین جا کر دعا کا طالب ہو وہ آیا اور حال بیان کیا آپ نے وضو کر کے نماز شروع کی وہ شخص اپنے گھر گیا اوسکی مان بالکل اچھی تھی اور خود اوسنے اکر دروازے کی کنجی کھولی۔

نقل کیا ہی کہ آپ دریا کی کنارے وضو کر رہے تھے اور اوسی کے قریب ایک شخص بلندی پر وضو کر رہا تھا تعظیم کیوجہ سے آپکو نیچے دیکھکر خود بھی اوتر آیا اور آپ سے بھی نیچی جگہ پر بیٹھکر وضو کیا مرنیکے بعد کسی نے اوسے خواب مین دیکھکر حال پوچھا اوسنے کہا مجھے اللہ نے اوس تعظیم کے صلہ مین بخشدیا جو مین نے امام احمد حنبل رحمہ اللہ کی وضو کرتے وقت کی تھی

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین بیابان مین تھا اور راستہ بھول گیا ایک گوشہ مین ایک اعرابی بیٹھا تھا اوسکے پاس جا کر مین نے راستہ پوچھا وہ بیقرار ہو کر رونے لگا مین سمجھا یہ بھوکا ہی تھوڑی روٹی میرے پاس تھی نکالکر اوسکو دینے لگا وہ غصہ ہو کر کہنے لگا ای احمد حنبل رحمہ اللہ تو خدا پر راضی نہین ہی جو خدا کی طرح روزی دیتا ہی اور خود رلوکر

بھول جاتا ہی مین نے اپنے دل مین کہا ای اللہ دنیا کے گوشون مین تونے اپنے ایسے ایسے بندون کو چھپا رکھا ہی وہ شخص میرا خیال سمجھ گیا اور کہنے لگا اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اگر روے زمین سے سونا ہونے کو کہین تو تمام دنیا سونے کی ہو جائے مین نے دیکھا تو تمام جنگل مجھے سونے ہی کا نظر آتا تھا مجھپر بیخودی طاری ہوئی غیب سے آواز سنی یہ شخص ہمارا ایسا محبوب بندہ ہی کہ اگر یہ کہے تو ہم تمام عالم کو درہم برہم کر دین تو شکر کر کہ ہمنے تجھے ایسے بندے سے ملا دیا لیکن اب پھر تو کبھی اسکو نہ دیکھے گا۔

نقل کیا ہی کہ جبتک آپ بغداد مین رہے وہان کی کوئی چیز نہین کھائی آپ موصل سے آٹا منگوا کر تناول کرتے اور فرماتے بغداد کی زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غازیون پر وقف کی ہی جو چیز جسپر وقف ہو سوا اوسکے دوسرے کا اوسمین حق نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے صاحبزادے بڑے متقی پرہیزگار اور اصفہان کے قاضی تھے ایکبار حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے خادم نے اونکے باورچیخانہ سے خمیر لیکر روٹی پکائی اور آپ کے سامنے لایا آپ نے پوچھا یہ کیون اسقدر پھولی ہی اوسنے سب واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اصفہان کا قاضی رہچکا ہی اوسکے یہان سے خمیر لیکر تونے روٹی مین ڈالا اب یکھانے کے قابل نہین ہی اسے رکھو جب کوئی سائل آئے تو اوس سے کہنا کہ اس روٹی مین خمیر صالح کے گھر کا اور آٹا احمد حنبل کا ہی اگر تمھارا جی چاہے تو لے لو چالیس دن تک کوئی سائل نہین آیا اور روٹی رکھی رہی جب اوسمین بو آنے لگی تو آپ کے خادم نے اوسکو دجلے مین ڈالدیا اوسدن سے آپ نے دجلے کی مچھلی تناول کرنا چھوڑ دیا آپ کا تقوی اس درجے کا تھا کہ آپ لوگون سے کہا کرتے کہ جسکے پاس چاندی کی سرمہ دانی ہو اوسکی صحبت نہ اختیار کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ مکہ معظمہ مین حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سننے گئے اور روزانہ اونکی خدمت مین جایا کرتے تھے ایکدن نہین گئے اونھون

نے دریافت خیریت کو آدمی بھیجا اوسنے دیکھا کہ آپ نے دھوبی کو کپڑے دھونے کو دیے ہین اور خود برہنہ ہین اوسنے کہا آپ مجھسے کچھ لیکر کپڑے بنوالین آپ نے منظور نہ کیا پھر اوسنے کہا اچھا مین مستعار آپ کو کپڑے لادون آپ نے یہ بھی منظور نہ کیا اور اپنی ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک کتاب دی کہ اسے فروخت کر کے دس گز ٹاٹ لے آ تاکہ مین کرتا اور تہبند بنالون اوسنے کہا کتان خرید لاؤن آپ نے فرمایا نہین ٹاٹ کافی ہے

نقل کیا ہی کہ آپکا ایک شاگرد شب کو آپ کے یہان مہمان آیا آپ نے ایک بدھنی مین پانی بھر کر اوسکے پاس رکھدیا اور خود جا کر اپنے مقام پر عبادت مین بسر کی صبح کو وہ بدھنی بھری دیکھی شاگرد سے پوچھا بدھنی کا پانی صرف نہین ہوا اوسنے کہا مین کس کام مین صرف کرتا آپ نے فرمایا اس پانی سے وضو کرکے رات بھر اللہ کی عبادت کی ہوتی مجھے علم پڑھنے کے بعد اگر اوسپر عمل منظور نہ تھا تو علم کیون حاصل کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک مزدور آپ کے یہان مزدوری کرتا تھا شام کو آپنے اپنے شاگرد سے کہا اسے مزدوری سے کچھ زائد دیدو شاگرد نے کچھ زائد دیا مگر اوسنے اوسے نہ لیا اور اپنی مزدوری لیکر چلا گیا آپ نے شاگرد سے کہا راہ مین جا کر اوسے دیدو اوسنے لے لیا شاگرد نے کہا یہان تو اُسنے لیا نہین راہ مین کیون لے لیگا آپ نے فرمایا اوسوقت اوسے زائد کی طمع نہین تھی ممکن ہی کہ اب طمع ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے ایک شاگرد نے شاہراہ اہل اسلام سے ناخن برابر مٹی لیکر اپنی دیوار کی مرمت مین صرف کردی تھی جب یہ واقعہ آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا تو نے علم بیکار سیکھا اور اُسے اپنی شاگردی سے نکالدیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے ایکبار بضرورت اپنا طباق بقال کے یہان گرو کیا تھا جب چھڑانے گئے تو اوسنے دو طباق لاکر آپ کے سامنے رکھدیے اور کہا مجھے معلوم نہین کہ آپکا کون طباق ہی اسمین جو آپکا ہو پہچان کر لے لیجیے آپ اوٹھے ہوے چلے آئے اور کوئی

طلاق نہ دیا کیونکہ دوکاندار کو معلوم نہیں تھا کہ آپکا کون طباق ہے۔

نقل کیا ہے کہ آپ کو حضرت عبداللہ بن مبارک رح کی ملاقات کا شوق تھا ایکبار وہ آپکی دروازے پر آئے حضرت صالح آپ کے صاحبزادی نے اونکے آنیکی آپکو اطلاع دی آپ خلوت میں ہو رہے اور اونسے ملاقات نکی حضرت صالح نے کہا کہ اونکی ملاقات کی آپکو تمنا تھی پھر آپ اونسے کیون نہین ملے آپنے فرمایا مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید مین اونسے ملاقات کرنے کے بعد اونکے اخلاق کا خوگر ہوکر جدائی کی برداشت نہ کر سکون اسلیے مین اس بات کو زائد پسند کرتا ہون کہ ایسے مقام پر اونسے ملون جہان پھر صورت جدائی کی درمیان مین نہ آوے۔

نقل کیا ہے کہ آپ کے کلمات عالیہ بہت ہین تبرگا کچھ درج کیے جاتے ہین آپ کا معمول تھا کہ مسئلہ شریعت خود بتادیتے اور جو کوئی مسئلہ طریقت پوچھتا اوس سے کہدیتے کہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ سے جاکر دریافت کرو آپ نے فرمایا مین نے اللہ سے خوف طلب کیا اوسنے اسقدر خوف مجھے عطا کیا کہ اب اوس خوف سے مجھے اپنی عقل زائل ہوجانیکا اندیشہ ہے اور فرمایا اللہ نے مجھسے کہا کہ تجھے میرا قرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوگا اور فرمایا اعمال کی آفتون سے چھوٹنے کو اخلاص اور اللہ پر پورا بھروسہ کرنے کو توکل اور تمام کام خدا کو سپرد کردینے کو رضا کہتے ہین۔

نقل کیا ہے کہ لوگون نے آپ سے محبت کی تعریف پوچھی آپنے فرمایا جبتک بشر حافی زندہ ہین اونسے پوچھو پوچھا زہد کیا ہے فرمایا عوام کا زہد ترک حرام ہے اور خواص کا زہد حلال مین زیادتی کی حرص نہ کرنا ہے اور عارفون کا زہد ماسوی اللہ کا ترک کرنا ہے پوچھا جاہل صوفی مسجد مین متوکل بنکر بیٹھتے ہین کیسے ہین آپنے فرمایا اونھین بسر جانو کیونکہ علم ہی کی وجہ سے اونھون نے توکل اختیار کیا ہے لوگون نے کہا وہ روٹی کے ٹکڑے ہی کے طالب ہین آپ نے فرمایا دنیا مین کوئی فرقہ وہ نہین ہے جو روٹی کا طالب نہ

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت آپ کے صاحبزادے نے کیفیت مزاج پوچھی آپ نے فرمایا جواب کا وقت نہین ہی دعا کرو کہ اللہ مجھے با ایمان اٹھائے شیطان مجھ سے کہہ رہا ہی اے احمد تو ایمان سلامت لیے جاتا ہی مجھے یہ افسوس ہی مین کہتا ہون جبتک دم نہ نکلجائے مجھے با ایمان مرنے کی امید نہین ہی ابھی ایک دم باقی ہی اور یہی خطرناک ہی اللہ اپنا فضل کرے یہ کہنے کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ آپکے جنازے پر پرندے روتے تھے دو ہزار یہودی یہ حال دیکھکر مسلمان ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی بزرگ نے فرمایا آپ کی دو دعائین تھین اور دونون قبول ہوئین ایک یہ کہ بے ایمان کو ایمان دے دوسرے ایماندار کا ایمان نہ چھین دوسری دعا کا اثر آپ کی حیات مین ظاہر ہوا اور پہلی دعا کے اثر سے بعد آپ کی وفات کے یہودی با ایمان ہوے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہین بعد وفات مین نے آپکو خواب مین لنگڑاکر چلتے ہوے دیکھا مین نے پوچھا اس چال سے آپ کہان جارہے ہین آپنے فرمایا دار السلام کو جارہا ہون مین نے پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا کہ مین نے دنیا مین ہزارون اذیتین اوٹھائین لیکن قرآن کو مخلوق نہین کہا اوسکی صلہ مین اللہ نے مجھے بخشدیا اور بیحد مراتب عطا فرمائے پھر اللہ نے مجھ سے کہا جو دعا تجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بتائی ہی پڑھ مین نے وہ دعا پڑھی یا رب کل شئ بقدرتک وانت قادر علی کل شئ و لا تسئلنی عن شئ یعنے ای اللہ سب چیزین تیری قدرت مین ہین اور تو قادر ہی تمام چیزین مجھے دے اور مجھ سے نہ پوچھ کہ کیا مانگتا ہی پھر اللہ تعالی نے فرمایا یا احمد هذه الجنة ادخلها فدخلتها اسے احمد یہ جنت ہی تو اس مین داخل ہو پس مین جنت مین داخل ہوا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۲۱ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ عالم حقیقت عامل طریقت پیشوائے سالکین مقتدائے عارفین تھے آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہین بیس سال تک آپ نے اونسے علم حاصل کیا تمام علوم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے خاصکر فقہ مین آپکا مثل نہ تھا اور آپ نے حضرت فضیل اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہما اللہ سے ملاقات کی ہے اور آپ کے پیر حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ کی توبہ کا واقعہ یہ ہے کہ ایک گانے والے نے یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا شعر بای خدیک تبدی البلا + و بای عینیک ماذا سالا تیرا کونسا چہرہ خاک مین نہین ملا۔ اور تیری کون سی آنکھ زمین پر نہ بہی آپ اسے سنکر بیخود ہوگئے اوسی بیخودی کی حالت مین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اونھون نے آپکی یہ حالت دیکھکر کیفیت پوچھی آپ نے تمام واقعہ بیان کیا اور کہا میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہے اور کوئی ایسی چیز میرے دل مین پیدا ہوئی ہے جسکو مین نہین جانتا امام صاحب نے فرمایا تم گوشہ نشینی اختیار کرو اوسی دن سے آپ خلوت مین بیٹھے کچھ دنون کے بعد امام صاحب نے آپ سے آکر کہا اچھی بات یہ ہے کہ تم خلق مین بیٹھو اور اونکی باتون پر صبر کرو۔ ایک سال آپ نے یہی کیا کہ بزرگون کی خدمت مین بیٹھے اور اونکی باتین سنتے اور خود کچھ نہ فرماتے پھر آپ حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ کے مرید ہوے اور فیوض باطنی حاصل کیے اور یاد الٰہی مین مشغول ہوکر آپ نے مراتب عالی حاصل کیے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے بیس دینار میراث مین پائے تھے بیس سال تک اوسی سے خرچ چلایا کیے بعض مشائخ نے کہا دینار حفاظت سے رکھنا طریق اشیار سے خارج ہی

Marfat.com

آپ نے جواب دیا یہ دینا موت تک میرے لیے فراغت کا سبب ہین آپکو سوا یاد الٰہی کے کسی کام مین دلچسپی نہین ہوتی تھی۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ روٹی کو پانی مین بھگو کر پیا کرتے تھے اور فرماتے نوالہ بنانے مین جتنا وقت صرف ہوتا ہی اوتنی دیر مین مین پچاس آیتین قرآن شریف کی پڑھ سکتا ہون۔ حضرت ابو بکر عیاش رحمۃ اللہ آپکے یہان آئے دیکھا کہ آپ روٹی کا ٹکڑا ہاتھ مین لیے ہوے رو رہے ہین اونھون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین اسے کھانا چاہتا ہون مگر معلوم نہین یہ حلال کمائی کا ہی یا نہین۔ ایک شخص نے آپ کے یہان پانی کا گھڑا دھوپ مین رکھا دیکھا کہا آپ اسے سائے مین کیون نہین رکھتے آپ نے کہا جب مین نے گھڑا رکھا تھا تب سایہ تھا اب دھوپ آگئی مجھے شرم آتی ہی کہ اپنی آرام کے لیے اسکو سایہ مین کرنے اوٹھون اور اتنی دیر اللہ کی یاد کو ترک کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا مکان بڑا تھا ایک حصہ اوسکا گر گیا آپ دوسرے حصہ مین رہنے لگے جب وہ بھی گر گیا تو دروازے مین رہنا اختیار کیا اوسکی چھت بھی بوسیدہ تھی کسی نے کہا مکان بنوا لیجے اور دروازے مین نہ رہیے اسکی چھت بھی ٹوٹی ہوئی ہی آپ نے فرمایا مین اللہ سے عہد کر چکا ہون کہ دنیا مین عمارت نہ بناؤنگا اور آجتک مین نے یاد الٰہی کی وجہ سے چھت کی طرف نظر بھی نہین کی ممکن ہی کہ تمھارے قول کی موافق چھت گرا چاہتی ہو کہتے ہین کہ آپ کی وفات کے بعد وہ چھت بھی گر گئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا خلق کی صحبت مین آپ کیون نہین بیٹھتے آپ نے فرمایا اگر چھوٹون کی صحبت اختیار کرون تو وہ مجھے دین کی کامون کی ادب کی وجہ سے تعلیم نہ کرینگے اگر بزرگون کے پاس بیٹھون تو وہ مجھے میری عیب پر مطلع نہ کرینگے پھر مجھے خلق کی صحبت سے کیا فائدہ ہوگا لوگون نے کہا آپ نکاح کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا عورت کے روٹی کپڑے کا نکاح کرنے مین کفیل بننا ہوگا اور دوسرا شغل سوا خدا کی

کوئی نفل نہین ہو سکتا ہیں مین کسی کو فریب دینا نہین چاہتا پوچھا آپ داڑھی مین کنگھی کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا یاد الٰہی سے مجھے فرصت ہی نہین ملتی۔ آپ لوگون سے بھاگے بھاگے پھرا کرتے اور یاد الٰہی مین سرگرم رہتے تھے اللہ نے اوسکے عوض مین آپ کو یہ کچھ مراتب عطا فرمائے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے ایکبار گرمی کے زمانے مین دھوپ مین بیٹھے یاد الٰہی کر رہے تھے آپ کی والدہ نے کہا دھوپ سے سایہ مین چلے آؤ آپنے فرمایا مجھے شرم آتی ہی کہ نفس کی خواہش مین قدم اوٹھاؤن جب بغداد مین خلق نے مجھے پریشان کیا تو مین نے دعا کی اے اللہ مجھسے چادر لے لے تاکہ نماز جماعت مین مجھے نہ جانا پڑے اور خلق مجھسے نہ لپٹے اللہ نے میری چادر لے لی اب مجھے سوا یاد الٰہی اور گوشہ نشینی کے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار چاندنی کی سیر دیکھنے آپ کوٹھے پر چڑھے اور عجائبات قدرت کا معائنہ کرکے بیخود ہوکر گر پڑے آپ کا پڑوسی سمجھا کوئی چور ہی تلوار لیکر کوٹھے پر آیا تو آپ کو دیکھکر پوچھا کسطرح آپ یہان آئے آپ نے فرمایا مجھے ہوش نہ تھا معلوم نہین کس نے مجھے یہان پھینکدیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ غمگین رہا کرتے اور فرمایا کرتے جسکو ہر وقت مصیبتون کا سامنا ہوا وسے کیونکر خوشی حاصل ہو سکتی ہی۔ ایک درویش نے آپ کو ہنستے دیکھکر تعجب سے اوسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا آج مجھے اللہ نے شراب اُنس دی ہی اوسی کی خوشی مین ہنس رہا ہون جہان آپ لوگون کا مجمع دیکھتے وہان سے الٹے بھاگتے کہ لشکر میرا انتظار کر رہا ہی ایکبار لوگون نے پوچھا کون لشکر ہی آپ نے فرمایا قبرستان کے مُردون کی جماعت ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے روٹی کھاتے وقت ایک ترسا کو ٹکڑا توڑکر دیا اُسنے کھالیا

Marfat.com

اور شبکو اپنی بی بی سے صحبت کی حمل قائم ہوا اور حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ علیہ سے
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ابو ربیع واسطی رحمہ اللہ آپ سے نصیحت اور وصیت کے طالب
ہوئے آپ نے فرمایا صم عن الدنیا وافطر عن الآخرۃ دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت
سے افطار کرو اور کسی نے وصیت چاہی آپ نے فرمایا زبان کو بُری باتوں سے بچاؤ اور خلق سے
جُدا رہو اور اگر ممکن ہو تو خلق کا خیال دل سے نکال ڈال اور دین کی اچھائی کو دنیا کی
اچھائی پر پسند کر۔ اور کسی نے وصیت چاہی آپ نے فرمایا تو دنیا حاصل کرنیکی جتنی کوشش
کرتا ہے اوسی قدر دین حاصل کرنے کی کوشش کر اور کسی نے وصیت چاہی آپ نے
فرمایا مردے تیرے منتظر ہیں یعنے تجھے مرنا ہے اوسکا سامان درست کر رکھ آپ نے
فرمایا دین اور دنیا دونوں کو ترک کرنے سے انسان واصل الی اللہ ہو جاتا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے دو بار آپ سے ملاقات کی ہے
جسپر اونکو فخر ہے وہ فرماتے ہین ایک بار مین نے آپکو ٹوٹی چھت کے نیچے بیٹھے دیکھکر
کہا الگ ہٹ آئیے کہین چھت کے گرنے سے آپکے چوٹ نہ لگ جائے آپ نے
فرمایا آجتک مین نے چھت کو دیکھا ہی نہین دوسرے بار کی ملاقات مین مین نے
آپ سے کہا کچھ نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا لوگون سے ملنا ترک کر۔
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے کسیکو آپ سے زائد
دنیا سے متنفر نہین دیکھا جب آپ اپنے کپڑے دھوتے تو کہا کرتے کہ اگر اسی طرح مل ملکر
مین اپنا دل دھوتا تو بہت اچھا تھا آپ فقرا کو بہت دوست رکھتے تھے اور اونکی عزت
اور حرمت کیا کرتے اور فقرا کے معتقد بھی بہت تھے۔
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپ نے حجامت
بنوا کر حجام کو ایک دینار دیا لوگون نے کہا اسے اسراف کہتے ہین آپ نے فرمایا جسمین
مروت نہین اوسمین دین بھی نہین لا دین لمن لا مروۃ لہ۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایک شخص اکثر آپ کو گھورا کرتا تھا آپ نے فرمایا جسطرح فضول کہنا مکروہ ہی اوسی طرح بلا ضرورت دیکھنا بھی اچھا نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ مین کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا تو جو آپ فرماتے اوسپر وہ دونون عمل کیا کرتے آپکا قاعدہ تھا کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا ادب حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے زائد کرتے لوگون نے آپ سے سبب دریافت کیا آپ نے کہا امام محمد رحمہ اللہ نے دین کیلیے علم حاصل کیا ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے علم کو عزت کا ذریعہ بنایا ہی اور عہدۂ قضا جسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے باوجود تازیانے کھانیکے قبول نہین کیا تھا اونھون نے قبول کرکے اپنے اوستاد کی اتباع ترک کی۔

نقل کیا ہی کہ ہارون رشید امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہمراہ آپکی ملاقات کو آیا آپنے اپنے پاس اوسے آنے نہ دیا اور کہا مین دنیادار اور ظالمون سے ملنا نہین چاہتا پھر اپنی والدہ کے سخت اصرار سے دونون کو آنے دیا تھوڑی دیر بیٹھکر چلتے وقت ہارون رشید نے ایک اشرفی نذر دی آپ نے واپس کردی اور فرمایا مین نے اپنا مکان حلال روپیہ کے عوض فروخت کیا ہی اوسکی قیمت صرف کیلیے میرے پاس موجود ہی اور مین نے اللہ سے دعا کی ہی کہ جب وہ روپیہ صرف ہو جائے تو مجھے دنیا سے اوٹھا لینا مجبوراً دونون واپس آئے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے آپکے خادم سے پوچھا کہ آپ کے پاس اب صرف کو کیا مقدار باقی ہی اوسنے کہا دس درم چاندی باقی ہی امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے آپکی خرچ کا حساب کرکے معلوم کرلیا کہ اتنے روز آپ اور زندہ رہینگے اوسقدر دن گذرنے کے بعد آپ نے فرمایا آج حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا آپ کی والدہ سے دریافت کیا گیا معلوم ہوا کہ آج تمام شب آپنے عبادت کی پھر سجدہ ہی مین انتقال کیا

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ حالت بیماری مین مین نے آپکو دھوپ مین

Marfat.com

قرآن شریف پڑھتے دیکھکر کہا کہ دھوپ سے ہٹ آئیے آپ نے فرمایا مین اپنے نفس کی اتباع کرنا پسند نہین کرتا اوسی شب کو آپ نے انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے وصیت کی تھی مجھے دیوار کے نیچے دفن کرنا مطابق وصیت آپ دفن کیے گئے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اوسی طرح ابتک آپکی قبر باقی ہے

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے خواب مین آپکو ہوا پر اوڑتے اور یہ کہتے دیکھا کہ آج مین نے قید خانہ سے رہائی پائی بیدار ہوکر وہ شخص آپ سے خواب کی تعبیر پوچھنے آیا آپ کے انتقال کا حال سنکر خود ہی اوسے تعبیر معلوم ہوگئی۔ آپ کی وفات کے وقت آسمان سے ندا آئی کہ داؤد طائی اپنے مقصود کو پہونچے اور اللہ اون سے راضی ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ عالم علوم ظاہر و باطن تھے آپکے تصانیف بہت ہین آپ صاحب خلق و مروت اور اپنے وقت کے شیخ المشائخ تھے آپ کی ولادت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے مین ہوئی اور بغداد مین وفات پائی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ پیران طریقت مین پانچ بزرگ سب سے زائد قابل اتباع ہین ایک حضرت حارث محاسبی دوسری حضرت جنید بغدادی تیسری حضرت رویم چوتھے حضرت ابن عطا پانچوین حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہم یہ پانچون بزرگ اقتدا اور اعتقاد کے لائق ہین حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اس کے سے یہ مطلب نہین ہی کہ سوا انکے کسی کی اتباع نہ کرے معاذ اللہ۔ اور بزرگان دین کا قول ہی کہ حضرت ابو عبد اللہ خفیف رحمہ اللہ بھی مثل ان پانچ بزرگون کے ہین گو خود آپ نے انکسار کی وجہ سے اپنے کو شمار نہین کیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ کو اپنے باپ کے ترکے مین سے تیس ہزار درم ملے آپ نے بیت المال مین داخل کرادیے اور کہا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ یعنی قدریہ اس امت کے مجوس ہین اور مجوس کا ترکہ مسلمان کو نہ لینا چاہیے چونکہ میرا باپ گروہ قدریہ مین سے تھا اور مین مسلمان ہون اسلیے مین اونکے مال سے ترکہ نہین لے سکتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ مشتبہ کھانے کیطرف ہاتھ بڑھاتے تو آپکی اونگلیان ٹھٹھر جاتین اور آپ کو اوسکا مشتبہ ہونا معلوم ہوجاتا اور ہاتھ کھینچ لیتے ایکبار آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے یہان گئے اور بھوکے تھے اونکے کسی پڑوسی کے یہان شادی سے کھانا آیا تھا وہ اونھون نے آپ کے سامنے رکھا جب آپ نے ہاتھ بڑھایا اونگلیان ٹھٹھر گئین آپ نے نوالہ جلدی سے منھ مین رکھ لیا کسی طرح وہ نوالہ حلق سے نہ اوترا آپ نے باہر جاکر نوالہ تھوک دیا اور چلے گئے کچھ دنون کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ آپ کو ملے اور اوسدن کا واقعہ پوچھا آپ نے فرمایا مجھپر یہ خدا کا احسان ہی کہ جب مشتبہ کھانے پر ہاتھ بڑھاتا ہون انگلیان ٹھٹھر جاتی ہین اوسدن بھی یہی ہوا اگرچہ آپ نے تمھاری دلشکنی کے خیال سے منھ مین رکھ لیا نوالہ حلق سے نہ اوترا باہر آکر مین نے اُسے تھوک دیا یہ بتاؤ کہ یہ کھانا کہان کا تھا اونھون نے صاف کہدیا کہ ہمسایہ مین ایک شخص کے یہان شادی تھی اور وہین سے وہ کھانا آیا تھا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا آج میرے یہان چلیے آپ اونکے ساتھ گئے اونھون نے سوکھی روٹی جو موجود تھی آپ کے سامنے رکھدی آپ نے تناول فرماکر کہا درویشون کی مدارات کے لیے یہی بہت ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا تیس برس تک سوا میرے کوئی میرے راز سے واقف نہین ہوا پھر یہ مرتبہ مجھے اللہ نے دیا کہ سوا اوسکے دوسرا میرے راز سے واقف نہو سکا اور فرمایا پہلے جب مین کسیکو نماز پڑھنے پر نازان دیکھتا تھا تو مجھے سوچ پیدا ہوتا تھا کہ نہین

Marfat.com

معلوم اسکی نماز قبول ہوئی یا نہین مگر اب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ ہرگز ایسے شخص کی نماز
قبول نہین ہوتی ہے اور آپکو حساب مین بہت دخل تھا اسی لیے آپ کو محاسبی کہتے ہین
آپ نے فرمایا اہل محاسبہ کو چند خصلتون کی وجہ سے مراتب عالی حاصل ہوتی ہین اول
کسی حالت مین اللہ کی قسم نہ کھائے دوسرے جھوٹ نہ بولے تیسرے کسی سے وعدہ نہ کرے
لیکن اگر کرے تو اوسکو پورا بھی ضرور کرے چوتھے ظالم پر بھی لعنت نہ کرے پانچوین کسی سے
بدلے کا طالب نہو اور کسی کے لیے بددعا نہ کرے چھٹے کسی کے کفر یا شرک یا نفاق کی
شہادت نہ دے ساتوین ظاہرا و باطنا کسیطرح گناہ کا قصد نہ کرے اور گناہون سے بچتا رہے آٹھوین
کسی پر اپنا بار نہ ڈالے بلکہ حتی الامکان دوسرے کا بار دفع کرنیکی کوشش کرے نوین
لوگون سے ناامید ہو کر طمع کو منقطع کر دے دسوین مرتبہ بلند دنیا مین نہ چاہے اور سبکو
اپنے سے اچھا جانے ان باتون پر عمل کرنے والے کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہین اور فرمایا
اللہ تعالی کی نزدیکی مین دل علم کا رقیب ہے اور فرمایا صبر احکام الٰہی بجالانے کو کہتے ہین
اور فرمایا قیام اسباب اللہ کی جانب سے سمجھنے کو اور بلا پر شاکر رہنے کو تسلیم کہتے ہین
اور فرمایا خدا کے دشمنون سے قطع تعلق کو حیا اور دنیا ترک کرنیکو محبت الٰہی کہتے ہین
اور فرمایا باز پرس کیوجہ سے گناہ نہ کرنے کو خوف اور خلق سے بھاگنے کو انس خالق کہتے ہین
اور فرمایا صادق اوسے کہتے ہین جسے خلق برا جانے اور وہ اس سے خوش رہے کہ خلق
کو اوس کے حال سے واقفیت نہین ہے اور ہر وقت اللہ سے پناہ مانگتا رہے اور فرمایا
خدا کا ہو جانا یا خودی کو مٹادی کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور فرمایا جسنے اپنے نفس کو ریاضت سے
مہذب بنایا اوسکو راہ راست ملتی ہے اور فرمایا جو بہشت کی نعمتون کا دنیا ہی مین
طالب ہو اوسے صالح اور قانع درویشون کی صحبت اختیار کرنا چاہیے اور فرمایا
جو مراقبہ اور اخلاص کرتا ہے اللہ اوسے مجاہدہ اور اتباع سنت عطا کرتا ہے اور فرمایا
جو شخص غیب کے محل مین دل کی حرکتون پر واقف ہو اوسکے لیے یہ زائد بہتر ہے کہ

Marfat.com

اعضا کی حرکت پر آگاہ ہوجائے اور فرمایا عارف رضا کے خندق مین اوترتے ہین اور
صفا کے سمندر مین غوطے لگا کر وفا کے موتی پاتے ہین اور پھر پردہ خفا مین وصل الی اللہ
ہوجاتے ہین اور فرمایا لوگ صیانت اور وفا اور شفقت پاکر اوس سے فائدہ حاصل
کرتے ہین لیکن مجھے یہ چیزین نہین ملین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک کتاب تصنیف فرمارہے تھے ایک درویش نے آکر پوچھا
کہ معرفت اللہ کا حق ہی بندے پر یا بندے کا حق ہی اللہ پر اگر یون کہا جائے کہ معرفت
بندہ خود حاصل کرتا ہی تو بندے کا حق اللہ پر ثابت ہوتا ہی اور یہ جائز نہین ہی کہ اللہ
پر بندے کا حق ثابت ہو اور اگر یون کہا جائے کہ معرفت بندے پر اللہ کا حق ہی تو بھی
درست نہین کیونکہ اوسکے حق کا حق ادا کرنا چاہیے آپ اس پیچیدہ تقریر کا مضمون سمجھکر
دنگ ہوگئے اور تصنیف کرنا ترک کردیا دوسرا مضمون یہ ہی کہ جب معرفت اللہ کا حق
ہی تو اوسی کو ادا کرنا چاہیے تصنیف معرفت مین کرنا فضول ہی انک لا تهدی
من احببت ولکن اللہ یهدی من یشاء یعنے جسکو تو دوست رکھتا ہی اوسکو
ہدایت نہین کرسکتا بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی۔ دوسرا مطلب یہ ہی کہ
معرفت اللہ کا حق ہی بندے پر اسوجہ سے کہ اوسنے بندے کو معرفت عطا کی ہی
پس بندے کو اوسکا حق ادا کرنا لازمی ہی جیسے ہر حق کہ بندہ عبادت سے ادا کریگا
دراصل اوسی کا حق ہوگا اور اوسی کی توفیق سے ہوگا پس بندے کا حق ہی کہ اوسکے
حق کو ادا کرے پھر آپ نے کتاب تصنیف کرنا شروع کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ وفات کے وقت آپ کے پاس ایک درم بھی نہ تھا گو آپ کے باپ
کی میراث مین بہت زمین آپ کو ملی تھی مگر ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ شریعت کی اتباع
کی وجہ سے آپ نے اوسکو نہین لیا تھا اور اوسی تنگدستی اور قناعت کی حالت مین
آپ نے وفات فرمائی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت ابو سلیمان دارائی رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت تھے آپ کی لطف کیوجہ سے لوگ آپ کو ریحان القلوب اور اہتدار المجاہدین کہتے تھے دار املک شام میں ایک قصبہ کا نام ہے اور آپ وہاں کے رہنے والے تھے اسلیے آپکو دارائی کہتے ہین نقل کیا ہے کہ حضرت احمد حواری رحمہ اللہ آپ کی مرید کہتے ہین کہ ایکبار شبکو مین نے خلوت مین نماز ادا کی اور اوسکی وجہ سے مجھے بہت راحت ملی مین نے یہ ماجرا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ضعیف ہے ابتک تجھے خلوت اور جلوت کی کیفیت سے واقفیت نہین ہوئی حالانکہ دنیا مین خلوت ہو یا جلوت کوئی چیز اللہ سے روکنے والی نہین ہے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے ایکبار شب کو عبادت کے بعد مین نے دعا کے لیے ہاتھ اوٹھائے لیکن سردی کی وجہ سے ایک ہاتھ بغل مین دبالیا اوسی شبکو مین نے خواب دیکھا کہ اے سلیمان جو ہاتھ تو نے دعا کو پھیلایا تھا اوسکو ہمنے اوسکا ثواب دیا اگر دوسرا ہاتھ بھی تو پھیلائے ہوتا تو اوسے بھی ثواب دیتے اوسوقت سے سردی گرمی ہر زمانہ مین مین نے دعا کیلیے دونون ہاتھ اوٹھانا ضروری سمجھ لیا اور فرمایا ایک بار مین غافل سو گیا قریب تھا کہ میرے وظیفہ کا وقت فوت ہو جائے مین نے ایک حور کو خواب مین دیکھا کہ کہتی ہے پانچسو برس سے مین تمھارے لیے آراستہ کیجا رہی ہون اور تم ایسے غافل سو رہے ہو مین جاگا اور اپنا وظیفہ پڑھا اور فرمایا ایکبار مین نے ایک حور کو بہت روشن پیشانی دیکھکر اوس سے پوچھا یہ روشنی کیسی ہے اوسنے کہا ایک رات کو تم اللہ کے خوف سے روئے تھے وہ آنسو میرے منھ پر اوبٹن کیطرح مل دیے گئے اوسی کی یہ چمک اور روشنی ہے۔ اور فرمایا میرا قاعدہ تھا کہ نمک لاکر روٹی پر چھڑک کر کھالیتا ایک بار اوس نمک مین تل ملا ہوا تھا مین ناواقفیت مین کھا گیا اوسکی سزا مین

ایک سال تک مجھے عبادت الٰہی مین مزہ نہین ملا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے
ہین خیال کرنا چاہیے کہ جہان ایک تل کی گنجایش نہو وہان گنہگار جنھون نے سو اگناہ ہون
کئے کیا تری ہو کیا کرینگے۔ اور فرمایا جب مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو اپنے ایک دوست سے
کہتا وہ اوسے رفع کردیتا ایک بار مین نے اوس سے کچھ مانگا اوسنے کہا تم کبتک مانگا
کروگے اوسدن سے مین نے خلق سے مانگنا چھوڑدیا اور فرمایا مین خلیفۂ وقت کو برا
جانتا تھا مگر کبھی لوگون کے سامنے اوسکی برائی اس خوف سے نہین کی کہ شاید لوگ
میرے قول کو پسند کرین اور مین اوس سے خوش ہو کر بے خلاصی کی حالت مین مرجاؤن
اور فرمایا مین نے ایک شخص کو مکہ معظمہ مین دیکھا کہ سوا زمزم کے کوئی پانی نہین پیتا تھا
مین نے اوس سے کہا اگر زمزم خشک ہو جائے تو تو کیا پیئے گا اوسنے کہا جزاک اللہ خیرا
اللہ تمکو اس نصیحت کا بدلہ دے مین عرصہ سے زمزم پرست تھا اب مین نے اوسکی
پرستش تمھاری نصیحت سنکر ترک کردی۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ آپ احرام کے وقت لبیک
نہین کہتے تھے اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے کہا
اپنی قوم کے ظالمون سے کہدو کہ مجھے یاد نہ کیا کرین کیونکہ جو ظالم مجھے یاد کرتا ہے مین
لعنت سے یاد کرتا ہون اور آپ نے فرمایا جو شخص حج مین مال مشتبہ کو صرف
کرتا ہے لبیک کہتے وقت حکم الٰہی ہوتا ہے لا لبیک ولا سعدیک حتی ترد ما فی یدیک
یعنے جبتک مال حرام حج مین صرف کریگا تیرے لیے حضوری اور نیکی نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت فضیل رحمۃ اللہ کے صاحبزادے کو خوف بہت تھا لوگون
نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ سے پوچھا آپ کے صاحبزادے کی مزاج مین اسقدر خوف الٰہی
کیون ہے اونھون نے کہا گناہون کی کمی کی وجہ سے اس واقعہ کو لوگون نے آپکے
سامنے بیان کیا آپ نے کہا گناہ کی کمی خوف کا باعث نہین ہوتا بلکہ گناہ کی زیادتی

Marfat.com

کی وجہ سے خوف بھی زائد ہوتا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ لوگوں نے حضرت صالح بن عبد الکریم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ رجا اور خوف دونوں میں کون چیز اچھی ہے آپ نے فرمایا اچھا تو یہی ہے کہ دونوں ہوں اگر نہ ہوں تو رجا ضرور ہونا چاہیے یہ قول لوگوں نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا میرے نزدیک خوف کیوجہ سے سب عبادتیں ہوتی ہیں اور رجا تمام عبادتوں سے بے پروا کردیتی ہے اور فرمایا اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ آگ اسکا عذاب ہے یا آگ سے ڈرنا چاہیے کہ آگ اللہ کا عذاب ہے اور فرمایا دنیا اور آخرت سب کی اصل خوف ہے اور جب رجا خوف پر غالب ہوتی ہے تو دل پر آفت آتی ہے اور اگر ہمیشہ خوف رہتا ہے تو عبادت زائد ہوتی ہے اگر کبھی کبھی خوف ہوتا ہے تو خرابی آتی ہے اور آپ نے حضرت احمد حواری رحمہ اللہ سے فرمایا جب تم لوگوں کو خوف و رجا پر عمل کرتے دیکھو تو اگر ممکن ہو تم خوف ہی پر عمل کرو حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی خدا سے اسقدر ڈر کہ تو اوسکی رحمت سے نا امید نہو جائے اور خدا سے اتنی امید رکھ کہ اوسکے عذاب سے بیخوف نہو جائے اور فرمایا پہلے شوق کو دل میں جگہ دے اوسکے بعد خوف کو تاکہ خوف شوق کو اوٹھا وے اور فرمایا نفس کے خلاف بات کرنا سب سے اچھا ہے اور فرمایا ہر چیز علامت ہے رونا ترک کرنا ذلت و خواری کی علامت ہے اور ہر چیز کیلیے زنگ مقرر ہے پیٹ بھرکے کھانا صفائی دل کیلیے زنگ ہے اور فرمایا احتلام عذاب ہے اسلیے کہ پیٹ بھرکر کھانے سے ہوتا ہے اور پیٹ بھرکر کھانیوالے کو چھ چیزیں پیش آتی ہیں پہلے عبادت مین مزہ نہیں ملتا دوسرے حکمت کی یادداشت مین حافظہ کمزور ہو جاتا ہے تیسرے لوگوں پر شفقت کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے چوتھے عبادت ناگوار ہوتی ہے پانچوین خواہش نفس زائد ہوتی ہے چھٹے اوسکو پاخانے سے فرصت نہیں ہوتی مسجد مین جاکر نماز ادا کرے اور اللہ سوا اپنے دوستوں کے کسی کو بھوکا رہنے کی لذت نہیں دیتا اور گرسنگی آخرت کی اور سیری دنیا کی کنجی ہے گرسنگی حاجات دینی و دنیوی

بڑھ جاتے ہیں اور نفس ذلیل اور دل نرم ہوتا ہے اور علوم آسمانی اوس پر ظاہر ہوتے ہیں اور فرمایا میں دن بھر نماز پڑھنے سے شکم اکل حلال کا ایک لقمہ کم کھانا اچھا جانتا ہوں کیونکہ آفتاب غروب ہونیکے بعد رات ہوتی ہے مگر اکا مدار کیلیے پیٹ بھر کے کھانا رات کی مثل ہے۔ اور فرمایا دنیا کے خواہشوں پر وہ شخص صبر کرتا ہے جسکے دل میں نور رہتا ہے اور وہ نور آخرت کی طرف مائل کر کے دنیا سے جدا کر دیتا ہے اور فرمایا جو شخص جسے دوست رکھتا ہے اور اوس پر صبر نہیں کر سکتا وہ اوس چیز پر کیونکر صبر کریگا جسکو دوست ہی نہیں رکھتا ہے اور فرمایا منزل مقصود سے پلٹ آنے والا مقصد سے محروم رہتا ہے اور فرمایا جسے زندگی میں تھوڑا اخلاص بھی حاصل ہوا ہو وہ خوش حال ہے اور اخلاص اختیار کرنیوالا وساوس اور مکروہات سے بچتا ہے اور فرمایا اعمال صالح تھوڑے ہیں اور فرمایا صادق اپنے دل کا حال بیان کرنا چاہتا ہے تو زبان اوسکی مدد نہیں کرتی ہے اور صدق دل کا زیور ہے اور فرمایا صدق کی سواری پر سوار ہو اور حق بات کی تلوار ہاتھ میں لے اور اللہ کو انتہا اپنے مقصد کی جان اور فرمایا رضا کے ساتھ قناعت بجائے زہد کے ہے یہ اول مقام رضا اور وہ اول مقام زہد ہے اور فرمایا اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جو رضا کے معاملے کے ساتھ صبر پر نظر کرتے ہوئے شرماتے ہیں کیونکہ صبر میں صابر گویا صبر کا دعویٰ کرتا ہے اور رضا مرضی الٰہی ہے بس صبر کو بندے کے ساتھ اور رضا کو اللہ کے ساتھ تعلق حاصل ہے اور فرمایا رضا اسکا نام ہے کہ نہ طالب جنت ہو نہ خائف دوزخ اور فرمایا ہر مقام سے اللہ نے مجھے حصہ دیا مگر رضا کی میں نے صرف بو سونگھی ہے اوس پر یہ حال ہے کہ اگر اللہ تمام عالم کو دوزخ میں ڈالے تو سب مجبوری سے اور میں خوشی سے دوزخ میں جاؤنگا اور اگر دوزخ کے ساتوں طبقوں کا عذاب میری داہنی آنکھ کو دیا جائے تو کبھی مجھے اسکا خیال نہو گا کہ بائیں آنکھ کو کیوں نہ دیا اور فرمایا خود بینی ترک کرنیکو تواضع کہتے ہیں اور جو نفس کو نہیں پہچانتا تواضع نہیں کر سکتا اور جو شخص دنیا کو

Marfat.com

ہیچ نہ سمجھے زاہد نہیں ہوسکتا اور فرمایا اللہ سے دور کرنیوالی چیزوں کی ترک کرنیوالے کو
زاہد کہتے ہین اور زہد کی علامت یہ ہی اگر تجھے اللہ تین روپیہ والا کمل دے تو تو
پانچ روپیہ والے کمل کا طالب نہو اور فرمایا کسی کے زہد پہ گواہی نہ دو کیونکہ زہد دل
مین پوشیدہ ہوتا ہی البتہ پرہیزگاری ظاہر مین بھی معلوم ہوتی ہی اور فرمایا زبانی زہد
بھی روپیہ اشرفی کی محبت سے اچھا ہی اور فرمایا زبان بند رکھنے سے انسان بہت عیب
سے محفوظ رہتا ہی اور فرمایا بھوکا رہنا عبادت کے لیے ضروری ہی اور فرمایا تمام
گناہ دنیا کی دوستی کرنے سے ہوتے ہین اور فرمایا تصوف اسکو کہتے ہین کہ انسان
تمام تکالیف کو من جانب اللہ سمجھکر صبر کرے اور ماسوی اللہ کو ترک کردے اور فرمایا
امور دنیا مین سوچ کرنا آخرت کا پردہ ہی اور امور آخرت کا خیال کرنا اچھا پھل ہی
اور فرمایا عبرت حاصل کرنے سے علم بڑھتا ہی اور تفکر سے خوف زیادہ ہوتا ہی اور فرمایا
مین عبادت مین اسقدر آفت دیکھتا ہون کہ معصیت کی حاجت نہین اور فرمایا آنکھ
سے رونا اور دل سے فکر عقبیٰ کرنا چاہیے اور فرمایا بیکار عمر گذرنے کا غم اسقدر ہی کہ
اگر تمام عمر انسان اوسپر رویا کرے تو بھی وہ غم ختم نہین ہوسکتا اور فرمایا مسلمان کو چاہیے
کہ دل کو فکر دنیا سے خالی کرکے اللہ کی عبادت اور گریہ وزاری کیا کرے اور فرمایا جب
بندہ عبادت کرتا ہی تو حکم الٰہی سے فرشتے بہشت کے میدانون مین ہر عبادت کے
مقابلہ مین ایک درخت لگاتے ہین جب بندہ عبادت ترک کردیتا ہی وہ بھی درخت
لگانا چھوڑ دیتے ہین۔ اور فرمایا ناصح کے طالب کو روز وشب کی اختلاف پر غور کرنا
چاہیے اور فرمایا نیکی کرنے والے کو بہت جلد اللہ اوسکا بدلہ دیتا ہی اور فرمایا جو شخص
صدق دل سے خواہش نفسانی کو ترک کرتا ہی اللہ اپنے فضل وکرم سے خواہش
نفسانی کو اوس سے دور کردیتا ہی اور فرمایا جو شخص نکاح یا سفر یا بات کرتا ہی اوسکا
رخ دنیا کی طرف ہی البتہ زن صالحہ اور سفر مطابق حکم شرع اور حق بات دین کیلیے

Marfat.com

ہوتی ہی اور فرمایا جس عبادت کا حظ تجھے دنیا مین نہین ملتا عقبی مین بھی اوسکے ثواب سے محروم رہیگا کیونکہ حصول حظ قبول کی علامت ہی اور فرمایا وہ سرد آہ جو درویش نامرادی کے وقت کرتا ہی ہزار سال کی عبادت سے ثواب مین زائد ہی اور فرمایا حاجت کے موافق سخاوت کرنا بہتر ہی اور فرمایا زاہدون کا انتہائی مرتبہ متوکلین کے ابتدائی مرتبہ کے برابر ہی اور فرمایا اگر غافلون کو معلوم ہو جائے کہ ہمنے دنیا مین غفلت کی تو اس صدمہ مین مرجائین اور فرمایا سوتے ہوئے عارف کو اللہ وہ مراتب دیتا ہی جو نماز پڑھنے والے غیر عارف کو نہین دیتا اور فرمایا جب عارف کے دل کی آنکھ کھلجاتی ہی تو ظاہری آنکھین بند ہو جاتی ہین یعنی پھر وہ سوا خدا کے کسی کو نہین دیکھتا ہی اور فرمایا اللہ کی نزدیکی جب حاصل ہوتی ہی کہ بندہ دین و دنیا کو اوسکے لیے ترک کردے اور فرمایا اگر معرفت کو اللہ جسم بنا کر ظاہر کرے تو کوئی اوسکے دیدار کی تاب نہ لاسکے اور اوسکے سامنے تمام روشنیان تاریک ہو جائین اور فرمایا معرفت خاموشی سے نزدیک ہی اور فرمایا جسکا دل ذکر الٰہی سے روشن ہو جاتا ہی اوسکو کسی چیز کی حاجت نہین یعنی جو تکلیفین عبادت مین اوسے پیش آتی ہین وہ اونھین ذریعہ نجات سمجھتا ہی اور فرمایا دنیا مین صبر سے اچھی کوئی چیز نہین اور صبر کی دو قسمین ہین ایک اوس چیز پر صبر کرنا جسکا تو طالب نہین دوسرے اوس چیز پر صبر کرنا جسکا تیرا نفس طالب ہی اور اللہ نے اوس سے منع کیا ہی اور فرمایا شکر نعمت پر اور صبر بلا پر ایسی چیز ہی جسمین شر نہین ہی اور فرمایا خود بین عبادت کی حلاوت سے محروم ہی اور فرمایا جسقدر مین نے اپنے کو خراب کر رکھا ہی اس سے زائد خلق مجھے خراب نہین کر سکتی اور فرمایا آخرت اور بہشت ترک دنیا سے حاصل ہوتی ہی اور فرمایا جس دل مین دنیا کی محبت ہوتی ہی اوسمین آخرت کی محبت نہین سما سکتی اور فرمایا حکیم دنیا کو ترک کر کے نور حکمت پاتا ہی اور فرمایا دنیا کا مرتبہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر سے بھی کم ہی اور فرمایا جو شخص نفس کو مارے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہی

Marfat.com

اوسے جنت ملتی ہی اور فرمایا اللہ کہتا ہی جو بندے مجھسے شرم کرتے ہین مین اونکی عیوب چھپاتا ہون اور اونکی خطائین معاف کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے اپنے ایک مرید سے کہا اگر کوئی دوست تیرے خلاف بات کہے تو تو غصہ مین اوسے سخت نہ کہ کیونکہ احتمال ہی کہ وہ تجھسے زائد سخت کلامی کرے وہ مرید کہتا ہی مین نے اس قول کی آزمائش کی تو آپ کے قول کے مطابق پایا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت احمد حواری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک بار آپ صاف لباس پہنے ہوے تھے آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ جیسے لوگون مین اسوقت میرا لباس صاف ہی اسی طرح سب کے دلون سے میرا دل بھی صاف ہوتا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ اسدرجہ محتاط تھے کہ اکثر فرمایا کرتے کچھ اقوال صوفیہ کرام مجھے معلوم ہوے ہین مگر جبتک دو گواہ یعنے قرآن اور حدیث اون اقوال کے شاہد نہونگے ہرگز مین اونپر عمل نہ کرونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین کہا کرتے تھے آلہی جو شخص تیرے احکام کی پابندی نہین کرسکتا کیونکر تیری خدمت کے قابل ہوسکتا ہی آلہی جسکو تیری نافرمانی کرنے سے عار نہین ہی وہ کیونکر تیری رحمت کا امیدوار ہوسکتا ہی۔ آپ نے علم حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ سے بھی حاصل کیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ وفات کے قریب لوگون نے آپ سے کہا کچھ خوشخبری دیجیے کیونکہ آپ ایسے اللہ کے یہان جاتے ہین جو غفور ہی آپ نے فرمایا بلکہ مین ایسے اللہ کی خدمت مین جاتا ہون جو گناہ صغیرہ کا حساب لیتا ہی اور گناہ کبیرہ پر عذاب کرتا ہی یہ فرماکر انتقال کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا آپ نے فرمایا اوس نے مجھپر رحمت اور عنایت کی مگر خلق مین مشہور ہونا مجھے نقصان رسان ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت محمد سماک رحمہ اللہ عابد متدین زاہد متمکن تھے آپ امام وقت اور مقبول خلائق اور واعظ تھے آپ کے کلام سے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو بہت فتوح ہوے خلیفہ ہارون رشید آپ کے ساتھ بہت تواضع سے پیش آتا ایکبار آپ نے کہا اے ہارون تیرے تمام شرف سے تواضع کا شرف زائد ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اپنے کو کچھ نہ سمجھنا تواضع ہی اور فرمایا اگلے لوگ دوا کے مثل تھے کہ مریض اونسے شفا پاتے تھے اس زمانے کے لوگ درد ہین کہ صحیح کو بیمار کردیتے ہین اور فرمایا اچھا طریقہ قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہی اور فرمایا طمع بہت بری چیز ہی اور فرمایا ایک زمانہ وہ تھا کہ واعظ وعظ کہنے کو دشوار سمجھتے تھے جیسے اب علم پر عمل کرنا دشوار سمجھا جاتا ہی اور ایک وقت وہ تھا کہ واعظ کم تھے جیسے اب عالم کم ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد حواری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب آپ بیمار پڑے تو مین آپکا قارورہ لیکر ایک حکیم کے یہان گیا مگر وہ آتش پرست تھا راہ مین ایک بزرگ نے مجھسے پوچھا تو کہان جاتا ہی مین نے واقعہ بیان کیا اونھون نے فرمایا تعجب کی بات ہی کہ خدا کا دوست خدا کے دشمن سے مدد طلب کرے تو لوٹ جا اور حضرت محمد سماک رحمہ اللہ سے کہہ کہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ وبالحق نزل پڑھیں مین نے آکر آپ سے سب ماجرا بیان کیا آپ نے آیت پڑھی فوراً صحت ہوگئی پھر مجھسے فرمایا وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حالت نزع مین فرماتے تھے الٰہی تو جانتا ہی کہ مین گناہ کرتے وقت بھی تیرے دوستون کو دوست رکھتا تھا اوسکے صلہ مین مجھے بخشدے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مجرد تھے لوگون نے کہا نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا مین دو شیطانون

Marfat.com

کی طاقت نہین رکھتا ہون۔
نقل کیا ہی۔کہ آپ کی وفات کے بعد لوگون نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اوسنے مجھے بخشدیا لیکن جو رتبہ عیالدارون کو رنج اور مصیبت برداشت کرنے کے عوض مین ملتا ہی وہ دوسرے کو نہین ملتا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۲۵ حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ یگانۂ جہان مقتداے زمان تھے لوگ آپکو لسان الرسول کہا کرتے تھے آپ نے متابعت سنت بیحد فرمائی ہی۔
نقل کیا ہی۔کہ آپ حضرت علی بن موسی رضا رحمہا اللہ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت اسحق بن راہویہ الحنظلی اونٹ کی مہار پکڑے ہوے تھے اسیطرح آپ نیشاپور پہونچے اوسوقت آپ کمل کا کرتہ اور نمدے کی ٹوپی پہنے ہوے تھے اور کندھے پر کتابونکا تھیلا تھا آپ بڑے واعظ تھے آپکی ہدایت سے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے
نقل کیا ہی۔کہ دو برس تک آپ قید رہی اسلیے کہ آپ نے قرآن کو مخلوق نہین کہا گو آپ نے بہت اذیتین اوٹھائین یہانتک کہ قید بھی ہوے قید خانے مین آپکا دستور تھا کہ ہر جمعہ کو غسل کرکے نماز کیلیے باہر نکلتے لیکن لوگ آپکو دروازے کے باہر آنے نہ دیتے آپ قید خانے مین واپس جاکر کہتے اے اللہ مین نے اپنا فرض ادا کیا اب تجھے اختیار ہی جب آپ نے قید خانے سے رہائی پائی اوسی زمانے مین عبداللہ بن طاہر حاکم نیشاپور نیشاپور مین آیا اہل شہر اوسکے سلام کو گئے اہل دربار سے اوسنے پوچھا اب کوئی نامی شخص ایسا تو باقی نہین رہا جو میرے سلام کو نہ آیا ہو لوگون نے کہا حضرت احمد حرب اور حضرت محمد بن اسلم رحمہما اللہ یہ دونون بزرگ سلام کے لیے نہین آئے ہین یہ دونون عالم ہین اور کبھی بادشاہ کے سلام کو نہین آتے اوسنے کہا مین خود انکے سلام کو جاونگا

حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کے پاس گیا حضرت احمدؒ سر جھکائے تھے جب سر اوٹھایا تو عبداللہ بن طاہر کیطرف دیکھکر فرمایا تم خوبصورت ہو لیکن اس خوبصورتی کو اللہ کی مخالفت اور نافرمانی کرکے مسخ نہ کرنا پھر عبداللہ بن طاہر حضرت محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے دروازے پر گیا آپ نے اوسے اندر آنے کی اجازت نہ دی چونکہ جمعہ کا دن تھا وہ دروازے پر ٹھرا رہا جب آپ جمعہ کی نماز کو باہر نکلے عبداللہ بن طاہر گھوڑے سے اوتر پڑا اور آپ کے قدمون پر گرا اور کہا اے اللہ چونکہ مین بد ہون اسلیے تیرا دوست مجھسے دشمنی رکھتا ہی اور چونکہ تیرا دوست نیک ہی مین اوسے دوست رکھتا ہون اپنے فضل سے اور اس نیک کے طفیل مین مجھ بد کو بخشدے۔

نقل کیا ہی۔ آپ نے نیشاپور سے طوس مین آکر سکونت اختیار کی جس مسجد مین آپ نیشاپور مین نماز پڑھا کرتے تھے وہان وہ مسجد اور تمام مسجدون مین متبرک سمجھی جاتی تھی چونکہ زیادہ آپ نے طوس مین بسر کی اسلیے آپ کو طوسی کہتے ہین اور دراصل آپ عرب کے رہنے والے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے دروازے پر نہر تھی مگر آپ نے اس خیال سے کبھی اوس نہر سے پانی نہین لیا کہ یہ نہر لوگون کی ملک ہی جب وہ نہر خشک ہوگئی تو آپ نے کنوئین سے پانی کھینچکر اوسے بھرا اور ایک آبخورہ پانی اوسکا اپنے صرف مین لائے ایک عرصہ کے بعد پھر آپ نیشاپور مین تشریف لائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ روم مین ایک بزرگ نے دیکھا کہ شیطان ہوا سے زمین پر گرا اور قریب تھا کہ زمین مین دھنس جائے اون بزرگ نے اوس سے پوچھا تیرا یہ حال کیون ہوا اوسنے کہا اسوقت حضرت محمد بن اسلم رحمہ اللہ وضو کرتے کرتے کھکھارے تھے خوف سے میری یہ حالت ہوگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی عادت تھی کہ قرض لیکر درویشون کو دیا کرتے تھے ایکبار

ایک یہودی نے آکر کہا میرا جو قرض آپ پر ہے اوسے ادا کیجیے آپ کے پاس کچھ نہ تھا اور اوسی وقت آپ نے قلم بنایا تھا قلم کا تراشہ پڑا تھا آپ نے یہودی سے کہا اسے لیجا اوسنے اوسے اوٹھا لیا اور وہ سب تراشہ سونا ہو گیا تھا یہودی نے خیال کیا جس دین مین ایسے ایسے بزرگ ہون کہ جنکا تراشہ قلم سونا ہو جائے ہرگز وہ دین باطل نہین ہو سکتا اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ نیشاپور مین وعظ کر رہے تھے لوگون نے پوچھا العلماء ورثۃ الانبیاء مین کون لوگ داخل ہین اونھون نے حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ ایسے لوگ ہوتے ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ نیشاپور مین علیل ہوئے تو ایک شخص نے آپ کی ہمسایہ مین خواب دیکھا کہ آپ فرما رہے ہین الحمد للہ آج مین نے رنج سے رہائی پائی بیدار ہو کر وہ آپ سے خواب بیان کرنے آیا تو آپکا انتقال ہو چکا تھا آپ کے جنازے پر وہ گدڑی اور کمل جو آپ کے پاس تھا ڈالدیا گیا تھا راہ مین دو عورتون نے یہ کیفیت دیکھکر کہا افسوس آج حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ نے انتقال فرمایا اور دنیا اونکو فریب نہ دیسکی جو کچھ اونکے پاس تھا وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۶ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ عالم زاہد متقی پرہیزگار تھے ایک جماعت کثیر آپکی معتقد تھی حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ نے وصیت کی تھی کہ جب مین مر جاؤن تو میرا سر حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ کے پاؤن پر رکھنا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپکی والدہ نے اپنے گھر کا پالا مرغ ذبح کر کے پکایا اور آپ کے کھانے کو کہا آپ نے فرمایا ایک بار اس مرغ نے پڑوسی کے کوٹھے پر جا کر چند دانے

Marfat.com

کھائے تھے اور وہ پڑوسی لشکری تھا مین اس مرغ کو نہ کھاؤنگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حجام آپکا خط بنا رہا تھا اور آپ ذکر الٰہی مین مشغول تھے
اوسنے کہا تھوڑی دیر رک جائیے تاکہ لب کے بالون کو درست کردون آپ نے
فرمایا مین اپنا کام کر رہا ہون تو اپنا کام کر آخرکار کئی مقام سے آپکا لب کٹ گیا مگر
آپ نے ذکر الٰہی موقوف نہ کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو کسی دوست نے خط لکھا مگر اوسکے جواب دینے کی آپ کو
مہلت ہی نہین ہوتی تھی بدشواری تمام ایکبار آپ نے ایک مرید سے یہ جواب
لکھوایا کہ آئندہ تم مجھے خط نہ لکھنا مجھے جواب دینے کی فرصت نہین ملتی ہی اور
تم اللہ کی یاد سے غافل نہ رہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے اسطرح اپنے صاحبزادے کو توکل کی رغبت دلائی کہ ایک
سوراخ بنا کر اونسے کہدیا تھا کہ جس چیز کی تمھین ضرورت ہوا کرے اس سے مانگ لیا
کرو اور اپنی بی بی سے کہدیا تھا کہ سوراخ کے دوسری جانب سے وہ چیز رکھدیا کرو
ایک زمانہ تک یہی ہوا ایکبار آپکی بی بی کہین گئی تھین اور آپکے صاحبزادے نے سوراخ
کے پاس جا کر کھانا مانگا اللہ نے اوس سوراخ سے کھانا اونھین دیدیا وہ کھانے
لگے اتنے مین آپ کی بی بی آئین لڑکے سے پوچھا تجھے کھانا کہان سے ملا اونھون نے
کہا جہان سے روز ملتا تھا حضرت احمد حرب رحمہ اللہ نے بی بی سے کہا اب تم کوئی
چیز سوراخ مین نہ رکھا کرو کیونکہ مطلب اصلی حاصل ہو گیا اب بلا واسطہ اللہ اسکو دیگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے ایک بار آپ سے ایک کلام سنا
اوسکے بعد سے ابتک چالیس برس ہو گئے ہین مگر میرا دل روزانہ زائد روشن ہوتا
جاتا ہی اور اوس کلام کا ذوق روزانہ ترقی پاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حجرے مین عبادت کر رہے تھے اور پانی شدت سے

برس رہا تھا خیال ہوا کہ اگر مکان ٹپکا تو سب کتابین خراب ہو جاینگی ندائے غیبی ہوئی
اے احمد اوسی گھر مین جاؤ جہان گنجائش ہو فوراً وہ خطرہ آپ کے دل سے دور
ہو گیا اور آپ بے فکری سے تمام رات عبادت مین مشغول رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار سادات آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے اونکی بیحد تعظیم کی
آپکا ایک لڑکا بہت شریر گھر سے رباب بجاتا ہوا گستاخانہ اون سادات کے قریب آیا
سادات کو اوسکی حرکت بری معلوم ہوئی آپ نے فرمایا اسکا قصور معاف کردیجیے اسکی
ولادت کا یہ قصہ ہی کہ ایک پڑوسی کے گھر مین بادشاہ کے یہان سے کھانا آیا تھا
اوسنے مجھے بھی کھلایا اور اوسی شبکو اس لڑکے کا نطفہ قائم ہوا اسلیئے یہ شریر اور
بے ادب ہی۔

نقل کیا ہی بہرام نامی ایک آتش پرست تجارت پیشہ آپ کے پڑوس مین
رہتا تھا اوسکا مال سفر مین ٹھگون نے لوٹ لیا آپ لوگون کے ہمراہ اوسکی غمخواری
کو گئے آپ کی بہت تعظیم کی چونکہ وہ زمانہ قحط کا تھا اوسنے خیال کیا شاید آپ
کھانا کھانے آئے ہون دعوت کرنیکا خیال کیا آپ اوسکے اس ارادہ پر واقف
ہو گئے اور اوس سے کہا ہم کھانا کھانے نہین آئے ہین چونکہ تمھارا مال جاتا رہا ہی
اسلیئے غمخواری کو آئے ہین اوسنے کہا ہان مال تو گیا مگر اوسکی وجہ سے تین شکر مجھپر
واجب ہوے ایک یہ کہ اور لوگ میرا مال لے گئے مین نے کسی کا مال نہین لیا دوسرے
نصف مال میرے پاس باقی ہے تیسرے مال گیا مگر دین سلامت ہی آپنے اپنے
ہمراہیون سے کہا یہ نصیحتین ہین لکھ لو پھر اوس سے کہا تو آگ کی کیون پرستش
کرتا ہی اوسنے کہا تا کہ قیامت مین آگ مجھے نہ جلائے اور اللہ کا قرب حاصل
کرادے آپنے فرمایا آگ اسقدر کمزور ہوتی ہی کہ اگر چھوٹا سا بچہ اوسپر تھوڑا سا پانی ڈالدے
تو بجھ جائیگی دوسرے ستر برس سے تم اسکی پرستش کرتے ہو ابتک اسنے تمھارے ساتھ کیا

وفا کی جو قیامت مین وفا کی امید ہو اوسکے دل مین آپ کے فرمانے کا اثر ہوا اور کہنے لگا اگر آپ میرے چار سوالون کا کافی جواب دیدین تو مین مسلمان ہو جاؤن وہ سوال یہ ہین کہ اللہ نے مخلوق کو کیون پیدا کیا اور اگر پیدا کیا تو رزق کیون دیا اور اگر رزق دیا تو پھر کیون مارا اور اگر مارا تو پھر کیون جلائیگا آپ نے فرمایا مخلوق کو اسلیے پیدا کیا کہ اوسکی خالقیت کو پہچانین رزق اسلیے دیا کہ اوسکی رزاقی جانین مارا اسلیے کہ اوسکی قہاری معلوم کرین پھر اسلیے جلائیگا کہ اوسکی قادری سے آگاہ ہون پھر اوسنے کہا مین آگ کی آزمائش کرنا چاہتا ہون آپ نے دیر تک اپنا ہاتھ آگ مین رکھا کچھ اثر آگ نے نہ کیا وہ یہ حال دیکھکر مسلمان ہو گیا اوسکے مسلمان ہونے کے بعد آپ چیخ مار کے بیہوش ہو گئے دیر کے بعد جب ہوش آیا تو لوگون نے بیہوشی کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب بہرام مسلمان ہوا تو ندائے غیبی ہوئی کہ ستر برس کے بعد بہرام ایمان لایا اور تو ایک مدت سے مسلمان ہی دیکھین تو آخری وقت کیا لاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ تمام عمر مین کبھی رات کو نہین سوئے لوگون نے کہا اگر کبھی کبھی آپ استراحت فرمالیا کرین تو کیا قباحت ہی آپ نے فرمایا جسکے لیے دوزخ دہکائی جاتی ہو اور جنت آراستہ کیجاتی ہو اور اوسے یہ معلوم نہو کہ کہان اوسکا ٹھکانا ہی اوسے نیند کیونکر آسکتی ہی آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ فلان شخص میری غیبت کرتا ہی تو مین اوسکو زر و سیم دیتا کیونکہ جسکی کوئی غیبت کرتا ہی اوسکے لیے ثواب ہوتا ہی اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اوسکی عبادت کرو اور دنیا مین نہ پھنسو اسلیے کہ دنیا مین پھنسنے والا بلا اور مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ زاہد زمانہ عابد یگانہ تھے آپ حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ کے

Marfat.com

مریدا اور حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کے پیر تھے
نقل کیا ہی۔ کہ سن بلوغ سے آخر عمر تک کوئی دم آپ یاد الٰہی سے غافل نہ رہے
اور صدق و اخلاص مین آپ نے زندگی بسر کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ ہمارے زمانے کے صدیق ہین آپ کے ارشادات شناخت نفس اور اوسکے مکر و فریب سے بیچنے مین بہت ہین آپ لوگون سے کہا کرتے تھے کہ اگر مخلوق میرے بعد تمسے پوچھے کہ تمنے حاتم سے کیا سیکھا تو یہ نہ کہنا کہ ہمنے علم و حکمت سیکھی ہی بلکہ کہنا ہمنے اونسے دو چیزین سیکھین ایک خوشی اوس شی پر جو اپنے قبضہ مین ہی دوسرے نا امیدی اوس شی سے جو اپنے قبضہ مین نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا شایستہ کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا جو خالق سے ڈرے اور خلق سے نا امید ہو۔ آپ کی صحبت مین بیٹھکر بہتون نے مراتب علیا حاصل کیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی اور اتفاق سے آپ کے سامنے اوسکا ریاح صادر ہوا وہ شرمندہ ہوئی آپ نے اوس سے کہا مین بہرا ہون آواز سے مسئلہ پوچھے پھر اوسنے بلند آواز سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب دیدیا اور اوسوقت صرف اوس عورت کی شرمندگی مٹانے کیلیے آپ بہرے بن گئے تھے تاکہ وہ سمجھے کہ ریاح صادر ہونے کی انکو خبر نہین ہوئی اوسکے بعد جبتک وہ عورت زندہ رہی آپ بہرے بنے رہے اسی لیے آپ کو اصم کہتے ہین
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ نے بلخ مین وعظ کہتے کہتے فرمایا الٰہی اس محفل مین جو سب سے زائد گنہگار ہو اوسکو بخشدے اور وہان ایک کفن چور بھی تھا جب شب ہوئی تو وہ قبرستان مین جاکر کفن چرانے کو قبر کھولی تو آواز آئی آج ہی تو حاتم اصم کی محفل مین تو بخشا گیا ہی اور آج ہی پھر گناہ کرنے پر آمادہ ہی اوس نے اپنے فعل سے توبہ

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد رازی رحمۃ اللہ کہتے ہین مین نے کبھی آپ کو غصہ کرتے نہین دیکھا سوا ایک مرتبہ کے اوسکا قصہ یہ ہی کہ آپ بازار مین جا رہے تھے آپکے ایک شاگردنے بقال سے کچھ قرض لیا تھا اور بقال بہت سخت کلامی سے اپنے دام مانگ رہا تھا آپنے فرمایا اسقدر سخت کلامی نہ کر اوسنے کہا مدت سے انپر میرے دام باقی ہین سخت کلامی نہ کرون تو کیا کرون مین تو ابھی دام لے لونگا غصہ مین آکر آپ نے اپنی چادر زمین پر ڈالدی تمام بازار سونے سے پر ہوگیا اور حالت غیظ مین آپ نے بقال سے کہا اپنے دام بھر سونا لے اگر زائد لیگا تو تیرا ہاتھ خشک ہو جائیگا اوسنے بسبب طمع اپنے دام سے زائد لیا فورًا ہاتھ خشک ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکی دعوت کرنے آیا تین شرطون پر آپ نے دعوت منظور کی ایک یہ کہ جہان مین چاہونگا بیٹھونگا دوسرے جو چاہونگا کھاونگا تیسرے جو مین کہون تمھین کرنا ہوگا دعوت مین جاکر جوتون کے پاس آپ بیٹھے اور اپنے پاس سے روٹیان نکالکر تناول فرمائین جب دستارخوان سے اوٹھے تو میزبان سے کہا کہ ایک توا گرم کر لاؤ جب وہ آیا تو آپ نے اوس گرم توے پر کھڑے ہوکر کہا مین نے دو ٹکیان کھائی ہین پھر اوس پر سے اوترکر حاضرین محفل سے کہا اگر تمھارا یہ اعتقاد ہو کہ قیامت مین ذرے ذرے کا حساب دینا ہوگا تو اس جلتے توے پر کھڑے ہو سب نے کہا ہمارا یہ اعتقاد ضرور ہی لیکن ہم اس توے پر کھڑے نہین ہو سکتے آپ نے فرمایا جب تم اس توے پر کھڑے ہوکر صرف اسوقت کا حساب نہین دے سکتے تو قیامت کی زمین پر جو سراسر آگ کی طرح ہوگی تمام عمر کا حساب کیونکر دوگے اللہ تعالی فرماتا ہی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم یعنے قیامت کے دن تمام نعمتونکا سوال تمسے کیا جائیگا کچھ اسطرح آپنے بیان کیا کہ گویا میدان حشر سب کے سامنے تھا اور سب اہل محفل بیقرار ہو کر روئے۔

نقل کیا ہی کہ کسی مالدار نے آپ کو کچھ مال دینا چاہا آپ نے نہ لیا اور فرمایا مجھے

Marfat.com

خوف ہی کہ مال لیکر تیرے مرنے کے بعد مجھے اللہ سے یہ کہنا پڑیگا کہ زمین کا روزی دینے والا مر گیا اب تو میری خبر لے۔ کسی نے آپ سے پوچھا آپکو روزی کہاں سے ملتی ہی آپ نے فرمایا اللہ کے خزانہ سے اوسنے کہا آپ لوگون کو دھوکا دیکر اونکا مال کھاتے ہین آپ نے کہا مین نے کبھی تیرا مال بھی کھایا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تو مسلمان ہوجاتا اوسنے کہا آپ یون ہی حجت کیا کرتے ہین آپ نے کہا مین حجت نہین کرتا بلکہ قیامت کے دن اللہ اپنے بندون سی حجت طلب کریگا اوسنے کہا یہ سب باتین ہی باتین ہن آپ نے فرمایا انکو باتین خیال نہ کر یہ وہ پسندیدہ احکام ہن کہ انھین کی وجہ سے تیرے باپ پر تیری مان حلال ہوئی پھر اوسنے پوچھا کیا درصل آپ کو آسمان ہی سے روزی ملتی ہی آپ نے فرمایا میری روزی کیا تمام عالم کی روزی آسمان سی آتی ہی اللہ جلشانہ فرماتا ہی وفی السماء رزقکم وما توعدون اوسنے کہا اگر ایسا ہی ہی تو آپ ایک جگہ پر لیٹ رہیے تو مین دیکھون کیونکر آپ کو روزی ملتی ہی دو سال تک آپ ایک گھوارے مین لیٹے رہے برابر روزی آپ کے منھ مین اللہ کیطرف سے آتی تھی پھر اوسنے پوچھا کہ آپ نے کسی کو بغیر بوئے کاٹتے ہوے بھی دیکھا ہی آپ نے فرمایا ہان تیرے سر کے بال ہی ہین کہ تو بغیر بوئے کاٹتا ہی پھر اوسنے کہا آپ ہوا یا زمین مین جائیے دیکھون آپ کو کیونکر روزی ملتی ہی آپ نے فرمایا اللہ ہوا پر طائرون کو اور زمین پر چیٹیون کو رزق دیتا ہی وہ خاموش ہوا اور توبہ کی۔ پھر آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا خلق سی طمع ترک کیے خالق کی عبادت اسطرح کر کہ سوا اوسکے کوئی نجانے اور مخلوق کی خدمت کر تاکہ مخلوق تیری خدمت کرے۔ اور کسی شخص نے آپ سے پوچھا آپ کہان سی رزق پاتے ہین آپ نے فرمایا وللہ خزائن السموات والارض مجھے اللہ کے خزائن زمین و آسمان سی رزق ملتا ہی

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ سے پوچھا کہ آپ روزی کی تلاش کرتے ہین یا نہین اونھون نے کہا تلاش کرتا ہون آپ نے پوچھا وقت سے پہلے

Marfat.com

یا وقت سے پیچھے یا وقت ہی پر تم روزی تلاش کرتے ہو امام احمد حنبل رحمہ اللہ جیسے پوچھ رہے تھے جو چیز کہ اگر کہوں وقت سے پہلے تو یہ کہینگے تم وقت ضایع کرتے ہو اور اگر کہوں وقت سے پیچھے تو یہ کہیں گے جو چیز گذر گئی اوسکی تلاش فضول ہی اگر کہوں وقت ہی پر تو یہ کہینگے موجود شی کو تلاش کرنا بیکار ہی ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اسکا جواب یوں دینا چاہیے تھا کہ تلاش روزی ہمپر نہ فرض ہی نہ واجب نہ سنت جو اس سے باہر ہو اوسکی تلاش بے سود ہی اور روزی ہمکو ڈھونڈھتی ہی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی روزی خود تمھارے پاس آتی ہی ہم اوسے کیوں ڈھونڈین۔ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا علینا ان نعبدہ کما امرنا وعلیہ ان یرزقنا کما وعدنا ہمین اللہ کی عبادت کرنا چاہیے جو اوسنے ہمین حکم کیا ہی اور اللہ ہمین رزق دیگا جو اوسنے وعدہ کیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حامد لفاف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ فرمایا کرتے تھے ہر صبح کو شیطان مجھے بہکانے آتا ہی اور مجھسے پوچھتا ہی آج تو کیا کھائیگا کیا پہنے گا کہان رہیگا مین جواب دیتا ہون کہ موت کھاؤن گا کفن پہنون گا قبر مین رہونگا شیطان یہ سنکر چلا جاتا ہی تو بڑا سخت مرد ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ جہاد کو جانے لگے بی بی سے کہا چار مہینے کی خرچ کے لیے کتنے روپیہ دون بی بی نے کہا جتنی میری زندگی آپ جانتے ہون آپ نے فرمایا زندگی میرے ہاتھ مین نہین ہی اونھون نے کہا پھر میری روزی کیونکر آپکے ہاتھ مین ہوسکتی ہی آپ جہاد مین شریک ہوے ایک شخص نے آپ کو مارا اور آپ کے قتل کرنے کو تلوار نکالی کسی طرف سے آکر اوسکے ایک تیر لگا اور خود ہی مر گیا آپنے فرمایا تو نے مجھے مارا یا مین نے تجھے۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے نصیحت چاہی آپ نے فرمایا اگر دوست کا طالب ہی تو اللہ کافی ہی اگر ہمراہی چاہتا ہی تو کراماً کاتبین کافی ہین اگر عبرت چاہتا ہی دنیا

کافی ہے اگر مونس چاہتا ہے قرآن کافی ہے اگر شغل چاہتا ہے عبادت کافی ہے اگر واعظ چاہتا ہے مرگ کافی ہے اور اگر میری باتین تجھے ناپسند ہوئی ہون تو دوزخ تیرے لیے کافی ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے حضرت حامد لفاف رحمہ اللہ سے پوچھا تم کس حال مین ہو اونھون نے کہا سلامت اور عافیت مین آپنے فرمایا سلامت پل صراط پر گذرنے کے بعد اور عافیت جنت مین داخل ہونیکے بعد ہے۔ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کی کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا کہ عافیت سے دن گذرے لوگون نے کہا آپ کو تو ہر وقت عافیت حاصل ہے آپ نے فرمایا مین عافیت اُسے سمجھتا ہون کہ دن بھر مین کوئی گناہ مجھسے نہو۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے بیان کیا فلان شخص نے مال بہت جمع کیا ہے آپ نے پوچھا کیا زندگی بھی جمع کی ہے کہا نہین آپ نے فرمایا پھر مال جمع کرنا مردے کو بیکار ہے کسی نے آپ سے کہا اگر آپ کی کوئی حاجت ہو تو بیان کیجیے آپنے فرمایا میری یہ حاجت ہے کہ نہ تو مجھے دیکھے اور نہ مین تجھے دیکھون کسی نے آپ سے پوچھا آپ نماز کیونکر پڑھتے ہین آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے وضو کرتا ہون اور باطنی وضو یعنے توبہ کرکے مسجد مین داخل ہوتا ہون اور مسجد حرام کو دیکھتا ہون اور مقام ابراہیم کو اپنے سامنے اور جنت کو داہنی طرف اور دوزخ کو بائین طرف اور پل صراط کو زیر قدم رکھتا ہون اور موت کو پیچھے اور اللہ کو سامنے سمجھتا ہون اور دل اللہ کی طرف متوجہ کرکے تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہون اور حرمت کے ساتھ قیام اور ہیبت کے ساتھ قرأت اور عاجزی کے ساتھ رکوع اور عجز کے ساتھ سجدہ اور بردباری کے ساتھ قعدہ کرتا ہون اور نہایت شکر گذاری کے ساتھ سلام پھیر کر نماز ختم کرتا ہون۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ علما کی جماعت کی طرف گذرے فرمایا اگر تمھین گذرے ہوے دن پر افسوس ہے اور آج کو غنیمت جانتے ہو اور کل جو پیش آئیگا اوس سے

خائف ہو تو خیر ورنہ تمھارے لیے دوزخ ہی اور فرمایا اللہ جلشانہ نے تین چیزین تین چیزون مین رکھی ہین فراغت عبادت مین اخلاص خلق سے نا امیدی مین نجات عبادت کے بجالانے مین تاکہ نجات کی امید مین انسان اللہ کا فرمانبردار بندہ بنے اور فرمایا کبر حرص خود آرائی کی حالت مین موت سے ڈرنا چاہیے کیونکہ تکبر کرنے والے کو اللہ مثل متکبرون کے اور حرص کرنیوالے کو مثل حارصون کے اور خود آرائی کرنیوالے کو مثل خود آراؤن کے موت دیتا ہی اور فرمایا اس زمانے مین امرا اور سلاطین سے زائد کبر و غرور عالمون اور زاہدون کو ہی اور فرمایا آراستہ باغون پر غرور نہ کرو کیونکہ جنت سے اچھے دنیا کے باغ آراستہ نہین ہوسکتے اور عبادت پر غرور نہ کرو کیونکہ ابلیس باوجود کثرت عبادت مردود بارگاہ الٰہی ہوا اور کثرت کرامت پر غرور نہ کرو کیونکہ یوشع علیہ السلام کے زمانہ مین قوم بنی اسرائیل مین بلعم باعور ایک شخص بڑا زاہد تھا لیکن غرور کیوجہ سے اللہ تعالی نے اوسکے حق مین فرمایا فمثلہ کمثل الکلب اوسکی مثال کتے کے مانند ہی اور فرمایا زہاد اور علما کی صحبت پر غرور نہ کرو۔ کیونکہ ثعلبہ نے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مگر اوسے کچھ مفید نہوئی اور فرمایا دین والون کو تین موتین پیش آتی ہین موت الابیض یعنے گرسنگی اور موت الاسود یعنے صبر و شکیب اور موت الاحمر یعنے خرقہ پوشی اور فرمایا جو شخص دن رات مین ایک منزل قرآن اور چند حکایات صلحا کے اوسکا دین نہ رہنے کا خوف ہی اور فرمایا دل کی پانچ قسمین ہین۔ مردہ دل یہ کافرون کے لیے ہی بیمار دل۔ یہ گنہگارون کے لیے ہی غافل دل۔ یہ تکلم خوارون کے لیے ہی ۔۔۔ون دل۔ یہ یہودیون کے لیے ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وقالوا قلوبنا غلف اور ۔۔۔تے ہین ہمارے دل پردے مین ہین صحیح دل۔ یہ صاحبدلون کیلیے ہی اور فرمایا عمل کرتے وقت اللہ کو ناظر جان اور بات کہتے وقت اللہ کو سمیع جان اور خاموشی کے وقت اللہ کو خاموشی کے سبب سے واقف جان اور فرمایا شہوت تین قسم کی ہوتی ہی

Marfat.com

ایک کھانے مین دوسرے بولنے مین تیسرے دیکھنے مین پس کھانے مین اللہ پر بھروسا کر اور بات سچ کہہ اور دیکھنے سے عبرت حاصل کر اور فرمایا عمل صالح کرتے وقت ریا کو دخل نہ دے اور بولتے وقت طمع کو دور کر اور مروت اور سخاوت کرکے احسان نہ جتا اور جو چیز تیرے پاس ہو اوسمین کنجوسی نہ کر اور فرمایا حرص سے لینے والا اور رشک سے منع کرنیوالا منافق ہی اور فرمایا جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد مخفی یعنے شیطان سے ایسا جہاد کر کہ وہ لعین عاجز ہو جائے دوسرے جہاد علانیہ یعنے فرائض کا ادا کرنا تیسرے کفار سے جہاد کرنا یہانتک کہ اونھین مارے یا خود مرجائے اور فرمایا انسان کو نفس کی ساتھ سختی اور مخلوق کے ساتھ بردباری کرنا چاہیے اور فرمایا ابتدا زہد کی توکل اور وسط صبر اور آخر اخلاص ہی اور فرمایا ہر چیز کے لیے زینت مقرر ہی اور عبادت کی زینت خوف ہی اور خوف کی علامت امید سے کوتاہی کرنا ہی پھر یہ آیت پڑھی الا تخافوا ولا تحزنوا یعنے یہ کہ نہ ڈرو اور نہ خوف کرو اور فرمایا مرضی الٰہی پر راضی رہنے والے کو اللہ دوست رکھتا ہی اور ایفاے وعدہ کرنے سے مرتبہ زائد ہوتا ہی اور فرمایا تعجیل کرنا حرکت شیطانی ہی مگر مہمان کے آگے کھانا رکھنے مین اور میت کی تجہیز و تکفین مین اور بالغہ کے نکاح مین اور اداے دین مین اور گناہ سے توبہ کرنے مین تعجیل اولی ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کوئی چیز کسی سے نہین لیتے تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا لینے مین میری ذلت اور اوسکی عزت ہوتی ہی اور نہ لینے مین برعکس ایکبار کسی سے آپ نے کچھ لیا تعجباً لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے منظور تھا کہ اوسے مجھسے زائد عزت حاصل ہو جائے۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ بغداد مین گئے خلیفہ نے آپ کو بلایا اوسکے سامنے جا کر آپ نے کہا السلام علیک یا زاهد اوسنے کہا مین زاہد نہین ہون بلکہ آپ زاہد ہین آپ نے فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہی قل متاع الدنیا قلیل ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے

Marfat.com

کہدو کہ پونجی دنیا کی قلیل ہے اور تو نے قلیل پر قناعت کی پس تو زاہد ہوا مین دنیا اور آخرت پر بھی قانع نہین ہوتا پھر مین کیونکر تیرے خیال کے مطابق زاہد ہو سکتا ہون۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمہ اللہ صوفیون مین صاحب مرتبہ اور بزرگ تھے بلکہ اس فرقہ کے پیشوا اور مقتدا تھے آپ بڑے شب بیدار اور فاقہ کش تھے آپکو صغر سنی ہی مین کشائش حاصل ہوئی آپ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الست بربکم کہا اور مین نے بلی جواب دیا آپ تین برس کے سن مین تمام رات اپنے ماموں حضرت محمد بن سوار رحمہ اللہ کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے ایک دن آپ نے انسے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ عرش کے آگے تا ابد مین سر بسجدہ ہون اونھون نے کہا اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کرنا اور ایک بار ہر شب کو اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاھدی کہہ لیا کرو آپ نے اس دعا کو روزانہ پڑھنا اختیار کیا کچھ دن کے بعد اونھون نے کہا اب سات بار یہ دعا پڑھا کرو آپ سات بار پڑھنے لگے پھر کچھ دن کے بعد اونھون نے کہا اب یہ دعا پندرہ بار پڑھا کرو اور تا زیست کبھی ترک نہ کرنا آپ نے پندرہ بار پڑھنا اختیار کیا اسکی بدولت ایک حلاوت آپ کو پیدا ہوئی کئی برس تک آپ پندرہ بار یہ دعا پڑھتے رہے پھر گوشہ نشینی اختیار کر کے عبادت الٰہی مین بدل و جان مشغول ہوے۔ آپ فرماتے ہین کہ پھر مین نے قرآن پڑھا جب مین سات برس کا ہوا تو ہمیشہ روزہ رکھنے لگا اور جو کی روٹی سے افطار صوم کرتا تھا بارہ برس کے سن مین مجھے ایک مسئلہ درپیش ہوا جسے کوئی حل نہ کر سکا مین نے بصرے کا سفر کیا وہان حضرت حبیب حمزہ رحمہ اللہ نے جو بڑے عابد و زاہد تھے اوسکو حل کر دیا کچھ دنون تک مین نے اونکی خدمت مین فیوض حاصل کیے پھر تستر کو واپس آیا اور معمول کر لیا کہ دنکو روزہ

Marfat.com

رکھتا اور شب کو ایک دقیہ یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جو کی سوکھی ٹکیا کھاتا پھر مین نے کچھ دنون تین شبانہ روز روزہ رکھا اور اسی قدر ٹکیا سے فطار کیا پھر سات شبانہ روز پھر پچیس شبانہ روز مین نے روزہ رکھا اور اسی قدر وزن کی ٹکیا سے افطار کیا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ بعض روایت مین ہی کہ ستر شبانہ روز کے بعد آپ نے افطار کیا اور کبھی چالیس شبانہ روز کے بعد صرف ایک بادام تناول فرمایا اور آپ نے فرمایا ہی کئی برس تک مین نے اپنے کو بھوکا اور آسودہ ہو کر آزمایا شروع مین تو البتہ بھوکے رہنے سے کمزوری اور آسودہ ہونے سے قوت معلوم ہوتی تھی لیکن آخر مین بھوک سے قوت اور آسودگی سے کمزوری معلوم ہونے لگی مین نے دعا کی ای اللہ مجھے یہ قوت عطا کر کہ آسودگی کو گرسنگی مین اور گرسنگی کو آسودگی مین تیرے ہی جانب سے خیال کرون آپ اکثر شعبان مین روزے رکھا کرتے تھے اسلیے کہ اس مہینہ مین روزے رکھنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہی اور ماہ رمضان مین صرف ایکبار کچھ تناول فرماتے اور تمام مہینہ قیام وصیام مین گذار دیتے اور فرمایا توبہ عام خاص نافرمان فرمانبردار سب پر فرض ہی۔ تستر مین لوگون نے آپ کی کفر کا فتوی دیا مگر آپ نے کچھ نہین فرمایا پھر اپنا تمام مال و اسباب خیرات کر کے مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور نفس سے عہد کر لیا کہ اب مجھسے کچھ نہ مانگنا جب آپ فاقے کرتے ہوے کوفہ مین داخل ہوے تو نفس نے آپ سے کہا اب تو بھوک کی بہت شدت ہی اگر آپ مجھے روٹی اور مچھلی یہان دیدین تو مین مکہ معظمہ تک آپسے کچھ نہ مانگون گا کوفہ مین آپ نے دیکھا کہ ایک مقام پر اونٹ چکی مین بندھا چکی کو کھینچ رہا ہی چکی کے مالک سے پوچھا دن بھر کی مشقت کے عوض مین تم اونٹ کے مالک کو کیا دیتے ہو اوسنے کہا دو دینار آپ نے فرمایا اونٹ کو کھولدو اور مجھے اوسکے عوض باندھدو شام کو مجھے ایک دینار دینا اوس نے منظور کیا دن بھر آپ نے چکی کھینچی شب کو جب ایک دینار ملا تو روٹی اور مچھلی تناول فرما کر کہا ای نفس یاد رکھ کہ جب تو مجھ سے کچھ مانگے گا اسی طرح تمام دن مشقت کرنا ہوگی

Marfat.com

پھر آپ مکہ معظمہ مین داخل ہوکر حج سے فارغ ہوے اور بہت بزرگان دین سے ملاقات کی اور اسکے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے مرید ہوکر تستر واپس آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ پیٹھ دیوار سے نہ لگاتے اور پاؤن نہ پھیلاتے اور سوال کا جواب نہین دیتے تھے۔ ایکبار آپ کے پاؤن کی اونگلیون مین چار مہینے تک درد رہا اوسکی وجہ سے آپ اونگلیون کو باندھے رہے ایک شخص نے سبب پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا پھر وہ شخص مصر مین جاکر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ملا تو دیکھا کہ اونکی پاؤن کی اونگلیان بھی بندھی ہوئی ہین سبب پوچھا اونھون نے کہا چار مہینے سے اونگلیون مین درد ہی اسی لیے باندھے ہوے ہون حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ جبدن سے انکے پاؤن مین درد ہوا اور انھون نے اونگلیان باندھین اوسیدن حضرت کے بھی درد ہوا اور آپ نے بھی اونگلیان باندھین پھر اون درویش نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے سامنے حضرت سہل کا ذکر کیا حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا سواے سہل کے ایسا کوئی نہین ہی کہ میرے درد سے آگاہ ہوکر میری اتباع کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار تستر مین آپ نے دیوار سے پیٹھ لگائی اور پاؤن پھیلا کر فرمایا سلونی عما ید الکم جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھو لوگون نے کہا سوا آج کے کبھی آپ نے دیوار سے پیٹھ نہین لگائی اور پاؤن نہین پھیلائے اور کسی کے سوال کا جواب نہین دیا آج آپ خود سوال کرنے کی لوگون کو اجازت دے رہے ہین اسکا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا جبتک اوستاد زندہ رہے اوسکا ادب لازم ہی لوگون نے وہ دن اور تاریخ اور وقت لکھ لیا پھر دریافت سے معلوم ہوا کہ اوسی دن اوسی تاریخ وہی وقت حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا تھا۔

نقل کیا ہی کہ عمرو لیث ایک بار ایسا بیمار ہوا کہ اطبا علاج سے عاجز آگئے

Marfat.com

مایوس ہوکر اوسنے آپ کو بلایا اور دعا کا طالب ہوا آپ نے فرمایا دعا اوس شخص کے حق میں قبول ہوتی ہی جو توبہ کرے پہلے تو توبہ کر اور قیدیوں کو رہائی دے اوسنے تعمیل حکم کی پھر آپ نے دعا میں فرمایا اے اللہ جسطرح تو نے اپنی نافرمانی کی ذلت اسے دکھائی اسی طرح میری عبادت کی عزت دکھادے آپکا یہ کلام ختم ہونے نہیں پایا تھا کہ وہ صحیح وسالم ہوکر اوٹھ کھڑا ہوا اوسنے مال بیشمار آپ کی نذر کیا آپ نے قبول نہ کیا اور چلے آئے ایک مرید نے جو آپ کے ہمراہ تھا آپ سے کہا کہ اگر آپ نذر لے لیتے تو میرا قرض ادا ہوجاتا آپ نے فرمایا تجھے زر چاہیے تو دیکھ اوسنے جسطرف نظر کی سونا ہی سونا نظر آیا پھر آپ نے فرمایا جسے اللہ نے یہ رتبہ دیا ہو وہ زر کا طالب نہیں ہوسکتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سماع بہت سنتے تھے اور سماع سنتے وقت آپ کی یہ حالت ہوتی تھی کہ گو کیسی ہی سردی ہو مگر آپ پسینے میں غرق ہوجاتے تھے اوسوقت اگر علما آپ سے کچھ دریافت کرتے تو آپ فرماتے اسوقت مجھسے کچھ نہ پوچھو کیونکہ اسوقت میرا کلام تمھیں مفید نہوگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ پانی کی سطح پر چلتے مگر آپ کا پاؤں نہ بھیگتا لوگوں نے پوچھا ہمنے سنا ہی آپ بغیر کشتی کے پانی پر چلتے ہیں آپ نے فرمایا مسجد کے موذن سے پوچھو یہ راست گو ہی اوس سے جب دریافت کیا گیا تو اوسنے کہا اسکا تو مجھے علم نہیں ہاں اتنا جانتا ہوں کہ ایکبار آپ حوض میں نہا رہے تھے پاؤں پھسلا قریب تھا کہ گر پڑتے لیکن میں نے آپکو سنبھال لیا شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ نے کہا ہی آپ بڑے صاحب کرامت تھے لیکن آپ اپنے کو لوگوں سے بہت چھپاتے تھے

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کے سامنے مسجد میں ہوا پر سے ایک کبوتر گرا آپ نے کہا شاہ کرمان مر گیا دریافت سے آپکا قول صحیح پایا گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نماز جمعہ سے قبل آپ کے پاس آئے دیکھا کہ آپ سر

Marfat.com

قریب ایک سانپ بیٹھا ہی پوچھا کہ مین آؤن آپ نے فرمایا آؤ جب وہ قریب آئے تو فرمایا جو شخص آسمان کی حقیقت نہین جانتا وہ زمین کی چیزون سے ڈرتا ہی پھر پوچھا نماز کے بارے مین کیا کہتے ہو اون بزرگ نے کہا یہان سے جامع مسجد ایکدن رات کے فاصلہ پر ہی آپ نے اونکا ہاتھ پکڑا اور دم بھر مین جامع مسجد کے اندر تھے نماز کے بعد اون بزرگ نے لوگون کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا کلمہ پڑھنے والے بہت اور مخلص کم ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیر اور درندے آپ کے پاس آتے آپ اونھین کھانا دیتے اور مہربانی سے پیش آتے اسی لیے ابتک آپ کے مقام سکونت کو بیت السباع کہتے ہین

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو جلدی جلدی پیشاب ہونے کا مرض ہوگیا تھا لیکن عبادت اور وعظ کے ختم تک پیشاب موقوف رہتا تھا اور دوسرے اوقات مین بہت جلد جلد پیشاب ہوا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے اپنے ایک مرید کو اسد رحمہ اللہ اللہ کہنے کا خوگر کردیا تھا کہ سوتے مین بھی وہ اللہ اللہ کہا کرتا ایک بار اوسپر چھت گر پڑی اور سر سے بہت خون نکلا ہر خون کے قطرے سے صورت اللہ کی پیدا تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا بصرہ مین ایک نانبائی بڑا صاحب ولایت ہی آپ کا ایک مرید بصرے گیا اوس نانبائی کو ڈاڑھی پر ڈھاٹا باندھے ہوے دیکھا دل مین کہنے لگا یہ کیسا صاحب ولایت ہی جو آگ کے خوف سے ڈھاٹا باندھے ہوے روٹی پکاتا ہی پھر اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام دیکر کہا تو نے پہلے ہی مجھے حقیر سمجھ لیا ہی میری بات سے تجھے کیا فائدہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار جنگل مین آپ کو ایک بڑھی عورت پریشان حال ملی آپ نے اوسے کچھ دینا چاہا اوسنے اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر مٹھی بند کرلی پھر مٹھی کھولی

Marfat.com

تو اوسمین سوناتھا آپ سے کہا تو جیب سے مال نکالتا ہی اور مجھے غیب سے ملتا ہی
یہ کہکر غائب ہوگئی آپ اوسے تلاش کرتے ہوے کعبہ پہونچے جب طواف مین مشغول ہوئے
تو دیکھا کہ کعبہ اوس عورت کا طواف کر رہا ہی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے کہا جو کعبہ مجھے
آتا ہی اوسے کعبہ کا طواف ضروری ہی اور جو بے اختیار ہوکر آتا ہی کعبہ اوسکا طواف کرتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے ایک بزرگ سے ملاقات کی جو دن رات دریا
مین رہتے اور پنجوقتہ نماز کو باہر آتے تھے لیکن اونپر پانی کچھ اثر نہین کرتا تھا اور
فرمایا مین نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور ایک چڑیا لوگون کو پکڑ پکڑ کر
جنت مین داخل کر رہی ہی مجھے خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی ندا سنائی دی یہ دنیا کا تقوی
ہی آج صاحب تقوی کو جنت اوسکی وجہ سے مل رہی ہی اور فرمایا ایک بار
مین نے دیکھا کہ مین بہشت مین ہون اور وہان تین بزرگ شخصون سے مین ملا مین نے
اونسے پوچھا دنیا مین سب سے زائد کون چیز خوفناک آپ کو پیش آئی اونھون نے کہا
خاتمے کا خوف سب سے زائد خوفناک ہی اور فرمایا اللہ نے روح حضرت آدم علیہ السلام
کے جسم مین اپنے حبیب کے نام سے پھونکی اور اونکی کنیت ابو محمد رکھی اور تمام اشیا کی
ابتدا اپنے حبیب کے نام سے کی اور آپ کو خاتم الانبیا کا خطاب دیا اور فرمایا مین نے
شیطان کو خواب مین دیکھکر اوس سے دریافت کیا کہ کون چیز سخت زائد ہی اوسنے کہا بندون
کا اللہ کے ساتھ راز و نیاز اور فرمایا مین نے ایک مقام پر شیطان کو گرفتار کرکے کہا جبتک
تو توحید کو بیان نہ کریگا مین تجھے نہ چھوڑونگا اوسنے اس شد و مد سے مسئلہ توحید کی
شرح کی کہ ہرگز کوئی عارف نہین کرسکتا ہی اور فرمایا اکل حرام ترک کرنیوالے کو
بیحد اجر ملتا ہی اور فرمایا شراب سے پیٹ بھرنے کو مین پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے اچھا
سمجھتا ہون لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا شراب سے انسان مست اور بے عقل
ہوجاتا ہی اور شہوت جاتی رہتی ہی لوگون کی غیبت نہین کرسکتا اور کھانا کھانے سے

خواہش نفس زائد ہوتی ہی اور نفس اپنی مرادین طلب کرتا ہی اور فرمایا اوسکو خلوت
مفید نہین ہوتی جو اکل حلال سے محروم ہوا اور اکل حلال جسے اللہ دے وہی پا سکتا ہی
اور فرمایا بغیر بھوکے رہنے کی عبادت قبول نہین ہوتی اور فرمایا جو گرسنگی درویشی خواری
قناعت کو دوست رکھتا ہی اوسی کو درستی عبادت ملتی ہی اور فرمایا بھوکے کو شیطان
نہین بہکاتا اور فرمایا حرام روزی کھانے والے کے تمام اعضا گناہ کرنے کی طرف راغب
ہوتے ہین اور حلال روزی کھانیوالے کے تمام اعضا عبادت کیطرف متوجہ ہوتے ہین
اور فرمایا اللہ کا ذکر کرنا روزی ہی اور فرمایا مخلوق کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اللہ کے لیے
نفس سے لڑے دوسرے وہ جو خالق کیلیے خلق سے لڑے تیسرے وہ کہ نفس کے لیے اللہ
سے لڑے اور فرمایا گناہ سے باز رہنے والے کو تقوی حاصل ہوتا ہی۔ اور فرمایا جس عمل
مین پیشوا کی پیروی نہین وہ نفس کیلیے عذاب ہی اور فرمایا جبتک بندہ اپنے کو نیست
کرکے اللہ کی عبادت نہین کرتا اوسکی عبادت قبول نہین ہوتی اور فرمایا سوا صدیق اور
زندیق کے کسی کا دل کشادہ نہین ہوا اور فرمایا اوس وقت تک بندے کا ایمان کامل نہین
ہوتا ہی جبتک اوسکا عمل کامل نہو ورع سے اور ورع خلاص سے اور اخلاص مشاہدے
سے اور خلاص ماسوی اللہ کی ترک کرنیکو کہتے ہین اور فرمایا خوف کرنے والون مین
مخلص بہتر ہی اور مخلصون مین بہتر وہ لوگ ہین جنکا اخلاص موت تک رہی اور فرمایا
دل کی تعریف اوس سے پوچھو جو مخلص ہو اور فرمایا مخلصون کو بلا اور آفت مین ڈالکر
اللہ تعالی آزماتا ہی اگر وہ ثابت قدم رہے تو اپنا قرب دیتا ہی ورنہ جدائی مین
مبتلا کرتا ہی۔ اور فرمایا خدا کی پرستش نہ کرنے والا خلق کی پرستش کرتا ہی اور فرمایا
سوا اللہ کے کسی شی سے دل کو آرام دینا حرام ہی اور فرمایا جو اوامر و نواہی پر عامل نہو
معرفت الہی اوسے حاصل نہین ہوتی ہی اور فرمایا جس وجد و حال پر قرآن و حدیث
شاہد نہون باطل ہی اور فرمایا خودی کو فراموش کرنا پاکی حاصل کرتا ہی اور فرمایا

Marfat.com

ہمت وہ ہی کہ زیادہ طلب کرے جب تمام ہو مقصد تک پہونچے یا بیچ مین رہجاوے اور اگر مقصد ظہور مین نہ آیا تو ضرور کوتاہی ہمت ہی۔ اور فرمایا جو کوئی ایک نفس سے دوسرے نفس کے ساتھ بغیر یاد آلہی کے نقل کرتا ہی اوسکی عمر ضائع ہوتی ہی اور فرمایا عالم کا مرتبہ اورون سے زائد ہی اور علامت عالم کی یہ ہی کہ تقدیر ازلی پر راضی رہے اور علما کی تین قسمین ہین ایک عالم علوم ظاہری جو اپنے علوم ظاہری کو اہل ظاہر کے سامنے ظاہر کرتے ہین دوسرے عالم علوم باطنی جو اپنے علوم باطنی کو اہل باطن کے سامنے ظاہر کرتے ہین تیسرے وہ عالم ہین جنکا علم سوا اونکے اور اللہ کے کوئی نہین جانتا اور فرمایا جو شخص جان و مال کو اللہ پر فدا کرتا ہی اوسی کے لیے آفتاب و ماہتاب کا طلوع اور غروب ہونا زیبا اور عمدہ ہی اور فرمایا سب سے بڑا گناہ جہل ہی اور فرمایا فقرا کو حقارت سے نہ دیکھو کیونکہ اکثر انمین نائب و وارث انبیا کے ہوتے ہین اور فرمایا اتباع قرآن اور سنت اور اوامر و نواہی اور اکل حلال اور ادائے حقوق اور کسیکو آزار نہ دینا میرے اصول ہین اور فرمایا مذہب اسلام کے تین اصول ہین پہلے اخلاق اور افعال مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی اتباع کرنا دوسرے حلال روزی کھانا تیسرے افعال مین اخلاص پیدا کرنا اور فرمایا سب سے پہلے انسان کو توبہ لازم ہی اور جبتک خاموشی اختیار نہ کرے توبہ حاصل نہین ہوتی اور بغیر خاموشی اختیار کیے ہوے انسان خلوت نشینی کا لطف نہین پاتا اور خلوت نشینی کا لطف بغیر اکل حلال کے نہین ملتا اور اکل حلال بغیر حقوق اللہ ادا کیے ہوے ملنا دشوار ہی اور حقوق اللہ جبتک تمام اعضا کو نگاہ نہ رکھے ادا نہین ہوتے اور یہ جتنی باتین ہمنے بیان کین بغیر توفیق آلہی کے نہین ملتین اور فرمایا عبودیت کا پہلا مقام اپنے اختیار سے خالی ہونا اور اپنی قوت قدرت سے بیزار ہونا ہی اور فرمایا سب سے اچھا وہ شخص ہی جو بد خصلتین ترک کرکے نیک خصلتین اختیار کرے اور فرمایا طلب عزت اور خوف درویشی یہ دونون چیزین انسان کو ہلاک

Marfat.com

کرتی ہین اور فرمایا متواضع سے شیطان بھاگتا ہی اور فرمایا درویشی کو توانگری اور بھوک کو سیری اور اندوہ کو خوشی جاننا اور دشمن کے ساتھ دوستی اور دن رات عبادت کرنا بہت اچھا ہی اور فرمایا دعوی اللہ سے دُور کرتا ہی اور عجز سے قرب آلہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا خائف مدعی اور امین خائف نہین ہوتا اور فرمایا ظاہر و باطن ایک نہ رکھنے والا صدق کی بو نہین پاتا اور فرمایا جو بدعتی سے دوستی کرتا ہی اللہ اوس سے اتباع سنت لے لیتا ہی اور جو بدعتی کے افعال سے خوش ہوتا ہی نور ایمان اوس سے لے لیا جاتا ہی اور فرمایا اہل معاصی سے مال لینا حرام ہی اور فرمایا سنت دنیا مین ایسی ہی جیسے آخرت مین جنت اور فرمایا جسے بہشت ملی رنج و غم دور رہے اور جینے سنت کی پیروی کی بدعت اوس سے دور ہوگئی اور فرمایا کسب پر طعن کرنا گویا سنت پر طعن کرنا ہی اور فرمایا متوکل کا کسب درست نہین ہوتا جبتک وہ راہ سنت اختیار نہ کرے اور مددگاری خلق کی نیت نہ کرے اور فرمایا صبر سے عمدہ کوئی چیز نہین ہی اور فرمایا تمام آفتون کی جڑ تھوڑا صبر ہی چیزون مین اور فرمایا عارف وہ ہی جو اپنے کو حق شکر ادا کرنیسے عاجز سمجھے اور فرمایا سب سے زائد عطاے آلہی یہ ہی کہ وہ اپنی یاد تیرے دلمین ڈالتا ہی اور فرمایا اللہ کو بھول جانیسے زائد کوئی گناہ نہین ہی اور فرمایا حرام سے بچنے والا دنیا مین امن پاتا ہی اور فرمایا سب سے زائد متبرک چیز عارف کا دل ہی اسلیے کہ معرفت متبرک شی ہی اور وہ عارف کے دلمین رہتی ہی اگر دل سے زائد کوئی متبرک شی ہوتی تو ضرور معرفت اوسی کو عطا کیجاتی اور فرمایا عارف وہ ہی جسے ہر لحظہ یاد آلہی بڑھتی جائے اور فرمایا اللہ سے زائد کوئی مددگار نہین اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زائد کوئی رہنما نہین اور تقوی سے زائد کوئی توشہ نہین اور صبر سے زائد کوئی عمل نہین ہی اور فرمایا روزانہ اللہ تعالی ندا کرتا ہی کہ اے میرے بندو مین تمھین یاد کرتا ہون مگر تم مجھے نہین یاد کرتے اور مین تمھین اپنی طرف بلاتا ہون اور تم دوسری طرف جاتے ہو اور مین بلا کو تم سے دُور کرتا ہون اور تم گناہ کرکے بلاؤن مین پھنستے ہو تم سے زائد

Marfat.com

کوئی بے انصاف نہین ہی تمھین یہ بھی خیال نہین کہ قیامت کے دن کیا جواب دوگے
اور فرمایا اللہ نے خلق کو پیدا کرکے فرمایا تم مجھسے بھید کہو اگر نہین کہہ سکتے تو میری طرف
دیکھو اگر دیکھ بھی نہین سکتے تو اپنی حاجت مجھسے طلب کرو اور فرمایا بغیر نفس مارے کے
دل زندہ نہین ہوتا اور فرمایا جو شخص اپنے نفس پر قابض ہوا گویا تمام عالم پر اوسنے قبضہ کرلیا
اور فرمایا نفس کی موافقت کرنا صدیقون کا پہلا گناہ ہی اور فرمایا نفس کی مخالفت سے
بہتر کوئی عبادت نہین ہی اور فرمایا جسنے نفس کو پہچانا اللہ کو پہچانا اور جسنے اللہ کو پہچانا
سب کچھ پایا اور فرمایا انتہا معرفت کی حقیقت اور دہشت ہی اور فرمایا اہل معرفت کو
سب سے پہلے یقین عطا ہوتا ہی اور فرمایا صادق بندے پر اللہ ایک فرشتہ مقرر کرتا
ہی جو اوسے جب نماز کا وقت آتا ہی آگاہ کردیتا ہی اگر وہ سو گیا تو جگا دیتا ہی اور
فرمایا کفار اور گنہگار کی توبہ سے بڑھکر نا امیدی زبانی توبہ مین ہی اور فرمایا کلمہ کہنا
خلق پر ضروری ہی لیکن دل سے اعتقاد اور زبان سے اقرار اور عمل سے وفا کرنا لازمی
ہی اور فرمایا اول توبہ اجابت ہی پھر انابت پھر توبہ پھر استغفار اور اجابت فعل سے اور
انابت دل سے اور توبہ نیت سے اور استغفار تقصیر سے ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو کدورت
سے صاف اور تفکر سے پر اور خالق سے نزدیک اور خلق سے دور ہو اور خاک اور زر
اوسکی نظر مین برابر ہون اور فرمایا کم کھانا اور خلق سے بھاگنا اور خالق کی عبادت کرنا
تصوف ہی اور فرمایا توکل پسندیدہ انبیا ہی متوکل کو لازم ہی کہ سنت کی پیروی کرے
اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین کہ متوکل اللہ کے سامنے اسطرح رہے جیسے مردہ غسال کے
سامنے بے حس و حرکت خاموش رہتا ہی اور فرمایا توکل درست نہین ہوتا مگر بذل
روح سے اور بذل روح حاصل نہین ہوتا مگر ترک تدبیر سے اور فرمایا متوکل اوسے
کہتے ہین جو سوال نہ کرے اگر کوئی دے تو نہ لے اگر لے تو خیرات کردے اور فرمایا متوکل کو
حقیقت یقینی اور مکاشفہ اور مشاہدہ حق عطا ہوتا ہی اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین

Marfat.com

کہ وعدۂ الٰہی کو سچ جانے اور فرمایا ہونے اور نہ ہونے دونوں حالتوں میں راضی رہنے کو توکل کہتے ہیں اور فرمایا جو شخص دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کرتا ہی اوسے توکل حاصل ہوتا ہی اور فرمایا تمام چیزوں میں اچھائی برائی دونوں ہیں مگر توکل میں سراسر اچھائی ہی برائی کا نام نہیں اور فرمایا دوستی اسے کہتے ہیں کہ اطاعت میں مستعد ہو اور مخالفت سے دور بھاگے اور فرمایا عیش اوسی کے لیے ہی جو اللہ کو دوست رکھتا ہی اور فرمایا حیا کا رتبہ خوف سے زائد ہی اسلیے کہ حیا خاصان خدا کیلیے ہی اور خوف تمام عالم کے لیے اور فرمایا عبودیت رضاے الٰہی پر راضی ہونے کا نام ہی اور فرمایا دنیا اور آخرت کے فنا ہونے سے نہ ڈرنے کو مراقبہ کہتے ہیں اور فرمایا ایمان خوف و رجا کے درمیان ہی اور فرمایا جسے غرور اور کبر ہوتا ہی خوف و رجا نہیں ہو سکتی اور فرمایا نواہی سے بچنے کو خوف اور اوامر کے ادا کرنے کو رجا کہتے ہیں اور فرمایا علم خوف سے حاصل ہوتا ہی اور فرمایا بڑا خائف وہ ہی جو اس بات سے ڈرے کہ نہیں معلوم اللہ نے میری قسمت میں کیا لکھا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے اپنے خائف ہونے کا دعوی کیا آپ نے فرمایا تیرے میں قطعیت یعنی جدائی ہی تو نے اوس قطعیت کی وجہ سے اللہ کو نہیں پہچانا خوف تجھے کیونکر ہو سکتا ہی اور فرمایا صبر کرنا خوشنودی الٰہی کی امید رکھنے کو کہتے ہیں اور فرمایا مکاشفہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا کو کہتے ہیں یعنے اگر پردہ اٹھا دیا جائے تو میرا یقین زائد ہو اور فرمایا پیروی سنت جوانمردی ہی اور فرمایا زہد تین چیزوں میں ہی اول زہد کھانے اور پہننے میں کہ آخر کھانے کا نجاست اور آخر کپڑے کا پھٹنا ہی اور دوسرے زہد بھائی بندوں میں کہ انجام جدائی ہی اور تیسرے زہد دنیا میں کہ آخر فنا ہی اور فرمایا نفس کو ترک کرنا ورع ہی اور فرمایا نفس کے ساتھ دوستی کرنے والا ایسا ہی جیسے اللہ کے دشمن سے دوستی کرنے والا۔ اور فرمایا سخت

Marfat.com

سفر نفس کو ترک کرکے اللہ کی عبادت کرنا ہی اور فرمایا نفس یا کافر ہوتا ہی یا منافق
یا ریاکار اور فرمایا نفس خدائی کا دعوی کرتا ہی اور فرمایا اللہ کے دوستون سے محبت
پیدا کرنا چاہیے اور فرمایا اللہ نے نیک لوگون کو خیرات اور یقین کی وجہ سے اپنا قرب عطا
کیا ہی اور فرمایا دل کو صاف کرو تاکہ اللہ کا قرب حاصل ہوا ور فرمایا تجلی کی تین قسمین
ہین ایک تجلی ذات جسکو مکاشفہ اور اسرار الٰہی کہتے ہین دوسری تجلی صفات جسکو منبع
نور کہتے ہین تیسرے تجلی حکم ذات جسکو آخرت کہتے ہین اور فرمایا انس اسکا نام ہی
کہ انسان کے اعضا انسان سے اور انسان اللہ سے انس پیدا کرے اور فرمایا
ورع اول درجہ زہد کا اور زہد اول درجہ توکل کا اور توکل اول درجہ معرفت کا
اور معرفت اول درجہ قناعت کا اور قناعت اول درجہ ترک خواہش نفسانی کا اور
ترک خواہش نفسانی اول درجہ رضاے حق کا اور رضاے حق اول درجہ موافقت
کا ہی اور فرمایا سب سے زائد نفس کو اخلاص مشکل ہی اور فرمایا اخلاص قبولیت کو
کہتے ہین جسے قبولیت نہین بے قدر ہی اور اخلاص اسکو کہتے ہین کہ جس طرح تونے
دین اللہ سے حاصل کیا ہی اوسی طرح قیامت مین اوسے واپس کرنا اور راہ سمین
کوئی تغلب اور تصرف نہ کرنا اور فرمایا مشاہدہ عبودیت کو کہتے ہین اور فرمایا گنہگار
کو انس نہین ہوتا اور فرمایا دن بھر ناراستی سے محفوظ رہنے مین شب بھر کی نماز سے
زائد ثواب ہی لوگون نے کہا فلان مرد کہتا ہی کہ مین روزی نہین ڈھونڈھتا جبتک
مجھے روزی ڈھونڈھنے کا حکم نہین ہوتا ہی آپ نے فرمایا یہ قول سوا صدیق
اور زندیق کے کوئی نہین کہتا اور فرمایا دن رات مین ایکبار کھانا کھانا صدیقون کا
کام اور دو بار کھانا مومنون کا کام اور تین بار کھانا چارپایون کا کام ہی اور فرمایا
ادنی درجہ نیک خصلتی کا یہ ہی کہ لوگون کا قصور معاف کرے اور بدی کا بدلہ نہ
اور فرمایا بندے کا خدا کی طرف متوجہ ہونا زہد ہی اور فرمایا گرسنگی اور بیماری اور

Marfat.com

بلا پر صبر کرنے اور ماشاء الله کہنے سے بندہ لطف حق کا مستحق ہوتا ہی۔ اور فرمایا
ذکر الٰہی بھوک کی آگ کو بجھا دیتا ہی اور فرمایا گرسنگی کی تین قسمین ہین ایک جوع طبع
اور یہ محل عقل ہی دوسرے جوع موت اور یہ محل فساد ہی اور تیسرے جوع شہوت
اور یہ محل اسراف ہی اور فرمایا گناہ کو بھول جانا توبہ ہی اور فرمایا بیخوابی اور تنہائی
اور خاموشی اور کم کھانے مین نجات ہی ایک شخص نے کہا مین آپ کی صحبت مین
رہنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا میرے بعد کس کی صحبت مین رہیگا اوسنے کہا الله
کی صحبت مین آپ نے فرمایا اب بھی اوسی کی صحبت اختیار کر اوسنے کہا مین نے
سنا ہی کہ شیر آپ کے پاس آتے ہین آپ نے فرمایا ہان کتا کتے ہی کے پاس آتا ہی
اور فرمایا درویش استغراق مین آسودہ ہوتا ہی اور فرمایا عارفون کی صحبت اختیار
کرنا تمام کامون سے اچھا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے۔ الٰہی مین ناچیز ہون اور تو
مجھے یاد کرتا ہی مجھے یہی خوشی کافی ہی۔ نزع کے وقت لوگون نے آپ سے پوچھا
آپ کے بعد کون آپکا خلیفہ ہوگا اور کون ممبر پر بیٹھکر وعظ کہیگا آپ نے فرمایا
شاد دل گبر میرا خلیفہ ہوگا۔ جاؤ اوسے بلا لاؤ جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے کہا
میرے مرنے کے تیسرے دن ظہر کی نماز پڑھ کے وعظ کہنا۔ اسکے بعد آپ نے انتقال
فرمایا تیسرے دن لوگ جمع ہوے اور وہ گبر آیا اور اپنا لباس آتش پرستی پہنے ہوے
اور زنار باندے ہوے ممبر پر چڑھا اور لوگون سے کہا تمھارے سردار نے مجھے ہادی
بنایا ہی اور فرمایا ہی کہ اے شاد دل تیری آتش پرستی ترک کرنے کا وقت آگیا
اور زنار کھولکے پھینکدیا اور لباس آتش پرستی اوتارکر کلمہ پڑھا پھر لوگون سے
کہا آپکے شیخ نے کہا ہی کہ دیکھو شاد دل مسلمان ہوا اور زنار ظاہری کاٹ ڈالا
اگر تم تمامت مین بھی ہمسے ملنا چاہتے ہو تو زنار باطنی کا توڑو اس کلمہ نے ایسا اثر کیا

Marfat.com

کہ تمام حاضرین بیتاب ہوکر رونے لگے
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے جنازے کے ساتھ مجمع بہت تھا ایک آتش پرست بھی ساتھ تھا لوگون سے کہنے لگا مین دیکھتا ہون کہ آسمان سے غول کے غول ملائکہ آتے ہین اور جنازے کو اوٹھاتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابوطلحہ مالک رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ روزہ دار دنیا مین آئے اور روزے ہی کی حالت مین وفات فرمائی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حالت حیات مین ایک شخص آپ کے سامنے گذرا آپ نے فرمایا یہ صاحب اسرار ہی بعد وفات کسی شخص نے اوسی مرد کو آپکی قبر پر دیکھکر کہا کہ حضرت سہل رحمہ اللہ نے تجھے صاحب اسرار کہا تھا کوئی کرامت دکھا اوسنے قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا اے سہل کہو آپ نے قبر کے اندر سے فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ پھر اوسنے کہا اے سہل جو شخص قبر مین لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہتا ہی اوسکی قبر مین روشنی ہوتی ہی آپ نے قبر کے اندر سے جواب دیا درصل یہ بات سچ ہی اور میری قبر کو اللہ نے روشن کر دیا ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۹ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ مقتداے طریقت پیشواے حقیقت تھے آپ کے والدین ترسا تھے جب اونھون نے آپ کو مکتب مین بھیجا معلم نے کہا کہو ثالث ثلاثہ یعنے خدا تین ہین آپ نے فرمایا یہ غلط ہی بلکہ ھو اللہ الاحد یعنے اللہ ایک ہی معلم نے ایک بار ثالث ثلاثہ نہ کہنے پر آپ کو مارا آپ بھاگ گئے مگر ثالث ثلاثہ نہ کہا اور بھاگ کر حضرت علی بن موسی رضا علیہما السلام کی خدمت مین جا ہوکر مسلمان ہوے اور بعیت کی جب آپ اپنے شہر سے بھاگے تو والدین نے ...

Marfat.com

مین کہا کاشکے وہ آجائے اور جس دین مین چاہے رہے آپ کچھ دنون کے بعد مکان واپس آئے جب آپ کے والدین کو معلوم ہوا کہ آپ دین اسلام پر ہین وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مدت تک آپ نے حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ کی خدمت مین رہکر ریاضت اور عبادت کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد بن طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایکبار مین نے ایک نشان دیکھکر آپ سے پوچھا کل تک یہ نشان نہ تھا آج کیا ہوا آپ چپ ہو رہے جب مین نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا شبکو نماز پڑھنے کے بعد مجھے مکہ معظمہ جانے کا خیال ہوا جب وہان گیا اور طواف سے فارغ ہوا تو چاہ زمزم پر گیا وہان پیر ایا ڈن پھسلا یہ اوسی کا نشان ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بار اپنا قرآن اور مصلی مسجد مین رکھکر دریا پر طہارت کرنے گئے مسجد مین ایک بڑھیا آئی اور قرآن شریف اور مصلی اوٹھا کر چلی راہ مین آپ کو ملی آپ نے گردن جھکا کر (تاکہ وہ بڑھیا نہ دیکھے) فرمایا کیا آپ کا کوئی لڑکا قرآن پڑھتا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا تو یہ قرآن مجھے دیدیجیے اور مصلے مین نے آپ کو بخشدیا وہ آپ کی یہ بردباری دیکھکر شرمندہ ہوئی اور دونون چیزین آپ کو دیدین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کچھ لوگون کے ساتھ جا رہے تھے راہ مین ایک جماعت گانے اور شراب نوشی مین مشغول ملی آپ کی ہمراہیون نے کہا انکے لیے بددعا کیجیے تاکہ یہ تباہ ہو جائین اور انکی برائی کا اثر دوسرون تک نہ پہونچے آپ نے ہاتھ اوٹھا کر فرمایا اے اللہ جیسے تو نے انکو عیش مین رکھا ہی اسی طرح اچھا عیش انکو عطا کر آپ کے ہمراہیون کو اس دعا سے تعجب ہوا جب اوس جماعت کی نظر آپ کے

Marfat.com

پڑھی شراب اور رباب کو پھینک کر آپ کے سامنے آئی اور بیعت سے مشرف ہو کر اعمال قبیحہ سے توبہ کی آپ نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا جو شخص گڑ سے مرے اوسے زہر دینا بیکار ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین عید کے دن مین نے آپکو کھجورین چنتے ہوے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا یہ یتیم لڑکا اسوجہ سے رو رہا ہے کہ سب لڑکے آج نئے کپڑے پہنے ہین اور میرے پاس نہین ہین اسلیے مین کھجورین چن رہا ہون کہ انکو بیچ کر اسکے لیے کپڑے نئے بنادون مین نے کہا اس کام کو مین انجام دونگا آپ اسقدر تکلیف گوارا نہ کرین پھر مین اوس لڑکے کو اپنے ساتھ لیگیا اور نئے کپڑے پہنا کر اوسکے صلے مین مجھے وہ نور عطا ہوا جسکی وجہ سے میری حالت ہی اور ہو گئی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک مسافر آپ کے یہان آیا لیکن سمت قبلہ معلوم نہونے کی وجہ سے اوسنے دوسری سمت نماز پڑھی بعد نماز کے اوسے سمت قبلہ معلوم ہوا تو اوسنے آپ سے کہا جسوقت مین نے دوسری سمت نماز پڑھنے کا قصد کیا آپنے مجھے کیون نہ بتادیا کہ کعبہ اس طرف ہے آپ نے فرمایا درویشون کو دوسرے کے کامون مین دخل دینے کی اوسوقت ضرورت ہوتی ہے جب اونھین اپنے کامون سے فرصت ہو اور اوس مہمان کی آپ نے بہت مدارات کی۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے ماموں حاکم شہر تھے ایکبار اونھون نے صحرا مین آپکو دیکھا کہ ایک کتا آپکے پاس بیٹھا ہے اور آپ ایک نوالہ خود کھاتے ہین اور ایک اوسکو کھلاتے ہین اونھون نے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ کتے کو کھلا رہے ہو آپ نے فرمایا شرم ہی کی وجہ سے مین کتے کو کھلا رہا ہون پھر آسمان کی طرف دیکھا ایک پرندہ ہوا سے اوتر کر آپ کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا لیکن اوسنے اپنی آنکھ اور منھ کو پر سے چھپا لیا

Marfat.com

آپ نے اپنے ماموں سے کہا جو شخص اللہ سے شرم کرتا ہی اوس سے اسیطرح ہر چیز شرم کرتی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کا وضو جاتا رہا آپ نے تیمم کیا لوگون نے کہا دجلہ قریب ہی آپ نے تیمم کیون کیا آپ نے فرمایا مجھے امید نہین ہی کہ وہان پہونچنے تک مین زندہ رہونگا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار ذوق وشوق کی حالت مین آپ ایک ستون سے لپٹ گئے قریب تھا کہ وہ ستون پارہ پارہ ہوجائے آپنے فرمایا ہی کہ تین چیزون مین جوانمردی ہی ایک وفاے بے خلاف دوسرے ستائش بیجود تیسرے عطاے بے سوال اور فرمایا اللہ جسکی گرفت کرتا ہی اوسے مطیع نفس کردیتا ہی اور فرمایا جو ہر حال مین اللہ کو یاد رکھے وہی اللہ کا دوست ہی اور جسکو اللہ دوست بناتا ہی اوسپر خیر کا دروازہ کھولتا ہی اور سر کا دروازہ بند کرتا ہی اور فرمایا بیہودہ گفتگو کرنا گمراہی کی علامت ہی اور فرمایا خواب غفلت سے ہوشیار ہونا حقیقت وفا کی علامت ہی اور فرمایا بغیر اعمال صالحہ طالب بہشت ہونا اور بغیر اتباع سنت امیدوار شفاعت ہونا گناہ ہی اور نافرمانی کرکے امیدوار رحمت ہونا نادانی ہی اور فرمایا حقائق کا اعتبار کرنا اور دقائق کا بیان کرنا اور خلق سے ناامید ہونا تصوف ہی اور فرمایا ظاہری عاشق کو فائدہ نہین ہوتا اور فرمایا خلق سے ناامید ہوکر ہر چیز خالق سے مانگنا چاہیے اور فرمایا شر اور بدی کیطرف سے آنکھ بند کرلو اور فرمایا مدح اور ہجو خلائق کی نہ کرو اور فرمایا دنیا کی محبت ترک کرنیوالا اللہ کی محبت کا مزہ پاتا ہی اور محبت اوسکے فضل سے ملتی ہی اور فرمایا عارف سراپا نعمت ہی اوسے مال ودولت کی ضرورت نہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ بہت خوش ہوہوکر کھانا کھا رہے تھے لوگون نے پوچھا کیا چیز آپ کھاتے ہین جو اسقدر خوش ہین آپ نے فرمایا مین اللہ کا مہمان ہون جو وہ

Marfat.com

دیتا ہی کھاتا ہون اسلیے خوش ہون آپ نفس سے کہا کرتے مجھے خلاصی دے تاکہ تجھے بھی رہائی حاصل ہو اور فرمایا خدا پر توکل کرو تاکہ خلق تمھین نقصان نہ پہونچا سکے اور فرمایا تمام چیزین اللہ سے مانگو اور فرمایا اس بات کا خوف کرو کہ اللہ تمھین دیکھ رہا ہے

نقل کیا ہی کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین مجھسے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی جب تمھین اللہ سے کچھ مانگنا ہو تو کہو اے اللہ بحق معروف کرخی مجکو یہ چیز عطا کر ضرور دعا قبول ہو جائیگی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے آپ نے نزع مین وصیت کی کہ مجھے برہنہ دفن کرنا کیونکہ مین دنیا مین برہنہ آیا تھا اوسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا آپ کی وفات کے بعد سے ابتک لوگ آپ کے مزار پر مرادین مانگتے ہین اللہ سب کی مرادین بر لاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے انتقال کے بعد ہر مذہب والے اپنے طریقہ پر آپ کا جنازہ اوٹھانے کے لیے لڑنے لگے آپ کے ایک خادم نے کہا آپ کی وصیت ہی کہ جس مذہب کے لوگ زمین سے میرا جنازہ اوٹھالین وہی اپنے طریقہ پر مجھے دفن کرین یہودی اور تمام فرقون نے آپ کا جنازہ اوٹھایا مگر نہ اٹھا سکے جب اہل اسلام نے ہاتھ لگایا جنازے کو اوٹھا لیا اور اپنے طریقہ پر دفن کیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نفل کے روزے سے تھے اور دن کو بازار مین گئے ایک بہشتی پانی پلا رہا تھا اور کہتا تھا اے اللہ جو کوئی میرا پانی پیے اوسے بخشدے آپ نے اوس سے پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا یا حضرت آپ تو روزے سے تھے آپ نے فرمایا ہان مگر اس بہشتی کی دعا کی وجہ سے مین نے پانی پی لیا بعد وفات کے کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اوس بہشتی کی دعا کی وجہ سے مجھے بخشدیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا مجھے بخشدیا حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ نے کہا کیا آپ کو اللہ نے زہد کی وجہ سے بخشا فرمایا نہین بلکہ مین نے ابن سماک کی اس نصیحت پر عمل کیا تھا کہ جو کوئی دنیا سے قطع تعلق کر کے اللہ کیطرف رجوع کرتا ہی اللہ بھی اوسکی طرف رجوع کرتا ہی اوسی کی وجہ سے اللہ نے مجھے بخشدیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے خواب مین آپکو عرش کے نیچے اس حالت مین دیکھا کہ آپ بیہوش ہین اور ندائے غیبی ہوئی یہ کون ہی ملائکہ نے کہا تو ہمسے زائد جانتا ہی پھر ندا ہوئی یہ معروف کرخی ہی جسے ہماری دوستی نے بیخود کر دیا ہی جب تک ہمارا دیدار اسکو حاصل نہو گا ہوش مین نہ آئے گا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بڑے صاحب کمال تھے سب کے پہلے بغداد مین حقائق اور توحید کا ذکر آپ ہی نے کیا ہی آپ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے مرید اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے ماموں تھے اور آپنے حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ سے بھی اشرف ملاقات حاصل کیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شروع زمانے مین آپ ایک دوکان مین رہتے تھے اور ایک پردہ ڈال لیا تھا اوسی کی آڑ مین ہزار رکعت نماز روزانہ پڑھا کرتے تھے ایکبار ایک شخص کوہ لگام سے آیا اور پردہ ہٹا کر آپ کو سلام کیا اوسکے بعد کہا کوہ لگام پر ایک بزرگ رہتے ہین اونھون نے آپکو سلام کہا ہی آپ نے جواب سلام دیکر فرمایا خلق سے الگ رہ کر خالق کی عبادت کرنا مردون کا کام ہی اور زندہ وہ ہین جو خلق مین

Marfat.com

رہ کر ہر وقت خالق کو یاد کرین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ دوکانداری مین دس دینار پر نصف دینار سے زائد نفع نہین لیتے تھے ایکبار آپ نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے اوسکے بعد یکایک بادام گران ہو گئے دلال نے کہا نوے دینار پر اپنے بادام میرے ہاتھ فروخت کر ڈالیے آپ نے فرمایا مین اپنے عہد کے خلاف نہ کرونگا اور کسی طرح بادام اوسکے ہاتھ فروخت نہ کیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ سقط فروشی کیا کرتے تھے مترجم کہتا ہی سقط فروش اوسکو کہتے ہین جو گرے پڑے میوے جمع کر کے فروخت کرتا ہی انتہی ایکبار بغداد کے بازار مین آگ لگی سب دوکانین جل گئین مگر آپ کی دوکان نہ جلی آپ نے اللہ کا شکر کیا اور جتنا سامان دوکان مین تھا دوکان نہ جلنے کے شکر مین خیرات کر دیا لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مراتب کیونکر حاصل ہوے آپ نے فرمایا ایکبار حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ میری دوکان پر آئے مین نے کچھ چیزین اونکے سامنے رکھکر کہا کہ آپ درویشون پر تقسیم کر دین اونھون نے فرمایا خیرک اللہ اوسیدن سے دنیا کی الفت میرے دل سے دور ہو گئی اور اللہ کی محبت پیدا ہوئی دوسرے دن حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ آئے اور ایک یتیم لڑکا اونکے ساتھ تھا اونھون نے مجھ سے فرمایا اس لڑکے کو کپڑے پہنا دو مین نے اوسے نئے کپڑے پہنا دیے اونھون نے میرے حق مین دعا فرمائی اللہ تجھے وہ مرتبہ دے کہ تو دنیا کو اپنا دشمن سمجھنے لگے اوسدن سے مجھے اللہ نے بیحد مراتب عطا فرمائے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ بڑے عابد و زاہد تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے آپ سے زائد کسی کو کامل تر عبادت مین نہین دیکھا آپ نے اٹھانوے برس تک کبھی استراحت نہین فرمائی۔

نقل کیا ہی - کہ آپ نے فرمایا چالیس برس سے میرا نفس شہد مانگتا ہی مگر مین نہین دیتا ہون اور فرمایا مین ہر روز کئی بار اپنی صورت آئینہ مین دیکھا کرتا ہون اس خوف کی وجہ سے کہ کہین گناہون کے اثر سے میرا منھ کالا نہو گیا ہو اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ روے زمین کے تمام غم مجھے ملجائین تاکہ اور لوگ غم مین مبتلا نہون اور فرمایا جب کوئی مسلمان آتا ہی اور مین اوسکے سامنے ڈاڑھی مین خلال کرنیکو ہاتھ ڈالتا ہون تو مجھے یہ خوف ہوتا ہی کہ کہین میرا نام منافقون مین نہ لکھ لیا جائے۔

نقل کیا ہی - کہ حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہین مین نے سوا آپ کے کسی سے سوال نہین کیا اسلیے کہ آپ کے پاس سے جب کوئی چیز جاتی تو آپ کو زہد کی وجہ سے خوشی ہوتی تھی حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے ایکبار آپ کو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا آج ایک لڑکے نے مجھسے کہا کہ آپ کے پانی کی کوزے کو مین ہوا پر سرد ہونے کو لٹکائے دیتا ہون اوسکے بعد مین سو گیا ایک حور کو دیکھا مین نے اوس سے پوچھا تجھے اللہ نے کسکے لیے بنایا ہی اوسنے کہا جو شخص پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے ہوا پر نہ لٹکائے پھر اوس حور نے میرا کوزہ زمین پر پٹکدیا حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے اپنی آنکھ سے اوس کوزے کے ٹوٹے ہوے ٹکڑے آپ کے سامنے پڑے ہوے دیکھے حضرت جنیدؒ فرماتے ہین ایکبار شبکو مین سوتے سوتے جاگ پڑا مسجد شونیزیہ کے دروازے پر گیا ایک ہیبت ناک شخص دروازے پر بیٹھا تھا مجھے اوس سے خوف معلوم ہوا اوسنے کہا اے جنیدؒ اگر تمھین معرفت الٰہی پورے طور سے حاصل ہوتی تو ہرگز کسی کا خوف تمکو نہوتا مین نے اوس سے پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین شیطان ہون مین نے کہا مجھے تیرے دیکھنے کی تمنا تھی اوسنے کہا جسوقت آپ میرے دیکھنے کی تمنا کرتے ہونگے ضرور یاد الٰہی سے غافل ہوتے ہونگے مجھے تعجب ہی جو بھی یاد اللہ کی یاد سے غافل کرے اوسکی آپ کو کیون تمنا ہوئی مین نے کہا

Marfat.com

مجھسے یہ دریافت کرتا ہی کہ تو فقراکو بہکاتا ہی یا نہین اوسنے کہا جب مین اونھین دنیا مین مبتلا کر کے بہکانا چاہتا ہون تو وہ آخرت کی طرف بھاگ جاتے ہین جب مین آخرت مین اونھین گرفتار کرنا چاہتا ہون تو وہ اللہ کیطرف بھاگ جاتے ہین اور مین وہان جا نہین سکتا مین نے کہا جب تو اونپر قابو نہین پاتا تو پھر اونھین کس حال مین دیکھتا ہی اوسنے کہا جب سماع کے وقت اونپر وجد طاری ہوتا ہی تو مین اونکی حالت دیکھکر تعجب کرتا ہون کہ یہ مرتبہ انھین کہان سے حاصل ہوا ہی یہ کہکر شیطان چلا گیا پھر مین مسجد مین آیا تو دیکھا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سر بزانو بیٹھے ہین میرے آتے ہی آپ نے سر اوٹھا کر فرمایا شیطان جھوٹ کہتا ہی اسلیے کہ اوس حالت مین سوا اللہ کے جبرئیل بھی اونکو دیکھ نہین سکتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے کہا مین نے ایک جماعت مخنثون کی دیکھکر خیال کیا نہین معلوم یہ زندگی کیونکر بسر کرتے ہین آپ نے فرمایا کبھی مجھے یہ خیال نہین پیدا ہوا کہ اللہ نے کسی مخلوق پر مجھے بزرگی عطا کی حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کیا آپ مخنث سے بھی اپنے کو اچھا نہین سمجھتے آپ نے فرمایا نہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین نے آپ کو خاموش دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھسے اسوقت ایک پری نے آکر حیا کی تعریف پوچھی جب مین نے اوس سے حیا کو بیان کیا تو شرم کے مارے پانی پانی ہوکر بہنے لگی مین نے دیکھا تو مجھ آپ کے سامنے پانی ہی پانی تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کی بہن نے آپ سے کہا اگر آپ اجازت دین تو مین آپ کا حجرہ صاف کر دون آپ نے فرمایا میری زندگی صفائی کی اجازت دینے کیلیے نہین ہی کچھ دنون کے بعد آپ کی بہن پھر آئین تو دیکھا کہ ایک عورت جھاڑو دے رہی ہی اونھون نے کہا آپ نے مجھے اجازت نہ دی اور اس عورت سے جھاڑو دلوا رہے ہین

آپ نے فرمایا اس سے بھی مین نے چھوڑ دینے کو نہین کہا بلکہ اسے اللہ نے اجازت دی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے بہت مشائخ سے ملاقات کی مگر
کسی کو آپ سے زائد مخلوق پر شفیق نہین دیکھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ترشرو ہوکر سلام کا جواب دیا کرتے تھے لوگون نے سبب دریافت
کیا آپ نے کہا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی جب کوئی شخص کسی کو سلام
کرتا ہی تو اللہ کی طرف سے سو رحمتین نازل ہوتی ہین اونمین نوے اوسکو ملتی ہین
جو خندہ پیشانی ہوتا ہی اور دس اوسکو ملتی ہین جو ترشرو ہوتا ہی مین اسلیے سلام
کا جواب ترشرو ہوکر دیتا ہون کہ مجھسے زائد رحمتین سلام کرنے والے کو ملین حضرت مصنف
رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ ایثار تھا اور درجہ ایثار اونکے ایثار سے زائد ہی
یعنی اپنے سے زائد دوسرے کیلیے کیون چاہا ہوگا تو ہم جواب دینگے نحن نحکم بالظاہر
ترشروئی کو ہم ظاہری حکم کے ساتھ تعبیر کرسکتے ہین چاہے ازراہ صدق ہو یا ازراہ اخلاص
یا ہو کیونکہ ظاہر مین اونھون نے اوس امر کو ظاہر کیا جسپر وہ قادر تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو خواب
مین دیکھکر کہا جب آپ کو عشق آلہی تھا تو یوسف کی محبت کیون ہوئی ندا آئی ای سری
ادب کا لحاظ کر دیکھ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا جمال جہان آرا
آپ کو دکھایا گیا دیکھتے ہی آپ نے چیخ ماری اور تیرہ دن تک بیہوش پڑے رہے
جب ہوش مین آئے پھر ندائے غیبی سنی جو شخص ہمارے عشاق کو ملامت کرتا ہی
اوسکا یہی نتیجہ ہوتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک کامل فقیر سے ملے اور اوس سے نام پوچھا اوھون نے کہا ہُو
پھر یہی پوچھا آپ کیا کھاتے ہین کیا پیتے ہین کیا کرتے ہین ہر سوال کے جواب
مین اوھون نے ہُو فرمایا پھر آپ نے پوچھا کیا ہُو سے آپ نے اللہ جلشانہ کو

مراد لیا ہی اللہ کا نام سنتے ہی اون بزرگ نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے انتقال فرمایا
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کہتے ہین آپ نے مجھسے محبت کی تعریف پوچھی مین نے کہا بعض لوگ موافقت کو اور بعض اشارت کو محبت کہتے ہین آپنے اپنے ہاتھ کی کھال کو ابھارا مگر وہ ہاتھ سے ذرا بھی نہ ابھری پھر فرمایا اگر مین یہ کہون کہ محبت نے میری کھال کو سکھا دیا ہی تو غلط نہوگا اور یہ فرماکر بیہوش ہوگئے اوسوقت آپکا چہرہ مثل آفتاب کے روشن تھا۔ اور آپ نے فرمایا ہی محبت بندی کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ تیر نیزہ تلوار کسی چیز کی اذیت اوسے محسوس نہین ہوتی اور پہلے مین محبت کو نہین جانتا تھا مگر جب اللہ نے اپنے فضل سے آگاہ کردیا تو مجھے اوسکی صفت معلوم ہوئی
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپکو معلوم ہوتا کہ لوگ میرے پاس علم سیکھنے کو آرہے ہین تو آپ دعا فرماتے اے اللہ اونھین ایسا علم دیدے کہ اونھین میری ضرورت نرہے اور مجھے وہ تیری یاد سے غافل نہ کرین۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص تیس برس سے مجاہدی مین مشغول تھا لوگون نے اوس سے پوچھا تمھین یہ رتبہ کیونکر ملا اوسنے کہا مین نے ایکدن حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ کے دروازے پر جاکر آواز دی اونھون نے اندر سے فرمایا کون ہی مین نے کہا آشنا اونھون نے کہا اگر آشنا ہوتا تو اوسکی یاد کرتا پھر میرے لیے دعا کی ای اللہ اسکو ایسا کردے کہ تیرے سوا کسیکی اسکو پروا نرہے اوسی دن سے مجھے مراتب حاصل ہونیلگے۔ اور اس حد تک پہنچا ہون
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کے وعظ مین احمد بن یزید کاتب مصاحب خلیفہ کا نہایت کروفر کے ساتھ آیا اوسوقت آپ یہ فرمارہے تھے تمام مخلوق مین کوئی مخلوق انسان سے ضعیف تر نہین اور باوجود اس ضعف کی انسان بڑے گناہ کرتا ہی اس بیان کا اثر خلیفہ کی مصاحب پر ایسا ہوا کہ مکان واپس جاکر بغیر کھانا کھائے خوف آلہی مین رات بسر کی اور دوسرے دن سراسیمہ فقیرانہ لباس پہنے ہوے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کل آپکے

وعظ فرمانے جو اثر مجھ پر کیا اوسکے بیان کی مجھے قدرت نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ دنیا کی محبت میرے دل سے اوٹھ گئی اور گوشہ نشینی کی جانب طبیعت کا میلان ہی اب مجھے سلوک سے آگاہ فرمائیے آپ نے کہا عام یا خاص اوسنے کہا آپ دونون بتادیجیے آپ نے کہا عام سلوک یہ ہی کہ پنجوقتہ نماز با جماعت ادا کر اور اگر مال ہو زکوۃ دے اور تمام احکام شریعت کی پیروی کر اور خاص سلوک یہ ہی کہ دنیا ترک کرکے اللہ کی عبادت کر اور سوا خدا کے کسی کا طالب نہو اگر کوئی کچھ دے تو بھی نہ لے احمد بن یزید کاتب آپ سے رخصت ہو کر کسی طرف کو نکل گئے کچھ دنون کے بعد اونکی مان سراسیمہ و پریشان روتی ہوئی آپ کے پاس آئین اور کہا میرا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ آپکی صحبت مین بیٹھکر نہین معلوم دیوانہ ہو کر کدھر نکل گیا آپ نے اونسے فرمایا پریشان نہو جب تیرا لڑکا آئیگا مین تجھے خبر کردونگا اسکے کچھ دنون کے بعد حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ تشریف لائے آپ نے اپنے خادم سے کہا جا کر انکی مان کو انکے آنے کی خبر کر آو حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ نہایت لاغر او ضعیف ہو گئے تھے آپ سے کہنے لگے آپ نے مجھے غفلت سے نکالا ہی اللہ آپ کو اسکا عوض دے اتنے مین انکی والدہ مع انکی بی بی اور لڑکے کے آئین انکی یہ تباہ حالت دیکھکر بہت روئین اور دوڑکر انسے لپٹ گئین اودھر بی بی اور لڑکے نے یہ حالت دیکھکر رونا شروع کیا تمام حاضرین بھی رونے لگے انکی والدہ اور بی بی نے بہت کوشش کی کہ یہ گھر چلین مگر یہ راضی نہوے اور بھاگنے کا قصد کیا بی بی نے کہا لڑکے کو اپنے ساتھ لیجیے آپ نے قبول کیا اور جو عمدہ قیمتی لباس وہ پہنے تھا اوتار کر اوسے کمل اوڑھایا اور زنبیل ہاتھ مین دیکر اپنے ساتھ لیا انکی بی بی کی شفقت مادری نے جوش مارا اور لڑکے کو اس حال مین نہ دیکھ سکین پھر اپنے ساتھ لے لیا اور گھر واپس گئین اور حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ صحرا کیطرف نکل گئے کئی برس کے بعد عشا کے وقت ایک شخص نے حضرت سری رحمہ اللہ سے آکر کہا مجھے احمد رحمہ اللہ

نے بھیجا ہی اور پیام کہلایا ہی کہ میری موت کا وقت قریب ہی آپ تشریف لے آئیں تو
مناسب ہوگا آپ اونکے ساتھ گئے دیکھا کہ حضرت احمد رحمۃ اللہ ایک قبرستان مین خاک
پر لیٹے ہوے چپکے چپکے لمثل ھذا فلیعمل العاملون کہ رہے ہین آپ نے اونکا سر اپنی
گود مین رکھا اونھون نے آنکھ کھولدی اور کہا آپ بالکل آخر وقت تشریف لائے
پھر آپ کی گود مین انتقال فرمایا آپ اونکی تجہیز و تکفین کا سامان کرنیکے لیے آبادی کی
طرف روانہ ہوے دیکھا کہ غول کے غول لوگ آرہے ہین اونسے پوچھا کہان جاتے ہو
اونھون نے کہا ہمنے آسمانی ندا سنی ہی کہ جسے ہمارے خاص ولی کی نماز جنازہ پڑھنا ہو
وہ قبرستان شونیزیہ مین جاوے ہم سب وہین جارہے ہین غور کرنا چاہیے کہ جسکے
تبع کا یہ درجہ ہو اوسکا خود کیا درجہ ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت جوانی مین کرنا چاہیے اور یہ آپ نے
اپنی جوانی کے زمانے مین فرمایا تھا اوسوقت کوئی جوان آپ کے برابر عبادت کرنیوالا
نہین تھا اور آپ نے فرمایا جب بغداد مین آگ لگی اور تمام دوکانین جل گئین مگر
میری دوکان نہین جلی اوس وقت مین نے شکر کیا تھا اور دوسرے کے نقصان کا
کچھ خیال نہین کیا اوس شکر کا استغفار مین تیس برس سے کر رہا ہون اور فرمایا تونگر
ہمسایون اور بازاری قاریون اور امیر عالمون سے دور رہو اور فرمایا دین کی بھلائی
اور دل وجان کی راحت گوشہ نشینی مین ہی اور فرمایا سوا ان پانچ چیزون کے تمام
دنیا فضول ہی کھانا جان روکنے کے موافق پانی پیاس بجھنے کے بقدر کپڑا سترپوشی
مقدار مقام سکونت کے لائق علم جسپر عمل کرے۔ اور فرمایا شہوت کیوجہ سے جو گناہ ہو
اوسکے عفو کی امید رکھنا چاہیے اور کبر و غرور کی وجہ سے جو گناہ ہو اوسکے عفو کی امید
نہ رکھنا چاہیے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش شہوت کی وجہ سے اور شیطان کی
نافرمانی کبر اور غرور کی وجہ سے تھی اگر کسی شخص کا گذر ایسے باغ مین ہو جسمین نہایت خو

درخت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی خوش الحانی سے السلام علیک
یا ولی اللہ کہ رہی ہو اور وہ شخص اوسے دیکھکر مکر یا شعبدہ بازی سمجھے اوس سے ڈرنا
چاہیے اور فرمایا مکر ایسا قول ہی جسپر عمل نہ کرنا چاہیے اور فرمایا ادب سے دلکا حال معلوم
ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص اپنے نفس کو ادب نہین سکھا سکتا دوسرے کو کیا سکھائیگا شعر

مسیحا خود ہون جب بیمار پھر لیوین دوا کس سے + خضر جب آپ ہی بھٹکین تو پوچھین راستہ کس سے

اور فرمایا نفس پر غالب آنا ایمان کی دلیل ہی اور فرمایا وہ لوگ کم ہین جنکا قول فعل
یکسان ہوتا ہی اور جو شخص نعمت کی قدر نہین کرتا اوس سے نعمت یکایک غائب ہو جاتی ہی
اور فرمایا جو اللہ کا مطیع ہوا تمام عالم اوسکے زیر حکم ہو گیا اور فرمایا زبان اور چہرے
سے دل کا حال معلوم ہوتا ہی اور فرمایا دل تین قسم کے ہوتے ہین ایک مثل پہاڑ کے جو ہل
ہی نہین سکتے دوسرے مثل مضبوط درخت کی جڑ کے جنکو کبھی کبھی ہوا ہلا دیتی ہی تیسرے
مثل پر کے جو ہر وقت ہوا سے اوڑتے پھرتے ہین اور فرمایا مقرب کی برائی نکوکار کی
نیکی ہی اور فرمایا ابرار وہ ہین جنکو نعمتین ملتی ہین ان الابرار لفی نعیم جنت انھین
لوگون کے لیے ہی اور فرمایا حیا اور انس دل کے دروازے پر آتے ہین اگر دل مین زہد اور
ورع پاتے ہین تو قیام کرتے ہین ورنہ پلٹ جاتے ہین اور فرمایا پانچ چیزین اوس
دل مین نہین رہ سکتین جسمین کوئی اور چیز بھی ہوتی ہی خوف رجا محبت حیا انس اور
فرمایا ہر مقرب کو موافق اوسکے قرب کی سمجھ دیجاتی ہی۔ اور فرمایا اسرار قرآنی سمجھنے
کے لیے غور و فکر کرنے والا سب سے زائد عقلمند ہی اور فرمایا صابر سب سے افضل ہی
اور فرمایا قیامت مین امت نبیون کی طرف پکاری جائیگی اور اولیاء اللہ کی طرف
اور فرمایا عارفون کا برتر مقام شوق ہی اور فرمایا عارف وہ ہی جو کم کھائے اور کم
سوئے اور کم عیش کرے اور فرمایا بعض کتب سماویہ مین ہی کہ جب بندہ ہمارا ذکر کرتا ہی
ہم اوس سے محبت کرتے ہین اور فرمایا عارف مثل آفتاب کی سب پر چمکتا ہی اور مثل

Marfat.com

زمین کے سب کا بوجھ اوٹھاتا ہی اور مثل پانی کے ہی کہ دلون کی زندگانی اوسپر منحصر ہی
اور مثل آگ کے ہی کہ سب کو اوسکی روشنی پہونچتی ہی اور فرمایا صوفی کی معرفت اوسکی
پرہیزگاری اور ورع کو نہین چھپاتی اور علم باطن مین تصرف نہین کرتی اور اوسکی کرامت
دوسرون کو حرام سے باز رکھتی ہی اور فرمایا خلق سے طالب ہونے کو زہد کہتے ہین
اور فرمایا زہد دنیا سے نفرت کرنے کا نام ہی اور فرمایا عیش عارف کو اوسوقت حاصل
ہوتا ہی جب وہ اپنے کو فنا کو دیتا ہی اور فرمایا مین نے زہد کے طریقے اختیار کیے مگر پھر
بھی اصل زہد حاصل نہوا اور فرمایا دکھانے کیلیے خلق کرنا خالق سے دور کردیتا ہی اور فرمایا
جو شخص لوگون سے زائد ملتا ہی اوسکو صدق نہین ہوتا اور فرمایا خلق یہ ہی کہ تو لوگون
کو تکلیف نہ دے بلکہ اگر اونسے تکلیف پہونچے تو اوسپر صبر کرے اور فرمایا کسی پر غصہ کرنا
چاہیے اور غصہ کو ضبط کرنا بڑا خلق ہی اور فرمایا گناہ ترک کرنا تین وجہ سی ہوتا ہی ایک
جنت کی رغبت سے دوسرے دوزخ کے خوف سے تیسرے خدا کی شرم سے اور فرمایا
جب بندہ عبادت آلہی کو خواہش نفس پر افضل خیال کرتا ہی تو اوسکو کمال حاصل ہوتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور بچھو نے کئی ڈنک آپ
کے مارے مگر آپ نے اُف نہ کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے ای اللہ تیری عظمت نے مجھے
مناجات سے باز رکھا اور تیری معرفت نے مجھے انس عطا کیا اگر زبان سے یاد کرنیکا تو
حکم نہ کرتا تو کبھی مین زبان سے تجھے یاد نہ کرتا کیونکہ زبان تیرے اوصاف ادا نہین کرسکتی
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہین کہ آپ نے کہا مین بغداد مین
مرنا نہین چاہتا اسلیے کہ زمین مجھے قبول نہ کرے گی اور لوگ مجھے اچھا سمجھتے ہین وہ
گمان غلط ہوجائیگا جب آپ بیمار ہوے تو مین عیادت کو گیا گرمی کا زمانہ تھا مین
آپ کے پنکھا جھلنے لگا آپ نے منع کیا اور فرمایا ہوا سے آگ بھڑکنے لگتی ہی پھر مین

مزاج پوچھا آپ نے فرمایا عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیءٍ یعنے بندہ مملوک ہی اوسے
کسی چیز پر قدرت حاصل نہین ہی مین نے کہا کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا
خلق مین رہکر خالق سے غافل مت ہو اوسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۳۱ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ بزرگان مشائخ سے تھے آپ کو یاد الٰہی سے الفت
اور خلق سے نفرت تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے کسی بزرگ سے کہا حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ
کو کچھ علم نہین ہے اونھون نے کہا وہ تارک دنیا ہی اس سے زائد کون علم ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار حضرت سری سقطی رحمہ اللہ شب کو گھر سے نکلے تاکہ حضرت
فتح موصلی رحمہ اللہ کے یہان جائین رات زیادہ گذر گئی تھی سپاہیون نے آپ کو
چور سمجھکر گرفتار کیا اور قید کیا صبح کو سب قیدیون کو قتل کا حکم ہوا جب آپکی باری
آئی جلاد ہاتھ اوٹھا کر رہگیا اور آپکو قتل نہ کر سکا لوگون نے اوس سے کہا انھین کیون
قتل نہین کرتا اوسنے کہا ایک ضعیف بزرگ صورت میرے سامنے کھڑے ہوے منع
کرتے ہین اور وہ ضعیف بزرگ حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ تھے حضرت سری رحمہ اللہ
کو سب نے رہا کر دیا آپ اونکے ساتھ اونکے مکان پر تشریف لے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے صدق کی تعریف پوچھی آپ نے لوہار کی
دہکتی ہوئی آگ مین ہاتھ ڈالکر ایک دہکتا ہوا لوہے کا ٹکڑا نکالکر ہاتھ پر رکھا اور
فرمایا صدق اسکا نام ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا
کچھ وصیت کیجیے اونھون فرمایا ثواب کی غرض سے امیر کا درویش کیساتھ تواضع

Marfat.com

کرنا اچھا ہی اور اس سے زائد یہ ہی کہ درویش توانگر سے نفرت کرے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو مسجد مین ایک جوان پرانے کپڑے پہنے ہوے ملا اور کہا مین
اس ملک مین مسافر ہون اور مسافرون کا حق مقیم پر ہوتا ہی کل فلان مقام پر
مجھے موت آئیگی تم آکر مجھے غسل دینا اور اسی لباس کا جو مین پہنے ہون کفن مجھے بنا کر
دفن کر دینا آپ دوسرے دن وہان گئے اوسے مردہ پایا حسب وصیت اوسے غسل
اد کفن دیکر دفن کر دیا جب آپ واپس ہونے لگے تو قبر کے اندر سے اوسنے آواز
دی اے فتح موصلی اگر اللہ نے مجھے اپنا قرب عطا کیا تو تھین اس خدمت کا بدلہ
دلاؤنگا پھر کہا دنیا مین یون زندگی بسر کرکہ زیست جاودانی حاصل ہو جائے یہ کہکر
خاموش ہو گیا اور آپ اپنے گھر واپس آئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک روز آپ رو رہے تھے اور آنکھون سے آنسو کے عوض
خون جاری تھا لوگون نے کہا آپ اسقدر کیون رویا کرتے ہین آپ نے فرمایا
گناہون کے خوف سے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے پچاس درم بطور نذر آپ کے سامنے پیش کرکے
کہا حدیث مین وارد ہی کہ جسکو بے مانگے ملے اور وہ قبول نہ کرے تو گویا اوسنے نعمت
الٰہی سے انکار کیا آپ نے ایک درم اوٹھا لیا اور باقی واپس کر دیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے تیس ابدال سے ملاقات کی سب نے ہی
نصیحت فرمائی کہ خلق سے دور رہو اور کم کھاؤ جسطرح بلا وجہ بیمار کا کھانا پانی بند
کر دینے کی وجہ سے بیمار مر جاتا ہی ویسے ہی اگر دل کو حکمت اور علم اور پند مشائخ حاصل
نہو تو مر جاتا ہی۔ اور فرمایا مین نے ایک راہب سے پوچھا اللہ کا راستہ کدھر ہے
اوسنے کہا جسطرف اوسے ڈھونڈھو وہ موجود ہی اور فرمایا عارف جو بات کہتے ہین
اللہ کی طرف سے ہوتی ہی اور جو عمل کرتے ہین اللہ کی طرف سے ہوتا ہی

سوا خدا کے کسی سے طالب نہین ہوتے ہین اور فرمایا جو بندہ اللہ کیلیے نفس کی مخالفت
کرتا ہے اللہ اوسے دوست رکھتا ہے اور فرمایا خدا کا طالب دنیا نہین طلب کرتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو کسی شخص نے آپ کو خواب مین
دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا بخشدیا اور فرمایا
چونکہ تو گناہون کے خوف سے رویا کرتا تھا اسلیے ہمنے فرشتون کو حکم کردیا تھا کہ تیرا
کوئی گناہ نہ لکھین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۰ حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد حواری رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت تھے آپ کی اوصاف
بہت ہین حضرت جنید رحمہ اللہ کہتے ہین ملک شام مین حضرت احمد حواری رحمہ اللہ
مثل ریحان کے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ حضرت سلیمان دارانی کے مرید تھے اور سفیان بن عینیہ سے
بہت صحبت رکھی ہی منقول ہے کہ آپ کا کلام اثر بہت رکھتا تھا۔ ابتدا مین آپ
نے علوم حاصل کیے اور کتب بینی کا بہت شوق تھا آخر مین سب کتابین دریا مین
ڈالدین اور فرمایا جب مقصد حاصل ہوگیا تو دلیل اور راہبر کی ضرورت نہین ہی
اور بعض کا قول ہی کہ یہ آپ نے حالت وجد مین فرمایا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے اور حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ سے آپس مین عہد ہوگیا
تھا کسی بات مین ایک دوسرے کے خلاف نہ کریگا ایک بار حضرت سلیمان دارانی رحمہ
اللہ حالت وجد مین تھے آپ نے اونسے آکر کہا تنور روشن ہوگیا جو حکم ہو کیا جاوے
اونہون نے کہا تم اوسمین بیٹھو آپ فوراً جلتے تنور مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد جب
حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ کا وجد کم ہوا تو آپ کو تلاش کرایا مگر کہین آپ نے ملے

Marfat.com

اوسکے بعد خود حضرت سلیمان رحمۃ اللہ کو خیال آیا کہ حالت وجد مین مین نے وشنے کہدیا تھا کہ تنور مین بیٹھو جب تنور مین دیکھا تو آپ بیٹھے تھے حضرت سلیمان دارانی رحمۃ اللہ نے کہا اب باہر نکل آؤ آپ باہر نکل آئے لیکن آگ نے آپکا ایک بال بھی بیکا نہ کیا۔ نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک صاحب جمال کنیزک کو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا تیرے چہرے پر یہ چمک کیسی ہی اوسنے کہا ایک بار آپ رو رہے تھے آپکے آنسو مین نے منھ پر مل لیے جبھی سے میرا چہرہ روشن ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جبتک بندہ دل سے نادم نہو اور زبان سے استغفار نہ کرے تائب نہین ہوتا ہی اور جب تک عبادت مین کوشش نہین کرتا گناہون سے بری الذمہ نہین ہوتا اور اسطرح عمل کرنے سکے بعد انس آلہی حاصل ہوتا ہی اور دیدار آلہی ملتا ہی اور اللہ کا پہچاننے والا سب سے دور رہتا ہی اور فرمایا زاہد معرفت اوسے حاصل ہوتی ہی جو زاہد عاقل ہوتا ہی اور فرمایا خوف کرنے والون کی قوت رجا ہی اور فرمایا کارآمد رونا وہ ہی جو بندہ تضیع اوقات پر روئے اور فرمایا دنیا کی دوستی فقر کھودیتی ہی اور فرمایا متکبر وہ ہی جو نفس کو نہ پہچانے اور فرمایا سخت دلی اور غفلت سے زیادہ کوئی عذاب نہین ہی اور فرمایا انبیا نے موت کو اسلیے مکروہ جانا کہ موت ذکر آلہی سے جدا کردیتی ہی اور فرمایا جو عبادت کو دوست رکھتا ہی اللہ کا دوست ہی اور فرمایا اللہ کو بندہ اوسکے فضل سے پہچان سکتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو اسلیے دوست رکھتا ہی کہ اوسکے انعام حاصل کرے وہ مشرک ہی اور اللہ کو بغیر کسی وجہ کی دوست رکھنے والا اللہ کا دوست ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۰ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

Marfat.com

حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ مشائخ خراسان مین بڑے بزرگ تھے آپکے تصانیف اور نصائح اور مرید بیشمار تھے اور تمام مرید آپ کے صاحب کمال ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے بیعت کی اور ایک زمانے تک حضرت ابو تراب رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے لوگون نے ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک آج کل صوفیون مین کون بزرگ ہی آپ نے فرمایا مین نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے زیادہ بلند حوصلہ اور صادق الاحوال نہین پایا اور حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کا مقولہ ہی کہ اگر حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نہوتے تو مروت اور فتوت کا ظہور نہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فوجیون کا لباس پہنا کرتے تھے آپ کی بی بی کا فاطمہ نام تھا اور وہ بلخ کے ایک سردار کی بیٹی اور بڑی عابدہ زاہدہ تھین قبل نکاح اونھون نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ میرے باپ سے میرے ساتھ نکاح کی درخوست کیجیے آپ نے نامنظور کیا دوبارہ پھر اونھون نے کہلا بھیجا کہ آپ خدارس ہین اور خدارس ورا ہبر ہونا چاہیے نہ راہزن آپ نے قبول کیا اور اونکے باپ سے درخواست کی اونھون نے آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا جب فاطمہ رحمہا اللہ شوہر کے یہان آئین تمام کاروبار دنیا ترک کرکے آپ کے ساتھ یاد الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوئین جب آپ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی ملاقات کو گئے تو آپکی بی بی بھی ساتھ تھین اور اونھون نے حضرت بایزید رح سے بیباکی کے ساتھ گفتگو کی آپ کو بڑا معلوم ہوا اور کہا اے فاطمہ غیر مرد سے یون بیباکی کرنا ناروا ہی اونھون نے کہا وجہ یہ تھی کہ جس طرح آپ میری طبیعت کے رازدار ہین اور میرے نفس کی خواہشین پوری کرتے ہین اوسی طرح وہ میرے طریقت کے رازدار ہین اور میری باطنی مرادین پوری کرتے ہین جنکی وجہ سے مجھے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہی اور میرے اس قول پر

Marfat.com

یہ دلیل شاہد ہی کہ آپ میری صحبت کے طالب اور وہ بے پرواہین وہ ہمیشہ فاطمہ رحمۃ اللہ
حضرت بایزید رحمۃ اللہ سے بیباکانہ گفتگو کرتی تھین ایک بار انکے ہاتھ مین مہندی لگی
ہوئی دیکھکر حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے کہا اے فاطمہ یہ مہندی کیسی ہی تم اونھون نے
کہا آجتک آپ نے میرے ہاتھ اور مہندی کو نہین دیکھا تھا اسلیے مین آپکے پاس بیٹھی
تھی اب مجھے یہان بیٹھنا حرام ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی شخص
خیال کرے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے خیال بد سے انکی طرف دیکھا تھا تو اوسکا جواب
یہ ہی کہ خود اونکا مقولہ ہی کہ عورت اور دیوار میرے سامنے برابر ہی پھر ایسا شخص
کب خیال بد لا سکتا ہی مترجم کہتا ہی ممکن ہی کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ نے
اسلیے فرمایا ہو کہ یہ میرے پاس نہ بیٹھا کرین کیونکہ جتنی دیر یہ بیٹھتی ہین اللہ کی
یاد و تخلیہ مین موقوف رہتی ہی انتہی اسکے بعد حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ نے
مع اپنی بی بی کے نیشاپور مین جاکر سکونت اختیار کی اور وہان کے لوگ آپکی تشریف
آوری سے بہت خوش ہوے جب حضرت یحییٰ بن معاذ نیشاپور مین آئے تو آپ نے
ارادہ کیا کہ اونکی دعوت کرین بی بی سے پوچھا دعوت کے لیے کتنا سامان ہونا چاہیے
اونھون نے کہا اتنی گائین اور اتنی بکریان اور اتنی شمع اور اتنا عطر ہونا چاہیے علاوہ
اسکے بیس گدھے ہونا چاہیین کیونکہ جب ایک کریم کی دعوت ہو تو کتون کو بھی محروم
نہ رہنا چاہیے اسی لیے اتنے گدھون کی بھی ضرورت ہی تاکہ اونکا گوشت کتون کی
مدارات مین صرف ہو انکی مروت اس قول سے ظاہر ہی اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ
نے فرمایا ہی جو شخص مرد کو دیکھنا چاہے وہ فاطمہ کو دیکھے۔
نقل کیا ہی کہ آپ نفس پر قہر بہت کرتے تھے ایکبار لوگ جہاد کو چلنے لگے آپ کی نفس
نے آپکو بھی رغبت دلائی آپ نے خیال کیا کہ یہ مکر ہی کیونکہ عبادت کیطرف راغب کرنا
نفس کا کام نہین ہی شاید اسے یہ خیال ہوا ہو گا کہ مین سفر مین افطار صوم کرونگا یا کم کرنا

عبادت کرونگا یا یہ کہ لوگوں سے میل جول پیدا کرونگا نفس نے کہا ہر گز مجھے ان خیالوں
مین سے کوئی خیال نہین ہے آپ نے دعا کی اے اللہ مجھے نفس کے مکر سے آگاہ کر دے
اللہ تعالی نے نفس کا مکر نفس ہی سے ظاہر کرا دیا اور نفس نے کہا ہمین یہ مکر تھا کہ تم
کبھی میری مراد پوری نہین کرتے ہو جہاد مین جانے سے شہید ہو کر روز کے بکھیڑون سے
چھوٹ جاؤنگا اوسدن سے آپ نے اور نفس کی مخالفت کرنا زائد کردی۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا مین حج کو جا رہا تھا راہ مین ایک کانٹا میرے پاؤن
مین چبھ گیا مین نے اوسے اس خیال سے نہ نکالا کہ توکل مین فرق آوے گا
میرا تمام پاؤن سوج گیا اور پیپ بہنے لگا لنگڑاتا ہوا مین مکہ معظمہ گیا اور اسیطرح
حج سے فراغت کرکے واپس ہوا راہ مین لوگون نے میری یہ حالت دیکھکر پاؤن سے
کانٹا نکالدیا پھر مین حضرت بایزید رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوا اونھون
نے مسکراکر مجھ سے پوچھا جو تکلیف تجھے دی گئی تھی کیا ہوئی مین نے کہا اوسکے
اختیار پر مین نے اپنے اختیار کو رکھا اونھون نے فرمایا تو نے اپنے کو صاحب اختیار
خیال کیا کیا یہ شرک نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا درویشی کی عزت کو ظاہر کرنا نامناسب ہے پھر یہ
قصہ بیان فرمایا کہ ایک درویش نے رمضان مین شب کو ایک امیر کی دعوت کی
اور سوکھی روٹی جو اوسکے یہان موجود تھی سامنے رکھدی کھانا کھانے کے بعد
جب وہ امیر اپنے گھر گیا تو ایک توڑا اشرفی کا اوس درویش کو بھیجا درویش نے
کہا مین درویشی کو دو جہان کے عوض مین بھی نہ بیچونگا جیسا مین نے درویشی کی
عزت کو ظاہر کیا ویسی ہی مجھے سزا ملی۔

نقل کیا ہے۔ کہ شب کو آپ کے یہان ایک چور آیا آپکے یہان تھا ہی کیا جو لیتا مجبور ہو کر جب
چلا آپ نے فرمایا واپس نہ جا بلکہ تمام رات عبادت کر جو کچھ مجھے ملیگا تجھے دیدونگا اوسنے

Marfat.com

تمام رات عبادت کی صبح کو ایک امیر نے سو دینار آپ کو نذر بھیجے آپ نے اوس کے سامنے رکھدیئے اور کہا لے یہ ایک رات کی عبادت کا عوض ہی وہ متنبہ ہوا اور کہا افسوس ابتک مین اوس خدا کو بھولا رہا جو ایک رات کی عبادت کے صلہ مین اتنا مال دیتا ہی پھر توبہ کر کے آپکا مرید ہوا اور آپ کی توجہ سے کامل ہو گیا اور وہ دینار نہ لیے

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک عمدہ رتھ پر آپ سوار ہوا مین چلے جارہے ہین اور اوسمین سونے کی زنجیرین ہین جسے فرشتے کھینچ رہے ہین اوسنے آپ سے پوچھا اس شان و شوکت سے آپ کہان جاتے ہین آپ نے فرمایا اپنے دوست کی ملاقات کو اوسنے پوچھا باوجود اس درجے کے آپ کو دوست کی ملاقات کی بھی حاجت ہی آپ نے فرمایا اگر مین نہ جاؤنگا تو وہ خود میری ملاقات کو آئیگا اور جو مرتبہ زائر کو ملتا ہی اوسے حاصل ہوگا

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کسی صوفی کی خانقاہ مین پرانے کپڑے پہنے ہوے گئے اون صوفی کے مریدون نے آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ ایکبار آپ کے ہاتھ سے ڈول کنوین مین گر پڑا آپ اونھین صوفی کی خانقاہ مین گئے اور اونسے کہا دعا کیجیے تاکہ ڈول کنوین سے نکل آئے وہ متعجب ہوے کہ یہ کیا سوال ہی پھر آپ نے کہا اگر آپ دعا نہین کرتے تو مجھے دعا کرنے کی اجازت دیجیے اونھون نے اجازت دی آپ نے دعا کی فورًا ڈول کنوین کی جگت پر آگیا اون صوفی نے آپکی بہت عظمت کی اور فرمایا آپ بڑے صاحب کمال ہین آپ نے فرمایا اپنے مریدون کو منع کر دیجیے کہ مسافرون کو حقارت سے نہ دیکھا کرین یہ کہکر آپ وہان سے چلے آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آکر آپ سے افلاس کی شکایت کی آپ نے فرمایا تمام پیشون کا نام الگ الگ پرچون پر لکھکر ایک بدھنی مین ڈالکر میرے پاس لاؤ ویسا ہی کیا آپ نے بدھنی مین ہاتھ ڈالکر ایک پرچہ نکالا اوسمین چوری کا پیشہ لکھا تھا آپنے اوس سے کہا تجھے چوری کرنا چاہیے اوسنے تعجب کیا پھر خیال کیا کہ شیخ

کیا ہی مجھے یہی کرنا چاہیے اور جا کر چورون مین ملگیا اوٹھون نے اس سے عہد کیا کہ جو ہم مین تجھے کرنا ہوگا اُسنے قبول کیا ایکبار چورون نے ایک قافلہ لوٹا اور ایک شخص کے پاس مال بہت تھا اوسے زندہ گرفتار کر لائے اور اس نے چور سے کہا کہ اسے قتل کر مین متحیر تھا کہ کیا کرون خیال ہوا کہ ان چورون نے ہزارون کو جان سے مارا ہوگا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مین انکے سردار کو قتل کر ڈالون اور اللہ کی فرمانبرداری کرون فوراً تلوار کھینچکر سردار کو قتل کیا اور سب چور بھاگ گئے اور اوس سوداگر کو جسے چور گرفتار لائے تھے رہا کر دیا اوسنے اپنی جان بچنے کے صلہ مین اسکو اسقدر مال دیا کہ یہ شخص امیر کبیر ہو گیا اوس دن سے اسنے اللہ کی عبادت کرنا اختیار کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک درویش آپ کے یہان مہمان آیا شب کو آپ نے سات چراغ جلائے اوس درویش نے کہا یہ تکلف تصوف کے خلاف ہی آپ نے فرمایا یہ سب چراغ اللہ کے لیے مین نے روشن کیے ہین تکلف کو اس مین دخل نہین ہی اگر اسے آپ خلاف سمجھتے ہین تو جو چراغ خدا کے لیے نہ روشن ہوا وسے بجھا دیجیے وہ درویش رات بھر چراغون کو بجھاتا گیا مگر ایک چراغ بھی نہ بجھ سکا صبح کو آپ نے اوس درویش نے کہا میرے ساتھ آو تاکہ عجائبات قدرت تمھین دکھاؤن اونکو ساتھ لیکر آپ کلیسا کی دروازے پر گئے وہان ایک کافر بیٹھا تھا اوسنے آپ کی بہت تعظیم کی اور دسترخوان بچھا کر آپ سے کہا آئیے ہم اور آپ کھانا کھائین آپ نے فرمایا خدا کے دوست اوسکے دشمن کے ساتھ کھانا نہین کھاتے ہین وہ صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور اوسکے ساتھ وہ اونھتر آدمی اور مسلمان ہوے اوسی شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے احمد تو نے ہمارے واسطے سات چراغ روشن کیے ہمنے اوسکے صلے مین تجھے ہی ذریعے سے تیرے واسطے ستر دلون کو نور ایمان سے روشن کر دیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین نے خلق کو بیل اور گدھے کی طرح چارہ کھاتے

Marfat.com

ہوے دیکھا لوگون نے پوچھا کیا آپ خلق سے الگ تھے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین بھی
اونہین کے ساتھ تھا مجھ مین اور اونمین اتنا فرق تھا کہ وہ کھاتے تھے اور ہنستے تھے اور
اوچھلتے کودتے تھے اور بے خبر تھے اور مین کھاتا تھا اور روتا تھا اور سر بزانو اور با خبر تھا
اور فرمایا درویشی تین چیزون سے حاصل ہوتی ہی تواضع سخاوت ادب اور فرمایا
جو شخص صدق اختیار کرتا ہی اللہ اوس سے قریب ہوتا ہی جیسا کہ اوسکا قول ہی
وکونوا مع الصادقین اور اللہ صادقون کے ساتھ ہی اور فرمایا شکایت کرنے والا
صابر نہین ہوتا اور توشہ مضطربون کا صبر ہی اور درجہ عارفون کا رضا ہی اور فرمایا
اللہ کو دل سے دوست رکھنا اور زبان سے یاد کرنا اور سوا اوسکے سبکو ترک کرنا معرفت
ہی اور فرمایا صاحب خلق کو اللہ سب سے زائد دوست رکھتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو ڈھونڈتا
ہی اوسے پاتا ہی اور فرمایا محبت الٰہی یہ ہی کہ علائق دنیا کو ترک کرے اور اوسکی یاد مین
بدل وجان مصروف ہو اور فرمایا دل چلنے والے ہین یا عرش کے گرد گھومتے ہین یا پاخانے
کے گرد اور فرمایا جب دل حق سے پر ہوتا ہی تو اوسکی روشنی اعضا سے ظاہر ہوتی ہی اور
جب باطل سے پر ہوتا ہی تو اوسکی تاریکی اعضا سے نمایان ہوتی ہی اور فرمایا غفلت سے
زائد برا کوئی خواب نہین ہی اور کوئی مالک قوی تر شہوت سے نہین ہی اگر غفلت نہو
تو شہوت غالب نہین ہو سکتی اور فرمایا بندگی آزادی مین ہی اور فرمایا زندگی دین
و دنیا کی درمیانی حالت مین بسر کرنا چاہیے اور فرمایا راہ کشادہ ہی اور حق روشن ہی
اور طالب مطلوب ہی۔ اور فرمایا ما سوی اللہ سے دور رہنا بڑی عبادت ہی
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی ففروا الی اللہ آپ نے فرمایا
اوسکے سامنے یہ آیت پڑھو جو اوسکا نہو گیا ہو ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے نصیحت
کیجیے آپ نے فرمایا نفس کو مردہ بنا تاکہ تو زندہ ہو جائے۔
نقل کیا ہی۔ کہ وفات کے وقت آپ ستر ہزار درم کے قرضدار تھے اور یہ قرضہ خیرات

Marfat.com

کرنے میں ہوا تھا تمام قرضخواہون نے آکر تقاضا کیا آپ نے دعا کی اے اللہ تو نے مجھے برابا ہی اور میں انکے ہاتھ رہن ہو چکا ہون پہلے انکا قرض ادا کر پھر مجھے بلا آپ دعا فرما ہی رہے تھے کہ دروازے سے آواز آئی قرضخواہ باہر آکر اپنا روپیہ لے لین سب باہر گئے اور اپنا اپنا روپیہ لے لیا جب قرض ادا ہو چکا تو آپ نے اس دنیائے فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ خراسان کے کبار مشائخ مین سے تھے آپنے چالیس حج کیے اور برسون استراحت نہین کی لیکن ایکبار خانۂ کعبہ مین سجدہ کی حالت مین آپ کی آنکھ لگ گئی تھی خواب مین دیکھا کہ ایک حورون کی جماعت آپ کو اپنی طرف راغب کرنا چاہتی ہی آپ نے فرمایا مجھے اللہ کی یاد سے فرصت نہین تمھاری طرف کیونکر راغب ہون حورون نے کہا جب ہمارے ساتھ کی دوسری حورین سنین گی کہ آپ نے ہماری طرف التفات نہین کیا تو ہم پر طعنہ زنی کرینگی رضوان نے اونسے فرمایا یہ شخص ہرگز تمھاری طرف ابھی راغب نہوگا چلی جاؤ جب قیامت کو یہ جنت مین تخت پر بیٹھے گا اوسوقت آنا۔ آپ سے کہا ای رضوان انسے کہدے کہ اگر قیامت کے دن مین جنت مین داخل ہونگا تو خدمت کرنا ابن جلاد رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے بہت بزرگون کو دیکھا مگر چار شخصون سے زیادہ کوئی بزرگ مجھے نظر نہین آیا اور اون چارون بزرگون مین سب سے پہلے آپ ہین ابن جلاد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب آپ مکہ معظمہ مین آئے تو بہت شادان فرحان رہا کرتے تھے ایکدن مین نے آپ سے پوچھا آپ کھانا کہان کھاتے ہین آپ نے فرمایا مین کبھی بصرہ مین کبھی بغداد اور کبھی یہان کھانا کھاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ اپنے ساتھیون مین سے کسی کی برائی دیکھتے تو خود زہد کرتے
اور مجاہدہ زائد کرتے اور فرماتے میری نحوست کی وجہ سے یہ برائی اسمین پیدا ہوئی
اور آپ اپنے مریدون سے فرمایا کرتے تھے ایسا کام نہ کیا کرو جس سے ریا ظاہر ہو ایک
ایک مرید کو ایک مہینہ فاقے سے گذرا تھا اوسوقت اوسنے اپنا ہاتھ خربزے کے چھلکے کی
طرف بڑھایا آپ نے فرمایا جب تیری یہ حالت ہی تو تو تصوف حاصل نہین کر سکتا
اور فرمایا مین نے اللہ سے عہد کیا ہی کہ مجھے حرام شی کیطرف ہاتھ بڑھانے سے باز رکھنا
اور فرمایا کبھی مجھے کوئی آرزو نہین ہوئی البتہ ایکبار مین جنگل مین تھا اور انڈے
کے ساتھ روٹی کھانے کی مجھے آرزو ہوئی اوسکے بعد مین راستہ بھولکر ایک ایسے مقام
پر پہونچا جہان ایک قافلے کے لوگ شور و غوغا کر رہے تھے مجھے دیکھتے ہی سب لپٹ گئے
اور کہنے لگے ہمارا مال اسباب تو ہی لیگیا ہی اور بید چھریان اونھون نے مجھے مارین
پھر ایک بڈھے نے مجھے پہچانا اور اون لوگون سے کہا اسنے تمھارا مال نہین چرایا ہی بلکہ
یہ شیخ الشیوخ ہی سب نے مجھسے معذرت مانگی مین نے کہا مجھے اس اذیت کا غم نہین
بلکہ خوشی ہی اسلیے کہ آج میرے نفس نے ذلت اوٹھائی پھر وہ بڈھا مجھے اپنے گھر لیگیا
اور روٹی اور انڈا میرے سامنے رکھا مین نے کھانے مین تامل کیا ندائے غیبی ہوئی کھالے
اسلیے کہ آرزو کی سزا تو پا چکا ہی اور کبھی تیرے نفس کی آرزو بغیر پہلی سزا پائے
ہوے پوری نہوگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار ایک بھیڑیا بستی مین آیا اور آپ کے کئی لڑکون کو پھاڑ
ڈالا آپ عبادت الٰہی مین مشغول تھے وہ آپ کی طرف بھی جھپٹا جب قریب آکر آپکی
صورت دیکھی اوسنے پاؤن چھو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ اپنے مریدونکے ساتھ جنگل مین تھے لوگون کو پیاس کا
غلبہ ہوا اور نماز کے لیے وضو کی بھی ضرورت تھی سب نے آپکی طرف رجوع کی

Marfat.com

آپ نے زمین پر ایک خط کھینچا فی الفور وہاں نہر جاری ہو گئی۔
نقل کیا ہی کہ حضرت ابو العباس فرماتے ہین کہ ایک بار مین صحرا مین آپ کے ہمراہ تھا آپ کے ایک مرید نے کہا مجھے پیاس لگی ہی آپ نے پاؤن زمین پر مارا فورًا چشمہ جاری ہو گیا دوسرے مرید نے کہا مین آبخورے مین پانی پیون گا آپ نے ہاتھ زمین پر مارا ایک سفید پیالہ نہایت خوشنما نکل آیا اوسنے پانی پیا اور مجھے بھی پلایا مکہ معظمہ تک وہ پیالہ ہمارے ساتھ رہا۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت ابو العباس رح سے پوچھا تمھارے مرید کرامت کے بارے مین کیا کہتے ہین اونھون نے کہا بہت کم لوگ اُسپر ایمان لاتے ہین آپ نے فرمایا جو کرامت کو حق نہ سمجھے کافر ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار جنگل مین آپ کے مریدون نے آپ سے کہا اب ہمپر بھوک بقدر غالب ہی کہ چارہ نہین آپ نے فرمایا مین کیا کرون اوس چیز سے جسکا چارہ نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک اندھیری رات مین مین نے صحرا مین ایک سمت اپنے قلب کے حبشی کو دیکھا جس سے مجھپر خوف غالب ہوا اوس سے پوچھا تو انسان ہی یا جن اوسنے مجھ سے پوچھا تو مسلمان ہی یا کافر مین نے کہا مسلمان ہون اوسنے کہا مسلمان تو سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین مین سمجھا کہ یہ غیبی تنبیہ ہی اور فرمایا ایک جنگل مین مین نے ایک شخص کو بے توشہ جاتے ہی دیکھکر خیال کیا کہ اس سے زائد کسی کو اللہ پر بھروسا ہوگا پھر اوس سے پوچھا تو ایسے سفر مین توشہ و سواری کیون نہین رکھتا اوسنے کہا چاہنے ساتھ رکھتا ہی اوسنے اور کسی شی کی حاجت نہین رہتی مین نے کہا تو سچ کہتا اور فرمایا اسی برس تک نہ مین نے کسی سے کوئی چیز لی نہ کسی کو دی لوگون نے کہا

Marfat.com

صاف صاف بیان کیجیے آپ نے فرمایا تیس برس تک مین نے سوا خدا کے کسی سے کچھ نہین لیا اور سوا خدا کے کسی کو کچھ نہین دیا اور فرمایا ایک بار ایک شخص نے میری دعوت کی مین نے اوسے قبول نہین کیا اوسکی سزا مین چودہ دن تک مین بھوکا رہا اور فرمایا نفس کی پیروی سے زائد کوئی چیز مضر نہین ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا قول ہی کبائر سے دور رہو اور کبائر دعوی فاسد اور اشارت باطل کو کہتے ہین اور فرمایا دنیا کو ذرہ برابر دوست رکھنے والا اللہ تک نہین پہونچتا ہی اور فرمایا صادق بندہ عمل سے پہلے عمل کی حلاوت پاتا ہی اور اگر اخلاص بجالاتا ہی تو عبادت مین حلاوت پاتا ہی اور فرمایا تین چیزون کی دوستی مضر ہی نفس زندگی مال اور فرمایا شادی اور راحت سوا جنت کے کہین نہین ملسکتی اور فرمایا سترہ درجے ہین جنکی وجہ سے اللہ ملتا ہی اونمین سے اعلی درجہ توکل اور ادنی اجابت ہی اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین کہ اگر اللہ دے تو شکر ورنہ صبر کر اور اوسکی یاد مین گم ہوجا اور فرمایا عارف کو کوئی چیز تیرہ نہین کرسکتی بلکہ تاریکیون کو وہ روشن کردیتا ہی اور فرمایا اللہ پر بھروسے کو قناعت کہتے ہین اور فرمایا بہت دل اللہ کے نور سے زندہ ہین اور فرمایا عبادت سے زائد کوئی چیز خطرات نفس کو دور نہین کرسکتی اور فرمایا بغیر عقیدے کی دوستی کے کوئی عبادت فائدہ نہین دیتی اور فرمایا اللہ نے علما کو ہدایت کیلیے پیدا کیا ہی اور فرمایا غنا مستغنی ہونے کو اور فقر حاجتمندی کو کہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے کہا آپکو کوئی حاجت ہو تو بیان کیجیے آپ نے فرمایا مجھے خدا سے بھی حاجت نہین اسلیے کہ راضی برضا ہون جو وہ چاہے کرے پھر مجھے بندے سے کب حاجت ہوسکتی ہی۔ اور فرمایا فقیر کو جو ملے وہی اوسکی غذا ہی اور جو ستر پوشی کرے وہی لباس ہی اور جہان رہے وہی گھر ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے صحراے بصرہ مین وفات پائی آپ کی وفات کی کئی برس

Marfat.com

بعد ایک قافلہ ودھر سے گذرا تو دیکھا کہ آپ منہ قبلہ کیطرف کیے ہوے جریب ہاتھ
مین لیے کھڑے ہین اور ہونٹھ خشک ہین اور ایک آبخورہ پاس رکھا ہی اور کوئی
درندہ آپ کے آس پاس نہین ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳ حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمہ اللہ ناطق دقائق واقف حقائق تھے آپکو وعظ
مین اسدرجہ کمال حاصل تھا کہ تمام لوگ آپکو یحیٰی واعظ کہتے تھے۔ مشائخ کبار نے
کہا ہی اللہ کے دو یحیٰی ہوے ایک حضرت یحیٰی بن ذکریا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام جنھون نے طریق خوف کو طے کیا دوسرے یحیٰی بن معاذ رازی رحمہ اللہ جنھون
نے جادۂ رجا مین قدم رکھا۔ آپ پیدائشی واقف علوم تھے کبھی آپ سے
گناہ کبیرہ صادر نہین ہوا عبادت آلہی جسقدر آپ نے کی بہت کم لوگون نے
کی ہوگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے مریدون نے خوف اور رجا کو دریافت کیا آپ نے
فرمایا یہ دو رکن ایمان کے ہین جو شخص انھین ترک کرتا ہی اوسکا ایمان کمزور ہوجاتا
ہی خائف عبادت کرتا ہی علٰحدگی کے خوف سے اور راجی وصل کی امید رکھنے
کی وجہ سے عبادت کرتا ہی اور فرمایا عبادت بغیر خوف ورجا کے کامل نہین ہوتی
خوف ورجا بغیر عبادت کے حاصل نہین ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ بعد خلفاے راشدین کے سب سے پہلے ممبر پر بیٹھکر آپ ہی نے
وعظ فرمایا ہی آپ کے ایک بھائی مکہ معظمہ مین مجاور تھے اونھون نے آپ کو خط
لکھا کہ تین تمنائین تھین ایک یہ کہ متبرک جگہ مین رہون دوسرے یہ کہ ایک خادم
میری خدمت کو ہو یہ دونون پوری ہوگئین کیونکہ کعبہ مین ہون اور بیان سے زائد

Marfat.com

کوئی مقام متبرک نہین ہی اور اللہ نے مجھے لونڈی دی ہی جو وضو کے لیے پانی بھی لا دیتی ہی ایک تمنا باقی ہی وہ یہ کہ موت سے پہلے آپ کو دیکھوں آپ دعا کیجیے یہ بھی پوری ہو جائے۔ آپ نے جواب لکھا انسان کو خود متبرک ہونا چاہیے اوسکے متبرک ہونے کیوجہ سے اوسکا مقام سکونت بھی متبرک ہوجاتا ہی دوسرے آپکو خادم بننا چاہیے تھا نہ مخدوم تیسرے اگر آپ اللہ سے غافل نہوتے تو ہرگز مین آپکو یاد نہ آتا اللہ کی یاد کیجیے اور بھائی بہن اولاد سب کی الفت ترک کیجیے جب آپ اللہ کو پا لینگے تو مجھسے سروکار نہ رہیگا اور اگر اللہ کو نہ پایا تو مجھسے ملنے سے کیا فائدہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک دوست کو لکھا دنیا خواب ہی اور آخرت بیداری اگر انسان خواب مین روئے تو بیداری مین ہنستا ہی پس تم دنیا مین خوف آلہی سے رونا اختیار کرو تاکہ آخرت مین ہنسو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی صاحبزادی نے اپنی والدہ سے کوئی چیز مانگی اونھوں نے کہا اے لڑکی اللہ سے مانگ اونھوں نے کہا دنیاوی چیز اللہ سے مانگتے ہوی مجھے شرم آتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ اپنے بھائی کے ساتھ ایک گانون کے قریب پہونچے آپ کے بھائی نے کہا یہ گانون اچھا ہی آپ نے فرمایا اس سے زائد وہ دل اچھا ہی جو یاد آلہی کیوجہ سے اسکی اچھائی کا خیال نہ کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کہین دعوت مین گئے اور موافق عادت بہت کم کھانا کھایا لوگون نے کہا اور کھائیے آپ نے فرمایا زائد کھانے سے نفس قوی ہوتا ہی اور عبادت آلہی مین کمی ہوتی ہی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ کے مکان کا چراغ گل ہو گیا آپ نے اس خوف سے رونا شروع کیا کہ کہین ایمان و توحید کا چراغ بھی اسی طرح بے نیازی کی ہوا کی

Marfat.com

جھونکے سے گل نہو جائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے کہا دنیا موت کے سامنے ایک دانے سے زیادہ بے قدر ہی آپ نے فرمایا اگر موت نہوتی تو دنیا بالکل بے قدر ہوتی پھر فرمایا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت مثل پل کے ہی جو حبیب کو حبیب کے پاس پہونچاتی ہی کسی نے آپ کے سامنے پڑھا امنا برب العالمین آپ نے فرمایا ایک ساعت کا ایمان دو سو برس کے گناہوں کو محو کر دیتا ہی پھر ستر برس کا ایمان ستر برس کے گناہوں کو کیونکر نہ محو کر دیگا آپ نے فرمایا جب قیامت میں اللہ مجھسے پوچھیگا کہ تو کیا چاہتا ہی میں کہونگا کہ میری یہ تمنا ہی کہ مجھے دوزخ میں بھیج اور میری وجہ سے دوزخ کو دوسرون پر سرد کردے اور یا مؤمن فان نورک اطفأ لهبی اے مومن تیرا نور آگ کے شعلہ کو سرد کرتا ہی اسپر شاہد ہی۔ اور فرمایا اگر میں دوزخ کا مالک کر دیا جاؤن کسی عاشق کو نہ جلاؤن اسلیے کہ عاشق روزانہ اپنے کو سو بار جلاتا ہی لوگون نے پوچھا اگر اوسکے گناہ بہت ہون آپ نے فرمایا تو بھی نہ جلاؤن کیونکہ اوسکے گناہ اضطراری ہوتے ہین نہ اختیاری۔ اور فرمایا جو اللہ سے خوش ہوتا ہی تمام چیزین اوس سے خوش ہوتی ہین اور جسکی آنکھ جمال الٰہی سے روشن ہوتی ہین تمام چیزون کی آنکھین اوسکے دیدار سے روشن ہوتی ہین اور فرمایا واصل الی اللہ کی کرامتون سے لوگ عزت کرتے ہین اور فرمایا اللہ قیامت مین عارفون کو اپنے دیدار سے سرفراز کریگا اور فرمایا جسقدر بندہ خالق کو دوست رکھتا ہی اوسی قدر مخلوق اوسکو دوست رکھتی ہی اور جسقدر بندہ خالق سے ڈرتا ہی اوسی قدر مخلوق اوس سے ڈرتی ہی اور جس قدر بندہ خالق کی طرف راغب ہوتا ہی اوسی قدر مخلوق اوسکی طرف راغب ہوتی ہی فرمایا جو اللہ کے گناہ کرنے سے شرم رکھتا ہی اللہ اوسپر عذاب کرنیسے شرم رکھتا ہی اور فرمایا بندے کی حیا ندامت کی حیا اور اللہ کی حیا کرم کی حیا ہوتی ہی اور فرمایا

Marfat.com

بندے کو جسقدر معرفت ہوتی ہے اوسی قدر اوسے کرم کی امید ہوتی ہے اور فرمایا بندہ گناہ سے اللہ کے لیے روگردانی کرتا ہے اور فرمایا اللہ کے ساتھ سب گمانون سے زائد نیک گمان رکھنا اعمال شائستہ اور مراقبہ کے ساتھ اچھا ہے اور فرمایا نیک عمل نیک گمان سے اور بد عمل بدگمان سے پیدا ہوتے ہین اور فرمایا وہ شخص ٹوٹے گھاٹے مین رہتا ہے جو برے کامون مین زندگی بسر کرتا ہے اور فرمایا دنیا سے عبرت نہ حاصل کرنا نادانون کا کام ہے اور فرمایا تین قوم کی صحبت سے ڈرو ایک حکماے غافل دوسرے قاریان کاہل تیسرے صوفیان جاہل۔ اور فرمایا صدیق خلق سے بھاگتے ہین اور فرمایا تین پہچانین ولیون کی ہین ایک خالق پر اعتماد کرنا دوسرے خلق سے بے نیاز ہو جانا تیسرے اللہ کی یاد کرنا۔ اور فرمایا اگر موت فروخت کی جاتی تو آخرت والے سوا موت کے کچھ نہ خریدتے اور فرمایا اہل دنیا کی خدمت لونڈی غلام کرتے ہین اور اہل عقبے کی خدمت نکوکار اور زہاد کرتے ہین اور فرمایا جبتک تین باتین انسان مین نہین ہوتین عقلمند نہین ہوتا ایک نصیحت کی نظر سے امیرون کو دیکھے نہ حسد سے دوسرے شفقت کی نظر سے عورتون کی طرف دیکھے نہ شہوت سے تیسرے تواضع کی نظر سے درویش کی طرف دیکھے نہ کبر و غرور سے اور فرمایا جو گناہ کرتا ہے پوشیدہ مین اللہ ظاہر مین اوسے ذلیل کرتا ہے اور فرمایا عبادت کرنے والے کو اللہ بخشتا ہے اور فرمایا اللہ کی زائد عبادت کرو اور لوگون سے کم ملو اور فرمایا عارف اگر ادب الٰہی نہ کرین ہلاک ہو جائین اور فرمایا جسکی توانگری اللہ پر ہے وہ ہمیشہ توانگر ہے اور جسکی توانگری کسب پر ہے وہ ہمیشہ فقیر ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس جگہ اول سے مجذوب اور آخر سے مجاہد مراد ہین اور فرمایا مجھے موحدون کی اوس آہ سے تعجب معلوم ہوتا ہے جو دوزخ مین شعلہ مارتی ہے اور فرمایا پاک ہے وہ اللہ عزوجل کرم کرتا ہے گنہگارون پر۔ اور فرمایا وہ گناہ کہ تجھے اللہ کا محتاج بناوے اوس غم سے اچھا ہے

Marfat.com

لذت سے دور کردے اور فرمایا اللہ کو دوست رکھنے والے کا نفس اوسکا دشمن ہوتا
اور فرمایا جو شخص اللہ کا دوست ہوتا ہے ریاکاری اور نفاق نہین کرتا اور خلق اوسکی
دوست ہوتی ہے اور فرمایا بندہ کا دوست اللہ سے زائد کوئی نہین ہے اور فرمایا مومن
مومن کے حقوق ہین ایک یہ کہ اگر کسی کو فائدہ نہ پہونچا سکے تو نقصان بھی نہ پہونچائے
دوسرے یہ کہ اگر کسی کی تعریف نہ کرسکے تو ہجو بھی نہ کرے تیسرے یہ کہ اگر کسی کو خوش نہ کرسکے
غمگین بھی نہ کرے اور فرمایا اس سے زائد کوئی حماقت نہین کہ انسان دوزخ کی کام کرے
جنت کا طالب ہو اور فرمایا توبہ کے بعد ایک گناہ بھی زیادہ بڑا ہے اون ستر گناہون
جنکے بعد توبہ کی ہے اور فرمایا مومن کا گناہ خوف و رجا کے درمیان مین ہوتا ہے اور
فرمایا گناہ نہ کرو یہی بڑی عبادت ہے اور فرمایا تعجب ہے اوس شخص سے کہ کھانا
ترک کرتا ہے بیماری پیدا ہونے کے خوف سے اور گناہ کرنا ترک نہین کرتا عذاب آخرت
کے خیال سے اور فرمایا بہشت پیدا کرنے سے زائد اللہ کا یہ احسان ہے کہ اوسنے دوزخ
پیدا کی کیونکہ اگر دوزخ کا خوف نہوتا تو کوئی عبادت کرکے بہشت کے لائق نہوتا اور
فرمایا دنیا عبادت کی جگہ ہے اور بندہ درمیان خوف و رجا کے ہے ہمیشہ یہ خیال کرتا
ہے کہ معلوم نہین جنتی ہون یا دوزخی اور فرمایا دنیا کی قیمت ایک درم کے غم سے
بھی کم ہے افسوس ہے اوسپر جسنے غم نہ کیا ہو اور فرمایا دنیا شیطان کی دوکان ہے
اسکے ڈر اور دنیا شیطان کی شراب ہے اسے بچو اور فرمایا زاہد وہ ہے جو دنیا
چھوڑے اور فرمایا دنیا غم اور اندیشہ ہے اور عقبیٰ جزا و سزا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میری شکایت کرتے ہو کیا تمھین یہ کافی نہین ہے کہ دونون جہان میرے
ہاتھ مین دیتا ہون اور فرمایا دنیا کا حاصل کرنے مین ذلت اور عقبیٰ کا حاصل کرنے مین
عزت ہے اور فرمایا آرزو دنیا کی اللہ سے غافل کردیتی ہے اور فرمایا تین شخص عقلمند ہین
اول تارک دنیا دوسرے طالب عقبیٰ تیسرے عاشق حق اور فرمایا بالدار کو مرتے وقت

Marfat.com

دو مصیبتیں پیش آتی ہیں ایک اوسکا مال دوسرے لے لیتے ہیں دوسری اوس سے مال کا حساب پوچھتے ہیں۔ اور فرمایا دینار اور درم بچھو ہیں اور انکا منتر یہ ہے کہ حلال ذریعے سے پیدا کرے اور حق کام میں صرف کرے اور فرمایا اگر عاقل دنیا طلب کرے تو اوس سے اچھا ہے کہ جاہل دنیا ترک کرے اور فرمایا اے اہل علم تمھارے محل قیصر کے مانند اور گھر نوشیروان کے گھر کے مانند ہیں پس تمھاری شدادی اور کبر عادی ہے اور یہ علامت اسلام کی نہیں ہے اور فرمایا دنیا کا طالب ذلت میں اور عقبیٰ کا طالب عزت میں اور حق کا طالب آرام میں ہے اور فرمایا عبادت کا اظہار کرنا ناروا ہے اور فرمایا توکل اور زہد پر طعن کرنا گویا ایمان پر طعن کرنا ہے اور فرمایا متکبر سے تکبر کرنا ایسا ہی جیسا متواضع سے تواضع اور فرمایا عابد کا گھر خلوت اور روزی توکل اور پیشہ عبادت ہے۔ اور فرمایا زائد کھانے والا بہت جلد شہوت کی آگ میں جلجاتا ہے اور فرمایا بھوک شر اعضا سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور فرمایا بھوکا رہنا نور اور پیٹ بھر کے کھانا نار ہے اور فرمایا بھوک طعام حق ہے اور صادقوں کے جسم اس سے قوت پاتے ہیں اور فرمایا بھوک مریدوں کے لیے ریاضت اور توبہ کرنے والوں کے لیے تجربہ اور زاہدوں کیلیے سیاست اور عارفوں کے لیے بخشش ہے اور فرمایا ایسے زاہد سے پناہ مانگنا چاہیے جو امیروں کی غذا کھاتا ہو اور فرمایا زاہد معالجہ صبر سے اور مشتاق معالجہ شکر سے اور وصل معالجہ ولایت کرتا ہے اور فرمایا متقی عمل کیطرف اور ابدال آیات کی طرف اور طالب حق احسان کی طرف اور عارف ذکر کی طرف رغبت دلاتے ہیں اور فرمایا انتہائی شکر تحیر ہے اور فرمایا مرید آخر کا دل سوا چار مقام کے کہیں قرار نہیں پاتا وہ چار چیزیں یہ ہیں خلوت مسجد قبرستان صحرا اور فرمایا مرید کے لیے کوئی چیز اختلاط خلائق سے زائد مضر نہیں ہے اور فرمایا انس پر خلوت میں نظر کر اور تیرا انس اللہ کیطرف خلوت میں ہے اگر تیرا انس خلوت ساتھ ہوگا تو بعد خلوت کے جاتا رہیگا اور اگر اللہ کے ساتھ ہوگا تو کبھی زائل نہوگا اور

Marfat.com

تنہائی صدیقون کی مصاحب ہے اور فرمایا بلا نازل ہونے کے وقت صبر کی حقیقتین اور
مکاشفے نزے وقت رضا کی حقیقتین ظاہر ہوتی ہین اور فرمایا جو دنیا کو دوست رکھتا ہے
قیامت مین اوسکی سزا اور جو آخرت کو دوست رکھتا ہے اوسکے صلے مین جنت پائیگا اور
فرمایا طمع سے دین ضائع اور ورع سے زائد ہوتا ہے اور فرمایا خوش خلق کے گناہ معاف
ہوجاتے ہین اور فرمایا تھوڑی عبادت دل سے بہتر ہے اوس ستر برس کی عبادت سے
جو دل سے نہ کی ہو اور فرمایا علم اور نیت اور اخلاص درستی اعمال کے سبب ہین
اور فرمایا توکل سے آزادی اور اخلاص سے نیکی اور حکم خدا کی پابندی سے زندگی حاصل
ہوتی ہے اور فرمایا ایمان درمیان خوف اور رجا اور محبت کی ہے اور خوف ترک گناہ کا نام
ہے اور رجا عبادت کو کہتے ہین اور محبت رضاے الٰہی حاصل کرنا ہے اور فرمایا عارف وہ ہے
جو سوا خدا کے کسی کو دوست نہ رکھے اور فرمایا خوف دل مین ایک درخت ہے جسکا پھل
دعا اور زاری ہے اور فرمایا بلند ترین منزل طالب کی خوف اور وصل کی حیا یا رجا ہے
اور فرمایا عبادت کی زینت خوف ہے اور خوف ترک آرزو کو کہتے ہین اور فرمایا تواضع کرنا
بڑی پرہیزگاری ہے اور فرمایا عیوب سے عمل کو بچانا اخلاص ہے اور فرمایا شہوتون سے
بچنا شوق الٰہی ہے اور فرمایا اللہ کا خزانہ طاعت ہے اور دعا اوسکی کنجی ہے اور
فرمایا توحید نور ہے اور شرک نار نور توحید گناہون کو جلا دیتا ہے اور نار شرک نیکیون کو
جلا دیتی ہے اور فرمایا توحید اگلے پچھلے گناہون کو محو کر دیتی ہے اور فرمایا ورع کی دو
قسمین ہین ایک ورع ظاہر یعنے سوا خدا کے سب سے بے پروا ہو جانا دوسرے ورع
باطنی یعنے دل مین سوا خدا کے کسی کی جگہ ہی نہ رہنا اور فرمایا زہد مین زا ہا دال یہ تین
حرف ہین زا سے مراد ترک زینت اور ہا سے ترک ہوا یعنے خواہش نفس اور دال سے
ترک کر دینا ہے اور فرمایا زہد سے سخاوت پیدا ہوتی ہے اور فرمایا زاہد وہ ہے جو طالب
دنیا سے زائد ترک دنیا پر حریص ہو اور فرمایا زاہد ظاہر مین صاف اور باطن مین ملا جلا

اور عارف باطن مین صاف اور ظاہر مین ملا جلا ہوتا ہی اور فرمایا فوت موت سے زائد
سخت ہی کیونکہ موت دنیا سے اور فوت اللہ سے جدا کرتی ہی اور فرمایا بغیر سمجھے بات کہنے والا
پشیمان ہوتا ہی اور فرمایا توبۂ نصوح کی تین علامتین ہین کم کھانا کم سونا کم بولنا اور
فرمایا اللہ کا ذکر گناہون کو مٹا دیتا ہی اور اوسکی رضا آرزو کو محو کرتی ہی اور اوسکی محبت
متحیر کر دیتی ہی۔ لوگون نے پوچھا ہمین کیونکر معلوم ہو سکتا ہی کہ اللہ ہم سے راضی ہی
یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو اللہ سے راضی ہی تو وہ بھی تجھ سے راضی ہی۔ لوگون نے کہا
کیا لوگ ایسے بھی ہین کہ اوس سے راضی نہون اور پھر اوسکی معرفت کا دعوی کرین فرمایا
ہان جو لوگ اپنی غفلت کی وجہ سے اوسکے انعام سے غافل رہی اونکا یہی حال ہوتا ہی
کسی نے پوچھا کسوقت مقام توکل مین قدم رکھنا چاہیے آپ نے فرمایا جب نفس کو ایسی
ریاضت کا عادی کرلے کہ اگر تین شبانہ روز تک کچھ نہ کھائے تو نفس کمزور نہو پوچھا قیامت
مین کون لوگ زیادہ بیخوف ہونگے فرمایا جو دنیا مین اللہ سے زیادہ ڈرتے ہین پوچھا تونگری
کسے کہتے ہین فرمایا اللہ کی پناہ اور امن مین ہونیکا نام تونگری ہی پوچھا عارف
کون ہی فرمایا جو ہست نیست کچھ بھی نہو پوچھا درویشی کسے کہتے ہین فرمایا اللہ پر
بھروسا کرنا اور خلق سے بے پروا ہونا اسی کا نام درویشی ہی۔ کسی نے آپ کے سامنے
درویشی اور تونگری کا ذکر کیا آپ نے فرمایا قیامت مین درویشی باقدر اور تونگری
بیقدر رہیگی۔ پوچھا کسیکے زہد زائد ہوتا ہی فرمایا جسکے یقین زائد ہوتا ہی پوچھا محبت کسے
کہتے ہین فرمایا حبیب کی جفا پر صبر اور وفا پر شکر کرنے کو محبت کہتے ہین پوچھا نصیحت
کب کرنا چاہیے فرمایا جب خود نصیحت پر عمل کرلے کسی نے کہا لوگ آپکی غیبت کرتے ہین فرمایا
اگر مین برا ہون تو اسی لائق ہون اگر اچھا ہون تو اونکی غیبت کرنے سے میرا نقصان نہین
ہوسکتا پوچھا آپ خوف و رجا کو کیونکر زائد بیان کرتے ہین فرمایا اللہ قوی ہی اور بندہ
ضعیف ہی بندہ کو اوس سے خوف اور امید ہی رکھنا سب سے اچھا ہی

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین کہتے تھے اے اللہ گو مین گنہگار ہون مگر مجھے بخشش
کی تجھسے امید ہی اس لیے کہ مین سراپا گناہ اور تو سراپا عفو ہی اے اللہ فرعون نے
خدائی کا دعوی کیا اور تونے حضرت موسی اور حضرت ہارون علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ
والسلام کو نرمی سے بات کرنے کو فرمایا جب تو انا ربکم الاعلی کہنے والے پر یہ لطف کرتا ہی
تو جو سبحان ربی الاعلی کہتا ہی اوسپر جو لطف تو کریگا اوسے کون جان سکتا ہی اے اللہ
میرے ملک مین سوا ایک پرانی کملی کے کچھ نہین ہی لیکن اگر مجھسے یہ کملی کوئی
مانگے تو مین دیدونگا تیری رحمت جسکی انتہا سوا تیرے کوئی نہین جانتا کسطرح تو طالبونکو
اوس سے محروم رکھے گا اے اللہ تیرا قول ہی من جاء بالحسنة فله خیر منها یعنی نیکی
کرنیوالے کو اوس نیکی سے اچھا بدلہ ملتا ہی مین تجھپر ایمان لایا ہون اور اس سے اچھی
کوئی نیکی دنیا مین نہین ہی اسکے بدلے مین تو سوا اپنے دیدار کے کیا دیگا اے اللہ جیسے
تو کسی کا مشابہ نہین ویسے ہی تیرے کام بھی دوسرون کے کام سے مشابہ نہونگے قاعدہ
ہی کہ طالب مطلوب کو راحت دیتا ہی کیسے ممکن ہی کہ تو اپنے بندون کو عذاب و بلا مین
پھنسائے اسلیے کہ تجھسے زائد کوئی دوست رکھنے والا نہین ہی اے اللہ جو میرا حصہ دنیا
مین ہو کفار کو دے اور جو میرا حصہ آخرت مین ہو مسلمانونکو دیدے مجھے دنیا مین تیری
یاد اور آخرت مین تیرا دیدار کافی ہی اے اللہ چونکہ تو گناہ بخشتا ہی اور مین گنہگار
ہون اسلیے تجھسے بخشش مانگتا ہون اے اللہ تیری غفاری اور اپنی کمزوری کیوجہ سے
مین گناہ کرتا ہون پس تو بخشدے اپنی غفاری سے یا میری کمزوری کا خیال کرکے
اے اللہ مین اپنی بدکرداری کو خیال کرکے تجھسے ڈرتا ہون اور تیرے عفو کو خیال کرکے
تجھسے بخشش کی امید رکھتا ہون پس تو میری بدکرداری کو خیال کرکے اپنے عفو سے باز
نرہ اے اللہ مین تجھسے کیون ڈرون اسلیے کہ تو کریم ہی اور کیون نہ ڈرون اسلیے
کہ تو عزیز ہی اے اللہ مین گنہگار ہون تجھے کس طرح یاد کرون اور تو کریم ہی کیونکر

تجھے نہ یاد کرون ای اللہ تو ایسا کریم ہی کہ تیرے بندے گناہ کرتے ہین اور تو اونھین بخشتا ہی
اے اللہ مین بندہ ہون اسلیئے ڈرتا ہون اور تو کریم اور مالک ہی اسلیئے تجھ سے امید
رکھتا ہون اے اللہ مین تیرا محتاج ہون تجھے کیونکر دوست نہ رکھون جب تو بے نیاز
ہوکر مجھے دوست رکھتا ہی اے اللہ مین غریب ہون اور تیرا ذکر غریب ہی کیونکر اوسے
دوست نہ رکھون اے اللہ سب سے اچھی تیری عطا میری دل مین رچا ہی اور سب
سے اچھی بات میری زبان پر تیرا ذکر ہی اور سب سے دوست وقت میرے لیے تیرے
دیدار کا وقت ہی اے اللہ میرے اعمال جنت کے لائق نہین ہین اور دوزخ کا عذاب
برداشت کرنیکی مجھے طاقت نہین ہی اب تو اپنے فضل سے جو چاہے کر ای اللہ قیامت مین
جب مجھسے سوال ہوگا کہ تو دنیا سے کیا لایا تو سوا افسوس کے میرے پاس کوئی جواب نہوگا
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ ایک لاکھ درم کے قرضدار ہوگئے اور یہ قرضہ اسلیئے ہوا کہ
آپنے غازیون اور حاجیون اور فقیرون اور صوفیون اور عالمون کو قرض لیکر دیا
تھا قرضخواہون نے شدید تقاضا کیا شب جمعہ کو آپنے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے یحیی ملول نہو کیونکہ تیرا ملول ہونا مجھے ملول
کرتا ہی تو سفر کر اور ہر شہر مین وعظ کہہ مین ایک شخص کے خواب مین جاکر اوس سے کہونگا
وہ تجھے تین لاکھ درم دیدیگا آپ نیشاپور تشریف لیگئے اور ایک مقام پر وعظ کہنے کھڑے
ہوے اور فرمایا اے لوگو مین نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شہر بشہر وعظ
کہنے نکلا ہون اور مجھپر ایک لاکھ درم کا قرض ہی آپ نے فرمایا ہی کہ ایک شخص تیرا
قرض ادا کر دیگا حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے کہا پچاس ہزار درم مین دونگا دوسرے
نے کہا چالیس ہزار درم مین دونگا تیسرے نے کہا دس ہزار درم مین دونگا آپنے فرمایا
مجھے کئی آدمیون سے لیکر قرض ادا کرنا منظور نہین ہی اسلیئے کہ مجھے حکم ہوا ہی کہ ایک شخص
تیرا قرض ادا کر دیگا پھر آپ نے وعظ کہا لوگون پر ایسا اثر ہوا کہ حاضرین مجلس مین سے

Marfat.com

سات آدمی جان بحق تسلیم ہو گئے کئی دن آپ نے وہان وعظ کہا پھر بلخ مین ائے اور وعظ مین توانگری کی فضیلت بیان فرمائی وہان ایک شخص نے ایک لاکھ درم نذر کیے ایک بزرگ نے آپ سے کہا کہ آپ نے توانگری کی فضیلت درویشی پر بیان کی یہ آپ کے لیے نازیبا ہی جب آپ بلخ سے روانہ ہوے تو راہ مین قزاقون نے جو درم آپ کو وہان ملے تھے اوت لیے آپ نے کہا یہ اوس بزرگ کے کہنے کا اثر تھا پھر آپ ہر ہر ملک مین وعظ فرماتے ہوے ملک ہری مین تشریف لیگئے اور وہان اپنا خواب بیان کیا امیر ہری کی لڑکی وعظ مین موجود تھی اوسنے کہا جسدن آپ نے خواب دیکھا تھا اوسی دن مجھے بھی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے خواب مین سرفراز فرماکر آپ کے قرض ادا کرنے کا حکم دیا تھا مین نے عرض کیا مین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر قرض ادا کر آون حکم ہوا وہ خود یہان آئینگے تو تجھا مین آپکا قرض ادا کردونگی لیکن اتنی عرض میری قبول ہو کہ آپ اس ملک مین چار روز وعظ فرماکر لوگون کو ہدایت کرین آپ نے چار دن وہان وعظ فرمایا لوگون پر اتنا اثر ہوا کہ پہلے دن دس دوسرے دن پچیس تیسرے دن چالیس چوتھے دن ستر آدمی جان بحق تسلیم ہوے جب آپ وہان سے رخصت ہونے لگے تو امیر ہری کی دختر نے سات اونٹ درم سے بھرے ہوے نذر کیے جب آپ اپنے ملک مین پہونچے اپنے صاحبزادے کو حکم دیا کہ کل قرض ادا کرکے جو کچھ بچے درویشون کو دیدو اور میرے صرف کے لیے کچھ نہ رکھو مجھے اللہ کی ذات کافی ہی پھر آپ نے سر زمین پر رکھکر درگاہ الٰہی مین مناجات شروع کی کسی نے آپکے سر پر پتھر مارا پھر آپ نے اپنے سامنے قرض ادا کرکے بقیہ مال درویشونکو تقسیم کرادیا اوسکے بعد انتقال فرمایا لوگ آپ کی لاش کو نیشاپور مین لائے اور وہان قبرستان حیرہ مین دفن کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ بزرگ عہد اور محتشم روزگار تھے آپ خاندان شاہی سے تھے آپ کے تصانیف بیحد ہین اونمین سے ایک کتاب مراۃ الحکما بھی ہے آپ نے بہت بزرگون سے ملاقات کی ہے حضرت ابو تراب نخشبی اور حضرت یحیی معاذ رازی رحمہما اللہ سے بھی ملے ہین آپ ہمیشہ قبا پہنا کرتے تھے جب آپ نیشاپور مین تشریف لائے تو حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ نے باوجود اپنی عظمت ذاتی کے آپ کی بیحد توقیر فرمائی اور کہا جس چیز کو مین عبا مین ڈھونڈھتا تھا وہ قبا مین پائی۔

نقل کیا ہے۔ کہ چالیس برس تک آپ نہین سوئے جب زیادہ نیند آتی تو نمک آنکھون مین بھر لیتے تاکہ تکلیف کی وجہ سے نیند نہ آئے چالیس برس کے بعد آپنے استراحت فرمائی اللہ تعالی کو خواب مین دیکھکر کہا اے اللہ مین تجھے بیداری مین ڈھونڈھتا تھا مگر خواب مین پایا حکم ہوا یہ اوسی بیداری کا صلہ ہے اسکے بعد سے آپ کا دستور تھا کہ اکثر اس خیال سے استراحت فرمالیا کرتے کہ شاید پھر خواب مین جمال الہی نظر آجاوے شعر

حسرت ہے کہ پھر طالع بیدار سلادے ؛؛ پھر زخم لگے پھر وہ مزے خواب کا پھاہا

اپنے اوس خواب پر آپ ایسے فریفتہ تھے کہ فرمایا کرتے تھے اگر دو عالم کی بیداری مجھے اس خواب کے عوض مین ملے تو بھی مین اپنے خواب کو نہ بدلون۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکے سینہ پر سبز خط سے اللہ جل جلالہ لکھا ہوا تھا جب وہ سن شعور کو پہونچا تو سیر و تماشے مین مشغول رہتا اور چکار ابجا بجا کر گایا کرتا قدرتی خوش آواز بھی تھا ایک دن گاتا ہوا ایک محلہ مین گیا اسکی خوش آوازی نے یہ اثر کیا کہ ایک نئی دولھن اپنے شوہر کے پاس سو رہی تھی بیتابانہ اوٹھکر اوسکو جھانکنے لگی جب شوہر بیدار ہوا تو دولھن کو پاس نہ دیکھا اوٹھکر اوسکے پاس جا کھڑا ہوا

اوس لڑکے کی طرف خطاب کرکے کہنے لگا کیا ابھی توبہ کا وقت نہین آیا یہ سنکر اوسکے قلب پر اثر ہوا اور چوب مین کہا کہ آگیا اوسی وقت چکارا توڑ ڈالا اور توبہ کرکے یاد الہی مین مشغول ہوا اور کمال حاصل کرکے کسی طرف نکل گیا آپنے فرمایا جو رتبہ اللہ نے مجھے چالیس برس مین دیا اس لڑکے کو اپنے فضل سے چالیس دن مین عطا کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ایک صاحبزادی تھین شاہ کرمان نے کہا کہ میرے ساتھ اپنی صاحبزادی کا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا تین دن کے بعد اسکا جواب دونگا اور تین دن تک آپ مسجد نبوی کے گرد گھوما کیے تاکہ کسی کامل درویش کو ڈھونڈھ کر اوسکے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دین تیسرے دن ایک درویش نہایت خلوص سے مسجد مین نماز پڑھتے ہوے ملے آپ نے اونسے کہا نکاح کیجیگا اوںھون نے کہا مین مفلس ہون مجھے کون اپنی لڑکی دیگا آپ نے فرمایا میری لڑکی کیساتھ نکاح کریجیے غرض فریقین کی رضامندی سے نکاح ہوگیا نکاح ہونیکے بعد جب آپکی صاحبزادی شوہر کے گھر گئین تو دیکھا کہ ایک آبخورہ مین پانی اور ایک ٹکڑا خشک روٹی کا رکھا ہی آپ نے شوہر سے پوچھا یہ کیون رکھا ہی اوںھون نے کہا کل مین نے نصف ٹکڑا روٹی کا اور نصف آبخورہ پانی کا صرف کر کے باقی آج کے لیے رکھ چھوڑا ہی آپ کا قصد ہوا کہ اپنے باپ کے یہان آوین شوہر نے کہا مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ شاہی خاندان کی لڑکی فقیر کے یہان بسر نہین کرسکتی آپ نے فرمایا ہرگز ایسا نہین ہی بلکہ مین اپنے باپ سے اس امر کی شکایت کرنے جاتی ہون کہ اوںھون نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مین تیرا نکاح کسی پرہیزگار کے ساتھ کرونگا اور ایسے شخص کے ساتھ میرا نکاح کیا جو اللہ پر شاکر نہین اور دوسرے دن کے لیے کھانا رکھ چھوڑتا ہی یہ امر توکل کے خلاف ہی یا تو اس گھر مین روٹی ہی رہے یا مین رہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے آپ کو خط مین لکھا کہ مین نے اپنے نفس

Marfat.com

اور عمل اور تقصیر مین نظر کی تو نا امیدی حاصل ہوئی آپ نے جواب مین لکھا تمہارے خط کو
مین نے اپنے دل کا آئینہ بنایا اگر میری ناامیدی نفس سے خالص ہوگی تو اللہ سے امید
ہوگی اور جب اللہ سے پوری امید ہوگی تو خوف ہوگا اور جب خوف ہوگا تو نفس
سے ناامیدی ہوگی اور جب نفس سے ناامیدی ہوگی تو مین اللہ کی یاد کر سکونگا اور
جب اللہ کی یاد کرونگا تو خلق سے مستغنی ہو جاونگا اور جب خلق سے استغنا ہوگا
تو وصل الٰہی حاصل ہوگا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ سے اور حضرت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ سے بہت دوستی تھی
ایک بار آپ دونون ایک شہر مین تھے حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے مجلس وعظ
کی اور آپ کو بھی بلایا مگر آپ تشریف نہ لیگئے بہت اصرار کے بعد ایکدن آپ گئے اور
کونے مین چھپکر بیٹھ گئے خود بخود وعظ کہتے کہتے حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کی زبان
بند ہوگئی اور کہا شاید اس مجمع مین کوئی ایسا شخص ہے جسکے اثر نے میری زبان کو
وعظ کہنے سے عاجز کر دیا ہے آپ اونکے سامنے گئے اور فرمایا مین اسی لیے یہان
آنا پسند نہین کرتا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا اہل فضل کا فضل اور اہل ولایت کی ولایت اوسوقت
تک رہتی ہے جب تک وہ اپنے فضل کو فضل اور اپنی ولایت کو ولایت نہ سمجھین اور
فرمایا فقیر اللہ کا بھید ہے جبتک فقیر اوسے پوشیدہ رکھتا ہے امانت دار ہوتا ہے جب اوسے
ظاہر کرتا ہے فقر اوس سے لے لیا جاتا ہے اور فرمایا تین علامتین صدق کی ہین دنیا سے
نفرت کرنا خلق سے دور رہنا شہوت پر غالب ہونا اور فرمایا خوف الٰہی ہمیشہ ذکر کو
کہتے ہین اور بڑا خائف وہ ہے جو بظاہر حقوق الٰہی پوری طور سے ادا نہ کرے اور فرمایا حسن
ظاہر علامت امید کی ہے اور فرمایا صبر کی تین علامتین ہین ترک شکایت صدق رضا
قبول قضا اور فرمایا تقوی کی علامت ورع ہے اور ورع کی علامت شبہات سے باز رہنا ہے

اور فرمایا جب عاشق حق ہمہ اوست ہو جاتے ہیں تو خدائی کا دعوی کرتے ہیں اور
فرمایا عقلمند وہ ہی جو حرام کی طرف نہ دیکھے اور ترک شہوت کرے اور دل سے
اللہ کی یاد کرے اور ظاہر میں سنت کی پیروی کرے اور حلال روزی کھائے اور فرمایا
جھوٹ اور خیانت اور غیبت سے بچو اور فرمایا ترک دنیا اور ترک نفس کرو لوگوں نے
پوچھا آپ کس حال میں رہتے ہیں آپ نے فرمایا مثل اوس زندہ مرغ کے میرا حال ہے جسے
سیخ میں لگا کر آگ پر رکھیں اور ہر پہلو اوسے آگ ہی آگ دکھائی دے شعر
کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں جو جل اوٹھتا ہے جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد حضرت علی سیرجانی رحمۃ اللہ آپ کے مزار پر
فقرا کو کھانا تقسیم کیا کرتے تھے ایکبار دعا کی اے اللہ اسوقت کوئی مہمان بھیجدے کہ
میں اوسکے ساتھ کھانا کھاؤں اتنے میں ایک کتا سامنے آیا آپ نے اوسے دھتکار دیا وہ
چلا گیا ندائے غیبی ہوئی کہ تمنے خود ہی مہمان کی خواہش کی اور جب مہمان ہمنے بھیجا
اوسے دھتکار دیا یہ سخت پریشان ہوئے اور اوس کتے کو ڈھونڈھنے لگے بدقت تمام
وہ ایک جنگل میں ملا اونھوں نے کھانا اوسکے سامنے رکھا مگر وہ ملتفت نہوا یہ شرمندہ
ہوئے اور اپنی حرکت سے توبہ کی کتے نے کہا احسنت یعنے تو نے اچھا کیا کہ توبہ کر لی
اے خواجہ علی اگر تمنے حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ کے مزار کے علاوہ اور کہیں ایسی
گستاخی کی ہوتی تو قرار واقعی سزا پاتے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ اولیاے متقدمین میں بڑے باکمال اور صاحب
ہمت تھے آپ طویل العمر اور کثیر العبادت تھے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ سے آپکو
بیعت تھی اور مثل حضرت ابو تراب اور حضرت ابو سعید خراز رحمہما اللہ کی بہت مشائخ سے

آپ نے فیض صحبت حاصل کیا تھا آپ نہایت حسین اور خوش وضع تھے۔ نقل کیا ہے۔ کہ ابتدا میں جماعت عرب میں سے کسی قبیلے کے سردار کی بیٹی آپ پر فریفتہ ہو گئی اور ایکدن تخلیہ میں آپ کے پاس آئی وہ لڑکی حسن و جمال میں اپنا مثل نہیں رکھتی تھی۔ اوسنے آپ سے اپنا عشق ظاہر کر کے وصل کی خواہش کی آپکو اسقدر خوف الٰہی طاری ہوا کہ وہان سے اوٹھکر بھاگ گئے شب کو آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک تخت پر جلوہ فرما ہیں اور لشکر ملائکہ صف باندھے ہوئے آپ کے سامنے باادب کھڑا ہے آپ کو دیکھکر حضرت یوسف علیہ السلام تخت سے اوٹھے اور استقبال کر کے اپنے پاس بٹھالیا اور فرمایا جسوقت تمسے سردار عرب کی بیٹی نے وصل کی درخواست کی تھی اور تمھیں خوف الٰہی طاری ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھسے فرمایا اے یوسف دیکھو تمنے زلیخا کے شر سے بچنے کی ہمسے دعا مانگی تھی اور یہ وہ یوسف ہے جسنے ہمارے خوف سے سردار عرب کی بیٹی کیطرف توجہ نکی اور مجھے تمھاری ملاقات کا حکم ہوا اسکے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے آپکو خوشخبری دی کہ تم بزرگان حق سے ہو گے تم حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور اونسے اسم اعظم حاصل کرو۔ جب آپ بیدار ہوے مصر کو روانہ ہوے اور وہان پہونچکر ایک سال تک حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی خدمت کی اور بلحاظ ادب اپنا مطلب ونیز ظاہر نہ کیا ایکسال کے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا تم کس لیے آئے ہو آپ نے فرمایا صرف آپکی زیارت اور خدمتگذاری کے لیے حاضر ہوا ہوں پھر ایک سال آپ نے اور خدمت کی پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا جو حاجت تمھیں ہو بیان کرو آپ نے فرمایا اسم اعظم سیکھنا چاہتا ہوں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ خاموش ہو رہے اور ایک سال تک کچھ جواب نہ دیا اوسکے بعد ایک برتن جسپر سرپوش ڈھکا تھا آپ کو دیا اور کہا دریاے نیل کے پار جا کر فلان شخص کو یہ

دینا وہ تمھین اسم اعظم بتا دیگا یہ اوسے لیکر چلے راہ مین خیال کیا کہ نہیں معلوم اسمین کیا ہے کھولا تو اوسمین ایک چوہا تھا اور وہ کود کر بھاگ گیا آپ کو پیالہ کھولنے پر بہت شرمندگی ہوئی پھر اوسپر سرپوش ڈھنک کے خالی پیالہ لیئے ہوے اوس شخص کے پاس گئے اور پیالہ اوسے دیا اوسنے کھولا تو خالی تھا آپ سے فرمایا جب تمنے ایک چوہے کی حفاظت نہ کی تو اسم اعظم کی حفاظت کیونکر تمسے ہو سکیگی آپ شرمندہ ہوکر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی خدمت مین پھر واپس آئے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا مین نے اللہ تعالی سے سات بار اجازت چاہی کہ تجھے اسم اعظم بتا دون ہر بار یہی جواب ملا کہ ابھی اسکی آزمایش کر صرف آزمایش کے لیے مین نے پیالے مین چوہا بند کر کے تجھے دیا تھا مگر معلوم ہوا کہ ابھی تجکو اسم اعظم کے حفاظت کرنے کی قوت حاصل نہین ہوئی ہے اب تو اپنے ملک جا جب وقت آئیگا تجھے اسم اعظم معلوم ہوجائیگا آپ نے فرمایا مجھے وصیت فرمائیے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا جو کچھ تو نے لکھا پڑھا ہے سب کو بھلا دے تاکہ حجاب اوٹھ جائے دوسرے مجھے بھی بھلا دے اور کسی کے سامنے پیر یا شیخ کہکر مجھے یاد نہ کر آپ نے فرمایا یہ دونون کام مجھسے نہین ہو سکتے تیسرے خلق کو نصیحت کر اور اللہ کی طرف بلا اور اپنے کو درمیان مین خیال نہ کر آپ نے فرمایا انشاء اللہ اس کام کو مین انجام دونگا پھر آپ ملک رے مین واپس آئے اور یہین کے آپ رہنے والے ہین جب آپ نے یہان وعظ و نصیحت شروع کی تو علمائے ظاہر آپکو برا کہنے لگے اور رجحان خلق کا آپ کی طرف کم ہوگیا ایکدن آپ وعظ کہنے آئے تو دیکھا کہ مجلس وعظ مین کوئی نہیں ہے ارادہ کیا کہ وعظ نہ کہین ایک بڑھیا نے کہا آپ نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ خلق کو نصیحت کرونگا اور اپنے کو درمیان مین نہ سمجھونگا اوس اقرار کی آپ مخالفت کیون کرتے ہین آپ متنبہ ہوے اور وعظ فرمایا اسکے بعد پچاس برس آپ نے وعظ کہا اور

Marfat.com

کبھی اسکا خیال نہ کیا کہ لوگ ہین یا نہین آپکی فیض صحبت سے حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بغیر توشے اور سواری کی بیابانون مین سفر کرتے تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے ایک بار خواب مین غیبی ندا سنی کہ یوسف بن حسین سے کہدے کہ تو راندۂ درگاہ ہے جب مین بیدار ہوا تو مجھے یہ خواب اونسے بیان کرتے ہوے شرم آئی دوسری رات کو پھر یہی خواب دیکھا مگر مین نے اونسے بیان نہ کیا تیسری رات کو پھر خواب دیکھا کہ یوسف ابن حسین سے کہدے کہ تو راندۂ درگاہ ہے اور اے ابراہیم خواص اگر تو یہ پیغام اونسے نہ کہیگا تو وہ سزا تجھے ملیگی کہ زندگی بھر تو اوسکی تکلیف مین مبتلا رہیگا جب مین بیدار ہوا تعمیل حکم کے لیے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا جب آپنے مجھے دیکھا فرمایا اگر کوئی اچھا شعر تمھین یاد ہو تو پڑھو مین نے ایک شعر پڑھا آپ اوسے سنکر دیر تک رویا کیے اور خون کے آنسو آپکی آنکھ سے بہتے تھے پھر آپ نے فرمایا ابھی تک لوگ میرے سامنے قرآن شریف پڑھ رہے تھے مگر مجھے رقت نہوئی اور اس شعر نے مجھے ایسا بیقرار کر دیا کہ خون آنکھون سے بہنے لگا لوگ مجھے زندیق کہتے ہین سچ ہے اور خطاب باری راندہ درگاہ میرے حق مین درست ہے حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ حال دیکھکے مجھے تعجب ہوا اور اسی پریشانی مین صحرا کی طرف نکل گیا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونھون نے فرمایا حضرت یوسف بن حسین تیغ عشق الہی کے گھائل ہین اور علیین اونکی جگہہ ہے اللہ کی راہ مین ایسا مرتبہ حاصل کرنا چاہیے کہ اگر تنزل بھی ہو تو علیین مین ہو جو شخص اللہ ہی کا ہو جاتا ہے اگر اوسے بادشاہت نہین ملتی تو وزارت ضرور ہاتھ آتی ہے

نقل کیا ہے کہ ابتدا مین حضرت عبد الواحد زید رحمہ اللہ نہایت شریر اور بیباک تھے اکثر گھر مین والدین سے لڑتے اور بھاگے بھاگے پھرا کرتے تھے ایکبار اتفاقاً آپ کی

مجلس وعظ مین آگئے اور آپ اوسوقت دعا ھو بلطفہ کا نہ محتاج الیہم فرما رہے
تھے یعنی اللہ اپنے بندے کو اسطرح اپنی طرف بلاتا ہی جیسے اوسکی طرف محتاج ہی
حضرت عبد الواحد پر اس کلام نے ایسا اثر کیا کہ ایک چیخ ماری اور تمام کپڑے پھاڑ کر
قبرستان کیطرف نکل گئے اور تین شبانہ روز وہان یاد حق مین بیخود پڑے رہے جسدن
اونپر آپ کے کلام نے اثر کیا تھا اور اوسکی وجہ سے قبرستان کیطرف چلے گئے تھے آپنے
ندا سنی ادرک الشاب التائب اوس تائب جوان کو ڈھونڈھو آپ تلاش کرتے
ہوئے تین دن کے بعد اونسے ملے ان تین دن کے عرصہ مین اللہ نے اونھین یہ مرتبہ
دیدیا تھا کہ جو ندا آپ نے سنی تھی وہ اوس سے خبردار تھے اور آپ کو دیکھتے ہی کہنے
لگے تین دن پہلے یہان آنیکا آپ کو حکم ہوا اور آپ اب آئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ نیشاپور مین ایک تاجر تھا اور اوسکا کچھ روپیہ ایک شخص پر قرض
تھا مگر قرضدار دوسرے ملک مین تھا اونسنے وہان جانیکا ارادہ کیا مگر اوسی زمانے مین
اوس تاجر نے ایک نہایت خوبصورت ترکی لونڈی ہزار دینار کو خریدی تھی متردد
ہوا کہ اسے کس کے سپرد کر جاؤن۔ اسی خیال مین حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ کی خدمت
مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور میری لونڈی کو اپنی بی بی کے پاس رکھلین تو مین
فلان ملک مین جا کر اپنا مال وصول کرلاؤن بدقت تمام آپ نے قبول کیا وہ تاجر لونڈی کو
آپکے یہان چھوڑ کر روانہ ہوا ایک بار حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ کی نظر اوس لونڈی
پر پڑی اور نفس شرارت پر آمادہ ہوا آپ اپنے پیر حضرت ابو حفص حداد رحمہ اللہ کی
خدمت مین حاضر ہوے اونھون نے فرمایا تم حضرت حسین بن یوسف رحمہ اللہ کے
پاس جاؤ وہ ملک رے مین آئے اور لوگون سے آپکا پتہ پوچھا سب نے کہا وہ ملحد
زندیق منکر ہی اگر تم اوسکے پاس جاؤگے تو خود بھی خراب ہوگے حالانکہ تم صاحب کمال
عالم ہو تے ہو یہ پھر نیشاپور مین آئے اور پیر سے واقعہ بیان کیا اونھون نے فرمایا

پلٹ جاؤ اور تلاش کرکے اونسے ملیں آپ رے مین آئے اور بدقت تمام اُنکا مکان دریافت کرکے آپکی خدمت مین حاضر ہوے دیکھا کہ آپ بزرگ صورت ہین مگر ایک لڑکا بے داڑھی مونچھ کا آپ کے پاس بیٹھا ہی اور جام وصراحی سامنے رکھی ہی انھون نے سلام کیا آپ نے جواب دینے کے بعد ایسی پراثر باتین انسے کہین کہ یہ بیخود ہوگئے پھر اونھون نے پوچھا باوجود اسکے کہ آپ ایسے صاحب کمال ہین صورت ظاہری آپنے ایسی کیون رکھی ہی کہ لوگ آپ سے متنفر ہوتے ہین آپ نے فرمایا یہ امرد میرا لڑکا ہی مین اسے قرآن پڑھاتا ہون اور اس صراحی مین شراب نہین ہی پانی ہی اور پیالہ پانی پینے کے لیے ہی تاکہ جسے پیاس لگے وہ پی لے اور ظاہر کو مین نے اسلیے خراب رکھا ہی کہ لوگ مجھے متدین سمجھکر کوئی خوبصورت ترکی لونڈی میرے سپرد نہ کرین حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ درصل اللہ کو دوست رکھنے والا خلق کو دوست نہین رکھتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی کثرت عبادت کا یہ حال تھا کہ نماز عشا کے بعد تمام رات آپ قیام مین گذار دیتے لوگون نے پوچھا عشا کے بعد سے صبح تک قیام کرنا کسطرح کی عبادت ہی آپ نے فرمایا جب مین بعد عشا کے عبادت کرنا چاہتا ہون تو عظمت الٰہی مجھپر ایسی غالب ہوتی ہی کہ رکوع وسجود کی قوت باقی نہین رہتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو خط مین لکھا کہ اگر اللہ نے تجھے تیرے نفس کا ذائقہ چکھایا تو تجھے کوئی مرتبہ حاصل نہوگا اور فرمایا اللہ نے ہرات مین امین مقرر کیے ہین اور امت محمدی مین اللہ کے امین صوفی ہین اور فرمایا صوفیون کو لڑکون اور عورتون کی صحبت خراب کرتی ہی اور فرمایا خالق کو حاضر ناظر جاننے والے خلق سے بھاگتے ہین اور فرمایا جو دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی اللہ ماسوا کی یاد اوسکے دل سے دور کردیتا ہی اور فرمایا واقفیت خلق کو اوسی قدر ہوتی ہی جسقدر اللہ

عطا کرتا ہی اور فرمایا اللہ سب سے زائد بندے کی دوستی کو دوست رکھتا ہی اور جو
بندہ کو دوست رکھتا ہے اپنے کو خوار سمجھتا ہی اور خلق کو نصیحت بہت کرتا ہی اور فرمایا
محبت الٰہی ماسوی اللہ کو بھلا دیتی ہے اور فرمایا صادق وہ ہی جو عبادت کو چھپائے
اور گوشے مین بیٹھے اور فرمایا موحد وہ ہی جو اپنے کو اللہ کی درگاہ مین سمجھے اور اوامر
و نواہی کی پابندی کرے اور اپنے کو نیست سمجھے اور راضی برضاے حق ہو اور فرمایا
جو دریاے توحید مین غرق ہوتا ہی کبھی اوسکی پیاس نہین بجھتی اور فرمایا دنیا مین
سب سے اچھی چیز اخلاص ہی اور فرمایا ریا ترک کرنا دیدار الٰہی حاصل ہونے سے
اچھا ہی۔ اور فرمایا زاہد وہ ہی کہ جبتک خود گم نہو جائے اللہ کو ڈھونڈھتا رہے اور
فرمایا تو بندہ ہی بندے کی طرح رہ اور فرمایا فکر سے اللہ کو پہچاننے والا اوسکی عبادت
زائد کرتا ہی اور فرمایا بزرگ ترین مردم درویش صادق اور ذلیل ترین مردم
ریاکار ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت آپ نے فرمایا اے اللہ مین نے خلق کو قولاً اور
نفس کو فعلاً نصیحت کی میرے نفس کی خیانت کو خلق کی نصیحت کے عوض
مین معاف کر دے۔
نقل کیا ہی۔ کہ بعد وفات کسی بزرگ نے آپ کو مراتب اعلیٰ پر دیکھکر سوال کیا
یہ رتبہ آپ کو کیونکر ملا آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ مین نے دنیا مین بری بات کو
اچھی بات کے ساتھ نہین ملایا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ قطب عالم شیخ اکرم تھے آپ کو بے واسطہ کشف
و مراتب حاصل ہوئے حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ آپ کے مرید تھے اور حضرت

Marfat.com

شاہ شجاع کرمانی آپ کی ملاقات کو آئے اور آپ کے ہمراہ بغداد مین جاکر مشائخ کاملین سے ملاقات کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ ایک کنیز پر بیحد فریفتہ تھے نیشاپور مین ایک نامی جادوگر تھا اوسکے پاس جاکر آپ نے اپنا حال بیان کیا اوسنے کہا پہلے تم چالیس دن عبادت ترک کرو پھر میرے پاس آنا مین اپنا جادو کرونگا آپ نے ویسا ہی کیا اور چالیس دن کے بعد اوس جادوگر کے پاس گئے اوسنے ہر طرح سے جادو کیا مگر اثر پذیر نہوا آپ سے کہا چالیس دن مین آپ نے شاید کوئی نیک کام کیا ہی جسکی وجہ سے میرا جادو کارگر نہین ہوتا آپنے فرمایا مین نے کوئی نیک کام نہین کیا ہان البتہ یہ کیا کہ جس راستہ مین مین جاتا اوسکے کنکر پتھر الگ کر دیتا تاکہ چلنے والے ٹھوکر نہ کھائین اوس جادوگر نے کہا افسوس ہی کہ تم ایسے خدا کی یاد نہین کرتے جسنے اس معمولی نیک کام کو قبول کرکے جادو کے اثر کو بیکار کر دیا اور تمھاری چالیس دن کی نافرمانی کا کچھ خیال نہ کیا آپ نے اوسیوقت توبہ کی اور یاد الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوے اور آپ لوہاری کا پیشہ کرتے تھے اسی لیے آپ حداد مشہور ہین اور حداد لوہار کو کہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک دینار روز کماتے اور رات کو درویشون کو دیدیا کرتے یا بیوہ عورتون کے گھر مین پھینک آتے اسطرح کہ کسی کو یہ معلوم نہوتا کہ یہ دینار کون پھینک گیا اور عشا کی بعد بھیک مانگتے یا گرا پڑا ساگ چن لاتے اور اوسے پکا کر تناول فرماتے ایک مدت تک آپنے اسیطرح زندگی بسر کی۔ ایکبار آپ کی دوکان کی طرف سے ایک اندھا یہ آیت پڑھتا ہوا نکلا و بدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون ظاہر ہوا انپر اللہ کی طرف سے وہ امر جسکا انکو گمان بھی نہ تھا۔ یہ آیت سنکر آپ بیخود ہوگئے اور اوسی بیخودی کی حالت مین آپ نے جلتا ہوا لوہا آگ سے نکالکر اپنے ہاتھ پر رکھا اور شاگردون سے کہا اسے کوٹو سب متحیر ہوگئے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے وہ جلتا ہوا لوہا اپنے ہاتھ

Marfat.com

مین دیکھا اوسے پھینک کر تمام دوکان لٹادی اور گوشہ نشینی اختیار کر کے ریاضت و عبادت مین مشغول ہوے۔ اور فرمایا کہ مین نے بہت کوشش کی کہ اپنے کام کو پوشیدہ رکھون لیکن معلوم ہوا اللہ کی مرضی پوشیدہ رکھنے کی نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے محلہ مین ایک واعظ وعظ کہا کرتے تھے اور اوسمین احادیث بیان کرتے تھے تمام محلے والے وہان جاکر حدیثین سنتے تھے کسی نے آپ سے کہا آپ بھی چلکر حدیث سنا کیجیے آپ نے فرمایا تیس برس ہوے مین نے ایک حدیث سنی تھی اور اوسپر پورے طور سے عمل کرنا چاہتا ہون مگر ابھی تک میری مراد حاصل نہین ہوئی ہے مین دوسری حدیث سنکر کیا کرونگا اوسنے پوچھا وہ کون حدیث ہے آپ نے کہا وہ یہ ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنے اچھا مسلمان مرد وہ ہے جو ترک کرے اون چیزون کو جو اسے اسلامی فائدہ نہ پہونچا سکین۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ مع چند ہمراہیون کے صحرا مین گئے اور یاد الٰہی مین مستغرق ہوے یکایک ایک ہرن آکر آپ کی گود مین لوٹنے لگا آپ نے رونا شروع کیا وہ ہرن چلا گیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوا کہ اگر اسوقت بکری ہوتی تو مین ساتھیون کی ضیافت کرتا فوراً ہرن میری گود مین آگیا لوگون نے کہا جسکا اللہ اسقدر پاس کرے اوسکے رونے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا ہرن کا میرے پاس آنا درگاہ الٰہی سے مجھے دور کرنے والا تھا کیونکہ اگر اللہ فرعون کی کو دئی چاہتا تو اوسکی مراد کے موافق نیل کو روان نہ کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ اگر اتفاقاً آپ کو غصہ آتا تو خوشخوئی کی باتین کرنے لگتے جب غصہ دور ہو جاتا تو اور باتین کرتے۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص کا گدھا کھو گیا تھا وہ پریشان آپ کو ملا آپ نے دعا کی الٰہی اے اللہ جبتک اسکا گدھا نہ مل جائیگا مین آگے قدم نہ بڑھاونگا فوراً

Marfat.com

اوسکا گدھا مل گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو عثمان حیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مین ایکبار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا منقے آپ کے سامنے رکھے تھے مین نے ایک دانہ اوٹھا کہ منہہ مین رکھہ لیا آپ نے میرا گلا پکڑ لیا اور فرمایا تونے بے پوچھے منقی کیون کھا لیا مین نے کہا مجھے آپ کے دل کا حال معلوم ہی کہ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا ہی فقرا کو تقسیم کر دیتے ہین اسی لیے مین نے منقی کھا لیا آپ نے فرمایا مین خود اپنے دل کا حال نہین جانتا ہون تجھے میرے دل کا حال کیونکر معلوم ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو عثمان حیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے آپ سے کہا میرا ارادہ ہی کہ وعظ کہا کرون اسلیے کہ مجھے خلق پر شفقت اسقدر ہی کہ مین تمام خلق کے عوض دوزخ مین جانا پسند کرتا ہون فرمایا بسم اللہ وعظ کہہ مگر پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر خلق کو نصیحت کرنا اور جب تیرے وعظ مین زائد مجمع ہو تو غرور نہ کرنا کیونکہ خلق ظاہر کو اور خالق باطن کو دیکھتا ہی۔ پھر مین ممبر پر بیٹھا اور وعظ کہا آپ بھی پوشیدہ ایک کونے مین تشریف فرما تھے جب مین وعظ ختم کر چکا تو ایک شخص نے لباس کا سوال کیا مین نے اپنا لباس اوتار کر اوسے دیدیا آپ نے سامنے آکر مجھے فرمایا یا کذاب انزل من المنبر اے جھوٹے ممبر سے اوتر آ کیونکہ تو کہتا تھا کہ مجھے خلق پر شفقت ہی اور سائل کے سوال پورا کرنے مین تو نے اورون پر سبقت کی شفقت کا مقتضی یہ تھا کہ کسی دوسرے کو سبقت کرنے دیتا تاکہ وہ تجھسے زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے بازار مین ایک یہودی کو دیکھا دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے ایک مرد کو لباس عدل اور اپنے کو لباس فضل پہنے ہوئے دیکھا مجھے یہ خوف ہوا کہ نہین اوسکا لباس

Marfat.com

مجھے اور میرا لباس اوسے نہ دیدیا جائے اور فرمایا تین برس تک مین نے دیکھا کہ اللہ تعالی بنظر خشم میری طرف دیکھ رہا ہی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اوس حال مین جو کچھ سوز و بیم ہوا ہوگا اوسے سوا آپ کے یا اللہ کے کون جان سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ حج کو چلے اور بغداد مین پہونچے تو وہان لوگون سے عربی زبان مین ایسی فصاحت و بلاغت سے گفتگو کی کہ اہل زبان بھی عاجز ہوگئے حالانکہ آپ فارس کے رہنے والے تھے اور عربی نہین جانتے تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے آپ نے فتوت کی تعریف پوچھی اونھون نے کہا جو کام اچھا کیا ہو اوسے ظاہر نہ کرے اور اپنی طرف اوس کام کی نسبت نہ کرے آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن میرے نزدیک فتوت اسکا نام ہی کہ خود انصاف کرے اور دوسرے سے انصاف کا طالب نہو حضرت جنید رحمہ اللہ نے حاضرین محفل سے کہا اسپر عمل کرو آپ نے فرمایا بلکہ تم خود اسپر عمل کرو حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا واقعی ہم جوانمردی سے ناواقف تھے آج واقف ہو گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا رعب مریدون پر اسقدر تھا کہ کوئی آپ کے سامنے بات نہین کر سکتا تھا اور نظر اوٹھا کر آپکی طرف نہین دیکھتا تھا اور سب مرید ہر وقت ہاتھ باندھے باادب کھڑے رہتے اور جبتک آپ اجازت نہ دیتے کسی کو بیٹھنے کی جرأت نہوتی حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا آپ مریدون کو آداب شاہی سکھاتے ہین آپ نے فرمایا سرنامہ دیکھو اوسی سے مضمون خط ظاہر ہوجاتا ہی پھر آپ نے فرمایا اے جنید زیربا اور حلوا طیار کراؤ (زیربا ایک قسم کے کھانے کا نام ہی) جب دونون چیزین طیار ہوئین آپ نے فرمایا ایک مزدور کے سرپر رکھواؤ اور اوس سے کہو کہ جبتک وہ تھکنے نہ پائے چلا جائے جہان پر بالکل تھک جائے تو قریب جو مکان ہو پکار کر وہان

دے آئے غرض مزدور لیکر چلا ایک مرید بھی پیچھے پیچھے گیا وہ مزدور جہاں تک چل سکا چلا جب بالکل تھک گیا تو قریب ایک مکان تھا اوسکی کنجی کھٹکھٹائی اندر سے کسی نے آواز دی کہ اگر زیربا اور حلوا دونوں ہوں تو میں باہر آؤں پھر ایک پیر مرد باہر آئے اور دونوں چیزیں لیں مرید جو مزدور کے پیچھے پیچھے گیا تھا یہ واقعہ دیکھکر متحیر ہوا اور قریب جاکر اوس پیر مرد سے حال دریافت کیا اونھوں نے فرمایا بہت دنوں سے میرے لڑکے مجھ سے زیربا اور حلوا مانگتے تھے میں نے خیال کیا کہ اللہ سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے وہ خود ہی بھیجدیگا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کا ایک مرید بہت مہذب اور باادب تھا حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے پوچھا کتنے زمانے سے یہ آپ کے ساتھ ہے آپ نے فرمایا دس برس سے اور اسنے ستر ہزار دینار ہمارے ساتھ میں خرچ کیے ہیں جو اسکے پاس موجود تھے علاوہ اسکے اور ستر ہزار دینار اسنے قرض لیکر ہمارے ساتھ میں صرف کیے ہیں جو ابھی ادا نہیں ہوے مگر ابتک اسے یہ قدرت نہیں ہے کہ کوئی بات مجھ سے دریافت کرے۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ بغداد سے روانہ ہوے ایک صحرا میں سولہ دن تک آپ کو پانی میسر نہ آیا اوسکے بعد آپ ایک نہر کے کنارے پہنچے اور خاموش بیٹھے تھے اتنے میں حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ وہاں آئے اور پوچھا آپ کس فکر میں ہیں آپ نے فرمایا سولہ دن کے بعد آج مجھے پانی میسر آیا ہے اب علم اور یقین میں بحث ہو رہی ہے اگر میرا علم غالب آئیگا تو پانی پیونگا اگر یقین غالب آئیگا تو بغیر پانی پیے آگے بڑھونگا اونھوں نے کہا یہ مرتبہ آپ ہی کے لیے ہے۔

نقل کیا ہے کہ جب آپ مکہ معظمہ میں پہونچے تو ایک جماعت مسکینوں کی پریشان حال دیکھی خیال ہوا کہ انکے ساتھ احسان کروں مگر پاس کچھ نہیں تھا آپ نے ایک پتھر اوٹھا کر کہا اے اللہ اگر آج تو نے مجھے کچھ نہ دیا تو سب قندیلیں کعبہ کی توڑ ڈالونگا

اوسی وقت ایک شخص نے روپیہ کی تھیلی لاکر آپ کو دی آپ نے وہ مسکینون کو تقسیم کردی جب حج سے فراغت ہوئی بغداد مین آئے حضرت جنید رحمہ اللہ نے پوچھا ہمارے لیے آپ کیا سوغات لائے ہین آپنے فرمایا یہ سوغات لایا ہون کہ جب کوئی تمھارا قصور کرے تو اوسکی تاویل کرکے اپنی سمجھ کی غلطی خیال کرو اگر نفس نہ مانے تو اوس سے کہو اگر تو اپنے بھائی کا قصور نہ معاف کریگا تو مین تیرا ساتھ چھوڑ دونگا اور جبرا نفس سے قصور معاف کراؤ اونھون نے کہا یہ مراتب اللہ نے آپ ہی کو دیے ہین

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور روزانہ نئی ضیافت کرتے رخصت کیوقت آپ نے اونسے فرمایا جب کبھی تم نیشاپور مین آؤ گے تو مین تمھین مہمان کرکے میزبانی اور جوانمردی سکھاؤنگا مہمان کے لیے تکلف نہ کرنا چاہیے بلکہ ایسا برتاؤ لازم ہے کہ مہمان کے آنے سے رنج اور جانیسے خوشی نہو پھر حضرت شبلی رحمہ اللہ نیشاپور مین آئے اور اونتالیس آدمی اور اونکے ہمراہ تھے آپ نے اکتالیس چراغ روشن کیے اونھون نے کہا کیا یہ تکلف نہین ہے آپ نے فرمایا اگر تم تکلف سمجھتے ہو تو سب کو گل کردو اونھون نے بہت کوشش کی مگر سوا ایک چراغ کے کوئی گل نہوا متحیر ہو کر آپ سے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مہمان فرستادۂ حق ہوتا ہے مین نے ہر مہمان کے لیے بغرض خوشنودی باری تعالی ایک چراغ روشن کیا اور ایک اپنے لیے روشن کیا تھا چونکہ چالیس خدا کے لیے تھے وہ نہ گل ہوے اور ایک میرے لیے تھا وہ گل ہو گیا تم نے بغداد مین جو کچھ کیا تھا وہ میرے لیے کیا تھا اس لیے تکلف ہوا اور مین نے جو کچھ کیا اللہ کے لیے کیا اس لیے یہ تکلف نہین نہین۔

نقل کیا ہے کہ حضرت ابو علی ثقفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو پیر وسنت اور اونکے آثار نہ سمجھے وہ مرد نہین ہے پوچھا کہ ولی کے لیے کلام کرنا اچھا ہے یا

Marfat.com

خاموشی فرمایا اگر بات کہے تو اوسکی آفت کو جانے اور خاموشی کی لذت اللہ عزوجل
مانگتی ہی تاکہ خاموشی مین گذارے اور فرمایا دنیا ایسا گھر ہی جو ہر وقت عقبی کی گناہ
مین مبتلا کرتا ہی پوچھا کہ آپ توبہ کو اچھا کہتے ہین حالانکہ توبہ بھی دنیا ہی مین حاصل
ہوتی ہی فرمایا سچ ہی لیکن جو گناہ دنیا مین کیے جاتے ہین یقین ہین اور یقین مین توبہ
توڑنا گویا دوسرے گناہ مین مبتلا ہونا ہی اور فرمایا بندہ وہ ہی جو پورے طور سے
احکام آلہی بجالاوے اور فرمایا درویش وہ ہی جو اللہ کی درگاہ مین باوجود عبادت
کثیرہ کے عاجزی ظاہر کرے اور فرمایا خدا کا دوست وہ ہی جو دنیا سے خوش جاوے
اور فرمایا ولی وہ ہی جو نفس سے اخلاص طلب کرے اور فرمایا بخل ترک ایثار کو کہتے
ہین اور فرمایا ایثار دوسرے کے حق کو اپنے حق پر مقدم رکھنا ہی دین اور دنیا دونون
مین اور فرمایا اچھا شخص وہ ہی جو لوگون پر کرم کرے اور خود اللہ کے کرم کا طالب رہے
اور فرمایا فقر سے قرب آلہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اچھا شخص وہ ہی جو اتباع سنت
کرے اور اکل حلال حاصل کرے اور فرمایا جو اپنے کو برا نہ سمجھے مغرور ہی اور جسنے غرور کیا
ہلاک ہوا اور فرمایا خوف دل کا چراغ ہی جو اچھائی اور برائی نفس کی معلوم کراتا ہی
اور فرمایا فقر یہ ہی کہ لینے سے دینے کو عزیز رکھے اور فرمایا فراست کا دعوی کرنے والا
صاحب فراست نہین ہی۔ اور فرمایا دینے والا اور لینے والا آدھا مرد اور فقط دینے والا
اور نہ لینے والا پورا مرد ہی اور نہ دینے والا اور لینے والا مرد نہین بلکہ مکھی ہی اور فرمایا
ہر وقت اللہ کا فضل ڈھونڈھنے والا ہلاک نہین ہوتا اور فرمایا عبادت پر بھروسہ
نہ کرو اور فرمایا اپنی نگاہبانی کرو اللہ کے ساتھ اور فرمایا خدا کے ساتھ استغنا کرنا اچھا
ہی اور کنجوسون سے برا ہی اور فرمایا شراب شوق پینے والے کو ہر وقت اللہ کا دیدار
حاصل ہوتا ہی اور فرمایا خلق وصول اور قرب اور مقامات عالی کی خبر دیتی ہی اور
فرمایا کہ ایک دم بھی وہ راہ ملنا جس سے اللہ تک پہونچے اچھا ہی اور فرمایا عبادت

Marfat.com

ہوا مغرور کے کوئی خوش نہین ہوتا اور فرمایا گناہ کفر کا ڈنک ہی جیسے زہر موت کا ڈنک ہی اور فرمایا قیامت اور حساب کے خوف سے گناہ سے بچنے والا گویا قیامت اور حساب پر ایمان نہین رکھتا ہی اور فرمایا صالح کی صحبت اختیار کرو اور فرمایا ظاہر کی روشنی خدمت اور باطن کی روشنی استقامت ہی اور فرمایا تقوی حلال روزی مین ہی اور فرمایا تصوف بالکل ادب ہی اور فرمایا توبہ کے بعد گناہ نہ کرنے کو توبہ کہتے ہین اور فرمایا دکھانے کے لیے عمل کرنا برا ہی اور فرمایا وہ شخص نابینا ہی کہ مصنوع سے صانع کو پہچانتا ہی اور صانع سے مصنوع کو نہین پہچانتا اور فرمایا اللہ کا در اختیار کرنے تاکہ سب در تجھپر کھل جائین اور اوس سردار یعنی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی اتباع کر تاکہ تمام سردار تیرے مطیع ہو جائین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمش رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بائیس برس مین آپ کے ساتھ رہا کبھی آپ کو بیخبری اور خوشی پر خدا کو یاد کرتے نہین دیکھا بلکہ جب آپ اللہ کو یاد کرتے تو نہایت تعظیم اور حرمت کے ساتھ یاد کرتے اور خوف آلہی سے آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور حالت نزع مین آپ نے فرمایا ہر شخص کو قصور پر نادم ہونا چاہیے۔ آپ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ اللہ کی طرف کیون راغب ہوے مین آپ نے فرمایا کہ اس لیے فقیر مالدار کی طرف راغب ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبداللہ سلمی رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میرا سر حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کے قدمون پر رکھنا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۹ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ پیر ارباب ذوق شیخ اصحاب شوق تھے۔ آپ کو علم فقہ اور حدیث مین بہت مہارت تھی آپ حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ کے مرید

اور حضرت سفیان ثوری اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہما اللہ کے پیر تھے اور خلق کی ملامت مین مبتلا تھے اور ملامتیون کا مذہب نیشاپور مین آپ ہی کی ذات سے پھیلا ہی اور آپ کے معتقدون کو قصاری کہتے ہین آپ بڑے صاحب تقوی تھے ایک بار شب کو آپ اپنے دوست کے سرہانے اوسکے نزع کے وقت بیٹھے تھے جب اوسکا انتقال ہوا تو آپ نے چراغ گل کر دیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسکی زندگی تک یہ چراغ اسکی ملک مین تھا اور اب اسکے ورثہ کا ہوگیا بغیر اونکی اجازت کے اسکا روشن رکھنا ناروا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کو دریا کے کنارے نیشاپور کا ایک مشہور جوانمرد ملا آپ نے اوس سے پوچھا جوانمردی کسے کہتے ہین اُسنے کہا میری جوانمردی یہ ہی کہ لباس صوفیہ پہنکر اونکا طریقہ اختیار کرون اور آپ کے لیے جوانمردی یہ ہی کہ لباس صوفیہ اُوتار ڈالیے تا کہ خلق آپ پر فریفتہ نہو اور آپ یاد الٰہی کرکے اپنے مراتب کو زیادہ کرین آپ نے فرمایا سچ ہی۔

نقل کیا ہی کہ جب آپکا بیحد شہرہ ہوا تو لوگون نے آپ سے وعظ کہنے پر اصرار کیا آپ نے فرمایا میری بات خلق کو مفید نہو گی اسلیے کہ مجھے دنیا کی الفت ہی وعظ اوسے کہنا چاہیے جسکا کلام مؤثر ہو اور لوگون کو ہدایت حاصل ہو واعظ اوسے کہتے ہین جو مکر ریا نہ کرے اور غیب سے اوسکو مدد حاصل ہوتی رہے لوگون نے پوچھا متقدمین کے کلام مین اثر ہونے کا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا اونھون نے ترقی اسلام اور نجات نفس کے لیے بات کہی اور فرمایا خلق کی الفت سے خالق کی الفت اچھی ہی اور فرمایا محقق اپنا حال ظاہر نہین کرتا ہی اور فرمایا جو بات پوشیدہ کرنے کی ہو کسی سے نہ کہہ اور فرمایا نیک خصلت کی صحبت اختیار کرو اور فرمایا عالم کی صحبت اختیار کرو اور جاہل کی صحبت سے بچو اور فرمایا متقدمین کی اتباع کرو

اور فرمایا زیادہ طلب کرنے سے رنج حاصل ہوتا ہی اور فرمایا نعمت کا شکر یہ ہی کہ تو اپنے کو طفیل اور ذریعہ سمجھ اور فرمایا نفس کی اتباع اندھا کرتی ہی اور نفس کو اچھا سمجھنا غرور ہی اور فرمایا اپنے کو سب سے برا سمجھ اور دوسرے کو مست دیکھکر خوف کر کہ کہین تو بھی مست نہو جاے اور فرمایا خوف و رجا اختیار کر اور فرمایا سخاوت سے نیکی اور بخل سے بدی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا تواضع اسے کہتے ہین کہ کسی کو اپنے سے زائد ذلیل نخیال کرے اور تواضع سے فقر حاصل ہوتا ہی اور فرمایا بہت کھانا تمام بیماریون کی اصل اور دین کی آفت ہی اور فرمایا طالب دنیا آخرت مین ذلیل ہوگا اور فرمایا اپنے کو ذلیل سمجھ تاکہ لوگ تیری عزت کرین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہین آپ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی کہ دنیا کے لیے غصہ نہ کرنا کسی نے آپ سے پوچھا بندہ کون ہی آپ نے فرمایا جو اللہ کو اور اوسکی عبادت کو دوست رکھے اور فرمایا زہد یہ ہی کہ جو اللہ نے دیا اوس پر قانع رہ اور زائد کا طالب نہو اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ اگر تو بحد قرضدار ہو تو خلق سے اوسکے ادا کردینے کا طالب نہو بلکہ امید رکھ کہ اللہ ادا کریگا اور فرمایا خدا پر اعتماد کرنے کو توکل کہتے ہین اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ اپنے کام اللہ کے سپرد کرے تو اوس سے زائد بہتر یہ ہی کہ حیلہ اور تدبیر مین مشغول ہو اور فرمایا جو شخص اللہ کو متہم کرتا ہی وہ مصیبت پر صابر نہین ہوتا اور فرمایا تین چیزون سے شیطان خوش ہوتا ہی ایک یہ کہ کسی ایماندار کو قتل کرے دوسرے کوئی شخص کفر پر مرے تیسرے تو درویشی سے بھاگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب آپ بیمار ہوے تو مین نے کہا اپنے صاحبزادون کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا مین اونکی توانگری سے زیادہ اس سے ڈرتا ہون کہ درویشی سے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے حالت نزع مین وصیت فرمائی کہ جب مین مرجاؤن تو مجکو عورتون مین دفن کرنا اوسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب۱۷ حضرت منصور عمّار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت منصور عمار رحمہ اللہ واقف طریقت کاشف حقیقت اور ایسے بے مثل واعظ تھے کہ اوس زمانے مین آپ کا مثل نہ تھا اکثر صوفیون نے آپ کے اوصاف بیان کیے ہین آپ عراق کے رہنے والے تھے اور بعض مرو اور بعض بصرے کو آپ کا مسکن بتاتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ کی علو مراتب کا یہ سبب تھا کہ ایک بار راہ مین آپ کو ایک کاغذ جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی ملا آپ نے بخیال تعظیم اوسکی گولی بناکر کھالی شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ تو نے ہمارے نام کی عظمت کی اوسکے صلے مین ہم نے تجھپر حکمت اور دانائی کے دروازے کھولدیے۔ اوسکے بعد مدت تک آپ وعظ کہتے رہے اور خلق کو نصیحت کیا کیے۔

نقل کیا ہی کہ کسی امیر نے چار درم اپنے غلام کو دیکر کہا کہ فلان چیز بازار سے لے آوہ بازار جا رہا تھا راستے مین آپ کا وعظ سننے لگا وہان ایک درویش بہت غریب تھا آپ نے حاضرین سے فرمایا کون ایسا شخص ہی جو چار درم اسے دیکر چار دعائین لے اوس غلام نے خیال کیا کہ یہ درم اسے دیدون تاکہ ایسا بزرگ چار دعائین میری حق مین کرے وہ درم درویش کو دیدیے آپ نے اوس غلام سے پوچھا تو کیا دعائین چاہتا ہی اوسنے کہا اول مجھے آزادی نصیب ہو دوسرے میرے مالک کو اللہ توبہ نصیب کرے تیسرے ان چار درم کے عوض مین مجھے چار درم اور ملجائین چوتھے اللہ مجھپر

اور آپ پر اور تمام حاضرین مجلس پر رحمت نازل کرے آپ نے سب دعائیں فرمائین
جب غلام آقا کے سامنے گیا وہ خفا ہوا اور کہا اتنی دیر کہان لگائی اوسنے سب ماجرا
بیان کردیا آقا نے اوسی وقت اوسے آزاد کیا اور چار سو درم اوسے دیے اور خود
صدق دل سے توبہ کی اوس شب کو آقا نے خواب دیکھا کہ باوجود اپنے لیئمی کے
تو نے اپنے اختیاری امور کیے اب ہم اپنی صفت ظاہر کرتے ہین ہمنے تجھپر اور تیرے
غلام پر اور منصور عمار پر اور تمام حاضرین مجلس پر رحمت کی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ وعظ کہ رہے تھے ایک شخص نے ایک کاغذ لا کر دیا جسپر یہ شعر لکھا تھا

طبیب یداوی الناس وھو مریض — یا عنی تقی یامر الناس بالتقی

یعنے جو شخص خود متقی نہین ہی اور لوگون کو تقوی کا حکم کرتا ہی وہ مثل اوس طبیب
کے ہی کہ دوسرون کی دوا کرتا ہی اور خود بیمار ہی آپ نے فرمایا تجھے میرے قول
اور علم پر عمل کرنا چاہیے اور میری بے عملی تجھے نقصان نہین پہونچا سکتی۔

نقل کیا ہی کہ آپ ایک رات گوشت کر رہے تھے ایک مکان سے مناجات
کی آواز آئی الٰہی اے اللہ مین نے تیری نافرمانی کیوجہ سے گناہ نہین کیا بلکہ نفس نے مجھے
بہکایا اور شیطان نے نفس کی مدد کی تو اپنے کرم سے معاف کردے سوا تیرے کوئی میرا
ہاتھ پکڑنے والا نہین ہی آپ یہ مناجات سنکر بیقرار ہوگئے اور اوسی بیقراری مین آپ
نے یہ آیت پڑھی یاایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ
یعنے اے ایمان والو اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی اوس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن
آدمی اور پتھر ہی۔ اور آپ وہان سے واپس چلے آئے صبح کو پھر اودھر آپکا گذر ہوا اوسی
مکان سے رونے کی آواز سنی سبب پوچھا لوگون نے کہا شب کو دروازے پر کسی
شخص نے ایک آیت پڑھی تھی اس مکان مین ایک لڑکا اس آیت کو سنکر خوف الٰہی
سے مرگیا آپ نے فرمایا اوسکا قاتل مین ہی ہون۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ہارون رشید نے آپ سے دو سوال کیے ایک یہ کہ عالم ترین خلق کون ہی دوسرے یہ کہ جاہل ترین خلق کون ہی آپ نے فرمایا عالم ترین خلق مطیع ترسناک آدمی جاہل ترین خلق عاصی ایمن ہی اور آپ نے فرمایا ہی اللہ نے عارفون کا دل ذکر کے لیے اور زاہدون کا دل توکل کے لیے اور متوکلون کا دل رضا کے لیے اور درویشونکا دل قناعت کیلیے اور اہل دنیا کا دل لالچ کے لیے بنایا ہی اور فرمایا عارف دو ہوتے ہین ایک عارف بخود یہ مجاہدہ اور ریاضت کرتے ہین دوسرے عارف بحق انکی عبادت رضاے حق ہی اور فرمایا انسان دو قسم کے ہوتے ہین ایک نیازمند بحق انکا مرتبہ شریعت ظاہری کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہی دوسرے وہ جو سوا خدا کے سب سے بے پروا ہوتے ہین یہ لوگ واصل الی اللہ ہوتے ہین۔ اور فرمایا حکمت عارفون کے دل مین تصدیق کی زبان سے اور زاہدون کے دل مین تفضیل کی زبان سے اور عابدون کے دل مین توفیق کی زبان سے اور مریدون کے دل مین تفکر کی زبان سے اور عالمون کے دل مین تذکر کی زبان سے بات کہتی ہی اور فرمایا سب سے اچھا وہ شخص ہی کہ عبادت اوسکا پیشہ اور درویشی اوسکی آرزو اور گوشہ نشینی اوسکی خواہش اور آخرت اوسکی تمنا اور موت اوسکے سامنے ہو اور توبہ کا اوسکو ہر وقت خیال ہو اور فرمایا انسان کا دل نوری ہوتا ہی جب اوسمین دنیا کی محبت سماتی ہی تو تاریکی چھا جاتی ہی اور نور لے لیا جاتا ہی اور فرمایا بندے کے لیے عاجزی اور عارف کے لیے تقویٰ اچھا لباس ہی اور فرمایا خلق سے ملنے والا خالق سے دور رہتا ہی اور فرمایا نفس کی پیروی سے انسان بلا مین پھنستا ہی اور فرمایا مصائب دنیا پر صبر کرنے والا مصائب آخرت مین مبتلا ہوتا ہی اور فرمایا تارک دنیا بے غم ہوتا ہی اور خاموش رہنے والا معذرت مانگنے سے محفوظ رہتا ہی اور فرمایا جس گناہ کی نہ کرنے کی قدرت ہو پھر اوسے کرے تو بڑا گناہگار ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ بعد وفات آپکو حضرت ابو الحسن شعرانی رحمۃ اللہ نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا بخشدیا اور مجھے حکم فرمایا کہ جسطرح تو دنیا مین ہماری تعریف انسانون کے سامنے بیان کرتا تھا اوسی طرح یہان ملائکہ کے سامنے ہمارے حمد و ثنا کر۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۸ حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ متقدمین مین تھے آپ طویل العمر ہوے اور اکثر تبع تابعین کی ملاقات کی اور حضرت بشر حافی اور حضرت سری سقطی رحمہما اللہ سے ملاقات کی اور حضرت فضیل رحمۃ اللہ کو بھی پایا تھا اور حضرت سلیمان دارائی رحمۃ اللہ آپ کی دانائی اور قیافہ شناسی کی وجہ سے آپ کو جاسوس القلوب کہتے تھے آپ کے ارشادات بیشمار ہین۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے پوچھا آپ خدا کے مشتاق ہین آپ نے فرمایا نہین اسلیے کہ انسان غائب کا مشتاق ہوتا ہی اور اللہ ہر وقت حاضر ہی اور فرمایا معرفت کے تین درجے ہین اول وحدانیت کا ثبوت دینا دوسرے ماسوی اللہ کو ترک کرنا تیسرے سمجھنا کہ کسی سے اوسکی عبادت کا حق ادا نہین ہوسکتا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور جسکو اللہ نور معرفت عطا نہین کرتا اوسے نور حاصل نہین ہوتا اور فرمایا محبت الہی اسکا نام ہی کہ انسان عبادت کم کرے اور فکر زائد اور گوشہ نشینی اور خاموشی اختیار کرے اور راحت سے خوش اور تکلیف سے رنجیدہ نہو اور فرمایا خوف رونے کو کہتے ہین اور رجا امید کا نام ہی اور فرمایا نفس سے ڈرنے والا نجات پاتا ہی اور فرمایا جب حضرت یونس علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کو خیال ہوا کہ اللہ مجھپر غصہ نہ کریگا تو کیسی آفت مین پھنسے اور فرمایا کم یقین بھی دل کو روشن کرتا ہی

اور فرمایا اہل حق کی صحبت اعتقاد سے اختیار کرو اور فرمایا خائف شاکر ہوتا ہی اور فرمایا زہد کی چار علامتین ہین اللہ پر توکل کرنا خلق سے بیزار ہونا اخلاص کرنا اللہ کے ساتھ سختی جھیلنا اور فرمایا جسقدر معرفت ہوتی ہی اوسی قدر بندہ حیا اور خوف کرتا ہی اور فرمایا عارف اللہ سے ڈرتا ہی اور فرمایا دل کی عمدگی خاموشی مین ہی اور فرمایا فقر برداشت کرنے کو فقیری کہتے ہین اور فرمایا عقلمند وہ ہی جو نعمت پاکر اللہ کا شکر کرے اور فرمایا کبر اور تکلف اور خود آرائی دور کرنے کو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا تواضع کبر اور غصہ دور کرنے کو کہتے ہین اور فرمایا جہالت کے ساتھ عبادت کرنا بڑا گناہ ہی اور فرمایا تھوڑے گناہ کو بہت سمجھو اور فرمایا خاصان خدا فکرمند رہتے ہین اور فرمایا پیشوا تمام عملون کا علم ہی اور پیشوا علم کا اللہ ہی اور فرمایا یقین ایک نور ہی کہ اللہ بندے کو عطا کرتا ہی اور اوسکی وجہ سے بندہ کاروبار آخرت کو مشاہدہ کرتا ہی اور سب حجاب درمیان سے اوٹھ جاتے ہین اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ تو نیک اعمال کو دوست نہ رکھے اور لوگ تجھے دوست رکھین اور فرمایا خلق سے الگ ہو کر اللہ کو موجود جانکر عبادت کرو اور فرمایا زندگی کو غنیمت جانکر عبادت کرو اور فرمایا ان پانچ چیزون سے دل صاف ہوتا ہی صحبت اہل صلاح تلاوت قرآن گرسنگی نماز شب زاری سحر اور فرمایا ایک عدل وہ ہی جو تو خلق کے ساتھ کرے دوسرا وہ ہی جو تو اللہ کے ساتھ کرے اور عدل استقامت کو کہتے ہین اور فرمایا ہم عمل جوارح مین اہل صلاح کے موافق اور در اصل اونکے مخالف ہین اور فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے مال تمھارا اور اولاد تمھاری فتنہ ہین اور در اصل ہم مال اور اولاد سے زائد فتنہ کرتے ہین

نقل کیا ہی کہ ایک رات آپ کے اونتیس ۲۹ مرید آئے آپ نے دسترخوان بچھوا دیا اور روٹی کم تھی ٹکڑے توڑ کر ایک ایک ٹکڑا سب کے سامنے رکھدیا اور چراغ اوٹھا لیا

Marfat.com

تھوڑی دیر کے بعد چراغ لائے سب ٹکڑے اوسی طرح رکھے تھے اور کسی نے ایثار کے قصد سے نہین کھائے تھے اسی طرح آپ اپنے مریدون کو تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت عبداللہ بن خبیق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ صاحب علم و عمل متقی پرہیزگار تھے آپ دراصل کوفہ کے رہنے والے ہین اور انطاکیہ مین آپ نے زائد سکونت اختیار کی ہی آپ حضرت یوسف اسباط رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پیرو تھے۔ آپ کے ارشادات بیحد ہین۔

نقل کیا ہی کہ حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ فرماتے ہین جب مین آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا انسان کو چار نعمتین ملی ہین آنکھ زبان دل ہوا ان نعمتون پر شکر لازم ہی آنکھ کا شکر یہ ہی کہ جسے دیکھنے کو اللہ نے منع کیا ہی اوسے نہ دیکھے زبان کا شکر یہ ہی کہ بری بات نہ کہے دل کا شکر یہ ہی کہ خیانت اور کبر نہ رکھے اور ہوائے نفس کا شکر یہ ہی کہ کسی چیز کا طالب نہو ان باتوں کا لحاظ کرو ورنہ بدبختی مین پڑو گے اور فرمایا دل عبادت کیلیے ہی اور فرمایا خائف نفس کی خواہش پوری نہین کرتا اور فرمایا دنیا مین دل شکستہ رہنا اور طمع ترک کرنا آخرت کے لیے اچھا ہی اور فرمایا جو چیز عقبیٰ مین کام آئے سوا اوسکے کچھ حاصل نہ کر اور فرمایا خاص بندہ وہ ہی جو خلق سے خالق کی طرف بھاگے اور فرمایا معصیت سے بچنا خوف کی علامت ہی اور فرمایا نافع امید وہ ہی جسکی وجہ سے مشکل آسان ہو اور فرمایا تین شخصون کو رجا ہوتا ہی ایک برائی سے توبہ کرنے والے کو دوسرے جو برابر برائی اور برابر توبہ کرے اور ڈرتا رہے کہ اللہ بخشے یا نہ بخشے تیسرے رجا کاذب یعنے گناہ کرے اور بخشش کا طالب ہو اور فرمایا بدکردار کو خوف

زائد اور امید کم ہوتی ہے اور فرمایا تمام عملون مین اخلاص مشکل ہے اور فرمایا صدق نفی ہی جملہ احوال سے اور صادق تمام اشیا کی حقیقت پر واقفیت پاتا ہے اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ کوئی تجھ سے بہتر نہو تو لازم ہے کہ سب کو ترک کرکے اللہ کو اختیار کرتا کہ سب تیرے محتاج ہو جائین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۶۳ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ واقف طریقت ماہر شریعت چشمۂ انوار آلہی منبع فیض لاانتہاہی تھے آپ تمام علوم کے ماہر تھے اوس زمانہ کے لوگون نے آپ کو شیخ الشیوخ اور زاہد کامل عالم عامل مان لیا تھا سب آپ کے مداح تھے آپکو لوگ سید الطایفہ لسان القوم طاوس العلما سلطان المحققین کے القاب سے پکارتے تھے آپ کا مسلک اکثر صوفیہ نے اختیار کیا آپ کے ارشادات حقائق و معانی مین لاانتہا ہین سب سے پہلے علم اشارت سے آپ ہی نے لوگون کو واقف کیا ہے۔ اکثر حاسدون نے آپ کو زندیق کہا اور آپ کے کفر پر گواہی دی آپ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے بھانجے اور مرید ہین اور صحبت حضرت محاسبی کی آپ نے پائی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے پوچھا کیا مرید کا مرتبہ پیر سے زائد بھی ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہان آگاہ ہو کہ جنید گو میرا مرید ہے مگر رتبہ مین مجھسے زائد ہے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت سہل تستری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کا مرتبہ سب سے بلند ہے مگر آپ دل نہین رکھتے ہین تک صفت ہین تک صفت نہین یعنی گو اللہ کی عبادت مثل حضرت آدم علیہ السلام کے آپ فرماتے ہین مگر درد کا جو اور ہی کام ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ قول حضرت سہل تستری رحمہ

کار ازہی جسے ہم نہین جان سکتے اور ہمارا ادب مقتضے نہین کہ دونون بزرگون مین سے کسی کی شان مین معاذاللہ گستاخی کر سکین۔

نقل کیا ہی کہ صغرسنی ہی سے آپ کو مراتب اعلی حاصل ہوے تھے ایک بار آپ مکتب سے آرہے تھے اپنے والد کو راہ مین روتے دیکھکر سبب پوچھا اونھون نے کہا آج مین نے تمھارے ماموں کو کچھ درم مال زکوۃ سے بھیجے اوضون نے نہین لیے اسوقت مین اسلیے رو رہا ہون کہ مین نے اپنی زندگی اوس مال کے حاصل کرنے مین صرف کی جسے اللہ کے دوست پسند نہین کرتے آپ نے وہ درم اونسے لیے اور اپنے ماموں کے دروازے پر آکر آواز دی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے پوچھا کون ہی آپ نے فرمایا جنید فریضہ زکوۃ لایا ہی اسے لیجیے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ نے کہا مین نہ لونگا آپ نے فرمایا مین اوس خدا کی قسم دیتا ہون جسنے آپ پر فضل اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا یعنی آپ کو درویشی دی اور میرے باپ کو دنیا مین مشغول کیا اب آپکو اختیار ہی چاہے یہ درم لیجیے اور چاہے واپس کیجیے جو حکم میرے باپ کو تھا اوسنے پورا کیا یعنے زکوۃ حقدار کے سامنے حاضر کر دی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ کو یہ بات پسند آئی اور دروازہ کھولکر فرمایا درم سے پہلے مین نے تجھے قبول کیا پھر وہ درم لے لیے اوسدن سے حضرت جنید رحمہ اللہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر رہنے لگے سات برس کے سن مین آپ اپنے ماموں کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہان چارسو صوفی مین مسئلہ شکر درپیش تھا سب نے اپنی اپنی رائے کے موافق شکر کی تعریف بیان کی تھی آپ کے ماموں نے آپ سے کہا تم بھی شکر کی تعریف بیان کرو تھوڑی دیر آپ نے مراقبہ کیا پھر فرمایا شکر اسکا نام ہی کہ جب اللہ نعمت دے تو بندہ اوس نعمت کی وجہ سے نافرمانی منعم کی نہ کرے سب صوفیون نے آپ کی بہت تعریف کی اور کہا دراصل شکر اسی کو کہتے ہین پھر آپ بغداد واپس آئے اور آئینہ فروشی کی دوکان

Marfat.com

رکھی اور ایک پردہ دوکان مین ڈالا تھا اوسکی آڑ مین روزانہ چار سو رکعت نماز ادا
فرماتے تھے کچھ دنون کے بعد آپ نے دوکان چھوڑ دی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ
کے مکان کی ایک کوٹھری مین گوشہ نشینی اختیار کی اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے
تیس برس تک عشا کے وضو سے آپ نے نماز فجر ادا کی اور تمام رات عبادت مین بسر کی
چالیس برس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ اب مجھے کمال حاصل ہو گیا ندائے غیبی سنی کہ اے
جنید اب وقت آگیا کہ تجھے زنار پہنایا جائے آپ نے کہا خداوندا مین نے کیا گناہ کیا
حکم ہوا اس سے زائد اور کیا گناہ ہو سکتا ہے کہ تو موجود ہے آپ نے ایک آہ کر کے سر جھکا لیا
اور فرمایا من لم یکن للوصال اهلا فکل حسناته ذنوب یعنے جو شخص اہل نہو وصال کا
اوسکی سب نیکیان گناہ مین داخل ہین پھر آپ عبادت الٰہی اور زیادہ کرنے لگے مفسد
لوگون نے آپ کو برا بھلا کہا اور خلیفہ کے سامنے بھی آپ کی برائیان بیان کین خلیفہ نے
کہا جبتک اونکا کوئی قصور ثابت نہو اور صاف طور سے یہ امر نہ معلوم ہو جائے کہ
انھین کی وجہ سے لوگ فساد اور فتنہ مین پڑتے ہین اونکو سزا دینا خلاف ہے پھر ایک
حسینہ جمیلہ لونڈی کو لباس اور زیور سے آراستہ کر کے حکم دیا کہ تو جا اور جنید بغدادی
کے سامنے نقاب اولٹ کر نہایت ناز و انداز سے کہنا کہ مین مالدار ہون چاہتی ہون کہ
آپ میرے ساتھ صحبت کرین تو مین وہ مال آپ کو دیدون اور خود عبادت الٰہی
اختیار کرون اور دریافت حال کے لیے اوس لونڈی کے ساتھ ایک غلام کو کر دیا تاکہ
جو واقعہ گذرے فوراً اوسکی اطلاع ملجائے لونڈی آپ کے پاس آئی اور نقاب اولٹ کر
موافق تعلیم خلیفہ کے ناز و انداز سے گفتگو کرنے لگی آپ نے گردن جھکا لی جب اوسکی
گفتگو ختم ہی نہوئی تو آپ نے سر اوٹھا کر دوبارہ آہ کی اور اوس لونڈی کی طرف پھونکا
فوراً وہ گر پڑی اور مر گئی غلام نے سب واقعہ آکر خلیفہ سے بیان کیا خلیفہ چونکہ اوس
لونڈی پر عاشق تھا اوسکے مرنے کا افسوس کیا اور کہا مین نے جو امر اونکے ساتھ نہ کرنا

Marfat.com

چاہیے تھا کیا اوسکے عوض مین جو مجھے نہ دیکھنا چاہیے تھا دیکھا پھر آپ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور کہا آپ کے دل نے کیسے گوارا کیا کہ ایسی محبوبہ کو دنیا ہی سے جدا کر دیا
آپ نے فرمایا تم امیر المومنین ہو اور امیر المومنین کو مومن پر شفقت کرنا چاہیے
وسکے عوض مین تمنے میری چالیس برس کی ریاضت اور عبادت اور شب بیداری کو
خاک مین ملانا کیون پسند کیا۔

نقل کیا ہی کہ اسکے بعد آپ کے مراتب مین ترقی ہوئی اور تمام اطراف مین آپکا شہرہ
ہوا تو آپ نے وعظ کہنا اور خلق کو ہدایت کرنا شروع کیا ایکبار مجمع مین آپ نے فرمایا
مین نے اپنے ارادے سے وعظ کہنا اختیار نہین کیا ہی بلکہ تیس ابدالون نے مجھے
اصرار وعظ کہنے پر مجبور کیا ہی اور فرمایا مین نے دو سو بزرگون کی خدمت کی ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مجھے تمام مراتب گرسنگی اور ترک دنیا اور شب بیداری
سے حاصل ہوے اور فرمایا صوفی وہ ہی جو اپنے ہاتھ مین قرآن اور بائین ہاتھ مین
سنت نبوی لیوے یعنی بدل وجان اللہ اور رسول کی پیروی کرے اور فرمایا
میرے پیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیرو تھے اور جب اونکے اوصاف بیان کرتے
لوگون کو سننے کی تاب نہوتی اور فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ اللہ نے
مجھے اپنی معرفت سے شناسا کیا وہ خداوند بے مثل ہی کوئی اوسکا مشابہ نہین ہوسکتا
کسی جنس مین اوسکو پا نہین سکتے اور کسی مخلوق پر اوسکو قیاس نہین کرسکتے وہ
جو دوری سے نزدیک اور باوجود نزدیکی کے دور ہی اور وہ سب سے برتر
اور نہین کہہ سکتے کہ اسکے نیچے کوئی چیز ہی اور وہ نہین ہی مثل کسی چیز کے اور
نہ ہی کسی چیز سے اور نہین ہی کسی چیز پر پاک ہی وہ خدا کہ ایسا اور ایسا ہی
اوسکے کسی چیز مین یہ اوصاف نہین ہین اور جو کوئی اس کلام کی شرح کرے
... فہم مر فہم ... افہیم وہ ہی جو اسکو سمجھ لے اور فرمایا دس ہزار صادق

Marfat.com

مریدون کو اللہ نے میرے ساتھ دیکے معرفت مین غرق کیا پھر اپنے فضل سے مجھے اوبھارا اور آسمان ارادت کا آفتاب بنایا اور فرمایا اگر مجھے ہزار برس کی عمر ملے تو بھی ذرہ برابر عبادت مین کمی نہ کرونگا اور فرمایا خلق گناہ کرتی ہی اور مجھے تکلیف ہوتی ہی اسلیے کہ مین خلق کو مثل اپنے اعضا کے خیال کرتا ہون المومنون کنفس واحدۃ یعنے ایماندار مثل ذات واحد کے ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ما اوذی نبي مثل ما اوذیت یعنے جتنی ایذا مجھے ہوئی کسی نبی کو نہین ہوئی۔ اور فرمایا ایک مدت تک مین نے اوس حالت مین بسر کی کہ زمین و آسمان میری حال پر روتے تھے پھر ایک مدت تک مین اونکے حال پر روتا رہا اب میری وہ حالت ہی کہ مجھے اپنی اور زمین و آسمان کسی کی خبر نہین ہی اور فرمایا دس برس مین نے دل کی اور اوسکے بعد دس برس دل نے میری حفاظت کی اب مین اوس حال مین ہون کہ نہ مین دل سے آگاہ ہون نہ دل مجھ سے۔ اور فرمایا بیس برس سے اللہ میری زبان سے بات کرتا ہی اور مین درمیان مین نہین ہون گو خلق کو اسکی خبر نہین اور فرمایا بیس برس سے مین ظاہر تصوف کو بیان کررہا ہون اور نکات بیان کرنے کا مجھے حکم نہین ہی اور فرمایا خوف سے مین بیخود اور رجا سے باخود ہو جاتا ہون اور فرمایا اگر قیامت مین اللہ مجھسے کہیگا کہ مجھے دیکھ تو مین کہونگا آنکھ غیر ہی مین غیر کے ذریعہ سے دوست کو دیکھنا نہین چاہتا اور فرمایا جب مین الکلام الفی الفعادسی یعنے کلام وہ ہی جو دل سے ہو) واقف ہوا تو تیس برس کی نماز مین نے دہرائی اور فرمایا تیس برس تک مین نے اسکا التزام کیا کہ اگر نماز مین دنیا کا خیال آتا تو اوسے دہراتا اور اگر آخرت کا خیال آتا تو سجدۂ سہو کرتا۔ ایک بار آپ نے مریدون سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ علاوہ نماز فرض کے نماز نفل تم لوگون کو نصیحت کرنے سے اچھی تو ہرگز تم مین نہ بیٹھتا اور نصیحت نہ کرتا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے لیکن جب مہمان آتے تو افطار صوم کر کے فرماتے
برادران اسلام کے ساتھ موافقت کرنا نقل روزے کے فضل سے کم نہین ہی
نقل کیا ہی کہ آپ کے اور حضرت ابو بکر کسائی رحمہ اللہ کے درمیان ہزار مسئلہ
تصوف کا مراسلہ ہوا کرتا تھا جب حضرت ابو بکر کسائی رحمہ اللہ کی موت کا زمانہ
قریب ہوا تو اونھون نے وصیت کی کہ ان مسائل کو میرے ساتھ دفن کرنا آپ نے
فرمایا مین اسے اچھا سمجھتا ہون کہ خلق کے ہاتھ مین یہ مسائل نہ پڑین بلکہ ہمارے
تمھارے دل ہی مین رہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ عالمانہ لباس پہنتے تھے لوگون نے کہا آپ خرقۂ تصوف
پہنا کرین آپ نے فرمایا خرقۂ تصوف پر کشاد کار موقوف نہین ہی باطن کو صاف
رکھنا چاہیے ظاہری بناوٹ بیکار ہی۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ کے مراتب بلند ہوے تو حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے کہا
تم وعظ کہا کرو آپ نے فرمایا آپ کے ہوتے مجھے وعظ کہنا اچھا نہین معلوم ہوتا شب کو
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ وعظ کہنے کی تاکید فرماتے ہین
بیدار ہو کر چلنے کا قصد کیا تاکہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے خواب بیان کرین اونھین
دروازے پر دیکھا اونھون نے فرمایا ابھی تک تم اسی خیال مین ہو کہ دوسرے تمسے کہین
کیا اب بھی عذر باقی ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا نہین اور وعظ کہنا شروع کیا پھر
آپ نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ آج خواب مین
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے مجھے وعظ کہنے کی تاکید فرمائی حضرت سری
سقطی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ آج مین نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اور اوسنے
فرمایا کہ ہمنے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو بھیجا ہی تاکہ جنید کو وعظ کہنے کی
تاکید فرمائین پھر آپ نے فرمایا مین اس شرط سے وعظ کہونگا کہ وعظ مین چالیس

Marfat.com

آدمیوں سے زائد کا مجمع ہوتا۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ کے وعظ مین چالیس آدمی تھے اٹھارہ جان بحق تسلیم اور بائیس بیہوش ہوگئے۔ ایک دن آپ جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے ایک آتش پرست مسلمانون کا لباس پہنے ہوے اور اپنے کو مسلمان بنائے ہوے آپ کی مجلس مین آکر آپ سے کہنے لگا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله یعنے پرہیز کرو مسلمان کی فراست سے اسلیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہی آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہی کہ تو مسلمان ہوجا یہ کرامت دیکھکر وہ شخص صدق دل سے مسلمان ہوگیا پھر کچھ دنون تک آپ نے وعظ کہنا ترک کیا اور فرمایا مین اپنے کو ہلاک کرنا نہین چاہتا پھر آپ نے وعظ کہنا شروع کیا لوگون نے ترک کرنے کے بعد پھر وعظ کہنے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے ایک حدیث دیکھی جسکا مطلب یہ ہی کہ آخر زمانہ مین بدترین خلق کفیل خلق ہوگا اور وعظ کہکر لوگون کو ہدایت کریگا چونکہ مین اپنے کو بدترین خلق جانتا ہون اسلیے مین نے وعظ کہنا شروع کیا لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مرتبہ کس وجہ سے حاصل ہوا آپ نے فرمایا چالیس برس تک مین ایک پاؤن سے اپنے پیر کے دروازے پر کھڑا رہا ہون۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک دن میرا دل گم ہوگیا مین نے دعا کی اے اللہ میرا دل مجھے ملجائے حکم ہوا ہمنے تیرا دل اسلیے لیا ہی کہ تو ہمارے ساتھ رہے اور تو دل واپس مانگتا ہی تاکہ دوسرے کی جانب مائل ہو۔
نقل کیا ہی کہ جب حضرت حسین منصور حلاج رحمہ اللہ حالت غلبہ مین حضرت عمرو ابن عثمان مکی کے سے بیزار ہوکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے آپنے فرمایا تم عمرو بن عثمان مکی کے سے کیون بیزار ہوے اونھون نے کہا بندے مین ہوشیاری اور مستی ہوتی ہی

اور ہمیشہ بندہ خداوند کے اوصاف مین فانی نہین ہوسکتا ہی آپ نے فرمایا تمنے صحو و سکر یعنے ہوشیاری و مستی مین غلطی کی ابھی تم صحو و سکر کے اصلی مطلب سے ناواقف ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ سفر حج مین آپ کو ایک شخص صحرا مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ملا آپ نے پوچھا تو یہان کیون بیٹھا ہی اوسنے کہا کہ مجھے ایک حال حاصل تھا وہ گم ہوگیا جب آپ حج سے واپس آئے تو اوسے وہین پایا پھر اوس سے پوچھا اب تو یہان کیون بیٹھا ہی اوسنے کہا گم شدہ حال مجھے یہان ملا اسلیے مین نے یہین سکونت اختیار کی آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کہ ملازمت کرنا طلب مین اچھی ہی یا حال پانے مین۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ کے سامنے کہا کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ کا قول ہی کہ اگر اللہ قیامت مین درمیان جنت و دوزخ کے مجھے صاحب اختیار کریگا تو مین دوزخ کو اختیار کرونگا کیونکہ جنت مجھے اور دوزخ اوسکو دوست ہی دوست کی پسند شی کو نہ اختیار کرنے والا دوست نہین ہی آپ نے فرمایا مین صاحب اختیار ہونا نہین چاہتا کیونکہ بندہ ہون اور بندہ کو اختیار سے کیا سروکار جہان اللہ مجھے بھیجےگا مین شکر کرونگا اور کہونگا اے اللہ مین تیری رضا پر راضی ہون۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے کہا آپ میری طرف دل سے مخاطب ہون مجھے کچھ عرض کرنا ہی آپ نے فرمایا مین مدت سے چاہتا ہون کہ اللہ کی جانب دل سے مخاطب ہون مگر ابھی تک یہ بات حاصل نہین ہوئی پھر تیری طرف مین کیسے مخاطب ہو سکتا ہون

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت رویم رحمہ اللہ کو صحرا مین ایک ضعیفہ ملی اور کہا کہ بغداد مین جب تم پہونچنا تو جنید سے کہدینا کہ تجھے اللہ کا ذکر عام لوگون کے سامنے کرتے ہوے شرم نہین آتی جب آپ کو اونھون نے یہ پیغام پہونچایا تو آپ نے فرمایا

مین اللہ کا ذکر اوسکے سامنے کیونکر کرون جب جانتا ہون کہ حق اوسکے ذکر کا کسی سے ادا نہین ہو سکتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور دیکھا کہ حضرت جنید رحمہ اللہ بھی موجود ہین اور ایک شخص نے آکر ایک فتویٰ حضور کے سامنے پیش کیا حضور نے حضرت جنید رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا انھین دو یہی جواب دینگے اوس شخص نے کہا جب حضور موجود ہین تو دوسرے کی کیا ضرورت ہی آپ نے فرمایا کہ انبیا کو اپنی امت پر فخر ہی اور مجھے اپنی امت مین صرف جنید پر اوس سے زائد فخر ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جعفر بن نصر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ نے مجھے ایک درم دے کر حکم دیا کہ انجیر اور روغن زیتون خرید لاؤ مین لے آیا افطار کے وقت آپ نے انجیر منھ مین رکھا اور فوراً نکالکر پھینکدیا مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے آواز سنی کہ کہنے والا کہتا ہی تجھے شرم نہین آتی کہ جسے تو نے ہماری یاد مین ترک کیا پھر اوسکی طرف مائل ہوا ہی اور یہ بیت پڑھی ؎

نون الہوان من الہوی مسروقۃ وصریع کل ہوی صریع ہوان

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حالت بیماری مین آپ نے فرمایا اللہم اشفنی اے اللہ مجھے شفا دے ندائے غیبی ہوئی تجھے مصیبت مین صبر کرنا چاہیے اور جو صبر نہین کرتے وہ ہماری درگاہ سے دور رہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک درویش کی عیادت کو گئے وہ رو رہا تھا آپ نے فرمایا کسکی دی ہوئی تکلیف پر روتا ہی اور کس سے تکلیف دینے والے کی شکایت کرتا ہی درویش خاموش ہو گیا آپ نے فرمایا صبر کس کے ساتھ کرتا ہی اوس درویش نے آہ کی اور کہا نہ سامان رونے ہی کا ہی اور نہ قوت صبر کرنے کی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کے پاؤن مین درد تھا آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھکر پاؤن پر دم کی غیب سے آواز آئی اے جنید تجھے شرم نہین آتی کہ نفس کے لیے ہمارے کلام کو صرف کرتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کی آنکھون مین درد ہوا ایک ترسا طبیب نے کہا پانی آنکھون نہ لگائیے آپ نے فرمایا وضو مین ضرور کرونگا جب طبیب چلا گیا آپ نے وضو کرکے نماز عشا ادا کی اور سو رہے صبح کو آنکھون مین بالکل درد نہ تھا ندائے غیبی آپ نے سنی اے جنید تو نے ہماری عبادت مین آنکھ کا خیال نہین کیا اسلیے ہمنے تیرا درد کھو دیا جب طبیب آیا پوچھا کس علاج نے شب بھر مین آپکی آنکھین اچھی کردین آپ نے فرمایا وضو کرنے نے وہ طبیب صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور کہا یہ علاج خالق کا تھا نہ مخلوق کا درصل بیمار مین تھا اور طبیب آپ۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ آپ کی ملاقات کو آرہے تھے راستہ مین اونھون نے دیکھا کہ شیطان بھاگا جارہا ہی جب آپکی خدمت مین حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ غصہ کررہے ہین اونھون نے کہا جب انسان غصہ کرتا ہی تو شیطان اوسپر غالب ہوتا ہی آپ اسقدر غصہ نہ کرین پھر راہ کا واقعہ بیان کرکے سبب پوچھا آپنے فرمایا جسوقت مین غصہ کرتا ہون تو شیطان بھاگ جاتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ مین اللہ کے لیے غصہ کرتا ہون اور دوسرے لوگ نفس کے لیے غصہ کرتے ہین اور فرمایا اگر اللہ نے شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم نہ فرمایا ہوتا تو کبھی مین پناہ نہ مانگتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ کو شیطان سے ملاقات کی تمنا تھی ایکدن وہ مسجد کے دروازے پر ایک بوڑھے کی شکل مین ملا آپ نے اوس سے پوچھا تو نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیون نہین کیا اوسنے کہا غیر خدا کو سجدہ کرنا کب مناسب تھا آپ متحیر ہوئے ندائے غیبی آئی کہ اس سے کہدو تو جھوٹا ہی بندہ کو حکم سے سرتابی نہ کرنا چاہیے جب اوسنے دیکھا کہ آپکو

الہام غیبی ہوا کہنے لگا کہ آپ نے مجھے جلا دیا اور بھاگ گیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کے سامنے حضرت شبلی رحمہ اللہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ نے فرمایا یہ قول تنگدلون کا ہی اور تنگدلی ترک کرنے سے انسان قضا پر راضی ہوتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپکے سامنے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین برادر دینی نایاب ہین آپ نے فرمایا اگر برادر دینی صرف وہ لوگ ہین جو تیری مشکل کو آسان کرین البتہ نایاب ہین اور اگر اصلی برادر دینی کو تو نایاب بتاتا ہی تو تو جھوٹا ہی اسلیے کہ دراصل برادر دینی وہ مسلمان لوگ ہین جنکی مشکلین تو آسان کرے اور ہر کام مین اونکی مدد کرے اور ایسے برادر دینی دنیا مین کم نہین ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ایک مرید کے ساتھ جا رہے تھے راستے مین کتا بھونکا آپ نے لبیک لبیک فرمایا یعنے مین تیری خدمت مین حاضر ہون مرید نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے کتے کا غصہ اور غلبہ اللہ کے قہر سے دیکھا اور اوسکی آواز اللہ کی آواز سے سنی اسلیے مین نے اللہ کی طرف خطاب کرکے لبیک کہا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ رو رہے تھے لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اگر بلا اژدھا ہوجائے تو سب سے پہلے مین لقمہ بنکر اوسکے منھ مین داخل ہون مین نے اپنی تمام عمر بلا کے طلب مین بسر کی مگر ابتک مجھے یہی حکم ہوتا ہی کہ ابھی تیری عبادت بلا کی مقابلہ مین نہین ٹھہر سکتی ہی۔ لوگون نے کہا نزع کے وقت حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ کو ذوق و شوق بہت تھا آپ نے فرمایا کیا عجب ہی کہ اوسی حالت مین اونکی موت آئی ہو اور ذوق و شوق انتہای محبت کا نام ہی جب بندہ یہ مقام حاصل کرتا تو سبکو بھول جاتا ہی اس مرتبہ والے کو اللہ دوست رکھتا ہی اور بندہ اس مرتبہ کو پہونچکر اللہ سے واقف ہوتا ہی اس مرتبہ والے اللہ پر فخر کرتے ہین اور اوسکی دوستی مین لذت

مستغرق ہوتے ہین کہ اونسے وہ کلام صادر ہوتے ہین جو عوام الناس کے نزدیک بُرے ہوتے ہین۔ اور فرمایا مین نے خواب مین اللہ کو دیکھا اوسنے مجھسے پوچھا تو یہ باتین کہان سے کہتا ہی مین نے کہا مین حق کہتا ہون ارشاد ہوا حق ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابن شریح رحمہ اللہ سے لوگون نے پوچھا کیا حضرت جنید رحمہ اللہ کا بیان اونکے علم سے ہوتا ہی اونھون نے کہا اسکا مجھے علم نہین اونکی باتین ایسی ہوتی ہین کہ گویا اللہ اونکی زبان سے باتین کرتا ہی حضرت جنید رحمہ اللہ جب توحید کا ذکر کرتے ہین نئی عبارت ہوتی ہی اور ہر ایک اوسے نہین سمجھ سکتا اور یہی امر میرے قول کی کافی دلیل ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کی محفل مین حضرت شبلی رحمہ اللہ نے اللہ کہا آپ نے فرمایا اگر اللہ غائب ہی تو غائب کا ذکر غیبت ہی اور اگر حاضر ہی تو اوسکے سامنے اوسکا نام لینا ترک ادب ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے کہا آپکا کلام میری سمجھ مین نہین آتا آپ نے فرمایا ستر برس کی عبادت پاؤن کے نیچے رکھ اور عاجزی کر کے سر جھکا لے اگر پھر بھی سمجھ مین نہ آئے تو میرا قصور خیال کر ایک شخص نے اثنائے وعظ مین آپ کی تعریف کی آپ نے فرمایا در صل تو اللہ کی تعریف کر رہا ہی ایک شخص نے محفل وعظ مین آپ سے پوچھا دل کب خوش ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اللہ دل مین ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص پانچسو دینار آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا اسکے سوا اور بھی تیرے پاس مال ہی اوسنے کہا ہان آپ نے پوچھا اور کی بھی حاجت ہی اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا واپس لیجا کیونکہ تو مجھسے زیادہ محتاج ہی اسلیے کہ میرے پاس کچھ نہین ہی اور پھر بھی مجھے حاجت نہین۔ اور باوجودیکہ تیرے پاس ہی

Marfat.com

بلکہ تجکو زیادہ کی بھی حاجت ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نماز پڑھ کے جامع مسجد سے آرہے تھے راہ مین بہت مجمع دیکھا فرمایا یہ لوگ بہشت پُر کرنے کے لیے ہین اور جو ہمنشینی کے لائق ہین وہ اور ہی لوگ ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک شخص نے سوال کیا آپ نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص مزدوری کرسکتا ہی سوال کرنا اسے نازیبا ہی۔ شبکو خواب دیکھا کہ ایک طباق ڈھکا ہوا آپ کے سامنے رکھا گیا اور حکم ہوا کہ اسے کھاؤ جب آپنے اوسے کھولا تو وہی شخص اوسمین مرا ہوا پڑا تھا آپ نے فرمایا مین مردار خوار نہین ہون حکم ہوا پھر دنکو اسے کیون کھایا تھا آپ چونک پڑے اور خیال کیا کہ مین نے غیبت کی تھی اوسی کی سزا ملی وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور اوس شخص کو تلاش کرنے چلے دجلے کے کنارے وہ ملا آپکو دیکھتے ہی کہنے لگا ہی جنید رحمہ اللہ تمنے کل کے قصور سے توبہ کی آپنے فرمایا ہان اوسنے کہا وھو الذی یقبل التوبۃ من عبادہ یعنے اللہ اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہی اب جاؤ اور آیندہ غیبت نہ کرنا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہی اور اوسکا واقعہ یون ہی کہ مکہ معظمہ مین جب مین تھا تو ایک حجام ایک امیر کے بال مونڈ رہا تھا مین نے اوس سے کہا خدا کے واسطے میری بال بھی مونڈ دے اونے فورا اوس امیر کا سر مونڈنا چھوڑ کر میر سر مونڈا اوسکے بعد ایک پڑیا مجھے دی جسمین کچھ زنزگاریان تھین اور کہا اسے اپنے صرف مین لائیے اوسوقت مین نے نیت کی کہ اب پہلے مجھے جو کچھ ملیگا اس حجام کو دونگا کچھ دنون کے بعد ایک شخص نے بصرہ مین مجھے ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی دی مین اوسکے پاس گیا اوسنے کہا مین نے اللہ کیلیے تیری خدمت کی تھی تجھے شرم نہین آتی کہ تو مجھے یہ تھیلی دینے آیا ہی اور

نہین سمجھتا کہ خدا کے واسطے کام کرنے والا کسی سے کچھ نہین لیتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شب کو عبادت الٰہی مین کسی طرح آپکا دل نہین لگتا تھا آپ باہر آئے دیکھا کہ ایک شخص کملی اوڑھے دروازے پر بیٹھا ہی اوسنے کہا مین دیر سے آپ کے انتظار مین یہان بیٹھا ہون آپ نے فرمایا اب مجھے معلوم ہوا کہ عبادت مین دل نہ لگنے کا باعث آپ ہی کا انتظار تھا پھر اوسنے آپ سے پوچھا نفس کی کیا دوا ہی آپنے فرمایا اوسکی مخالفت کرنا اوسنے نفس سے خطاب کیا کہ ہزار بار مین تجھسے کہہ چکا ہون اور آج ایسے بزرگ کی زبان سے بھی تو نے سن لیا پھر چلا گیا معلوم نہوا کہ کون تھا کہان سے آیا تھا اور کہان چلا گیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے وہ گرفتگی دور ہو گئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا عبادت مین حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنا چاہیے آپ نے اسقدر شب بیداری کی کہ نابینا ہو گئے اور اسقدر قیام کیا کہ پیٹھ جھک گئی اور فرمایا اگر میرے اور اللہ کے درمیان آگ کا دریا ہوا اور اوسپر سے راستہ بھی ہو تو مین اپنے اشتیاق کی وجہ سے دریا مین کود پڑونگا

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت علی بن سہل رحمہ اللہ نے آپ کو خط مین لکھا کہ خواب غفلت ہی اس سے بچنا لازم ہی سونے والا مقصد سے دور رہتا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ وہ شخص ہماری محبت کا جھوٹا دعوی کرتا ہی جو رات کو سو رہتا ہی آپ نے جواب دیا ہماری بیداری راہ حق مین ہمارا معاملہ ہی اور ہمارا خواب فعل الٰہی ہی ہمارے معاملہ سے فعل الٰہی بہتر ہے النوم موھبۃ من اللہ علی المحبین یعنے نیند بخشش ہی اللہ کی اپنے دوستون پر حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین تعجب ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ صاحب صحو تھے لیکن اس خط مین اہل سکر کو تربیت فرمائی ممکن ہی کہ مراد مطابق اس حدیث کو آپنے کی ہو نوم العالم عبادۃ یعنے عالم کا سونا عبادت ہی یا اس حدیث کے مطابق معنی

Marfat.com

مراد لیے ہون تنام عینای ولا ینام قلبی یعنے میری دونون آنکھین سوتی ہین
مگر قلب نہین سوتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ بغداد مین ایک چور کو آپ نے سولی پر لٹکے دیکھکر اوسکا ادب
کیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اُسنے جو کام اختیار کیا اوسے انجام دیا
یہانتک کہ اپنی جان اوسی کام مین دیدی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بڑھیا آئی اور آپ سے کہا میرا بیٹا کسی طرف نکل گیا ہی آپ
دعا فرمائین کہ وہ آجائے آپ نے فرمایا صبر کرو وہ چلی گئی کچھ دنون صبر کیا پھر حاضر
خدمت ہوئی پھر آپ نے فرمایا صبر کرو وہ چلی گئی اور کچھ دن اور صبر کیا جب بالکل صبر کی
طاقت نرہی پھر آئی اور کہا اب مجھسے صبر بھی نہین ہوسکتا آپ نے دعا فرمائی اور
کہا اگر تو سچ کہتی ہی تو جا تیرا بیٹا تجھے ملیگا اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی امن یجیب المضطر اذا
دعاہ یعنے سوا میرے کون مضطر کی دعا قبول کر سکتا ہی وہ بڑھیا گھر گئی اوسکا بیٹا آگیا تھا
نقل کیا ہی۔ کہ ایک چور آپ کا پیراہن چرا لے گیا دوسرے دن آپ نے بازار مین
اوسے بیچتے دیکھا خریدار کہہ رہا تھا کوئی شخص یہ کہدے کہ یہ مال تیرا ہی تو مین
خریدلون آپ نے فرمایا مین واقف ہون خریدار نے خرید لیا۔
نقل کیا ہی۔ ایک شخص نے آپ سے کہا مین بھوکا اور ننگا ہون آپ نے فرمایا
تو اللہ کی شکایت کرتا ہی جا اللہ تجھے بھوکا ننگا نہ رکھیگا یہ وہ نعمت ہی جو اللہ اپنے
خاص بندون کو دیتا ہی اور وہ شکایت نہین کرتے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی محفل مین ایک امیر آیا اور ایک درویش کو اپنے ساتھ لگا
تھوڑی دیر کے بعد وہ امیر اوس درویش کے سر پر عمدہ کھانے کا خوان رکھوا
ہوے آیا آپ نے اوس درویش سے کہا یہ خوان اس امیر کے منظور نظر (؟) ا
لدوانے کیلیے سوا درویش کے کوئی نہین ملا اگر درویش صاحب نعمت نہین

زائل دولت ہوتے ہین اور اگر مال دنیا سے محتاج ہین تو ثواب آخرت سے غنی ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ایک مرید نے اپنا تمام مال اللہ کی راہ مین صرف کیا صرف مکان باقی تھا آپ سے پوچھا اب کیا کرون آپ نے فرمایا مکان بیچکر سب روپیہ دریا مین ڈالدی اوسنے ایسا ہی کیا اور آپ کے ہمراہ رہا کرتا تھا آپ اوسکو للکارتے اور اپنے ساتھ سے دور کرتے مگر وہ خدمت سے جُدا نہوتا آخر کار اپنے مقصد کو پہونچا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی محفل مین ایک جوان پر کچھ ایسی حالت طاری ہوئی کہ اوسنے توبہ کی اور مکان پر آکر اپنا تمام مال لٹا دیا اور ہزار دینار آپ کو نذر کرنے لیچلا راہ مین لوگون نے کہا تو ایسے بزرگ کو دنیا مین مبتلا کرنا چاہتا ہی یہ سُنکر وہ جوان دینار لیے ہوے دجلے کے کنارے گیا اور ایک ایک کرکے سب دینار دجلے مین ڈالدیے پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو میری صحبت کے لائق نہین جو کام ایک بار مین ہو سکتا تھا تو نے ہزار بار مین کیا سب دینار یکبار گی کیون دجلے مین نہ ڈالدیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکے ایک مرید کے دل مین شیطان نے یہ وسوسہ پیدا کیا کہ مین کامل ہوگیا اب مجھے صحبت شیخ کی ضرورت نہین اسی خیال فاسد کی وجہ سے گوشہ نشین ہوا شب کو وہ دیکھا کرتا کہ فرشتے آکر مجھے اونٹ پر سوار کرکے جنت مین لیجاتے ہین اور سیر کراتے ہین اس بات کو اوسنے مشہور کیا ایک بار آپ اوسکے پاس گئے اور فرمایا آج رات کو جب تو جنت کی سیر مین مشغول ہونا تو لاحول پڑھنا اوسنے ویسا ہی کیا وہ سب شیاطین بھاگ گئے اور اسنے دیکھا کہ مین گھورے پر بیٹھا ہون اور مُردون کی ہڈیان میرے سامنے پڑی ہین یہ چونکا اور اپنی غفلت سے توبہ کرکے پھر آپکی صحبت مین آکر فیوض حاصل کیے اوسدن سے اوسے یہ خیال راسخ ہوگیا کہ تنہائی مرید کے لیے زہر ہی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ وعظ فرما رہے تھے ایک مرید نے نعرہ مارا آپ نے ناراض ہو کر منع کیا اوسنے بہت ضبط کیا جب ضبط نکرسکا تو مر گیا لوگون نے دیکھا کہ مرتے ہی راکھ ہو گیا
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید سے کوئی گستاخی ہوئی وہ آپ کے سامنے سے بھاگ کر مسجد شونیزیہ مین جا بیٹھا ایک بار آپ اوسکے پاس گئے وہ آپ کی ہیبت سے گر پڑا اور سر پھوٹ گیا جو خون سر سے نکلکر زمین پر ٹپکتا اوس سے اللہ ظاہر ہوتا آپ نے فرمایا تو نمایش کرتا ہی ذرا ذرا سے لڑکے تیرے ساتھ ذکر مین برابر ہین مرد کو چاہیے کہ مذکور کو پہونچے اس کلام نے ایسا اثر کیا کہ وہ مرید تڑپ کر مر گیا کسی نے اوسے خواب مین دیکھکر حال پوچھا اسنے کہا دوڑ دھوپ کرتے ہوے مجھے برسون گذر گئے ابھی تک مجھے دین دوری ہی دراصل میرے گمان باطل تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید بصرے مین گوشہ گزین تھا کسی گناہ کا اوسے خیال ہوا آئینہ دیکھا تو اپنا منھ کالا پایا بہت شرمندہ ہوا تین دن کے بعد وہ سیاہی خود بخود جاتی رہی اوسکے بعد آپکا نامہ پہونچا اوسمین لکھا تھا کہ بارگاہ الٰہی مین باادب قدم رکھ تین دن تیرے منھ کی سیاہی دھونے مین مجھے دھوبی کا کام کرنا پڑا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید سے کوئی خلاف ادب بات ظاہر ہوئی وہ مارے شرم کے آپ کی خانقاہ سے چلا گیا ایکدن بازار مین ملا آپ کو دیکھتے ہی ایک گلی مین چلا گیا آپ تنہا اوسکے پیچھے چلے اوسنے دیکھا اور بھاگا مگر راستہ نہ ملا ایک دیوار کی طرف منھ کرکے کھڑا ہو گیا اور کہا آپ کہان تشریف لا رہے ہین آپ نے فرمایا تیرا منھ دیوار کیطرف ہی مین چاہتا ہون کہ خانقاہ کی طرف ہو جائے اور تو عبادت کرے تاکہ دیوار بھی تجھے راستہ نظر آوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک مرید کے ساتھ گرمی کے زمانے مین صحرا مین تھے حرارت آفتاب کی وجہ سے مرید کے نتھنون سے خون بہنے لگا اوسنے کہا آج بہت گرمی کی

آپ نے غصہ سے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا تو خدا کی شکایت کرتا ہی دور ہو میرے ساتھ تیرا کام نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید بہت با ادب تھا اسیوجہ سے آپ کو اوس سے زائد الفت تھی دوسرون کو رشک ہوا۔ آپ نے ایک بار ہر مرید کو ایک ایک مرغ اور ایک ایک چھری دیکر فرمایا اسے ایسی جگہ جا کر ذبح کر جہان کوئی نہ دیکھے تھوڑی دیر مین سب مرید ذبح کیا ہوا مرغ لائے مگر وہ مرید زندہ مرغ لایا اور کہا مجھے کوئی جگہ ایسی نہین ملی جہان اللہ موجود نہوتا یہ حال دیکھکر اور مریدون نے رشک سے توبہ کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے آٹھ مرید خاص تھے اونکا قصد ہوا کہ جہاد کرین آپ اونکے ہمراہ روم تشریف لیگئے اور کفار کا مقابلہ کیا ایک کافر نے آپ کے آٹھون مریدونکو شہید کیا آپ نے دیکھا کہ معلق ہوا پر نو ہودے ہین اور اون آٹھون مریدون کی روح آٹھ ہودون مین رکھی گئی ایک باقی ہی آپ نے خیال کیا شاید یہ میرے لیے باقی ہی کفار سے لڑنے لگے اوسی کافر نے آکر کہا مجھے مسلمان کیجیے اور آپ بغداد جا کر لوگون کو ہدایت کیجیے وہ نوان ہودا میرے لیے ہی آپ نے اوسے مسلمان کیا پھر اوسنے اپنی قوم مین سے آٹھ کافرون کو جہنم مین پہونچایا اوسکے بعد خود شہید ہوا اور اوس نوین ہودے مین اوسکی روح داخل کی گئی۔ پھر یکایک سب ہودے گم ہو گئے

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا فلان شخص ایک برس سے سرنگون ہی کھانا پانی اور خلق کو ترک کیے ہی اور ہزارون جوین اوسکے پڑ گئی ہین لیکن اوسے کچھ پروا نہین ہی اوسے مرتبۂ عالی ملیگا یا نہین آپ نے فرمایا انشاء اللہ عالی مراتب پائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سید ناصری نامی حج کو چلے جب بغداد مین آئے آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے آپ نے اوسکے کہا تم سید ہو اور تمھارے دادا یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نفس اور کفار دونون سے جہاد کرتے تھے تم کون جہاد کرتے ہو وہ یہ سنکر بیقراری سے رونے لگے اور کہا مجھے رہنمائی فرمائیے میرا جی یہین تک تھا آپ نے فرمایا تھا دل اللہ کا گھر ہی اسمین دوسرے کو نہ رکھو ادھر آپ نے یہ نصیحت ختم کی ادھر اونھون نے انتقال کیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا فتوت شام مین اور فصاحت عراق مین اور صدق خراسان مین ہی اور فرمایا اس راہ مین راہزن بہت ہین اور اونھون نے مکر اور قہر کے جال بچھائے ہین۔ اور فرمایا نفس رحمانی جب غالب ہوتا ہی تمام نفس جلکر خاک ہوجاتے ہین اور فرمایا قدرت دیکھنے والا سانس نہین لے سکتا اور عظمت دیکھنے والا دم بخود ہوجاتا ہی اور ہیبت دیکھنے والا سانس لینے کو کفر خیال کرتا ہی اور فرمایا بیقراری کا دم گناہون کو جلا دیتا ہی اور فرمایا صاحب تعظیم دم مار سکتا ہی اور صاحب ہیبت دم مارنے سے عاجز ہوتا ہی اور فرمایا اچھا وہ شخص ہی جسے تمام عمر مین دم بھر بھی قرب خدا حاصل ہوا ہو اور فرمایا لحظات کفر اور خطرات ایمان اور اشارات غفران ہین اور فرمایا بندے دو قسم کے ہوتے ہین ایک حق بندہ دوسرے حقیقت کا بندہ ان دونون مین حق کا بندہ اچھا ہوتا ہی اسلیے کہ اوسے مقام اعوذ برضاک من سخطک (یعنی پناہ ڈھونڈھتا ہون مین تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے) حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اللہ بندے سے علم عبودیت اور علم ربوبیت طالب ہوتا ہی اور فرمایا بڑی نسبت یہ ہی کہ میدان توحید مین متفکر رہے اور فرمایا قرآن اور سنت کی اتباع کرو اور جو انکا متبع نہو اوسکی اتباع ترک کرو اور فرمایا دنیا اور ابلیس اور شیطان اور خواہش نفس کو ترک کرو اور فرمایا شیطانی وسوسے سے نفس کا وسوسہ ہی اسلیے کہ وسوسہ شیطان لاحول پڑھنے سے دور ہوجاتا ہی اور وسوسہ نفس کا کرنا مشکل ہی اور فرمایا نفس امارہ کی پیروی کرنے والا ہلاک ہوتا ہی اور فرمایا شیطان نے عبادت کرکے مشاہدہ حاصل نہین کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے ذلت پاکر

Marfat.com

رکھو اور فرمایا طاعت علت نہین ہوسکتی اوس چیز پر کہ ازل مین لکھی جا چکی ہی لیکن بشارت دیتی ہی اوسپر کہ روز ازل مین حکم طاعت کے حق مین کیا ہی اور بہتری لکھی گئی ہی اور فرمایا انسان سیرت سے انسان ہوتا ہی صورت سے نہین ہوتا اور فرمایا اسرار الٰہی اللہ کے دوستون کے دلون مین رہتے ہین اور فرمایا اتباع نفس فساد کی بنیاد ہی اور فرمایا دوزخ مین جلنے سے سخت تر خدا سے غافل ہوتا ہی اور فرمایا جبتک تو فنا نہو جاے بقا حاصل نہین کرسکتا اور فرمایا نفس کو برا جاننے والا اللہ کا اچھا بندہ ہی اور فرمایا جو کہتا ہی کہ اللہ بے مشاہدہ ہی اوسے جھوٹا جانو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والا کبھی خوش نہین ہوتا اور فرمایا دنیا ترک کرنے سے اور گوشہ نشینی اختیار کرنے سے ایمان سلامت رہتا ہی اور تن آسودہ اور دل خوش رہتا ہی اور فرمایا جبتک علم یقین تک اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدے تک نہین پہونچا وہ ہلاک ہونے والا ہی اور فرمایا حریص کو دنیا سے نقصان پہونچتا ہی اور فرمایا توکل حاصل کرو اور فرمایا جو شکایت نہ کرے اور تکلیف پر صبر کرے وہ بندہ اچھا ہی اور فرمایا مہمان کی مہمانداری نفل عبادت سے اچھی ہی اور فرمایا سچا مرید علما کے علم سے بے پروا ہی اور فرمایا جیسا بندے دنیا مین کرتے ہین ویسا ہی بدلا عقبیٰ مین پائین گے اور فرمایا جسقدر بندہ اللہ سے قریب ہوتا ہی اوسی قدر اللہ اوس سے قریب ہوتا ہی اور فرمایا صبر کرنا مصیبت پر اچھا ہی اور فرمایا بخشش ہر حال مین پسندیدہ ہی اور فرمایا نصیحت ملت اور تجرید خدمت تمام علوم کی اصل ہی اور فرمایا جسکی زندگی روح سے ہی وہ روح نکلنے سے مرجاتا ہی اور جسکی زندگی اللہ پر ہی وہ کبھی نہین مرتا بلکہ حیات طبعی سے حیات اصلی حاصل کرتا ہی اور فرمایا جو آنکھ صنعت الٰہی سے عبرت حاصل نہ کرے اندھی بہتر ہی اور جو زبان ذکر الٰہی نہ کرے گونگی بہتر ہی اور جو کان حق بات نہ سنے بہرا بہتر ہی اور جو تن عبادت نہ کرے مردہ بہتر ہی

اور فرمایا عمل پر بھروسہ کرنے والا ثواب نہین پاتا اور مال کو وسیلہ جاننے والا مفلس ہوجاتا ہی اور اللہ پر اعتماد کرنے والا بزرگ ہوتا ہی اور فرمایا جس بندے پر اللہ فضل کرتا ہی اوسے صوفیون مین داخل کرتا ہی اور فرمایا مرید کو سوا احکام شریعت کے کوئی علم نہ سیکھنا چاہیے اور فرمایا عورت کرنے والا اور لکھنے پڑھنے مین کمال حاصل کرنیوالا کامل نہین ہوسکتا اور فرمایا کھانے کے طالب سے عبادت نہین ہوسکتی اور فرمایا مرید کے لیے دنیا تلخ ہی اور معرفت شیرینی اور فرمایا زمین کو صوفیون سے یون زینت ہی جیسے آسمان کو ستارون سے اور فرمایا دل کو نگہ رکھنے والا دین کا نگاہ رکھنے والا ہی اور فرمایا اللہ سے اسطرح ملو کہ خلق تمسے نہ ملے اور فرمایا خطرے کی چار قسمین ہین ایک خطرۂ حق اس سے معرفت حاصل ہوتی ہی دوسرے خطرۂ ملائک اس سے عبادت کیطرف رغبت ہوتی ہی تیسرے خطرۂ نفس یہ دنیا مین مبتلا کرتا ہی چوتھے خطرۂ شیطانی اس سے کینہ اور حسد اور دشمنی پیدا ہوتی ہی اور فرمایا بلا سے عارف کو مرتبہ اور مرید کو خوف اور غافل کو ہلاکی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا ہمت اشارتِ خدا اور ارادت اشارتِ فرشتہ اور خاطر اشارتِ معرفت اور وصیت اشارتِ شیطان اور شہوت اشارتِ نفس اور لہو اشارتِ کفر ہی اور فرمایا صاحب ہمت بینا اور صاحب ارادت نابینا ہی اور فرمایا صاحب ہمت کو اللہ ضرور بخشے گا اور فرمایا صاحب ہمت اپنی ہمت کی وجہ سے سب پر سبقت حاصل کرتا ہی۔ اور فرمایا چار ہزار پیران طریقت کا قول ہی کہ اللہ کی عبادت اسطرح کرے کہ کوئی دم دل مین سوا اللہ کے کسی کا خیال نہ آنے پائے اور فرمایا اہل مشاہدہ احوال رفیق اور اہل مشاہدہ صفات قیدی ہین اور فرمایا کلام انبیا کا خبر ہی حضور سے اور کلام صدیقون کا اشارہ ہی مشاہدے سے اور فرمایا صوفی مثل زمین کے ہی کہ زمین مین ہر نجاست ڈالا جاتا ہی اور غلہ اور اچھی اچھی چیزین زمین سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا تصوف مشتق ہی

Marfat.com

اصطفات سے برگزیدہ ہو وہی صوفی ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے جو خلت ابراہیم علیہ السلام
اور تسلیم اسمٰعیل علیہ السلام اور اندوہ داؤد علیہ السلام اور صبر ایوب علیہ السلام اور
شوق موسیٰ علیہ السلام اور اخلاص حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم حاصل کرے
اور فرمایا تصوف ایسی نعمت ہے کہ بندے کا قیام اسپر منحصر ہے اور فرمایا اوسکی حقیقت نعمت
حق اور رحمت نعمت خلق ہے اور فرمایا ماسوی اللہ کو ترک کرنا اور خود فنا ہو جانا تصوف
ہے اور آپ کے ایک مرید کا قول ہے صوفی وہ ہے جو بے وصف ہو جائے اور اللہ
کو پایے اور فرمایا ایک حال عارف کو ایک حال سے جدا رکھتا ہے اور ایک منزل
ایک منزل سے جدا رکھتی ہے اور فرمایا عارف واقف اسرار الٰہی ہوتا ہے اور فرمایا عارف
کے حجاب اوٹھا لیے جاتے ہین اور فرمایا معرفت کی دو قسمین ہین ایک معرفت تعرف
یعنے خود اللہ کو پہچانے دوسرے معرفت تعریف یعنے اللہ اوسکو پہچانے اور فرمایا
معرفت اللہ کے ساتھ مشغولی ہے اور فرمایا عارف معروف ہے اور فرمایا اول علم ہے
پھر معرفت انکاری پھر جحود انکاری پھر نفی پھر غرق پھر ہلاک اور فرمایا علم سے اپنی قدر
معلوم ہوتی ہے اور فرمایا اثبات اور علم باثبات مکر ہے اور حرکات عذر اور تمام موجودات
اور عذر کے درمیان ہین اور فرمایا علم توحید جدا ہے اوسکے وجود سے اور اوسکا
وجود مفارق علم ہے اوس سے اور فرمایا لوگ ظاہر تصوف بیان کرتے ہین اور فرمایا
توحید اللہ کو جاننے کا نام ہے اور توحید کی غایت توحید سے انکار ہے یعنے جو توحید
تجھے معلوم ہو خیال کرے کہ یہ توحید نہین ہے بلکہ وہ اس سے مرتبہ مین زائد ہے اور
فرمایا محبت خدا کی امانت ہے اور فرمایا جو محبت کسی شئے کے عوض مین ہوتی ہے وہ فنا
ہوتی ہے جب وہ شئے فنا ہو جاتی ہے اور فرمایا محبت شرط ادب سے درست ہوتی ہے
اور فرمایا صاحب علائق کی محبت اللہ نے حرام کی ہے اور فرمایا جبتک خود نیست
نہ ہو محبت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا اہل انس کی باتین عوام کو کفر معلوم ہوتی ہین اور

Marfat.com

فرمایا مشاہدہ غرق اور وجد کے ہلاک کو کہتے ہین اور فرمایا وجد زندہ کرتا ہے اور مشاہدہ فنا
ہی اور فرمایا مشاہدہ عبودیت کو دور کر کے ربوبیت کو قائم کرتا ہی اور فرمایا ہستی کی حقیقت
ذاتی دریافت کرنے کو مشاہدہ کہتے ہین اور فرمایا وجد خودی کا دور کرنا ہی اور فرمایا
قرب وجد سے قریب ہی اور فرمایا مراقبہ بربادی پر افسوس کرنے کو کہتے ہین لوگون
نے پوچھا حیا اور مراقبہ مین کیا فرق ہی آپ نے فرمایا مراقبہ غائب کا انتظار اور حیا حاضر
سے شرم ہی اور فرمایا وقت سے زائد کوئی چیز قیمتی نہین ہی اور گیا ہوا وقت پھر ہاتھ
نہین آتا اور فرمایا ہزار سال کی عبادت سے ایکدم اللہ سے غافل رہنا بُرا ہی دوسرا
مطلب یہ ہی کہ اوس ایکدم کی غیر حاضری کی بے ادبی کو ہزار برس کی عبادت مٹا
نہین سکتی اور فرمایا اولیاء اللہ کو نگاہداشت انفاس سے کوئی کام زائد دشوار نہین
اور فرمایا عبودیت اطاعت قرآن وحدیث مین ہی اور فرمایا عبودیت اشغال کو
ترک کرنے کا نام ہی اور فرمایا لذت مین ساکن ہونا اور حرکت پر اعتماد کرنا عبودیت
اور فرمایا اللہ کی جانب رغبت کرنا شکر ہی اور فرمایا انتہا زہد کی مفلسی ہی اور فرمایا صدق
ہر حال مین سچ بولنے کو کہتے ہین اور فرمایا صدق طلب کرنے والا ضرور پاتا ہی اور فرمایا
صادق کی روزانہ چالیس حالتین بدلتی ہین اور ریاکار چالیس برس تک ایک ہی حال
مین رہتا ہی اور فرمایا صادق وہ ہی جو سوال اور جھگڑا نہ کرے اور فرمایا تصدیق ہر وقت
زیادہ ہوتی ہی اور زبانی اقرار ایک حالت پر رہتا ہی اور اعمال ارکانی مین کمی اور زیادتی
دونون شامل ہین اور فرمایا صبر کی انتہا توکل ہی قرآن شریف مین ہی الذین صبروا
وعلیٰ ربھم یتوکلون یعنے جن لوگون نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور فرمایا
صبر خلق سے دور اور خالق کے قریب ہونے کو کہتے ہین اور ناشکری اور بے صبری
کرنا صبر ہی اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ تو ایسا خدا کا ہو جا جیسے ازل مین تھا اور
سکون دل توکل ہی اور فرمایا یقین علم کے اسطرح دل مین قرار پکڑنے کو کہتے ہین جو

Marfat.com

نہ سکے اور فرمایا یقین اسکا نام ہی کہ تلاش روزی نہ کر اور اعتقاد محکم کرے کہ اللہ رزق
کا اور فرمایا درویش کی آزمایش اور توانگر کا معاوضہ کرنے کو جوانمردی کہتے ہین اور
مایا اپنا بار کسی پر نہ ڈالنا اور خود دوسرے کا باربردار ہونا جوانمردی ہی اور فرمایا
ین دنیا سے مستغنی ہونا اور تکبر ترک کرنا تواضع ہی اور فرمایا خلق کی چار قسمین
سخاوت الفت نصیحت شفقت اور فرمایا مین نیکخو فاسق کی صحبت کو بدخو عابد کی
صحبت سے بہتر جانتا ہون اور فرمایا حیا نعمت الٰہی اور اپنے قصور کی معائنہ سے حاصل
ی ہی اور فرمایا اللہ نے عنایت کو دنیا سے پہلے پیدا کیا اور فرمایا حال ہمیشہ قائم نہین رہتا
فرمایا رضا اپنے اختیار کو دور کرنا اور بلا کو نعمت سمجھنا ہی اور فرمایا فقر بلا کا دریا ہی اور
مایا خوف یہ ہی کہ تو خوف کو فنا کرکے سوف کو اختیار کر اور فرمایا روزہ نصف
یقت ہی اور فرمایا ندامت اور ترک گناہ اور ترک ظلم و خصومت کا مصمم ارادہ رکھنے
و توبہ کہتے ہین اور فرمایا ذاکر ذکر مین اور ذکر مذکور مین فنا ہو جاتا ہی اور فرمایا کرامت
انا اسلیے کہ لوگ عظمت کرین مکر ہی اور فرمایا گناہ کبیرہ سے بیخوف رہنا مرید کا
ر کفر سے بیخوف رہنا واصل کا مکر ہی اور فرمایا اللہ نے روز ازل مین تمام ارواح
ست بریکم کہکر مست کر دیا جب وہ ارواح دنیا مین سماع سنتے ہین تو ہی کیفیت
ار کے مست ہو جاتے ہین اور فرمایا تصوف مخلوق سے خالق کی طرف
نے کو کہتے ہین اور قرآن و حدیث کی پیروی کرنا اور عبادت مین مشغول رہنا
ف ہی

ل کیا ہی کہ حضرت رویم رحمہ اللہ نے آپ سے ذات تصوف کو دریافت کیا
نے فرمایا تصوف کو ظاہر مین ڈھونڈو اور اوسکی ذات سے فکر نہ کرو اللہ تمہین ذات
ف دریافت کرنے سے دور رکھے آپ نے فرمایا صوفی وہ ہی جسکو سوا خدا کے
نہ جانتا ہو اور فرمایا سب برائیون سے زائد صوفی کا بخل کرنا ہی لوگون نے

آپ سے توحید کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا اللہ میں فنا ہو کر ملجانا اور عجز و انکسار کو اختیار کر کے غلبہ اور بزرگی حاصل کرنا توحید ہے اور فرمایا حرکات و سکنات خلق کو خدا سے سمجھنا یقین ہے اور فرمایا بقا اللہ کے لیے ہے اور علاوہ اوسکے سب کو فنا ہے اور فرمایا ظاہر اغراض سے اور باطن اغراض سے خالی ہونا تجرید ہے اور فرمایا محبت یہ ہے کہ محب میں تمام صفتیں محبوب کی پائی جائیں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے فاذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا پس جب دوست رکھونگا مین اوسکو ہوجاؤنگا مین اوسکے لیے سمع اور بصر اور فرمایا حشمت اوٹھ جانے کو انس کہتے ہین اور فرمایا تفکر کی کئی قسمین ہین ایک آیات قرآنی مین فکر کرنا اس سے معرفت حاصل ہوتی ہے دوسری نعمت اور احسانات الٰہی مین فکر کرنا اور اس سے محبت حاصل ہوتی ہے تیسرے اللہ کے وعدے مین فکر کرنا اور اس سے ہیبت حاصل ہوتی ہے چوتھے جو احسانات اللہ کے نفس پر ہین اوسمین فکر کرنا اور اس سے حیا حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ وعدۂ الٰہی مین فکر کرنے سے ہیبت کیون حاصل ہوتی ہے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ جب بندے کو اللہ کے کرم پر اعتماد ہوتا ہے تو گناہ سے بھاگتا ہے اس خوف سے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے مین اوسکے کرم سے محروم نہو جاؤن۔ اور فرمایا بندے کو حقیقت عبودیت سے اوسوقت آگاہی ہوتی ہے کہ جب بندہ اللہ کو تمام اشیا کا مالک اور سب کا ظاہر کرنیوالا جانتا ہے اور سب کا قیام اوسکے سے دیکھتا ہے اور جاے بازگشت اوسی کی طرف دیکھتا ہے۔ قرآن شریف مین ہے فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ والیہ ترجعون پاکی ہے اوس اللہ کے لیے جسکے قبضۂ قدرت مین سب کی جان ہے اور سبکو اوسی کی طرف جانا ہے اور فرمایا خوف ایک ایسا حال ہے جسمین صاحب مراقبہ کو انتظار ہی رہتا ہے اوس چیز کی کہ جسکے وقوع سے ڈرتا ہے اسلیے اوسکو اضطراب لاحق ہوتا ہے جیسے کہ کوئی شبخون کے خوف سے

فرماتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فارتقب یعنی فانتظر (انتظار کرو) اور فرمایا صدق صادق کی صفت ہی اور صادق وہ ہی جسے تو ہمیشہ ایک حال مین دیکھے اور صدیق وہ ہی کہ اوسکے افعال اور اقوال اور احوال مین ہمیشہ صدق ہو۔ اور فرمایا اخلاص فرض ہی فرض مین اور نفل ہی نفل مین اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ اپنے اعمال حسنہ کو قابل قبول نہ سمجھے اور فرمایا نفس کو مٹا دینا اخلاص ہی اور فرمایا عذاب کا امیدوار رہنے والا خائف ہی اور فرمایا شفقت یہ ہی کہ اپنی پسندیدہ چیز دوسرے کو دے اور احسان نہ رکھے اور فرمایا نفس کا تنہائی اختیار کرنا عبادت ہی اور فرمایا درویش راضی برضاے حق تمام عالم سے بزرگ ہی اور فرمایا ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو جو تمھارے ساتھ نیکی کرے اور احسان نہ جتائے اور تمھارا قصور معاف کرے اور فرمایا اپنے رونے پر رونا فاضلتر ہی صرف رونے سے اور فرمایا بندہ وہ ہی جو سوا خدا کے دوسرے کی عبادت نہ کرے اور فرمایا مرید وہ ہی جو علم کی نگہداشت کرے اور مراد وہ ہی کہ اللہ کی رعایت مین ہو کیونکہ مرید دوندہ اور مراد پرندہ ہی اور دوندہ پرندے کا مقابلہ نہین کرسکتا اور فرمایا دنیا ترک کرنے سے عقبیٰ کی راہ ملتی ہی اور فرمایا نفس کو چھوڑ تاکہ خدا سے وصل ہو اور فرمایا سر جھکانا اور زمین پر سونا تواضع ہی اور فرمایا حجاب چھ ہین تین عام کے لیے ایک نفس دوسرے خلق تیسرے دنیا اور تین خاص کے لیے ہین ایک عبادت دوسرے ثواب تیسرے کرامت پر تکبر کرنا اور فرمایا حلال سے حرام کی طرف توجہ کرنا عالم کی لغزش ہی اور فنا سے بقا کی طرف مائل ہونا زاہد کی لغزش ہی اور کریم سے کرامت کی طرف مائل ہونا عارف کی لغزش ہی اور فرمایا مومن کا دل روزانہ ستر گردشین کرتا ہی اور کافر کا دل ستر برس مین ایک بار بھی گردش نہین کرتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرماتے تھے اے اللہ قیامت کے دن

Marfat.com

مجھے نابینا اوٹھانا کیونکہ جب تیرا دیدار حاصل ہو اوسکا اندھا ہونا اچھا ہی تاکہ
دوسرے کو بھی نہ دیکھ سکے۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے لوگون سے کہا
مجھے وضو کرا دو لوگون نے وضو کرایا مگر انگلیون مین خلال کرانا بھول گئے آپ نے
ٹوکا پھر لوگون نے انگلیون مین خلال کرا دی اوسکے بعد آپ نے سجدہ کر کے
زار زار رونا شروع کیا لوگون نے کہا آپ نے بیحد عبادت کی ہی اسقدر آپ کیون
رو رہے ہین آپ نے فرمایا اسوقت سے زائد مین کبھی محتاج نہین تھا پھر تلاوت
قرآن شروع کی ایک مرید نے کہا کیا آپ قرآن پڑھتے ہین آپ نے فرمایا ہان اسوقت
قرآن سے زائد کوئی میرا مونس نہین ہی اسوقت مین ایک طرف اپنی تمام عمر کی
عبادت کو ہوا پر لٹکتے ہوے دیکھ رہا ہون اور ایک تیز ہوا اوسے ہلا رہی ہی
معلوم نہین یہ تیز ہوا فراق کی ہی یا وصال کی اور دوسری طرف پلصراط اور ملک الموت
اور قاضی عادل کو دیکھ رہا ہون معلوم نہین مجھے کدھر جانے کا حکم ہوگا پھر آپ نے
ستر آیتین سورۂ بقر کی پڑھین اوسکے بعد سکرات مین پڑے لوگون نے کہا اللہ اللہ
کیجیے آپ نے فرمایا مین اوسے بھولا نہین ہون پھر انگلیون کی پورون پر گن گنکر
وظیفہ پڑھنے لگے جب دا ہنے ہاتھ کے کلمہ کی اونگلی پر پہونچے تو آپ نے انگلی اوٹھا کر
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور آنکھین بند کر کے انتقال فرمایا غسل دینے کے
وقت لوگون نے چاہا کہ پانی آپ کی آنکھ مین پہونچائین غیبی آواز آئی ہمارے
دوست کی آنکھون سے پانی کو الگ رکھو اسکی آنکھین ہمارے ذکر کے سوا دین
بند ہوئی ہین دیدار کی نعمت پاکر کھلین گی۔ پھر اونگلیان برابر کرنے کا قصد کیا
دوسری ندا ہوئی جو ہاتھ ہمارے نام سے بند ہوا ہو بغیر ہمارے حکم کے نہ کھلے گا
غسل و کفن دے کر جب لوگ جنازہ لیکر چلے تو ایک کوتے پر ایک کبوتر آکر

Marfat.com

پڑھ گیا لوگون نے اوسے اوڑانا چاہا اوسنے کہا میرے تنبیج عشق کی میخ سے جنازے کے کونے مین جکڑے ہوے ہین اور تم لوگ جنازہ اوٹھانے کی تکلیف نہ کرو کیونکہ آج قالب حضرت جنید رحمہ اللہ نصیب کروبیان ہی اگر تم لوگ ساتھ نہوتے تو انکا جنازہ سفید باز کی طرح ہوامین اوڑجاتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ نکیرین کو آپ نے کیا جواب دیا آپ نے فرمایا جب اونھون نے آکر کہا من ربک مین نے ہنسکر اونسے کہا کہ روز ازل مین مین الست بربکم کا جواب بلیٰ دے چکا ہون جو بادشاہ کو جواب دے چکا ہو غلامون کے جواب مین اوسے کب دشواری ہوسکتی ہی آج بھی مین اوسی کی زبان سے کہتا ہون الذی خلقنی فہو یہدین جسنے مجھے پیدا کیا ہی وہی میری ہدایت کرتا ہی فرشتون نے آپس مین کہا یہ شخص اب تک محبت کے نشہ مین ہی اور میرے پاس سے چلے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دوسرے بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھکر استفسار کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اوسنے اپنی رحمت سے مجھے بخشدیا عبادت اور ریاضت سے کچھ حاصل نہین ہوا مین دنیا ہی مین سمجھا تھا کہ جس دربار مین انبیا سرنگون ہونگے میرا کیا شمار ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حریری رحمہ اللہ نے آپ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے اپنے فضل سے بخشدیا اور سوا اوس دو رکعت نماز کے جو مین آدھی رات کو پڑھتا تھا کوئی عبادت کام نہ آئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ آپ کے مزار کی زیارت کو آئے وہان

Marfat.com

کسی نے انسے کوئی مسئلہ پوچھا انھون نے جواب دیا اور یہ شعر پڑھا ؎

انی لاستحییت فی التراب بیننا | کما کنت استحییت و ھو یرانی

بزرگون کو زندگی اور موت برابر ہی اس لیے اس مزار پر مجھے مسئلہ کے جواب دینے مین شرم آتی ہی کیونکہ مجھے بعد ممات بھی آپ سے اسی قدر شرم ہی جو حالت حیات مین تھی - رحمۃ اللہ علیہما-

تمت

خاتم الطبع

الحمدللہ کہ انوار الاتقیا ترجمۂ اُردو تذکرۃ الاولیا مترجمۂ فاضل لمعی عالم لوذعی جناب مولانا مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی کی ایک جلد تمام ہوئی اسکے بعد سے دوسری جلد پیشکش ناظرین ہی چونکہ بڑی کتاب تھی اسلیے اسکی دو جلدین کر دی گئین ہین اس جلد مین تینتالیس باب ہین پہلا باب حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے حالات مین ہی اور تینتالیسوان باب حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے کوائف مین ہی اسکے بعد دوسری جلد چوالیسوین باب سے (جسمین حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ کا حال ہی) شروع ہوئی ہی اور چھیانوے باب پر (جسمین حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ کا حال ہی) ختم ہوئی اور دوسری جلد کے تمام کے بعد مصنف کتاب یعنے حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمہ اللہ اور مترجم کے اجداد کا اجمالاً حال بھی لکھا گیا اس کتاب کا حق ترجمہ میرے نام محفوظ ہی لہذا کوئی صاحب اسکے طبع کا ارادہ نہ کرین ؎ وما علینا الا البلاغ-

المشتھر

محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسۂ عالیہ نمبر ۱۶

باب ۵۸ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ واقف طریقت ماہر شریعت تھے آپ سکر سے پاک صحو سے پر صاحب ورع و تقوی تھے آپکے تصانیف بہت ہین ایک زمانہ تک آپنے مکہ معظمہ مین اعتکاف کیا ہی وہانکے لوگ آپ کو پیر حرم کہتے تھے آپ حضرت ابوسعید خراز کے صحبت یافتہ اور حضرت جنید بغدادی رحمہا اللہ کے پیر تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ کو لکھتے ہوے دیکھکر پوچھا کیا لکھتے ہو انھون نے کہا مین لکھ رہا ہون تاکہ قرآن سے مقابلہ کرون آپ ان سے بہت ناراض ہوے اور بد دعا کی بزرگان دین کا مقولہ ہی کہ جو واقعہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ پر واقع ہوا ای بد دعا کا اثر تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے مصلی کے نیچے گنج نامے کا ترجمہ رکھا تھا آپ اٹھکر وضو کرنے گئے کوئی شخص اسے چرا لیگیا آپ نے وضو کرتے کرتے فرمایا لے گیا پھر فرمایا جو شخص گنج نامہ لے گیا ہی اسکے ہاتھ پاؤن کاٹے جائینگے اور سولی پر چڑھایا جائیگا اور آگ مین جلایا جائیگا اور اسکی خاک برباد کی جائیگی اسے گنج کے ترک کرنا چاہیے گنج نامے سے کچھ فائدہ نہو گا اور اس گنج نامے مین لکھا تھا کہ جب حق نے آدم کو پیدا کر کے ملائکہ کو سجدہ کا حکم کیا تو سب سربسجدہ ہوے مگر ابلیس نے ذاتی کیوجہ سے سجدہ نہ کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے سر سے واقف ہوا ای لیے کہ سر آدم علیہ السلام سے واقف نہین اور حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے سر سے واقف ہوے اور کوئی دوسرا واقفیت حاصل نہ کر سکا اسی وجہ سے شیطان مردود درگاہ ہوا پھر ہمنے کہا ایک خزانہ ہمنے زمین مین رکھا ہی جو اُسیر واقفیت چاہے گا جو کوئی اسکا سر کاٹا جائیگا تاکہ دوسرے سے بیان نہ کر سکے ابلیس نے کہا

مجھے ملے تو ضرور اسپر واقفیت حاصل کر لونگا کو تجھے جو خزانہ ملا ہے اُسکے آگے دوسرے
خزانہ کی ضرورت نہین ہی حکم ہوا انک من المنظرین یعنی تحقیق تو مہلت دیے گیون
سے ہے لیکن ہمارے بندے تجھے جھوٹا جانین گے اور کہین گے کان من الجن ففسق عن
امر ربہ یعنی شیطان جن تھا اور اُسنے نافرمانی کی اللہ کے حکم کی کبھی ہمارے بندے
تیرے قول کو باور نہ کرین گے یہ مضمون آپکے گنج نامے کا تھا اور یہ سب کتاب محبت مین
درج فرمایا ہی کہ اللہ نے دل کو روح سے سات ہزار برس پہلے پیدا کر کے انس کے
درجے مین رکھا اور سر کو روح سے ایک ہزار برس پہلے پیدا کر کے وصل کے درجے
مین رکھا اور روزانہ اُنپر تین سو ساٹھ نظرین کرامت کی کین اور محبت کے کلمات
سے روحون کو واقف کیا اور تین سو ساٹھ لطیفے انس کے دلونپر ظاہر کیے اور تین سو
ساٹھ بار کشف جمال کے سر پر تجلی کی آخرکار اون سب نے مخلوق مین نظر کی تو کسی کو
اپنے سے زائد بزرگ نہ دیکھا پھر اللہ نے انکا امتحان کیا اور سر کو روح مین اور روح
کو دل مین اور دل کو تن مین قید کیا پھر عقل عطا کی اور انبیا کو ہدایت کے لیے بھیجا
پھر اُن مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام کا جویان ہوا اللہ نے نماز کا حکم فرمایا مطابق
حکم تن نماز پر اور دل محبت پر اور روح قربت پر اور سر وصلت پر مائل ہوا
نقل کیا ہی کہ آپ نے مکہ معظمہ سے حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت حریری
رحمہم اللہ بزرگان عراق کو نامہ لکھا کہ تم لوگ اہل عراق کے پیر ہو جو کوئی جمال کعبہ
کا مشتاق ہو اُس سے کہدو لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس یعنی نہ ہوتے
پہونچنے والے اُسکے مگر شق نفوس سے اور جو کوئی قرب الٰہی کا طالب ہو اوس سے
لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس یعنی ہوے تم پہونچنے والے اوسکے مگر شق انفس
سے اور جو اس راہ مین آنا چاہے اُسکو سمجھ لے کہ اس راہ مین دو ہزار آگ کے پہاڑ
اور دو ہزار عظیم الشان مہلک دریا ہین اور جو کوئی اس آگ اور دریا سے نہ ڈرے

Marfat.com

...ی لازم ہین یہ نامہ حضرت جنیدؒ نے پیران عراق کو جمع کرکے پڑھا اور اسکی مضمون غور کرنے لگے سب پیران عراق نے کہا کہ مراد آگ کے پہاڑون سے نیستی ہے یعنی جبتک انسان ہزار بار نیست نہو اور دو ہزار بار ہست نہو قرب الٰہی حاصل نہین کرسکتا حضرت جنیدؒ نے فرمایا ان دو ہزار راہون مین سے مین نے سوا ایک راہ کے کوئی راہ طے نہین کی حضرت حریری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم خوش قسمت ہو مین صرف تین قدم پہلی راہ مین چلا ہون حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ دونون بڑے خوش قسمت ہین مین ابھی اس راہ کے قریب بھی نہین ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپ اپنے ایک دوست سے ملنے اصفہان تشریف لے گئے وہ بہت بیمار تھا اور لوگ اوسکی عیادت کو آئے تھے اسنے آپ سے کہا قوال سے فرمائیے کوئی شعر پڑھے آپکے حکم سے قوال نے یہ شعر پڑھا ؎ مالی مرضت فلم یعد نی عائد منکم و یمرض عبدکم فاعید وا مین بیمار ہون اور کوئی میری عیادت کو نہین آتا حالانکہ مین سبکی عیادت کو جایا کرتا تھا یہ شعر سنتے ہی وہ اچھا ہو گیا اور آپ کے ساتھ رہکر کمال باطنی حاصل کیا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا جب بندے کی نظر علم وحدانیت کی عظمت اور ربوبیت کے جلال پر پڑتی ہی تو اسکا دل کشادہ ہوجاتا ہی اور ہر چیز نیست نظر آتی ہی پھر فرمایا اللہ تم لوگون کو [illegible] دے کہ اسکی عظمت اور وحدانیت مین فکر کو دخل دو کیونکہ یہ معصیت اور کفر ہی اور فرمایا جمع وہ ہی کہ اللہ نے روز میثاق مین بندون سے خطاب کیا اور تفرقہ وہ ہی کہ اپنے حالات سے بیان کرے اور فرمایا دوستونکا وجد اللہ کا بھید ہی اور اللہ کا بھید بیان نہین ہوسکتا اور فرمایا اول مشاہدہ قربت ہی پھر معرفت علم الیقین اور اسکی حقائق اور فرمایا اول مشاہدے سے ترقیان حاصل ہوتی ہین اور یقین کی ابتدا حقیقت کی انتہا

Marfat.com

اور فرمایا محبت رضا مین داخل ہی اور رضا محبت سے الگ نہین ہی اسلیے کہ تو اس چیز کو دوست رکھتا ہی جس سے راضی ہو اور جس سے تو راضی نہین ہوتا اوسے دوست نہین رکھتا اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ بندے ہر وقت اُسے دوست رکھین جس سے زائد اُسوقت مین کوئی چیز دوست رکھنے کے لائق نہو اور فرمایا صبر بلا کا اختیار کرنا اور حکم آلہی پر مستقل رہنا ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۴۶ حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ بزرگان مشائخ سے تھے آپکو ہر فن مین کمال تھا اور مریدین پر بہت شفقت فرماتے تھے اور آپکو لوگ لسان التصوف کہتے تھے اسلیے کہ آپنے چارسو کتابین تصوف مین تصنیف کی ہین در اصل آپ بغداد کے رہنے والے تھے اور حضرت ذوالنون مصریؒ کو آپنے دیکھا ہی اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے ہین سب سے پہلے فنا اور بقا کا بیان آپ ہی نے کیا ہی کتاب السر کی بعض عبارتین دیکھکر اپنی غلط فہمی سے علماے ظاہر نے آپ پر کفر کا فتوی دیا ایک عبارت اس کتاب کی یہ ہی ان عبدا اذا رجع الی اللہ وتعلق باللہ و سکن فی قرب اللہ قد نسی نفسه وما سوی اللہ فلو قلت له من این انت و ایش تریدلم یکن له جواب غیر اللہ یعنی جب بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہی اور اُس سے تعلق پیدا کرتا ہی اور اوس کا قرب حاصل کرتا ہی تو اپنے نفس اور ماسوی اللہ کو بھلا دیتا ہی اگر اوس سے سوال کیا جاے کہ تو کہان سے ہی اور کیا چاہتا ہی تو وہ جواب دیگا اللہ یعنی اس قوم کی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اگر اس قوم سے پوچھا جاے کہ تم کیا چاہتے ہو تو وہ کہے گی اللہ- اور اگر اوسکے تمام اعضا کو نطق حاصل ہو تو سب اللہ ہی اللہ کہین اسلیے کہ اوس کا ہر عضو نور سے معمور اور جذب سے مجذوب ہو جاتا ہی اور اسقدر قرب حاصل ہوتا ہی کہ دوسرا شخص اسکے سامنے اللہ نہین کہہ سکتا اس وجہ سے

Marfat.com

کہ اسکا الفاظ فقط حل کلام آلہی ہی نہ اس بندے کا کلام اور فرمایا مین برسون صوفیون
کی صحبت مین رہا مگر کسی سے مخالفت پیدا نہین ہوئی اسلیے کہ مین انکے ساتھ بھی رہا
اور اپنے ساتھ بھی اور فرمایا قرب اور بعد کے اختیار کرنے کا سب کو اختیار دیا گیا ہی
مگر مین نے بعد کو اختیار کیا اس لیے کہ قرب کی مجھے طاقت نہ تھی جیسا لقمان ع کا قول
ہی کہ مجھے حکمت اور نبوت دونون مین سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا
مین نے حکمت کو اختیار کیا اس لیے کہ نبوت کے اختیار کی مجھے برداشت نہ تھی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک بار دو فرشتون نے مجھ سے خواب مین آکر
پوچھا صدق کیا ہی مین نے کہا الوفاء بالعہد یعنی عہد کو پورا کرنا اونھون نے کہا صدقت
تم سچ کہتے ہو۔ اور فرمایا ایک بار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
خواب مین پوچھا تو مجھے دوست رکھتا ہی مینے عرض کیا اللہ کی دوستی میرے دل مین
اتنی ہی کہ دوسرے کی گنجائش نہین آپنے فرمایا جسنے اللہ کو دوست رکھا مجھی دوست
رکھا اور فرمایا مین نے شیطان کو خواب مین دیکھا ارادہ کیا کہ عصا اسکو مارون ندا
غیبی ہوئی کہ یہ لکڑی سے نہین ڈرتا بلکہ اوس نور سے ڈرتا ہی جو مومن کے دل مین
ہی۔ پھر مین نے اس سے کہا آ اسنے کہا مین آپ کے پاس آکر کیا کرون اسلیے کہ مین
ان لوگون کو فریب نہین دیسکتا جو دنیا کو ترک کر چکے ہین۔ مگر لڑکے تمھاری
صحبت مین رہتے ہین اس وجہ سے شاید کبھی تم میرے فریب مین آجاؤ اور فرمایا
مین نے دمشق مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو خواب مین دیکھا کہ حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوے تشریف فرما ہین اور مین ایک
بیت پڑھتا ہوا اپنے سینہ کی طرف انگلی سے اشارہ کر رہا تھا آپنے فرمایا اس کی بدی
اسکی نیکی سے زائد ہی یعنی سماع نہ کرنا چاہیے۔
نقل کیا ہی کہ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک نے آپکے سامنے وفات فرمائی تھی

Marfat.com

انکو آپنے خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا انھون نے کہا مجھے اللہ نے
اپنا قرب عطا کیا آپنے فرمایا مجھے نصیحت کرو انھون نے کہا اللہ کی عبادت بدولی سے
نہ کیجیے اور سوا ایک پیراہن کے دوسرا پیراہن اپنے پاس نہ رکھیے اُسکے بعد آپ تیس
برس زندہ رہے مگر سوا ایک پیراہن کے کبھی آپنے دوسرا پیراہن اپنے پاس نہین رکھا
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اللہ سے کچھ مانگنا چاہا ندائے غیبی سنی کہ اللہ سے سوا اللہ
کے کچھ مانگنا نہ چاہیے - آپنے فرمایا ہی مجھے شرم آتی ہی کہ دوسرے وقت کیلیے روزی
رکھون کیونکہ اللہ روزی کا ذمہ دار ہی اور فرمایا ایکبار مین صحرا مین بہت بھوکا تھا
نفس نے کہا اللہ سے روزی مانگو مین نے جواب دیا کہ یہ امر توکل کے خلاف ہی پھر نفس
نے کہا اچھا صبر کی توفیق مانگو فوراً اللہ نے مجھے متنبہ کر دیا اور ندائے غیبی ہوئی کہ جو اللہ
کو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکے نزدیک ہی اُس سے کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہین اور
فرمایا ایکبار مین صحرا مین بھوکا تھا منزل قریب آئی نفس کو سکون ہوا اسلیے کہ منزل
پر ایک خرمہ کا باغ تھا مین نے نفس کی مخالفت کی اور صحرا مین منزل کرکے رہتے مین
بستر کی اہل قافلہ مین سے ایک شخص آکر باصرار مجھے اپنے قیامگاہ پر لیگیا مینے اوس سے
پوچھا تمھین میری خبر کیونکہ ملی اُسنے کہا مین نے ندائے غیبی سنی کہ اللہ کا ایک دوست ریگ
مین چھپا ہی اُسے لے آؤ اور فرمایا عرصہ تک مین نے دن رات مین اکثر تبہ کھانا کھایا ایکبار
مین صحرا مین تھا اور تین شبانہ روز کچھ کھانے کو نہ ملا ضعف کی وجہ سے مین ایک جگہ بیٹھ گیا
ندائے غیبی ہوئی کہ تو کھانا چاہتا ہی یا قوت مین نے کہا قوت فوراً مین توانا ہوگیا اور
بارہ منزلین مین نے بغیر کھائے پیے طے کین اور فرمایا ایک جوان مجھے دریا کے کنارے
گدڑی اوڑھے اور دوات سیاہی کی لٹکائے ہوئے ملا مین جب گدڑی کیطرف خیال کرتا
تو اُسے اہل حق سمجھتا اور جب دوات کیطرف خیال کرتا تو اُسے طالب علم سمجھتا پھر مین نے
امتحاناً اوس سے پوچھا خدا کیطرف کون راہ ہی اُسنے کہا دو راہین ہین ایک خاص دوسری

دوسری عالم جاہیر تو جلیل رہتا ہی یعنی عبادت کو ذریعۂ وصال اور دوات کو حجاب سمجھتا ہی مین
وہ جوان انکے اس قول سے متنبہ ہوگیا اور فرمایا کہ ایک بار صحرا مین دس شکاری کتون
نے مجھے گھیر لیا مین وہین بیٹھ گیا اور مراقبہ کیا اُن مین ایک سفید کتا تھا اوس نے
اور کتون کو حملہ کرکے بھگا دیا اور خود میرے پاس بیٹھا رہا جب مین وہان سے چلا تو
وہ کتا تھوڑی دور مجھے پہونچا کر غائب ہوگیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ پرہیزگاری کا ذکر فرما رہے تھے عباس مہتدی رحمۃ اللہ علیہ
موجود تھے اُنھون نے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ شاہی نہر کا پانی پیتے ہو اور شاہی
زمین پر رہتے ہو پھر طرہ یہ ہی کہ پرہیزگاری کا بیان کرتے ہو آپنے فرمایا تم سچ کہتے
ہو اور شرمندگی سے سر جھکا لیا اور فرمایا اللہ کے ساتھ محبت کرو اسلیے کہ وہ تمھارے
ساتھ نیکی کرتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو محسن نہین سمجھتا کبھی اُسپر فریفتہ نہین ہو سکتا اور فرمایا
بعض فقرا دوسرے فقرا کے ساتھ غیرت عاشقیت کی وجہ سے دشمنی رکھتے ہین اسی لیے
ایک دوسرے سے جدا رہتا ہی اور فرمایا اللہ اولیا سے اعمال صالح طلب کرتا ہی کیونکہ
اُنھین برگزیدہ کیا ہی اسی لیے اُنکو حجاب سے بچاتا ہی اور سوا اپنی یاد کے کسی کام مین
راحت نہین دیتا اور فرمایا جسکو اللہ دوست رکھنا چاہتا ہی اُسپر ذکر کا دروازہ کھولتا ہی
اور وحدانیت کے محل مین اُتارتا ہی اور اپنی عظمت وجلال ظاہر کرتا ہی جب اُس بندے
کی نظر عظمت وجلال پر پڑتی ہی اپنی خودی سے پاک ہوکر اللہ کی حفاظت مین ہوجاتا ہی
اور فرمایا اول مقام اہل معرفت کا عجز وانکسار کے ساتھ تحیر ہی پھر وصل واتصال کیساتھ
پھر انتباہ کیساتھ فنا پھر انتظار کے ساتھ بقا اور اس سے زائد کوئی مخلوق نہین پہونچی
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی سوال کرے کیا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
بھی اس سے بلند مقام پر نہین پہونچے تو اُسکا یہ جواب ہی کہ پہونچے لیکن حسب حوصلہ
سب پر اللہ تعالی ایکبار تجلی کریگا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سو بار اور علاوہ

Marfat.com

انکے ہر شخص پر تجلی آلہی حسب حوصلہ ہوگی جیسا ہے اوپر حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ او
حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کا قصہ بیان کیا ہی انتہی اور فرمایا جو خیال کرے
کہ کوشش اور مشقت سے یا بغیر کوشش اور بغیر مشقت کے قرب آلہی حاصل ہوگا تو دونون
خیال بیکار ہین اور یہ امر فضل آلہی پر موقوف ہی اور فرمایا جسکو مشاہدہ آلہی حاصل
ہوتا ہی اُسکے اور اللہ کے درمیان اور اسرار آلہی اور بندے کے وہم کے درمیان کوئی
حجاب باقی نہین رہتا اور فرمایا وقت کی قدر کرو عبادت سے اور فرمایا نورِ فراست کا
دیکھنے والا گویا نورِ حق سے دیکھتا ہے اور اوس کے علم کا مادہ حق سے ہوتا ہے اس
لیے کہ سہو و غفلت اوس سے دور رہتی ہے بلکہ حکم حق ہوتا ہی کہ بندے کی زبان اُس
سے گویا ہوتی ہے اور فرمایا اللہ نے ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین جو اوس کے
خوف سے خاموش رہکر بدل و جان عبادت کرتے ہین اور فرمایا جسے معرفت
حاصل ہو اُسے لازم ہے کہ سوا اللہ کے کسی کو نہ دیکھے اور سوا اُسکے کسی سے بات
نہ کرے اور سوا اُس کے کسی سے مشغول نہ ہو اور فرمایا فنا اللہ مین محو ہونا اور بقا
اوسکی حضوری حاصل کرنا ہے اور فرمایا قرب کی پہچان یہ ہے کہ دل ماسوی اللہ کو
ترک کرے اور فرمایا ظاہر و باطن ایک نہ رکھنے والا برا ہی اور فرمایا ذکر تین طرح کا ہوتا
ہی ایک صرف زبان سے دوسرے زبان و دل دونون سے تیسرے دل سے جس مین
زبان گونگی رہتی ہی اسکا مرتبہ اللہ ہی جانتا ہے اور فرمایا اللہ کی طرف تمام چیزونکو
چھوڑ کر رجوع کرنا توحید ہی اور فرمایا پورا عارف وہ ہی جو سوا خدا کے سب سے مستغنی ہو اور
سب چیزین اوسکی محتاج ہون اور فرمایا حقیقت قرب کی یہ ہی کہ سوا خدا کے کسیکا خیال
دلمین باقی نہ رہے اور اگر کوئی چیز سامنے آجائے تو بھی اوس کی طرف توجہ نہ کرے اور
فرمایا عالم وہ اچھا ہے جو بیر عمل کرے اور یقین وہ اچھا ہے جس مین توباقی نہ رہے اور
فرمایا تصوف اسکا نام ہے کہ صوفی انوار آلہی سے پُر اور اللہ سے صاف رہے اور ذکر

Marfat.com

لذت حاصل کرے اور فرمایا عارف جبتک راہ مین رہتا ہی رویا کرتا ہی اور جب واصل
الی اللہ ہوتا ہی سب بھول جاتا ہی اور فرمایا زاہد کے لیے عیش برا ہے اور فرمایا خلق
عظیم یہ ہی کہ سوا اللہ کے ہمت نہو اور فرمایا اللہ پر بھروسہ کرنیکو توکل کہتے ہین اور
فرمایا توکل ایک اضطراب ہی بے سکون اور ایک سکون ہی بے اضطراب اور فرمایا
جو شخص اُس چیز پر غالب نہین آسکتا جو اُسکے اور اللہ کے درمیان مین ہی اُسے
تقوی اور مراقبہ اور کشف اور مشاہدہ حاصل نہین ہوتا اور فرمایا صفای عبودیت پر غور
کرنا چاہیے کیونکہ نفس سے منقطع ہی اور اللہ کے ساتھ ساکن ہی لوگون نے پوچھا
کیا سبب ہی کہ توانگرون کا حق درویشون کو نہین پہونچتا آپنے فرمایا اسکے
تین سبب ہین ایک یہ کہ توانگرون کا مال حلال نہین ہوتا دوسرے یہ کہ ان کا
عمل مال کے موافق نہین ہی تیسرے یہ کہ درویشون نے قناعت اختیار کی ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۴۶ حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ یکتاے زمانہ اور پیشواے عہد تھے تمام مشائخ آپکی تعظیم کرتی
آپکو امیر القلوب کہتے تھے آپکو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ سے بیعت تھی اور حضرت
احمد حواری رح کے صحبت یافتہ اور حضرت جنید بغدادی رح کے ہمعصر تھے آپ تصوف
کو تفضیلت دیتے تھی اور آپکی روشون مین عمدہ آروش یہ ہی کہ صحبت بے ایثار
حرام ہی جب آپ اندھیری رات مین کلام کرتے تو آپکے دہن مبارک سے ایسا
نور آتا کہ تمام گھر روشن ہو جاتا اسی لیے آپکو نوری کہتے ہین اور ایک وجہ یہ
ہی کہ آپ اپنے نور فراست کیوجہ سے اسرار باطن کی خبر دیتے تھے اور ایک وجہ
یہ ہی کہ آپ صحرا مین ایک جھوپڑی مین عبادت الٰہی کیا کرتے تھے شب کو
صحرا روشن ہو جاتا اور آپکی جھوپڑی پر نور بیحد ہوتا تھا حضرت ابو احمد مغازلی رح

Marfat.com

کہتے ہین مین نے کسی کو حضرت ابو الحسن نوریؒ سے زائد عبادت کرنیوالا نہین دیکھا لوگون نے
پوچھا کیا حضرت جنیدؒ کو بھی آپنے اُنسے زائد عبادت کرنیوالا نہین دیکھا انھون نے کہا نہین
نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپکا یہ حال تھا کہ گھر سے کھانا لیکر چلتے اور راہ مین اُسے
خیرات کر دیتے اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑھکر دوکان پر بیٹھتے گھر مین لوگ سمجھتے کہ
آپنے دوکان پر کھانا کھایا ہوگا بیس برس تک آپکا یہی حال رہا اور کسیکو کیفیت نہ معلوم
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے برسون مجاہدہ کیا اور خلوت اختیار کی مگر کچھ فائدہ
نہوا مین نے خیال کیا کہ انبیا اور اولیا کا قول غلط نہین ہو سکتا ضرور میری عبادت
مین ریا ہی غور کرنیسے معلوم ہوا کہ میرا نفس دلسے ملگیا ہی مینے نفس کی مخالفت کرنا
اختیار کر لیا پھر مجھ پر اسرار ظاہر ہونے لگے اُسوقت مین نے نفس سے پوچھا اب تیرا
کیا حال ہی اُسنے کہا بالکل نامراد ہون پھر مین دجلے پر گیا اور پانی کے بیچ مین کھڑے
ہو کر شست لگائی اور کہا اے اللہ جبتک ایمن مچھلی نہ آئیگی مین یونہین کھڑا رہونگا
فوراً مچھلی آگئی مین نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے جاکر بیان کیا کہ اسقدر کشائش
مجھے حاصل ہوگئی اُنھون نے فرمایا اگر مچھلی کے عوض تو سانپ کو شکار کرتا تو البتہ
کرامت تھی لیکن جب تو درمیان مین ہی تو فریب ہی کرامت نہین ہی حضرت مصنف
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین سبحان اللہ وہ آزاد لوگ کیسے مرد راہ خدا تھے۔
نقل کیا ہی کہ جب غلام خلیل صوفیونکا دشمن ہو گیا تو اُسنے جاکر خلیفۂ وقت سے
کہا کہ ایک ایسی قوم پیدا ہوئی ہے کہ گیت گا گا کر ناچتی ہی اور گیتون مین کنایہ
اشارے کے طور پر باتین کہتی ہی اور کفر کے کلمات زبان پر لاتی ہی انکو قتل کرنا چاہیے
خلیفہ نے بڑے بڑے صوفیون کو بلا کر قتل کا حکم دیا سب سے پہلے جلاد نے حضرت رقام
کے قتل کا ارادہ کیا حضرت نوری رحمہ اللہ نہایت بشاشت و ذوق سے انکی جگہ بیٹھ گئے
نے کہا ابھی تمھارے بارے مین حکم نہین ہی آپ نے فرمایا میری طریقت ایثار

میں اپنی جان کو ان مسلمانوں کے عوض مین دیتا ہوں گو ایک لحظہ دنیا کا میرے نزدیک قیامت کے ہزار سال سے اچھا ہے اسلیے کہ یہ مقام خدمت اور وہ سرائے قربت ہے اور خدمت ہی سے قربت حاصل ہوتی ہے خلیفہ ان لوگون کے قتل سے باز رہا اور قاضی کو حکم دیا کہ انکے حق مین شرعی حکم بتاوے قاضی آپکا کلام سن ہی چکا تھا اور حضرت جنید رح وغیرہ کے تبحر علمی سے واقف تھا اسلیے اسنے حضرت شبلی کو مجنون خیال کر کے انسے پوچھا بیس دینار پر کیا زکوۃ واجب ہے انھون نے کہا ساڑھے بیس دینار دینا چاہیے اسنے سبب پوچھا انھون نے کہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے انھون نے سب دینار دیدیے اور کچھ اپنے پاس نہین رکھا اور آدھا دینار اس تاوان مین دینا چاہیے کہ بیس دینار کیون جمع کیے کہ آدھا دینار پڑا قاضی چپ ہو گیا پھر ایک سوال حضرت ابوالحسن نوری رح سے کیا آپنے فوراً جواب دیا قاضی شرمندہ ہوا پھر آپنے قاضی سے کہا تونے کچھ نہ پوچھا۔ سن اللہ نے ایسے لوگ پیدا کیے ہین جنکی زندگی اور موت اور قیام اور کلام اور سکوت اسی کے مشاہدہ سے حاصل ہے اگر دم بھر اسکے مشاہدے سے باز رہین تو زندہ نہین رہ سکتے یہ وہ لوگ ہین جو اسی سے سوتے ہین اسی سے جاگتے ہین اسی سے کھاتے پیتے ہین اسی سے مانگتے ہین اسی سے سنتے دیکھتے ہین اسی کے موجود رہتے ہین اگر علم ہے تو یہ ہے جو تونے پوچھا یہ علم نہین ہے قاضی نے خلیفہ سے کہا اگر یہ لوگ زندیق اور ملحد ہین تو مین فتوی دیتا ہون کہ روے زمین پر موحد کوئی نہین خلیفہ نے سب کا اعزاز کیا اور کہا کچھ مانگیے سب نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے ہین کہ تو ہمین بھلا دے خلیفہ بیقرار ہو کر رو دیا اور بہت اعزاز کے ساتھ ان سب کو رخصت کیا کہتے ہین کہ ایکبار آپنے ایک شخص کو نماز پڑھتے مین داڑھی سے کھیلتے دیکھا آپنے فرمایا اپنا ہاتھ اللہ کی داڑھی سے الگ کرلے لوگون نے یہ خبر خلیفہ کو پہونچائی اور کہا کفر کا ہے خلیفہ نے آپ کو بلا کر پوچھا کہ یہ آپنے کیون کہا آپنے فرمایا اسلیے کہ جب

Marfat.com

بندہ اللہ کی ملک ہی تو بندے کی ہر چیز اللہ کی ملک ہوئی خلیفہ نے کہا الحمد للہ مجھے خدا نے آپکے قتل کرنیکے گناہ سے محفوظ رکھا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا چالیس برس سے میرا دل نفس سے جدا ہے اور اسیوجہ سے اس زمانے مین میرا دل کسی گناہ کیطرف مائل نہین ہوا اور یہ بات مجھی اسوقت حاصل ہوئی کہ مین نے اللہ کو پہچانا اور فرمایا مین نے ایک نور غیب مین چمکتا ہوا دیکھا اسکی طرف مین ہمیشہ دیکھا کرتا تھا یہانتک کہ وہ نور مین ہوگیا اور فرمایا مین نے اللہ سے حالت دائی طلب کی ندائے غیبی ہوئی سوائے دائم کے دائمی پر صبر محال ہی

نقل کیا ہی کہ آپکے پاس حضرت جنید رحمہ اللہ آئے آپنے اُنسے کہا تیس برس سے مجھے یہ مشکل در پیش ہی کہ جب اللہ ظاہر ہوتا ہی تو مین گم ہوجاتا ہون اور جب مین ظاہر ہوتا ہون تو اللہ گم ہوجاتا ہی اسکا حضور میری غیبت مین ہی مین بہت کوشش کرتا ہون مگر یہی حکم ہوتا ہی تو رہے یا مین اُنھون نے آپ سے کہا تم اس طرح رہو کہ ظاہر و باطن وہی وہ نظر آئے اور تم گم ہوجاؤ۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ تین شبانہ روز حضرت نوری رحمہ اللہ کو ایک پتھر پر بیٹھے گذر گئے ہین اور اللہ اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین نہ سوتے ہین البتہ پنج وقتہ نماز وقت پر ادا کرتے ہین انکے مریدون نے کہا وہ ہوشیار ہی فانی نہین ہی فانی کو نماز کی بھی خبر نہین رہتی انھون نے کہا یہ خیال غلط ہی بلکہ وہ وجد مین ہین اور اہل وجد محفوظ ہوتے ہین پس اللہ انکی حفاظت کر رہا ہی تاکہ خدمت کے وقت خدمت سے محروم نرہین پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپکی خدمت مین آئے اور کہا اگر اللہ کو خروش پسند ہی تو حکم دیجیے کہ مین بھی خروش اختیار کرون اور اگر اللہ کو رضا پسند ہی تو آپ خروش کو ترک کیجیے آپنے خروش ترک کر دیا اور کہا ای جنید تم میری نیک استاد ہو

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ کی وعظ مین تشریف لے گئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ حضرت شبلی نے کہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَمِیْرًا لُعُلُوْب آپ نے فرمایا اللہ عالم بے عمل سے راضی نہین ہوتا اگر تو عالم باعمل ہی تو وعظ کہہ ورنہ منبر سے اتر آ حضرت شبلیؒ نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ پورا عمل آپ مین نہین ہی فوراً منبر سے اتر آئے اور ایک مدت گوشہ نشینی اختیار کرکے عبادت و ریاضت مین مشغول رہے پھر لوگ مجبور کرکے آپکو وعظ کہنے کو خلوت سے باہر لائے اور منبر پر بٹھایا حضرت نوری رحمۃ اللہ خبر پاکر تشریف لائے اور فرمایا تم خلق سے چھپے انھون نے تمھاری عظمت کرکے منبر پر بٹھایا مین خلق مین رہا اور انھین ہدایت کی انھون نے مجھے پتھرون سے مارا حضرت شبلی رحمۃ اللہ نے کہا آپکی نصیحت کیا تھی اور میرا پوشیدہ ہوجانا کیا تھا آپ نے فرمایا میری نصیحت یہ تھی کہ مین نے خلق سے خدا کو چھڑایا اور تمھارا پوشیدہ ہوتا یہ تھا کہ تم خلق اور خالق کے درمیان مین حجاب ہوے اور واسطہ بنے حالانکہ تم کون ہو کہ درمیان خلق اور خالق کے واسطہ بنو چونکہ تم واسطہ بنے ہو اور مجھے واسطہ کی ضرورت نہین ہی اسلیے مین تمھین فضول سمجھتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک جوان اصفہانی کو آپکی زیارت کا شوق ہوا شاہ اصفہان نے کہا اگر تو وہان نجائے تو مین ہزار دینار کا محل مع تمام سامان کے اور ہزار دینار کی کنیز مع زیور کے تجھے دونگا مگر اسنے نمانا اور برہنہ پا چلا ادھر آپنے مریدون سے کہا کہ ایک فرسنگ تک زمین کو جھاڑ دیکر صاف کرو ہمارا ایک معتقد برہنہ پا آرہا ہی جب وہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اوس کا قصد اور بادشاہ کا مال و اسباب دینے کو کہنا اور جانے سے منع کرنا سب مفصلاً بیان کردیا وہ آپ کی یہ کرامت دیکھکر دنگ ہوگیا پھر آپنے اوس سے فرمایا مریدہ ہی کہ اگر تمام عالم کی نعمتین اوس کے سامنے رکھدی جائین تو بھی وہ اوس کی طرف نظر نکرے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ ایک شخص کے پاس بیٹھے تھے اور دونوں متفرق ہوکر رو رہے تھے جب وہ شخص چلا گیا تو آپنے لوگون سے کہا یہ شیطان تھا اپنی عبادت کا ذکر اسطرح بیان کرکے رویا کہ مجھے بھی رونا آگیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جعفر خدری رحمہ اللہ بیان کرتے ہین کہ ایک بار مین نے خود اپنے کان سے سنا کہ آپ مناجات مین فرمارہے تھے اے اللہ تو دوزخیون پر عذاب کریگا حالانکہ وہ بھی تیرے ہی پیدا کیے ہوے ہین تجھے یہ بھی قدرت ہی کہ صرف مجھی سے دوزخ کو پُر کردے اور تمام دوزخیون کو جنت عطا کر اسی شب کو مین نے خواب مین سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہی ابوالحسن نوری سے کہدو کہ ہمنے اوس شفقت کے عوض مین جو تم نے خلق کے ساتھ کی تمھین بخشدیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین طواف کرتا تھا اور یہ دعا پڑھتا تھا اللھم ارزقنی حالا وصفتا لا تغیر منہ اے اللہ مجھے ایسی حالت اور صفت عطا کر جسکو مین بدل ہی نسکون کعبہ کے اندر سے آواز آئی اے ابوالحسن تو ہماری برابری کرنا چاہتا ہے یہ صفت خاص ہماری ہی کہ ہمارے صفات بدلتے نہین لیکن ہم بندونکو بدلنے والا رکھتے ہین تاکہ ربوبیت اور عبودیت ظاہر ہو۔

نقل کیا ہے کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ نے ایکبار آپکو ایسے مراقبے مین پایا کہ بدنکا رونگٹا بھی حرکت نہین کرتا تھا آپسے پوچھا یہ کمال مراقبہ کا آپنے کس سے سیکھا آپنے فرمایا بلی سے کہ ایکبار چوہے کے بل کے سامنے مجھ سے زیادہ ساکن بیٹھی تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار اہل قادسیہ نے ایک آواز سنی کہ ہمارا ایک دوست دریا مین اور گزندون کے جنگل مین ہی اسے آبادی مین لے آؤ لوگ آئے تو آپ کو ایک قبے کے اندر دیکھا باصرار اپنے ساتھ لے گئے پھر پوچھا آپ ایسے مقام پر کیون بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھے سفر مین کئی دن کھانا نہین ملا مین ایک مقام پر پہونچا

جہان کھجور کا باغ لگا ہوا تھا میرا نفس خوش ہوا اُسکے سزا دینے کو مین نے کھجور کا باغ ترک کر کے وہان سکونت اختیار کی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نہا رہے تھے چور کپڑے چرا لیگیا اُسکی سزا مین اُسکے ہاتھ بیکار ہو گئے وہ آپکے کپڑے واپس لے آیا آپنے فرمایا اے اللہ اُسنے میرے کپڑے واپس کیے تو بھی اسکے ہاتھونکو اچھا کر دے فی الفور اُسکے ہاتھ اچھے ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے پوچھا اللہ آپکے ساتھ کیا کرتا ہی آپنے فرمایا جب مین حمام مین جاتا ہون تو میرے کپڑون کی نگہبانی کرتا ہی لوگون نے پوچھا کیونکر آپنے فرمایا ایکدن مین حمام مین گیا ایک شخص باہر سے میرے کپڑے اُٹھا لیگیا مین نے اللہ سے اپنے کپڑے مانگے فوراً وہ شخص آیا اور میرے کپڑے مجھے دیدیے اور معذرت چاہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار بغداد کے بازار مین آگ لگی بہت لوگ جلے ایک امیر کے دو حسین خوبصورت غلام بھی اُس آگ مین تھے اوس امیر نے کہا جو کوئی ان غلامون کو نکال لائیگا مین اُسنے دو ہزار دینار دونگا اتفاقاً آپ اُدھر سے گذرے اور بسم اللہ کہہ کے آگ کے اندر گئے اور ادن غلامون کو نکال لائے اور آپ پر آگ نے ذرا بھی اثر نہ کیا اوس امیر نے دو ہزار دینار آپ کے سامنے رکھے آپنے فرمایا اسے تو لے مجھے اسی نہ لینے کی وجہ سے اللہ نے یہ عظمت دی ہی اور مین نے دنیا کو آخرت سے بدلا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے انگارا ہاتھون مین لیکر ملا تمام ہاتھ سیاہ ہو گئے اتنے مین آپکی خادمہ زیتونہ نے دودھ اور روٹی آپکے سامنے رکھی آپنے بغیر ہاتھ دھوے کھانا شروع کیا اُسنے اپنے دلمین کہا کہ یہ بدتمیزی ہی اتنے مین شاہی پیادون نے آکر اُسے گرفتار کیا اور کہا تونے زیر جامہ چرایا ہی ہم تجھے کوتوال کے پاس لیجائینگے اور مارنا شروع کیا آپنے فرمایا اسے نہ مارو زیر جامہ ابھی ملا جاتا ہی اتنے مین ایک شخص نے آکر شاہی پیادون کو زیر جامہ دیدیا وہ لیکر چلے گئے آپنے اُس خادمہ

Marfat.com

سے کہا میری بدتمیزی تیرے کام آئی وہ اپنے خیال پر نادم ہوئی اور توبہ کی

نقل کیا ہی کہ راہ میں کسی مسافر کا گدھا مر گیا وہ رو رہا تھا کہ مال کس پر لادوں آپ اوس طرف سے گذرے یہ حال دیکھکر گدھے کے ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اٹھ یہ سونے کا موقع نہیں گدھا زندہ ہو گیا مسافر اسپر اپنا مال لادکر چلتا ہوا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ بیمار تھے اور حضرت جنید رحمہ اللہ عیادت کو آئے اور کچھ پھول اور میوہ پیشکش کیا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ بیمار ہوئے آپ مع اپنے مریدوں کے عیادت کو تشریف لیگئے جب آنکے پاس پہونچے تو مریدوں سے کہا جنیدؒ کی بیماری سے تم سب لوگ حصہ لیلو سب نے کہا لے لیا فوراً حضرت جنید رحمہ اللہ تندرست ہوگئے آپنے فرمایا عیادت کو اسطرح جانا چاہیے پھول اور میوے سے کیا حاصل۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک بڈھے کو دیکھا کہ لوگ اُسے کوڑوں سے مار رہے ہیں مگر وہ صبر کیے ہوے خاموش ہی پھر لوگ اُسے قید خانے میں لے گئے آپنے وہاں جاکر اوس سے پوچھا باوجود اس ضعف اور کمزوری کے تونے کیسے صبر کیا اُسنے کہا ہمت سے صبر ہوتا ہی نہ قوت سے آپنے پوچھا صبر کسے کہتے ہیں اوس نے کہا بلا پر اس طرح خوش ہونا جیسے دوسرے بلا سے نجات پاکر خوش ہوتے ہیں اور آپنے فرمایا ہے معرفت آگ کے سات سمندر طے کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہی اور جب معرفت حاصل ہوتی ہی تو علم الاولین و آخرین عطا ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ قرب کا بیان کر رہے تھے آپنے فرمایا قرب کا قرب جسمیں ہم لوگ ہیں بعد کا بعد ہی اور آپنے فرمایا ہی عبودیت مشاہدہ ربوبیت ہی اور فرمایا جب بندہ خدا کو پہچان جاے اور قدرت مخلوق کو سمجھانے کی حاصل ہو اوسوقت نصیحت کرنا چاہیے ورنہ اس نصیحت کی بلا شہروں اور بندوں میں مثل وباے عام کے پھیلتی ہی اور فرمایا اشارت بیان سے باہر ہی اور اللہ نے اشارت

Marfat.com

کا نام صدق کے ساتھ استغراق اسرار ہی اور فرمایا وجد کے اصلی بیان کی ممانعت ہی
اور وجد ایسا شعلہ ہی کہ سر مین بھڑکتا ہی اور شوق سے ظاہر ہوتا ہی اور فرمایا وجد
علاج درد ہی اور فرمایا عقل عاجز ہی اور عاجز دلالت نہین کر سکتا مگر اوس عاجز پر کہ
مثل اوسکے ہوا اور فرمایا بغیر تبلیغ سنت راہ اسلام کی حاصل نہین ہوتی اور فرمایا کہ
صوفیونکی روح کدورت بشری سے آزاد اور آفت نفس سے صاف اور خواہش سے
مبرا ہوتی ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جسکی قید مین کوئی چیز نہو اور وہ کسی چیز مین قید
ہو اور فرمایا تصوف نہ رسم ہی نہ علم اگر رسم ہوتا تو مجاہدے سے اور اگر علم ہوتا تو تعلیم
سے حاصل ہوتا بلکہ تصوف اخلاقی ہی تخلقوا باخلاق اللہ اللہ کی عادت سے
عادت اختیار کر وہی تصوف ہی اور فرمایا جوانمردی اور تکلف کو ترک کر کے آزادی
حاصل کرنا تصوف ہی اور فرمایا اللہ کے لیے خواہش نفس کا ترک کرنا تصوف ہی اور
فرمایا دنیا کی دشمنی اور اللہ کی دوستی کا نام تصوف ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک اندھا راہ مین اللہ اللہ کہتا ہوا آپ کو ملا آپنے فرمایا تو اللہ کو کیا
جانے اور اگر جانتا تو زندہ کیون رہتا پھر بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو بانس
کے جنگل کیطرف نکل گئے بانس کی پھانسین آپکے ہاتھ پانون تمام جسم مین چبھتی تھین
جو قطرہ خون کا نکلتا اوس سے نقش اللہ ظاہر ہوتا حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ
کہتے ہین کہ اسی حال مین جب آپکو مکان پر لائے تو کہا لا الہ الا اللہ کہیے
آپ نے فرمایا مین اوسی کے پاس جاتا ہون اور انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ آپ صدیق عصر تھے آپ
کے بعد حقیقت مین کسی نے سخن صدق نہین کہا۔

باب حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت اور مشائخ خراسان مین بڑے باوقعت

Marfat.com

تھے آپ علم طریقت اور شریعت کے ماہر تھے آپ کے زمانے کے اہل طریقت کا قول ہے
کہ دنیا میں تین مرد حق ہیں نیشاپور میں حضرت عثمان حیری بغداد میں حضرت
جنید شام میں حضرت ابو عبداللہ جلا رحمہم اللہ اور حضرت عبداللہ بن محمد رازی
رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید حضرت رویم حضرت یوسف بن حسین
حضرت محمد فضل حضرت ابو علی جرجانی وغیرہ رحمہم اللہ کو دیکھا ہے لیکن حضرت
عثمان حیری رحمہ اللہ کو سب سے زائد خدا شناس پایا آپ ہی کی ذات سے خراسان
میں تصوف کا چرچا ہوا آپ حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن حسین
اور حضرت محمد فضل رحمہم اللہ کے ساتھ صحبت بھی رکھتے تھے اور آپ کے تین پیر
ہیں پہلے حضرت یحیی بن معاذ دوسرے حضرت شاہ شجاع کرمانی تیسرے حضرت ابو حفص
حداد رحمہم اللہ آپنے نیشاپور میں وعظ کہا آپکے سب لوگ معتقد تھے کوئی آپکو برا نہیں سمجھتا
نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں لڑکپن ہی سے میرا دل اہل ظاہر سے بھاگتا تھا اور
مجھے ہر شے کی حقیقت پوچھا کرتا تھا اور ہمیشہ سے میرا خیال تھا کہ جس طریقہ پر عام لوگ
چل رہے ہیں اسکے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہوگا اور علم ظاہر کے علاوہ علم باطن بھی ہوگا
نقل کیا ہے کہ ایکبار آپ مکتب میں جا رہے تھے چار غلام آپکے پیچھے تھے ایک ترکی
دوسرا رومی تیسرا حبشی چوتھا کشمیری سونے کی دوات آپکے ہاتھ میں تھی اور زربفت
کا عمامہ سر پر اور قیمتی لباس تن پر تھا ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ ایک گدھا جسکی
پیٹھ زخمی ہے تکلیف میں پڑا ہوا ہے اور کوے اسکی پیٹھ کا گوشت نوچ نوچکر کھا رہے ہیں
اور گدھا تکلیف کے مارے انکے اڑانے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہے آپکو اسپر رحم
آیا آپنے قبا اسے اڑھادی اور دستار سے اسے باندھ دیا اوس گدھے نے اس
احسان کے عوض میں آپکے لیے دعاے خیر کی۔ اسقدر جلد اسکا اثر ہوا کہ راستے ہی میں
آپ پر جذبہ طاری ہوا اور ذوق وشوق سے پر آپ حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ کی

نخل مین تشریف لے گئے اور اون سے فیض حاصل کر کے گھر بار ماں باپ کو چھوڑ کر
دین رہنے لگے کچھ دنون کے بعد آپنے ایک نووارد گروہ سے حضرت شاہ شجاع
کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف سنے کرمان جاکر اُن سے ملاقات کی اور بہت دنون
تک فیوض باطنی حاصل کیے اور اونہین کے ہمراہی مین نیشاپور جاکر حضرت ابوحفص
رحمۃ اللہ سے ملے اور آپ کا قصد ہوا کہ کچھ دنون یہان بھی فیض حاصل کرین مگر چونکہ
حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ بڑے غیور اور بے پرواتھے اُن کے خوف سے
اپنا ارادہ ظاہر نہ کیا لیکن حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اِس ارادے سے
واقف ہو گئے تھے جب حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہونے لگے
تو حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اگر آپکو ناگوار نہو
تو انھین یہین چھوڑ جائیے مجھے ان سے دل بستگی ہو گئی ہے انھون نے منظور کیا اور آپنے
یہان بھی بیحد فیوض حاصل کیے آپ کی شان مین حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ انھین یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے آگ مین ڈال دیا لیکن
سلگنے کے لیے بھڑکانے والا بھی چاہیے تھا اب انھین کمال حاصل ہو گیا۔
نقل ہے کیا ہے کہ آپ فرماتے ہین جب مین جوان ہوا تو حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ
نے مجھے اپنے پاس سے جدا کر دیا لیکن مجھے اُنکی صحبت سے عشق ہو گیا تھا دور جاکر آپکی
مجلس کے سامنے ایک دیوار مین سوراخ کیا اور اُس سوراخ سے آپکو دیکھا کرتا جب آپکو
میرے حال معلوم ہوا تو پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا اور اپنی دختر کا نکاح میرے ساتھ کر دیا
نقل ہے کیا ہے کہ آپنے فرمایا چالیس برس سے جس حال مین اللہ نے مجھے رکھا ہے مین
اس سے ناخوش نہین ہوا اور اللہ نے ایک حال سے دوسرا حال بھی میرا نہین
کیا شکر کرتا ہون۔
نقل ہے کیا ہے کہ آپ کبھی کسی سے ناراض نہین ہوے ایک بار ایک شخص نے آپ کی

دعوت کی جب آپ اُسکے مکان پہ گئے اُسنے کہا جاؤ میرے یہان کھانا نہین ہو آپ پلٹے پھر اُسنے پکارا آپ گئے اُسنے کہا تم بیٹھو ہو مین کھانا نہ دونگا پھر آپ پلٹے پھر اُسنے پکارا آپ گئے اُسنے کہا ٹھہرین کھاے اسیطرح اُسنے تیس مرتبہ آپکو بلایا اور سخت وسست کہہ کہکر پلٹایا آخر مین بلا کر آپکو دھکا دیا اُس بے ادبی کے عوض مین فوراً اُسکی ہاتھ بیکار ہو گئے وہ شخص متنبہ ہوا اور اپنے گناہ سے توبہ کی اور آپکا مرید ہوا پھر اُسنے دریافت کیا کہ مین نے تیس بار آپکے ساتھ گستاخی کی مگر آپ رنجیدہ نہین ہوے آپنے فرمایا ہان کتے بھی ایسا ہی کرتے ہین جب بلاؤ چلے آئین گے اور جب مارکر ہنکاؤ چلے جائین گے یہ کوئی مرتبہ نہین ہی صاحب مرتبہ ہونا بہت دشوار ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ بازار مین چند مریدون کے ہمراہ جارہے تھے کسی شخص نے اوپر سے راکھ پھینکی اور وہ سب آپکے سر پر پڑی مریدون کو برا معلوم ہوا آپنے فرمایا شکر کرنا چاہیے کہ جسکا سر آگ کے لائق تھا راکھ اُسکے بدلے مین پڑی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مین نے توبہ آپ ہی کے ہاتھ پہ کی اور برسون آپکی خدمت مین رہکر فیوض حاصل کیے پھر میرا دل گناہ کیطرف مائل ہوا اور آپکی صحبت ترک کرنیکا خیال ہوا آپنے فرمایا اے ابو عمرو میری صحبت ترک کرے دشمنون کی صحبت اختیار نکرنا کیونکہ وہ تیرے گناہ سے خوش ہونگے اگر گناہ کرنا ہی تو بھی یہین رہکہ مین تیری بلا کو اپنے اوپر اٹھا لون اسطرح آپ نے یہ کلمات فرمائے کہ مین متنبہ ہو گیا اور توبہ نصوح کرکے آپ ہی کی صحبت مین رہا کیا اور گناہون سے بچتا رہا۔

نقل کیا ہی کہ ایک جوان شراب خوار راہ مین ننگے سر اور چکارہ بجاتا ہوا جارہا تھا آپکو آتے دیکھکر اُسنے ٹوپی پہن لی اور چکارے کو بغل مین چھپالیا آپ اُسے اپنے ہمراہ لائے اور نہلا دھلا کر خرقہ پہنایا پھر دعا کی لے اللہ مین نے اپنا اختیاری کام کیا اب جو تیرے

اختیار مین ہی کر فورا ایسا کمال حاصل ہو گیا کہ خود آپ ہی متحیر ہو گئے اتنے مین حضرت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ آپکے یہان آئے آپ نے اون سے کہا آج مین آتش رشک مین ہونٹ کے مثل جل رہا ہون اسلیے کہ جس کمال حاصل کرنے کی تمنا مین میری اتنی عمر صرف ہوئی وہ اللہ نے بغیر تمنا اس شخص کو دے دیا جسکے منھ سے اب تک شراب کی بو آ رہی ہی اس کہنے سے میرا یہ مطلب ہی کہ تم بھی واقف ہو جاؤ کہ اللہ کا فضل عمل پر موقوف نہین بلکہ دل سے حاصل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مین زبان سے اللہ کی یاد کرتا ہون مگر میرا دل اللہ کی یاد سے بھاگتا ہی آپنے فرمایا تیری زبان کو اللہ نے اپنی یاد کی لذت دی ہی اسکا شکر کر دوسرے اعضا کو بھی لذت حاصل ہو جاے گی۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرید نے دس برس تک آپکی خدمت کی اور سفر حج مین بھی آپکے ساتھ رہا اکثر آپ سے کہا کرتا کہ اسرار الٰہی مجھے بتائیے ایک بار آپنے جواب دیا اسرار الٰہی سے مین خود ہی واقف نہین ہون جسپر اللہ فضل کرے وہی اس سے واقف ہوتا ہی آپنے فرمایا ہی جو شخص چاہتا ہی کہ لوگ میری تعظیم کرین اسکے کافر ہونیکا خوف ہی اور فرمایا اللہ کی صحبت ہیبت اور ادب کے ساتھ کرنا چاہیے اور اتباع سنت کر کے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت پیدا کرے اور خدمت کر کے اولیاء اللہ کی عزت کرنا چاہیے اور اہل اسلام کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا چاہیے اور جاہلون کے لیے دعاے خیر کرنا لازم ہی اور فرمایا صوفی کے قول پر عمل کرنے والے کو نور حاصل ہوتا ہی اور عمل نہ کرنے والے کو انکا قول فائدہ نہین دیتا اور فرمایا ابتدا مین جسے ارادت نہین انتہا مین ترقی نہین ہی اور فرمایا مطیع سنت کو حکمت اور مطیع نفس کو بدعت حاصل ہوتی ہی اور فرمایا نفس کے عیوب سے وہ شخص واقف ہوتا ہی جو اپنے کو ہیچ خیال کرتا ہی اور فرمایا جبتک منع عطا ذلت عزت چارون برابر حاصل نہو مرد کامل نہین ہوتا اور فرمایا عالم باعمل مرید بے طمع عارف کامل سب سے اچھے ہین

Marfat.com

اور فرمایا اصل تصوف خاموشی ہی اور فرمایا جسے اللہ معرفت سے عزیز کرے اُسے لازم ہی کہ اپنے کو معصیت سے ذلیل نکرے اور فرمایا ان چار چیزون سے کمال حاصل ہوتا ہی فقر استغنا تواضع مراقبہ اور فرمایا آخرت سے خوف کرنے والا آخرت مین راحت پائیگا اور فرمایا راحت ترک کرکے زندگی مین تکلیف اُٹھانے والا فارغ دل پاتا ہی اور فرمایا عذاب آخرت سے نڈرنے والا غمگین ہی اور فرمایا خوف اور رجا دونون اُسکے فضل سے حاصل ہوتی ہین اور فرمایا سچا خوف دنیا مین ظاہر و باطن سے پرہیز کرنا ہی اور فرمایا خوف خاص زمانۂ حال مین اور خوف عام زمانۂ آئندہ مین ہی اور فرمایا خائف مقرب ہوتا ہی اور فرمایا صابر وہ ہی کہ مصیبت کی برداشت کا خوگر ہو گیا ہو اور فرمایا عام لوگ کھانے پر اور خاص عطاے باطنی پر شکر کرتے ہین اور فرمایا خدا پر بھروسا کرنا توکل ہی اور فرمایا حیا کا بیان کرنیوالا خود حیا نہین رکھتا اور فرمایا جبتک تمام چیزون کو اپنے سے اچھا نجانے نفس کی برائی معلوم نہین ہو سکتی اور فرمایا ہر شخص کو موافق مرتبہ اللہ سے سرور حاصل ہوتا ہی اور فرمایا خوف سے محبت پیدا ہوتی ہی اور فرمایا محبت سوا محبوب کے سبکو بھلا دیتی ہی اور فرمایا غفلت سے وحشت حاصل ہوتی ہی اور فرمایا تفویض مقدمۂ رضا ہی اور رضا اللہ کا بڑا دروازہ ہی اور فرمایا زہد حرام مین فرض اور مباح مین سنت اور حلال مین قربت ہی اور فرمایا سعادت کی علامت یہ ہی کہ تو فرمانبرداری کرے اور مردود ہونے سے ڈرے اور شقاوت کی علامت یہ ہی کہ گناہ کیے جاے اور بخشش کی امید رکھے اور فرمایا نفس کی فرمانبرداری کرنا گویا قید خانے مین بسر کرنا ہی اور فرمایا صبر کرنا طاعت پر تاکہ طاعت فوت نہو طاعت ہی اور صبر کرنا معصیت سے تاکہ نجات حاصل ہو طاعت ہی اور فرمایا مستغنی ہوکر اغنیا کی صحبت اور منکسر ہوکر فقرا کی صحبت اختیار کر اور فرمایا خدا کی عزت سے شریف ہو تاکہ تجھے کبھی خواری نہ حاصل ہو اور فرمایا دنیا کی خوشی آخرت کی خوشی مٹاتی ہی اور فرمایا سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرو اور نہ امید رکھو اور فرمایا خوف تجھکو واصل

Marfat.com

بچ کریگا اور نفس تجھے خدا سے علیحدہ کرنا چاہتا ہی اور فرمایا کسیکو حقیر سمجھنا لاعلاج مرض ہی اور فرمایا مال اور عزت طلبی اور قبول خلق مین طمع کرنا اصل عداوت کی ہی اور فرمایا دنیا ترک کرنا اچھا ہی اور فرمایا اعتماد گاہ فقرا اور آرائش اغنیا ادب ہی اور فرمایا اللہ نے اپنے کرم پر بندون کی تقصیر کا عفو کرنا واجب کیا ہی قرآن شریف مین ہی کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ یعنی اختیار کی ہی تمھارے رب نے اپنے نفس پر رحمت اور فرمایا عام اخلاص یہ ہی کہ نفس کو خوشی حاصل ہو اور خاص اخلاص یہ ہی کہ اعلی عبادت کو ادنی سمجھے اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ جو زبان سے کہے دل سے تصدیق کرے اور فرمایا خلق کو ترک کرکے خالق کیطرف دیکھنا اصلاح ہی

نقل کیا ہی کہ فرغانہ سے ایک شخص بارادۂ حج چلا نیشاپور مین آکر آپکی خدمت مین حاضر ہوکر سلام کیا آپنے جواب نہ دیا اور فرمایا مان کو ناراض کرکے حج کرنا اچھا نہین ہی وہ شخص مکان پلٹ گیا اور جبتک اُسکی مان زندہ رہی اُسکی خدمت کرتا رہا اُسکے مرنیکے بعد آپکی خدمت مین آیا آپنے دور تک اسکا استقبال کیا اور بہت تعظیم کرکے اُسکو اپنے ساتھ لائے اور بکریان چرانا اُسکے سپرد کیا اُسنے آپکی خدمت مین رہکر کمال باطنی حاصل کر لیا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو آپکے صاحبزادے نے رنج کے سبب سے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے آپنے فرمایا مخالفت سنت کی نکرو یہ علامت نفاق کی ہی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی کل اناء یترشح بما فیہ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہی جو اُسمین ہوتا ہی اس نصیحت کرنے کے بعد وفات فرمائی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۳ حضرت ابو عبد اللہ جلاد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عبد اللہ جلاد صاحب مراتب اعلی تھے آپنے حضرت ابو تراب و حضرت ذوالنون رحمہا اللہ کو دیکھا ہی اور حضرت جنید اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہا اللہ کی صحبت پائی ہی

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت ابو عمرو دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا ابتدا مین مین نے اپنے

Marfat.com

والدین سے استدعا کی که مجھے خدا کو سونپ دو انھون نے منظور کر لیا مین گھر سے نکل گیا مدت
کے بعد جب مکان پر آیا اور کنڈی کھٹکھٹا کر اپنا نام بتایا میرے والدین نے کہا ہم تجھے خدا کو سونپ
چکے دی ہوئی چیز واپس نہ لین گے اور کسی طرح دروازہ نہ کھولا۔

نقل کیا ہی که ایکبار ایک خوبصورت ہندوی جوان کو آپ دیکھ رہے تھے اتنے مین حضرت جنید
آئے آپنے اُنسے کہا یا حضرت ایسی اچھی صورت دوزخ مین جلیگی اُنھون نے کہا اسکو دیکھنا
شہوت ہی عبرت کے لیے عالم کی اور چیزین ہین وہ چلے گئے آپ فرماتے ہین کہ مین قرآن
بھول گیا پھر برسون کی توبہ کے بعد مجھی قرآن یاد ہوا اب سوا اللہ کی کسی چیز کیطرف دیکھنے کو میرا دل نہین چاہتا

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے فقر کو پوچھا آپ باہر گئے اور پھر آکر فرمایا میرے پاس کچھ
چاندی تھی اسکو مین خیرات کر آیا تاکہ فقر کا نام لے سکون سنو جب مرد کے پاس کچھ
نہو تو فقر کا مستحق ہوتا ہی آپنے فرمایا ایکبار مین مدینہ منورہ مین بھوکا روضہ مبارک کے قریب
گیا اور کہا مین آپکے یہان مہمان آیا ہون پھر مجھے نیند آئی وہین سو گیا خواب مین حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ایک ٹکیا مجھے دی نصف مین نے کھائی اور جاگ پڑا آدھی
ٹکیا میرے ہاتھ مین تھی اور فرمایا جو کبھی گناہ نکرے تائب ہی اور فرمایا جسکے نزدیک تعریف
اور برائی یکسان ہو وہ زاہد ہی اور اول وقت مین فرائض ادا کرنے والا عابد ہی اور ہر فعل
کو اللہ سے دیکھنے والا موحد ہے اور فرمایا عارف وہ ہی جو سوا اللہ کے کسیطرف رجوع نکرے
اور فرمایا بے ورع درویش نہین ہی اور فرمایا تصوف ایک فقر ہی مجرد اسباب سے اور فرمایا
تواضع شکر معرفت اور تواضع شکر عزت اور صبر شکر مصیبت ہی اور فرمایا سب سے بیخوف
خائف ہی اور فرمایا نفس کی مدد سے حاصل کیا ہوا مرتبہ حادث اور اللہ کا دیا ہوا قدیم
ہی اور فرمایا طلب رزق کرنا اللہ سے دور اور خلق کا محتاج ہونا ہی۔

نقل کیا ہی کہ وقت وفات آپ ہنستے تھے اور اسی حالت مین انتقال فرمایا بعد انتقال
اطبا نے کہا آپ زندہ ہین جب نبض دیکھی تو انتقال کا یقین ہوا رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار سے تھے آپ واقف اسرار حضرت جنید اور مطیع حضرت داؤد طائی رحمہما اللہ کے تھے آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین بیس برس سے میرا یہ حال ہی کہ جس کھانے کا خیال کرتا ہون فوراً ملتا ہی اور فرمایا ایکبار دوپہر کے وقت بغداد کے بازار مین مجھے پیاس معلوم ہوئی ایک گھر سے پانی مانگا لڑکا پانی لایا مین نے پیا اُسنے کہا دیکھو صوفی نے دن کو پانی پی لیا اُس روز سے کبھی مین نے پانی دنکو نہین پیا۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے پوچھا آپکا کیا حال ہی آپنے فرمایا جسکا دین خواہش اور ہمت دینار ہوئم اُسکا کیا حال پوچھتے ہو حال اُنکا اچھا ہوتا ہی جو نکوکار گوشہ نشین عارف پرہیزگار ہون اور فرمایا سبسے پہلے اللہ نے بندے پر معرفت فرض کی جیسے یہ قول خدا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر عبادت کیلیے اور فرمایا اللہ نے سوا اپنی ذات کے ہر چیز کو دوسری چیز مین پوشیدہ کیا ہی اور فرمایا حاضر تین ہین ایک شاہد وعید یہ ہمیشہ ہیبت مین رہتا ہی دوسرے شاہد وعدہ یہ ہمیشہ غیبت مین رہتا ہی تیسرے شاہد حق یہ ہمیشہ خوشی مین رہتا ہی اور فرمایا اللہ نے تجھے قول و فعل عطا کیا یہ سعادت تھی جب قول لے لے اور فعل نہ لے تو نعمت ہی اور جب فعل لے لے اور قول چھوڑ دے تو مصیبت ہی اور جب قول اور فعل دونون لیلے تو آفت ہی اور فرمایا سوا صوفیون کے ہر جماعت کے ساتھ پل صراط پر گذرنا آسان ہی کیونکہ سب ظاہر شرع کے مطابق اور انسے شرع باطن کے مطابق باز پرس ہوگی لوگون نے پوچھا آداب سفر کیا ہین۔ آپنے فرمایا مسافر کو کوئی خطرہ چلنے سے باز نرکھے اور کہین آرام نلے اور جہان دل کو آرام ملے وہ جگہ اچھا کہ وہی اسکا مقام ہی اور فرمایا آرام پکڑو بساط پر

Marfat.com

اور پرہیز کرنا خوشی سے اور صبر کرنا تکلیف پر اور فرمایا تعلق کرنا فقر اور افتقار کے ساتھ
ثابت قدم رہنا بخشش اور ایثار پر ترک کرنا اعتراض اور اختیار کا بنا تصوف کی ہی اور
فرمایا افعال حسنہ پر ثابت قدمی تصوف ہی اور فرمایا محبت الٰہی مین فنا ہوجانیکو توحید
کہتے ہین اور فرمایا توحید آثار بشری کا مٹانا اور تجرید اپنے آپکو گم کرنا ہی اور فرمایا عارف
کا دل مثل آئینہ کے ہوتا ہی اور ہمیشہ اسمین جمال الٰہی نظر آیا کرتا ہی اور فرمایا حقائق علم
کے نزدیک ہین اور فرمایا علامت قرب یہ ہی کہ ماسوی اللہ سے وحشت پیدا ہو اور
فرمایا صوفی جبتک حق سے بھاگے اچھا ہی اور فرمایا ہمت محبت سے حاصل ہوتی ہے اور
فرمایا محبت وفا ہی وصال کے ساتھ اور ہمت ہے طلب وصال کیساتھ اور فرمایا یقین
مشاہدہ ہی اور فرمایا فقیر وہ ہی کہ نفس کی مخالفت کرے اور اسرار الٰہی ظاہر نکرے اور
فرمایا شکایت کو ترک کرنا صبر ہے اور خدمت سے باز نہ رہنا شکر ہی اور فرمایا توبہ سے
توبہ کرنا توبہ ہے اور فرمایا اللہ کے سامنے اپنے آپکو ذلیل جاننا تواضع ہی اور فرمایا
حقیقی شہوت وہ ہی کہ سوائے اعمال صالحہ کے کسی وقت ظاہر نہو اور فرمایا لحاظ
راحت اور خطرات امانت اور اشارت بشارت ہین اور فرمایا دم مارنا اشارت مین حرام
اور خطرات اور مکاشفات اور معائنات مین مباح ہی اور فرمایا ترک دنیا کا نام زہد
اور فرمایا خائف وہ ہی جو غیر حد سے نہ ڈرے اور فرمایا رضا اسکا نام ہی کہ اگر دوزخ
کے داہنی ہاتھ پر رکھی جاوے تو یہ کہے کہ بائین ہاتھ کو چاہیے اور فرمایا خوشی ہی اتباع احکام
الٰہی کرنا رضا ہی اور فرمایا اخلاص عمل مین یہ ہی کہ اسکے عوض مین دونو جہانکی امید نہ رکھے
نقل کیا ہی کہ حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ آپسے وصیت کے طالب ہوے
آپنے فرمایا اللہ کی راہ مین جان کو نثار کردے اگر یہ نہو سکے تو اقوال صوفیہ پر عمل
نقل کیا ہی کہ آخر عمر مین آپنے دنیا دارون کا لباس اختیار کیا اور منصب قضا
و سمہ لیا اس سے غرض یہ تھی کہ خود لوگونکے دیے سپر بن جاوین حضرت جنید رحمۃ اللہ

نے فرمایا ہی یہ لوگ فارغ مشغول ہین اور رویم رحمۃ اللہ علیہ مشغول فارغ ہین رحمۃ اللہ علیہما

باب حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ سلطان واقفان تجرید برہان صاحبان توحید تھے حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے اوصاف مین بہت کچھ کہا ہی بلکہ وہ سوا آپکے کسیکو صوفی ہی نہین سمجھتے تھے آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اعلی مریدون مین سے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار لوگون نے آپکو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپنے فرمایا لڑکپن مین مینے ایک شخص کا کبوتر پکڑ لیا گو اُسکے عوض مین اُسکے مالک کو ہزار درم دی چکا ہون مگر پھر بھی یہ خیال آگیا کہ خدا جانے اسکی سزا مجھے کیا ملے کسی نے آپسے پوچھا آپ روزانہ کتنا قرآن پڑھتے ہین آپنے فرمایا چودہ برس پہلے مین ایک قرآن روز پڑھا کرتا تھا مگر اب چودہ برس ہوے کہ مینے قرآن شروع کیا ہی اور ابتک سورہ انفال تک پہونچا ہون یعنی اس سے پہلے مین غفلت سے پڑھتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے دس صاحبزادے تھے ایکبار سفر مین چورون نے انھین گرفتار کر لیا اور آپکے سامنے ایک ایک کو قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نو صاحبزادے قتل ہوگئے اور آپ ان کی طرف دیکھ دیکھکر ہنسا کیے جب دسوان قتل ہونے لگا تو اُسنے کہا ای ابا افسوس ہی کہ آپ ہنس رہے ہین اور کچھ تدارک نہین کرتے آپنے فرمایا ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ ہوتا ہی وہ اپنی مصلحت کی موافق کرتا ہی بندے کو مجال چون وچرا کی نہین ہی چور پر ایک حالت طاری ہوئی اُسنے کہا پہلے ہی سے آپنے یہ کیون نہ کہدیا کہ کوئی لڑکا آپکا مارا نہ جاتا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اغنیا مرتبہ مین فقرا سے زائد ہین کیونکہ قیامت مین اُنسے حساب لیا جائیگا اور حساب لینا گویا محل عتاب مین بے واسطہ کلام کرنا ہی اور عتاب دولت کا حساب سے فاضلتر ہے اُنھون نے کہا فقرا مرتبہ مین اغنیا سے زائد ہین کیونکہ اُنسے عذر چاہین گے اور عذر حساب سے فاضلتر ہی اس مقام پر ایک لطیفہ حضرت شیخ علی بن عثمان

Marfat.com

جلالی رحمنے فرمایا وہ یہ ہی کہ محبت کی تحقیق مین عذر بیگانگی کا ہوتا ہی اور عتاب مخالفت ز دوست سے ہوتا ہی اور عذر سبب تقصیر اور کوتاہی کا ہو حضرت مصنف رح فرماتے ہین عتاب مین تہدید کا ثابت ہوتا ہی کیونکہ اللہ نے بندیکو غنی بنایا اور بندہ اپنے نفس کے شر سے فضول مین مشغول ہوا اسلیے عتاب مین گرفتار ہوا لیکن فقر مین شر اسکی جانب سے ہوتا ہی کہ اسنے بندے کو فقر عطا کیا جسکی وجہ سے بندے نے تکلیفین پائین پس اسکو عذر چاہنا چاہا اور عذر حق کیطرف سے ہوتا ہی کہ عوض تمام چیزونکا ہو جو فقیر زیادہ ہوتا ہی سے قرب اللہ حاصل ہوتا ہی یہی مطلب اس آیت کا ہی انتم الفقراء الی اللہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم جو زائد توانگر ہوتا ہی زائد دور ہوتا ہی اسلیے کہ جو درویش توانگر کا ادب کرتا ہو ایک تہائی دین اسکا کم ہو جاتا ہی پس معلوم ہوا کہ توانگر کا دین مغرور توانگری ہو اسکا حال سوا اللہ کے کون جان سکتا ہی درحقیقت غنی مثل مردونکے ہین ایاکم ومجالسۃ الموتی یعنی مُردونکی صحبت سے پرہیز کرو انھین توانگرونکے حق مین وارد ہی اور وہ یہی ہین کہ پانسو برس کے بعد درویشونکی طرف اللہ کی راہ پاوینگے پس ظاہر ہو کہ وہ عتاب جسکا انتظار پانسو برس کرنا پڑے اس عذر سے کہ اسکے اہل پانسو برس سے غرق وصل ہون کب بہتر ہو سکتا ہی اور غور کرنا چاہیے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنے اہل وعیال کے لیے فقر ہی کو پسند فرمایا اور غیرونکو اپنی عطا سے مالدار بنادیا پس معلوم ہوا کہ توانگر رتبہ مین درویش سے زائد نہین ہو سکتا نقل کیا ہی کہ بعض لوگون نے اعتراضاً آپسے پوچھا کہ صوفیہ نے وہ الفاظ استعمال کرنا کیون اختیار کیے جن سے دوسرونکو حیرت ہو آپنے فرمایا صوفی نہین چاہتے کہ انکو سوا صوفی کے کوئی جانے اسلیے عوام کے الفاظ بھی نہین بولتے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا اچھا علم اور اچھا عمل وہ تھا جو اگلون نے حاصل کیا اور اسیر کار بند ہوے اور فرمایا اسرار کو علم کے میدان مین ڈھونڈو پھر حکمت کی میدان مین پھر توحید کے میدان مین ڈھونڈو اگر کہین نہ ملے تو آرزو کو منقطع کردو اور فرمایا بزرگترین دعوی وہ ہی کہ دعوی کرے خدا تعالی مین اور اشارہ کرے اسکی طرف یا کلام کہے اسی سے اور قدم رکھے درمیان انبساط کے یہ سب باتین

دونوں کی ہیں اور فرمایا جفاوت پر عمل کرنا رجوع کرنے سے اچھا ہے اور فرمایا ہر علم کیلیے ایک بیان
ہے اور ہر بیان کیلیے ایک زبان ہے اور ہر زبان کے لیے ایک عبادت ہے اور ہر عبادت کیلیے
ایک طریقہ ہے اور طریقے کیلیے ایک گروہ ہے جو شخص اسکی تمیز کر سکتا ہو اسیکو کلام کرنا زیبا ہے
اور فرمایا مطیع سنت کو نور معرفت حاصل ہوتا ہے اور فرمایا کوئی مقام قرآن اور حدیث سے
برتر نہیں ہے اور فرمایا اللہ کی نافرمانی کرنا بڑی غفلت ہے اور فرمایا بندہ مقہور اور عمل مقدور
ہے اور ان دونوں کے درمیان بندہ مجبور نہیں ہے اور فرمایا اتباع نفس نکر اور فرمایا
مسلمان کی فائدے کی کوشش کرنیوالا گو منافق ہی کیوں نہو ساٹھ برس کی عبادت کرنیوالے
سے زائد ثواب پاتا ہے اور فرمایا خدا کے سوا جو کوئی کسی دوسری چیز سے آرام پاتا ہے آخر کار وہی
چیز اسکے لیے آفت ہو جاتی ہے اور فرمایا وہ گناہ بہترین گناہوں میں سے ہے جسکے بعد توبہ
کرے اور بدترین طاعت وہ ہے جسمیں خود بینی پیدا ہو اور فرمایا اسباب پر بھروسہ کرنے سے غرور
پیدا ہوتا ہے اور فرمایا باطن جائے نظر حق اور ظاہر جائے نظر خلق ہے اور فرمایا صاحب ہمت واصل
حق ہوتا ہے اور فرمایا روپیہ کا طالب دنیا کا شیفتہ ہوتا ہے اور فرمایا دنیا آخرت سے باز رکھتی ہے
اور فرمایا دنیا بعض کیلیے سرا اور بعض کیلیے سرا اور بعض کیلیے تجارت گاہ ہے جس میں عزت اور
غلبہ دونوں حاصل ہوں اور بعض کیلیے مکتب بعض کیلیے محفل بعض کیلیے مقام عیش ہے پس
ہر ایک کو موافق اپنی ہمت کے دنیا کے ساتھ دلبستگی ہوتی ہے اور فرمایا دل و روح اور نفس کیلیے
ایک ایک شہوت ہے شہوت روح قرب خدا اور شہوت دل مشاہدہ اور
شہوت نفس راحت دنیا ہے اور فرمایا نفس کی سرشت بے ادبی پر ہے اور بندہ حکم کیا
گیا ہے کہ نفس کو ادب کے ساتھ رکھے اور فرمایا خواہش نفس اور اتباع
نفس اور عوض عبادت کی طلب اللہ کو دشمن بنا دیتی ہے اور فرمایا
مومن کی غذا عبادت الٰہی اور منافق کی غذا کھانا پینا ہے اور فرمایا انصاف درمیان
خدا اور بندے کی استعانت اور جہد اور ادب ہے استعانت یعنے اللہ سے مدد مانگنا جہد یعنی
عبادت میں کوشش کرنا ادب یعنے بندگی کا حق ادا کرنا فرمایا اوجبا لحین پانیوالا انظا کرامت پاتا ہے اور

Marfat.com

ادب صدیقین پانیوالا انبساط انس پاتا ہی اور فرمایا وادب نیکیون سے محروم رہتا ہے
اور فرمایا ادب قرب ادب بعد سے سخت تر ہی کیونکہ اللہ جہال کے گناہ کبیرہ معاف کریگا
اور عارف سے صغیرہ کی بازپرس کریگا اور فرمایا مطیع نفس قرب الٰہی حاصل نہین کرسکتا اور
فرمایا مین آگ مین جلنے سے نہین ڈرتا بلکہ اللہ کی بے توجہی سے خوف کرتا ہون اور
فرمایا ہلاکت اولیا لحظات قلوب پر اور ہلاکت عارف اشارات کے خطرات پر اور ہلاکت
موحدان حقیقت کے اشارات پر ہے اور فرمایا موحد چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ وقت
اور حالت مین نظر کرتے ہین دوسرے وہ کہ عاقبت مین نظر کرتے ہین تیسرے وہ
کہ حقائق مین نظر کرتے ہین چوتھے وہ کہ سابقت یعنی سابق ہو نہین نظر کرتے ہین اور
فرمایا رسولونکا ادنیٰ مرتبہ اعلیٰ مرتبہ انبیا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ انبیا کا صدیقونکا اعلیٰ مرتبہ ہی اور ادنیٰ مرتبہ صدیقونکا
اعلیٰ مرتبہ شہدا کا ہی اور فرمایا ادنیٰ مرتبہ صدیقونکا اعلیٰ مرتبہ شہدا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ شہدا کا ہی اور اعلیٰ مرتبہ صلحا
کا اور ادنیٰ مرتبہ صلحا کا اعلیٰ مرتبہ مومنین کا ہی اور فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہین جنکا اتصال اُسکے
ساتھ ہے اور اُنکی آنکھین ابدتک اُسی سے روشن ہین اور انکی زندگی اُوسی سے
ہے اور صفائی یقین اور نظر دائمی کی وجہ سے انھین اتصال حاصل ہوتا ہے
ابدتک انکو موت نہین کیونکہ وہ اُسکی ذات سے زندہ رہتے ہین اور فرمایا جس بندے
کو کشف ربوبیت ہوتا ہی وہ خود گم ہو جاتا ہی اور فرمایا اولیا پر غیرت فرض ہے پھر
فرمایا کیا اچھی ہے وہ غیرت جو محبت اور ہمنشینی کے وقت ہو اور فرمایا صاحب غیرت
کا حال اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے قتل کرنے والے کو ثواب ہوتا ہی اسلیے کہ وہ بسبب
قتل کے غیبت سے نجات پاجاتا ہی اور فرمایا ہمت وہ ہی جو کار دنیا مین ہو اور فرمایا
زندگی محبت کی دل سے اور مشتاق کی رونے سے اور عارف کی ذکر سے اور موحد کی
زبان سے اور صاحب تعظیم کی نفس سے اور صاحب ہمت کی ترک نفس سے ہی اور یہ زندگی

Marfat.com

جلنا اور غرق ہو جانا ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ زندگی موحد کی زبان سے کیونکر ہے تو اسکا جواب یہ ہی کہ موحد کا باطن توحید سے معمور ہوتا ہی اور اسکو ذرے کے برابر باطن کی خبر نہین ہوتی بجز زبان ہلانیکے جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہی کہ مین تیس برس سے بایزید کو تلاش کر رہا ہون مگر اُسکا پتہ نہین پاتا اور زندگی صاحب تعظیم کی نفس سے اسطرح ہوتی ہی کہ اُسکی زبان بیکار ہو جاتی ہی صرف دم باقی رہتا ہی اور زندگی صاحب ہمت کی اُسکے نفس سے علیحدگی ہوتی ہی اور اگر اُس ہیبت مین دم مارے ہلاک ہو جاوے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی لی مع اللہ وقت مجھے اللہ کے ساتھ ایک وقت حاصل ہی یعنی مجھے اللہ کے ساتھ ایسا وقت حاصل ہی کہ اسمین نہ مین ہوتا ہون نہ جبریل اور فرمایا علم کی چار قسمین ہین علم معرفت علم عبادت علم عبودیت علم خدمت اور فرمایا حقیقت اسم بندہ ہی اور ہر بندے کیلیے ایک حقیقت ہی اور ہر حقیقت کے لیے ایک حق ہی اور ہر حق کیلیے ایک حق ہی اور فرمایا حقیقت توحید نشان توحید ہی اور فرمایا صدق توحید یہ ہی کہ ایک ہی پر قائم ہووے اور فرمایا محبت دوامی عتاب ہی اور فرمایا جب محب مملکت کا دعوی کرتا ہی محبت سے دور ہو جاتا ہی اور فرمایا وجد صفت سے علیحدگی کا نام ہی اور فرمایا جو وجد تجھے یاد رہے وجد نہین ہے اور فرمایا نشان نبوت حجاب کا اٹھنا ہی اور فرمایا علم ہیبت اور حیا کا نام ہی اور فرمایا جبکی توبہ عمل سے مدت ہو وہ مقبول ہی اور فرمایا عقل عبودیت کا آلہ ہی نہ آلہ ربوبیت پر بلندی پانیکا اور فرمایا متوکل وہ ہی جو خدا پر توکل کرے اور فرمایا خدا پر توکل کرنا نیک التجا ہی اور فرمایا صدق خدا کے ساتھ محتاجی ہی اور فرمایا توکل اسلئے کہتے ہین کہ جب تو فاقے سے ہو سبب کیطرف نہ دیکھے اور فرمایا معرفت کی تین رکن ہین ہیبت حیا امن اور فرمایا اللہ کی قدیم اختیار مین دل کا نظر کرنا رضا ہی اور فرمایا حیا یہ ہی کہ جو ملے سمجھے کہ میرے لیے یہی تھا اور فرمایا آفتون سے خالی ہونیکو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا تواضع مقبول حق ہی

Marfat.com

اور فرمایا تقوے کے لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ظاہر حدود کا نگاہ رکھنا ہی اور باطن نیت اور اخلاص ہی اور فرمایا ابتدا تقوی کی معرفت اور انتہا توحید ہے اور فرمایا جنید اللہ نے نیک کہا ہی اسپر ثابت قدم رہنا ادب ہی اور فرمایا ہر وقت کا مراقبہ تمام عبادتسے اچھا ہی اور فرمایا دلکا جلنا جگر کا ٹکڑے ہونا شوق ہی اور فرمایا محبت شوق سی برتر ہے کیونکہ شوق محبت ہی سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی خطا پر سوا سونے چاندی کے تمام چیزین روئین اللہ تعالی نے اُنسے پوچھا تمکو رونا کیون نہ آیا اُنھون نے کہا تیری نافرمانی کرنے والے پر ہم نہ روئینگے اللہ نے انکو تمام چیزونکی قیمت مقرر کر دیا دیکھلو کہ روپیہ اور اشرفی ہی سے سب چیزین خریدی جاتی ہین اور فرمایا گوشہ نشینی سے یہ اچھا ہی کہ ظاہر مین خلق سے اور باطن مین خالق سے ملا رہے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے اپنے مریدون سے پوچھا انسان کا مرتبہ کس چیز سے بلند ہوتا ہی کسینے کہا ہمیشہ روزہ رکھنے سے کسی نے کہا ہمیشہ نماز پڑھنے سے کسی نے کہا ہمیشہ مجاہدہ کرنے سے کسی نے کہا خیرات کرنے سے آپ نے فرمایا یہ نہین ہے بلکہ اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہی جسکے عادات اچھے ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اپنے مریدون کے سامنے پاؤن پھیلا کر فرمایا ترک ادب میان اہل ادب ہے جیسے کہ ایکبار حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے پاؤن پھیلاے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ بہت صفائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لاے آپنے پاؤن سمیٹ لیے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپکو زندیق سمجھکر خلیفہ سے کہا علی بن عیسی وزیر خلیفہ نے آپ کو بلا کر بے ادبانہ گفتگو کی اور آپکے پاؤنسے موزے اُتروا کر اُسی سے آپکو مارنا شروع کیا آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو وزیر کیلیے بددعا کی قطع اللہ یدک ورجلک اللہ تیرے ہاتھ پاؤن کاٹے اسکے بعد آپنے انتقال فرمایا تھوڑے دنون کے بعد خلیفہ

وزیر پر غصہ آیا اور اُسکے ہاتھ پاؤن کٹوا ڈالے بعض صوفیہ کہتے ہین کہ آپکو اُسکے لیے بد دعا نکرنا چاہیے تھی بلکہ نیک دعا کرتے بعض نے جواب دیا ہی کہ آپنے اسلیے بددعا کی کہ سپاہی تو کے حق مین ظالم تھا بعض کہتے ہین کہ قضا و قدر کی آپنے مطابقت فرمائی کیونکہ منظور یونہی تھا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آپنے درصل اُسکے لیے نیک ہی دعا کی کیونکہ اُسے درجہ شہادت ملا اور خواری دنیا سے نجات حاصل ہوئی دوسرے عذاب دنیا بمقابلہ عذاب آخرت کے کچھ بھی نہین ہی آپکی دعا کی بدولت اُسے یہین سزا مل گئی اور عذاب اخروی سے محفوظ رہا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۵ حضرت ابراہیم بن داؤد رقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابراہیم بن داؤد رقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ریاضت و کرامت تھے اور حضرت جنید کے ہمعصر اور بزرگان شام سے تھے آپ طویل العمر ہوے اور آپ حضرت ابن عطا اور حضرت عبد اللہ بن جلا رحمہما اللہ کے یارون مین سے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش کی گدڑی مین آپکے خرقہ کا ٹکڑا لگا ہوا تھا ایکبار وہ جنگل مین تھا شیر اُسپر جھپٹا جب قریب آیا تو گردن اُسکے قدمون پر جھکا دی پھر چپکا چلا گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا خلق کو ثابت کرنا معرفت ہی سوائے اُن اُن چیزون کے کہ انسان کا وہم اُن تک پہونچتا ہی اور فرمایا قدرت ظاہر ہی اور آنکھین کھلی ہین لیکن بصارت کم ہی اور فرمایا اللہ کی دوستی کا نشان طاعت اور عبادت کی زیادتی اور اتباع سنت ہی اور فرمایا مخلوق مین ضعیف تر وہ ہی کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے عاجز ہو اور قوی تر وہ ہی جو اسکے ترک پر قادر ہو اور فرمایا ہر شخص کا مرتبہ ہمت کے موافق ہی اگر ہمت دنیا مین مصروف ہی تو ہیچ قدر ہی اور اگر اُسکی ہمت اللہ کی رضامندی مین صرف ہی تو کامل ہو کر مراتب اعلی حاصل کرلے اور فرمایا جو سوال نکرے وہ راضی برضا ہی

Marfat.com

اور فرمایا زیادہ دعا کرنا رضا کے خلاف ہی اور فرمایا اللہ کے وعدون پر راضی ہونا توکل کہتے ہین اور فرمایا مقدر مین جو ہی بے کوشش ملیگا اور کوشش سی زائد نہین ہو سکتا اور فرمایا درویشونکی کفایت توکل پر ہی اور تو انگرونکی کفایت مال ہی اور فرمایا درویش اسوقت ادب سے واقف ہوتا ہی جب حقیقت سے علم کیطرف رجوع کرے اور فرمایا جبتک تجھے خطرہ ہو قرب الٰہی حاصل نہین کرسکتا اور فرمایا واحدی اور کسی کو باعث عزت سمجھنے والا ذلیل ہی اور فرمایا مجھے دنیا مین دو چیزین پسند ہین ایک صحبت فقرا دوسرے حرمت اولیا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۰ حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد زاہد متقی پرہیزگار تھے آپ نے بہت مشائخ کبار کو دیکھا ہی آپ بالکل تارک الدنیا تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکو ستر ہزار درہم میراث مین ملے تھے لیکن اپنی ذات پر آپنے اونکو صرف نہین کیا بلکہ کھجور کے پتے چنکر فروخت کرتے اور اسی کو اپنے صرف مین لاتے آپنے چالیس برس تک پرانا خرقہ نہین اتارا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ مین نے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین دو حبہ زر کی عوض مین بیچ ڈالا اور وہ یہ ہی کہ ایکبار تم کچھ خریدتے تھے اور مالک جو قیمت بتاتی تمنے اسکے پانچ حصے کم کرکے قیمت لگائی چونکہ بیچنے والا تمھین پہچانتا تھا اسنے کم قیمت پر وہ چیز صرف تمھاری لحاظ سے دیدی حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین یہ حکایت دوسری کتابون مین اسکے برعکس ہی لیکن مین نے کتب معتبرہ مین یہ پایا اور یہ بھی حضرت یوسف اسباط نے حضرت حذیفہ مرعشی کو لکھا کہ فضائل کو دوست رکھنے والا فریب مین ہی اور فرمایا جو کوئی دنیا کمانیکے لیے قرآن پڑھتا ہی

ساتھ استہزا کرنیوالا ہی اور فرمایا ایک رات صدق سے عبادت کرنا جہاد کی ثواب کو
زائد ہی اور یہ بھی لکھا کہ اللہ کے ساتھ تقویٰ کرو اور مراقبہ کرو جیسے کوئی نہ دیکھے اور فرمایا تواضع
یہ ہی کہ سب کو اپنے سے بہتر جانو تھوڑے تقویٰ کی جزا اعمال کثیرہ کے برابر اور تھوڑی
تواضع کی جزا مجاہدۂ کثیر کے برابر ہی اور فرمایا متواضع وہ ہی جو احکام شرع کی پابندی
کرے اور خلق کے ساتھ نرمی کرے اور اپنی سے زائد مرتبہ والے کی عزت کرے اور نقصان
کی برداشت کرے اور جو خدا دے اسپر شکر کرے اور غصہ نکرے اور امیر سے تکبر کرے
اور اللہ کی یاد مین رہے اور فرمایا توبہ کے دس مقام ہین جہال سے دور رہنا اور
شبہات سے بچنا اور متکبر سے نہ ملنا اور متواضع کی صحبت اختیار کرنا اور نیکون سے ملنا اور
اس پر ہمیشگی کرنا اور بعد توبہ کے گناہ نہ کرنا اور حقوق ادا کرنا اور غنیمت طلب کرنا اور
...ت زائل کرنا اور فرمایا زہد کی دس علامتین ہین موجود کا ترک کرنا اور آرزوے مفقود کا
ترک کرنا اور خدمت مقررہ بجالانا اور خیرات کرنا اور صفای باطن حاصل کرنا اور عزیز کی
ساتھ معزز ہونا اور احترام مشفق کرنا اور مباح مین زہد کرنا اور منافع آخرت طلب کرنا
آسائش مین کمی کرنا اور فرمایا ورع کی دس علامتین ہین متشابہات مین غور کرنا
شبہات سے باہر آنا اور نیک و بد مین جستجو کرنا اور فکر سے الگ رہنا اور نفع و
نقصان کا خیال رکھنا اور رضاے حق پر مداومت کرنا اور حفاظت امانت کرنا
آفات دنیا سے روگردانی کرنا اور طریق آفات سے دور رہنا اور فخر ترک کرنا
اور فرمایا صبر کی دس علامتین ہین ضبط نفس کرنا اور درس کا منضبط کرنا اور ...
کرنا اور بے صبری ترک کرنا اور تقویٰ کی قدرت چاہنا اور عبادت کی حفاظت
اور واجبات کو حد تک پہنچانا اور معاملہ مین سچائی کرنا اور مجاہدے مین طویل قیام کرنا
... کی صلاح کرنا اور فرمایا کوئی چیز شہوت کو محو نہین کرتی مگر وہ خوف جو مرد کو
... زیادہ شوق کہ مرد بے آرام کرتا ہی اور فرمایا مراقبہ کی چھ علامتین ہین

Marfat.com

اللہ کی پسندیدہ شے کو پسند کرنا اور اللہ کے ساتھ نیک ارادہ کرنا اور ولی اور نبی کو
اُسکی جانب سے سمجھنا اور اللہ کے ساتھ آرام پکڑنا اور خلق سے جدا ہونا اور اللہ کی محبت
کرنا اور فرمایا صادق کی چھ علامتیں ہیں دل کو ساتھ زبان کے ٹھیک رکھنا اور قول کو ساتھ
فعل کے برابر رکھنا اور طلب تعریف نکرنا اور ریاست کو اختیار نکرنا اور آخرت کو دنیا سے بہتر
کرنا اور نفس کی مخالفت کرنا اور فرمایا توکل کی دس علامتیں ہیں آرام پانا اُس چیز کے ساتھ
کہ اللہ نے اُسکی ضمان کی ہے اور جو کچھ ملے اُسپر شکر کرنا اور بلا پر صبر کرنا اور کن کے درمیان الفت
حاصل کرنا اور بندوں کی طرح بسر کرنا اور تکیہ نکرنا اور ترک اختیار کرنا اور خلائق سے
نا امید ہونا اور حقائق میں داخل ہونا اور دقائق حاصل کرنا اور فرمایا عمل کرو یہ سمجھکر
کہ بغیر اس عمل کے مجھے نجات حاصل ہی نہیں ہو سکتی اور توکل کرو یہ سمجھکر کہ قسمت سے
زائد نہیں ملسکتا اور فرمایا انس کی پانچ علامتیں ہیں گوشہ نشینی دائمی اختیار کرنا خلق
سے گھبرانا خالق کی یاد کرنا مجاہدے میں راحت پانا بندگی کرنا اور فرمایا حیا کی علامت
انقباض اور بستگی دل کی ہے بسبب عظمت الٰہی کے اور بات کہنے کا انجام پہلے سے سوچ لینا
اور گناہ سے بچنا اور ایسی چیزیں جنمیں غور کرنے سے شرمندگی حاصل ہو غور نکرنا اور
زبان سے بُری بات نہ کہنا اور کان سے بُری بات نہ سننا اور زنا سے بچنا اور حلال روزی چاہنا
اور دنیا کو ترک کرنا اور موت کو یاد کرنا اور فرمایا شوق کی پانچ علامتیں ہیں راحت میں موت
کو یاد رکھنا اور خوشی میں زندگی کو دشمن رکھنا اور یاد الٰہی کرنا اور محرومی نعمت پر افسوس کرنا
اور تفکر اور مشاہدے کے وقت خوش ہونا اور فرمایا جمع دل کا معرفت میں جمع کرنا ہی
تفرقہ احوال کا متفرق کرنا ہے اور فرمایا نماز جماعت سے زائد طلب حلال فرض ہے رحمۃ اللہ

باب ۲۲ حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالات میں

حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ بزرگان دین سے تھے اور کنارِ گل

کہ مشائخ صوفیہ مین آپ سب سے زائد نورانی تھے آپنے حضرت عمرو بن عثمان مکی
رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی ہی اور برسون حرم مین مجاور رہے اور وہین وفات پائی
آپ ہر وقت عبادت اور مجاہدہ کیا کرتے تھے ایکبار آپ رو رو کر مناجات کر رہے تھے
ندا آئی تو بندہ ہی اور بندے کو راحت نہین ہوتی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے کہا میرا دل سخت ہی اکثر صوفیہ نے مجھے روزہ
رکھنے اور سفر کرنے کو کہا مین نے کیا مگر کچھ فائدہ نہوا آپنے فرمایا تجھے لازم ہی کہ
تنہائی مین گڑگڑا کر عبادت کر اور دعا مانگ اُسنے ایسا ہی کیا دل کی سختی دور ہوگئی
ایک شخص نے کہا مجھے نماز مین حلاوت نہین ملتی آپنے فرمایا نماز پڑھتے وقت دل کا
خیال نہ کیا کر اُسنے ویسا ہی کیا حلاوت ملنے لگی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے ایک یک چشم کو طواف مین یہ دعا پڑھتے دیکھا
مین پناہ ڈھونڈھتا ہون تجھ سے تیرے ساتھ مین نے اُس سے
پوچھا طواف مین تو یہ دعا کیون پڑھتا ہی اُسنے کہا مین نے ایک خوبصورت کو دیکھکر کہا
کہ یہ اچھا ہی فورًا ہوا کا جھونکا میری آنکھ پر لگا اور جس آنکھ سے مین نے اُسے دیکھا تھا وہ
جاتی رہی پھر ایک آواز سنی کہ موافق جرم کے تجھے سزا دیگئی اگر زیادہ جرم کرتا تو زیادہ
سزا پاتا اُس دن سے مین ہر وقت یہی دعا کیا کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا دنیا دریا ہی اور آخرت اُسکا کنارہ ہی اور کشتی تقوی ہی
اور سوار مسافر ہی اور فرمایا جو کھانے سے سیر ہوتا ہی در اصل ہمیشہ بھوکا ہی اور جو مال سے
تونگر ہی در اصل درویش ہی اور جو خلق سے حاجت طلب کرتا ہی محروم ہی اور جو طالب
ذات الہی نہین ہوتا ذلیل رہتا ہی اور فرمایا جس نعمت کا شکر کیا جاوے وہ زائل نہین
ہوتی اور فرمایا جب بندہ یقین کی حقیقت سے کمال کو پہونچا بلا اُسکے نزدیک نعمت اور
مصیبت جاہ ہوتی ہی اور فرمایا اصل ریاضت کم کھانا کم بولنا کم سونا خواہش ترک کرنا ہی اور

Marfat.com

فرمایا فنا ہو کر بقا حاصل ہوتی ہی اور فرمایا جو بندہ عبودیت مین استعمال علم رضا کا جبر کرتا اور فنا اور بقا مین عبودیت کو قائم نہین رکھتا وہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہی اور فرمایا خوشی کی تین قسمین ہین ایک عبادت پر دوسری قرب پر تیسرے اُسکی یاد پر اور جسے یہ خوشیان حاصل ہوتی ہین وہ ہمیشہ عبادت کرتا ہی اور تارک الدنیا ہوتا ہی اور خلق اُسے برا جانتی ہی اور فرمایا سب سے اچھا وہ کام ہی کہ علم سے علاقہ رکھے اور بڑا عارف وہ ہی جو اللہ کے جلال و جمال مین متحیر ہو اور فرمایا قرب الٰہی حاصل نہین ہوتا جبتک عارف تین باتین قطع نکرے علم عمل خلوت یعنی ان تینون مین ان تینون سے جدا ہونیوالا قرب الٰہی حاصل کرتا ہی اور فرمایا عارف سوا خدا کے کسیکو نہین دیکھتا اسلیے اُسے تاسف بھی نہین ہوتا اور فرمایا مشاہدہ ارواح اور مشاہدہ قلوب تحقیق ہی اور فرمایا جمع عین حق ہی کہ تمامی اشیا اُسپر قائم ہین اور تفرقہ صفت خلق کی ہی باطل ہی یعنی جو کچھ سوا حق کے ہی باطل ہی بہ نسبت حق کے اور فرمایا علم وہ ہی کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسما کی تعلیم فرمائی اور فرمایا متوکل کو بے ذریعہ اللہ سے رزق ملتا ہی اور فرمایا خلق سے رنج و راحت نہ پانے والا متوکل ہی اور فرمایا توکل در اصل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے آتش نمرود مین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام سے بھی مدد کے طالب نہوے گو انھون نے خود پوچھا کہ آپکی جو خواہش ہو بیان کیجیے آپنے فرمایا مجھے سوا اللہ کے کسی سے خواہش نہین ہی اور فرمایا متوکل کا ایسا مرتبہ ہی کہ اگر آگ پر چلے تو آگ اُسپر اثر نکرے اور فرمایا جاہل سے دور رہنا اور عالم کی صحبت اختیار کرنا اور علم پر عمل کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا اسلام کی راہ ہی لوگون نے تصوف کو پوچھا آپنے فرمایا تلك امة قد خلت لها ما كسبت یعنی وہ لوگ گذر گئے اُنھین کے لیے ہو جو کچھ اُنھون نے کیا پس آخر مین امانت حضور سے ذرات قلوب کو ہین کیونکہ سبکو اللہ نے خطاب کیا ہی اور وہ سب ذرات کی صورت مین تھے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے الست بربكم قالوا بلى کیا نہین ہون مین تمھارا پروردگار

روح عون نے کہا بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۔ حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار میں سے تھے اور خود آپ اپنے کو شمعون کذاب کہتے تھے آپ حضرت سری سقطی رح کے صحبت یافتہ اور حضرت جنید رح کے ہمعصر تھے اکثر صوفیہ نے آپکے کمال ذاتی کیوجہ سے آپکی معرفت کو محبت پر مقدم رکھا ہے آپکا مقولہ ہے کہ محبت اصل راہ حق کا قانون ہے اور احوال اور مقامات تمامی جو نسبت سے علاقہ رکھتے ہیں محبت کے سامنے ہیچ ہیں۔

نقل کیا ہے کہ آپ حج سے واپس آرہے تھے اہل فید کے اصرار سے آپنے وہاں وعظ کہا لیکن لوگون پر اثر نہوا آپنے قندیلون کی طرف خطاب کر کے کہا اب مین تمسے محبت کو بیان کرتا ہون پھر بیان شروع کیا تمام قندیلین وجد مین آکر ایک دوسرے سے لڑکر پاش پاش ہوگئین اور ایکبار اور آپ مجلس مین محبت کا بیان کر رہے تھے ایک کبوتر بیقرار ہوکر ہوا سے اتر آیا اور پہلے آپکے سر پر پھر گود مین پھر ہاتھ پر بیٹھا جب اور بیقرار ہوا زمین پر اتر کر حالت اضطراب مین زمین کھودنے لگا یہانتک کہ اسکی چونچ سے خون بہنے لگا ور اسی حالت مین مر گیا۔

نقل کیا ہے کہ آپنے بغرض اتباع سنت نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی آپکو اسکے ساتھ بہت الفت تھی ایکبار آپنے قیامت کو خواب مین دیکھا اور ایک جھنڈا اس میدان مین محبون نے تھا آپ بھی اسکے سایہ مین کھڑے ہوے فرشتے نے آکر آپکو ہٹانا چاہا آپنے کہا مجھے لوگ سمنون محب کہتے ہین جب مجھے اللہ نے محب مشہور کیا تو کیون تم مقام محب سے مجھے دور کرتے ہو انھون نے کہا پہلے تو محب تھا مگر جب سے سوا اللہ کے تجھے لڑکی کی محبت بھی پیدا ہوئی اس مرتبہ سے نکل گیا آپنے دعا کی الٰہی اگر لڑکی مجھے تیری محبت سے جدا کرتی ہے

تو اُسے موت دے فوراً گھر مین غل ہوا آپ جاگ پڑے دریافت سے معلوم ہوا کہ لڑکی کو ٹھے پر سے گر کر مر گئی آپنے اللہ کا شکر کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے مناجات مین فرمایا اے اللہ اگر تو تکلیف دیکر مجھے آزمالے تو صابر پائے گا اُسی شب کو کسی مقام پر آپکے شدید درد ہوا مگر آپنے آہ بھی نکی صبح کو آپکے ہمسایہ کے لوگون نے کہا کیا تھا کہ شبکو آپنے اسقدر آہ و فریاد کی آپکو تعجب ہوا اور اصل واقعہ یہ تھا کہ آپکی صورت مین آپکی صورت حال نے فریاد کی تھی اللہ نے آپکو آگاہ کرادیا کہ خاموشی درصل باطن کی خاموشی ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے یہ بیت پڑھی لیس لی فی ما سواک حظ + فکیف ما شئت فاختبر یعنے مجھے سوا تیرے کسی سے آرام نہین ہی اور نہ اور کسی طرف میرا دل مائل ہی جسطرح چاہے امتحان لے۔ فوراً آپکا پیشاب بند ہو گیا آپ مکتب کیطرف جارہے تھے لڑکونسے کہا دعا کرو کہ اللہ جھوٹے شخص کو شفا دے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو محمد مغازلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین آپکے ساتھ بغداد مین تھا کسی نے چالیس ہزار درم فقرا کو تقسیم کیے مگر ہم دونون کو کچھ نہین دیا اس شکر مین آپنے چالیس ہزار رکعت نماز ادا کی اور مین نے بھی اُس نماز مین آپکی اقتدا کی

نقل کیا ہی کہ غلام خلیل نے اپنے کو صوفی مشہور کیا تھا اور ہمیشہ خلیفہ کے سامنے صوفیون کی مذمت اس غرض سے کیا کرتا تھا کہ لوگ سب سے بدظن ہو کر میرے معتقد ہو جائین جب آپکا شہرہ ہوا تو ایک عورت نے آپسے نکاح کی درخواست کی آپ نے قبول نہ کی وہ عورت حضرت جنیدؒ کے پاس گئی تا کہ وہ سفارش کر دین وہانسے بھی نکلوادی گئی پھر اُسنے غلام خلیل کے پاس آکر حضرت سمنون پر زنا کی تہمت لگائی وہ تو آپکی ذلت کی فکر ہی مین تھا بہت خوش ہوا اور خلیفہ کو برہم کر کے آپکے قتل کا حکم کرالیا جب بار مین آپ اور جلاد دونون آئے خلیفہ نے ارادہ حکم قتل دینے کا کیا مگر قدرت خدا سے

Marfat.com

ان چند یوم تک یعنی ادس دن سے قتل ملتوی رہا شب کو خلیفہ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی
کہتا ہی اگر تونے دشمنون کو قتل کیا تو تمام ملک برباد ہوجائیگا صبح کو اُسنے آپ کو
الغرض بعذر چاہا اور عزت سے آپ کو رخصت کیا غلام خلیل کو اسکا بیحد صدمہ ہوا اور
اس فاسد کیوجہ سے جذام مین مبتلا ہوا کسی نے ایک صوفی کے سامنے بیان کیا کہ
غلام خلیل کو جذام ہوگیا ہی انھون نے کہا کسی صوفی کی بددعا کا اثر ہی وہ صوفیون
کو ایذا دیا کرتا تھا اُسکا بدلہ ملا ہی ایک شخص نے غلام خلیل سے کہا کہ فلان صوفی
کہتے ہین کہ تو صوفیون کو تکلیف دیا کرتا ہی یہ مرض کسی صوفی کی بددعا سے ہوا
ہی اُسنے اپنے فعل سے توبہ کی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی کہ محبت ذکر دائمی کا نام ہی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا
یعنی اللہ کا ذکر زیادہ کرو اور فرمایا محبان حق سے دنیا اور آخرت کو شرف ہی المرء
مع من احب حدیث مین وارد ہی یعنی جو شخص جس چیز کو دوست رکھتا ہی اُسکی ساتھ اُسکا
حشر ہوگا پس محبان خدا قیامت مین بھی اللہ ہی کے ساتھ ہونگے۔ اور فرمایا اوصاف
محبت بیان سے باہر ہین اور فرمایا محب کو بلا مین اللہ نے اسلیے گرفتار کیا ہی کہ ہر شخص
اُنکی محبت مین قدم نرکھے اور فرمایا فقیر وہ ہی جو فقر سے ایسا اُنس پکڑے جیسے جاہل
مال سے اُنس پکڑتے ہین اور فقیر کو نقد سے ایسی نفرت ہو جیسے جاہل کو فقر سے ہوتی ہی
اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ کوئی چیز تیری ملک نہو اور نہ تو کسیکی ملک ہو رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۹ حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ صاحب زہد و تقوی تھے آپنے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ
کو دیکھا ہی اور حضرت ابو عثمان اور حضرت جنید رحمہما اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور شونیزیہ
مین غائب رہا کرتے تھے اور بغداد مین وفات پائی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین تیرہ برس تک ہر سال اپنے خیال سے حج کو توکل پر
جاتا رہا لیکن غور سے معلوم ہوا کہ ایک بھی ہوائے نفس سے خالی نہین تھا پوچھا گیا
کیونکر معلوم ہوا آپنے فرمایا ایکبار میری والدہ نے مجھسے کہا کہ ایک گھڑا پانی بھر لاؤ مجھے
اُسوقت پانی لانا گران گذرا اُسیوقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ حج بھی نفس کی حرص سے کئے تھے
نقل کیا ہی کہ ایک درویش کہتے ہین مین بغداد مین تھا اور حج کا ارادہ تھا مگر میرے
پاس کچھ نہین تھا مین نے خیال کیا کہ حضرت ابو محمد مرتعش رح ادھر آرہے ہین اُنکے
پاس پندرہ درم ہین وہ اُنسے لیکر کوزہ اور جوتا خریدکے حج کو جاؤنگا فوراً آپنے
مجھے پکارا جب مین باہر گیا تو پندرہ درم دیکر فرمایا لے اور مجھے رنج نہ دے۔
نقل کیا ہی کہ آپ بغداد کے ایک محلہ مین جارہے تھے اور پیاس معلوم ہوئی ایک
مکان سے پانی مانگا وہان سے ایک خوبصورت لڑکی نے آکر آپکو پانی پلایا آپ اسکے
حسن پر فریفتہ ہوگئے اور وہین بیٹھے رہے اور اُس لڑکی کے باپ سے اپنا حال بیان کیا
چونکہ وہ آپکو جانتا تھا بخوشی اپنی لڑکی کی آپ کے ساتھ شادی کردی نکاح کے
وقت آپ کی گدڑی اتار کے دوسرا لباس عمدہ پہنایا گیا جب آپ خلوت مین بی بی
کے پاس گئے تو نماز پڑھنے لگے یکایک آپنے شور مچایا کہ میری گدڑی لاؤ اور یہ لباس
اُتارو لوگون نے گدڑی پیش کی آپنے وہ لباس اُتار کر گدڑی پہن لی اور بی بی کو
طلاق دیکر باہر تشریف لائے لوگون نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے فرمایا ندائے غیبی
مین نے سنی کہ تو نے سوا ہمارے دوسرے کو دیکھا اُسکی سزا مین ہمنے نیکوکاری کا ظاہری
لباس تجھسے لیا اب پھر اگر ایسا کریگا تو لباس باطنی بھی چھین لیا جائیگا۔
نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپسے بیان کیا فلان شخص ہوا مین اُڑتا ہی اور پانی پر
چلتا ہی آپنے فرمایا ہوائے نفس کی مخالفت کرنے والا اُس سے اچھا ہی
نقل کیا ہی کہ آپکو کوئی ایسا مرض ہوا جسمین نہانا مہلک تھا لوگون نے آپسے کہا

Marfat.com

کہ آپ نہانا ترک کریں ورنہ ہلاکی کا خوف ہی اور آپ روز نہانے کے عادی تھے آپ نے فرمایا چاہے جان جائے یا رہے مین نہانا ترک نکرونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے آخر عشرۂ رمضان مین ایک مسجد مین اعتکاف کیا دو تین روز کے بعد آپ اعتکاف سے نکل آئے لوگون نے سبب پوچھا آپنے فرمایا مین قاریون کی جماعت دیکھ نسکا اور انکی عبادت کا مجھ سے معاینہ نہو سکا اور فرمایا جو شخص عمل کو ذریعۂ نجات دوزخ سمجھتا ہی وہ نفس کے فریب مین ہی اور اللہ کے فضل پر اعتماد کرنے والے کیلیے جنت ہی جیسا اللہ کا قول ہی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا اور فرمایا اسباب پر اعتماد کرنیوالا مسبب الاسباب پر اعتماد نہین کرتا ہی اور فرمایا ترک دنیا اور ترک نفس سے اللہ کی دوستی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا ربوبیت کو پہچاننا اور اقرار وحدانیت کرنا اور منہیات سے بچنا اصل توحید ہی اور فرمایا معروف عارف نفس کو خاکسار کرتا ہی یعنی اپنا کر کے اپنے مراتب عطا کرتا ہی اور فرمایا صبر اور اخلاص سے معاملات درست ہوتے ہین صبر کثیر اور اخلاص میں ہونا چاہیے اور فرمایا خدا کو دل دینے والا ساکت اور مخلوق کو دل دینے والا خالق کا منکر ہوتا ہی اور فرمایا حسن خلق کو تصوف کہتے ہین اور فرمایا اہل تصوف خدا مین فانی ہوجاتے ہین اور فرمایا سب سے اچھا فقیر کا فقیر کے پاس بیٹھنا ہی اور جب فقیر فقیر سے جدا ہوجانے کہ بلا وجہ نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپسے لوگون نے وصیت چاہی آپنے فرمایا مجھ سے بہتر کی صحبت اختیار کرو اور مجھے اپنے سے بہتر کے لیے چھوڑ دو رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون مین تھے آپنے حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہی اور حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوعثمان حیری آپکے بڑے معتقد تھے ایکبار آپکو انھون نے خط لکھا اور دریافت کیا بدبختی کی کیا علامت ہی آپنے جواب دیا تین چیزین بدبختی کی علامت ہین ایک علم بے عمل دوسرے عمل بے اخلاص تیسرے حرمت نیکوکارون سے محرومی انھون نے فرمایا اگر مجھے قدرت ہوتی تو تمام عمر آپکی خدمت مین صرف کرکے فیوض حاصل کرتا آپکو اہل بلخ نے بہت تکالیف پہونچائے حتی کہ بلخ سے نکال دیا اُسوقت آپنے دعا کی اے اللہ انسے صدق لے لے اسکے بعد سے بلخ مین کوئی صدیق نہین ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا صفاے صدر حق الیقین سے حاصل ہوتا ہی اور حق الیقین ایک نور ہی کہ اُسکے بعد علم الیقین حاصل ہوتا ہی اور علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے صفاے صدر حاصل ہوتا ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو بلا سے پاک اور عطا سے الگ ہی اور فرمایا ترک نفس سے راحت ہی اور فرمایا دنیا کی الفت کرنے والا مرید طریقت نہین ہی اور فرمایا چار چیزین اسلام کھو دیتی ہین ایک علم بے عمل دوسرے عمل بے علم تیسرے جو جانتا اُسے تلاش نکرے چوتھے جو علم سیکھنے سے منع ہو اور فرمایا علم مین عین لام میم تین حرف ہین عین سے مراد علم اور لام سے مراد عمل اور میم سے مراد مخلص حق ہی علم اور عمل مین اور فرمایا صاحب معرفت وہ ہی کہ مطیع احکام الٰہی اور پیرو سنت ہو اور فرمایا محبت ایثار ہی اور وہ چار طرح پر ہی ایک ذکر پر ہمیشگی کرنا دوسرے ذکر حق سے انس کرنا تیسرے دنیا سے الگ ہونا چوتھی اُسکو اپنے اوپر اُس چیز پر کہ سوا اُسکے ہی اختیار کرنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی

قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین

یعنی کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکان

Marfat.com

جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے اور اسکے رسول سے اور لڑنے سے اسکی راہ مین
تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگون کو اور فرمایا
اللہ کے محبون کی یہ علامت ہی کہ انکی محبت ایثار کے معنی پر ہو بعد اسکے انکا معاملہ
محبت اور ہیبت اور حیا اور تعظیم پر ہو اور فرمایا زاہدون کا ایثار بے نیازی کے وقت اور
جوانمردون کا ایثار حاجت کے وقت ہوتا ہی اور فرمایا زہد ترک دنیا کا نام ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت شیخ ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت متقی پرہیزگار تھے آپنے
حضرت ابوعثمان اور حضرت ابن عطا اور حضرت حریری اور حضرت ابوعمرو اور حضرت مقتضی
رحمہم اللہ کو دیکھا ہی اور بعض آپ بوشنج سے باہر عراق مین بسر کرتے رہے جب آپ
بوشنج مین آئے تو وہان لوگون نے آپکو زندیق کہنا شروع کیا مجبوراً آپ نیشاپور مین
جاکر رہے اور تمام عمر وہین بسر فرمائی اور زہد مین مشہور و معروف ہوئے۔

نقل کیا ہی کہ ایک گنوار کا گدھا گم ہوگیا تھا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا آپنے
میرا گدھا چرایا ہی بہتر ہی کہ دے دیجیے آپنے بہت کچھ انکار کیا مگر وہ اپنی ہی
اڑے گیا آخر آپنے دعا کی اے اللہ اس بلا سے مجھے نجات دے فوراً اسکا گدھا مل گیا
گنوار نے معذرت کی اور کہا مین جانتا تھا کہ آپنے گدھا نہین چرایا ہی لیکن جس طرح
آپنے اللہ سے دعا کی اور قبول ہوگئی اسطرح نہ مین دعا کرسکتا تھا اور نہ قبول
ہوسکتی تھی صرف اسی لیے مین نے آپکو الزام لگایا۔

نقل کیا ہی کہ آپ جارہی تھے ایک شخص شرارتاً آپکے گھونسا مارکر چلا گیا جب اسے
معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابوالحسن تھے آکر آپ سے کہنے لگا مجھ سے غلطی ہوئی معاف
کیجیے آپنے فرمایا اس فعل کا فاعل مین تجھے نہین سمجھتا اور جسے فاعل سمجھتا ہون اس سے

Marfat.com

غلطی نہین ہو سکتی تو جا مجھے تجھ سے کچھ ملال نہین اور نہ فاعل حقیقی سے ملال ہو اس لئے کہ مین ہی قابل تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ غسل فرما رہے تھے آپنے خادم سے کہا میرا پیراہن فلان درویش کو دیدے اس نے کہا کہ آپ نہانے سے فراغت کر لیجیے پھر مین دے آؤنگا آپنے فرمایا مین ڈرتا ہون کہ اتنی دیر مین شیطان مجھے فریب دیکر اس خیال کو میرے دلسے دور کر دے

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حرام سے بچنا مروت ہی کراماً کاتبین کے ساتھ اور فرمایا سابق مین تصوف تھا مگر نام نہ تھا اب صرف نام ہی تصوف نہین ہی اور فرمایا عمل پر ہمیشگی کرنا تصوف ہی اور فرمایا نیک کام کرنا اور نیک کام سے الفت رکھنا اور نفس کی مخالفت کرنا جوانمردی ہی اور فرمایا اللہ کو بے مثل سمجھنا توحید ہی اور فرمایا جسے کراماً کاتبین نہ لکھ سکین اور شیطان تباہ نہ کر سکے اور خلق اسپر واقف نہو وہ اخلاص ہی اور فرمایا ایمان کا اول آخر سے ملا ہی اور فرمایا یہ سمجھ لینا کہ رزق مقسوم کم نہین ہو سکتا توکل ہی اور فرمایا جو اپنے آپکو خوار رکھتا ہی اللہ اسکا مرتبہ بلند کرتا ہی اور جو اپنے آپکو عزیز رکھتا ہی اللہ اسے ذلیل کرتا ہی اور فرمایا اللہ بندے کو اسکے فتنے سے نگاہ رکھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے مزار پر آکر ایک درویش نے دنیا طلب کی شب کو آپکو خواب مین دیکھا کہ فرما رہے ہین دنیا طلب کرنا ہی تو سلاطین دنیا کی قبر پر جا اور اگر عقبی مانگنا ہی تو ہماری قبر پر آ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۸۶ حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صاحب زہد و تقوی تھے آپ کا خلق وسیع تھا اور ریاضت و کرامت آپکی بیحد تھی آپ بڑے صاحب علم اور حکیم امت تھے آپکا مذہب بالکل علم کے مطابق تھا اور آپکو حکمت مین بہت دخل تھا یہان تک کہ لوگ آپ کو

Marfat.com

حکیم اولیا کہتے تھے اور آپ حضرت ابو تراب نخشبی اور حضرت احمد خضرویہ اور حضرت ابن جابار رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ سے آپنے اکثر مباحثہ کیا ہی آپ خود فرماتے تھے کہ ایکبار مین یحیی سے مناظرہ مین مشغول تھا ایسی بحث پیش آئی جس سے وہ متحیر رہ گئے آپکے تصانیف بیشمار ہین کوئی آپ سے مباحثہ نہین کرسکتا تھا نقل کیا ہی کہ صغر سنی مین آپ اور دو طالب علم اور اس امر پہ آمادہ ہوے کہ کسی ملک مین چل کر علم حاصل کرین آپ کی والدہ نے کہا کہ مین ضعیف ہون میری خدمت کون کریگا آپنے ارادہ فسخ کردیا اور وہ دونون چلے گئے اور آپ والدہ کی خدمت مین بسر کرنے لگے ایکبار آپ ایک قبرستان مین زور ہے تھے اور کہتے تھے جب میرے ساتھی علم حاصل کرکے آئینگے تو مجھے شرمندگی اٹھانا ہوگی حضرت خضر علیہ السلام آئے اور انھون نے کہا تم پریشان نہو روز یہان آیا کرو مین تمھین پڑھاؤنگا اور انشاءاللہ تم کسی سے نہ ہاروگے سب تم سے ہار جائینگے تین برس تک آپنے ان سے پڑھکر اعلی درجہ کا کمال حاصل کرلیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ جن سے مین پڑھتا ہون وہ خضر علیہ السلام ہین تو آپ کو یقین ہوگیا کہ ایسا استاد کامل مجھے صرف والدہ کی خدمت کے طفیل مین ملا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوبکر وراق کہتے ہین کہ ہفتے مین ایکبار حضرت خضر علیہ السلام آپکی ملاقات کو آتے اور دیر تک آپ ان سے مباحث علمی کیا کرتے تھے اور ابوبکر وراق کہتے ہین ایکبار آپ مجھے اپنے ساتھ ایک بیابان مین لے گئے مین نے دیکھا ایک سونے کا تخت درخت کے سایہ مین بچھا ہی اور ایک نہر جاری ہی اور ایک بزرگ کی صورت نہایت نورانی ہی اوس تخت پر تشریف فرما ہین جب اونھون نے آپکو دیکھا تعظیم کی اور خود تخت سے اتر گئے اور آپ کو تخت پر بٹھایا پھر ایک ایکبار کرکے لوگ آنے لگے یہانتک کہ پورے چالیس ہوگئے پھر آسمان سے کھانا اترا اور

سب نے کھایا پھر آپنے اون بزرگ سے سوال کیا انھون نے جواب دیا کہ میری جگہ [illegible]
نہین آیا پھر وہان سے پلٹے اور چشم زدن مین داخل ترمذ ہوگئے پھر آپنے مجھسے فرمایا جا تو [illegible]
ہو گیا مین نے پوچھا یا حضرت وہ کون مقام تھا اور وہ بزرگ کون تھے آپنے فرمایا وہ
مقام تیہ بنی اسرائیل تھا اور وہ بزرگ قطب مدار تھے مین نے کہا آپ اسقدر جلد اتنی
دور مقام پر کیونکر گئے اور پلٹ آئے آپنے فرمایا یہ راز تمھین بتانے کا نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے مدتون کوشش کی کہ نفس میرے ساتھ عبادت مین
مشغول ہو مگر نہوا عاجز ہو کر مین جیحون مین جاکر کود پڑا اس خیال سے کہ ڈوب جاؤن
مگر ایک ایسی لہر آئی کہ اسنے مجھے کنارے پر ڈالدیا مین نے کہا ایک یہ وہ اللہ جسنے میرے
نفس کو جنت اور دوزخ کسی کے لائق نہین کیا ہی اور ناامید ہو گیا اُس ناامیدی کی
عوض مین اللہ نے میرے نفس کو عبادت کی طرف راغب کردیا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت ابوبکر وراق رح کہتے ہین آپنے چند جزو اپنی تصنیف کے مجھے
دیکر فرمایا انکو جیحون مین ڈبو آ مینے انکو دیکھا تو انمین تمامی حقائق کا خلاصہ آپنے
لکھا تھا مین اسے اپنے گھر مین رکھ آیا اور آپسے کہدیا کہ دریا مین ڈال آیا آپنے فرمایا
تیرا کہا درست نہین ہی ابھی جا اور انھین دریا مین ڈبو آ مجبوراً مین نے وہ جزو دریا مین ڈالدیے
فوراً بیچ دھارے سے ایک صندوق جسکا ڈھکنا کھلا تھا نکلا اور وہ جزو اسی مین جاکے گرے اور
صندوق بند ہو کر دریا مین غائب ہو گیا پھر مینے آکر آپسے واقعہ بیان کرکے سبب پوچھا
آپنے فرمایا میری اس تصنیف کو حضرت خضرؑ نے مانگا تھا اور وہ صندوق مچھلی لائی تھی
اب وہ حضرت خضرؑ کو پہونچا دیگی۔ ایکبار اور آپنے اپنی تمام تصانیف دریا مین ڈالدین
حضرت خضر علیہ السلام ان سب کو لیکر آپکے پاس آئے اور کہا تصانیف مین مشغول
رہیے اور مذکور ہی کہ تمام عمر مین آپنے ایکہزار بار اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اور
نقل کیا ہی کہ ایک زاہد آپکو ہمیشہ برا کہا کرتا تھا مذکور ہی کہ جب آپ حج کو [illegible]

اپنے مکان پر واپس آئے تو جس جھونپڑے مین آپ رہا کرتے تھے وہان کتے نے بچے دیکر رہنا اختیار کیا تھا آپنے اسکو نکال دینا مناسب خیال کیا اسدن آپ ستر بار اسکی سر پر گئے اس خیال سے کہ شاید بے ہنکائے ہوے چلا جاے اور مین سے اور اسکی بچونکو تکلیف ندون اسی شب کو اوس زاہد نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین جو شخص کتے کو بھی تکلیف دینا نہین چاہتا تو اوس پر اعتراض کرتا ہی اگر تجھے سعادتِ ابدی حاصل کرنا ہی تو جا اور اوس کی خدمت کر جب وہ زاہد بیدار ہوا تو فوراً آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر معذرت چاہی اور تمام عمر آپکی خدمت مین بسر کرکے صاحب باطن ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپکو جسپر غصہ آتا اسکے ساتھ ملاطفت کرتے تھے اور یہی علامت آپکی غصہ کی تھی آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے اے اللہ مین نے کس امر مین تجھے رنجیدہ کیا جس کے بدلے تو نے مجھے غصہ پر آمادہ کیا اے اللہ اس بلا کو مجھ سے دور کردے اور جس شخص کی جو بری بات باعث اس کی ہوئی ہی اوسکو اوس سے دور کردے مناجات سنکر لوگون کو معلوم ہوجاتا کہ فلان شخص کی فلان بات پر آپ کو غصہ آیا ہی اور وہ اس عادت کو ترک کردیتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک مدت تک آپ ملاقات خضر علیہ السلام کے طالب رہے مگر میسر نہوئی ایکبار آپکی لونڈی نے آپ پر خدا جانے کیا سمجھکر بھرا ہوا طشت پانی کا پھینکدیا آپنے کچھ نہ کہا اور تحمل فرمایا فوراً خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا تو نے تحمل کیا ہے اسکے صلہ مین اللہ نے مجھے تیرے پاس بھیجدیا اور تیری مراد پوری کردی۔

نقل کیا ہی کہ کسی بزرگ نے ایک شخص سے کہا کہ حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ ایسے باادب ہین کہ اپنے اہل وعیال کے سامنے بھی ناک صاف نہین کرتے اسنے اسکے امتحان اور تحقیق کے لیے آپکی خدمت مین حاضر ہوا آپنے اسکے آتے ہی ناک

صاف کی پھر فرمایا جو تونے سنا سچ تھا اور جو دیکھا ظاہر ہی اسرار ظاہر ہین کیونکہ اسرار سلطانی ظاہر کرنے والا مقرب نہین رہتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ جوانی مین نہایت خوبصورت تھے ایک عورت آپ پر فریفتہ تھی مگر آپ اسکی طرف ملتفت نہوتے تھے ایک بار اُسنے سنا کہ آپ فلان باغ مین تنہا ہین لباس اور زیور سے آراستہ ہوکر آپکے سامنے آئی آپ بھاگے اور اُسنے بہت کچھ چاہا مگر آپنے کچھ سماعت نہ کی چالیس برس کے بعد بڑھاپے مین آپکو وہ واقعہ یاد آیا دل مین کہنے لگے کاش کہ اُسوقت مین اُسکی خواہش پوری کر دیتا اور اُسکے بعد توبہ کرلیتا فوراً آپ چونکے اور اس خیال فاسد کی وجہ سے تین دن تک رویا کیے تیسری شب کو آپ نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین رنجیدہ مت ہو یہ تمہارا جرم نہین ہے بلکہ جس قدر زمانہ میری وفات کا دور ہوتا جاتا ہی اُسی قدر اوس کا اثر ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین ایسا بیمار ہوا کہ میرے وظائف کم ہوگئے مجھے خیال ہوا کہ اگر بیمار نہوتا تو عبادت کی زیادتی ہوتی ندائے غیبی ہوئی تم ہماری مصلحت پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ تمہارا کام سہو اور ہمارا کام راستی ہی مجھے ندامت ہوئی اور بعد صحت عبادت وریاضت مین بہت زیادتی کی اور فرمایا صدق دل سے عبادت کرنیوالا مراتب اعلی پاتا ہی اور لوگ اوس کی عزت کرتے ہین اور وہ اسرار الٰہی بیان کرتا ہی اور نفس پر قابو پاتا ہی اور فرمایا نفس سے ہوشیار رہو اس لیے کہ نفس مین شیطان رہتا ہی اسی مقام پر آپنے یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ جب حضرت آدم حضرت حوا علیہما السلام کی توبہ قبول ہوئی اور ایک جگہ رہنے لگے تو ایکبار شیطان اپنے خناس کو اپنے ساتھ لاکر حضرت حوا کے سپرد کر گیا اور کہا تھوڑی دیر مین آکر ساتھ لے جاونگا اور یہ کہکر چلا گیا اتنے مین حضرت آدم علیہ السلام آئے اور خناس

دیکھا قتل کر ڈالا اور اسکے جسم کے ٹکڑے درختوں پر لٹکا دیے اور حضرت حوا پر خفا ہوے
کہ تم نے کیوں اسے یہاں سنبھال لیا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ شیطان تمھارا دشمن ہی پھر
حضرت آدم علیہ السلام کہیں چلے گئے اور شیطان نے آکر حضرت حوا سے خناس کو طلب
کیا آپ نے کل واقعہ بیان کیا اُسنے خناس کو آواز دی سب ٹکڑے جمع ہو کر صورت اصلی پر
وہ آگیا پھر شیطان نے اُسے باصرار آپکے سپرد کیا اور چلا گیا جب حضرت آدم علیہ السلام
آئے اور پھر اُسے وہاں دیکھا حضرت حوا علیہا السلام پر بہت ناراض ہوے اور اسے قتل
کر کے جلا ڈالا اور آدھی خاک صحرا میں اڑا دی اور آدھی دریا میں ڈالدی پھر آپ
کہیں چلے گئے شیطان آیا اور کل واقعہ معلوم ہوا پھر اُسنے خناس کو پکارا وہ صورت
اصلی پر موجود ہو گیا ابکی بیحد اصرار سے وہ حضرت حوا کے پاس خناس کو چھوڑ گیا جب
حضرت آدم علیہ السلام نے آکر پھر اسے دیکھا نہایت غصہ کیا اور اسے ذبح کر کے قلیہ
کیا اور نصف خود کھایا اور نصف حضرت حوا کو کھلایا ابکی بار جو شیطان آیا اور اُسے واقعہ
معلوم ہوا خوش ہو کر کہنے لگا کہ میرا مقصد یہی تھا کہ خناس کا گذر کسی طرح انسان کے
سینہ میں ہو جائے (مذکور ہی کہ تیسری مرتبہ شیطان خناس کو بھیڑ کی صورت میں لاکر سپرد
کر گیا تھا اسی لیے حضرت آدم علیہ السلام نے اُسے ذبح کیا) اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
من الذی یوسوس فی صدور الناس یعنی خناس جو انسان کے سینے میں وسوسہ پیدا کرتا ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جبتک انسان میں ایک صفت نفسانی بھی باقی رہتی ہے
آزاد نہیں ہوتا اور فرمایا جسے اللہ اپنی طرف بلاتا ہی وہ مرتبہ پاتا ہی قرآن
شریف میں ہی اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب یعنی جسکو اللہ چاہتا
برگزیدہ کرتا ہی اور جسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہی اُسے ہدایت فرماتا ہے اور
اہل اجتبا وہ قوم ہی کہ جذبہ حق میں گرفتار ہو اور اہل ہدایت وہ قوم ہے کہ توبہ اور
عبادت سے اللہ کا لطف راہ ڈھونڈھے اور فرمایا مجذوب کے کئی درجہ ہیں ایک درجہ

Marfat.com

ہین یہانی نبوت تاتی ہی دوسرے ہین نصف تیسرے ہین نصف سے زاید جب وہ نبوت کی حصہ کے سبب سے تمام مجذوبون سے بڑھجاتا ہی توخاتم الاولیا ہوتا ہی جیسے حضرت نبی کریم خاتم الانبیا تھے حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ ولی درجہ نبوت کیونکر پاسکتا ہی تواوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میانہ روی اور سچا خواب نبوت کی چھبیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور جذب ایک جزو ہی پیغمبری کا اور جو شخص حرام کمائی نہین لیتا تواوسی نبوت کے درجون مین سے ایک درجہ ملتا ہی اور یہ تمام باتین مجذوب کو حاصل ہوتی ہین اور فرمایا اولیا کو خاتمے کا خوف نہین ہوتا بلکہ خطرات کا خوف ہوتا ہی اور فرمایا اللہ کا ذکر اسقدر کرنا چاہیے کہ دعا کرنیکی فرصت ہی نہ ملے اور فرمایا جو لوگ استعداد کلام الٰہی کے سمجھنے کی نہین رکھتے نادان ہین اور فرمایا تقوی یہ ہی کہ قیامت مین حق العباد تیرے ذمہ نہو اور فرمایا جوانمردی یہ ہے کہ قیامت مین سوا خدا کے توکسی کا دامن نہ پکڑے اور فرمایا عزیز وہ ہی جسے گناہ نے خوار نہ کیا ہو اور آزاد وہ ہی جو بے طمع ہو اور امیر وہ ہی جسپر شیطان قابو نہ پائے اور عاقل وہ ہی کہ پرہیزگاری اور نفس کی مخالفت اللہ کے لیے کرتا ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والا اوسکے پاس دوڑتا ہی حالانکہ قاعدہ ہی کہ انسان جس چیز سے خوف کرتا ہی اوس سے بھاگتا ہی اور فرمایا علامات اسلام کی دو ہین ایک احسانات الٰہی کا دیکھنا دوسرے بدبختی کا خوف رکھنا اور فرمایا عبادت بے نیت فضول ہی اور فرمایا جو دین حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہی اوسکے دنیاوی کام بے کوشش حاصل ہوتے ہین اور فرمایا عالم زہد سے انکار قطعی کرنے والا کافر ہی اور فرمایا عبودیت سے ناواقف ربوبیت سے واقف نہین ہوسکتا اور فرمایا فقر بے تقوی فسق ہی اور فرمایا جسنے نفس کو نہ پہچانا خدا کو نہین پہچان سکتا اور فرمایا سب خصلتون سے زاید

Marfat.com

غرور برا ہی اور فرمایا سو بھیڑیے بھیڑون کے گروہ کو اسقدر تباہ نہین کرتے کہ شیطان
انسان کو تباہ کرتا ہی اور فرمایا سو شیطان سے زائد ہکا نیوالا نفس ہی اور فرمایا اللہ
رزق کا ضامن ہی پس بندونکو اُسپر توکل لازم ہی اور فرمایا اللہ کی سوا دوسرے کا شکر
نکرا اور سوا اُسکے کسی کے سامنے عاجز نہ ہین اور فرمایا ذکر سے اُنس پیدا کرنا اللہ کی
محبت کی علامت ہی اور فرمایا لوگون کا خیال ہی کہ دل نا متناہی ہی حالانکہ یہ بات
غلط ہی بلکہ راہ نا متناہی ہی کیونکہ ہر دل کا گمان معلوم اور راہ کی انتہا نامعلوم
ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مراد اس قول سے یہ ہی کہ دل بھی
نا متناہی ہی جیسا کہ ہمنے شرح القلب مین بیان کیا ہی اور فرمایا اسم اعظم ہرگز متجلی
نہین ہوا مگر زمانہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا رمین رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۵ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ ورع و تقوی مین سب سے بہتر اور تجرید و تفرید مین
یکتا تھے آپ ادب مین بے مثل تھے اسی لئے صوفیون نے آپکو مؤدب الاولیا
کہا ہی آپنے حضرت محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی ہی اور حضرت
خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے یارون مین سے تھے آپکا مقام سکونت بلخ ہی
فن تصوف مین بہت تصانیف ہین آپکا مقولہ ہی کہ موضع ارادات مین تمام
امور کی کنجی صبر ہی جب ارادت درست ہوتی ہی برکتین ظاہر ہوتی ہین
نقل کیا ہی کہ آپ حضرت خضرؑ کی ملاقات کی تمنا رکھتے تھے اور اُنھین تلاش
کرنے کو صحرا مین جایا کرتے اور آمد و رفت مین تلاوت قرآن کیا کرتے تھے
ایک روز آپ گھر سے نکلے تو ایک بزرگ آپکے ساتھ ہوے اور باتین کرتے ہوے
آپکے ساتھ گھر واپس آ گئے تو انھون نے کہا مین خضر ہون تمھین میری ملاقات کی

Marfat.com

تمنا تھی غور کرو کہ آج مین تمھارے ساتھ رہا جسکی وجہ سے تم تلاوت قرآن نہ کرسکے جب خضر کی صحبت اللہ کو بھلاتی ہی تو دوسرون کی صحبت تو بدرجۂ اولی یاد الٰہی ترک کرا دیگی سب سے عمدہ چیز گوشہ نشینی ہی اور خضرؑ رخصت ہو کر چلے گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ایک صاحبزادے قرآن پڑھتے تھے جب یہ آیت پڑھی خوف الٰہی سے بیمار ہوے اور انتقال کیا یوما یجعل الولدان شیبا یعنی ایکدن وہ ہوگا کہ لڑکے بوڑھے ہوجائینگے آپ اُنکی قبر پر بیٹھکر رویا کرتے اور فرماتے افسوس اس لڑکے نے ایک آیت کی خوف سے جان دیدی اور مین برسون سے اسکی تلاوت کرتا ہون مگر مجھپر کچھ اثر نہین ہوا

نقل کیا ہی کہ آپ مسجد مین خوف الٰہی سے قیام نہین کرتے تھے بلکہ نماز پڑھکر بہت جلد وہان سے باہر نکل آتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپسے ایک شخص وصیت کا طالب ہوا آپنے فرمایا کمی مال مین دنیا اور آخرت کا فائدہ ہی اور زیادتی مال مین نقصان ہی اور لوگون سے میل جول کرنا اللہ سے جدا کردیتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار سفر حج مین ایک عورت نے مجھسے پوچھا تو کون ہی مین نے کہا مسافر ہون اُسنے کہا تو اللہ کی شکایت کرتا ہی مجھے یہ نصیحت بہت پسند آئی آپنے فرمایا ایکبار اللہ نے مجھسے کہا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا تو سب کچھ جانتا ہی تجھسے کیا مانگون اتنا چاہتا ہون کہ مجھے مقام عجز عطا کر کیونکہ بلا جسکو انبیا نے برداشت کیا ہی مین برداشت نہین کرسکتا اور فرمایا اُمرا کی تباہی سے خلق کی روزی تباہ ہوتی ہی اور علما کی تباہی سے مسلمانون کا دین تباہ ہوتا ہی اور فقرا کی تباہی سے خلق کا دل تباہ ہوتا ہی اور فرمایا تمام برائیان نفس کے اتباع سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا ابتدائے عالم سے اب تک کوئی فتنہ پیدا نہین ہوا مگر خلق کا خلق سے ملنا اور کسیکو راحت نہین ملی مگر جس نے گوشہ نشینی اختیار کی اور فرمایا زبان سے بری بات نہ کہہ اور کان سے بری بات نہ سن اور آنکھ سے بری چیز

Marfat.com

نہ دیکھ اور پاؤن سے بری جگہ نہ جا اور ہاتھ سے بری چیز نہ چھو اور دل سے اللہ کی یاد کر اور فرمایا نبوت کے بعد کوئی درجہ نہین ہے مگر حکمت اور نشانی حکمت کی خاموشی ہے ضرورت کے وقت اور بات کرنا ہے ضرورت کے وقت اور فرمایا عارف کو خاموشی پسند کرنا چاہیے اور فرمایا عارف کا کلام مفید خلق ہوتا ہے اور فرمایا خالق خلق سے آٹھ چیزون کا طالب ہی دل سے دو چیزین ایک تعظیم فرمان دوسرے شفقت خلق پر اور زبان سے دو چیزین ایک اقرار توحید دوسرے ملاطفت خلق پر اور تمام اعضا سے دو چیزین ایک اطاعت دوسرے مدد خلق اور خلق سے دو چیزین ایک صبر اپنے حکم پر دوسرے حلم خلق کے ساتھ اور فرمایا جو نفس پر عاشق ہوا کبر اور حسد اور خواری اُسپر فریفتہ ہوئی اور فرمایا مقدورین شک کرنا طمع سے بھی زائد برا ہے اور انتہا طمع کی بے نصیبی ہی اور فرمایا ایک بزرگ کا قول ہے کہ شیطان کہتا ہی مین مومن کو یکا یک کافر نہین بنا سکتا بلکہ پہلے اوس کو شہوات حلال پر حریص بناتا ہون پھر خواہش کو اُسپر غالب کرتا ہون جب اسکی وجہ سے وہ معاصی پر دلیر ہوتا ہی تو کفر کا وسوسہ اُس کے دل مین پیدا کرتا ہون ورفرمایا اللہ اور نفس اور شیطان اور دنیا اور خلائق کو پہچاننے والا نجات پاتا ہے اور نہ پہچاننے والا ہلاک ہوتا ہے اور فرمایا خلق سے الفت کرنے والے کو خالق کی الفت حاصل نہین ہوسکتی اور فرمایا سرداری طلب کرنے والا حکمت نہین پاتا اور فرمایا عقلا کی پیروی اور زہاد کی مدارات اور جہال کی ایذا رسانی پر صبر کر اور فرمایا انسان کی پیدائش پانی اور مٹی سے ہے جس کی سرشت مین پانی غالب ہو اُسے نرمی سے اور جس کی سرشت مین مٹی غالب ہو اُسے سختی سے احکام الٰہی سکھانا چاہیے اور فرمایا اللہ نے ہر ایک رنگ سے پانی کا رنگ اور ہر ایک مزے سے اسکا مزہ بنایا یہی سبب ہے کہ کوئی اُسکے رنگ اور مزہ کو پہچان نہ سکا اُسکے

Marfat.com

پینے سے حیات پاتے ہین اور کسیکو اسکی خبر نہین کہ وہ باعث حیات ہی وجعلنا من الماء کل شئ حی اسکی دلیل ہی یعنی ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا اور فرمایا وہ ورع اچھا ہی جس سے دنیا مین بادشاہ خراج نہ مانگے اور عقبی مین اللہ حساب طلب نہ کرے اور فرمایا غیبت اور بیہودہ بات گویا لقمہ حرام ہے اس سے بچو اور ذکر حق اور استغفار لقمہ حلال ہی اسے حاصل کرو اور فرمایا صدق بندے کو اوس چیز سے کہ بندے اور خدا کے درمیان مین ہی نگاہ رکھتا ہی اور صبر بندے کو اس چیز سے کہ درمیان بندے اور نفس کے ہی نگاہ رکھتا ہی اور فرمایا یقین نور ہی جو اہل یقین کو متقی بنادیتا ہی اور فرمایا زہد کے تین حرف ہین زا ہا دال زے سے مراد ترک زینت اور ہے سے مراد ترک ہوا اور دال سے مراد ترک دنیا ہی اور فرمایا یقین سے دل روشن ہوتا ہی اور کمال حاصل ہوتا ہی اور فرمایا یقین کی تین قسمین ہین یقین خبر یقین دلالت یقین مشاہدہ اور فرمایا اہل معرفت پر ہیبت اور خوف طاری ہوتا ہی اور فرمایا احسانمند ہونا اور حرمت کا نگاہ رکھنا شکر ہی اور فرمایا توکل اوقات کو کدورت سے صاف رکھنا ہی اور فرمایا صابر وہ ہی جو ہر کام کو اللہ کیطرف سے خیال کرے اور فرمایا جسطرح لقمہ حرام سے پرہیز لازم ہے اسیطرح بدخلقی سے پرہیز اختیار کرو نقل کیا ہی کہ کسی نے بعد وفات آپ کو خواب مین گریان دیکھکر سبب پوچھا آپنے فرمایا جس قبرستان مین مین دفن ہوا وہان اور دس جنازے آئے مگر اون مین سے کوئی با ایمان نہ تھا۔ ایک دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا اُسنے مجھے اپنا قرب عطا کرکے میرا نامہ اعمال ہاتھ مین دیا مین اوسے پڑھنے لگا اسمین ایک ایسا گناہ لکھا تھا جس کی تاریکی نے تمام نیکیون کو چھپالیا تھا مین نے شرم سے گردن جھکائی حکم ہوا ہمنے اپنے کرم سے تیرے اس گناہ کو معاف کردیا رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار اور ملامتیون کے شیخ اور صاحب ورع و تقویٰ تھے آپ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ مریدون مین تھے آپ بڑے مجرد تھے ایکبار آپنے حضرت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا موت کے لیے تیار رہو انھون نے کہا آپ تیار رہیے آپ سر کے نیچے ہاتھ رکھکر لیٹ گئے اور فرمایا لو مین مر گیا یہ کہکر انتقال فرمایا حضرت ابو علیؒ شرمندہ ہوے کیونکہ انھین آپ کی برابری کی قوت نہ تھی یہ علائق دار اور آپ مجرد تھے اور آپکا مقولہ ہی کہ حضرت ابو علیؒ جب بات کرتے ہین اپنے لیے کرتے ہین نہ خلق کیلیے اور فرمایا اپنی زبان سے اپنا حال بیان کر اور دوسرے کو چھوڑ دے یعنی خود ایسا فنا ہو جا کہ گویا اللہ کا ذکر تیرا ہی ذکر ہو نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپنے اوسکا جواب دیا اوسنے کہا پھر فرمایئے میری سمجھ مین اچھی طرح نہین آیا آپنے فرمایا مجھے اسکی پشیمانی ہے کہ ایکبار بھی کیون کہا اور تو دوبارہ پھر کہلانا چاہتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فرض کو ترک کرنیوالا تارک سنت بھی ضرور ہوتا ہی اور تارک سنت کے بدعتی ہونیکا خوف ہی اور فرمایا اچھا وقت وہ ہی کہ تو وساوس نفس سے امن مین ہو اور لوگ تیری بدگمانی سے محفوظ ہون اور فرمایا طالب دنیا برباد ہے اور فرمایا انسان اون باتون کی آرزو کرتا ہی جو اسکی بدبختی کا باعث ہون اور فرمایا بسر عاشق ہو جو تمسے زیادہ عاشق ہی اور فرمایا جو شخص حیا کا ذکر کرتا ہی اور خود اللہ سے شرم نہین رکھتا بد ہی اور فرمایا حیا یہ ہی کہ اللہ کو ہر وقت متکلم سمجھکر خود خاموشی اختیار کرے اور فرمایا خدمت ادب ہی نہ خدمت پر ہمیشگی کرنا ادب ہی کیونکہ ادب خدمت مین عزیز ہے خدمت سے اور فرمایا علم سے زائد ادب حاصل کرو اور فرمایا جب خلق

Marfat.com

بزرگ سمجھے اُسے لازم ہی کہ نفس کو ذلیل رکھے اور فرمایا احکام غیبی دنیا مین کسی پر ظاہر
نہین ہوتے مگر دعوی کی رسوائی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا دعوی اور تسلیم ایک جگہ
جمع نہین ہوسکتا اور فرمایا مجبوری سے فقر اختیار کرنے والے کو فضیلت فقر حاصل
نہین ہوتی اور فرمایا اصل فقر ترک دنیا اور فکر عقبے اور ذکر حق ہی اور فرمایا گذرے
وقت کا سوچ کرنا بیکار ہے اور فرمایا عبودیت اضطراری ہی اختیاری نہین ہے
اور فرمایا عبودیت کا مزہ چکھنے والا عیش نہین چاہتا اور فرمایا بے اضطراری سے
اللہ کی طرف رجوع کرنا عبودیت ہی اور فرمایا بندہ وہ ہی جو اپنے لیے بندہ یعنی
غلام نہ رکھے اور جب اپنے لیے غلام لیا گویا ربوبیت کا دعوی کیا اور فرمایا جسنے بندگی
اور سوال اور رد کی خواری نہ چکھی ہو صاحب مرتبہ نہین ہوسکتا اور فرمایا اللہ تعالی
نے اقسام عبادت کو یاد فرماکر اختتام استغفار پر کیا تاکہ بندے ہوشیار ہوکر اپنے
گناہون سے توبہ کرین وہ قول باری تعالی کا یہ ہی الصابرین والصادقین و
القانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار یعنی صبر کرنے والے اور صدق کرنے والے اور
قناعت کرنے والے اور نفقہ دینے والے اور استغفار کرنے والے ہین سحر کے وقت اور فرمایا
جس نے عیش نفس ترک کیا عیش مین ہی اور فرمایا اللہ کے حکم کے مطابق کسب
کرنے والا اوس خلوت نشین سے بہتر ہے جو کسب سے بیزار ہو اور فرمایا اللہ کی راہ
مین ضعیف بن کر آنے والا قوی اور قوی بن کر آنے والا ضعیف ہو جاتا ہے اور فرمایا
ایک لحظہ خدا کے لئے ریا ترک کرنا تمام عمر کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا عارف
وہ ہے جسے کسی چیز سے عجب نہ آوے۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرد نے آپ کو دعا دی کہ اللہ تمھاری مراد بر لائے آپ نے
فرمایا مراد معرفت کے بعد ہوتی ہے یہان معرفت ہی نہین ہے۔ آپ نے نیشاپور
مین وفات پائی اور مشہد مین آپکا مزار ہی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب ۱۱ حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اندرہ عیوب بینندہ و غیوب تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے آپ ہمعصر تھے اور حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ملاقات کو تشریف لائے اور انپر تیس ہزار درم کا قرض تھا آپنے انکا قرض ادا کر دیا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا عبادت کی رغبت ہونا علامت توفیق کی اور مخالفت سے باز رہنا علامت رعایت کی اور مراعات کرنا علامت بیداری کی اور دعوی کرنا علامت جہل کی ہی اور فرمایا جو شخص ابتدا مین ارادت درست نہین کرتا انتہا مین سلامت سے محروم رہتا ہی اور فرمایا جو شخص جانتا ہے کہ مین اللہ سے نزدیک ہون در اصل اُس سے دور ہوتا ہی اور فرمایا حضوری حق یقین سے بہتر ہے کیونکہ حضور دلمین جاگزین ہوتا ہی او غفلت کا وہان دخل نہین اور یقین حضوری ہوتا ہی کبھی آتا ہے اور کبھی جاتا ہی حاضرین درگاہ مین اور اہل یقین درگاہ کے دروازے پر رہتے ہین اور فرمایا عاقل خدا کے حکم پر زندگانی کرتے ہین اور ذاکر اللہ کی رحمت مین اور عارف اُسکے قرب مین زندگی بسر کرتے مین اور فرمایا جو خدا کو جانتا ہی سب سے بیخبر ہوتا اور فرمایا نیک عمل پر غرور نہ کر داور فرمایا توانگری علم مین اور فخر فقر مین اور عافیت مین اور قلت حساب خاموشی مین اور راحت ناامیدی مین ہی اور فرمایا آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک لوگ دل کے بارے مین گفتگو کرتے رہے اور قیامت تک گفتگو کرینگے لیکن ابتک کسیکو یہ نہین معلوم ہوا کہ دل کیا ہی اور فرمایا توحید دو ہے اسلیے حالیٰ ہے اور فرمایا میری موت مثل تم لوگون کے نہو گی کہ بیمار پڑو اور عیادت کو آوین بلکہ میری موت اس طرح ہوگی کہ اللہ مجھے پکارے گا اور مین

اسکی خدمت مین حاضر ہو جاؤن گا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابوالحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایکبار آپ راہ مین چلے جارہے تھے آپنے لبیک فرمایا مینے کہا کلمہ پڑھیے آپ نے فرمایا مجھسے کہتے ہو کہ کلمہ پڑھیے مین اسکی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ میرے اور اوسکے درمیان سوای حجاب عزت کے کوئی چیز حائل نہین ہی یہ کہکر آپنے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۲ حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ کی حالت مین

حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ مفتی ہدایت عہدی ولایت تھے اکثر مشائخ طریقت آپکے شاگرد تھے حضرت شبلی اور حضرت ابراہیم خواص رحمہما اللہ نے آپکی مجلس مین توبہ کی آپنے حضرت شبلی کو حضرت جنید رحمہما اللہ کی خدمت مین بھیجدیا اسلیے کہ آپ حضرت جنید کی بہت عظمت کرتے تھے اور آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے اوصاف بہت کیے ہین آپکو خیر نساج اسلیے کہتے ہین کہ ایکبار آپ حج کے ارادے سے گھر سے چلے اور آپکا رنگ سیاہ تھا اور میلی پھٹی گدڑی آپ اوڑھے تھے جب آپ کوفہ مین پہنچے تو ایک شخص نے آپکو اس حالت مین دیکھکر پوچھا کیا تو غلام ہی آپنے کہا ہان اسنے پوچھا کیا تو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے آپنے کہا ہان اسنے کہا میرے ساتھ چل مین تجھے تیرے آقا سے ملادونگا آپنے کہا مین تو مدت سے چاہتا ہون کہ کوئی ایسا ملے جو مجھے میرے آقا سے ملادے آپ اسکے ساتھ ہو لیے اسنے آپکا نام خیر رکھا اور آپکو کپڑا بننا سکھایا اسی لیے آپکو خیر نساج کہتے ہین مدت تک آپنے اسکی خدمت کی جب وہ آپکو پکارتا یا خیر آپ فرماتے لبیک اوس شخص نے جب آپکو عبادت گذار دیکھا آپسے قصور معاف کرایا اور اپنے یہان سے رخصت کیا اور کہدیا ہی کہ آپ آقا ہین اور مین غلام ہون پھر آپ مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہان

آپکو وہ مراتب حاصل ہوئے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپکو خیر خیر نا کہتے تھے یعنے ہمارے بہتر کے بہتر اور اصل نام آپکا ابو الحسن محمد تھا اور آپکے والد کا نام اسمعیل تھا مگر آپ خیر کو بہت پسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو نام ایک مسلمان نے رکھا اوسے بدل دون اسی لیے آپ اس نام سے مشہور ہین۔

نقل کیا ہی کہ کبھی آپ کپڑا بنتے اور جب کبھی دریا پر جاتے تو مچھلیان خود آپکے پاس آجاتین اور کچھ چیزین آپکے لیے لاتین ایکدن آپ ایک بڑھیا کا گاڑھا بن رہے تھے اسنے آپسے پوچھا جب مین اسکی مزدوری لاؤن اور تم نہ ملو تو کسے دیدون آپنے فرمایا دجلے مین ڈالدینا اتفاق سے ایسا ہی ہوا کہ جسوقت وہ بڑھیا آپکی مزدوری لائی آپ نہ تھے اسنے وہ دینار دجلے مین ڈالدیے جب آپ دجلے کے کنارے گئے ایک مچھلی پانی سے نکلی اور اسنے وہ دینار آپکے سامنے رکھدیے آپنے لے لیے اس واقعہ کو سنکر اکثر صوفیہ نے کہا ہی کہ وہ قابل قبول نہین بلکہ اسے بازیچہ مین مشغول کیا ہے یہ سب حجاب ہین حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین واقعی ایسے امور دوسرون کے لیے حجاب ہین مگر آپ کے لیے اسطرح حجاب نہین ہین جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ایسی باتین حجاب نہ تھین۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک شب مین گھر مین تھا مجھے خیال پیدا ہوا کہ حضرت جنید میرے دروازے پر ہین مینے جبر اُس خیال کو دل سے دور کیا تین بار یہی خیال مجھے ہوا آخر مین دروازے پر آیا تو واقعی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ وہان موجود تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فقیر وہ ہی جو مال کو بلا اور افلاس کو راحت سمجھے اور فرمایا خوف اللہ کا تازیانہ ہی ان بندون کے لیے جو بے ادبی کے خوگر ہو گئے ہون تاکہ راہ پر آجائین اور فرمایا کمال عمل کا یہ ہی کہ عامل عمل کو بے وقعت سمجھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی قریب وقت مغرب کی ملک الموت

Marfat.com

آپکی قبض روح کو آئے آپنے اُنسے کہا ٹھہرو کہ مین نماز ادا کرلون اسلیے کہ جس طرح تمھین وقت آنے پر روح نکالنے کا حکم ہی اسیطرح وقت آنے پر مجھی نماز ادا کرنے کا حکم ہی پھر آپنے نماز پڑھی اُس کے بعد انتقال فرمایا۔
نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اب آپ کس حال مین ہین فرمایا جس حال مین قیدی رہائی پاکر ہوتا ہی اللہ کا شکر کرتا ہون کہ اُس نے مجھے قید دنیا سے رہائی دی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۲ حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ متمکن طریقت متوکل حقیقت اور خراسان کے کبار مشائخ مین سے تھے آپکے مناقب لاانتہا ہین اور عبادت وریاضت کا شمار محال ہے آپنے حضرت ابو تراب کو دیکھا ہی اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ اللہ پر توکل کرکے سفر کو نکلے اور عہد کرلیا کہ کسی سے طالب نہونگا چلتے وقت آپکی بہن نے کچھ دینار آپکی گدڑی کی جیب مین رکھدیے تھے جب آپکو یاد آئی وہ بھی آپنے نکالکر پھینکدیے چلتے چلتے راہ مین ایک کنوین کے اندر جا رہے گرچونکہ اللہ پر پورا توکل تھا ذرا بھی آپکے چوٹ نہ آئی نفس نے بہت کچھ شور کیا مگر آپ اللہ کی یاد مین مشغول ہی کسی مسافر کا اُس کنوین پر گذر ہوا اُس نے خیال کیا کہ یہ کنوان راہ مین ہی شاید کوئی اسمین گرپڑے اسلیے اُسنے اسکی جگت پر کانٹے بچھادیے اسوقت آپکے نفس نے اور بھی واویلا شروع کیا مگر آپ خاموش توکل کیے ہوے بیٹھے رہے تھوڑی دیر مین ایک شیر آیا اور اُسنے کنوین پر سے کانٹے ہٹاکر دو پنجے مضبوط کنوین کی جگت پر جمائے اور پاؤن کنوین کے اندر لٹکادیے آپنے فرمایا مین بلی کا احسان نہ لونگا الہام ہوا اسے ہمنے بھیجا ہی اسکے پاؤن پکڑ کر اوپر

بہتر ہو حکم الٰہی کے بجا لانے کے لیے آپنے اسکے پانون پکڑے اور کنوین پر آگئے
پھر سنا کہ کوئی یہ کہنے والا کہتا ہے یا حمزہ قال لیس ہذا احسن نجینا لک من التلف بالتلف یعنی
جب تو نے ہمپر توکل کیا تو ہمنے تیرے قاتل کے ذریعہ سے تجھے نجات دی پھر شیر نے
آپ کی قدمبوسی حاصل کی اور چلا گیا۔
نقل کیا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایکبار شیطان کو دیکھا کہ لوگون کے سرون پر
برہنہ سوار ہو رہا ہے انھون نے کہا او ملعون تجھے شرم نہین آتی اسنے کہا یہ آدمی نہین
ہین جنسے شرم کرون آدمی وہ ہے جو مسجد شونیزیہ مین بیٹھا ہے وہ مسجد شونیزیہ مین
آئے تو آپ کو بیٹھا پایا انھین دیکھتے ہی آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک
اولیا کا مرتبہ اس سے زائد ہے جس پر شیطان واقف ہو۔
نقل کیا ہے کہ ہر سال آپ احرام باندھتے اور دوسرے سال تک نہ کھولتے اور آپکا
مقولہ ہے کہ خلق کے ساتھ زندگی بسر کرنا برا معلوم ہو یہی انس ہے اور فرمایا غریب وہ
ہے جسے اقربا اور اعزا سے نفرت اور اللہ سے الفت ہو اور فرمایا موت کو دوست رکھنے
والا سوا خدا کے کسیکو دوست نہین رکھتا ہے اور فرمایا توکل یہ ہے کہ صبحکو شام کا اور
شام کو صبح کا خیال نکرے اور فرمایا توشۂ آخرت مہیا کرو آپنے نیشاپور مین وفات
فرمائی اور حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب دفن ہوے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے نامی مشائخ سے تھے آپ کی ولایت پر
اتفاق ہے آپ طوس مین پیدا ہوے اور بغداد مین سکونت اختیار کی آپ کا شمار
اقطاب مین ہے اور قطب مدار کی صحبت مین آپ رہے ہین حضرت محاسبی اور حضرت
سری رحمہما اللہ سے بھی صحبت پائی ہے۔ لوگون نے آپسے پوچھا قطب کون ہے

Marfat.com

آپنے کچھ جواب نہ دیا قرینہ سے معلوم ہوا کہ آپ خود قطب ہیں۔
نقل کیا ہے کہ ایک ضعیف شیرین زبان آپکے پاس آیا اور کہا جو خیال آپکو ہو ظاہر کیجیے آپکو خیال گذرا کہ یہ یہودی ہے آپنے فرمایا چونکہ تو خیال ظاہر کرنیکو کہتا ہے اسلیے کہے دیتا ہون میرے خیال مین تو یہودی ہے وہ یہ کرامت دیکھکر مشرف باسلام ہوا اور کہا کہ مین نے سوا دین اسلام کے کسی دین کو سچا نہین پایا۔
نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے ماسوی اللہ سے خوش ہونیوالے کو اصلی خوشی حاصل نہین ہوتی اور فرمایا جسے اللہ سے انس نہین وحشت مین گرفتار ہے اور فرمایا جو اللہ کیطرف راغب رہتا ہے اللہ اسکے تمام اعضا کو گناہون سے محفوظ رکھتا ہے اور فرمایا تارک دنیا پرہیزگار ہے اور فرمایا دنیا پر مائل نہونا تقوی ہے اور فرمایا مومن کی عزت کرنا اور اہل اللہ کی عزت کرنا اوحقیقت تقوی تک پہونچنا ہے اور فرمایا باطل پر نظر کرنا معرفت سے دور ہونا ہے اور فرمایا جسکی معاون اللہ کی دوستی ہو اسپر کوئی غالب نہین ہو سکتا اور فرمایا خدا کی فرمانبردار کا انس خدا ہی کے ساتھ ہوتا ہے دنیا سے اسے کام نہین رہتا اور فرمایا خوف رجا سے زیادہ ہونا چاہیے کیونکہ دوزخ ہی پر سے گذر کر جنت مین جانا ہوگا اور فرمایا عارف بسبب قرب کے اللہ سے بہت ڈرتا ہے اور فرمایا معرفت کی درخت کو فکر کا پانی اور غفلت درخت کو نادانی کا پانی اور توبہ کے درخت کو ندامت کا پانی اور محبت کی درخت کو موافقت کا پانی دینا چاہیے اور فرمایا کرامت کے آرزومند کو استغفار زیادہ کرنا چاہیے اور فرمایا بغیر توبہ کی کثرت کی ارادت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا سوا خدا کے کسیکا محکوم نہ بننا ہے اور فرمایا جب سے تو پیدا ہوا تمام عمر وقت کے ضائع کرنے مین گذری رحمۃ اللہ علیہ

باب ۳ حضرت عبداللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت عبداللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ استاد مشائخ کرام تھے سب لوگ آپکی عزت

کرتے تھے اور ظاہر و باطن مین کوئی آپ کا مثل نہ تھا آپکے دو ایک مرید حضرت ابراہیم خواص دوسرے حضرت ابراہیم شیبانی رحمہما اللہ آپکے کمالات کا نمونہ تھے آپکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی جس چیز مین انسان کا ہاتھ لگ جاتا اُسے آپ تناول فرماتے اور آپ گھانس کی جڑ کھایا کرتے تھے آپ ہمیشہ احرام باندھے رہتے اور میلے کپڑے نہ دہوتے اور بال اور ناخن نہ بڑہتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکو میراث مین ایک مکان ملا تھا اُسے آپنے پچاس دینار پر فروخت کیا اور حج کو چلے راہ مین ایک اعرابی ملا اُسنے آپسے پوچھا تمھارے پاس کچھ ہے آپنے فرمایا ہان پچاس دینار ہین پھر اُسنے مانگے آپنے دیدیے آپکی راست گفتاری کی وجہ سے اُسنے دینار واپس کر دیے اور آپکو اپنے اونٹ پر بٹھا لیا اور مکہ معظمہ پہنچکر آپکے ساتھ حج کیا اور بہت دنون آپکے ساتھ رہکر صوفی کامل ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار صحرا مین ایک غلام سر برہنہ پیادہ پا آپکو ملا آپنے کہا او آزاد کہان جاتا ہی اُسنے جوابدیا تو کیسا صوفی ہی کہ سوا خدا کے دوسرے کو دیکھتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپکے چار صاحبزادے تھے آپنے سب کو پیشے سکھلائے تاکہ آپکے بعد بقوت بازو کھائین اور لوگون سے یہ نہ کہین مین فلان کا بیٹا ہون مجھے کچھ دو

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی مراقبہ سے اوقات کا آراستہ کرنا اعمال سے فاضل تر ہے اور فرمایا اپنی مراد سے فارغ ہوکر بندگی کرنے والا بندہ ہی اور فرمایا سب سے برا وہ درویش ہی جو تونگر کے دل سے چاپلوسی کرے اور سب سے اچھا وہ شخص ہی جو خلق کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے اور فرمایا درویشان خدا پرست دنیا مین اللہ کے امین ہین اور خلق پر اُسکی رحمت ہے انکے ذریعہ سے اللہ خلق کی بلا دفع کرتا ہی اور فرمایا کسی کیواسطے کی ذرہ بھر نیکی بہتر ہے ان عابدون کی تمام عمر کی عبادت سے جو اپنے لیے ہین اور فرمایا مین نے دنیا سے زاہد منصف کسیکو نہین دیکھا کیونکہ

Marfat.com

دنیا کا قاعدہ ہی کہ جو اسپر مائل ہوتا ہی وہ اسپر مائل ہوتی ہی جو اسے ترک کرتا ہی دنیا
اُسے ترک کرتی ہی اور فرمایا جماعت صوفیہ سے زائد کوئی دانا نہیں ہے اس لیے کہ
جماعت عشق کی آگ مین فنا ہو کر بقا حاصل کرتی ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپنے طور سینا پر وفات فرمائی اور وہین آپکا مزار ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ صوفیون کے پیشوا عالمین کے معتمد تھے آپ
کے تصانیف بے شمار ہین آپ حضرت محمد علی حکیم ترمذی کے اعلی مریدونسے ہین
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا میدان خلقت قرار گاہ خلق ہے اور اون کا اعتماد
گمان اور تہمت پر ہی اور وہ سمجھتے ہین کہ مین حقیقت پر ہون اور فرمایا خوف رجا
محبت اصل توحید ہین خوف سے گناہ ترک ہوتے ہین رجاسے اعمال صالح
ہوتے ہین محبت سے کثرت عبادت ہوتی ہے پس خائف رنج والم سے نہین
گھبراتا اور راجی طلب سے باز نہین آتا اور محب فی کر خدا مین کمی نہین کرتا بلکہ ہمیشہ
زیادتی کی کوشش کرتا ہی اور فرمایا خوف آگ ہی منور اور رجا نور ہی منور اور محبت
نور الانوار ہی اور فرمایا سعادت کی یہ علامت ہی کہ بندے کو عبادت کا ادا کرنا سہل
معلوم ہو اور اتباع سنت کے کسی وقت مشکل نجانے اور فقرا کی صحبت اختیار کرے اور خلق
سے خلق کرے اور محتاجون کو خیرات کرے اور مسلمانون کی مدد کرے اور اپنی اوقات
کی نگہداشت کرے اور فرمایا لوگون پر اپنے وہ گناہ ظاہر کرنا جس سے لوگ بدنام
ہین بدبختی کی علامت ہے اور فرمایا ولی وہ ہے جو اپنے حال سے فانی اور شاہد
حق سے باقی ہو اور اللہ اوس کا کفیل ہو اور اسے اپنی ذات پر اختیار نہو اور فرمایا
ولی اللہ کی یاد کے سپرد کرنے والا اور جسم خدمت خلق مین دینے والا عارف

اور فرمایا نیک گمان کرنا اللہ پر معرفت کی غایت ہی اور بدگمان کرنا نفس پر معرفت کی اصل ہی اور فرمایا جو ہمیشہ مالک حقیقی کے دروازے پر بسر کرتا ہی ضرور اوس پر دروازہ کشادہ ہوتا ہی اور فرمایا صابر واصل بحق ہوتا ہی اور فرمایا صاحب کرامت نہ ہو بلکہ صاحب استقامت ہو جاؤ کیونکہ نفس طالب کرامت اور حق طالب استقامت ہے اور فرمایا رضا عبودیت کا گھر ہے اور صبر اوس کی کنجی ہے اور تسلیم دالان ہے اور موت دروازے پر اور فراغت گھر مین اور راحت دالان مین ہے اور فرمایا بخل مین تین حرف ہین ب خ ل بے سے بلا اور خے سے خزان یعنے نقصان اور لام سے لوم یعنے ملامت ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت شیخ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ اور پر عہد اور صاحب ورع و تقویٰ تھے آپکے تصوف مین تصانیف بہت ہین اور آپ حجاز کے مشائخون مین سے تھے آپ حضرت جنید اور حضرت ابو سعید اور حضرت ابوالحسن نوری رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے لوگ آپ کو چراغ حرم کہتے تھے آپنے تمام عمر مکہ معظمہ مین بسر کی آپ شب کو بعد عشا کے نوافل مین صبح تک ایک قرآن ختم کرتے آپنے طواف کعبہ مین بارہ ہزار قرآن شریف ختم کیے ہین اور تیس برس تک آپ کعبہ کے پرنالے کے نیچے بیٹھے رہے اور اس زمانے مین آپ دن رات مین صرف ایکبار وضو کرتے اور اس تیس برس مین کبھی آپ نہین سوئے ہر وقت عبادت الٰہی کیا کرتے۔

نقل کیا ہی کہ نو عمری مین آپنے اپنی والدہ سے اجازت لیکر سفر حجاز اختیار کیا منزل مین آپ سو رہے تھے غسل کی ضرورت ہو گئی جب آپ بیدار ہوے خیال کیا کہ مین نے ماں سے کچھ عہد و پیمان نہین کیا ہے گھر لوٹ آے والدہ کو مکان

کے اندر کے دروازے کے قریب رنجیدہ بیٹھے دیکھا عرض کیا کیا آپ نے مجھے اجازت
نہین دی تھی انھون نے کہا کہ اجازت تو دیدی تھی لیکن مین گھر کونسے خالی دیکھ
نہین سکتی ہون اسلئے یہان بیٹھی ہون اور عہد کر لیا تھا کہ جبتک تم نہ آؤگی یہانسے
نہ اٹھونگی آپ نے ارادہ سفر ترک کرکے والدہ کی خدمت گذاری اختیار کی انکی وفات
کے بعد آپ نے سفر کیا ایک صحرامین دیکھا کہ ایک مردہ درویش قبر مین ہنس رہا ہی
آپنے کہا تو مردہ ہوکر ہنستا ہے اُس نے کہا اللہ کی محبت مین یہی حال ہوتا ہی
نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابو الحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ نے توکل کرکے سفر اختیار کیا
ایک صحرامین انھین خیال گذرا مین ایسا ہون کہ بے توشہ اور سواری کے سفر کرتا ہون
یکایک سنا کہ کوئی للکار کر کہ رہا ہی لا تحدث نفسک بالاباطیل نفس سے جھوٹ بات مت
کہہ جب پیٹھ پھر کر دیکھا تو حضرت ابوبکر کتانی تھے مینے توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوا
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ایکبار مجھے اپنے حال مین فتور معلوم ہوا مین نے جاکر طواف
کیا اور بہت عجز کے ساتھ دعا کی وہ فتور اللہ نے دفع کر دیا اور ایسا قرب مجھے عطا کیا کہ مین
دعا مانگنا بھی بھول گیا پھر حکم ہوا جب ہم تیرے دوست ہین تو تجھے مانگنے کی کیا حاجت
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف سے سوءظن اس
امر کا تھا کہ گو آپ حق پر تھے اور حضرت معاویہ باطل پر مگر چونکہ آپکی شان مین
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے لافتی الا علی فرمایا ہی تو جوانمردی کا مقتضی یہ
کہ آپ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیدیتے تاکہ اسقدر خونریزی جو ہوئی
ہوتی ایک شبکو مین نے صفا و مروہ مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو مع
خلفای اربعہ کے خواب مین دیکھا اور آپنے خلیفہ اول کی طرف اشارہ کرکے مجھسے
پوچھا یہ کون ہے مین نے عرض کیا یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ دوم کو
پوچھا مین نے عرض کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ سوم کو پوچھا مین

Marfat.com

عرض کیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ چہارم کیطرف اشارہ کرکے پوچھا یہ کون ہین مین اپنے دلی غبار کی وجہ سے شرمندہ ہوا اور گردن جھکالی پھر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغلگیر کرایا پھر حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مع تین صحابہ رضی اللہ عنہم کے تشریف لے گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجھ سے فرمایا آ ذ ہمین جبل بو قبیس پر لیچلین مین انکے ہمراہ وہان گیا اور دید کعبہ سے مشرف ہوا جب مین بیدار ہوا تو مین نے آپنے آپ کو جبل بو قبیس پر پایا اور وہ غبار جو میرے دلمین تھا باکل دور ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک شخص میرے ساتھ رہتا تھا اور میرے نفس کو اُسکا رہنا ناگوار تھا مین نے نفس کی مخالفت کی اور اوسکے ساتھ سلوک کرتا رہا ایک بار مین دو سو درم حلال کمائی کے لیکر اُسکے پاس گیا وہ عبادت مین مشغول تھا مینے اُسکے مصلے کے نیچے وہ درم رکھکر کہا کہ اسے تم اپنے صرف مین لانا اُسنے بہت غصہ سے میری طرف دیکھکر کہا جو وقت مین نے ستر ہزار دینار دے کر خرید اتو چاہتا ہی کہ مین اوس وقت کو دو سو درم پر تیرے ہاتھ بیچ ڈالون اپنے درم لے جا مجھے اسکی حاجت نہین ہی مجبوراً مین نے وہ درم اُٹھا لیے اور اُسکے پہلے کبھی مینے اپنی ایسی ذلت اور اُسکی ایسی عزت نہین دیکھی تھی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے ایک مرید نے حالت نزع مین یکایک آنکھین کھولکر کعبہ کی طرف دیکھنا شروع کیا فوراً ایک اونٹ نے ایسی لات ماری کہ دونون ڈھیلے اسکی آنکھون سے باہر نکل آئے اوسی وقت آپکو الہام ہوا کہ اس وقت اس کو دولت غیبی سے مکاشفہ حقیقی حاصل تھا اور صاحب کعبہ کے دیدار کے وقت کعبہ کو دیکھنا بے ادبی تھا اور اسنے کعبہ کی طرف نظر کی اُسکی سزا ملی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک بزرگ باب بنی شیبہ سے نکلکر آپکے پاس آئی اور کہا آپ

مقام ابراہیم مین کیون نہین چلتے اسلیے کہ وہان ایک بزرگ احادیث بیان کر رہے ہین آپ نے پوچھا وہ حدیث کوکس سے روایت کرتے ہین اُنھون نے کہا حضرت عبدالرحمن اور حضرت معمر اور حضرت زہری او حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اور یہ حضرات نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے آپنے فرمایا مین بے سند سن رہا ہون حَدَّثَنِی قَلْبِی عَنْ رَبِّی یعنی حدیث بیان کرتا ہی میرا قلب میرے رب سے اُنھون نے پوچھا اسکی کیا دلیل ہی آپنے فرمایا اسکی دلیل یہ ہی کہ تم خضر ہو حضرت خضر نے کہا ابتک میرا یہ خیال تھا کہ دنیا مین کوئی ولی ایسا نہین ہے جسے مین نہ جانتا ہون مگر آج معلوم ہو گیا کہ ایسے بھی اللہ کے ولی ہین جو مجھے جانتے ہین اور مین اُنھین نہین جانتا

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نماز پڑھتے تھے ایک چور آیا اور آپ کے کاندھے پر سے چادر اُتار کر بھاگا فوراً اُسکے دونون ہاتھ سوکھ گئے یہ حال دیکھکر وہ چور واپس آیا اور پھر چادر آپکے کاندھے پر ڈال دی جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو اوس نے معذرت کی آپ نے سبب پوچھا اس نے پورا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا مین اللہ کی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ مجھے نہ چادر لے جانے کی خبر ہوئی اور نہ واپس لانے کی پھر آپنے دعا فرمائی اُسکے ہاتھ صحیح ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مینے ایک صاحب جمال کو خواب مین دیکھکر پوچھا تو کون ہی اور کہان رہتا ہی اُسنے کہا مین تقویٰ ہون اور غمگینونکے دلمین رہتا ہون پھر مینے ایک بدصورت عورت کو خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہی اور کہان رہتی ہی اُسنے کہا مین معصیت ہون اور اہل نشاط کے دلمین رہتی ہون جب مین خواب سے بیدار ہوا تو عہد کیا کہ کبھی نشاط مین بسر نہ کرونگا بلکہ ہمیشہ غمگین رہونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک شب مین اکاون بار حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا اور ہر مرتبہ اُنسے تحقیق مسائل کی اور ایک

تب کو ادمین نے آپکو خواب مین دیکھکر عرض کیا ایسی کوئی ترکیب بتائیے کہ ہوا ہوس
مجھ سے دور ہو جائے آپنے فرمایا چالیس بار روزانہ اس دعا کو پڑھا کرو یا حیّ یا قیوم
یا لا الٰہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابداً ای حیّ اے
قیوم اے وہ کہ نہین ہو کوئی اللہ سوا تیرے مین دعا کرتا ہون تجھسے یہ کہ زندہ کر دے
میرے دل کو اپنے نور معرفت سے ہمیشہ کے لیے۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش نے آکر رو رو کر آپ سے بیان کیا کہ مجھ پر تین فاقی
گذرے تھے اور لوگون کے سامنے میرے نفس سے اس بھید کو ظاہر کر دیا ایک دن
مجھے راہ مین ایک درم پڑا ملا اُسپر لکھا تھا کیا اللہ تیری بھوک سے واقف نہ تھا جو
تونے لوگون سے شکایت کی۔

نقل کیا ہی آپنے فرمایا قیامت مین سوا اللہ کے کوئی مددگار نہوگا اسی طرح دنیا
مین بھی سوا اُسکے کسی کو اپنا مددگار نہ سمجھو اور فرمایا خلق کی الفت باعث عذاب
اور خلق کی صحبت باعث معصیت اور خلق سے میل جول کرنا باعث مذلت ہے
اور فرمایا زاہد اور سخاوت اور نصیحت سے زیادہ کوئی چیز فائدہ مند نہین ہے اور
فرمایا زاہد وہ ہے جو کچھ نہ پاوے اور شاد رہے اور مرتے دم تک یادِ الٰہی سے غافل
نہ رہے اور تکالیف پر صبر کرے اور رضاے الٰہی پر راضی رہے اور فرمایا تصوف
سراسر خلق ہے جس مین خلق زیادہ ہوگا تصوف زیادہ ہوگا اور فرمایا صوفی
ظاہر مین گرفتار اور باطن مین آزاد ہے اور فرمایا یقین فراست ہے اور دیدار الٰہی
ایمان ہے اور فرمایا محبت ایثار ہی محبوب کے لیے اور فرمایا صفوت اور مشاہدت
کا نام تصوف ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے جو عبادت کو گناہ سمجھے اور فرمایا استغفار
ایک توبہ ہے اور توبہ اسم ہے جامع چھ معنون کو ایک گذشتہ گناہ پر شرمندہ ہونا
دوسرے پھر گناہ نہ کرنے کا قصد کرنا تیسرے جو حقوق اللہ کے ضائع ہوگئی ہون

Marfat.com

انھیں پورا کرنا چوتھے جو حقوق العباد ضائع ہو گئی ہوں انھیں پورا کرنا پانچویں گوشت اور چربی جو حرام نوالوں سے جسم پر بڑھی ہوئے گھلانا چھٹے جسم کو عبادت سے تکلیف دینا جیسا پہلے مصیبت سے راحت پاچکا ہے اور فرمایا اول وجد حلاوت اور میانہ تلخ اور آخر بیماری ہے اور فرمایا توکل در اصل علم کی اتباع کا نام ہے اور کامل یقین حاصل کرنا توکل ہے فرمایا سب سے اچھی عبادت حیا ہے اور فرمایا عبادت سے معرفت الٰہی حاصل کرنا اچھا ہے اور فرمایا ذکر حق غذائے روحی ہے اور فرمایا جب بندہ دعا کرتا ہے اللہ باب مغفرت کھولدیتا ہے اور فرمایا حرص ترک کرکے قناعت اختیار کرنیوالا عزت اور مروت حاصل کرتا ہی اور فرمایا جب بندہ خدا کا محتاج بنتا ہی وہ اسکی حاجت روائی کرتا ہے اور فرمایا غفلت پر افسوس کرنا اور ترک نفس کو تمام عبادتوں سے فاضلتر ہے اور فرمایا بندگی عمل صالحہ کو کہتے ہین اور فرمایا دنیا کو اللہ نے آزمائش پر اور بہشت کو تقوی پر تقسیم کیا ہے اور فرمایا جبتک بجد نیند نہ آئے نہ سو اور جبتک خوب بھوک نہ لگے نہ کھا اور جبتک ضرورت سخت نہو نہ بول اور فرمایا شہوت دیو کی مہار ہے جس نے اسکو زیر کیا گویا دیو کو زیر کیا اور فرمایا تن سے دنیا مین اور دل سے آخرت مین رہ اور فرمایا عمل کی توفیق کا اللہ سے طالب ہو اور فرمایا ان تین چیزون پر دین کی بنیاد ہے ایک حق دوسرے عدل تیسرے صدق حق اعضا پر ہے تمام اعضا سے اللہ کی یاد کر عدل دل پر ہے یعنی دل سے اچھائی اور برائی کی تمیز کر صدق عقل پر ہے یعنی عقل سے اللہ کو پہچان اور فرمایا وجود اللہ کی جانب سے اللہ کا شہود حاصل ہونے کو کہتے ہین اور فرمایا اللہ کی ایک ہوا ہی جسے باد صبح کہتے ہین اسکا مسکن زیر عرش ہے اور وہ سحر کے وقت دنیا مین پھرتی ہے اور اسکے بندون کی زاری اور استغفار کو اپنے ساتھ لے جاکر اللہ کے حضور مین پیش کرتی ہے اور فرمایا تحمل استغفار مین شکر کرنا اور تحمل شکر مین استغفار

بتاتے ہیں
نقل کیا ہے کہ وفات کے قریب لوگوں نے پوچھا آپ کو مراتب کیونکر حاصل ہوئے
آپنے فرمایا مین نے چالیس برس تک دل کی دربانی کی اور سوا خدا کی یاد کے کسیکو
اسمین آنے نہین دیا یہانتک کہ میرا دل سوا خدا کے سبکو بھول گیا پھر فرمایا اگر میرا
آخری وقت نہوتا تو ہرگز مین اس بھید کو بیان نکرتا پھر انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۶ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشائخ کے شیخ تھے آپکو طریقت
مین اجتہاد حاصل تھا آپکے فضائل کا بیان کرنا محال ہی آپکے بعد فارس مین کوئی
آپکا مثل نہین ہوا آپ خاندان شاہی سے تھے آپنے تن تنہا بہت سفر کیے ہین
اور حضرت رویم اور حضرت جریری اور حضرت ابن عطا اور حضرت جنید اور حضرت
منصور حلاج رحمہم اللہ کو دیکھا ہی۔ آپکو ابتدا ہی سے عبادت الٰہی کا شوق تھا اکثر شام
سے صبح تک آپنے ایکہزار رکعت نماز پڑھی ہے اور اکثر آپ ایک رکعت مین دس ہزار
بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے بیس برس تک آپنے ٹاٹ کا لباس پہنا ہے آپکا
دستور تھا کہ ہر سال مین چار چلے کھینچتے جسدن آپنے وفات فرمائی تو چالیس چلے
برابر آپنے کھینچے تھے اور آخری چلہ مین وفات فرمائی۔ آپکو خفیف اسلیے کہتے
ہین کہ روزانہ شام کو افطار کے وقت آپ سات منقی سے زائد تناول نہ فرماتے
ایکبار افطار کے وقت آپکے خادم نے آٹھ منقی آپکے سامنے رکھدیے اسلیے کہ
آپ ضعیف بہت ہوگئے تھے آپنے بغیر گنے تناول فرمالیے اُس شب کو عبادت
مین آپکو مثل اور راتون کے لطف نہین آیا جب آپکو واقعہ معلوم ہوا تو آپ خادم
سے بہت ناراض ہوے اور اُس خادم کو معزول کرکے دوسرا خادم رکھا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ کبھی آپنے اتنا مال اپنے پاس نہین رکھا جسپر زکوۃ واجب ہوتی آپ فرماتے ہین ایک بار مین حج کو چلا ڈول رسی میرے پاس تھا راہ مین مجھے پیاس معلوم ہوئی ایک چشمہ نظر آیا کہ ہرن اُس سے پانی پی رہے ہین جب مین اُسکے قریب گیا تو پانی نیچا ہو گیا مین نے درگاہ حضرت رب العزت مین عرض کیا اے اللہ کیا ہرن سے بھی میرا رتبہ کم ہے ندا ہوئی کہ ہرن کے پاس ڈول رسی نہین تھی اسلئے ہمنے خود پانی کو اُسکے قریب کر دیا تمھارے پاس ڈول رسی ہے اسلیے پانی کو تمسے دور کر دیا یہ سنکر مجھے عبرت ہوئی اور مین نے ڈول رسی پھینکدی اور آگے بڑھا پھر ندا ہوئی کہ ہمنے فقط تمھارا صبر آزمایا تھا اب پلٹو اور پانی پیو مین پھر اُس چشمہ پر گیا اور دیکھا کہ اوپر تک اُسکا پانی بہ رہا ہے مین نے وضو کیا اور پانی پیا اور اسی وضو سے مدینہ منورہ مین داخل ہوا پھر مکہ معظمہ مین آکر حج کیا اور واپس ہوا بغداد مین آیا جامع مسجد مین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھے دیکھتے ہی کہا اگر تھوڑا صبر تم اور کرتے تو پانی تمھارے قدمون سے بہنے لگتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایام جوانی مین ایک شخص نے میری دعوت کی اور مجھے اپنے گھر لیگیا کھانا تیار تھا لیکن گوشت سڑ گیا تھا میرا دل نہین چاہتا تھا کہ اُسے کھاؤن مگر وہ شخص لقمے بنا بنا کر مجھے کھلا رہا تھا اور مین اوسکی دلشکنی کرنا پسند نہین کرتا تھا جب اُسکی نظر میرے چہرے پر پڑی جانگیا وہ بھی شرمندہ ہوا اور مین بھی۔ مین باہر آیا اور حج کا ارادہ کر کے لوگون کے ہمراہ چلا قادسیہ مین پہونچکر ہملوگ راہ بھول گئے اور کئی دن کچھ کھانیکو بھی میسر نہین آیا بدرجہ مجبوری ہمارے ساتھیون نے ایک کتا چالیس دینار کو مول لیکر ذبح کیا اور بھونا مجھے بھی دیا کہ کھاؤ مجھے اُس میزبان کی خجالت یاد آگئی اُسیوقت توبہ کی پھر راہ مل گئی پھر جب مین حج کر کے واپس آیا تو اُس میزبان کو تلاش کر کے معذرت کی کہ اوس دن تیرے یہان سڑا ہوا گوشت کھانا

مجھے ناگوار ہوا تھا اور سفر مین بھوک کی وجہ سے کتے کا گوشت کھانے پر مستعد ہو گیا تھا
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے سنا کہ مصر مین ایک جوان اور ایک ضعیف مدت
سے مراقب ہین مین اُنکے پاس گیا اور سلام کیا اُنھون نے جواب بھی نہ دیا پھر سلام
کیا پھر جواب نہ پایا تیسری مرتبہ مین نے اُنھین قسم دیکر کہا کہ میرے سلام کا جواب دو
جوان نے سر اُٹھاکر جواب سلام دیا اور کہا اے خفیف دنیا تھوڑی ہے اور تھوڑی سی
تھوڑی باقی ہی اس تھوڑی سے بڑا حصہ حاصل کر معلوم ہوتا ہی کہ تو بے فکر ہے اسی لیے
میرے سلام کو آیا ہی پھر سر جھکا لیا اوسوقت مین بھوکا پیاسا تھا لیکن اُنکے اس کہنے
سے بھوک پیاس سب جاتی رہی پھر مین نے اُنکے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی پھر مین نے
اُن جوان سے کہا مجھے نصیحت فرمائیے اُسنے جواب دیا ہم اہل مصیبت ہین نصیحت کے
لیے ہماری زبان ہی نہین ہے بلکہ چاہتے ہین کوئی ہمین نصیحت کرے باصرار تمام اُنھون
نے کہا کہ ایسے شخص کی صحبت اختیار کر کہ اوسکا دیدار تجھے اللہ کی یاد دلائے اور تجھے اپنی
عمل کی زبان سے عامل بنائے نہ گفتار کی زبان سے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے صحرای روم مین دیکھا کہ ایک راہب کی لاش کو
لوگون نے جلایا اور اُسکی راکھ اندھونکی آنکھون مین لگائی وہ بینا ہو گئے اور جس بیمار نے
کھائی اچھا ہو گیا مجھے خیال پیدا ہوا کہ انکا مذہب تو باطل ہے پھر یہ بات انہین
کیونکر حاصل ہوئی اُسی شب کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب مین
فرمایا اے خفیف مذہب باطل مین صدق و ریاضت کا یہ اثر ہے اب تو خود خیال
کر کہ مذہب حق مین اسکا کیا اثر ہوگا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار اور آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ
فرماتے ہین کہ راہ سلوک کو جاننے والا اگر اُس راہ کو اختیار نہ کرے گا تو قیامت مین
سخت تر عذاب مین گرفتار ہوگا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپنے اتباع سنت کی غرض سے ارادہ کیا کہ پاؤن کے انگوٹھون کے
کھڑے ہو کر نماز پڑھین لیکن نہ پڑھ سکے شب کو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب
دیکھا کہ آپ فرما رہی تھے انگوٹھون پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا خاص میرے لیے تھا تم الیا
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگ پریشان حال
اتنے مین ایک لڑکا آیا اور اسنے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور آناً فاناً مین پل صراط
پر سے گذر کر اپنے باپ کو جنت مین لے گیا جب آپ بیدار ہوئے اسی وقت نکاح
کیا نکاح کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا آپ نے اپنی بی بی سے کہا
میری مراد پوری ہو گئی اگر تو کہے تو طلاق دے دون۔
نقل کیا ہی کہ آپنے چار سو نکاح کیے تھے دو دو تین تین کر کے اسلیے کہ عورتین آپ
نکاح کی طالب رہتی تھین۔ مگر ایک عورت جو وزیر کی لڑکی تھی چالیس برس تک آپ
نکاح مین رہی ایکدن جو عورتین اس زمانے مین آپکے نکاح مین تھین ایک جگہ
ہوئین اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شیخ تمھارے ساتھ خلوت مین صحبت کرتے
یا نہین سب نے کہا کبھی انھون نے ہمسے صحبت نہین کی پھر یہ رائے ہوئی کہ وزیر
لڑکی سے پوچھنا چاہیے کیونکہ وہ عرصہ سے آپکے نکاح مین ہی اسنے پوچھا انھو
بیان کیا کہ جسدن آپ میرے یہان آتے ہین مجھے پہلے سے اطلاع کر دیتے
مین آپکے لیے عمدہ عمدہ کھانا پکاتی ہون اور اپنا سنگار بناؤ کرتی ہون پہلی
جب آپ میرے یہان تشریف لائے تو مین نے کھانا آپکے سامنے رکھا تھوڑی دیر
آپ مجھے دیکھا کیے پھر میرا ہاتھ اپنی بغل مین لے کر اپنے پیٹ اور سینہ پر پھیرا
پیٹ پر اٹھارہ گرہین پڑی ہوئی تھین آپنے فرمایا یہ سب صبر کی گرہین ہین
برابر لگاتا چلا جاتا ہون ایسی صورت سے اور ایسے کھانے سے کہ تو مجھے دکھا
اور سامنے لاتی ہے پھر اٹھ گئے اور دوبارہ دریافت کرنیکی کبھی مجھے جرأت نہین

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپکے دو مرید تھے جنکا احمد نام تھا فرق کے لیے لوگ ایک کو احمد کہہ اور دوسرے کو احمد مہ کہتے تھے اور آپ احمد کہہ پر زیادہ شفقت فرماتے تھے حالانکہ بظاہر احمد مہ ریاضت وعبادت بہت کرتا تھا لوگونکو یہ امر برا معلوم ہوتا تھا کہ جو عبادت وریاضت زیادہ کرتا ہی آپ اُسپر کم شفقت کرتے ہین آپنے لوگون کے خیال پر واقف ہوکر ایکدن مجمع مین احمد مہ سے کہا کہ اونٹ کو چھت پر باندھ آؤ اُسنے کہا حضرت اونٹ چھت پر کیونکہ جا سکتا ہے پھر آپنے احمد کہہ سے یہی کہا وہ کمر باندھکر آمادہ ہوگیا اور اونٹ کے پیٹ کے نیچے جاکر دونون ہاتھون سے اُٹھانا چاہا لیکن کہان اونٹ کہان آدمی اُسے حرکت بھی نہوئی آپنے فرمایا بس اب چلے آؤ وہ چلا آیا آپنے اور مریدون سے کہا دیکھو ظاہر وباطن مین یہ فرق ہوتا ہی احمد کہہ دل سے میرا مطیع اور احمد مہ ظاہر مین اطاعت کرتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک مسافر سر سے پاؤن تک سیاہ لباس پہنے ہوے آپکے پاس آیا آپنے سیاہ لباس پہننے کا سبب پوچھا اُسنے کہا میرے فرمانروا یعنی نفس اور ہوا مر گئے ہین اسی لیے لباس ماتمی پہنے ہون پھر کہا اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو جسنے اپنی خواہش کو خدا بنایا ہی آپنے حاضرین محفل سے کہا اُسے باہر نکالدو لوگون نے نکال دیا پھر فرمایا بلالو لوگون نے بلالیا اسیطرح ستر بار آپنے اُسے نکلوایا اور بلوایا مگر وہ ذرا بھی رنجیدہ نہوا آخر مین آپنے فرمایا واقعی یہ لباس تمہارے لیے زیبا ہی کہ ستر بار کی ذلت وخواری سے تمہین رنج نہین ہوا۔

نقل کیا ہی کہ دو صوفی دور دراز کا سفر کرکے آپکی زیارت کو آئے جب خانقاہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ آپ بادشاہ کے دربار مین ہین اُن دونون کو خیال پیدا ہوا کہ کیسے صوفی ہین جو بادشاہ کی مصاحبت کرتے ہین پھر بازار مین جاکر سیر کرنے لگے ایک درزی کی دوکان ملی دونون وہان بیٹھ گئے اور خرقہ کی جیب پھٹی ہوئی تھی درزی کو خرقہ سینے کو دیا اسی اثنا مین درزی کی قینچی کھو گئی اُسنے ان دونونکو چور سمجھکر کوتوال کے

Marfat.com

پیش کیا کوتوال مجرمونکی طرح سے انھیں دربار شاہی مین لایا اور ماجرا بیان کیا بادشاہ نے ان دونو کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اسوقت حضرت عبد اللہ خفیف دربار مین موجود تھے آپنے بادشاہ سے کہا ان دونوں کو چھوڑ دو در اصل یہ بے قصور ہین اور انھون نے قینچی نہین چرائی ہے بادشاہ نے آپکے فرمانے سے رہا کر دیا پھر آپ ان صوفیون سے ملے اور کہا مین بادشاہ کے دربار مین انھین کامونکے لیے آتا ہون وہ دونون اپنے خیال فاسد پر نادم ہوے اور معذرت چاہی اسکے بعد آپکے مریدون مین داخل ہوے واقعی جو کوئی اللہ کے خاص بندون سے بد اعتقاد ہوتا ہے اسیطرح بلا مین گرفتار رہوتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک مسافر آپکے یہان آیا اور شب کو اسے دست آنا شروع ہوے پچھلی رات تک پچاس بار آپ اسکو پاخانے لیگئے پھر اتفاق سے آپکی آنکھ لگ گئی اور اسے پاخانہ معلوم ہوا آپکو آواز دی آپ سورہے تھے جواب نہ دیا وہ مسافر زور سے چلایا اور کہا او شیخ کہا چلا گیا تجھپر لعنت ہو آپ جاگ پڑے اور طشت لیکر ڈرتے ڈرتے اسکے قریب گئے۔ آپکے مریدون نے آپسے کہا یا حضرت اسنے تو کہا تجھپر لعنت ہو اور آپ اسقدر اسکا لحاظ فرما رہے ہین آپ نے کہا اللہ نے بری بات سننے کے لیے مجھے کان نہین دیے ہین مین نے سنا کہ وہ کہتا ہے تجھپر رحمت ہو۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی نے ملائکہ اور جن اور انسان کو پیدا کیا پھر عصمت اور کفایت اور حیلت کو پیدا کیا۔ اور حکم دیا کہ ہر قوم ایک ایک چیز ان مین سے اختیار کرے ملائکہ نے عصمت کو اور جنون نے کفایت کو اختیار کیا مگر انسان کو حیلت پسند آئی اور اسیکو اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ انسان حیلہ بازی بہت کرتے ہین اور فرمایا پہلے صوفی دیو پر غالب رہتے تھے اور اب دیو صوفی پر غالب رہتا ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ صوف صفا پہنے یعنی اون صفائی باطن پر پہنے اور دنیا کو ترک کرے اور نفس پر جفا کرے اور فرمایا دنیا سے پاک جانا راحت ہے اور فرمایا تقدیر پر

Marfat.com

صبر کرنا اور مصائب اٹھانا تصوف ہے اور فرمایا رضا کی دو قسمین ہن ایک رضا بتدبیر
بین حق کے ساتھ دوسری رضا حق سے حق کی تقدیر مین اور فرمایا کشف غیب کی تصدیق
کرنا ایمان ہی اور فرمایا ترک راحت اور رنج دائمی کو ارادت کہتے ہین اور فرمایا وصل یہ
ہی کہ محبوب سے ایسا اتصال ہو کہ سوا اُسکے کسی کی یاد نہ ہے اور فرمایا عاجز بنکر سوال کرنا
انبساط ہے اور فرمایا نفس اور دنیا اور شیطان سے دور رہنا تقوے ہے اور فرمایا خدا کی
عبادت سے نفس کو توڑنا ریاضت ہی اور فرمایا جس چیز پر قابو نہین اُسکا طلب نکرنا
اور جس چیز پر قابو ہے اس سے بے پروا رہنا قناعت ہے اور فرمایا اندوہ
اور رنج تن کو خوشی سے باز رکھتا ہی اور فرمایا مال و دولت کو ترک کرنا زہد ہی اور فرمایا امید
وصل الٰہی پر شاد رہنا رجا ہے اور فرمایا صفات سے باہر آنا فقر ہی اور فرمایا حقیقت کا یقین
اسرار ہی اور فرمایا تمام کام اللہ کے سپرد کرنا اور مصیبت پر صبر کرنا عبودیت ہی اور فرمایا
درویشی کو ظاہر کرنا بُرا ہی اور فرمایا درویشی یہ ہی کہ اگر اللہ دے تو کھائے اور شکر
کرے اگر ندے تو نہ کھائے اور صبر کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے مرتے وقت خادم کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے
ہاتھ رسی سے باندھنا اور طوق گلے مین ڈالنا اور قبلہ کے رُخ بٹھانا تاشاید اللہ مجھے
بخشدے کیونکہ مین نے اُسکے بہت گناہ کیے ہین وفات کے بعد خادم نے حسب وصیت
عمل کرنے کا ارادہ کیا ہاتف غیبی نے آواز دی او بے ادب دبا کر تو ہمارے عزیز کو
خوار کرنیکا قصد نکر وہ اپنے ارادے سے باز رہا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ عصر اور برگزیدۂ دہر تھے آپکو تمام علوم ظاہری و
باطنی مین اعلیٰ درجے کا کمال حاصل تھا آپنے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبت پائی ہے۔ آپ ادب سے بیحد واقف تھے خود آپکا ارشاد ہے کہ میں نے بیس برس تک
کبھی خلوت میں بھی پاؤں نہیں پھیلائے اللہ کے ادب کی وجہ سے۔

نقل کیا ہے کہ ایک برس آپ نے اسطرح مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی کہ بلحاظ ادب
نہ سوئے نہ بات کی نہ دیوار کا تکیہ لگایا نہ پاؤں پھیلائے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ
نے آپسے پوچھا کہ ایسے سخت امور کا تحمل آپسے کیونکر ہوتا ہے آپ نے فرمایا میرے صدق
باطن نے میرے ظاہر کو اس کی برداشت کی قوت دیدی ہے۔ مذکور ہے کہ بعد وفات
حضرت جنید بغدادی آپ کو لوگوں نے انکا قائم مقام کیا۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا ایکبار عصر کے وقت ایک شخص ننگے پاؤں بال کھولے ہوئے
آیا وضو کیا اور نماز پڑھی پھر نماز مغرب تک سر جھکائے بیٹھا رہا جب میں نماز مغرب پڑھنے لگا
اُس نے بھی نماز پڑھی بعد نماز پھر سر جھکا کر بیٹھ گیا اُس شب کو صوفیوں کے خلیفہ کے یہاں
دعوت تھی میں نے اُس شخص سے بھی کہا اُس نے کہا مجھے خلیفہ سے کچھ کام نہیں ہے
البتہ اگر تمہارا جی چاہے تو مجھے تھوڑا سا حلوا لا دو میں سمجھا شاید یہ شخص نو مسلم ہے اور اُسکے
کہنے پر کچھ توجہ نہ کی پھر میں دعوت میں گیا جب وہاں سے آیا تو دیکھا وہ اُسیطرح سر جھکائے بیٹھا ہی
میں سو رہا خواب میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور
حضرت موسے کلیم اللہ علیہما السلام آپکے داہنے بائیں جانب ہیں اور بیس ہزار ایک سو
انبیا ہمراہ ہیں جب میں آپکے سامنے گیا آپنے میری طرف سے منھ پھیر لیا میں نے سبب پوچھا
آپ نے فرمایا ہمارے ایک دوست نے تجھ سے حلوا مانگا اور تو نے اُسکے قول پر توجہ بھی
نہ کی ٹال گیا میں خواب سے چونک پڑا دیکھا تو وہ بزرگ خانقاہ سے اُٹھے اور باہر
جا رہے ہیں میں نے کہا ذرا رک جائیے میں حلوا لاتا ہوں اُنھوں نے کہا بیس ہزار ایکسو
پیغمبر کی سفارش کے بعد تو حلوا کھلانے کو کہتا ہے پہلے کہاں تھا یہ کہکر وہ بزرگ چلے
گئے جب سے میں اُنھیں تلاش کر رہا ہوں مگر اب تک نہیں ملے۔

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ جامع مسجد بغداد مین ایک بزرگ رہتے تھے کہ ہمیشہ ایک ہی لباس پہنے رہتے آپنے اُنسے اسکا سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایکبار مین نے خواب دیکھا کہ جنت مین ایک جماعت عمدہ لباس پہنے ہوے دسترخوان پہ بیٹھی ہے مین بھی وہان بیٹھ گیا ایک فرشتہ نے مجھے وہان سے جبرًا اُٹھا دیا اور کہا تو یہان بیٹھنے کے لائق نہین ہے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے تمام عمر ایک ہی لباس پہنا ہے اُسیدن سے مین نے عہد کرلیا ہی کہ سوا ایک لباس کے کبھی دوسرا نہ پہنونگا۔

نقل کیا ہے کہ آپ وعظ کہہ رہے تھے ایک جوان نے کہا میرا دل گم ہوگیا ہی دعا کیجیے کہ ملجاے آپنے فرمایا ہم سب لوگ خود اسی مین مبتلا ہین اور فرمایا قرن اول مین معاملہ دین پر تھا قرن دوم مین معاملہ وفا پر تھا قرن سوم مین معاملہ مروت پر تھا قرن چہارم مین معاملہ حیا پر تھا اب نہ دین ہی نہ وفا نہ مروت نہ حیا بلکہ اب ہیبت پر سب کا معاملہ ہی اور فرمایا نفس کی اتباع کرنیوالا قیدی ہی اور فرمایا دلکا اصلی کام قربت حق اور مشاہدہ صنعت ہی اور فرمایا صبر یہ ہی کہ نفس کی راحت کے لیے محنت اور نعمت مین فرق نہ کرے اور فرمایا صبر بلا پر سکون کو کہتے ہین اور فرمایا اخلاص شجر یقین کا پھل اور ریا شک کا ثمر ہے اور فرمایا بڑا شکر یہ ہی کہ بندہ شکر ادا کرنے سے اپنے کو عاجز دیکھے اور فرمایا عزلت زحمتونسے باہر نکلنا ہی اور فرمایا عوام کی جنگ نفس کی وسوسون سے اور ابدال کی فکر سے اور زہاد کی شہوات سے اور تائب کی لغزش سے اور مریدکی جنگ حظ سے ہوتی ہی اور فرمایا ایمان کی سلامتی اور دین کا نتیجہ اور تن کی درستی تین عمل مین ہی ایک کفایت کرنا دوسرے منہیات سے پرہیز کرنا تیسرے غذا کم کھانا کفایت کرنیوالے کا باطن درست ہوتا ہی اور منہیات سے بچنے والے کا باطن روشن ہوتا ہی اور غذا کم کھانے والے کا نفس محنت کش ہوجاتا ہی اور فرمایا اصول کا جاننا فروع کے سننے پر موقوف ہی اور فروع کا درست کرنا اصول کی مطابقت پر منحصر

Marfat.com

ہے اور مشاہدہ اور وصول کیطرف راہ نہیں ملتی جبتک اس چیز کی تعظیم نہ کرے جسکی اللہ
نے تعظیم کی ہے اور فرمایا جس بندہ کو اللہ اپنے انوار سے زندہ کرتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا
اور عارف ابتدا ہی میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور عوام تکلیف میں اور فرمایا جب نبی
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حق سے حق کو مشاہدہ فرمایا تو حق کے ساتھ حق نے بغیر
زمان و مکان کے باقی ہو گئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا حضور حاصل
ہوا کہ وہ زمان و مکان سے مبرا ہو گئے اللہ تعالیٰ کی اوصاف میں رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ عجیب شان کے بزرگ تھے آپکے واقعات عجیب و غریب
ہیں آپکا طرز آپ ہی کے لیے مخصوص تھا آپ سوز و اشتیاق میں غرق تھے آپکے
تصانیف عبارات مشکلہ اور کلمات معلقہ میں بعید ہیں اکثر صوفیہ نے آپکا انکار کیا ہے
اور کہا ہے کہ یہ تصوف سے واقف نہیں مگر حضرت ابن عطاء اور حضرت عبداللہ خفیف
اور حضرت شبلی اور حضرت ابوالقاسم نصر آبادی اور اکثر متاخرین رحمہم اللہ نے آپکو
اعلیٰ درجہ کا صوفی کہا ہے حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر اور حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی
اور حضرت شیخ ابوعلی فارمدی اور حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ آپکی
باتیں سراسر راز تھیں اور بعض نے آپکے بارے میں بالکل سکوت اختیار کیا ہے جیسے
استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اگر منصور مقبول تھے تو خلق
کے انکار سے مردود نہیں ہو سکتے اور اگر مردود تھے تو خلق کے کہنے سے مقبول نہیں
ہو سکتے بعض آپکو جادوگر کہتے ہیں اور بعض ظاہر بینوں نے آپکو کافر کہا ہے اور
بعض کا قول ہے کہ آپ اصحاب حلول سے تھے اور بعض کا مقولہ ہے کہ آپکا تکیہ اتحاد
پہ تھا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو ذرا بھی توحید سے واقف ہوگا وہ

Marfat.com

پھر کہ اب یہ خیال حلول اور اتحاد کا نکلیگا اور اسکا قائل خود توحید سے ناواقف ہے اسکو مفصل بیان کرنے کے لیے ایک بڑی کتاب چاہیے ہی بغداد مین کچھ زندیقوں کی ایک جماعت نے حلول اور اتحاد کے خیال مین گمراہ ہو کر اسبات کا دعوی کیا کہ ہم حلاجی ہین حالانکہ وہ آپکے کلام ہی کو نہین سمجھے اور اصل یہ ہی کہ اس واقعہ مین تقلید شرط نہین جسے اللہ یہ رتبہ دے وہی پا سکتا ہی مجھے بڑا افسوس ہے کہ لوگ درخت سے صدای انی انا اللہ کو جائز سمجھتے ہین اور انکی زبان سے انا الحق کہنے کو خلاف شرع سمجھتے ہین دوسرے سمجھنا چاہیئے کہ جسطرح اللہ تعالی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے کلام کیا اسیطرح آپکی زبان سے کلام کیا یہی خیال ایسا ہی جو حلول اور اتحاد تمام خیالات واہیہ کو دور کر رہا ہی اور بعض کہتے ہین حسین بن منصور حلاج اور ہین اور حسین منصور ملحد دوسرے ہین کیونکہ حسین ملحد بغداد کا رہنے والا اور محمد زکریا کا استاد اور ابو سعید قرمطی کا رفیق تھا وہ البتہ جادوگر تھا اور شہر واسط مین اسکا نشو ونما ہوا حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ کا قول ہی کہ حسین بن منصور حلاج عالم ربانی ہین اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مجھ مین اور منصور حلاج مین سوا اس فرق کے کوئی فرق نہین ہی کہ لوگون نے مجھے دیوانہ سمجھکر چھوڑ دیا اور انہین عاقل خیال کر کے ہلاک کیا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگر درحقیقت حسین بن منصور مطعون ہوتے تو ہرگز یہ دونون بزرگ انکی شان مین ایسے کلمات نہ فرماتے اور ہمین انکی صوفی ہونے پر انہین دو بزرگون کی گواہی کافی ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت منصور ابتدا مین ہمیشہ عبادت اور ریاضت مین عمر بسر کی آپ میدان توحید مین بصورت اہل صلاح پابند شرع و مطیع سنت تھے گو انا الحق خلاف شریعت بات ہی لیکن تو بھی آپکو بدعتی نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ اس قول کا قائل درحقیقت اللہ ہی تھا صوفیہ فرماتے ہین کہ بعض شبلی کے آپکے قائل نہین ہین درحقیقت اصل انکا قول صوفیونکی

مثل نہ تھا بلکہ حاسدون کی طرح کا کلام مہمل تھا جسکا اختیار کرنا عقلمندی سے دور ہی ہے رحمۃ اللہ علیہ
نقل کیا ہی کہ آپ پہلے تستر مین آئے اور دو برس حضرت عبد اللہ تستری کی صحبت
مین رہے پہلا سفر جب آپنے کیا تھا تو آپکی عمر اٹھارہ سال کی تھی پھر تستر سے آپ بصرے
مین آئے پھر بصرے سے آپ دو جرقہ مین داخل ہوے اور وہان ڈیڑھ برس تک آپ حضرت
عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے اور یہان حضرت یعقوب قطع نے
آپکے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر جب حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ
آپسے ناراض ہوے تو آپ بغداد مین حضرت جنید کے پاس چلے آئے اور حضرت
عمرو بن عثمان مکی کی ناراضگی کا سبب آگے بیان ہوگا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
آپکو خلوت اور سکوت یعنی چپ رہنے کی تعلیم فرمائی چندروز آپنے وہان فیض حاصل کیے
پھر حجاز تشریف لے گئے اور ایک سال تک وہان رہے اسکے بعد جماعت صوفیہ کے
ہمراہ پھر بغداد مین آئے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا جسکا انھون
نے جواب نہین دیا اور فرمایا کہ تو بہت جلد لکڑی کا سر سرخ کریگا یعنی سولی پر چڑھے گا
آپنے فرمایا جب مین سولی پر چڑھونگا تو آپ بھی لباس اہل ظاہر اختیار کرینگے جیسا
منقول ہی کہ جب تمام علمانے فتویٰ دیا کہ حسین منصور دار کے قابل ہے خلیفہ نے
کہا گو تمام علما کے دستخط ہین مگر جبتک حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بغدادی اسپر دستخط
نکرینگے مین منصور کو سولی ندونگا جب یہ خبر حضرت جنید کو معلوم ہوئی آپ مدرسہ مین
تشریف لیگئے اور علماء ظاہر کا لباس پہنکر اس استفتا پر لکھا نحن نحکم بالظاہر یعنی
ہم حکم کرتے ہین ظاہر پر اور حال ظاہر مین منصور دار کے قابل ہی کہتے ہین کہ جب حضرت
جنید نے حضرت منصور کو مسئلہ کا جواب نہین دیا تو آپ ایسے ناراض ہوگئے کہ بغیر
ملے اپنی بی بی کو ساتھ لیکر تستر چلے گئے اور ایک سال تک وہان قیام کیا وہان کے لوگ
ویسے آپکے معتقد ہوگئے لیکن آپکا دستور تھا کہ اہل ظاہر کا پاس نکرتے ان جاہلے اکثر

لوگوں نے آپ پر حسد کیا دوسرا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی مذمت اہل خورستان کو لکھکر لوگوں کو آپکا دشمن بنا دیا اور اس بات سے خود آپ کو بھی ملال ہوا پھر آپنے لباس صوفیہ اتار کر دنیا داروں کا لباس پہنا اور اہل دنیا ہی میں رہنے لگے پانچ سال تک آپ ہمدان و ستر میں مقیم رہے اور کبھی ایران اور کبھی توران اور کبھی نیمروز اور کبھی سیستان اور کبھی کرمان میں رہنے لگے پھر آپ فارس میں آئے اور اہل فارس کو نفیس کتابیں تصنیف کر کے دیں اور لوگوں کو نصیحت کرنا شروع کیا اسقدر آپنے وہاں اسرار بیان کیے کہ لوگ آپکو حلاج الاسرار کہنے لگے پھر آپ بصرے گئے اور لباس صوفیہ اختیار کر کے مکہ معظمہ تشریف لیگئے راہ میں اکثر صوفیوں سے آپنے ملاقات کی جب مکہ معظمہ میں پہونچے تو حضرت ابو یعقوب رح نہرجوری نے آپکو ساحر کہنا شروع کیا پھر آپنے بصرے میں آکر ایکسال قیام کیا اور وہاں سے اہواز گئے پھر آپ ہندوستان میں تشریف لائے پھر خراسان اور ماوراء النہر ہوتے ہوئے ماچین میں جاکر لوگوں کو ہدایت شروع کی اہل ہند آپکو ابوالغیث اور اہل چین ابوالمعین اور اہل خراسان ابوالمہیر اور اہل فارس ابو عبداللہ زاہد اور اہل ترکستان حلاج الاسرار اور اہل بغداد مصطلم اور اہل بصرہ مخبر کے لقب سے آپکو یاد کرتے تھے آپ مکہ معظمہ جاکر دو برس رہے جب وہاں سے واپس آئے تو آپکی حالت ایسی بدل گئی کہ آپکا کلام کسیکی سمجھ میں نہیں آتا تھا جس ملک میں آپ جاتے لوگ آپکو نکالدیتے آپنے ایسی تکالیف اٹھائے ہیں کہ کسی دوسرے صوفی نے نہیں اٹھائے۔ ایکبار آپکا روئی کے ڈھیر کیطرف ہوا آپنے اشارہ فرمایا خود بخود وہ روئی دھنک گئی اور بنولے اسکے جدا ہوگئے یہی وجہ ہے کہ لوگ آپکو حلاج کہتے ہیں۔

لکھا ہے کہ آپ ہر شب کو چار سو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور اپنے اوپر ہر شب [illegible] پڑھ لینا ضروری سمجھتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا اللہ نے آپ کو ایسا

Marfat.com

مرتبہ عطا کیا ہی پھر کہا وجہ ہے کہ آپ ہمیشہ تکلیف میں رہتی ہیں آپ نے کہا کہ اللہ
کا دوست وہی ہے جو تکالیف پر صبر کرے۔ لیکن جو اسکی محبت میں فنا ہو جاتے
ہیں اُنھیں تکلیف سے رنج اور راحت سے خوشی نہیں ہوتی ہے

نقل کیا ہی کہ آپ نے پچاس برس کی عمر میں فرمایا کہ میں نے اب تک کوئی مذہب اختیار نہیں
کیا البتہ جو چیز تمام مذہبوں میں مشکل تر ہے اسے میں نے اختیار کیا ہی اور اس پچاس برس
سن میں میں نے ہر ایک پہر کی نماز ادا کی ہی اور ہر نماز کیلئے غسل کو ضروری خیال کیا ہے

نقل کیا ہی کہ ایام ریاضت میں بیس برس تک آپ ایک ہی گدڑی پہنے رہے
جب لوگوں نے جبراً اُسے اُتارا تو اس میں اسقدر موٹے موٹے چلوے پڑ گئے تھے کہ
تولا تو ایک ایک چلوا تین رتی کا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور دیکھا کہ ایک بچھو آپکے گرد پھر رہا ہے اس نے
ارادہ کیا کہ مار ڈالوں آپ نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بارہ برس سے میرا مصاحب ہے

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ خرد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی یہ کرامت وعظ
میں بیان کی ہی کہ ایکبار آپکے ہمراہ سفر حج میں بہت لوگ تھے اور کئی دن سے
کوئی چیز کھانے کو نہیں ملی سب نے آپ سے کہا کہ اب تو ہم بھوک سے بیتاب ہیں
اور اسوقت دل چاہتا ہی کہ بھنی ہوئی سری کھائیں آپ نے سب کو صف باندھ کر بٹھا
اور ہاتھ اپنے پیچھے لیجا کر اور ایک بھنی ہوئی سری اور دو دو گرم روٹیاں ایک ایک
شخص کے سامنے رکھیں۔ اور اس وقت چار سو آدمی آپکے ہمراہ تھے سب
خوب سیر ہو کر کھایا اسی سفر میں دوسرے مقام پر لوگوں نے آپ سے کہا خرمے کو
ہمارا دل چاہتا ہی آپ کھڑے ہو گئے اور لوگوں سے کہا مجھے ہلاؤ لوگوں نے
لوگوں نے آپکو ہلایا اسقدر خرمے گرے کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور ...
پھر آپ تکیہ لگا کر بیٹھے وہاں فوراً ... نکل آئے

نقل کیا ہی کہ ایک جماعت نے صحرا مین آپسے کہا کہ ہمین انجیر کی ضرورت ہے
آپنے ہاتھ بلند کیا ایک طباق تازے انجیر کا آپکے ہاتھ مین آگیا آپنے لوگونکو دیدیا کچھ
لوگون نے حلوا مانگا اسیطرح آپنے انکو حلوا دیدیا لوگون نے کہا یا حضرت یہ حلوا تو بغداد
کے باب الطاقہ مین بکتا ہی آپنے فرمایا میرے نزدیک باب الطاقہ اور صحرا سب برابر
ہین کہتے ہین کہ اسیدن بغداد کے باب الطاقہ مین ایک حلوائی کی دوکان سے ایک
طباق حلوے کا گم ہوگیا اسنے وہ وقت اور تاریخ لکھ لی جب آپکے ہمراہی بغداد
مین آئے تو اس حلوائی نے وہ طباق ان کے پاس دیکھکر پوچھا یہ تمھین کسنے دیا
اور کب دیا انھون نے تمام قصہ بیان کیا وہ حلوائی آپکی یہ کرامت دیکھکر آپکا مرید ہوگیا
نقل کیا ہی کہ ایکبار حجاز کے سفر مین چار ہزار آدمی آپکے ہمراہ تھے کہ مین پہنچکر
آپ ننگے سر ننگے بدن وہان کھڑے ہوے اور ایک برس تک اسی حالت سے کھڑے
رہے دھوپ کی گرمی سے آپکی ہڈیون کا گودا بہ گیا اور تمام کھال جھڑ گئی مگر آپنے
وہان سے ذرا حرکت نکی ایک شخص روزانہ آپ کو ایک ٹکیا اور ایک آبخورہ پانی کا
دے جاتا تھا آپ ٹکیا کا کنارہ کھا کر باقی ٹکیا آبخورے پر رکھدیا کرتے تھے اور
اسی زمانہ مین ایک مجوسے آپکے تہ بند مین گھر بنایا تھا عرفات مین آپنے فرمایا
اے اللہ تو جیسا مندو نگار رہتا ہے اگر مین کافر ہون تو میرے کفر کو زیادہ کردے
جب تمام لوگ دعائین مانگ مانگ کر چلے گئے تو تنہا آپنے دعا کی اے اللہ مین تجھے
یکتا جانتا ہون اور سوا تیرے کسیکی عبادت نہین کرتا ہون اور تیرے انعام پر
اپنی عاجزی کیوجہ سے مین شکریہ ادا کرنے سے مجبور ہون تو میرے عوض مین
تو خود آپ ہی کرلے اسلیے کہ بندے سے حق شکر کا ادا ہونا محال ہے۔
نقل کیا ہی کہ آپنے صحرا مین حضرت ابراہیم خواص کو دیکھکر پوچھا کیا کرتے ہو انھون
نے کہا مقامات توکل کی درستی کر رہا ہون آپنے فرمایا تو نے تمام عمر پیٹ کے دھندے

ہیں ختم کی توحید میں کب فانی ہوگا یعنی توکل سے تیرا مراد اہے تو معلوم ہوگیا ابھی تک تجھے کھانے کی تمنا باقی ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک صوفی کے مرغ سے میں نے پوچھا تو کس پر اور بازو سے اسکی طرف پرواز کرتا ہی اُسنے کہا انھیں پروں اور بازوؤں سے میں نے کہا انھیں کاٹ ڈال کیونکہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئی ہے یعنی کوئی چیز اُس کے مثل نہیں ہی تو ان پروں اور بازوؤں سے اُس تک پہونچ نہ سکے گا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا تو نے آدم کو کیوں سجدہ نہیں کیا اُسنے کہا میں ہی اللہ کا دیکھنے والا اور اسکا سجدہ کرنے والا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ سوا اُسکے دوسرے کیطرف دیکھوں یہ آپ ہی ہیں کہ تمنائی دیدار پر جب انظر الی الجبل کا حکم ہوا تو پہاڑ کی طرف تکنے لگے۔

نقل کیا ہی لوگوں نے آپسے پوچھا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیا کہتے ہیں آپنے فرمایا وہ نبی برحق تھے پھر پوچھا فرعون کے بارے میں کیا رائے ہے آپنے فرمایا اُسنے بھی سچ کہا کیونکہ اللہ نے دو قسم کے لوگ پیدا کیے ہیں ایک خاص اور ایک عام خاص اپنی راہ پر اور عام اپنی راہ پر چلتے ہیں دونوں کو راہ بتلانے والا اللہ ہی ہے لوگوں نے پوچھا کیا عارف کے لیے وقت ہے آپنے فرمایا نہیں کیونکہ وصف صاحب وقت کی صفت ہے اور جو کوئی اپنی صفت پر قرار پکڑے عارف نہیں ہی اسکا مطلب یہ ہی لی مع اللہ وقت یعنی مجھے اللہ کے ساتھ ایک وقت حاصل ہے اور فرمایا دنیا اور آخرت کو اسکی یاد میں بھلانے والا واصل ہوتا ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے مستغنی ہو کر اسکی عبادت کرنا فقر ہے اور فرمایا صوفی وحدانی الذات ہی نہ وہ کسیکو جانتا ہے اور نہ کوئی اسکو جانتا ہے اور فرمایا صوفی وہ ہی جو اللہ کی یاد میں محو ہو جائے اور فرمایا معرفت تمام موجودات کو فنا دیکھنا ہے

Marfat.com

اور فرمایا عارف کو الہام ہوتا ہی اور فرمایا نور ایمان سے اللہ کو ڈھونڈھنا چاہیے اور فرمایا حکمت تیر ہے اور تیر انداز اللہ ہے اور خلق نشانہ ہی اور فرمایا صاحب فراست پہلی ہی نظر مین مقصد پر پہونچتا ہی اور فرمایا مومن وہ ہی جو توانگری کو برا سمجھے اور قناعت اختیار کرے اور فرمایا اثر اخلاق خلق کی جفا پر صبر کرنا ہی پھر اللہ کا پہچاننا اور فرمایا اچھی چیز طلب نکرنا توکل ہی اور فرمایا کدورت کی آمیزشون سے عمل کا پاک وصاف کرنا اخلاص ہی اور فرمایا گفتگو علل سے متعلق اور افعال شرکت سے متعلق ہین اور اللہ ان سب سے جدا ہی وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی نہین یقین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر اسکے ساتھ شریک کرتے ہین اور فرمایا بیندون کی بصیرت اور عارفونکی معرفت اور عالمون کا نور اور سابقان ناجی کا طریق ازل سے ابد تک ذات واحد سے ہے لیکن لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید جسکے اندر دل ہی یا لگاوے کان دل لگا کر وہی جانتا ہی اور فرمایا میدان رضا مین ایک اژدہا ہی جسے یقین کہتے ہین جسطرح بیابان مین ذرہ ہوتا ہی اسیطرح تمام عالم اسکے منھ مین ہی اور فرمایا اگر اسکا اندوہ صورت مین ظاہر ہو توسب اسکی طرف اسطرح متوجہ ہوجائین کہ بہشت کا خیال بھی نرہے اور فرمایا جسطرح بادشاہ ولایت کی طلب مین رہتے ہین اسیطرح ہم ہمیشہ اسکی بلا کے طالب ہین اور فرمایا مقامات بندگی طی کر چکنے والا آزاد ہی اور فرمایا دل وہ ہی جو سوا اللہ کے کسیطرف مائل نہو اور فرمایا مرید توبہ کے سایہ مین اور مراد عصمت کی سایہ مین ہے اور فرمایا مرید وہ ہی کہ اسکے مکشوفات پر اسکا اجتہاد سبقت رکھتا ہو اور مراد وہ ہی کہ اسکے مکشوفات اسکے اجتہاد پر سابق ہون اور فرمایا ترک دنیا زہد نفس و ترک آخرت زہد دل و ترک خودی زہد جان ہی اور فرمایا مثل انبیا کی ابتک زہد کسیکو حاصل نہین ہوا لوگون نے پوچھا دست دعا دراز تر ہی یا دست عبادت آپنے فرمایا ان دونون ہاتھون کو کسی جگہ بھی پہونچ نہین ہی اسلیے کہ اگرچہ دست دعا کو دامن وصول تک رسائی ہے مگر مردان حق کے نزدیک شرک ہی اور کو دست عبادت کو تکلیف شرعی اور شرطی کے دامن تک رسائی ہی مگر مردان حق اسی پابند

Marfat.com

کرتے ہین بلند تر وہ ہاتھ ہے جو سعادت حاصل کرے اور فرمایا جو معمول نہو حال نہین ہوسکتا اور فرمایا عبودیت نہ ربوبیت سے ملی ہی نہ جدا ہی فرمایا اللہ کی ذات ایسی ہے کہ جسپر ظاہر ہونا چاہتی ہی ادنی بات کو قبول کرکے ظاہر ہوتی ہے اور جس پر ظاہر ہوتا نہین چاہتی اعمال صالحہ کو بھی قبول نہین کرتی اور فرمایا جب تک تو تکالیف پر صبر کر سزاو اعنایت نہین ہوسکتا اور فرمایا ہوا حیات نفس اور حق حیات دل اور حقیقت حیات جان ہی اور فرمایا جن ترانون کو حجاب کیا ہی اگر اللہ او نہین باعث ذوق و شوق کر دے تو سب اسکے طالب ہوجاین اور فرمایا اعمال پر نظر کرنیوالا معمول سے محجوب ہوتا ہی اور جو معمول پر نظر کرتا ہی اعمال سے محجوب ہوتا ہے اور فرمایا انبیاء احوال پر غالب تھے نہ یہ کہ احوال اون پر غالب تھے ہی سبب تھا کہ وہ احوال کو گردش دیتے تھے اور احوال اون کو گردش نہین دے سکتے تھے اور فرمایا صبر اسے کہتے ہین کہ اگر لوگ ہاتھ پاؤن کاٹ کر تجھے سولی پر بھی چڑھا دین تو زبان سے اف نکرے حضرت مصنف رح فرماتے ہین کہ جب یہ معاملہ آپ پر گذرا تو آپنے مطابق اپنے فرمانے کے صبر کیا اور اف نہ کی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شبلی رح آپ کے مارنے کے ارادے سے آپکے پاس گئے آپنے فرمایا اے شبلی مجھے نہ مارو اسلیے کہ مینے ایک اہم کام کا ارادہ کیا ہی اور اسیکا دیوانہ ہورہا ہون مین خود ہی مرنے پر آمادہ ہون تم کیون قتل کا ارادہ کرتے ہو آپکے اس کلام سے بہت لوگ آپکے منکر ہوگئے اور شدہ شدہ خلیفہ کو بھی لوگون نے آپ کی جانب سے بدظن کردیا اور لوگون نے آپکے قتل کا فتوی دے دیا اس بنا پر کہ آپ انا الحق کہتے ہین اور بندے کو خدائی کا دعوی کرنا کفر ہے لوگون نے آپ سے کہا کہ ہو الحق کہو آپنے فرمایا واقعی وہ ہمہ اوست ہی ہے لیکن تم کہتے ہو گم ہوا ہے حالانکہ وہ گم نہین ہوا ہی بلکہ حسین گم ہوا ہی اور بحر محیط نہ کم ہوتا ہی نہ گم ہوتا ہی لوگون نے حضرت

سے پوچھا کہ قول منصور میں کوئی تاویل ہوسکتی ہی یا نہیں تو انھوں نے فرمایا اب وقت تاویل کا نہیں ہے تم اس مقدمہ میں دخل نہ دو بس محمد بن داؤد اور ایک جماعت علما آپکی مخالف ہو گئی اور معتصم خلیفہ وقت کو بھی برہم کردیا خلیفہ کا وزیر عیسیٰ بن علی بھی آپکے آزار کا درپے ہوگیا اور ایک برس تک آپکو قید میں رکھا جن لوگوں کو آپ سے اعتقاد تھا وہ وہاں بھی جاکر آپ سے مسائل پوچھتے اور جواب شافی پاتے آخر خلق کو آپکے پاس آنے کی بھی ممانعت کردی گئی پانچ مہینے تک آپکے پاس کوئی نہیں آیا البتہ اس مدت میں حضرت ابن عطار اور حضرت عبد اللہ خفیف رحمہما اللہ نے دو آدمی بھیجے اور کہلا یا کہ انا الحق کہنے سے معذرت کرو تاکہ قید سے رہائی ہوجاے آپنے فرمایا اُن دونوں سے کہدینا کہ تم مجھے انا الحق کہنے کی معذرت سے معذور رکھو اور ذکر کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابن عطار رحمہ اللہ نے خود بھی آپکے پاس جاکر کہا مگر یہی جواب ملا۔

نقل کیا ہی کہ جسدن آپ قید ہوے شب کو آکر لوگوں نے دیکھا تو آپ قید خانے میں نتھے دوسری شب کو دیکھا تو آپ بھی نہ قید خانہ تھا تیسری رات کو دیکھا تو قید خانہ بھی تھا اور آپ بھی موجود تھے لوگوں نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا پہلی رات میں حضور میں تھا اور دوسری رات کو حضور یہاں موجود تھا اسلیے قید خانہ بھی گم ہوگیا اب پھر مجھے حفظ شریعت کے لیے یہاں لائے ہیں آؤ اپنا کام کرو۔

نقل کیا ہی کہ آپ دن رات میں ایکہزار رکعت نماز قید خانہ میں پڑھا کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ انا الحق کہتے ہیں جب آپ خود حق ہیں تو یہ نماز کسکی پڑھتے ہیں آپنے فرمایا اپنی قدر ہم خود جانتے ہیں

نقل کیا ہی کہ قید خانے میں علاوہ آپکے اور تین سو قیدی تھے انسے آپنے کہا میں تمہیں رہا کردوں انھوں نے کہا اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیوں قید میں آتے آپنے اشارہ کیا تمام قیدیوں کی بیڑیاں خود بخود ٹوٹ گئیں پھر اشارہ کیا تو قید خانے۔ سب

Marfat.com

قفل ٹوٹ گئے اور قیدیون سے آپنے فرمایا جاؤ ہمنے تمہین رہا کردیا اون سب نے
کہا آپ بھی آئیے آپ نے فرمایا مجھے اپنے آقا کے ساتھ ایک راز ہی جو بغیر سولی پر
چڑھے حل نہوگا اور اپنے آقا کا قیدی ہون اور لحاظ شریعت بھی رکھتا ہون صبح کو
لوگون نے دیکھا کہ قفل ٹوٹے پڑے ہین اور سوا آپکے سب قیدی بھی غائب ہین اُنہے
پوچھا آپنے کہا اُن سبکو ہمنے رہا کردیا لوگون نے پوچھا آپ خود کیون نہ گئے آپنے
فرمایا ہمارے آقا کا ہمپر عتاب ہے اسلیئے یہان ٹھہرے ہین۔ یہ خبر خلیفہ کو بھی ہوئی اسنے
حکم دیا بہت جلد دُرے مار کر انھین قتل کردو ورنہ اور فساد برپا ہوگا لوگ آپکو قید سے
باہر لائے اور تین سو دُرے مارے لیکن آپنے صبر فرمایا اور ایک ہی حرکت سے کھڑے
رہے جسنے آپکو دُرے مارے وہ کہتا ہی جب مین آپکے دُرہ مارتا تو غیبی آواز سنتا
یَا ابْنَ مَنْصُوْرٍ لَاتَخَفْ یعنی اے ابن منصور خوف نکر پھر آپکو سولی پر چڑھانے لے گئے
اُسوقت ایک لاکھ آدمی کا مجمع تھا۔ اور آپ ہرطرف دیکھتے اور حق حق انا الحق فرماتے
اُسوقت ایک درویش نے آپسے پوچھا عشق کسے کہتے ہین آپنے فرمایا آج کل پرسون
تجھے معلوم ہوجائیگا پھر اُس روز آپکو سولی دیگئی دوسرے دن آپکی لاش جلائی گئی
تیسرے دن آپکی خاک ہوا مین اُڑائی گئی یعنی عشق یہ ہی اُسوقت آپکے خادم نے
وصیت چاہی آپنے فرمایا نفس کو کسی چیز مین مشغول رکھ ورنہ وہ تجھے ایسے کام مین مشغول
کریگا جو کرنیکے لائق نہو۔ اور یاد رکھ کہ اپنی نگہداشت کرنا کام زبردستون کا ہی آپکے صاحبزادے
وصیت کے طالب ہوے آپنے فرمایا تمام عالم نیک اعمال مین کوشان ہی تو علم حقیقت حاصل
کر جسکا ایک ذرہ تمام جن وانس کے اعمال صالحہ سے بہتر ہے پھر آپ خراماں خراماں بڑے
ذوق وشوق سے سولی کیطرف چلے لوگون نے پوچھا یہ وقت خوشی کا نہین ہے آپ
کیون خوش ہین آپنے فرمایا میرے لیے اسوقت سے زائد خوشی کا کوئی وقت نہین
ہوسکتا کہ اپنے خیمہ گاہ کو جارہا ہون اور بلند آواز سے آپنے یہ اشعار پڑھے۔

ندیمی غیر منسوب الی شی من الحیف	سقانی مثل ما یشرب کفعل الضیف بالضیف
فلما دارت الکاس دعی بالنطع والسیف	کذا من یشرب الراح مع التنین بالصیف

یعنی میرا دوست ذرا بھی ظالم نہیں ہے اسنے مجھے وہ شراب دی ہے جو مہمان مہمان کو دیتا ہے جب کاسہ کئی دور ہو چکے تو تلوار اور نطع مانگا کہ سزا ایسے شخص کی یہی ہے جو اژدہے کے سامنے ماہ تموز مین پرانی شراب پئے۔ جب لوگ سولی کے نیچے لیگئے تو پہلے آپنے باب الطاق کو بوسہ دیا پھر قدم سیڑھی پر رکھا لوگون نے پوچھا کیا حال ہے آپنے فرمایا مردون کی معراج ہے اسوقت آپ تہ بند باندھے تھے اور چادر کندھے سے اوڑھے تھے قبلہ کیطرف منھ کرکے آپنے فرمایا جو کچھ مینے تجھسے طلب کیا تونے دیا جب آپ سولی پر چڑھے تو آپکے مریدون نے پوچھا کہ آپ متبع اور مخالفون کے حق مین کیا کہتے ہین آپنے فرمایا متبع کو ایک ثواب ضرور ملیگا اور مخالف کو دو ثواب۔ اسلیے کہ متبع میرے ساتھ صرف نیک گمان رکھتے ہین اور مخالف توحید کی قوت اور شریعت کی سختی سے ڈر رہے ہین اور شرع مین توحید اصل و حسن ظن فرع ہے مذکور ہے کہ ایام جوانی مین آپکی نظر ایک عورت پر پڑی تھی آپنے فرمایا وہ کیا حال تھا جو مجھپر گذرا کہ بعد مدت مدید کے اب اسکا عوض لیتے ہین پھر آپنے سیڑھی کے نیچے کیطرف دیکھکر اپنے خادم سے کہا جو کوئی اسطرح اوپر دیکھیگا اسطرح نیچے دیکھیگا پھر حضرت شبلی نے آپسے پوچھا تصوف کیا ہے آپنے فرمایا جسے تو دیکھ رہا ہے یہ کمتر درجہ تصوف کا ہے انہون نے پوچھا برتر درجہ کون ہے آپنے فرمایا تو اسپر واقف نہین ہو سکتا ہے۔ پھر لوگون نے پتھر مارے مگر آپ ساکت رہے لوگون کی اتباع کے لیے حضرت شبلی نے بھی ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھاکر آپکی مارا آپنے آہ کی لوگون نے کہا پتھر کی ایذا پر تو آپ چپ ہے اور اس مٹی کے ڈھیلے سے آہ کی اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا پتھر مارنے والے مجھسے ناواقف ہین اور شبلی جانتے ہین کہ مارنا نچاہیے پھر اسی سیڑھی پر آپکے ہاتھ کاٹے گئے آپنے تبسم فرمایا لوگون نے پوچھا آپنے فرمایا یہ ہاتھ ظاہری لوگون نے کاٹ لیے کون ایسا ہے جو میرے باطنی ہاتھ

Marfat.com

کاٹ سکے اور باطنی ہاتھ وہ ہین جنہون نے تاج ہمت عرش کے سر سے اُتارا ہی پھر آپکے
پاؤن کاٹے گئے آپ نے تبسم کرکے فرمایا گو میرے ظاہری پاؤن لوگون نے کاٹ لیے لیکن
باطنی پاؤن باقی ہین جنسے اب بھی مین دونون جہان کا سفر کرسکتا ہون کون ایسا ہی کہ
اُن پاؤن کو کاٹ سکے پھر آپنے اپنے خون بھرے ہاتھ خوش ہو ہو کر منہ پر ملے اور فرمایا
دیکھو کہ اتبک مین سرخرو ہون اور فرمایا مردون کے چہرے کا اُبٹنہ خون ہی اور انھین ہاتھون
سے آپنے کلائیان خون مین تر کرکے فرمایا وضو کرتا ہون نماز عشق ادا کرنے کیلیے رکعتان
فی العشق لا یصح وضوءھما الا بالدم یعنی دو رکعت نماز عشق ادا کرنیکے لیے مین وضو کرتا
ہون اور رکعات عشق کے لیے وضو سوا خون کے درست نہین ہوتا۔ پھر لوگون نے آپکی
آنکھین نکالین پھر زبان کاٹنے کا قصد کیا آپنے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین ایکبات
کہہ لون اور فرمایا اے اللہ میرے ہاتھ تیری راہ مین کاٹے گئے آنکھ نکالی گئی زبان اور سر کاٹا
جائیگا مین اسبات کا شکر کرتا ہون کہ تو نے اتبک مجھے اپنی راہ مین ثابت قدم رکھا اور
دعا کرتا ہون کہ ان لوگون کو بھی تو یہ دولت جو مجھے دی ہی عطا فرما۔ پھر لوگون نے آپکے
پتھر مارنا شروع کیا آپکا آخری کلام یہ تھا حب الواحد افراد الواحد یعنی یکتا کی دوستی یکتا
کردیتی ہی اسکو آپنے دو بار فرمایا اسکے بعد یہ آیت پڑھی یستعجل بھا الذین لا یومنون بھا والذین
امنوا مشفقون منھا ویعلمون انھا الحق یعنی جلدی کرتے ہین اُسکے ساتھ جو ایمان نہین لائے اور وہ
ایمان لانے والے ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ تحقیق وہ حق ہی۔ پھر آپکی زبان
کاٹی گئی اور مغرب کے وقت آپکا سر تن سے جدا کیا گیا اُسوقت آپنے قہقہہ مارا اور جان بحق
تسلیم ہوے بعد انتقال آپکے تمام اعضا سے انا الحق کی آواز آتی تھی حکم خلیفہ سے تمام
اعضا ہو اسر اور پشت سے پارہ پارہ کیے گئے اور اُسوقت بھی آپکے سر اور پشت سے انا الحق
کا کلمہ نکلتا تھا اور قتل کے وقت جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا اوس سے نقش انا الحق
ظاہر ہوتا دوسرے دن آپکے تمام اعضا جلا کر خاک کر ڈالے گئے اور خاک دجلے مین

پھینکی گئی آپکی خاک سے پانی کی سطح پر بھی وہی نقش انا الحق بنتا تھا اور پانی مین طوفان عظیم برپا ہوا۔ آپنے اپنے خادم سے حالت حیات مین فرمایا تھا کہ جب لوگ مجھے قتل کر کے خاک کرینگے اور خاک دجلہ مین ڈالینگے تو اوس سے طوفان عظیم برپا ہوگا جس سے بغداد کے غرق ہو جانیکا خوف ہی تو اوسوقت میری گدڑی لیجاکر دجلے کو دکھائیو وہ طوفان دور ہو جائیگا خادم نے ویسا ہی کیا طوفان کم ہوا اور آپکی خاک کنارے آ لگی لوگون نے اوس خاک کو زمین مین دفن کیا سو آپکے یہ مرتبہ کسیکو ابتک حاصل نہین ہوا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ جب مین معاملہ منصور کو خیال کرتا ہون تو متحیر رہتا ہون اور نہین سمجھ سکتا کہ اللہ انکے ایذا دینے والون کو قیامت مین کیا سزا دیگا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عباسہ طوسیؒ کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین حضرت منصورؒ کو بحکم الٰہی فرشتے زنجیرون مین جکڑ کر لائینگے اور اسمین اسرار یہ ہی کہ اگر بغیر باندھے آپ قیامت مین آوینگے تو میدان قیامت کو درہم برہم کر دینگے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ کہتے ہین جس شب کو آپکو سولی دیگئی مینے تمام رات زیر دار عبادت مین بسر کی صبح کو ندائے غیبی سنی اطلعناہ علی سر من اسرارنا فافشی سرنا فہذا جزاء من یفشی سر الملوک یعنی ہمنے منصور کو اپنے اسرارون مین سے ایک سر پر واقف کیا اور اسنے اسے ظاہر کر دیا اسکی سزا مین اسے سولی دی گئی اور انلوگون کی یہی سزا ہے جو بادشاہونکا راز ظاہر کر دیتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شبلیؒ فرماتے ہین کہ آپکے مزار پر جاکر مینے مناجات مین کہا اے اللہ منصور مومن عارف موحد محب تھا تونے اسے ایسی سخت بلا مین کیون مبتلا کیا ایک مجھے نیند آئی اور وہین سو رہا خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہی یہ معاملہ ہمنے منصور کے ساتھ اسلیے کیا کہ اسنے باعلان ہمارے

Marfat.com

راز کو ظاہر کر دیا وہ راز جو اسکو دلے ہیں ہے کہنا چاہیے تھا غیروں سے بیان کر دیا
نقل کیا ہی کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے آپکو خواب میں دیکھکر پوچھا
کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا مجھے محل صدق عطا کیا اور رحمت
کی میں نے پوچھا آپکے قاتلوں کو کیا سزا ملے گی آپنے فرمایا انپر بھی اللہ کی رحمت ہی
کیونکہ انھوں نے مطابق شرع ظاہر کے عمل کیا اور میرے مرتبے سے واقف نہ تھے
نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے میدان قیامت میں آپ کو سر بریدہ اور ایک جام ہاتھ میں
لیے خواب میں دیکھا پوچھا یہ جام کیسا ہے اور سر کہاں ہے آپنے فرمایا یہ وہ جام ہے
جو اللہ سر بریدوں کو عنایت فرماتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ حضرت شبلیؒ بیان کرتے ہیں کہ جوقت آپکو سولی دیجاتی تھی شیطان نے آکر
آپسے کہا کیا سبب ہے کہ آپنے انا الحق کہا اور اللہ نے آپ پر رحمت کی اور میں نے انا خیر کہا مجھ
لعنت کی آپنے جواب دیا تو نے انا خیر خودی اور رعونت کیوجہ سے کہا مستحق لعنت ہوا میں نے انا الحق
خودی اور رعونت دور کر کے کہا مستحق رحمت ہوا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں آگاہ ہو کہ خودی
اور رعونت بہت بری چیز ہے جیسا کہ حضرت منصور رحمۃ اللہ کے قول سے ظاہر ہے رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اکمل اولیا اللہ سے ہیں آپ معارف
وحقائق میں یکتا اور توحید وتجرید میں بے مثل تھے آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ کے
اصحاب میں سب سے افضل تھے در اصل آپ فرغانہ کے رہنے والے ہیں اور زیادہ قیام
آپنے شہر واسط میں کیا ہی آپ کے مزاج میں انکسار بہت تھا ہر ایک سے جھک کر
ملتے تھے آپکے کلام کو ہر ایک سمجھ نہیں سکتا تھا آپکے مثل ذکر توحید کسی نے نہیں
نقل کیا ہی کہ جس شہر میں آپ جاتے وہاں کے لوگ آپکو جبرا نکالدیتے آخرکار

آخر آپنے بار وین قیام کیا وہانکے لوگ آپکے معتقد ہوئے اور بیحد تعظیم کرتے تھے آپ نے بہت مدت وہان وعظ کہا مگر لوگون کو اثر نہوا پھر آپ مرو گئے اور وہان لوگ آپکی وعظ سے فائدہ مند ہوئے اور آپنے تمام عمر وہین بسر کی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب سے مین بالغ ہوا ابتک نہ کھایا اور نہ سویا ہون اور فرمایا ایکبار مین باغ مین گیا ایک چڑیا میرے سر پر آکر بیٹھ گئی مین نے اُسے پکڑ لیا پھر ایک دوسری چڑیا آئی اور قریب مجھ درخت پر بیٹھکر چلانے لگی مین نے خیال کیا کہ یا تو یہ اسکا بچہ ہی یا جوڑا اس لیے مین نے جس چڑیا کو پکڑا تھا چھوڑ دیا مگر اوس کے چھوڑ دینے کا مجھے ایسا رنج ہوا کہ اُسیدن سے بیمار ہو گیا اور ایکسال تک بیمار رہا سال کے بعد مین نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا حضرت سال بھر میری علالت کو ہو گیا اور بیماری کیوجہ سے بیٹھکر نماز پڑھتا ہون اب تو یہ بیماری دور ہو جاتی تو اچھا تھا آپنے فرمایا شکت منک عصفور فی الحضرۃ یعنی ایک چڑیا نے تیری شکایت حضور مین کی ہی یہ علالت اُسیکے سبب سے ہی اسی زمانے مین ایک بلی نے میرے گھر مین بچے دیے تھے ایک سانپ آیا اور بلی کے بچے کو مارنا چاہا مینے لاٹھی مارکر اُسے ہنکا دیا اور بچے کو بچایا بلی آئی اور اپنے بچے کو لے گئی اُسیوقت مین اچھا ہو گیا شب کو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین شکرت منک ھرۃ فی الحضرۃ بلی نے حضور مین تیرا شکر کیا اُسکی وجہ سے تجھے صحت ہو گئی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا موحدوہ ہی کہ اگر اُسکے سامنے تمام عالم درہم برہم ہو جاے تو بھی اُسکو ذرہ برابر پریشانی نہو اور فرمایا الذاکرون للہ ذکرہ اکثر غفلۃ عن الناسی لذکرہ یعنی تمام اُسکی یاد کے کرنیوالون کو اُسکی یاد کے فراموش کرنے والے سے زیادہ غفلت ہوتی ہی اسلیے کہ جب ذاکر اللہ کو یاد رکھتا ہی اگر اُسکے ذکر کو بھول بھی جاے

تو ہرج نہین البتہ یہ نقصان ہی کہ اُسکے ذکر کو یاد رکھے اور خوف سے جل جائے کہ یہ ذکر غیر مذکور کا ہی پس حق سے روگردانی کرنا ذکر کرکے تصور سے حق کو یاد کرنے والے کی غفلت سے زیادہ تر غفلت ہی کیونکہ حق کو بھولنے والا یہ نہین سمجھتا کہ مین حق کی حضور مین حاضر ہون بخلاف اسکے کہ جو اسکی یاد کو بھولتا ہی اپنے کو اُسکے حضور مین حاضر سمجھتا ہی یہی وجہ ہی کہ طالبان حق کی ہلاکت اُنکے تصور باطل مین ہی جب تصور بڑھا کام گھٹا اور جب کام بڑھا تصور گھٹا۔ اور تصور کی حقیقت عقل کی ہمت سے والبتہ ہوتی ہی اور عقل ہمت سے حاصل ہوتی ہی اور ہمت کو اس ہمت کی ساتھ کچھ نزدیکی نہین اور بندہ حاضر ہو یا نہو ذکر کی اصل یہ ہی کہ جب اپنے سے حاضر نہو اور حق سے حاضر ہو وہ ذکر مین نہین بلکہ مشاہدے مین ہی اور جب اپنے سے حاضر اور حق سے حاضر نہو تو وہ ذاکر نہین گو زبان سے ذکر کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک پاگل خانے مین ایک پاگل کو غل مچاتے دیکھکر کہا کہ اتنی سخت بیڑیان تیرے پاؤن مین ہین اور ہاتھو نمین زنجیرین ہین پھر بھی تجھ سے چپ نہین رہا جاتا اُس نے کہا میرے دل پہ تو کوئی بیڑی اور زنجیر نہین ہے ہاتھ پاؤن جکڑے ہین تو جکڑے رہین۔

نقل کیا ہی کہ آپنے قبرستان ہو مین فرمایا کہ یہ قوم معذور ہی لوگ آپکو قاضی کے گئے آپنے وہان بھی کہا جب اُسکا حکم ہے تو یہ قوم ضرور معذور ہی۔

نقل کیا ہی کہ جمعے کے دن آپکا ایک مرید سب سے پہلے غسل کرکے مسجد کو چلا راہ مین گرا اور خون نکل آیا تمام کپڑے مٹی اور کیچڑ سے نجس ہوگئے مجبور اُٹھ آیا اور دوبارہ غسل کیا آپنے فرمایا خوش ہو اس لیے کہ تکلیف پانا اللہ کی رضامندی کی علامت ہی

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نیشاپور مین آئے اور حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کے مریدون سے پوچھا تمھارے پیر تمھین کیا تعلیم کرتے ہین اُنھون نے کہا عبادت

پر ندامت آپنے فرمایا یہ کب ہو کہ دیدار الٰہی کی تعلیم کرنا چاہیے۔
نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ ابو الخیر رحمہ اللہ آپکی ملاقات کو مرو مین آنی لگے تو آپکے مریدون
سے کہا کہ استنجے کے لیے ڈھیلے یہان سے ساتھ لیتے چلو اس لیے کہ مرو مین حضرت شیخ
ابوبکر واسطی ایسے موحد ہین کہ انکی وجہ سے وہان کی مٹی بھی زندہ ہی اور مین زندہ مٹی
سے استنجا کرکے اُسے نجس کرنا نہین چاہتا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حق کی راہ مین خلق اور خلق کی راہ مین حق نہین ہی اور
فرمایا خودی ترک کرنیوالا دین پاتا ہی اور فرمایا شرع توحید سے ہے اور اسکا گذر دریاے
نبوت تک اور حق توحید بحر محیط ہی شریعت کی راہ سمع بصر حال قال وغیرہ اسبابون
سے ہے اور اسباب خواہان تیسرا اثبات کے ہین اور تیرا اثبات شرک ہے اور
توحید شرک سے منزہ ہی اور فرمایا شرع توحید مثل چراغ کے اور حق توحید مثل آفتاب کے
ہی اور شرع توحید محویت پذیر ہے اور حق توحید محویت پذیر نہین اور فرمایا اغنیا
کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی اموات غیر احیاء یعنی صورت مین زندہ اور صفت مین
مردہ ہین اور مومنون کے حق مین فرماتا ہی بل احیاء عند ربھم بلکہ وہ زندہ ہین اپنے
رب کے پاس اور فرمایا کسیکو توحید وجود کے شناخت کی قدرت نہین ہی کسکی طاقت
ہی کہ صحراے وجود مین قدم رکھے صوفیاے کرام کا قول ہی اثبات التوحید فساد
التوحید ثابت کرنا توحید کا فساد ہی توحید مین اور بعض کہتے ہین کہ ذنبی معرفتی ایاہ
یعنی اسکو پہچاننا میرا بڑا گناہ ہی یعنی خود موجود ہوکر اُسے موجود جاننا برا ہی بلکہ خود
فنا ہوکر اُسے موجود جاننا چاہیے اور فرمایا توحید گفت وشنود عبارت واشارت وید
وصورت خیال وحس وغیرہ سے مبرا ہی اور یہ سب چیزین لوث بشریت سے آلودہ ہین
و شناخت توحید لوث بشریت سے پاک ہے وحدہ لا شریک لہ کا یہ تقاضا ہی کہ آلایت
بشریت کے ساتھ وہ کام کرے کہ عصاے موسیٰ علیہ السلام نے ساحران فرعون کے ساتھ

Marfat.com

کیا واللہ غالب علی امرہ یعنی نور الٰہی سب پر غالب ہی اور تمام چیزون کو اپنی ہیبت
مین لیے ہی اور فرمایا اسرار مشائخ روضۂ توحید ہی نہ عین توحید اسکی بزرگی اور کبریائی
کے ذکر مین وجود وعدم خلق برابر ہی اور جہان کہ ذکر جبروتی ہی خلق کا افتقار انکسار
وافتخار سب ایک ہی قدرت مین خلق ظاہر اور توحید مین فانی ہی اور فانی اپنا انکار
نہین کر سکتے کیونکہ اپنے انکار مین قدرت کا انکار ہی اور اثبات بھی نہین کر سکتی
کیونکہ اپنا اثبات کرنے سے توحید مین فساد پڑتا ہی نہ روے اثبات ہی نہ یارائے
منفی یہی مشیت ہی یہی منفی قدرت نے خلق کو ظاہر اور وحدانیت نے معزول کیا ہی
اور فرمایا آسمان اور زمین مین تسبیح وتہلیل ہی مگر دل نہین ہے اور دل سوا اولاد
آدم کے اللہ نے کسیکو نہین دیا اور دل نعمت ہی اسلیے کہ دل شہوت اور نعمت اور
ضرورت کے دروازون کو بند کرتا ہی اور رہنمائی کرتا ہی دل کی زبان حاصل کرنہ قول
کی زبان اور فرمایا مردہ ہی جو نفس کو تابع کرلے اور فرمایا شیطان کہتا ہی کہ میرے
چہرے کا آئینہ بنا کر انسان کے سامنے اور انسان کے چہرے کا آئینہ میرے سامنے
رکھا مین انسان کو دیکھکر روتا ہون اور وہ مجھے دیکھکر ہنستا ہی اور فرمایا طریقت کی راہ
شیطان سے سیکھو کہ اسنے مردود خلائق ہونا پسند کیا مگر غیر حق کو سجدہ نکیا اور فرمایا
دنیا کو نظر قبول سے نہ دیکھ ورنہ تو (قول الست کی مخالفت کرنیوالا ہوگا اور فرمایا
تو جنت طلب نکر بلکہ ایسی شے طلب کر کہ خود جنت تیری طالب ہو اور دوزخ سے نہ بھاگ
بلکہ اس شے سے بھاگ جسکی وجہ سے خود دوزخ تجھسے بھاگے اور فرمایا گویندہ وہ
جسکے تمام اقوال در اصل اللہ کے اقوال ہون اور فرمایا جو سخن سننے والے کو مفلس نکرے
اور دونون عالم کو اسکے ہاتھ سے نہ جانے دے وہ سخن نفس کا حکم ہی اور فرمایا جو شخص
دنیا مین آیا ہو اور پھر اسے دنیا سے جانیکا خیال ہی اسے سخن طریقت بیان کرنا
سزاوار ہی اور فرمایا سخن صفات ذات سے ایک صفت ہی اور تمام انبیا بحکم ہوے

Marfat.com

مگر ہین سخن اس شخص کے ساتھ ہی جو دعوی کرے کہ مجھے زبان غیب حاصل ہی اور فرمایا
مرد کو گوینده خاموش اور خاموش گوینده رہنا چاہیے اور فرمایا جسطرح عورتون کو حیض
ہوتا ہی اسیطرح راہ ارادت مین مریدونکو حیض ہی اور وہ حیض مرید کو سخن سے ساقط
کر دیتا ہی بعض اس حیض سے پاک ہی نہین ہو سکتے اور بعض کو یہ حیض ہی نہین ہوتا
اور فرمایا سخن حق سے زائد کسی چیز کو فضیلت نہین ہی اور فرمایا دلسے اللہ کی یاد نکرنے
والے دوزخ مین جائینگے اور فرمایا مرید صادق کو پیر کی خاموشی سے بہ نسبت کلام
کے زیادہ فائدہ ہوتا ہی اور فرمایا منزل راہ رو کو اسوقت ملتی ہی جب لکی سواری پر
سود ہوا اور سب اچھے وہ ہین جو مرکب روح پر سوار ہوتی ہین اور اس مرتبہ کے لوگون کو زہد
ورع توکل وغیرہ کسی سے سروکار نہین رہتا ہے اور فرمایا راہ کی خبر دینے والا صفات نفس
کی خبر دیتا ہی اور فرمایا جو بظاہر راہ حق طلب کرتا ہی ہرگز اُسے راہ حق نہین ملتی کیونکہ
یہ وہ راہ ہی جسمین سوائے فضل کے کوشش کام نہین آتی اور فرمایا اللہ کا قول ہی کہ ہم نے
تمھاری طلب کو وجود کے دامن پر کرم کے حکم سے باندھا ہی اور فرمایا خلق دریای عبودیت
مین غوطہ زن ہوی مگر اُسکی تہ کا پتہ نہ ملا اور فرمایا جبتک راز الٰہی معلوم نہین ہوتا دریای
عبودیت سے عبور حاصل نہین ہوتا اور فرمایا اہل حقیقت کی راہ عدم مین ہی جبتک خود
عدم نہو جائے راہ نہین پاتا اور فرمایا اہل شریعت کی راہ ثبات مین ہی اس راہ مین
جو کوئی اپنی ہستی مٹاتا ہی زندیق ہو جاتا ہی مگر راہ حقیقت بغیر ہستی مٹائے ہوی نہین
ملتی اور فرمایا دیدۂ ظاہر سوائے ظاہر کے اور دیدۂ باطن سوائے باطن کے نہین دیکھتا
اور فرمایا اپنی ذات کو مٹا دے تاکہ صفات باری سے متصل ہو جائے اور فرمایا دولت سعادت
عدم مین پوشیدہ ہی اور شقاوت وجود مین اور فرمایا عدم کی راہ قہر اور وجود کی راہ لطف
ہی اور خلق وجود کی طالب اور عدم سے بھاگتی ہی اسیوجہ سے عدم اور وجود کسی کی اسے
خبر نہین ہی اور جس چیز کو خلق نے وجود خیال کیا ہی درحقیقت وجود نہین ہی بلکہ عدم

Marfat.com

ہے اور جسے عدم جانتی ہے وہ در اصل عدم نہین ہے۔ عدم ان جوانمردون کا محو اور اثبات ہے
کیونکہ عدم ہونا عین وجود اور محو ہونا عین اثبات ہے اور دونون سمت اسکے حدوث
سے پاک ہین بلکہ ایک ایسا وجود ہے کہ اسکا ایک سمت رقم حیات رکھتا ہے اور یکن
فکان یعنی تھا لیس ہوا اور فرمایا مرید اول قدم مین مختار ہوتا ہے پھر اختیار جاتا رہتا
ہے اور اوسکا علم اپنے جہل کو اور ہستی اپنی نیستی کو اور اختیار بے اختیاری کو دیکھتا ہے
اس سے زائد بیان کرنا نہ چاہیے کیونکہ اس معنی سے عبادت اور اشارت محروم نہین
یہ معنی نہ قابل اشارت ہین نہ قابل عبادت نہ قال نہ حال نہ بود نہ نمود۔ اور فرمایا اگر
تو چاہے کہ مجاہدے کو جانے تو نہین جانسکتا اسلیے کہ ملک ہند اور روم مین مجاہدہ
ہے اور ملک اسلام مین مشاہدہ ضرور ہے جس مجاہدے مین مکاشفہ نہو ہرگز اسے مجاہدہ
نہین کہتے جیسے کوئی شخص نجاست کو پیشاب سے دھوے تو بظاہر نجاست دور ہوجاتی
ہے مگر در اصل پاکی حاصل نہین ہوئی بلکہ دوسری نجاست اور ہوجاتی ہے یہی حال
مرد کے ظاہر و باطن کا ہے مجاہدہ بے مشاہدہ شرک اور ریا ہے اور شرک ضد ایمان
ہے اور ضد ایمان کفر ہے اور کفر ضد توحید ہے اور کفر تشبیہ اور شک کا نام ہے اور شک
ضد یقین ہے یہ حجابات ہین انسے بچنا لازم ہے اور فرمایا جس کام پر نفس راغب ہو
اسے ترک کر اور ہمیشہ دلکی مخالفت کرتا رہ کیونکہ دل کی مخالفت کرنے والا مقبول
بارگاہ الٰہی ہوتا ہے گو عبادت ظاہری نکرے اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات
انھین لوگون کی شان ہے یعنی یہ وہ لوگ ہین جن کی برائیون کو اللہ نیکی سے بدل
دیتا ہے اور فرمایا جتنی چیزین خلق ہوئی ہین ید قدرت مین ذرے سے بھی کم
ہین اور فرمایا جب حق ظاہر ہوتا ہے عقل معزول ہوجاتی ہے اور جسقدر قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہے اسیقدر عقل زائد معزول ہوتی ہے اور اہل معرفت کی نزدیک زوال علم
معرفت ربوبیت ہے کیونکہ عقل آلہ ہے عبودیت کے قائم کرنے کا نہ حقیقت کی درک

کرنے کا اور جسنے بندگی کے قائم کرنے مین مشغول کیا اور اُس سے دریافت حقیقت بھی چاہی اسکی عبودیت اور بندگی فوت ہو جاتی ہی پھر بھی حقیقت کی معرفت تک اُسکا گذر نہین ہوتا اور فرمایا فاضلترین عبادت اوقات سے غائب ہونا ہی اور فرمایا ہم ظاہر ازل و ابد کے آئے ہوے ہین اور ازل وقت ازل الآزال مین نشان زبانی کا ہی اور خلق کو اُسکے دیکھنے کے لیے بلایا ہے اور فرمایا سخن راہ معاملت مین نیک ہی مگر حقائق مین سخن ایک ایسی ہوا ہی جو شرک کے جنگل سے چلتی ہی اور نکوئی ہی کہ عالم بشریت سے ظاہر ہوا اور فرمایا زہد صبر توکل رضا یہ چار چیزین قالب کی صفت ہین اور قالب کی صفت روح کی صفت نہین ہی اور عارف کا قالب باقی نہین رہتا اسی سیلیے یہ چار چیزین عارف سے مناسبت نہین رکھتی ہین اور اُسکے حال کے لاحق نہین ہوتی ہین اور فرمایا اخلاص و صفا اور صدق اور حیا کی نگہداشت کرنیسے ازل و ابد کا نگاہ رکھنا بہتر ہی اور فرمایا توحید اور تجرید مین نیست ہونے سے حق کی راہ ملتی ہی اور فرمایا جسنے واحد کی وحدانیت اور یگانگی کو دریافت کرلیا وہ مقصود حق ہوا اور جسنے صفت جلال کو پالیا حق اُسکا مقصود ہوا اور فرمایا تمام گناہ صغیرہ ہون یا کبیرہ عنایت اور رعایت کی بنیاد کو تباہ کر دیتے ہین اور فرمایا اللہ اپنے بندے کو خواری اور افلاس مین دیکھنا اُس سے اچھا سمجھتا ہی کہ غرور علم اور عزت معاملات مین دیکھے اور فرمایا جسکا مقصود یگانگی سے سوا اُس واحد کے ہو وہ زیان کار اور نگونسار ہی اور فرمایا جو شخص راہ حق مین نیست ہو جاے اور بے اختیار اُسکی زبان سے واحد نکلے وہی حق واحد کہنے کا مستحق ہی اور فرمایا جسطرح راست کہنے والون نے حقائق اور اسرار مین راست کہا اُسیطرح حقیقت حقیقین دروغ کہا اور فرمایا سب سے بُرا خلق وہ ہی کہ تقدیر سے جنگ کرے یعنی تو چاہے کہ تقدیر ازلی کے خلاف ظہور مین آئے یہ امر دشوار ہی اور فرمایا اس قوم کی چار قسمین ہین ایک نے پہچانا اور طلب کیا اور

Marfat.com

پایا دوسرے نے طلب کیا اور نہ پایا تیسرے نے پایا اور سوا اسکے کسی چیز سے آرام نہ حاصل
کیا جو تھے نے پہچانا اور طلب نہ کیا کیونکہ وہ عزیز تر اس سے ہی کہ طلب دور ہوئے اور
آشکار تر اس سے ہی کہ طلب کرنے کو دخل ہوا اور فرمایا جو شخص وفا پر قائم رہتا ہی
اُسے تغیرات دنیا کی پروا نہین ہوتی اور فرمایا جس وقت تاریکی طبع کی دور ہوجاتی
ہے اوس وقت نفس تمام خطایا سے لفسانی سے حجاب مین پڑتا ہی اور فرمایا معرفت کی
دو قسمین ہین ایک معرفت خصوص دوسرے معرفت اثبات معرفت خصوص وہ ہے
کہ مشترک ہو درمیان اسما اور صفات اور دلائل اور نشانات اور ثبوت اور حجابات
کے اور معرفت اثبات وہ ہی کہ اوس کی طرف راہ نہوا ور معرفت اثبات نعت قدیم
سے ظاہر ہوتی ہے اور اُس کی علامت کی یہ علامت ہی کہ تیری معرفت کو نیست و
نابود کہہ دیتی ہے اور تیری معرفت کو اس لیے نیست و نابود کہتی ہی کہ تیری معرفت
محدث ہے اور جب صفت اور نعت قدیم تجلی کرتی ہے تمام محدثات نیست ہوجاتی
ہین اور فرمایا تمام اندیشون کو ایک کرکے ایک ہی پر قرار حاصل کر اور تمام
اشیاے دیدنی کو ایک کرکے ایک ہی نظر کر کیونکہ تمام دیکھنے والون کی نظر ایک
سے زائد نہین ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے ما خلقکم
ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ یعنی تم سب کو پیدا کرنا اور مرنے کے بعد جلانا میرے
لیے ایسا آسان ہے جیسے ایک نفس کا پیدا کرنا اور جلانا آسان ہے۔ اور فرمایا
روح عالم کون سے باہر نہین آئی اور اگر باہر آئی ہوتی تو دل بھی باہر آئی ہوتی
اور اس کے مطلب کو ہر شخص نہین سمجھ سکتا ہے اور فرمایا تمام اشیا کو ظاہر کرنے والا
اور تمام کامون کو پورا کرنیوالا کامون اور چیزون سے ظاہر تر ہے اور تم اوسکے
ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو اور فرمایا ہر موجود کے لیے بڑا حجاب اوسکا وجود ہی اور
فرمایا دل پر حق کے ظاہر ہوتے ہی خوف اور رجا زائل ہوجاتا ہی اور فرمایا عوام

صفات عبودیت ہی کو دریافت نہیں کرسکتے اور خواص صفت ربوبیت سے واقف ہوکر اُسکا مشاہدہ کرتے ہین اور سوا اُسکے دوسری طرف نظر نہیں کرتے اور چونکہ عوام کی اسرار ضعیف ہین اور مصادر حق سے دور ہین اسلیئے اُن صفات کی برداشت نہیں کرسکتے ہین اور فرمایا جب ربوبیت سرائر پر تجلی کرتی ہی تمام رسوم کو محو کرکے اُجاڑ دیتی ہی اور فرمایا اللہ کیطرف دیکھنے والا جمع ہوتا ہی اور نفس کیطرف دیکھنے والا متفرق ہوتا ہی اور فرمایا گو خلق حکم مین اور مقامات مین متفرق ہین مگر تمکو چاہیے کہ اُنھین اپنے علم مین جمع کرو گو حقیقت مین تفرقہ ہی اور تفرقہ جمع ہی اور فرمایا اول اور ابد اور اعمال اور اوقات اور دھور سب مثل ایک برق کے ہین اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ معہ شئی غیر اللہ یعنی مجھے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت حاصل ہے جسوقت مین سوا اللہ کے کسیکا گذر نہین ہی اور فرمایا تمام نسبتون مین شریفتر نسبت یہ ہی کہ انسان بندہ بنکر نسبت عبودیت ڈھونڈھے اور فرمایا سب سے اچھی عبادت حفظ اوقات ہی اور فرمایا مخلوق کیسی ہی عظیم القدر اور بزرگ مرتبہ کیون نہو درگاہ ادب جناب باری مین بار پاکر نیست و نابود ہو جاتی ہی اور فرمایا قدرت سے منازعہ کوئی شخص نہین کرسکتا اور فرمایا بہشت کی آرزو مین اللہ کی عبادت کرنیوالا درحل اُسکی عبادت نہین کرتا بلکہ اپنے نفس کی عبادت کرتا ہی اور فرمایا خدا کو خدا کے لیے پوجنے والا جاہل ہی اسلیے کہ اللہ بندے کی عبادت سے بے نیاز ہی خدا کی لیے عبادت کرنیوالا اپنے کو اُسکے کام مین سمجھتا ہی حالانکہ وہ اُسکی کام مین نہین ہی بلکہ اپنے نفس کے کام مین ہی اور فرمایا خدا کو زیادہ یاد کرنیوالا خدا سے زیادہ دور ہی جیسا کہ وارد ہی من عرف اللہ کل لسانہ یعنی جسنے اللہ کو پہچانا گونگا ہوگیا اور فرمایا لیزبانی ذکر حقیقی نہین ہی بلکہ ذکر حقیقی وہ ہی کہ ظاہری زبان گونگی اور باطنی زبان ذکر کرنے لگے یعنی ذکر کرنا اُسکا غیر اُسکا ہی اور فرمایا اللہ کی تعظیم یہ ہے کہ بندہ

دونوں عالم کی چیزوں میں سے کسیکی طرف نہ دیکھے اور دونوں جہان کے اسباب میں سے کسی سبب پر نظر نہ کرے بلکہ ہر وقت اُسکی طرف دیکھے اور کسی غیر پر نظر نہ کرے اور فرمایا رنج جہل اور ضلال کی رگڑ سے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا اگر ایک کافر کی بھی جان آشکارا ہو جائے تمامی اہل عالم اُسکو حسن لطافت کی باعث سے حق سمجھکر سجدہ کرنے لگیں اور فرمایا ہر جسم تاریک ہے اور دل ہر جسم کا چراغ ہے اور جسکو دل نہیں وہ ہمیشہ تاریکی میں ہے اور خلق کے حالات و کیان قضا و قدر نے اس حکمت سے تقسیم کیے ہیں کہ حیلہ اور حرکت کو اُسکے دریافت کرنیکی قدرت نہیں ہے اور فرمایا میں ایسے خدا سے بیزار ہوں جو مجھسے میری عبادت کیوجہ سے خوش اور نافرمانی کیوجہ سے ناراض ہو پس وہ میری تمیز میں ہے کہ میں کیا کرتا ہوں نہیں نہیں بلکہ دوست روز ازل سے دوست اور دشمن روز ازل سے دشمن ہیں اور فرمایا تمام اشیا سے وہ شخص بے نیاز ہو سکتا ہے جو اپنے کو اور تمام اشیا کو اللہ کی ملک خیال کرے اور فرمایا دلونکی بقا اور حیات خدا ہی سے ہے پس لازم ہے کہ خدا سے خدا میں فنا ہو جاے اور فرمایا فنا فنا میں ہے اور جبتک تو اپنے کو اُسکے ساتھ سمجھے شرک میں مبتلا ہے اور فرمایا نفس کی لغزش اور تقصیر کو دیکھنا اور نفس کو ملامت کرنا شرک ہے اور فرمایا جبتک دل میں کوئی غرض ہوگی اور مرتبہ شواہد سے واقف رہیگا ہرگز اللہ کی محبت درست نہیں ہو سکتی بلکہ سچی محبت اسکا نام ہے کہ اُسکے مشاہدہ میں ایسا غرق ہو جاے کہ تمام چیزوں کو فراموش کر کے خود بھی فنا ہو کر محب میں ملجاے اور فرمایا سوا ے محبت کی تمام صفتوں میں رحمت ہے اور محبت میں رحمت کی عوض قتل ہے اور قتل کے بعد بھی مقتول سے خونبہا چاہتے ہیں اور فرمایا اپنی حرکت اور سکون کا اعتقاد اٹھ جانیکو عبودیت کہتے ہیں اور جو شخص ان دونوں صفتوں کو دور کر دیتا ہے وہ عبودیت حق سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے اور فرمایا مقبول توبہ وہ ہے جو بندہ گناہ کرنے سے پہلے ہی کرے اور فرمایا خوف اور رجا حاصل کرنیوالا بے ادبی اور گستاخی نہیں کرتا ہے اور فرمایا توبہ نصوح وہ ہے کہ اُسکے کرنیوالے پر ظاہر باطن دونوں حالتوں میں معصیت کا

Marfat.com

باقی رہے اور جسکو توبہ نصوح میسر ہوجاتی ہے بیخوف ہوجاتا ہے اور فرمایا التقویٰ اسکا نام ہے کہ انسان اپنے تقوی سے تقوی یعنی پرہیزگری ہے اور فرمایا جو زاہد اہل دنیا پر اپنے زہد کی وجہ سے تکبر کرتے ہین وہ زہد مین صرف مدعی ہین اسلیے کہ اگر انکے دلمین دنیا کی کچھ وقعت نہوتی تو اُس روگردانی کیوجہ سے جو انھون نے دنیا سے کی ہے اہل دنیا پر تکبر نکرتے اور فرمایا زہد کیوجہ سے یہ کہکر اپنی شوکت بڑھانا برا ہے کہ مین اس چیز سے نفرت کرتا ہون اور اُس چیز سے بھاگتا ہون خبردار ہوجا کہ اللہ کے نزدیک یہ اور وہ ترک کرنا ایک ذرہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا اور فرمایا جسکا عشق معتبر ہو اور دل فکر سے منور ہو وہ صوفی ہے اور فرمایا بندے کو معرفت حق درست نہوگی جبتک اسمین مشغولی لحق یا بیانہ بندگی کی صفت باقی رہے گی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا خلق کو نہین پہچانتا بلکہ کسی سے کلام بھی نہین کرتا ہے اور فرمایا جس شخص کا گذر محل انس تک نہین ہوا اُسے تمامی کونین سے وحشت نہوگی اور فرمایا طاعت کرکے اُسکا عوض پانیکی امید رکھنا فضل کے فراموش کرنیسے ہوتا ہے اور فرمایا قسمتین کیگئی ہین اور صفتین پیدا ہوئی ہین جب قسمت مقدر ہے تو سعی اور کوشش سے کیا مل سکتا ہے اور فرمایا جس کسیکو بندگی کرنا اُس سے جدا کر ہین اور حقیقت حقتعالی کو جاننا وہ دونون مقام سے ضایع رہتا ہے اور کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اور فرمایا عارف قرب الٰہی مین اڑتے ہین اور اسی سے اُنکی زندگی ہے اور اُسیکی طرف انکی رجوع اور بازگشت ہے اور فرمایا توحید کا جاننے والا سوا اُس شخص کے کوئی نہین ہوسکتا جو عرش سے فرش تک تمام اشیا کو آئینۂ توحید کے مثل دیکھے اور ہر شے سے اللہ کی وحدت معلوم کرے اور فرمایا جہانتک ہوسکے رضا سے کام لو نہ یہ کہ رضا تمسے کام لے اور اگر رضا تمسے کام لیگی تو تم لذت رویت اور مطالعہ حقیقت حاصل نہین کرسکتے یعنی جبتک رضا سے لذت نہو حق سے باز رہا اور فرمایا دنیا مین کوئی زہر اس سے زائد نہین ہے کہ انسان عبادت و اطاعت کرکے اچھا سمجھے اور اُس طاعت اور عبادت پر فریفتہ ہوجائے اور فرمایا کرامات پر

Marfat.com

خوش ہونا علامت غرور اور نادانی کی ہے اور فرمایا افعال سے لذت پانا ایک قسم کی
غفلت ہے اور فرمایا نعمت آلٰہی کو اپنی طاعت کا بدلہ نہ سمجھو بلکہ خود ہیچ ہو جاؤ جب تم خود
ہیچ ہو جاؤ گے تو اپنی طاعت کو بھی ہیچ سمجھو گے اسکے بعد اللہ کی انعام کو نعمت سمجھکر اسکا
شکر ادا کر سکتے ہو اور فرمایا جو عمل دل سے علاقہ رکھتا ہے بہتر ہے اُس عمل سے جو اعضا سے
علاقہ رکھتا ہو اگر فعل کی اللہ کے نزدیک کچھ بھی قدر اور قیمت ہوتی تو چالیس برس تک
حضرت نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم خالی نہ رہتے اس سے یہ مراد نہیں کہ عمل سے دست بردار
ہو جاؤ بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایسا کچھ حاصل کر لو کہ عمل کی ضرورت ہی باقی نہ رہے اور فرمایا میں اپنے
ایمان کے اعتبار سے مومن ہوں کہ اللہ نے مجھ سے نہ جانا اسلیے کہ اُس جاننے سے جو
کہ میں جانتا ہوں مجھکو اعتبار نہیں ہے اور فرمایا بندہ اللہ اکبر کہتا ہے یعنی اللہ اس سے
زائد بزرگ ہے کہ اُسکے ساتھ اس فعل کے ذریعہ سے مل سکیں یا اس فعل کے ترک سے اُس
سے جدا ہو سکیں اسلیے کہ ملنا اور جدا ہونا اُس سے حرکات پر موقوف نہیں ہے بلکہ
قضائے ازلی سے وابستہ ہے یعنی جسکے لیے اللہ نے ازل میں جو کچھ لکھدیا اُس کا ہونا
ضروری ہے۔ اور فرمایا جسطرح لڑکا ماں کے پیٹ سے بے عیب اور گناہ سے پاک باہر
آتا ہے وہی حالت قیامت میں مرد کی دولت سعادت کا ہوگا کہ اللہ والوں کی محبت
اُسکے وقت سے باہر آوے گی اور فرمایا مرد تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم میں وہ لوگ
ہیں کہ اللہ اُنھیں نور ہدایت عطا کرکے اپنا احسان اُنپر رکھتا ہے اور اس نور ہدایت
فیض سے وہ لوگ گناہ سے مبرا رہتے ہیں اور کفر اور شرک اور نفاق اُنسے جدا رہتا ہے
دوسری قسم میں وہ لوگ ہیں کہ اللہ انھیں نور عنایت عطا کرکے اپنا احسان اُنپر
رکھتا ہے اور اُس نور عنایت کے فیض سے وہ لوگ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک
رہتے ہیں اور تیسری قسم میں وہ لوگ ہیں کہ اللہ انھیں کفایت عطا کرکے اپنا احسان
اُنپر رکھتا ہے اور اُس کفایت کے فیض سے وہ لوگ بھی خواطر فاسدہ اور حرکات

Marfat.com

اہل غفلت سے پاک رہتے ہیں اور فرمایا فقیر کو حقیر جاننا اور جلد غصہ کرنا اور طلب جاہ ہونا
نفس کی اطاعت کیوجہ سے ہوتا ہی اور اطاعت نفس گویا عبودیت سے باہر آکر ربوبیت
کا دعوی کرنا ہی اور فرمایا جسنے اللہ کو پہچانا خود گم ہوجاتا ہی اور جو اُسکے شوق کے سمندر مین
غرق ہوا گل جاتا ہی اور جو شخص اعمال صالحہ اللہ ہی کے واسطے کرتا ہی یعنی اُسے طلب
جنت اور خوف دوزخ کچھ نہین ہوتا ہی وہ اپنے اعمال کا ثواب پاتا ہی اور جو غضب الٰہی
پا کر گرفتار ہوا اور فرمایا خوف کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہی کہ ہر وقت بندہ خیال کرے کہ اللہ
تعالیٰ مجھے نظر غضب سے دیکھ رہا ہی اور عذاب مین گرفتار کریگا اس خوف کیوجہ سے نافرمانی
نکرے اور دل وجان سے اُسکی عبادت مین مشغول ہو اور پھر بھی یہ خیال نکرے کہ وہ
نظر رحمت کرتا ہی یا کریگا۔ اور فرمایا اصل حقیقت خوف کی موت کے وقت ظاہر ہوگی
اور فرمایا سجادہ ہی جو ظاہر مین خلق سے اور باطن مین خالق سے ملا رہے اور فرمایا
خلق عظیم یہ ہی کہ بندہ کسیکے ساتھ خصومت نکرے اور نہ کسیکو اسکے ساتھ خصومت ہو
معرفت سے اور فرمایا فزع اکبر ندائے قطعیت کا نام ہی کہ قیامت مین ندا کیجائیگی
خلود فلا موت یعنی اے اہل بہشت تم ہمیشہ جنت مین رہو اب تمھین کبھی موت
نہ آئیگی اور اے اہل دوزخ تم ہمیشہ دوزخ مین رہو اب تمھین کبھی موت نہ آئیگی پھر اہل
دوزخ کو مخاطب کرکے کہینگے اخسئوا فیہا ولا تکلمون یعنی خوار رہو اور نہ کلام کرو تم
اور فرمایا تر بندہ کی جسم سے جو پسینہ نکلتا ہی اوسکا مرتبہ شرم کے ثواب سے زائد ہی اور
فرمایا بندہ وقت سے ازلی اختیار جس چیز پر ہوا ہی بہتر ہی اور فرمایا استقامت ایسی
چیز ہے تمام نیکیون کا اختتام ہے اور اگر استقامت نہو تو تمام نیکیان ناتمام اور
نامعلوم ہون اور فرمایا وہ چیز کہ تیرے نفس کا حصہ ہے دکھلان قضا وقدر نے تجھکو
پس اور کیا وہ کیا اس چیز کو کہ تیرے نفس کا حصہ دیگی اور فرمایا فراست ایک ایسی روشنی
ہے کہ غیب سے دلون مین رسائی ہی اور ایک ایسی معرفت ہی کہ اسرار مین متمکن ہی

Marfat.com

اور غیب سے غیب کیطرف لیجاتی ہی تاکہ اسکے ذریعہ سے اُن چیزون کا مشاہدہ ہو جو غیب
مین ہین اور اللہ اسکو ایسی قدرت عطا کرتا ہی کہ صاحب فراست لوگون کے دلون کا حال
بیان کر دیتے ہین اور فرمایا اولاً اس قوم کے لیے اشارت تھی بغیر حرکات ہوئے اب سوا حسرت
کے کچھ نہین ہی اور فرمایا اب اس قوم نے اخلاص اپنی بے ادبی کا نام رکھا ہی اور غلبہ حرص کا نام
انبساط کیا ہی اور پست ہمتی اور کم ظرفی کو جلدی سمجھتے ہین یہ قوم راہ راست کو چھوڑکر راہ بد پر چلنے
لگی ہی انھین دیکھکر زندگی وبال معلوم ہوتی ہی اور روح خشک ہوتی ہی انکی یہ حالت ہی کہ بغیر حیلہ
کے بات نہین کرتے اور بغیر تکبر کے خطاب نہین کرتے ہین انکا نفس انکے دل کی خبر دیتا ہے اور
اون کی حرص ندا کر رہی ہے کھانے کی اُس چیز سے کہ انکے باطن مین ہی قاتلہم اللہ
انی یوفکون یعنی مقاتلہ کرتا ہی اللہ انسے اس جگہ کہ افک کرتے ہین یعنی جھوٹی باتین
کرتے ہین اور فرمایا اللہ نے ہمین ایسے زمانہ مین پیدا کیا کہ جسمین نہ ادب ہے نہ اسلام نہ اخلاق
نہ اہلبیت اور نہ احکام صاحبان مروت اور فرمایا اللہ نے دنیا کو مثل ایسی ٹھیل کی بنایا ہی جسمین
بہت سے کتے اور تھوڑے فرشتے قید ہون اور فرشتے رہائی چاہتے ہون مگر رہا نہو سکتے
ہون یعنی اللہ نے دنیا مین بُرے لوگ زیادہ اور اچھے کم پیدا کیے ہین اور سب کو ایک
ہی زمین پر رکھا ہی اچھے لوگ چاہتے ہین کہ اس زمین سے جسمین بُرے لوگ بھی ہین
نکل جائین مگر نکلنا غیر ممکن ہے لوگون نے ایمان کی ماہیت پوچھی آپنے فرمایا ایمان چالیس
برس آتش پرستی مین گذارنا چاہیے تاکہ مرد ایمان کے کامل درجے سے واقف ہو جائے
لوگون نے کہا یہ تو ہماری سمجھ مین نہین آیا صاف طور سے بیان فرمائیے آپنے فرمایا کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس برس کی سن تک وحی نازل نہین ہوئی اس سے یہ نہ سمجھنا
چاہیے کہ چالیس برس تک معاذ اللہ آپکو ایمان نہ تھا اور ایسا خیال دراصل سراسر باطل و لغو
ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ جو کمال اللہ نے آپکو بعد بعثت کے عطا فرمایا قبل بعثت آپ مین اس
کمال نہ تھا اور چونکہ آپ خاتم الانبیا تھی اسلیے جو کمال آپکو قبل بعثت حاصل تھا وہ خود خاتم الکمال

Marfat.com

اور فرمایا اے لوگو اللہ نے تمہیں صاحب نفس کیا ہی اور موافق ارشاد حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کے نفس کبر ہے تمکو لازم ہی کہ نفس کی گبرگی سے خلاصی حاصل کرو اور جبتک خلاصی حاصل نہ کرو گے ایمان حقیقی کی معرفت نہیں ہو سکتی لوگون نے سوال کیا کہ دنیا مین کسی نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد مرتبہ بھی پایا ہی یا نہین آپنے فرمایا اصل تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی آپ کے مرتبہ ہی کو حاصل نہین کر سکا پھر کیونکر آپسے زائد مراتب حاصل کر سکتا اور جو کوئی دعوی کرے کہ دنیا مین کوئی شخص آپ سے مرتبہ مین زائد ہوا ہی یا آیندہ ہوگا یقینی وہ کافر ہے اسلیے کہ جو اولیا کا اعلی مرتبہ ہی وہ در اصل انبیا کا ادنی مرتبہ ہی لوگون نے پوچھا دنیا مین سب سے اچھا کون کھانا ہے آپنے فرمایا سب سے اچھا ذکر حق کا لقمہ ہے جو بندہ یقین کے ساتھ معرفت کے دسترخوان سے اٹھاوے اور اس لقمہ کے اٹھانے وقت اس بندے کا گمان اللہ کے ساتھ نیک ہو۔

نقل کیا ہی کہ وقت وفات کے لوگ آپ سے وصیت کے طالب ہوے آپنے سب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ارادت الہی کو نگاہ رکھو پھر لوگ وصیت کے خواہان ہوے آپنے فرمایا اپنے انفاس اور اوقات کی نگہبانی کرو اسکے بعد آپنے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو عمرو نجیل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عمرو نجیل رحمہ اللہ اپنے زمانے کے مشائخ کبار سے تھے اور صوفیاے کرام کے سرداروں سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے اور ورع و تقوی مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے اور حضرت جنید رحمہ اللہ کو آپنے دیکھا اور آپ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور ان کے شاگرد دن مین سب سے بعد آپ ہی نے وفات فرمائی ہے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصرآبادی رحمہ اللہ سماع سنا کرتے تھے ایک بار

ہے اور فرمایا جسکے دیدار سے تجھے تہذیب حاصل ہو اسکو مہذب خیال کر اور ہر گز وہ بادی نہین ہے اور فرمایا اکثر خراب باتین ایسی ہوتی ہین جنکا ظہور انتہا مین ہوتا ہے مگر انتہا میں اُن کا ظہور ابتداہی کے فساد سے ہوتا ہے کیونکہ جبتک کسی چیز کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی انتہا مضبوط نہین ہو سکتی پس ابتداہی سے بُرے خصائل سے احتراز کرنا لازم ہے اور فرمایا جو شخص خلق کے سامنے اپنے جاہ و مرتبہ کے ترک کرنے پر قادر ہے اُسے دنیا اور اہل دنیا کا ترک کرنا آسان ہے اور فرمایا اللہ پر قائم رہنے والا برے خصائل اختیار نہین کرتا اور جو بُرے خصائل اختیار کیے اللہ پر قائم نہین رہتا اور فرمایا جسکی فکر صحیح ہوگی گویائی اُسکی صدق کے ساتھ اور عمل اختیار شے کے ساتھ ہوگا اور فرمایا جو اپنی معرفت کو پہچاننا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اُس کی کیا قدر ہے اُس سے کہو کہ وقت خدمت اور عبادت کے دیکھے کہ اُسے کسقدر اللہ کی ہیبت ہے اور فرمایا ماسوی اللہ کے ساتھ انس اختیار کرنا وحشت ہے اور فرمایا فروترین مرتبہ توکل حسن ظن ہے اللہ کے ساتھ اور فرمایا تصوف اوامر و نواہی کے احکام مین صبر کرنا ہے رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ یکتائے طریقت و امامے شریعت بحر علم کوہ حلم تھے آپ اصحاب حضرت جنید رحمۃ اللہ مین سب سے زائد باوقعت تھے تمام علوم سے ماہر اور حقائق سے واقف تھے نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایکسو بیس کتابین تصوف کی میرے پاس ہین لوگون نے پوچھا ان کتابون مین کوئی کتاب حضرت حکیم ترمذی کے تصانیف سے بھی آپکے پاس ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین ہے اسلیے کہ مین انکو گروہ صوفیہ مین شمار نہین کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ وہ مشائخ کے امین اور مقبول تھے۔
نقل کیا ہے کہ آپ نے ساٹھ حج کیے ہین حمزہ علوی آپ کے ایک مرید تھے اور

کی خدمت مین رہا کرتے تھے ایک شب کو اُنھون نے اپنے مکان جانے کا ارادہ کیا آپنے
فرمایا آج رات کو یہین رہجاؤ کل چلے جانا ادب کے خیال سے اُنھون نے آپکو کچھ جواب
نہین دیا اور گھر جانے کا ارادہ اسلیے کیا تھا کہ اسوقت مکان جاکر مرغ ذبح کرکے پکاؤنگا
تاکہ صبح کو اہل وعیال کو کھلاؤن جب آپنے انکو یہ حکم دیا کہ آج شب کو یہین رہو صبح کو
چلے جانا تو اُنھین خیال ہوا کہ اب مجھی کل دوپہر تک یہان رہنا ہوگا اُسکے بعد شاید
جانا ملے اور اتنی دیر تک میرے اہل وعیال بھوکے ہی رہینگے اور میرا انتظار کرینگے
پھر آپسے عرض کیا کہ حضور مجھے جانے ہی دیجیے آپ نے فرمایا نہین آج کی رات
یہین رہو پھر اُنھون نے کہا مجھے ایک ضروری کام ہے ورنہ یہان رہنے مین عذر نہ کرتا
آپنے فرمایا تمھین اختیار ہے وہ اپنے مکان گئے اور مرغ کو ذبح کرکے ہانڈی چڑھادی
صبح کو اپنی ایک لڑکی سے کہا کہ ہانڈی چولھے پرسے اُتار لا اور کھانا لا لڑکی چولھے پر سے
ہانڈی اُتار کر لانے لگی پاؤن پھسلا گر پڑی ہانڈی بھی ٹوٹی اور سب سالن زمین پر گر گیا
اُنھون نے کہا زمین سے اُٹھا لو ہم اسکو دھوکر کھالینگے اتنے مین ایک کتا آیا اور
جو سالن زمین پر گر پڑا تھا کھا گیا اُنھون نے افسوس کیا اور کہا خیر مرغ گیا تو گیا اب مین
شیخ کی صحبت کیون ترک کرون اُٹھکر پھر آپکے یہان آئے جب آپکے سامنے گئے تو
آپنے فرمایا اے جعفر جو شخص گوشت کے ایک ٹکڑے کے لیے مشائخ کا دل دُکھاتا ہے اللہ
وہ گوشت کتون ہی کو کھلاتا ہے یہ بات سنکر اُنھین عبرت ہوئی اور توبہ کی۔
نقل کیا ہے کہ ایکبار آپنے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
دریافت کیا تصوف کیا ہے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا تصوف ایک
حالت ہے جسمین عین ربوبیت ظاہر ہوتی ہے اور عین عبودیت فنا ہوجاتی ہے اور فرمایا
تصوف نفس کو طرح دینا عبودیت مین ہے اور باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا الٰہیہ کا ملہ
طور سے اور فرمایا تلوین فقر اسکے لیے ایک ایسا مقام ہے جس سے مراتب اعلیٰ حاصل ہوتے ہین

Marfat.com

اور جو فقیر تلوین سے بے بہرہ ہوتا ہی ہرگز ترقی مراتب حاصل نہین کر سکتا اور فرمایا جب تم کسی فقیر کو بہت کھاتا ہوا دیکھو تو سمجھ لو کہ تین حال سے خالی نہین ہی یا تو جو وقت کہ اوس پر گذر چکا ہی وہ اُس زمانے مین ایسی حالت مین مبتلا رہا ہی کہ چاہئیے یا بعد اسکی ایسی حالت مین مبتلا ہوگا کہ راہ سے نیچے اُتر جائیگا یا اپنے حال مین موافقت نہین رکھتا ہی اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ اگر کوئی چیز ہو یا نہو دونون حال مین یکسان رہے بلکہ اگر نہو تو ایک طرحکی خوشی حاصل ہو اور اگر ہو تو رنجیدہ ہو اور فرمایا ہونے کی حالت مین اور نہونیکی حالت مین استقامت کرنا اللہ کے ساتھ توکل ہی اور فرمایا دنیا اور آخرت کے تمام فائدے ایک ساعت کے صبر مین حاصل ہوتے ہین اور فرمایا اپنے نفس کو حقیر سمجھنا اور اہل سلام کی تعظیم کرنا جوانمردی ہی اور فرمایا جن چیزون سے ہلاکت ایمان متصور ہی اُنسے بچنے کو عقل کہتے ہین اور فرمایا اللہ کے خاص بندے بنو تاکہ غیر دن سے نہو اور فرمایا سخی وہ ہی جو مسلمان دینی بھائیونکے لیے کرے اور جو اپنے نفس کے لیے کرے اسکو سخی نہین کہتے ہین اور فرمایا اگر تم مردان حق کا مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو بزرگ ہمت بنو اور آگاہ ہو کہ مجاہدے سے مرتبہ مردان حق کا حاصل نہین ہوتا جبتک تم بزرگ ہمت نہ بنو اور فرمایا بندہ معاملے کی لذت اسوقت تک نہین پا سکتا جبتک وہ اپنے نفس کی لذت کا فریفتہ ہی اور اسیوجہ سے اہل حقیقت نے اُن علاقون کو قطع کیا ہی کہ وہ علاقے اُنکو قطع کرنے والے تھے پہلے اُس سے کہ وہ علاقے اُن کی راہ مین حائل ہون اور فرمایا جو شخص اپنی معرفت مین کوشش نہین کرتا ہی اوس کی خدمت قبول نہین ہوتی ہی اور فرمایا جسکی روح صالح ہوتی ہے وہ تمام حالتون مین صدق کے ساتھ نفس سے مطالبہ کرتا ہے اور جسکی روح معرفت ہوتی ہی وہ جای ورود اور جای صدور کو پہچانتا ہی اور جسکی روح مشاہدہ ہوتی ہی وہ علم لدنی سے آگاہ کیا جاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے پاس ایک نگینہ تھا اتفاق سے دجلہ مین گر پڑا آپ نے

Marfat.com

ایک دیا پڑھی وہ نگینہ آپکو اپنی کتاب مین ملگیا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی کہ آپکا مزار حضرت سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی رحمہما اللہ کے مزار کے قریب شونیزیہ مین ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ بیشتر وصفِ رجال بدرجۂ راہ کمال یک بادیہ بلامرد مرتبہ رضا تھے آپکے ریاضات اور کرامات کا بیان کرنا احاطہ امکان سے باہر ہے آپ اصل مغرب کے باشندے تھے آپ نے حضرت ابن جلاء رحمۃ اللہ کی صحبت پائی ہے حالت آپکی یہ تھی کہ تمام چرند پرند اور شیر اژدہے آپ کے پاس آکر بیٹھا کرتے تھے نقل کیا ہی کہ جب آپ کوہ لبنان پر تھے تو بادشاہ وہان آیا اور اوس نے حسب معمول سابق جتنے فقرا وہان تھے سب کو ایک ایک دینار دیا جب اس نے آپکو دینار دیا تو آپ نے وہ دینار اپنے ایک رفیق کو دے دیا اور وہان سے شہر کی طرف روانہ ہوے حسب اتفاق آپنے بے وضو قرآن شریف چھو لیا تھا جب شہر کے بازار پہنچے تو دیکھا کہ وہان لوگ چورون کو تلاش کر رہی ہین اور وہ چور کسی کا مال لیکر بھاگ گئے تھی ہر طرف اسی لیے بھیڑ لگی ہوئی تھی چند صوفیون کو جب اُنھون نے حالت ظاہر مین پریشان دیکھا تو چور سمجھکر سب کو گرفتار کرلیا آپ نے لوگون سے کہا کہ ان سب کا مین سردار ہون مجھے گرفتار کرلو اور ان سب کو رہا کردو اور انھین دینا ہو ان سب کے عوض مین مجھے دو اور اپنے ہمراہیون سے کہدیا کہ تم لوگ جس طرح چاہین مجھ سے پیش آئین مگر تم ہرگز مزاحم نہونا لوگون نے اُن صوفیون کو رہا کردیا اور آپ کو گرفتار کرکے لے گئے اور چونکہ شرعاً چور کی سزا ہی کہ اوسکے ہاتھ کاٹے جائین اور لوگون نے آپ کو چور ہی سمجھکر گرفتار کیا تھا

لہذا آپ کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور سزا دینے کے بعد لوگون کو معلوم ہوا کہ یہ چور نہین ہین
بلکہ حضرت ابوالخیر اقطع شیخ وقت ہین اپنی حرکت پر بہت نادم ہوے اور معذرت
مانگ کر آپ کو رہا کر دیا جب آپ مکان پر تشریف لاے اور آپ کے اہل وعیال
نے آپ کا ہاتھ کٹا ہوا دیکھا بہت غل شور مچایا آپ نے فرمایا رنج نہ کرو بلکہ خوشی کرو اسلیے
کہ اگر میرا ہاتھ نہ کاٹا جاتا تو دل کاٹا جاتا کیونکہ یہ وہ ہاتھ ہے جس سے مین نے بے وضو
قرآن شریف چھوا تھا اور شکر ہی کی چاندی فیق کی گود مین ڈالی تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کے ہاتھ مین پھوڑا نکلا ور سوا ہاتھ کاٹنے کے اس کا کوئی
علاج نتھا جراحون نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ کٹوا ڈالیے آپ راضی نہوے اُسوقت آپکے
مریدون نے جراح سے کہا کہ جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہون تم ہاتھ کاٹ لینا اور ایسا ہی
ہوا لیکن حالت نماز مین آپ کو ہاتھ کٹنے کی مطلق خبر نہین ہوئی۔ بعد نماز آپنے
اپنا ہاتھ کٹا ہوا دیکھا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جبتک بندہ اللہ کے ساتھ نیت صحیح نہین کرتا ہی اوسکا
دل صاف نہین ہوتا ہی اور فرمایا جب تک انسان اولیاء اللہ کی خدمت نہین کرتا
تن کو صفائی حاصل نہین ہوتی ہی اور فرمایا دلون کے لیے مقام ہین ایک دل کا مقام
ایمان ہی اور جس دل کا مقام ایمان ہے اوسکی پہچان یہ ہے کہ مسلمانون پر شفقت
کرتا ہے اور اون کی مقصد بر آری مین کوشش کرتا ہی اور ہر وقت اُن کی مدد
کرتا ہے اور ایسے کام کرتا ہی جس مین اہل اسلام کی بہتری متصور ہوتی ہے اور ایک
دل کا مقام نفاق ہے اور جس دل کا مقام نفاق ہے اُسکی پہچان یہ ہی کہ کینہ فریب
دغابازی پر آمادہ رہتا ہے اور فرمایا دعوائے ایک ایسی رعونت ہے جسے پہاڑ بھی
نہین اٹھا سکتا اور فرمایا ہرگز کوئی مرتبہ اعلی حاصل نہین کر سکتا سوا اوس شخص کے
اللہ کے ساتھ پوری موافقت کرتا ہی اور عبودیت کے آداب اچھی طرح بجالاتا ہی

Marfat.com

اور فرائض حق کو کامل طور سے ادا کرتا اور نیک لوگون کی صحبت رکھتا ہی اور بدون سے دور رہتا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسین تروغندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسین تروغندی رحمہ اللہ شاہد صادق عارف عاشق یگانۂ عصر نشانۂ دہر تھے آپ طوس کے مشائخ مین سب سے زائد بزرگ تھے آپنے حضرت ابو عثمان طبری رحمہ اللہ کی صحبت پائی ہی اور علاوہ انکے بہت مشائخ سے ملاقات کی ہی نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مرید طالب کے رنج مین ہی لیکن سرور ہی نہ رنج و عذاب اور فرمایا صوفی اللہ کی اطاعت سے اور زاہد نفس کی مخالفت سے ہوتا ہی اور فرمایا اللہ نے ہر بندیکو موافق اُسکے مرتبہ کی معرفت عطا کی ہی اور ہر بندیکو موافق معرفت کی بلا مین مبتلا کیا ہی تاکہ وہ معرفت بلا مین اسکی مددگاری کرے اور فرمایا کہ آلہ مکشوف ہی اور معانی مستور اور فرمایا جو شخص جوانی مین اللہ کی عبادت نہین کرتا ہی اللہ اُسکو بڑھاپے مین ذلیل و خوار کرتا ہی اور فرمایا جو شخص ایکدن صدق دل سے کسی مرد حق کی خدمت کرتا ہی تمام عمر اُسدن کی برکت سے فائدہ اُٹھاتا ہی پس آگاہ ہو کہ کیا مرتبہ ہوگا اُس شخص کا جسنے صدق دل سے تمام عمر صوفیون کی خدمت کی ہو اور فرمایا کچھ انس نہین ہی برادرون کے اجتماع مین فراق کی وحشت کے سبب سے اور فرمایا اللہ سے ملنے کا سوا اللہ کے کوئی وسیلہ نہین ہے اور فرمایا اسلیے دنیا ترک کرنے والا کہ لوگ اُسے صاحب عزت خیال کرین وصل اخلاص اور محب دنیا کا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمہ اللہ پیشواے واقفان

Marfat.com

طریقت مقتدائے ماہران شریعت تھے آپ کے فضائل خصائل کمالات ریاضات عبادات کا مفصلا بیان کرنا قدرت بشری سے باہر ہے آپ احکام الٰہی اور حدیث نبوی کی اتباع مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے آپ کو بعید مشائخ کی صحبت حاصل تھی آپکے مزار کو تریاک اکبر کہتے ہین اسلیے کہ جسنے آپکو وسیلہ کرکے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اسکی دعا قبول کرلی اور مراد پوری ہوئی ۔

نقل کیا ہے کہ آپ کے دادا آتش پرست تھے مگر والدین مسلمان تھے مذکور ہے کہ جس گھر مین آپ جس شب کو تولد ہوے تھے ایک ستون نور زمین سے آسمان تک قائم ہوگیا تھا اور اس ستون مین ہرطرف شاخین پھیلی ہوئی تھین اور ہر شاخ سے نور پھیلتا جاتا تھا ۔

نقل کیا ہے کہ صغر سنی مین آپکے والدین کی راے ہوئی کہ آپ کو قرآن شریف پڑھوائین لیکن آپ کے دادا نے کہا کہ انھین کوئی پیشہ سکھاؤ اور اون کے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے والدین بہت غریب درویش تھے آپ کے والدین کو سکوت ہوا آپنے فرمایا مین قرآن شریف ہی پڑھونگا اور اپنی رغبت بہت ظاہر کی جب والدین نے آپ کو اسی طرف راغب دیکھا تو ایک معلم کے سپرد کردیا اور آپ وہان قرآن شریف پڑھنے لگے آپکے شوق کی یہ حالت تھی کہ مکتب مین تمام لڑکون سے پہلے آپ جاتے اور نہایت محنت سے اپنا سبق یاد کرتے رفتہ رفتہ آپ اپنے تمام ساتھیون سے آگے ہوگئے اور کوئی آپ کی برابری نہ کرسکا تمام علوم مین آپنے کمال حاصل کرلیا ۔

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طفلی اور جوانی مین دل سے اللہ کی عبادت کیطرف راغب ہوتا ہے اور اسکی عبادت کرتا ہے اللہ اپنے فضل سے اسکے باطن کو منور کردیتا ہے اور حکمت کے چشمے اسکے دل سے زبان پر جاری کرتا ہے اور جو شخص

طفلی اور جوانی مین اللہ کی نافرمانی کرتا ہی اور پیری مین توبہ کرکے اسکی عبادت مین مشغول ہوتا ہی اسے مطیع کہتے ہین لیکن کمال حکمت کا اسکو مشکل سے حاصل ہوتا ہی اور بعد حاصل ہونے کے بھی ویسا کمال حکمت مین نہین پاتا جیسا طفلی اور جوانی مین اللہ کی اطاعت کرنیوالا پاتا ہی اور فرمایا کہ صغر سنی مین جب مین تحصیل علم کرتا تھا مجھے طریقت حاصل کرنے کا شوق ہوا اور اوس زمانہ مین تین بزرگ بہت نامی تھے حضرت عبداللہ خفیف حضرت حارث محاسبی حضرت ابو عمرو بن علی رحمہم اللہ مین نے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کے سجدے مین دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس امر سے آگاہ کردے کہ ان تینون بزرگون مین سے مین کسکی طرف رجوع کرکے اس کی خدمت کرون اور علوم طریقت حاصل کرون حالت سجدے ہی مین مجھے نیند آگئی سو گیا خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہین اور ایک اونٹ اونکے ساتھ ہی جسپر بہت سی کتابین بار ہین اون بزرگ نے اوس اونٹ کی طرف اشارہ کرکے مجھسے فرمایا یہ سب کتابین حضرت شیخ عبداللہ خفیف رحمہ اللہ کی ہین اور انھون نے مع اونٹ تمام کتابین آپکو بھیجی ہین جب مین بیدار ہوا تو سمجھ گیا کہ اس خواب سے اس امر کی طرف اشارہ ہی کہ مین مسلک حضرت عبداللہ خفیف کا اختیار کرون اور انکی خدمت کرکے علوم طریقت سے واقف ہون اسکے بعد حضرت شیخ اکار رحمہ اللہ آئے اور انھون نے حضرت عبداللہ خفیف رحمہ اللہ کی کتابین مجھے دین اس واقعہ سے مجھے زیادہ یقین ہوگیا اور مین نے انکا طریقہ اختیار کرکے عبادت الٰہی شروع کی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے والدین نے ایکبار کہا کہ تمنے درویشی اختیار کی ہی اور درویش کو مسافرکی مہمانداری کرنا ضروری ہی اور افلاس کیوجہ سے تمھین مہمانداری کی قدرت نہین ہی مجھے خوف ہی کہ اس امر سے عاجز نہوجاؤ آپنے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش رہے اتفاق سے اسی سال ماہ رمضان مین ایک جماعت مسافرونکی قریب

تمام کے آپ کے یہان آکر مہمان ہوئی اور اسوقت آپ کے پاس کچھ بھی نہین تھا اسیوقت
ایک شخص آیا اور دو بورے جسمین پکی ہوئی روٹیان بھری تھین اور نمک کے موافق اور
تمام سامان اور انجیر آپ کے نذر کر گیا اور کہا کہ یہ آپ مسافرون کی مہمانداری مین
صرف کرین جب یہ واقعہ آپ کے والد نے دیکھا اپنے خیال فاسد پر نادم ہوئے
اور آپ سے کہا کہ اللہ تمھارا مددگار رہے جہانتک تم سے ممکن ہو خلائق کی خدمت
کرو اللہ تمھین اعلے مراتب عطا کرے گا اور اسدن سے پھر کبھی آپ کے کسی
امر مین نہ دخل دیا اور نہ اعتراض کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے مسجد بنانا چاہی خواب مین حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف لائے ہین اور اپنے دست مبارک سے مسجد کی نیو ڈال رہی
ہین جب آپ خواب سے بیدار ہوے تو آپ نے اتنی بڑی مسجد کہ جسمین تین صفین
آسکین اسی مقام پر بنانا شروع کی اسکے بعد پھر آپ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مع اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے
تشریف فرما ہوے ہین اور مسجد کو وسیع کر رہے ہین جب آپ خواب سے بیدار ہوے
تو آپ نے بھی مسجد کو اسیقدر وسیع کر کے بنایا جسقدر حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ
والثنا نے وسیع فرمایا تھا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ حج کو چلے تو بصرہ مین مشائخ نے آپکی دعوت کی اور دسترخوان
چنا تمام عمدہ عمدہ چیزین مہیا تھین اور بھنا ہوا گوشت بھی دسترخوان پر تھا مگر آپنے گوشت
تناول نہین فرمایا مشائخ کو خیال ہوا کہ شاید آپ گوشت نہین کھاتے ہین آپکو صفائی
باطن کی وجہ سے انکے خیال پر آگاہی ہو گئی اور فرمایا اے لوگو تم یہ خیال کرتے ہو کہ
مین گوشت نہین کھاتا ہون آج سے کبھی مجھ سے گوشت کھانیکی خواہش ظاہر نہ کرنا اسلئے
کہ مین نہین چاہتا کہ لوگون کے گمان کو باطل کر دون اور اوس دن سے تا وفات

آپ نے کبھی گوشت تناول نہیں فرمایا اسی طرح آپ نے کھجور اور شکر کا کھانا بھی ترک کیا تھا اتفاقاً آپ ایکبار علیل ہوئے اور اطبا نے شکر اس مرض کی دوا تجویز کی لیکن آپ اپنے عہد پر قائم رہے اور شکر نہ کھائی۔

نقل کیا ہے کہ گازرون کا حاکم مجوسی تھا اور خورشید اس کا نام تھا اور اس نے ایک نہر بنوائی تھی تاکہ خلق کو اسکے پانی سے فائدہ ہو لیکن آپ نے اپنی احتیاط ذاتی کی وجہ سے کبھی اس کا پانی نہیں پیا۔

نقل کیا ہے کہ آپ اپنے مریدون کو اکثر وصیت کیا کرتے تھے کہ ہرگز تنہا بغیر کسی مہمان کے کوئی چیز نہ کھانا۔

نقل کیا ہے کہ آپکے ایک مرید نے اپنے کسی عزیز کے یہان جانیکے لیے اجازت مانگی آپنے اجازت دیدی جب وہ اپنے عزیز کے یہان گیا تو اسکی ہمراہی مین بغیر کسی اور مہمان کے اُسنے کھانا کھایا جب وہان سے آپکی خدمت مین واپس آیا تو اتفاقاً ایک درویش سے اور اُس سے جھگڑا ہوا اور اوس درویش نے اسپر جرم ثابت کیا اور بعد تحقیق کے جرم اسی کا معلوم ہوا درویش نے اُس جرم کے جرمانہ مین اسکے کپڑے اتروائے اور اسے سوا کپڑے دیدینے کے کچھ چارہ نہوا مجبوراً کپڑے دیدیے اور خود برہنہ ہوگیا آپنے اُس سے فرمایا جو شخص بغیر مہمان کے کھانا کھاتا ہے اُسکا یہی حال ہوتا ہے تو تیرا ہوا اُسنے توبہ کی اور پھر تمام عمر کبھی بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھایا۔

نقل کیا ہے کہ آپکے ورع کی یہ حالت تھی کہ سوا حلال روزی کے کبھی آپنے کچھ تناول نہین کیا اور حلال کمائی سے لباس پہنتے تھے اور اکثر لباس آپکا اونی ہوا کرتا تھا خود دستکاری کرتے تھے اور اوسی مین بسر اوقات فرماتے تھے اور شروع زمانے مین حالت تنگی کے سبب افلاس کے آپ اور آپ کے تمام مرید جب بہت بھوک لگتی تو سبز گھانس کھایا کرتے یہانتک کہ گھانس کی سبزی جسم پر جھلکنے لگتی اور پُرانے چیتھڑے پہنکر

Marfat.com

اٹھاتے تھے اور اسکو پاک کرکے ستر پوشی کرتے تھے ۔
نقل کیا ہی کہ آپنے ۹۔ ذیقعدہ یوم یکشنبہ کو ۵۶۱ھ ہجری مین انتقال فرمایا اور بعض کے نزدیک انتقال کے وقت آپکا سن نہتر سال کا اور بعض کے نزدیک نہتر سال کا تھا ۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپکے وعظ مین ایک خراسان کا عالم بھی حاضر تھا اور آپکے وعظ مین بیحد مجمع تھا اور ہر ایک پر آپکے وعظ سے ذوق و شوق طاری تھا اس عالم خراسانی کو خیال ہوا کہ استعداد علمی مجھے اس شیخ سے بہت زائد ہی اور ہر علم مین کمال رکھتا ہون اسکا کیا سبب ہے کہ جو مقبولیت اسکے کلام مین ہی میرے کلام کو حاصل نہین ہی آپ اپنی صفائے باطن کیوجہ سے اسکے گمان پر واقف ہوگئے اور اہل محفل سے خطاب کرکے فرمایا قندیل کیطرف دیکھو آج قندیل کا تیل و پانی آپسمین بحث کر رہے ہین پانی کہتا ہی کہ اللہ نے مجھے تمام چیزون مین عزیز کیا ہی اور اگر مین نہوتا تو لوگ پیاس کی تکلیفین اٹھاکر مرجاتے اور یہ رتبہ تجھے حاصل نہین ہی پھر کیا وجہ ہی کہ تو میرے سر پہ چڑھکر بیٹھتا ہی اور تیل کہہ رہا ہی کہ تجھے اپنے اعزاز کا تکبر ہی اور مین منکسر ہون ذرا خیال تو کر کہ پہلے میرا تخم زمین مین دبایا گیا جب درخت نکلا تو انسانون نے کاٹا اور کوٹا اسکے بعد کولھو مین میرا سر لوگون نے پیلا اور اب مین خود جل جلکر خلق کو روشنی دے رہا ہون اور جو تکالیف خلق سے مجھے پہونچے ہین انکا ذرا بھی خیال نہین کرتا ہون اسلیے اللہ نے مجھے تجھپر فضیلت دی ہی اسکے بعد آپنے وعظ ختم کیا وہ خراسانی عالم آپکے قدمون پہ گر پڑا اور توبہ کی ۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار میرے دل مین خیال ہوا کہ مین کیون صدقات لے لیکر درویشون اور مسافرون پہ صرف کرتا ہون کہین ایسا نہو کہ اس لینے دینے کی وجہ سے کوئی ایسا قصور صادر ہوجاے جسکی قیامت مین مجھسے گرفت ہو اور قصد کیا کہ تمام درویشون سے کہدون کہ اپنے اپنے مکان جاکر اللہ کی یاد کرین اتنا تک مجھے نیند آگئی اور سو گیا خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے ہین

Marfat.com

اور فرماتے ہین کہ لے اور دے اور اس لینے دینے سے خوف نہ کر۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کے وعظ مین دو شخص اس خیال سے آئے کہ آپ سے دعا کرا آئین گے کہ ہمین دنیا حاصل ہو آپنے انکو دیکھتے ہی فرمایا لوگون کو چاہیے کہ خالصًا للہ مجھ سے ملاقات کرنے آئین اور دنیا کے طلبگار ہو کر نہ آوین اور جو شخص طالب دنیا ہو کر میرے پاس آئیگا اُسے ملاقات کا ثواب نہ ملے گا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے وعظ مین فرمایا مین قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اُسکے تمام اوامر کو بجالایا ہون اور نواہی سے بچتا رہا ہون قاضی طاہر اس وعظ مین موجود تھے اُنھون نے خیال کیا کہ آپنے شادی نہین کی ہی حالانکہ یہ بھی حکم آلٰہی ہی پھر یہ قول کہ مین اوامر کو بجالایا ہون کیونکر راست ہو سکتا ہی آپنے اُنکی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے نکاح سے معاف رکھا ہی اور فرمایا جب صحرا اور ریتا مین مین عبادت آلٰہی کرتا ہون اور سجدے مین سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہون تو تمام ... اور ریت میرے ساتھ تسبیح کرتے ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایک یہودی آپکا مہمان ہوا اور اپنے کو اس نے مسلمان ظاہر کیا لیکن ... کے ساتھ اس خیال سے نہین رہتا تھا کہ شائد میرا فریب ظاہر ہو جاے بلکہ ستون مسجد ... اوٹ مین چھپکے بیٹھ رہا آپ روز اُسکے لیے کھانا بھیجدیا کرتے تھے کچھ دنون بعد اُسنے رخصت چاہی آپنے فرمایا اے یہودی کیا یہ مقام تجھے پسند نہین آیا ... کا ارادہ رکھتا ہی اُسنے پوچھا آپکو میرا یہودی ہونا کیونکر معلوم ہوا اور ... آپ بھی یہودی جانتے تھے تو اسقدر میری مدارات کیون کی آپنے فرمایا دنیا مین ... اور مسلمان دونون کو اللہ رزق دیتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ میر ابوالفضل دیلمی وزیر کا مصاحب تھا اور بکثرت شراب خوار تھا ایکبار ... آیا آپنے فرمایا شراب خواری سے توبہ کر اُس نے کہا کہ مین توبہ تو کرلون

مگر وزیر کی صحبت مین جب شراب ہوگا تو مجھے بھی پینا ہی پڑیگا اور میری توبہ ٹوٹ جائیگی
آپ نے فرمایا جب اُس جلسہ مین تجھسے شراب پینے پر اصرار کرین تو تو مجھے یاد کرنا اُسنے
توبہ کی اور چلا گیا ایکبار وزیر کے جلسہ مین اوس سے شراب پینے پر اصرار کیا گیا اُسنے
آپ کو یاد کیا فوراً ایک بلّی آگئی اور اوس نے شراب کے سب شیشے توڑ ڈالے
تمام شراب بہ گئی یہ کرامت دیکھکر میر ابو الفضل دیلمی رونے لگا وزیر نے سبب پوچھا
اوس نے تمام قصہ بیان کر دیا اوس دن سے وزیر نے اُس سے شراب پینے کو نہین
کہا اور وہ اپنی توبہ پر قائم رہا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص مع اپنے بیٹے کے آیا اور آپکے سامنے دونون نے توبہ کی آپ نے
فرمایا جو شخص میرے یہان توبہ کرکے پھر توبہ توڑ ڈالے گا دنیا مین رنج اور آخرت
مین عذاب پائیگا وہ دونون توبہ کرکے چلے گئے اور اتفاق سے دونون نے کچھ
دنون کے بعد توبہ توڑ ڈالی اُسکی یہ سزا ملی کہ آگ مین جلکر مر گئے۔

نقل کیا ہی کہ ایک پرند آپکے ہاتھ پر آکر بیٹھا آپ نے فرمایا چونکہ یہ مجھسے بے خوف
ہی اسلیے میرے ہاتھ پر آکر بیٹھا ہے اور ایکبار ایک ہرن آپکے پاس آکر کھڑا ہو
آپ نے اُس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا یہ مجھ سے ملاقات کرنے آیا ہی اُسکے
خادم سے فرمایا کہ اسے لیجاکر صحرا مین چھوڑ دے۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے جسم مبارک سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ دنیا کی تمام
خوشبوئین اُسکے سامنے گرد تھین اور جس راستہ سے آپ کا گذر ہوتا وہ راستہ خوشبو سے
معطر ہو جاتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے فرمایا مجھے اُس شخص پر تعجب معلوم ہوتا ہی جو اپنے پاک
اور حلال کپڑے کو حرام رنگ سے رنگتا ہی یعنی نیل سے رنگتا ہے اور اُس دن
آپ خود بھی نیلی چادر اوڑھے ہوے تھے فرمایا کہ اس چادر کا رنگ حلال نیل کا

Marfat.com

اور یہ لوگ میرے حلیے کرمان سے لائے ہین اور فرمایا جو شخص کھانے پینے پہننے مین اپنا حساب نہین کرتا اُسکا حال مثل چارپاؤن کے ہی اور فرمایا اللہ کا ذکر دل سے کرو اور دنیا کو ہاتھ مین رکھو نہ یہ کہ اللہ کا ذکر ظاہری زبان سے کرو اور دل سے دنیا کا طالب ہو اور فرمایا مومن کی بینائی دل کے نور سے ہوتی ہے اسلیے کہ آخرت اور نور دل دونون غیب ہین اور غیب کو غیب ہی سے دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کمتر عذاب عارف کا یہ ہی کہ حلاوت ذکر الٰہی کی اُس سے چھین لیجائے اور فرمایا اہل دنیا بندون کو اعضا کے عیب کے سبب سے رد کرتے ہین اور اُنکے ظاہر پر نظر کرتے ہین اور اللہ بندون کو دلی عیب کی وجہ سے رد کرتا ہی اور اُنکے باطن پر نظر کرتا ہے اذا رأیتھم تعجبک اجسامھم جب تو انکو دیکھتا ہی تو اُنکے جسم تجھے تعجب مین ڈال دیتے ہین اور فرمایا دنیا اور اشیاے دنیا کو ترک کر کے اللہ کیطرف رجوع کرو کیونکہ دنیا اور آخرت دونون مین تمھین اُسکی اطاعت سے چارہ نہین ہی اور فرمایا آج کل گازرون مین آتش پرست بیحد اور مسلمان گنتی کے ہین لیکن ایک زمانہ ایسا آویگا کہ اسی گازرون مین مسلمان بیحد اور آتش پرست گنتی کے ہونگے۔ اس قول کے بعد چوبیس ہزار آتش پرست آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوے اور فرمایا مرد وہ ہی کہ لیتا ہی اور دیتا ہی اور نیم مرد وہ ہی کہ دیتا ہی اور نہین لیتا اور نامرد وہ ہی کہ نہ دیتا ہی نہ لیتا ہی اور فرمایا مین نے خواب مین دیکھا اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی لگی ہی اور لوگ آتے ہین اور اس سیڑھی پر آسمان پر جاتے ہین اور فرمایا اللہ نے اس جگہ کو وہ بزرگی بخشی ہی کہ یہان کی زیارت کا [illegible] اپنے تمام مقاصد دینی و دنیاوی پایا ہی اور فرمایا جو شخص دنیا کی تکالیف پر صبر کریگا آخرت مین اُسکا بدلہ پائیگا اور فرمایا بخیل کاہل ملول کو کبھی فلاح نہو گی اور [illegible] کرو کہ اگر تم متقدمین سے نہو سکو تو اُنکے دوستون مین ہو جاؤ۔ اور [illegible] غفلت سے چونکو آخرت مین پشیمانی ہرگز فائدہ نہ دیگی اور فرمایا تمام

Marfat.com

نیک کاموں مین برادران اسلام کو مقدم رکھا تاکہ قیامت مین اللہ تجھے مقدم رکھے
اور فرمایا مومن وہ ہی جو لذات دنیا کو ترک کرکے ذکر الٰہی کی لذت حاصل کرے اور
بغیر لذات دنیا ترک کیے ہوے ذکر الٰہی کی لذت نہین ملتی اور فرمایا اللہ نے ہر بندہ کو
ایک عطا سے سرفراز کیا ہی مگر مجھے مناجات کی لذت عطا فرمائی ہی اور اللہ نے ہر شخص
کو کسی نہ کسی چیز سے انس عطا کیا ہی مگر مجھے اپنا انس عطا کیا ہی اور فرمایا اے اللہ تمام
خلق تجھے پکارتی ہے اور طلب کرتی ہی تو کسکے لیے اور کسکے ساتھ ہی پھر خود ہی فرمایا
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون یعنی اللہ اسکے ساتھ ہی جو خلا اور ملا مین
اسکی یاد سے غافل نہین رہتا ہی جب اسکا حکم سنتا ہی تو بجا آوری مین کوشش
کرتا ہی اور جب ممانعت دیکھتا ہی باز رہتا ہی اور فرمایا انسان کو چاہیے کہ نصف شب کو
اٹھکر وضو کرے اور چار رکعت نماز ادا کرے اگر نہو سکے تو دو رکعت نماز پڑھے اگر
یہ بھی نہو سکے تو جب بیدار ہووے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے خانقاہ کیطرف سے ایکدن لوگ شیر کو باندھے ہوے لیے جاتے
تھے آپ نے شیر سے خطاب کیا کہ کیا قصور تو نے کیا ہی جسکی سزا مین گرفتار ہے پھر
لوگون کیطرف خطاب کرکے فرمایا اے لوگو اپنے حال پر تکیہ نکرو اسلیے کہ شیطان
کی دام فریب ہر جگہ بچھے ہوے ہین اور بہت شیران طریقت اسکے جال مین گرفتار ہو
ہین اسطرح سے آپنے فرمایا کہ دیر تک تمام حاضرین محفل رویا کیے اور فرمایا اے اللہ
اگر قیامت مین مین بخشش کے لائق ہون اور تو میرے ساتھ نیکی کرے تو میرے دوستون
اور یارون کو بھی مجھ سے ملانا تاکہ سب آپس مین خوشی کرین اور تیری رحمت سے شکر گذار
ہوکر بہشت مین داخل ہون اور اگر مین بخشش کے قابل نہون تو ایسے راستہ سے
مجھے دوزخ مین بھیجنا کہ کوئی نہ دیکھے اور میرے دشمنون کو خوشی حاصل نہو اور فرمایا
جسپر شہوت نفسانی غالب ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے تاکہ فتنون سے بچے اگر

Marfat.com

میری لیے عورت اور دیوار یکسان نہوتی تو ضرور مین بھی نکاح کرتا اور فرمایا میرا حال ایسا ہی جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا کوئی شخص ہو کہ اسکو کبھی خلاصی کی امید اور کبھی ڈوب جانیکا خوف ہوتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہی اے میرے بند تمام عالم سے روگرانی کر کے میری عبادت کرو اور میری ہی طرف رجوع کرو کیونکہ تمہین سوا اسکے چارہ نہین ہی کب تک مجھ سے بھاگوگے اور میری طرف رخ نکروگے اور فرمایا جسنے دنیا مین اللہ کی انس اور مناجات کی لذت حاصل نہ کی ہو مرتے وقت سب سے زائد بد نصیب ہے اور سب سی زائد خوش نصیب وہ ہی جو دنیا سے انس اور مناجات کی لذت حاصل کر کے جاوے اور فرمایا بندہ کیونکر نہ ڈرے اس لیے کہ اسکے ایک طرف نفس اور شیطان ہی اور دوسری طرف سلطان اور وہ درمیان مین عاجز اور بیکس ہی اور فرمایا جسکا کام دنیا مین آراستگی سے ہوتا ہی اوسکا کام آخرت مین آراستگی سے نہوگا اور اچھا جو شخص وہ ہی جسکا کام دنیا اور عقبی دونون مین اللہ کے فضل سے آراستہ ہو اور فرمایا جو شخص دنیا کے بادشاہ سے مخالفت کرتا ہی وہ بادشاہ اسکے مال و اسباب کو تاراج کرتا ہی اور جو شخص صالحون سے مخالفت کرتا ہی اللہ اسکے دین کو تاراج کرتا ہے اور اوس کا ایمان خطرے مین پڑتا ہی اور فرمایا خوشامد طلب لوگون کی صحبت سی پرہیز کرو اس لیے کہ اون سے آفتین اور فتنے ظہور مین آتے ہین اور فرمایا جو شخص اپنی تھیلی کا سر کشادہ کرتا ہی یعنے اللہ کی راہ مین سخاوت کرتا ہی اللہ اسپر بہشت کے دروازے کشادہ کر دیتا ہے اور جو شخص اپنی تھیلی کا سر بند رکھتا ہی یعنی اللہ کی راہ مین سخاوت کرنے سے بخل کرتا ہی اللہ اسپر بہشت کے دروازون کو بند کر دیتا ہی اور فرمایا اے اللہ ہمپر تیری رحمتین بیشمار ہین منجملہ انکے ایک رحمت یہ ہی کہ تو نے ہمین زبان سے اپنا ذکر کرنے کی اور دل سے شکر کرنے کی توفیق دی ہی اور تو خداوند قادر کریم ہے اور ہم بندے عاجز مسکین ہین یہ بھی تیرا ہی فضل ہی کہ

ہم تیرا شکر ادا کرتے ہین اور فرمایا جو شخص مسلمان کے مارنے کا قصد کرے ہرگز وہ مسلمان نہین ہی اور فرمایا چار شخصون کے سامنے خالی ہاتھ جانا نہ چاہیے ایک عیال دوسرے بیار تیسرے صوفی چوتھے بادشاہ اور فرمایا جس شخص کا ہاتھ مخالفت مین اور زبان کذب اور غیبت مین اور دوسرے اعضا ہوائے نفس کی متابعت مین مشغول ہین اسکو کشف الہام عطا نہین ہو سکتی اور فرمایا اللہ تعالی عام پر عذاب اور خاص پر عتاب کرتا ہی اور جب تک عتاب ہی محبت باقی ہی۔

نقل کیا ہی کہ جب کوئی شخص آپکے پاس سلوک سیکھنے کو آتا آپ اس سے فرماتے درویشی اور تصوف بہت مشکل کام ہی سب سے پہلے اس مین گرسنگی تشنگی برہنگی ذلت خواری کا سامنا ہوتا ہی اور درویش اور صوفی کو لوگ گدا کہتے ہین اگر تو ان تمام باتون کی برداشت کر سکتا ہی تو درویشی اور تصوف سیکھنے کا قصد کر ورنہ اس ارادے سے باز آ اور جسطرح تجھ سے ممکن ہو اللہ کی عبادت کر تیرے لیے یہی کافی ہے اور فرمایا ڈرتے رہو اور کسیکے ساتھ بدی نکرو آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص کسی کے ساتھ بدی کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر ایک شخص خاص اسلیے مقرر کرتا ہی کہ وہ اوس سے بدی کریگا بدلا لیا کرے جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اسأتم فعلیہا اگر تم دوسرے کے ساتھ نیکی کرتے ہو تو در اصل وہ نیکی اپنے ہی نفس کے لیے کرتے ہو اور اگر تم دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہو تو در اصل وہ بدی اپنے ہی ساتھ کرتے ہو اور فرمایا اللہ کے غیبی خزانے مین ایک شراب ہے جو ہر صبح کو اللہ تعالے اولیا کو پلاتا ہی اور اولیا اُس شراب کو پیکر کھانے پانی سے بے پروا ہو جاتے ہین اور فرمایا خدا کا دوست ہرگز دنیا کا دوست نہین ہوتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم اجعل ھذہ البقعۃ عامرا بذکرک واولیائک واصفیائک الی الابد فا اجعل

فی تنا و قوتهم بما یبقی و من الحلال من حیث لا یحتسب اللهم اجعلنا من
المحابین فیک و من المتباذلین فیک و من المتزاورین فیک بحرمة نبیک
محمد ن المصطفی صلوات الله و سلامه علیه وانظر الی حوائجه لما ینظر الا رباب
فی حوائج العبید والی ما یعمله من الذنوب اللهم اغننا بحلالک عن حرامک و بفضلک
عمن سواک و بطاعتک عن معصیتک یا من اذا دعی اجاب واذا سئل اعطی هب لنا
من لدنک رحمة وهیئ لنا من امرنا رشدا اللهم اغننا عن باب الاطباء و عن
باب الامراء و عن باب الاغنیاء اللهم لا تجعلنا بثناء الناس مغرورین ولا عن
خدمتک محجوبین ولا عن بابک مطرودین ولا بمذمتک مستدرجین ولا من
الذین یاکلون الدنیا بالدین وارحمنا یا ارحم الراحمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد و آله
اجمعین الطیبین الطاهرین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

یعنی اے اللہ بنا دے اس مکان کو معمور اپنے ذکر سے اور اپنے اولیا اور اصفیا سے
تک اور بنا دے ہماری اور انکی روزی ہر دن حلال سے اس طرح سے کہ شمار
میں نہ آوے اے اللہ کر دے ہمکو اپنی محبت کرنے والوں سے اور اپنی ذات
میں صرف کرنے والوں سے اور اپنی زیارت کرنے والوں سے اپنی نبی محمد مصطفیٰ
کے وسیلے سے صلوۃ اور سلام ہو تیری طرف سے ان پر اور دیکھ ہماری حاجتوں
جیسا کہ دیکھتے ہیں آقا غلام کی حاجتیں اور ہمارے گناہوں کو اے اللہ
غنی کر دے ہمکو اپنے حلال کے سبب سے اپنے حرام سے اور اپنے فضل کے سبب سے
اپنے غیر سے اور اپنی طاعت کے سبب سے اپنے گناہ سے اے وہ اللہ جب پکارا
جاوے جواب دیا جب سوال کیا گیا دیا گیا دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت اور مہیا کر دے
ہمارے لیے اپنے امر سے راہ راست اے اللہ بے پروا کر دے ہمکو طبیبوں امیروں
غنیوں کے دروازے سے اے اللہ نکر ہمکو لوگوں کی تعریف کا فریفتہ اور خدا اپنی

Marfat.com

خدمت سے دور اور نہ اپنے دروازے سے نکالا ہوا اور اپنی نعمت مین ڈالکر خشم زدہ نہ کر اور نہ ان لوگون مین سے بنا جو دین کے بدلے دنیا کھاتے ہین اور رحم کر ہمیرا اے رحم کرنیوالون مین زیادہ رحم کرنیوالے اور رحمت بھیجے اللہ اپنے بہترین مخلوق محمدؐ پر اور انکی اولاد پر سب پر جو لے گوشت اور پاک ہین اور سلام بھیجے پورا سلام ہمیشہ ہمیشہ بہت اپنی رحمت سے لے رحم کرنے والون مین زیادہ رحم کرنے والے اور فرماتے ای اللہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تیری درگاہ من دعا کی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون اے رب مین نے بسائی ہر ایک اولاد اپنے میدان مین جہان نہین ہی کھیتی تیرے ادب والے گھر کے پاس اے رب ہمارے تا قائم رکھین نماز سو رکھ بعضی لوگون کے دل جھکے ہوی انکی طرف اور روزی دے انکو میوون سے شاید وہ شکر کرین تو نے انکی دعا قبول کی گو مین ابراہیم خلیل اللہ نہین ہون لیکن تو رب ہے مین تجھ سے دعا کرتا ہون اللھم ان تجعل ھذا الوادی الفقر والمکان الورع اھلا وعامرا بذکرك واولیائك من عباد واصفیائك اے اللہ میرے یہ کہ کر دے اس وادی فقر کو اور اس مکان ورع کو سزاوار اور معمور اپنے ذکر سے اور اپنے بندون مین سے اولیا اور اصفیا سے اگرچہ یہ مقام مکہ نہین ہی مگر وادی فقر سے تو خالی نہین ہی لہذا اسے خیرات سے بے نصیب نکر اس مقام کے رہنے والون کو دنیا اور آخرت مین امن عطا کر اور شیطان کے مکر سے بچا اللھم اجعل دعائی مرفوعا وندائی مسموعا واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وھم واقعۃ علیہ حتی یتصل فیہ الخیرات و یدوم اقامۃ الطاعات اے اللہ میرے بنا دے میری دعا کو بلند اور میری آواز کو مسموع اور کر دے لوگون کے دلون کو خواہش مند اونکی طرف اور انکی ہمتون کو مصروف اس کی طرف

یہانتک کہ شامل ہو جاوے خیرات کو اور ہمیشہ رہے اسمین طاعنون کا قیام اور فرمایا
مین اللہ سے کیونکر نہ ڈرون اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ و الثنا اور حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسی کلیم اللہ اور حضرت عیسی روح اللہ علیہم السلام اور
انکی روحین اللہ تعالی سے ڈرتی رہین اور فرمایا اہل دنیا مال و متاع دنیوی کو دوست
رکھتے ہین اور مین اللہ اور اسکے ذکر اور تلاوت قرآن کو دوست رکھتا ہون اور حدیث
ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم کا مطلب آپنے یون فرمایا ہی چونکہ شیطان پلید
ہے اور خون بھی پلید ہی اسلیے پلید پلید مین دوڑتا ہی مگر چونکہ اللہ کا ذکر پاک ہے
اور روح بھی پاک ہے اسلیے اللہ کا ذکر روح مین دوڑتا ہی اور فرمایا ہر شخص کے لیے
یہ کرامت ہی کہ اللہ اسکے ہاتھ پر نیکیان جاری کرے اور جس شخص سے ایسی نیکیان
ظاہر ہون کہ دوسرے ویسے نیک کام کرنے سے قاصر ہون وہ مخصوص کرامت ہی
لوگون نے کہا کہ قاعدہ ہی کہ ایک دوست دوسرے دوست سے نجاست اور پلیدی
دور رکھتا ہی اسکا کیا سبب ہے کہ اللہ مومن بندے کو گناہ سے آلودہ کرتا ہے
آپ نے فرمایا یہ اللہ کی حکمتوںمین سے ایک حکمت ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی اور توبہ
کرتا ہی تاکہ لطف اور رحمت اللہ کی ظاہر ہو اور طاعت کی قدر کو پہچانے اور بھوک
پیاس کے وقت کھانے پانی کی وقعت سے واقف ہو اور فرمایا عبادت خط نفس
ہو اور عبادت بدن سے علاقہ رکھتی ہی اور اشارت خط روح ہی اور یہ روح سے
علاقہ رکھتی ہی لوگون نے سوال کیا کہ جب رزق اللہ تعالی نے ہر ایک کا جو تقدیر
مین لکھدیا ہی ملنا ضرور ہی تو پھر طلب رزق کی اللہ سے کیا حاجت ہی آپنے فرمایا
طلب رزق کہ نیسے عزت اور شرف مومن کا ظاہر ہوتا ہی جیسا کہ کہا ہی لو اعطیتک
من غیر مسئلۃ لم یظہر کمال شرفک فامرتک بالدعاء لتدعونی فاجیبک
یعنی اگر مین تجکو بغیر سوال کے عطا کرتا تو تیرے شرف کا کمال نہ ظاہر ہوتا اس لیے مینے

Marfat.com

تجھے دعا کا حکم کیا تاکہ تو دعا مانگے اور مین قبول کردن اور جو تو مانگے تجھے دون اور فرمایا تقوی کا لباس مرقع ہی اور اسیوجہ سے قاعدہ ہی کہ صاحب مرقع کی زیارت سے ایک طرح کی آرزو اور شوق پیدا ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کہین جا رہی تھے بوڑھے اور بچے آپکی زیارت کو آکر جمع ہوے لوگون نے پوچھا یا حضرت ان بچون نے آپکو کیونکر پہچانا کہ آپ زیارت کے قابل ہین آپنے فرمایا بچے مجھے کیونکر نہ پہچانتے اسلیے کہ جب رات کو یہ سوتے ہین تو مین کھڑا ہوکر اُن کے لیے خیر و صلاح کی دعائین مانگتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا انتہا مجاہدے کی یہ ہی کہ تمام کوشش اور مشقت بخشدین اُسکو جو محنت اور مشقت سے پاک ہی یعنی اللہ کے سپرد اپنے تمام کام کردین اور اللہ کی بخشش غایت روح ہی اور فرمایا ایمان خاص اور اسلام عام ہی لوگون نے پوچھا اگر وزیر اور مصاحب بادشاہ آپکو یہ کہکر کچھ دین کہ یہ حلال کمائی ہی تو آپ سے قبول کرینگے یا نہین آپنے فرمایا مین اُسے قبول نہ کرونگا اسلیے کہ اُنھون نے اپنی مصلحت کو ترک کیا اور جو شخص اپنی مصلحت کو ترک کرتا ہی ہرگز دوسرے کی صلاح کا خیال نہین رکھ سکتا اور فرمایا جو شخص سوا اللہ کے کسی دوسرے کی خدمت سے عزت طلب کرتا ہی وہ دنیا ہی مین اپنے اس قصور کی وجہ سے ذلیل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

مصاحبة الغريب مع الغريب	كمن بنى البناء على الثلوج
فذاب الثلج و انهدم البناء	وقد عزم الغريب على الخروج

یعنی مسافر کی صحبت مسافر کو مثل اُسکے ہی جسنے بنا کیا مکان برف پر پس جب برف گھلی اور مکان گرگیا تب ضرور ارادہ کرے گا مسافر کوچ کرنے کا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہمیشہ علوم شرعی حاصل کرنے کی کوشش کرو اسلیے کہ

Marfat.com

اہل طریقت اور حقیقت کو کسی حال مین علوم سے چارہ نہین ہی اور جب علم سیکھ لے تو ریا اور سمعہ سے پرہیز کر اور جو علم تجھے معلوم ہو اسکو خلق سے پوشیدہ نکر اور ہمیشہ رضاے حق کا طالب رہ اور علم پر عمل کر کیونکہ علم پر عمل نہ کرنے والا مثل قالب بے روح کے ہی اور علم یا عمل کو ذریعہ دنیا کے حاصل کرنے کا نہ کر۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی عمل آخرت سے دنیا طلب کرتا ہی اوسکی آبرو جاتی رہتی ہی اور اسکا نام نیکی سے نہین لیا جاتا ہی اور دوزخیون مین شامل کیا جاتا ہی اور جو شخص دنیا کے کامون سے آخرت کا طلبگار رہوتا ہی اوسے آخرت مین حصہ نہین ہے اور بعد علم حاصل کرنیکے کوئی چیز حلال طلب کرنے سے زائد فاضلتر نہین ہی اور حرام روزی طلب کرنیوالے کا عمل اور دعا قبول نہین ہوتی اور ہمیشہ مسکین کے لباس مین رہ اور زینت کو ترک کر اور آگاہ ہو جا کہ تیری عزت طلب طاعت اور یادِ الٰہی مین ہی اور قناعت اختیار کر نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی کہ میری امت مین سب سے زائد بدتر وہ شخص ہی جو نعمت دنیا کا طالب ہو اور اعضا کی پرورش کی فکر مین گرفتار رہے اور فرمایا جہانتک ہو سکے درویشون اور صالحون کی صحبت اختیار کر حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی کہ اوسوقت تک اللہ اوس قوم کا نگہبان ہوتا ہی جبتک وہ ان تین کامون سے بچتی رہتی ہے ایک یہ کہ اس قوم کے نیک لوگ بدون سے ملنے نہ جائین دوسرے یہ کہ اس قوم کے نیک لوگ بدون کو بہتر نہ جانین تیسرے یہ کہ اس قوم کے اہل طریقت و شریعت امیرون اور ظالمون سے میل جول پیدا کرین۔ اور جو قوم ایسے کام کرتی ہی اللہ انکی نگہبانی نہین کرتا اور وہ ذلیل اور خوار ہوتے ہین اور عورت اور امرد پر نظر نکرو اسلیے کہ عورت اور امرد پر نظر کرنا شیطان کے تیرون مین سے ایک تیر ہے اور اہل بدعت کی صحبت نہ اختیار کرو اور شریعت کی پابندی کرو اور دوستون کو نصیحت کرو اور تمام دن تلاوت قرآن شریف

Marfat.com

کیا کرو اسلیے کہ قرآن پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور تمام رات نماز پڑھا کرو اور گوشہ نشینی اختیار کرو اسلیے کہ گوشہ نشین کو شیطان بہکا نہیں سکتا ہے اور اگر یہ تمام امور تم سے نہیں ہو سکتے تو خلق خدا کی خدمت میں زندگی بسر کرو

نقل کیا ہے کہ جب آپکی وفات کا زمانہ قریب پہونچا تو آپنے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ میں عنقریب دنیا سے کوچ کیا چاہتا ہوں تمہیں چار نصیحتیں کرتا ہوں انھیں غور سے سنو اور انپر عمل کرنا ایک یہ کہ میرے بعد میرے جانشین کی اطاعت کرنا دوسرے یہ کہ روزانہ صبحکو تلاوت قرآن شریف کرنا تیسرے یہ کہ مسافر کو اپنے یہان مہمان کرکے اُس کی مہمانداری اچھی طرح کرنا اور دوسری جگہ مسافر کو اُترنے نہ دینا چوتھے آپسمین میل جول سے بسر کرنا

نقل کیا ہے کہ آپنے ایک کتاب پر ان لوگون کے نام لکھ لیے تھے جنھون نے آپکے ہاتھ پر توبہ اور بیعت کی تھی آخری وقت آپنے وصیت فرمائی کہ اسکو میری قبر مین رکھدینا مطابق وصیت وہ کتاب آپکی قبر مین رکھدی گئی۔

نقل کیا ہے کہ بعد وفات کسی نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا ادنی بخشش اللہ نے یہ کی کہ جتنے نام میری کتاب مین لکھے تھے ان سبکو بخشدیا۔

نقل کیا ہے کہ آپ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ جو شخص میرے پاس کوئی حاجت لے کر آوے اُس کی حاجت روا کرنا۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ واقف طریقت ماہر حقیقت چشمہ اسرار منبع فیوض الٰہی تھے آپ معرفت توحید وتحقیق مین کامل تھے آپ بڑے صاحب ریاضت وعبادت تھے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ سال مین ایکبار وہستان زیارت قبور شہدا کے لیے جایا کرتے تھے جب آپ خرقان مین پہونچے تو رک جاتے اور سانس اوپر کو کھینچتے جیسے لوگ خوشبو سونگھنے کے وقت سانس اوپر کو کھینچتے ہین ایکبار مریدن نے پوچھا یا حضرت ہمین تو کوئی خوشبو محسوس نہین ہوتی آپ کیا سونگھتے ہین انھون نے فرمایا مین خرقان سے ایک مرد حق کی بو سونگھتا ہون اوسکی کنیت ابو الحسن اور نام علی ہی اور وہ مجھ سے مرتبہ مین تین درجہ بلند ہوگا اور کھیتی کر کے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال روزی بہم پہونچائے گا۔

نقل کیا ہی کہ بیس برس تک آپکا یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز خرقان مین پڑھکر بسطام حضرت بایزید کے مزار کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور قریب مزار کھڑے ہو کر دعا کرتے اے اللہ جو رتبہ تو نے بایزید کو دیا آمین سے مجھے بھی حصہ دے پھر خرقان مین آکر اسی عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھتے اور آپکے ادب کا یہ حال تھا کہ بسطام سے پچھلے پاؤن پلٹتے کبھی آپ نے مزار حضرت بایزید یا بسطام کیطرف پیٹھ نہین کی بارہ برس کے بعد ایکبار آپنے حضرت بایزید کی مزار سے آواز سنی کہ اے ابوالحسن اب تیرے بیٹھنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا مجھے ہمت عطا کیجیے اسلیے کہ مین امی ہون اور رموز شریعت سے اچھی طرح واقف نہین ہون آواز آئی اے ابوالحسن مجھے جو کچھ مرتبہ ملا تمھاری ہی برکت سے ملا ہی آپنے فرمایا کہ آپنے تو مجھ سے انتالیس برس پہلے گذرے ہین پھر آواز آئی تم سچ کہتے ہو لیکن اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب مین خرقان کی طرف سے گذرتا تھا تو دیکھتا تھا کہ وہان کی زمین سے آسمان تک ایک نور پھیلا ہوا ہی اور ایک حاجت کے لیے مین تیس برس سے دعا کر رہا تھا مگر قبول نہین ہوتی تھی مجھے حکم ہوا اے بایزید اگر تو چاہتا ہی کہ دعا قبول ہو تو اس نور کو ہماری درگاہ مین شفیع لا مینے اس نور کو شفیع کر کے دعا مانگی میری حاجت پوری ہو گئی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ اس واقعہ کے بعد آپ خرقان مین آئے اور چوبیس دن مین لیے پورا کلام مجید آپنے پڑھ لیا اور بعض کہتے ہین کہ بسطام ہی مین حضرت بایزید کے مزار سے آواز آئی تم کہ سورہ فاتحہ شروع کیجیے آپنے سورہ فاتحہ شروع کی اور خرقان کیطرف روانہ ہوے خرقان پہونچتے پہونچتے پورا کلام مجید ختم کرلیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے پاس ایک باغ تھا ایک دن آپنے اسکی زمین کھودی تو چاندی نکلی آپنے اُسے پاٹ دیا دوسرے مقام پر کھودا سونا نکلا تیسرے مقام پر کھودا مروارید نکلے چوتھے مقام پر کھودا جواہرات نکلے سبکو آپنے پاٹ دیا اور کہا اے ابوالحسن اس پر فریفتہ نہوگا اُسکو اگر دین اور دُنیا دونون ملجائین تو بھی تجھ سے روگردان نہوگا۔

نقل کیا ہی کہ اکثر ایسا ہوا کہ آپ ہل چلاتے ہوتے اور نماز کا وقت آجاتا آپ بیلون کو چھوڑ دیتے اور نماز پڑھنے مین مشغول ہوجاتے جب آپ نماز سے فارغ ہو آتے تو زمین کو تیار پاتے۔ کرامت

نقل کیا ہی کہ ایکبار شیخ المشائخ حضرت ابوالعباس رحمہ اللہ نے آپسے کہا آؤ ہم اور تم اس درخت پر چڑھکر بیٹھ جائین اور وہ درخت اتنا بڑا تھا کہ ہزار گوسفند اوس کے سایے مین آرام لیتے تھے آپنے فرمایا آؤ ہم تم دونون اللہ کے لطف کا ہاتھ پکڑ کے دونون جہان سے بیٹھ جائین نہ بہشت کی طرف توجہ کرین نہ دوزخ کی جانب دیکھین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار شیخ المشائخ نے اسمین ہاتھ ڈالکر زندہ مچھلی نکالکر آپ کے تنور مین پانی بھرا ہوا رکھا تھا اور شیخ المشائخ نے اسمین ہاتھ ڈالکر زندہ مچھلی نکالکر آپ کے آگے رکھدی آپنے جلتے تنور مین ہاتھ ڈالکر اُسمین سے زندہ مچھلی نکالکر اُن کے آگے رکھکر فرمایا پانی سے مچھلی نکال لنا بہ نسبت آگ سے مچھلی نکال لنے کے سہل ہے

شیخ المشائخ نے کہا آؤ ہم تم اس تنور مین کودین دیکھین کون زندہ باہر نکل آتا ہی آپنے
فرمایا نہین بلکہ ہم تم اپنی نیستی مین غوطہ لگائین دیکھین کون اللہ کی ہستی سے زندہ
ہوکر نکلتا ہی حضرت شیخ المشائخ خاموش ہوگئے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ ابوالحسن خرقانی کے خوف کی وجہ
سے مین بیس برس سے نہین سویا ہون اور جس مرتبہ مین قدم رکھتا ہون اونھین
چار قدم اپنے سے آگے پاتا ہون اور دس مرتبہ مین یہی قدم رہون کہ بسطام مین
ان سے پہلے حضرت بایزید کے مزار کی زیارت کو پہونچون مگر نہین پہونچ سکتا اللہ نے
انھین وہ قدرت عطا فرمائی ہی کہ تین فرسنگ کی راہ کو دم بھر مین طے کرکے بسطام
مین پہونچ جاتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اپنے ہاتھ کی چار انگلیون کو پکڑ کر ایک انگلی کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا جو اس حدیث کا طالب ہی یہی اسکا قبلہ ہی یہ بات لوگون نے
حضرت شیخ المشائخ سے بیان کی اونھون نے عبرت کی راہ سے فرمایا کہ جب دوسرا
قبلہ ظاہر ہوگیا تو ہم قدیمی راستہ قبلے کا بند کیے دیتے ہین اوس سال حج کا راستہ بند
ہوگیا اور جو لوگ بارادہ حج چلے راہ مین لوٹے گیے یا ہلاک ہوئے لوگون نے حضرت
شیخ المشائخ سے پوچھا اسقدر مخلوق کی ہلاکت کا باعث ہم سے تصور کرین اونھون نے کہا
جہان ہاتھی پہلو بدلتے ہین وہان مچھرون کا ہلاک ہونا ضروری ہی مرگئے مرنے والے

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک جماعت سفر کو جاتی تھی اور راہ مخدوش تھی سب آکر آپسے
کہا ہمین کوئی ایسی دعا بتا دیجیے جسکے وجہ سے ہم راہ کی بلاؤن مین نہ پھنسین آپنے
فرمایا جب تمہین کوئی بلا پیش آئے تو ابوالحسن کو یاد کرنا لوگون کو اعتقاد کامل اس قول
پر ہوا اور سفر کو چلے گئے راہ مین قزاقون نے سب کو گھیر لیا ایک شخص کے پاس مال
زیادہ تھا او قزاقون کی فراق مین زار و رنجور تھے اوس نے صدق دل سے

Marfat.com

اُنکو یاد کیا فوراً مع اسباب قزاقون کی نظر سے غائب ہوگیا قزاقون کو حیرت ہوگئی دوسرے لوٹ لیے گئے اور وہ شخص بچگیا اسکے بعد جب قزاق چلے گئے پھر وہ شخص لوگون کو نظر آیا لوگون نے پوچھا تم کہان غائب ہوگئے تھے اُسنے کہا مین نے شیخ کو یاد کیا تھا خدا کی قدرت سے لوگون سے غائب ہوگیا اور میرا اسباب مال بھی بچگیا۔ جب وہ قوم واپس آئی تو آپ سے دریافت کیا یا حضرت اسکا کیا سبب تھا کہ ہم لوگ اللہ کو یاد کرتے رہے مگر لوٹے گئے اور اسنے آپکو یاد کیا بچگیا۔ آپنے فرمایا تم لوگ اللہ کو زبان سے یاد کرتے ہو اور ابوالحسن دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی پس تم ابوالحسن کو یاد کرو اور وہ تمھارے لیے خدا کو یاد کرے اور تمھاری مقصد برآری ہو اور اگر صرف زبان سے ہزار بار بھی اللہ کو یاد کرو گے تو کچھ فائدہ نہوگا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ایک مرید نے آپسے کہا مجھے اجازت دیجیے کہ مین کوہ لبنان پر جاکر قطب عالم کی زیارت کرون آپنے اجازت دی وہ وہان پہونچا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہی اور لوگ بیٹھے ہین نماز جنازہ نہین پڑھتے ہین اسنے سبب پوچھا اُن لوگون نے کہا کہ یہان نجوقتہ نماز کے امام قطب عالم ہین اُنکا انتظار ہی وہ آئین تو نماز پڑھائین یہ بہت خوش ہوا کہ اُن سے جلد ملاقات ہوجائیگی اتنے مین لوگ صف باندھکر کھڑے ہوگئے اس مرید نے جب غور سے دیکھا تو امام اُس جنازے کے آپ ہی تھے ایسی دہشت اسپر طاری ہوئی کہ بیخود ہوگیا دیر کے بعد جب ہوشیار ہوا تو لوگ جنازے کو دفن کر چکے تھے اور آپ بھی جا چکے تھے مرید کے دلمین خیال ہوا کہ شاید مجھے دھوکا ہوا اور امام کوئی اور ہو لوگون سے پوچھا کہ اُنھون نے جنازے کی نماز پڑھائی یہ کون بزرگ تھے اور نام کیا ہی لوگون نے کہا یہ قطب عالم تھے اور اُنکا نام حضرت ابوالحسن خرقانی ہی مریدون نے پوچھا اب وہ پھر یہان آئینگے یا نہین لوگون نے کہا ہان نماز کے وقت آئینگے مرید آپکا منتظر رہا آپ نماز کے وقت آئے اور امامت کی مرید نے بعد نماز آگے بڑھکر آپکو سلام کیا اور دامن پکڑ لیا مگر خوف کی وجہ سے تمام بدن تھرا رہا تھا اور کچھ زبان سے نہین کہتا تھا آپنے اُسنے اپنے ساتھ لیا اور وعدہ لے لیا کہ جو حال

Marfat.com

یہان دیکھا ہی کسی سے بیان نہ کرے اور فرمایا اللہ سے عہد کیا ہی کہ مجھے خلق سے پوشیدہ رکھے اور میرے مراتب سے خلق آگاہ نہو سو حضرت بایزید کے کہ وہ واصل زندہ ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرا قصد ہے کہ عراق مین جاکر حدیث پڑھون آپ نے فرمایا کیا یہان کوئی حدیث نہین پڑھا سکتا اوس نے کہا یہان تو کوئی محدث نامی مجھے معلوم نہین ہوتا اور عراق مین نامی محدث بہت ہین آپ نے فرمایا ایک مین ہی ہون کہ مجھے اللہ نے اپنے فضل سے اَن پڑھا بنا کر تمام علوم کی واقفیت عطا کی ہے اور حدیث مین نے خود حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے پڑھی اوس کو آپ کے اس قول کا اعتبار نہوا شب کو حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین جوانمرد لوگ راست بات کہتے ہین صبح کو وہ شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور حدیث پڑھنا آپ سے شروع کیا پڑھاتے پڑھاتے آپ فرماتے یہ حدیث حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے نہین فرمائی ہے اوس نے پوچھا آپ کو کیونکر معلوم ہوا آپ نے فرمایا جس وقت تم حدیث پڑھتے ہو مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو دیکھتا ہون اور جو حدیث پڑھتے ہوتی ہے اسکے پڑھتے وقت آپکی پیشانی پر خوشی کے آثار دیکھتا ہون اور جو صحیح نہین ہوتی اُسکے پڑھتے وقت آپکی پیشانی پر شکن پڑجاتی ہے اور ناگواری کے آثار دیکھتا ہون اسی لیے صحیح اور موضوع سے مین واقف ہوجاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبداللہ انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھپر ایک جرم کی تہمت لگائی گئی اور اسکی وجہ سے لوگون نے مجھے گرفتار کرکے پابزنجیر کیا اور بلخ کو چلے راستے مین مین سوچتا رہا کہ میرے پاکون سے کیا قصور ہوا ہی جسکے عوض مین زنجیرین اسکو پہنائی گئی ہین جب مین بلخ مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگ چھتون پر اپنے

Marfat.com

مکانون کے کوٹھون پر پتھر لیے ہوے مجھے مارنے کو کھڑے ہین مجھے الہام ہوا کہ تو نے فلان دن حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ کا مصلے بچھاتے وقت مصلے پر پاؤن رکھا ہی یہ اسکی سزا ہی فورا مین نے توبہ کی ساتھ ہی یہ اثر ہوا کہ لوگون کے ہاتھون مین پتھر اسیطرح رہ گئے اور مجھے مار نہ سکین اور زنجیرین خودبخود ٹوٹ گئین اسکے بعد حاکم کا حکم میری رہائی کا آیا اور مین رہا کردیا گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ مع چند مریدون کے آپکے یہان مہمان آئے اور اتفاق سے اسوقت آپکے یہان سوا چند ٹکیون کے ... پر کپڑا ڈال دو اور کپڑے کے نیچے سے جسقدر ... فرمایا کہ ان ٹکیون پر کپڑا ڈال دو اور کپڑے کے نیچے سے جسقدر ضرورت ہو نکال نکال کر مہمانون کے سامنے رکھون انھون نے آپ کے حکم کے مطابق کیا تمام مہمانون نے خوب سیر ہوکر کھایا اور اس مقام پر بعض لوگون نے یون لکھا ہی کہ اسوقت دسترخوان پر مہمان بہت تھے اور خادم آپ کا روٹیان لالاکر برابر رکھتا جاتا تھا لیکن آپکے فرمانے کی وجہ سے اللہ نے اوس چادر مین ایسی برکت دیدی کہ روٹیان برابر اسمین سے نکلی چلی آتی تھین مگر کسیطرح نہوتین حالانکہ گنتی کی چند ٹکیان تھین ایکبار روٹیان نکالتے وقت خادم نے چادر اٹھالی تو ایک روٹی بھی اسکے نیچے نہ ملی آپنے فرمایا تونے بڑی غلطی کی اگر یہ چادر نہ اٹھاتا اور قیامت تک تو اسکے نیچے سے روٹیان نکالا کرتا تو بھی کم نہوتین۔

نقل کیا ہی کہ بعد فراغ طعام حضرت ابوسعید رح نے اجازت سماع کی چاہی اور آپنے اس سے قبل کبھی سماع نہین سنا تھا اسوقت انکے اجازت طلب کرنے سے اجازت دیدی قوالون نے چٹکی بجا بجا کر اشعار پڑھنا شروع کیے شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ نے آپسے کہا اب اٹھنے کا وقت ہی آپ کھڑے ہوگئے اور تین بار اپنی آستین جھٹکی اور تین بار پاؤن زمین پر مارے خانقاہ کی تمام دیوارین ہلنے لگین حضرت شیخ ابوسعید نے آپسے سماع

Marfat.com

سماع کس کے لئے مباح ہے

یا حضرت یہیں کیجیے کیونکہ مکان گرے جاتے ہین اور مین اللہ کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ
آپکے ساتھ آسمان اور زمین وجد کر رہے ہین آپنے فرمایا سماع اُس شخص کے لیے مباح
ہی جسکو آسمان سے عرش کے اوپر تک اور زمین سے الثریٰ تک کشادہ نظر آوے اور
تمام حجابات اوس سے اُٹھا لیے جاوین پھر لوگون سے خطاب کرکے فرمایا اگر کوئی
تم سے سوال کرے کہ یہ رقص کیون کرتے ہو تو جواب دینا کہ گذشتہ لوگونکی موافقت
کے لیے جو ایسے اور ایسے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابوسعید ابوالحسن رحمہما اللہ نے آپس مین اپنے قبض و بسط
کے بدلنے کا ارادہ کیا پھر دونون بغلگیر ہوے سحًا دونون کی حالت بدلگئی حضرت ابوسعید
اپنے گھر گئے اور تمام شب سر زانو پر رکھے ہوے روتے رہے اور یہان آپنے شب
بھر نعرے مارے اور وجد کی حالت مین رہے صبح کو حضرت ابوسعید رحمہ اللہ آپکے
پاس آکر کہنے لگے میرا خرقہ مجھے واپس دیجیے کیونکہ مجھے غم اور اندوہ برداشت کرنے
کی طاقت نہین ہی آپنے فرمایا بسم اللہ اور بغلگیر ہوے حضرت ابوسعید اپنی اصلی
حالت پر آگئے پھر آپنے فرمایا بسم اللہ اے ابوسعید تم میدان قیامت مین نہ آنا
جبتک مین نہ آلون اسلیے کہ تمھین غوغاے قیامت برداشت کرنے کی قدرت
نہین ہی جب مین آکر اوس شور کو موقوف کردون اُسوقت تم میدان قیامت مین آنا
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت ابوالحسن
خرقانی رحمہ اللہ غوغاے قیامت کو کیا کم کرینگے تو اُسکا یہ جواب ہی کہ اللہ نے ایک
کافر کو اتنی قوت عطا کی تھی کہ اُسنے پہاڑ کو جو چار فرسنگ مین تھا زمین سے اُٹھاکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پھینکنے کا ارادہ کیا تھا تو کیسے غیر ممکن ہو سکتا ہے کہ
ایک مومن کو وہ اتنی قوت نہ دے سکے کہ وہ مومن غوغاے قیامت کو موقوف کردے
حضرت ابوسعید آپسے رخصت ہوکر اپنے مکان چلنے لگے آپکی عزت کی وجہ سے

Marfat.com

انھون نے آپکی چوکھٹ کے پتھر کو چوما اور پیشانی آپ پر رکھی اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ آپ پر ظاہر کردین کہ مین آپکا مقابل نہین ہون بلکہ مثل خادمون کے ہون اور میری لیے آستان بوسی فخر ہے۔ حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ نے بغرض حرمت حضرت ابوسعید رحمہ اللہ لوگون سے حکم کیا کہ ان پتھر کو چوکھٹ سے اٹھاکر محراب مین لگادو لوگون نے آپکے حکم کے مطابق اُس پتھر کو چوکھٹ سے لگا دیا جب رات گذری اور صبح ہوئی تو دیکھا کہ وہ پتھر اپنے مقام پر ہی آپ نے محراب مین لگوادیا تین دن اسیطرح وہ پتھر محراب مین لگایا گیا اور صبح کو چوکھٹ پر نصب ملا آپنے حکم دیا کہ اب اسے محراب مین نہ لگاؤ یہین رہنے دو اور حضرت ابوسعید کی عزت کے لحاظ سے آپ نے خانقاہ کے اوس دروازے کو بند کراکے آمد ورفت کے لیے دوسرا دروازہ کھلوا دیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے فرمایا کہ مین نے تمھین اپنی مانند کا ولی بنایا ایک مدت سے مین اللہ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے ایسے شخص سے ملادے جو میرا رازدار ہوسکے اللہ نے تم سے ملایا مین اسکا شکر کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے آپکے سامنے کبھی بات نہین کی لوگون نے اسکا سبب پوچھا اُنھون نے کہا ادب اسیکا نام ہی کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے اور اصل یہ ہی کہ سمندر کے مقابلہ مین ندیون کو وقعت نہین ہوسکتی اور کہا کہ مین خرقان مین جب آیا تھا تو مثل پختہ اینٹ کے تھا اب آپکی توجہ سے گوہر ہوکر جاتا ہون۔ شیخ کا ادب

نقل کیا ہی کہ ایک بار حضرت ابوسعیدؒ وعظ فرمارہے تھے اور اُسوقت سامعین کا مجمع بہت تھا اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ کے صاحبزادے بھی وہان موجود تھے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے وعظ مین فرمایا جن لوگون نے اپنی خودی سے نجات پائی ایسے پاک وصاف ہوگئے جیسے لڑکا مان کے پیٹ سے گناہون سے

پاک وصاف نکلتا ہے اور وہ لوگ مثل اُنکے ہین جو ابھی عالم ارواح سے عالم اجسام مین گناہون سے پاک آئے ہون۔ اور آپکے صاحبزادے کی طرف اشارہ کرکے کہا اگر تم اُن لوگون سے واقف ہونا چاہو تو اُن لوگون مین سے ایک ان صاحبزادے کی والدہ ہین۔

نقل کیا ہے کہ حضرت ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب مین خرقان مین داخل ہوا تو آپکا خوف مجھپر ایسا طاری ہوا کہ بات کرنے کی طاقت نہ رہی اور بالکل گونگا ہو گیا جسکی وجہ سے مینے خیال کیا کہ شاید مین ولایت سے معزول ہو گیا ہون۔

نقل کیا ہے کہ شیخ ابو علی سینا آپکی شہرت سنکر خرقان مین زیارت کے لیے آئے جب آپکے مکان پر پہونچے تو آپکی بی بی سے دریافت کیا کہ شیخ کہان ہین اُنھون نے بہت جھنجھلا کر کہا کہ تو ایسے زندیق اور کذاب کو شیخ کہتا ہے مین شیخ کو نہین جانتی کہ کہان ہے ہان میرا شوہر لکڑیان لینے جنگل مین گیا ہے ابو علی سینا کو خیال ہوا کہ کیا سبب ہے جو شیخ کی بی بی اُنکے ساتھ ایسی بے ادبی کرتی ہین خدا جانے وہ کس مرتبہ کے ہین گو مینے اُنکی بہت تعریف سُنی ہے لیکن اُنکی بی بی کے قول سے تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل معمولی شخص ہین پھر آپ کو تلاش کرتے ہوے جنگل کی طرف چلے راہ مین دیکھا کہ آپ شیر پر لکڑیان لادے ہوے آرہے ہین یہ کیفیت دیکھکر اُن کو تعجب ہوا اور قدمبوس ہو کر عرض کیا یا حضرت آپکو تو اللہ نے ایسا صاحب رتبہ کیا ہے اور آپکی بی بی ایسے لغو کلام آپکی نسبت فرماتی ہین اس کی کیا وجہ ہے اور تمام قصہ اپنے جانے کا اور اُنسے دریافت کرنیکا اور اُنکے جواب ناشائستہ کا بیان کر دیا آپ نے فرمایا اگر مین ایسے بھیڑیے کا بار نہ کھینچون تو یہ شیر میرا بار کیون کھینچے گا پھر آپ بو علی کو اپنے ہمراہ مکان پر لائے اور دیر تک باتین کیا کیے اُس کے بعد آپ نے اُن سے فرمایا آپ مجھے مہلت دو کیونکہ مجھے دیوار بنانا ہے اور مٹی بھگو چکا ہون

Marfat.com

یہ کہکر آپ اُٹھے اور دیوار پر جا بیٹھے اتفاقاً بسولی آپکے ہاتھ سے چھوٹ کر دیوار سے زمین پر گر پڑی بوعلی سینا اُٹھے تاکہ بسولی اُٹھا کر آپکو دیدین یہان یہ اُٹھتے ہی رہے اور وہان بسولی خود زمین سے اُٹھکر آپکے ہاتھ مین پہونچگئی یہ حال دیکھکر بوعلی کو اور بھی تعجب ہوا اور آپ کے بیحد معتقد ہو گئے۔

نقل کیا ہے کہ عضد الدولہ وزیر بغداد کے پیٹ مین ایسا شدید درد ایک بار ہوا کہ تمام اطبا اُسکے علاج سے عاجز رہے آخر لوگ آپکی نعلین لے گئے اور اُسکے پیٹ پر ملدی اللہ نے اُسکی برکت سے فوراً اُسے صحت عطا کی اور درد جاتا رہا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آکر آپسے کہا کہ آپ اپنا خرقہ مجکو پہنا دیجیے تاکہ مین آپکا ایسا ہو جاؤن آپنے اُس سے پوچھا اگر کوئی عورت مرد کا لباس پہن لے تو وہ عورت مرد ہو جائیگی یا نہین اُسنے کہا نہین پھر آپ نے پوچھا اگر کوئی مرد عورت کا لباس پہن لے تو وہ مرد عورت ہو جائیگا یا نہین اُسنے کہا نہین پھر آپ نے اُس سے فرمایا جب عورت مرد کا لباس پہننے سے مرد نہین ہوتی اور مرد عورت کا لباس پہننے سے عورت نہین ہوتا تو تو میرا خرقہ پہننے کی وجہ سے میرا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے وہ نادم ہو کر چلا گیا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپسے کہا مجھے اجازت دیجیے کہ مین اللہ کی طرف خلق کو دعوت کرون آپنے فرمایا جب تو خلق کو خالق کی طرف دعوت کرے تو اپنی طرف دعوت نکرنا اُسنے کہا حضرت کہین کوئی شخص اپنی طرف بھی دعوت کر سکتا ہے آپ نے فرمایا ہان کر سکتا ہے اور صورت اُسکی یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی دوسرا شخص دعوت کرے اور تو اُسکی دعوت کرنے کو ناپسند کرے تو گویا تو اپنی طرف دعوت کرنے والا ہے نہ اللہ کی طرف دعوت کرنے والا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار سلطان محمود نے ایاز سے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنے

آپ جیسا

میرے جیسا

Marfat.com

لباس تجھے پہنا کر اپنی جگہ بٹھا ونگا اور تیرا لباس خود پہنکر تیری جگہ پر خود کھڑا ہو کر مثل
تیرے غلام ہونگا۔ جب سلطان محمود آپکی زیارت کو آیا تو ایک قاصد کو آپ کے
پاس بھیجا اور کہدیا کہ تو حضرت شیخ کی خدمت مین جا کر عرض کرنا کہ سلطان محمود غزنی
سے صرف آپکی قدمبوسی کے لیے یہان حاضر ہوا ہے ذرا آپ تکلیف گوارہ کر کے
اُسکے خیمہ تک تشریف لیچلین اور قاصد سے یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر آپ تشریف
لانے پر راضی نہون اور انکار کرین تو یہ آیت آپکے سامنے پڑھ دینا اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو
رسول کی اور اُنکی جو تمھاری قوم مین سے تمپر حاکم ہون قاصد آپکی خدمت مین حاضر ہوا
اور سلطان محمود کے آنے کی خبر دیکر آپ سے وہان تشریف لیچلنے کو کہا آپ نے
فرمایا مجھے وہان جانے سے معاف رکھو قاصد نے آیت مذکور آپکے سامنے پڑھی آپنے
فرمایا محمود سے کہدینا کہ مین اطیعوا اللہ مین ایسا مستغرق ہون کہ اطیعوا الرسول مین شرمندگی
اور شرمساری رکھتا ہون اولی الامر منکم کا تو کیا ذکر ہے۔ قاصد نے جا کر تمام واقعہ
سلطان محمود سے بیان کیا محمود نے کہا مین اُنکو معمولی صوفی سمجھا تھا اب معلوم ہوا
کہ دراصل وہ کامل صوفی ہین اگر اُنکو ہمارے یہان آنے سے انکار ہے تو ہم خود اُنکی
زیارت کو چلتے ہین پھر محمود نے اپنا لباس ایاز کو پہنایا اور ایاز کا لباس خود پہنا اور
دس لونڈیون کو مردانہ لباس پہنایا پھر ایاز کو اپنی جگہ پر مثل بادشاہ کے بٹھایا اور
خود مثل غلامون کے اُن دس لونڈیون مین شامل ہو کر چلا جب آپ کی خانقاہ مین
آیا تو السلام علیکم کہا آپ نے جواب مین وعلیکم السلام کہا مگر تعظیم کے لیے کھڑے نہین
ہوے اور محمود کی طرف جو غلامون کا لباس پہنے تھا متوجہ ہوے اور ایاز کی طرف
جو شاہی لباس پہنے تھا رُخ بھی نہ کیا محمود نے کہا کہ آپنے بادشاہ کی تعظیم کیون نہین
کی آپ نے فرمایا یہ تو تمام دام ہے محمود نے کہا واقعی آپکا فرمانا درست ہے

Marfat.com

لیکن یہ دام ایسا نہیں ہے جسمین آپ ایسے پرندے پھنس جائیں پھر آپ نے محمود کا
ہاتھ پکڑ کر کہا آگے آؤ محمود حسب الحکم آگے بڑھے اور کہا فرمائیے آپ نے فرمایا پہلے
ان نامحرموں کو باہر کردو پھر مجھ سے کہنا کہ فرمائیے۔ محمود نے اشارہ کیا تمام لونڈیاں
باہر چلی گئیں پھر محمود نے آپ سے کہا یا حضرت کوئی واقعہ حضرت بایزید کا بیان فرمائیے
آپنے کہا بایزید نے کہا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا بدبختی سے محفوظ ہو گیا محمود نے کہا کیا
آپ کا مرتبہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے بھی زائد ہے اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا
علیہ التحیۃ والثنا کو گو ابوجہل اور ابولہب وغیرہ منکرین نے دیکھا مگر بدبخت کے بدبخت ہی
رہے آپ نے فرمایا اے محمود ادب کا لحاظ رکھو اور اپنی ولایت مین تصرف کرو اسلیے
کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو سواے خلفاے اربعہ اور دیگر صحابہ کے کسی
نے نہیں دیکھا اور اس پر یہ آیت دلیل ہے وتراھم ینظرون الیك وھم لا یبصرون
یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو اُنکو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہین حالانکہ وہ
تجھے نہین دیکھ سکتے محمود آپ کے اس کلام سے بہت خوش ہوا پھر کہا مجھے نصیحت
آپ نے فرمایا ممنوعات سے پرہیز کرو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو اور سخاوت کو
اختیار کرو اور خلق پر شفقت کرو محمود نے کہا میرے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا مین
ہر وقت اللہ سے یہ دعا کیا کرتا ہون اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اے اللہ
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو بخشدے محمود نے کہا میرے لیے خاص دعا کیجیے
آپ نے فرمایا اے محمود تیری عاقبت محمود ہو پھر محمود نے ایک توڑا اشرفیون کا نذر کیا
آپنے ایک سوکھی جو کی ٹکیا محمود کے سامنے رکھکر فرمایا اسے کھاؤ محمود نے تعمیل ارشاد
کی غرض سے نوالہ توڑ کر مُنھ مین رکھا اور دیر تک چبایا کیا مگر کسی طرح وہ نوالہ اُس کے
حلق سے نہ اُترا آپنے فرمایا شاید یہ نوالہ تیرے حلق مین اٹکتا ہے اُسنے کہا ہان آپنے
فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ اسی طرح یہ اشرفیون کا توڑا میرے حلق مین اٹکے مین نہ لون گا

Marfat.com

کیونکہ مین مال دنیا کو طلاق دے چکا ہون یہ توڑا میرے سامنے سے اُٹھا لیجا
محمود نے کہا یا حضرت اسمین سے آپ کچھ تو قبول کرلین آپنے فرمایا مین کچھ بھی نہ لونگا
مجھے اسکی ضرورت ہی نہین ہے اور بلا ضرورت لینے سے کیا فائدہ محمود نے کہا تو مجھے
کچھ تبرک مرحمت کیجیے آپنے محمود کو اپنا ایک پیراہن دیا محمود نے رخصت کے وقت
آپسے کہا یا حضرت آپکی خانقاہ بہت عمدہ ہے آپ نے فرمایا اللہ نے تجھے اتنی بڑی
سلطنت دی ہے لیکن طمع نہین چھوڑتا اس جھوپڑے کا بھی طالب ہے وہ بہت
شرمندہ ہوا اور رخصت ہونے لگا آپ رخصت کے وقت اُسکی تعظیم کے لیے کھڑے
ہو گئے اُسنے کہا جب مین آیا تھا تو آپنے میری تعظیم نہین کی تھی اور اب آپ تعظیم فرما رہے
ہین اُس وقت تعظیم نہ کرنے کی کیا وجہ تھی اور اب تعظیم کرنے کا کیا سبب ہے ان باتونکے
راز سے مجھے واقف کیجیے آپنے فرمایا جسوقت تم میرے یہان آئے تھے اُس وقت
بادشاہی کی رعونت تم مین تھی اور میرے امتحان کو آئے تھے اور اب یہان سے انکساری
اور درویشی کے ساتھ جارہے ہو اور آفتاب درویشی کا تمھاری پیشانی پر چمک رہا ہے
یہی وجہ ہے کہ آتے وقت مینے تمھاری تعظیم نہین کی اور اسوقت تمھاری تعظیم
کر رہا ہون پھر محمود روانہ ہوا۔

نقل کیا ہے کہ جب سلطان محمود نے سومنات پر حملہ کیا تو اُسکو اپنی شکست کا
اندیشہ پیدا ہوا اس لیے کہ مخالفین بڑے سرکش اور زبردست تھے فوراً اُسنے یہ
ترکیب کی کہ ایک گوشہ مین جاکر وضو کرکے نماز ادا کی اور جو پیراہن آپنے اُس کو
مرحمت کیا تھا اُسنے ہاتھ مین لیکر اللہ سے یون دعا کی کہ اے اللہ اس پیراہن کے
صاحب یعنی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ کے طفیل مین مجھے مخالفین پر فتح
دے اور اُنکو شکست فاش ہو جائے اس لڑائی مین جو مال غنیمت مجھے ملے گا
وہ سب درویشون کو تقسیم کردونگا اللہ نے اُسکی دعا قبول کرلی اور جب وہ لشکر

Marfat.com

مخالف کے سامنے صف آرا ہوا تو مخالفین میں تنازع باہمی کی وجہ سے ایسی نا اتفاقی پیدا ہوئی کہ خود ہی باہم لڑ لڑ کر مرنے لگے اور جسنے جدھر راستہ پایا بھاگ کھڑا ہوا اور محمود غزنوی کو فتح کامل حاصل ہوئی شب کو محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرمارہے ہین اے محمود تو نے ایسے معمولی کام کے لیے میرے خرقے کے طفیل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اگر تو اُسوقت اللہ سے یہہ دعا مانگتا کہ تمام روے زمین کے کفّار مسلمان ہوجائیں تو سب مسلمان ہوجاتے اور کفر دُنیا سے مِٹ جاتا اُسوقت البتہ تو بھی ثواب کا مستحق تھا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شب کو آپنے لوگون سے فرمایا کہ اسوقت فلان بیابان مین ڈاکوؤن نے قافلہ لوٹا ہے اور قافلے کے بہت سے لوگون کو زخمی کیا ہے لوگون نے اپنے طور پر اُسکو دریافت کیا تو دراصل اُس بیابان مین اُسی وقت قافلہ لوٹا گیا تھا اور اکثر اہل قافلہ کو ڈاکوؤن نے زخمی بھی کیا تھا۔ لیکن عجب یہ ہے کہ اُسی رات کو لوگون نے آپکے صاحبزادے کو قتل کرکے سر جدا کیا تھا اور وہ سر آپکے دروازے کی چوکھٹ پر رکھ گئے تھے مگر آپکو اس واقعہ کی بالکل خبر نہین ہوئی اور جب یہہ دونون واقعے آپکی بی بی کو معلوم ہوے تو وہ آپکی ولادت کی منکر ہوکر کہنے لگین کہ ایسے شخص کا ہرگز ذکر نکرنا چاہیئے جسے دور کی خبر معلوم ہوجاے اور اپنے دروازے کا حال معلوم نہو آپنے بی بی سے کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت اُس بیابان مین ڈاکوؤن نے قافلے کو لوٹا اور اہل قافلہ کو زخمی کیا تھا اُسوقت تمام حجاب میری نظر کے سامنے سے دور تھے لیکن جسوقت لوگون نے میرے لڑکے کو قتل کرکے اُسکا سر میرے دروازے پر رکھا تھا تو حجاب باقی تھے اسی لیے مجھے اس واقعہ کی خبر نہو سکی۔

نقل کیا ہے کہ جسوقت آپکی بی بی نے لڑکے کا سر دروازے پر دیکھا تو اُلفت مادری جوش زن ہوئی اور اُسی اضطراب کی حالت مین گریہ وزاری شروع کی اور اپنی

زلف کاٹکر اُنکے سر پر ڈالدی اور بمقتضاے بشریت حضرت ابوالحسن خرقانی کو بھی اُس لڑکے کے مرنے پر افسوس ہوا اور چند بال اپنی ریش مبارک کے توڑ کر اُس لڑکے کے سر پر ڈالکر بی بی سے کہا کہ یہ بیچ ہم نے اور تم نے ملکر بویا تھا تم نے اپنی زلف کاٹی مین نے ڈاڑھی کے بال توڑے اب دونون برابر ہو گئے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپکو مع مریدونکے سات شبانہ روز فاقے سے گذرے اور کچھ کھانے کو میسر نہین آیا۔ ساتوین دن ایک شخص بوڑا آٹے کا اور ایک گوسفند لایا اور آپکے دروازے پر آواز دی کہ مین یہ بورا آٹے کا اور یہ گوسفند صوفیون کے لیے لایا ہون آپنے اپنے مریدون سے کہا کہ مین صوفی ہونے کی قابلیت نہین رکھتا ہون تم لوگون مین سے جو کوئی صوفی ہو جا کر لیلے کسی کی مجال نہوئی کہ صوفی ہونے کا دعوی کرتا آخر کار کوئی نہ لایا اور آپ مع مریدون کے فاقے سے بیٹھے رہے۔

بلخ
آٹا اور بکرا
واپس

نقل کیا ہے کہ آپ دو بھائی تھے اور قاعدہ یہ تھا کہ رات مین ایک بھائی اللہ کی عبادت کرتا اور دوسرا ماں کی خدمت گذاری مین تمام رات بسر کرتا ایک دن دوسرے بھائی کی باری ماں کی خدمت کرنے کی تھی اُسنے آپ سے کہا اگر تم آج اپنا کام مجھے سپرد کرکے میرا کام خود کرو تو مین آج بھی اللہ کی عبادت کرون آپنے منظور کرلیا اور تمام شب ماں کی خدمت گذاری مین بسر کی اور دوسرے بھائی نے اللہ کی عبادت شروع کی غیب سے اُسنے آواز سُنی کہ ہمنے تیرے بھائی کو بخشدیا اور اُسکے طفیل مین تجھے بھی بخشا اُنھین تعجب ہوا اور کہا اے اللہ اسکی کیا وجہ ہے کہ مین تیری عبادت مین اور وہ ماں کی خدمت مین مشغول ہے چاہیئے تھا کہ مین بخشا جاتا اور وہ میرے طفیل مین بخشا جاتا اس لیے کہ مین تیری عبادت کر رہا ہون ندائے غیبی ہوئی کہ تو ہماری عبادت کرتا ہے اور ہمین تیری عبادت کی ضرورت نہین ہے اور تیرا بھائی ماں کی خدمت کر رہا ہے اور وہ خدمت کی محتاج ہے

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ چالیس برس تک آپنے سر تکیہ پر نہین رکھا یعنی کسی دن ذرا بھی استراحت
نہین فرمائی اور اُس زمانہ مین ہمیشہ عشا کے وضو سے آپنے فجر کی نماز ادا کی اُس
مدت کے بعد ایکبار آپنے مریدون سے کہا تکیہ لاؤ مین آرام کرونگا مریدون کو اس
نئی بات کے سُننے سے تعجب ہوا پوچھا کہ آج آپ کے آرام کرنے کی کیا وجہ ہے آپنے
فرمایا آج مین نے اللہ کی بے نیازی اور استغنا کو مشاہدہ کیا ہے۔ اور فرمایا تیس
برس سے سوا اللہ تعالےٰ کے کوئی خطرہ میرے دلمین نہین گذرا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار ایک صوفی ہوا سے آپکے سامنے اُترا اور زمین پر پاؤن مار کر
کہنے لگا مین جنید وقت ہون مین شبلی وقت ہون آپ بھی اُسکی یہ گفتگو سُنکر کھڑے
ہوے اور زمین پر پاؤن مار کر کہنے لگے مین خدا ے وقت ہون مین مصطفاے
وقت ہون۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مطلب اسکا وہی ہے جسکا
بیان ہم منصور کے قول انا الحق کے بیان مین مفصل لکھ چکے ہین کہ وہ مقام محویت مین تھے
اور حالت محویت مین اگر اولیاء اللہ سے کوئی بات خلاف شرع بھی ظاہر ہو تو اُس کو
دیکھکر اُنھین مطعون نکرنا چاہیے جیسا کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے
انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن۔ یعنی مین پاتا ہون نفس خدا یمن کی طرف

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپنے ندا سُنی اے ابوالحسن تو خلقان اور منکر نکیر سے
کیون نہین ڈرتا آپنے فرمایا مین مُردون سے نہین ڈرتا ہون جیسے جوان اونٹ
گھنٹی کی آواز سے نہین ڈرتا ہے پھر ندا سُنی تو قیامت اور اُسکے تکالیف سے کیون
خوف نہین کرتا آپنے فرمایا مین نے قصد کر لیا ہے کہ جب تو خلق میدان حشر مین
بلائے گا اور مجھے خاک سے اُٹھاے گا مین اُسوقت اپنے ابوالحسنی کے لباس
کو اُتار کر وحدانیت کے سمندر مین غوطہ لگاؤنگا تا کہ تمام واحد ہی واحد ہو اور ابوالحسن
نہو جب ابوالحسن خود ہی نہ ہوگا تو عذاب کے فرشتے اُسپر کیونکر عذاب

کئے گئے ہین

نقل کیا ہی کہ ایک شب کو آپ نماز پڑھ رہے تھے ندائے غیبی سنی ای ابو الحسن کیا تو چاہتا ہی کہ جو کچھ ہم تیری نسبت جانتے ہین خلق پر ظاہر کردین تاکہ وہ تجھے سنگسار کرین آپ نے فرمایا اے اللہ کیا تو چاہتا ہی کہ جو کچھ مین تیری رحمت کے بارے مین جانتا ہون اور تیرے کرم سے دیکھتا ہون خلق پر آشکارا کردون تاکہ وہ تیری پرستش کرنا ترک کردین پھر ندا سنی اے ابو الحسن نہ ہم کہین نہ تم کہو۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے فرمایا اے اللہ نزع کے وقت میرے پاس ملک الموت کو قبض روح کے لیے نہ بھیجنا اسلیے کہ نہ مین نے ملک الموت سے روح پائی ہی نہ انکو دونگا مین نے روح تجھ سے پائی ہی تجھی کو واپس کردونگا مین ہرگز تیری امانت دوسرے کو دینا پسند نہین کرتا ہون اور فرمایا ایکبار ندائے غیبی مین نے سنی کہ ایمان کیا ہی مین نے کہا اے اللہ ایمان وہی ہی جو تو نے مجھے دیا ہی۔ اور فرمایا حق تعالی ندا کرتا ہی کہ تو ہمارا ہی اور ہم تیرے ہین مین جواب دیتا ہون ایسا نہین بلکہ تو خداوند قادر ہی اور مین بندہ عاجز ہون اور فرمایا اللہ نے تمام خلق سے بندگی کا نشان طلب کیا مگر مجھسے خداوندی کا نشان چاہا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جب مین عرش کے گرد پہونچا تو ملائکہ کی صفین کی صفین میرے استقبال کو آئین کسی گروہ نے فخر سے کہا کہ ہم کروبیان ہین اور کسی نے کہا ہم روحیان ہین مین نے کہا ہم الہیان ہین تمام ملائکہ مجھسے یہ جواب سنکر شرمندہ ہوگئے اور جب مشائخون نے میرے اس جواب کو سنا تو اپنے دلون مین تنگ ہوے۔

درجات نبی کریم بے انتہا

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا درجات نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور مکر نفس اور رضا کی انتہا مجھے معلوم نہین ہوئی یعنی اسکی انتہا ہی نہین ہے اور فرمایا اللہ نے

Marfat.com

مجھے ریزہ ریزہ کر کے مثل خاک کے جمع کیا پھر ایک ہوا بہت زور سے آئی اور اوس
ہوا نے مجھے ساتون آسمان اور زمین سے بھر دیا اور مین درمیان مین گم ہو
اور فرمایا اللہ نے مجھے ایسے قدم دیے جنکی وجہ سے مین عرش سے تحت الثری
تک گیا اور پھر تحت الثری سے عرش پر واپس آیا لیکن مجھے خبر نہین کہ کہان
اور کدھر گیا پھر ندائے غیبی ہوئی کہ جسکے قدم ایسے ہون اور سیر ایسی ہو خطا ہے
کہ وہ کہان تک پہونچ سکتا ہے مین نے کہا عجب دراز اور عجب کوتاہ سفر ہے
مین نے کیا اور بہت چلا مگر پھر اپنے ہی مقام پر ہون اور فرمایا مین نے اللہ سے
چار ہزار سخن سنے ہین اگر دس ہزار سخن اللہ تعالی سے سن لیتا تو نہین معلوم کیا نوبت
پہونچتی اور کیا ظہور مین آتا اور فرمایا اللہ نے مجھے اسقدر قدرت دی تھی کہ ایک
مین نے چاہا کہ سیاہ ٹاٹ دیبائے رومی ہو جائے فوراً اللہ نے اوس ٹاٹ کو
رومی کر دیا اور مین اللہ کا شکر کرتا ہون کہ وہ حالت ابتک مجھ مین باقی ہے اور
مین نے دل کو دنیا اور آخرت دونون کی طرف سے اُٹھا کر اللہ پر مائل کیا ہے
فرمایا جس شخص کو اللہ کے ساتھ اتنی راہ ہو جتنی زمین سے آسمان تک اور آسمان
عرش تک اور عرش سے قاب قوسین تک اور قاب قوسین سے مقام نور تک
اور وہ شخص باوجود اسکے اپنی وقعت ذرے کے برابر بھی سمجھے تو ہرگز نیک
نہین ہے اور فرمایا گو مین اُمّی ہون لیکن اللہ نے اپنے فضل سے مجکو ہر علم
کیا ہے اور بڑا شکر مین اس بات کا کرتا ہون کہ اوسنے اسقدر اپنی حقیقت مین
محو کر لیا ہے کہ مین خود باقی ہی نہین رہا ہون اور جسم ظاہری جو باقی ہے وہ
ہی خیال ہے۔ اور فرمایا اللہ نے مجھے وہ درد عطا کیا ہے کہ اگر اوس
قطرہ باہر آجائے تو دنیا مین طوفان نوح علیہ السلام سے بھی زائد طوفان
فرمایا مین مرنے کے بعد بھی اپنے متوصلین کی نزع کے وقت مدد کرونگا اور خبر

نیک مرد

علم لدنی

عالم برزخ سے مدد

ک الموت اونکی قبض روح کو آئینگے اور سختی کرینگے مین قبر سے اپنا ہاتھ نکال کر
طف الٰہی اونکے لب و دندان پر چھڑکونگا تاکہ میرے متوسلین نزع مین بدحواس
ہو کر اللہ کو بھول نجائین اور فرمایا جس طرح اللہ کی تمام مخلوق اور تمام اشیا میری
ف راجع ہین اسیطرح مین بھی اللہ کی طرف راجع ہون اور فرمایا اے اللہ
گر تو مجھے کچھ دینا چاہتا ہی تو ایسی چیز مجھے دے جو حضرت آدم علیہ السلام سے
ابتک تو نے کسی کو نہ دی ہو کیونکہ مین دوسرون کی جھوٹی چیز لینے کا طالب
نہین ہون اور آپ نے مریدون سے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے
ت سے لیکر ابتک جو جو نیکیان پیران طریقت کے ساتھ کی ہین وہ تمام نیکیان تنہا
ہمارے پیر کے ساتھ کی ہین۔ اور فرمایا مین شب کو نماز کے بعد آرام نہین لیتا ہون
جبتک تمام دن کا حساب اللہ تعالیٰ کو نہین دے لیتا ہون اور فرمایا جبتک مین نے
اپنے کو تنہا آفریدہ خیال نہین کیا ہرگز اپنے کسی عمل مین اخلاص نہین پایا اور فرمایا
قیامت کے دن اللہ میرے طفیل مین تمام خلق کو بھی بخشدے تو ہرگز مین مڑکر
دیکھون بسبب اُس بلندی ہمت کے کہ مجھے اوسکی درگاہ مین حاصل ہی اور
فرمایا اے لوگو تم ایسے شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو ویرانہ اور آبادی دونون
سے بھاگتا ہو اور کہین اوسکا دل نہ لگتا ہو آگاہ ہو کہ اللہ نے ایسے شخص کو وہ
درجہ دیا ہی کہ جسوقت قیامت مین وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اوٹھایا جائے گا
ایسی روشنی پھیلے گی کہ تمام آبادی اور ویرانے کے رہنے والے اُسکی روشنی
مین اپنی قبرون سے اُٹھین گے اور اللہ تعالیٰ اُسکے طفیل مین تمام خلق کو
بخشدے گا حالانکہ اُس شخص کی دنیا مین یہ حالت ہی کہ کبھی دعا نہین کرتا اور
قیامت مین یہ کیفیت ہوگی کہ کسی کی شفاعت نکرے گا۔ اور فرمایا مین دنیا مین
جھاڑی کے نیچے اپنے اللہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہون اور اسی پر خوش

Marfat.com

ہوں اور جنت میں طوبیٰ کے سائے میں زندگی بسر کرنا ناپسند کرتا ہوں در حالیکہ
اللہ کی یاد سے بے خبر ہوں اور فرمایا گوشہ تنہائی میں کبھی اللہ مجھے ایسی قوت اور
طاقت عطا فرماتا ہے کہ اگر چاہوں تو ادنیٰ اشارے سے آسمان کو پکڑ کر کھینچ لوں اور
اگر چاہوں تو دم بھر میں تحت الثریٰ کی سیر کر آؤں اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے
آپ کو دیکھکر اللہ سے کہتا ہوں اس تن اور خلق کے مقابلہ میں کہ میرے لیے ہے
اتنی بڑی سلطنت کس کام میں آسکتی ہے اور فرمایا میں چھپتا ہوں اور سنتا ہوں لیکن
خود گم ہوں اور فرمایا میرے ہر فعل سے کرامت ظاہر ہوتی ہے حتیٰ کہ جب میں ہوا
میں ہاتھ پھیلاتا ہوں تو ہوا میرے ہاتھ میں سونے کا ریزہ بنکر دکھائی دیتی ہے اور یہ
سب اسوجہ سے ہے کہ کبھی میں نے ہوا میں کرامت ظاہر کرنے کے خیال سے ہاتھ نہیں
پھیلایا اور نہ کسی اور فعل کرتے وقت مجھے کرامت ظاہر کرنے کا خیال ہوتا ہے اور جو
کوئی کرامت ظاہر کرنے کا خیال کرکے کوئی کام کرتا ہے اور ظہور کرامت کا شائق
بنتا ہے اُسکے منھ پر اللہ تعالیٰ کرامت کے دروازے کو بند کر دیتا ہے اور اپنی درگاہ
سے دور کرتا ہے اور فرمایا میں ایسا مرتبہ طلب کرتا ہوں کہ فنا ہو جاؤں یا ایسا
مرتبہ مجھے حاصل ہو کہ سب میں ہو جاؤں اور فرمایا آگاہ ہو کہ جب تک تمھارا
دل مردہ ہے تمھیں آرام نہیں مل سکتا اور فرمایا کرامت اسکا نام ہے کہ اگر صوفی سے
کوئی بات پوچھے تو وہ جواب دے اور فرمایا دن رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں
ایک گھنٹے میں میں ہزار بار فنا ہوتا ہوں باقی گھنٹوں کا کیا حساب بتاؤں اور
فرمایا لوگ منزل مقصود حاصل کرنے کے لیے دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو
اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور مجھے اللہ نے اپنے فضل سے منزل مقصود پر پہونچا دیا ہے
اور فرمایا جس وقت میں چار مہینے کا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت سے اب تک کی
تمام باتیں مجھے یاد ہیں اور جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تب بھی قیامت تک لوگ

اظہار کرامت

حال بیان کیا کرون گا اور فرمایا لوگ کہتے ہین کہ فلان شخص امام ہی یاد رکھو کہ جسکو
تمام عالم کی خبر نہو وہ امام نہین ہوسکتا اور فرمایا مین انسان ملائکہ اجنہ چرند پرند سب
سے زائد روشن نشان دیکھتا ہون اسلیے کہ اللہ نے تمام حالات کو میرے پیش نظر
کر دیا ہی اور فرمایا دنیا کے اس سرے سے لیکر اُس سرے تک اگر کسی کی اُنگلی مین
کانٹا چبھے یا پاؤن مین ٹھوکر لگے یا دل مین درد و غم پیدا ہو تو وہ اُنگلی اور وہ پاؤن اور
وہ دل گویا میری اُنگلی اور میرا پاؤن اور میرا دل ہی یعنے تمام عالم کا حال ہر وقت مجھے
معلوم ہوتا رہتا ہی اور فرمایا اگر مین اُس راز و نیاز کو جو میرے اور اللہ کے درمیان
ہین ہی خلق سے بیان کرون تو ہرگز کوئی باور نکرے اور جو کچھ فضل اور احسان
اللہ کا مجھپر ہی اگر لوگون سے بیان کرون تو جسطرح روئی مین آگ ڈالنے سے روئی
جلنے لگتی ہی اُسی طرح تمام خلق کا دل جلنے لگے مجھے شرم آتی ہی کہ اپنے آپ مین رہکر
اور کا کلام زبان سے کہون اور اوسکے سامنے کھڑے ہو کر اُسکا کلام کہون اور
جس قافلے کے سردار حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ و الثنا ہین مین اپنے آپ کو اُس قافلے
سے جدا کر دون اور فرمایا خلق کے لیے خالق نے ابتدا اور انتہا مقرر کی ہی ابتدا
یعنی دنیا مین جو خلق جو کچھ اعمال کرتی ہی اُسکا بدلہ انتہا یعنی آخرت مین باقی ہی
اور میرے اللہ نے مجھے ایک ایسا وقت عطا کیا ہی کہ اول اور آخر یعنی دنیا اور
آخرت دونون اوس وقت کے طلبگار ہین۔ اور فرمایا ہرگز میرا یہ قول نہین ہی کہ
بہشت اور دوزخ کا وجود ہی نہین بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ میرے سامنے بہشت اور
دوزخ کا کچھ رتبہ نہین ہی اسلیے کہ وہ پیدا کی ہوئی چیزین ہین اور اللہ نے مجھے وہ
رتبہ دیا ہی کہ اوس رتبہ کو کوئی آفریدہ نہین پہونچ سکتا اور فرمایا مین اللہ کا طالب
ہون اور اوسی سے ڈرتا ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون اور نہ دوزخ سے خائف
اور فرمایا مین خاص لوگون سے اللہ کی خاص باتین اسلیے بیان نہین کرتا ہون کہ مجھے

Marfat.com

خیال ہی کہ وہ راز کو افشا کردینگی اور عام لوگوں سے اس لیے اللہ کی خاص باتیں نہین کہتا ہون کہ وہ اُسکے بھید سے واقف نہین ہوسکتے ہین اور اپنے تن سے اسلیے نہین کہتا ہون کہ اُسے تکبر ہوجائیگا اور اللہ نے میری زبان کو اُن خاص باتون کے ظاہر کرنے کی قدرت نہین دی ہی اسکا شکر ادا کرتا ہون اور فرمایا جب اللہ نے اپنے فضل سے مجھپر لطف کیا تو اوس لطف کو دیکھکر ملائکہ شرمندہ ہوگئے پھر اللہ نے مجھے ملائکہ سے پوشیدہ کرکے اپنی ذات مین اسطرح نیست کردیا کہ مین آفرینش سے باہر ہوگیا اور اسقدر مجھے اپنا قرب عطا کیا کہ جو احسان اللہ نے مجھپر کیا گویا اپنی ذات پر کیا اور جو کلام مجھسے کیا گویا اپنے سے کلام کیا اور اگر اُسکا حکم نہوتا تو ہرگز کراما کاتبین مجھے دیکھ نہین سکتے تھے اور فرمایا مین ماں کے پیٹ مین جلکر راکھ ہوا جب پیدا ہوا پگھلا اور گلا جب حد بلوغ کو پہونچا بوڑھا ہوگیا اور فرمایا تمام خلق مثل کشتی کے ہی اور مین اس کشتی کا ملاح ہون اور مجھے اس کشتی سے باہر نہین کرتے کیونکہ مین اسی مین ہون اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مجھے ایسی فکر عنایت کی کہ اوسکی وجہ سے مین نے اُسکی تمام مخلوق کو مشاہدہ کیا پھر رات دن مین نے اسی شغل مین اوقات بسر کی پھر وہ فکر میری بینائی ہوئی پھر شمع پھر انبساط پھر محبت پھر ہیبت پھر گرانباری ہوئی پھر مین اُسکی بیگانگی کی فکر مین پڑا پھر اوس مقام پر پہونچا کہ میری فکر حکمت ہوگئی پھر صراط مستقیم اور شفقت خلق ہوئی اور مین نے اپنے سے زائد کسیکو خلق پر مہربان نہین دیکھا اُسوقت مین نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تمام خلق کے عوض مین مجھی کو موت آتی اور مجھی سے قیامت مین تمام خلق کے بدلے حساب کتاب ہوتا اور جو لوگ اُنھین عذاب کے مستحق نکلتے اونکے عوض مین مجھپر عذاب ہوتا اور خلق ان تمام تکالیف سے بچ جاتی اور فرمایا اللہ تعالی اپنے دوستون کو ایسے مقام مین رکھتا ہی جہان مخلوق کا گذر ہی نہین ہوسکتا اور میرا یہ قول سچ ہی اور فرمایا اگر مین لوگون کے سامنے اللہ تعالی کے لطف کا ذرہ برابر بھی

Marfat.com

ذکر کروں تو سب لوگ مجھے دیوانہ کہنے لگیں اور جو کچھ میں نے کھایا پہنا دیکھا سنا اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا مجھ سے حجاب میں نہیں رکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھے اپنے نیک بندوں سے ملاؤنگا اور بدبخت کی صورت تجھے نہ دکھاؤں گا اسلیے مجھے امید ہے کہ جن لوگوں سے میں دنیا میں مل رہا ہوں قیامت میں اسیطرح ہنسی خوشی سے ملوں گا۔ اور فرمایا ایکبار میں نے اللہ سے دعا کی کہ اب مجھے دنیا سے اٹھالے ندا آئی اے ابوالحسن میں تجھے اسی طرح رکھونگا تاکہ میرے دوست آکر تیری زیارت کریں اور جو لوگ تجھ سے ملاقات کرنے نہ آسکیں تیرا نام ہی سنکر تجھسے غائبانہ دوستی پیدا کریں میں نے تجھے اپنی پاکی سے پیدا کیا ہے اور ہرگز تجھسے ملاقات نہیں کرسکتے مگر میرے پاک بندے اور فرمایا جبتک اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی دوستی میں نہ لیا مجھے خلق کا دوست نکیا اور فرمایا جب میں تن سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گیا تو میں نے دل کو پکارا دل حاضر ہوا پس ایمان اور یقین اور عقل اور نفس آئے میں نے ان چاروں کو دل کے سامنے پیش کیا دل نے یقین اور اخلاص کو اختیار کیا اور اخلاص نے عمل کو پسند کیا اسوقت مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا اسکے بعد اللہ نے مجھے ایسا مرتبہ عطا کیا کہ میں اپنی ہستی کو بھول گیا سب حق ہی حق میں نے دیکھا پس وہ چاروں چیزیں کہ وہاں سے لیگیا تھا میری محتاج ہوگئیں اور میں ماسوے اللہ سے جدا ہوگیا اسوقت میں نے اپنے آپ کو پکارا اللہ سے جواب سنا پس مجھے معلوم ہوگیا کہ خلق سے درگذرا میں نے لبیك اللهم لبیك کا نعرہ بلند کیا اور محرم ہوکر حج کیا اور وحدانیت میں طواف کیا بیت المعمور نے میری زیارت کی اور کعبہ نے میری تسبیح کی ملائکہ نے میری ثنا کہی پھر ایک نور ظاہر ہوا جسمیں مقام الٰہی تھا جب میں اوس مقام پر پہونچا مجھسے کچھ باقی نہ رہا اور فرمایا ہر عبادت اور ریاضت کا ثواب مقرر اور ظاہر ہے لیکن جو ذکر اولیاء اللہ اللہ کے لیے کرتے ہیں اسکا ثواب نہ مقرر ہے

Marfat.com

نظاہر ہو بلکہ جسقدر اللہ چاہیگا اُسکا ثواب دیگا غور کرنا چاہیے کیونکر کوئی عبادت
اُس عبادت کے برابر ہو سکتی ہی جسکا ثواب عطاے حق ہو پس ہر شخص کو لازم ہی
کہ اللہ سے دوستی پیدا کرے ہر وقت اوسکے ذکر مین مشغول رہے اور فرمایا پہلے مین
نے خیال کیا کہ ایک امانت مجھے سپرد کی گئی ہی لیکن آخر مین غور کرنے کے بعد معلوم ہوا
کہ اللہ نے اپنی خداوندی مجھپر رکھی تھی اور فرمایا مین تمھارے سامنے اپنے معاملے
سے کچھ نشان نہین بیان کرتا ہون بلکہ اللہ کی پاکی اور اوسکی دوستی اور اُسکی رحمت
کا نشان دیتا ہون کہ موج پر موج آتی ہی اور کشتی پر کشتی ٹوٹتی ہی اور فرمایا پچاس برس
سے مین اللہ تعالی سے اسطرح باتین کرتا ہون کہ میرے دل اور زبان کو ان باتون
کی خبر نہین ہی اور فرمایا اسیّ برس تک مین نے اسطرح زندگی بسر کی کہ کبھی ایک سجدہ شریعت
بھی خلاف شریعت کے نہین کیا اور ایک لحظہ بھی مین نے نفس کی موافقت نہین کی اور
اسطرح اس زمانے مین مین نے بسر کی کہ عرش سے تحت الثری تک میرا ایک قدم ہوا یعنے دم بھر مین
مین نے عرش سے تحت الثری تک اور تحت الثری سے عرش تک کی سیر کی اور فرمایا اللہ
تعالی نے مجھسے کہا کہ اے میرے بندے اگر تو لذت اور نعمت کے ساتھ میرے سامنے آویگا تو مین
تجھے شاد کرونگا اور اگر فقر اور نیاز کے ساتھ میرے سامنے آویگا تو مین تجھکو تونگر کردونگا
اور اگر تو بالکل خودی سے دستبردار ہو کر میرے سامنے آویگا تو مین تیرے نفس کو تیرا مطیع
کردونگا اور فرمایا ایکبار اللہ تعالی نے تمام روے زمین کے خزانے میرے سامنے پیش کیے مین نے
کہا اے اللہ مین ان خزانون پر فریفتہ ہونگا پھر حکم ہوا اے ابوالحسن دنیا اور آخرت مین تیرا حصہ
نہین ہی بلکہ ان دونون کے عوض مین تیرے لیے مین ہون اور فرمایا اللہ تعالی نے
ایکبار میری زندگی کو میری آنکھ مین گناہ کرکے دکھایا اور فرمایا جب سے مین نے دنیا کو
ترک کیا ابتک پھر اُسکی طرف نظر نہین کی اور جب سے مین نے اللہ سے کلام کیا ابتک
پھر کسی مخلوق سے کلام نہین کیا اور فرمایا جسقدر عبادتین ہین اور الگ الگ

تمام قوم میں ایک ایک عبادت کو بجالاتی ہین مین تنہا اُن تمام عبادتون کو بجالایا ہون
اور اُسکے صلہ مین اللہ نے مجھپر وہ تمام فضل اکٹھا کیے ہین جو دنیا مین ایک ایک
قوم کے ساتھ الگ الگ ایک ایک فضل کرتا ہی یہی وجہ ہی کہ مین کبھی معاملہ کا
ذکر کرتا ہون اور کبھی اُسکی عطا بیان کرتا ہون اور فرمایا جو رتبہ اللہ نے مجھے دیا ہی
خلق کو اُس رتبہ سے واقفیت نہین ہی۔ ایک شخص سے آپ نے پوچھا کیا تجھے حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کی تمنا ہی اوسنے کہا ہان مین چاہتا ہون کہ اُنسے
ملاقات کرون آپ نے فرمایا تو نے ابتک اپنی ساٹھ برس کی زندگی مفت برباد کی اب
اسی کثرت عبادت کر کہ اُس بردباری سے تیری عبادت زائد ہو جائے غور کر کہ تجھے
اور خضر دونون کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی اور تو خالق کی صحبت سے روگردان
کر مخلوق کی صحبت کی تمنا رکھتا ہی مخلوق کو چاہیے کہ تمام خلق کو ترک کرکے خالق
کی صحبت اختیار کرے جب سے مجھے اللہ تعالی کی صحبت حاصل ہوئی ہی ہرگز مجھے
کسی کی صحبت کی تمنا نہین رہی اور فرمایا خلق میری ستائش اور تعریف کرنے سے
بے خبر ہے اسلیے کہ جو کچھ وہ میری تعریف بیان کریگی مین اُوسکے خلاف ہونگا اور فرمایا
وقت تمام چیزونکو پہونچتا ہی مگر کوئی چیز وقت تک نہین پہونچتی اور خلق وقت کی
مملوک ہی اور مین خداوند وقت ہون اگر مین ذرہ برابر کیفیت اپنے وقت کی بیان
کرون تو تمام خلق پراگندہ ہو اور بھاگ پڑ جائے جوانمردون کی جان نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کے وقت سے اللہ تعالی کی ہستی تک کا اقرار دیتی ہی اور فرمایا جب مین نے
اپنی ہستی کو دیکھا تو مجھے اپنی ہستی دکھائی دی اور جب مین نے اپنی ہستی کو دیکھا تو اللہ
تعالی نے اپنی ہستی اور خداوندی کا مجھے مشاہدہ کرایا مین اس واقعہ سے حیران ہو گیا تھا
کہ اپنی ہستی پر اقرار دے مین نے کہا اے اللہ سوا تیرے تیری ہستی پر اقرار دینے
والا نہین ہی اسلیے کہ تو نے خود اپنے کلام پاک مین فرمایا ہی شهد الله انه لا اله الا هو

یعنی گواہی دیتا ہے اللہ اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی الٰہ سوا اسکے اور جب یہ راہ اللہ نے مجھپر کشادہ کی تو مین ہر سال اس راہ کی روشنی مین گویا کفر سے ثبوت تک جاتا تھا اور فرمایا رات دن کی چوبیس گھڑیان ہین لیکن میرے نزدیک سترہ چوبیس گھڑیان ایک دم کے برابر ہین اور وہ دم جہان چوبیس گھڑیون کے برابر ہے وہ روز ہے جسوقت مین حق کے ساتھ ہوتا ہون اور میرا دعوی خلق کے ساتھ نہین ہوتا اور فرمایا اللہ نے مجھے ایسی ہمت عطا کی ہے کہ اگر مین ایک قدم اپنی ہمت سے رکھون تو اُس مقام پر پہونچون جہان ملائکہ کو بھی گذر نہو سکے اور فرمایا اون لوگون کو کہ ہمانگ لائے ہین مین نے اون سبکو با نور و منور دیکھا بعض کو بہت زیادہ بعض کو بہت کم مین نے عرض کی ای اللہ جو کچھ تو نے اونمین پیدا کیا ہے اونپر ظاہر فرما حکم ہوا اے ابوالحسن دنیا کی حالت اسی روش پر ہے اگر مین اونکو پھر اونکی اصلی حالت دکھادون تو تمام دنیا تباہ ہو جائے اور فرمایا جب مین اپنی خودی سے سیر ہو گیا تو مین نے اپنے آپکو پانی مین ڈالا مگر مین پانی مین نہ ڈوبا پھر مین نے اپنے آپکو آگ مین ڈالا آگ نے بھی مجکو نہ جلایا پھر مین نے چار مہینے دس دن تک کھانا ترک کر دیا کہ شاید ترک غذا سے مین فنا ہو جاؤن لیکن اوس حالت مین بھی مین زندہ رہا پھر مین نے عاجزی اور انکساری اختیار کی اُسکے صلہ مین اللہ نے مجھے کشائش عطا کی جسکے وجہ سے مجھے وہ مراتب حاصل ہوے جنکا بیان کرنا اختیار سے باہر ہے اور فرمایا مین راہ پر کھڑا ہوا اور تمام مخلوق زمین و آسمان کے اعمال کو مشاہدہ کیا لیکن اُنکے اعمال کی میری نظر مین کچھ وقعت نہین ہوئی اسلیے کہ مین اونکے ملک اور ملکیت سے کما حقہ واقف کر دیا گیا تھا پھر مین نے ندائے غیبی سنی اے ابوالحسن جسطرح تمام مخلوق کے اعمال کی تیری نظر مین کچھ وقعت نہین ہے اسیطرح میرے سامنے تیری کوئی وقعت نہین ہے اور آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے اے اللہ سب مجھے اپنی عبادت اور زہد اور علم اور تصوف پر ٹھیرو سا نہین ہے اسلیے کہ

نہ میں اپنے کو عابد سمجھتا ہون نہ زاہد تصور کرتا ہون نہ عالم خیال کرتا ہون نہ
صوفی جانتا ہون اے اللہ تو یکتا ہے اور میں بھی تجھ ایسے یکتا کے مخلوق میں
سے ایک ناچیز شی ہون اور فرمایا جو لوگ اللہ کے سامنے مثل آسمان اور زمین
اور پہاڑ کے بے حس ہو کر نہیں کھڑے ہوتے ہرگز مرد نہیں ہیں بلکہ مرد وہ ہے
جو اپنے آپ کو نیست کرکے اوسکی ہستی کو یاد کرتا رہے اور فرمایا نیک وہ ہے جو
اپنے کو نیک مشہور نہ کرے کیونکہ نیکی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اور فرمایا اگر تو
صاحب کرامت ہونا چاہتا ہے تو ایک دن کھانا کھا اوسکے بعد تین دن تک
فاقہ کشی کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد پانچ دن فاقہ کشی کر پھر کھانا کھا اور اسکے بعد
چودہ دن تک فاقہ کشی میں زندگی بسر کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد تیس دن تک
فاقہ کی تکلیف کو برداشت کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد چالیس دن تک فاقے
سے رہ پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد چار مہینہ تک فاقہ اختیار کر پھر کھانا کھا اور اوسکے
بعد ایک سال تک اسیطرح فاقہ میں گذار دے جب تو اسطرح سے عمل کریگا اور ایک
سال کا فاقہ برداشت کرلیگا اوسوقت ایک چیز غیب سے ظاہر ہوگی اور اوسکے
منھ میں سانپ کی ایسی کوئی شی ہوگی اور تیرے منھ میں دیجائیگی جسکے بعد تجھے
کبھی کھانے کی خواہش ہی نہوگی اور فرمایا جس زمانے میں میں مجاہدے کرتا تھا
اور فاقہ کشی کی وجہ سے میرا پیٹ سوکھ گیا تھا اوسوقت وہ سانپ ظاہر ہوا میں نے
کہا اے اللہ میں واسطہ اور ذریعہ سے ہرگز کسی چیز کا طالب نہیں ہون بلکہ جو
کچھ تو مجھے عطا کرنا چاہے بے واسطہ اور بے ذریعہ عطا کریں ایکطرح کی حلاوت
خودبخود میرے معدے میں پیدا ہوگئی جو مشک سے زیادہ خوشبودار اور شہد سے زیادہ
شیرین تھی پھر وہ راز میرے حلق سے ظاہر نہیں ہوا کہ پھر ندائے غیبی ہوئی اے
ابوالحسن ہم تیرے لیے خالی معدے سے دوا نہ لائیں گے اور پیاسے جگر سے پانی

Marfat.com

دین گے اگر اوسکا حکم یون نہوا ہوتا تو مین ایسی جگہ سے کھانا کھاتا اور پانی پیتا کہ
کسیطرح خلق کو اوس سے واقفیت ہی نہوسکتی اور فرمایا جبتک مین سوا اللہ کے
دوسرون کو بھی دیکھتا رہا ہرگز مین نے اپنے عمل مین اخلاص نہین پایا لیکن جب مین نے
خلق کو ترک کرکے فقط اللہ کیطرف دیکھنا شروع کیا تو میرے عمل مین اخلاص بغیر میری
کوشش کے پیدا ہو گیا اور جب مین نے اوسکی بے نیازی کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسا
بے نیاز ہی کہ تمام خلق کے اعمال اُسکے سامنے ذرہ کے برابر بھی وقعت نہین رکھتے ہین اور
جب مین نے اوسکی رحمت کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسا رحیم ہی کہ تمام خلق کے گناہ
اوسکی رحمت کے سامنے ذرہ سے بھی کم ہین۔ اور فرمایا مین اللہ تعالیٰ کے کامون سے
مدت دراز تک تعجب مین رہا کہ ایک زمانے تک عقل مجھ سے زائل کر دی اور خلق مجھے
عقلمند سمجھا کی۔ اور فرمایا اے اللہ کیا اچھا ہوتا کہ جنت اور دوزخ نہ ہوتی تاکہ معلوم
ہوجاتا کہ خاص تیری پرستش کرنیوالے دنیا مین کتنے ہین اسلیے کہ اسوقت دنیا مین بہت
لوگ جنت پانے کی آرزو مین تیری پرستش کرتے ہین اور بہت لوگ دوزخ سے
بچنے کے لیے تیری عبادت کرتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھپر ایک بازار ظاہر کیا
اوس بازار مین بعض کہنے کے لائق اور بعض سننے کے قابل تھے اور بعض جاننے سے علاقہ
رکھتے تھے پس مین ایک دریاے عظیم مین گرا اور اللہ نے وہ بازار میرے آگے سے
اوٹھا لیا اور بندگی مجھپر ظاہر کی مین نے اُسوقت اپنے پہلے اور اپنے بعد قیامت ہی کو تماشا
کیا جو کچھ پہلے مجکو دیا بعد کو بھی مجھے وہی عطا کیا پھر میرے سر کے بال سے لیکر ناخن پا
تک کو پل صراط کر دیا اور حکم کیا جب تو اپنی خودی سے گذر گیا تو تو نے صراط اور دوزخ
کو واپس کر دیا اور فرمایا مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تمام خلق کو رستگاری اور نجات دے
لیکن مجکو اندوہ دائمی عطا فرما کر اپنے فضل سے ایسی قوت دے کہ مین اس بھاری
بوجھ کو برداشت کر سکون اور فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے کامون سے تعجب ہوتا ہی

...اسنے ابتدا مین اتنے بازار اس حق کے پوست مین رکھے مگر مجھے اسپر ذرا بھی واقفیت حاصل نہو سکی پھر آخر مین اسنے مجھے آگاہ کیا تو مین ایسا متحیر ہوگیا جیسے متحیر ہونے والون کا قول ہی یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا یعنی اے متحیر لوگون کے راہ دکھانے والے میرے تحیر کو زیادہ کردے اور فرمایا میرے سر کی ٹوپی عرش ہی اور میرے پاؤن تحت الثریٰ مین ہین اور میرا ایک ہاتھ مشرق مین اور دوسرا ہاتھ مغرب مین ہی یعنی اللہ نے اپنے فضل سے مجھے تمام آسمان و زمین اور مشرق و مغرب کے حالات سے واقف کردیا ہی اور حجابات مجھسے اٹھا لیے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے راستے بیحد ہین اور اونکا شمار کرنا مشکل ہی یون سمجھنا چاہیے کہ جتنی خلق اللہ نے پیدا کی ہی اتنے راستے اُسکی طرف جانے کے ہین اور ہر مخلوق اپنی ہمت اور قوت کی حد تک اُسکی طرف جاتی ہی اور مین ہر راستہ مین گیا لیکن کسی راستہ کو مین نے خالی نہین دیکھا بلکہ ہر راستہ مین ایک مخلوق کو چلتے دیکھا پھر مین نے دعا کی الٰہی تو مجھے ایسا راستہ بتا دے جسمین سوا میرے اور تیرے تیسرے کا گذر نہو اللہ تعالیٰ نے غم و اندوہ کا راستہ مجھے بتا کر فرمایا یہ ایسا راستہ ہی جسمین آنے کی کوئی برداشت نہین کرسکتا ہی مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو طالب حق ہو اوسے غم و اندوہ سے خوش ہو کر اوسکی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور غم و اندوہ مین شکر کرنے والا اللہ کا بہت نزدیک ہی اور وہ بہت جلد حاصل کرسکتا ہی اور فرمایا اللہ کے نزدیک وہ ہی جسے خلق نامرد خیال کرتی ہو اور جو شخص خلق کے نزدیک مرد ہی اللہ کے نزدیک نامرد ہی اور فرمایا خیال رکھو کہ مین ایسے وقت مین ہون جسکا بیان کرنا محال ہی اور فرمایا جو شخص میری باتون کو سنکر خیال کرے کہ ابو الحسن نے خدا کی تعریف کا مزہ نکالین گے اور جو شخص میری باتون کو سنکر خیال کرے کہ مین نے اپنی طرف سے کی ہی ناکا دل نکالینگے اسلیے کہ میری باتین ایسی پاک دریا سے ہین کہ خلق کی ملکیت سے...

اسمین ذرہ نہین ہی اور فرمایا مجکو تنہائی سے عافیت اور خاموشی سے سلامتی حا
ہوئی اور فرمایا مین نے ایکبار ندائے غیبی سنی اے ابوالحسن میرے حکم کو مان
کہ مین وہ زندہ ہون جسے کبھی موت نہین ہی اگر تو میرے حکمون کو مانیگا تو مین اوسکے
صلہ مین تجھے ایسی حیات دونگا جسکو ممات نہو اور جس چیز سے مین نے منع کیا ہی اوس
دور رہ اسلیے کہ میرا ملک اور میری سلطنت ایسی ہی جسکو کبھی زوال نہین اگر تو اوس
بچیگا تو مین اوسکے صلے مین تجھے ایسا ملک عطا کرونگا جسے کبھی زوال نہوگا۔ اور فرمایا
جسنے مجکو پہچانا اور دوست رکھا اوسنے اللہ کو دوست رکھا اور فرمایا جو انمردو
کی صحبت مین بیٹھنے والا اللہ کی صحبت مین بیٹھنے والا ہی اور فرمایا جب میری
اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذکر مین کشادہ ہوئی تو مین نے دیکھا کہ آسمان اور زمین میرے
کر رہے ہین اور خلق کو اس واقعہ کی ذرا بھی خبر نہین ہی اور فرمایا مین نے ایکبار ند
غیبی سنی کہ خلائق ہمسے بہشت طلب کرتی ہی حالانکہ ابھی اونھون نے ایمان کا
نہین کیا ہی مطلب یہ ہی کہ جبتک انسان نعمت ایمان کا شکر ادا نکرے جنت
خواہش نکرے اور اگر بغیر ایمان کا شکر ادا کیے ہوے بندہ جنت کا طالب ہوگا
ہرگز اوسے جنت نہ ملیگی اور فرمایا ہر صبح کو عالم علم کی زیادتی اور زاہد زہد کی ز
اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین لیکن مین ہر صبح کو اللہ سے ایسی بات طلب کرتا
جسکی وجہ سے کسی بھائی مسلمان کو خوشی اور مسرت حاصل ہو اور فرمایا مجھسے
شخص کو آنا چاہیے جو خیال کرے کہ مین قیامت کے دن میدان مین کھڑا ہو کر
مسلمانون کو دوزخ سے نجات دلاؤنگا اوسکے بعد خود جنت مین جاؤنگا
اس ارادے پر مستحکم نہو اوس سے کہدو کہ وہ مجھسے ملنے کو نہ آوے اور مجھے
اور فرمایا اللہ نے مجھے اپنے فضل سے ایسی چیز عطا کی ہی جسنے ہمیشہ کے لیے
مردہ بنادیا ہی اوس چیز سے کہ خلق اوس سے دنیا اور آخرت مین زندہ ہی

Marfat.com

نے مجھے ایسی زندگی عطا کی جسکے لیے کبھی موت ہی نہین ہے اور فرمایا اگر مین علما ی
پور کے سامنے ایک بات کہدون تو تمام علما وعظ کہنا چھوڑ دین اور منبرون پر
ین اور فرمایا مین نے خالق اور خلق کے ساتھ اسطرح صلح کی ہے کہ کبھی جنگ نکرونگا اور
مایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہو تا کہ خلائق سمجھیگی کہ یہ بایزید رحمہ اللہ کے مرتبہ
پہونچ گیا ہی اور خلائق کا یہ کہنا میرے لیے سبب بے حرمتی کا ہے تو مین جو حضرت
یزید نے اللہ تعالی سے کہا ہے اور سوچا ہے تم لوگون کے سامنے کہتا اسلیے کہ جہان
یزید کا اندیشہ گیا ہی وہان ابو الحسن کا قدم پہونچا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے
نے فضل سے رتبہ حضرت بایزید رحمہ اللہ سے زائد عطا کیا ہے اور فرمایا بایزید کا
ل ہی کہ مین نہ مقیم ہون نہ مسافر اور یہ مرتبہ کم ہے اور مین کہتا ہون کہ مین اللہ کی
ی مین مقیم ہون اور اوسکی یکتائی مین سفر کرتا ہون اور فرمایا جب سے اللہ تعالی
مجھ سے میری خودی کو دور کر دیا ہے جنت میری طالب ہے اور دوزخ مجھ سے
کتی ہی اور جو مرتبہ اللہ نے مجھے دیا اگر اوس مرتبہ مین جنت اور دوزخ کا گذر ہو
ت اور دوزخ دونون اپنے باشندون سمیت اسمین فنا ہوجائین اور فرمایا ایکبار
نے ندا سے غیبی سنی کہ اے ابو الحسن ہم سوا خداوندی کے تمام چیزین تمھین دینگے مین نے
ے اللہ اس داد و دہش کو میرے اور اپنے درمیان سے دور کر دے اسلیے کہ
ہش بیگانون کے لیے ہوتی ہے اور بے مجھے غیرت معلوم ہوتی ہے کہ مین تجھ سے
ہو جاؤن اور فرمایا تمام خلق وہ باتین بیان کرتی ہے جو خلق کو اللہ تعالی کے
ین اور ابو الحسن وہ بات کہتا ہے جو حق کو ابو الحسن کے ساتھ ہے اور فرمایا مین
ے مین خلق کی طرف رخ کرکے باتین کرتا ہون اور خلق مجھے اپنی طرف مخاطب
خیال کرتی ہی کہ ابو الحسن ہمسے باتین کرتا ہے اور در اصل مین اللہ تعالی سے
تا ہون اور اب تک مین نے ایک بات مین خلق کے ساتھ خیانت نہین کی ہے

Marfat.com

اسلیے کہ مین ہر وقت باطن مین اللہ تعالی کے ساتھ رہتا ہون گو بظاہر خلق سے امین
اور اگر حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا بھی یہان تشریف فرما ہون تب بھی مجھے خاتمی
لازم نہوگی اور فرمایا میرے والدین حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے اسی لیے
اونکو آدمی کہتے ہین لیکن اللہ نے جہان مجھے رکھا ہے وہان نہ آدم ہین نہ آدمی اور فرمایا
اللہ تعالی کے ساتھ ہر امر مین راستی اختیار کرنا جوانمردی ہے اور فرمایا ایک دن مین
چت لیٹا ہوا تھا عرش کے گوشے سے ایک چیز قطرہ قطرہ میرے منھ مین ٹپکی اور اوسکی
حلاوت میرے باطن مین پیدا ہوئی اور فرمایا مین اور بایزید اور اویس قرنی ایک
کفن مین تھے اور فرمایا جس نے ہر عالم مین مجھے زندہ دیکھا ہے وہ بایزید تھے۔
نقل کیا ہے کہ ایک بار یہ آیت آپ نے پڑھی ان بطش ربک لشدید یعنی
یقینی تیرے پروردگار کا سخت پکڑنا اور حملہ کرنا بہت سخت ہے یہ آیت پڑھکر آپ نے
فرمایا میرا البطش یعنے حملہ اوسکے حملے سے زائد سخت تر ہے اسلیے کہ اللہ عالم کو پکڑتا ہے
اور مین اوسکی کبریائی کے دامن کو پکڑتا ہون اور فرمایا میرے دل پر عشق کا ایسا
نشان ہے کہ کوئی جہان اوسکے رازدار ہونے کی قدرت نہین رکھتا اور فرمایا قیامت
کے دن اللہ تعالی مجھے اپنے قریب بلاکر حکم کریگا مانگ کیا مانگتا ہے مین عرض کرونگا
الٰہی تو میرے دل کے حال کو خود ہی جانتا ہے پھر حکم کریگا مین نے تیری ہمت تجھے دی
اب جو کچھ مانگنا ہو مانگ لے مین عرض کرونگا اے اللہ مین تجھ سے اون لوگون کو
مانگتا ہون جو دنیا مین میرے زمانے مین تھے اور اون لوگون کو جو میرے مرنے کے
بعد قیامت تک میری زیارت کو آئے اور اون لوگون کو جو میری زیارت کو نہین آئے
اور اون لوگون کو جنھون نے میرا نام سنا اور اون لوگون کو جنھون نے میرا نام نہین
اللہ تعالی کہے گا تو نے دنیا مین ہمارے کہنے کے مطابق کام کیے ہین سوقت ہم بھی تیرے
کہنے کو مانین گے پھر اللہ تعالی اون سب لوگون کو میرے سامنے لائیگا اوسوقت حضرت

Marfat.com

خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا مجھ سے ارشاد فرمائیں گے ای ابو الحسن اگر تیری مرضی ہو تو مین
ترے لیے اپنے آگے جگہ خالی کر دون مین عرض کرون گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے دنیا مین آپکی اتباع کی ہی یہان بھی آپکی اتباع کرونگا اور ہرگز مین آپکے
سامنے بیش قدمی نکرونگا پھر حکم آلہی سے ملائکہ ایک نور کا فرش بچھائینگے اور مین اپنے
تمام ہمراہیون کے ساتھ وہان کھڑا ہونگا اسکے بعد حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
اپنی امت کے اون بزرگونکو جنکے مثل کوئی دوسرا نہین ہوا حاضر کرینگے اللہ تعالی
ابوالحسن کو اونکے مقابلے مین کھڑا کرکے کہیگا اے ہمارے حبیب یہ تمھارے ضعیف
ہین اور ابوالحسن میرا ضعیف ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ جو
شخص تیری نہر سے پانی پیےگا مین اوسکو تیرے طفیل مین بخشدونگا اور فرمایا مین
قیامت کے دن اون لوگون کی شفاعت نکرونگا جنھون نے میری صحبت پائی ہی
بلکہ وہ لوگ دوسرون کی شفاعت کرینگے اور فرمایا جو لوگ میرا کلام سن چکے ہین یا اب
سنتے ہین یا آیندہ سنین گے اونکا ادنی مرتبہ یہ ہی کہ قیامت مین اللہ تعالی اونھین
بے حساب وکتاب بخشدیگا اور فرمایا میرے باطن مین اللہ تعالی نے ندا کی کہ ہمنے
سب چیزین تجھین عطا کین سوا خفیہ کے تین بار مکر ریہی ندا ہوئی اور فرمایا کبھی مین
اونکا ابوالحسن ہوتا ہون اور کبھی وہ میرا ابوالحسن ہوتا ہی یعنے جب ابوالحسن مقام
فنا مین ہوتا ہی اوسکا ابوالحسن ہوتا ہی اور جب مقام بقا مین آتا ہی جو کچھ کہ دیکھتا ہی
وہی کو دیکھتا ہی اور جو کچھ ابوالحسن کہتا ہی وہی ہوتا ہی اور فرمایا مین نے جب
سات ہزار سیڑھیان لگائین تب اللہ تک پہونچا با وجود اسکے کہ پہلے سیڑھی پر قدم رکھتے
ہی اللہ تک پہونچ گیا تھا اور فرمایا لوگ اختلاف کرتے ہین اس امر مین کہ قیامت
کے دن دیدار آلہی میسر ہوگا یا نہین لیکن ابوالحسن نے اللہ کو یہین دیکھ لیا ہی اور نقد
کو ادھار نہین کرتا ہی اور فرمایا اے اللہ اگر تو مجھے محبت کے فرش پر بٹھائیگا تو

Marfat.com

مین تیری دوستی مین مست ہوجاؤنگا اور اگر ہیبت کے فرش پر بٹھایگا تو مین تیرے بدبے سے دیوانہ ہوجاؤنگا ہان البتہ جسوقت تو فرش نور ظاہر کریگا ہر جگہ و جانب مین ہی ہونگا اور اوس مین میرا مین پناتو ہی ہی اور فرمایا اے اللہ تیرے حبیب حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے تیری طرف بلایا اور مین نے سوا انکے اور تمام مخلوق کو تیری طرف بلایا ہی اور یہ اثبات شریعت کے ساتھ حقیقت کا بیان ہی اور ابوالحسن درمیان مین گم ہی اور فرمایا مین نے اللہ سے کہا جنت مین جانے کی تیرے خاص بندون کو اسلیے خوشی ہی کہ وہان اونکو تیرا دیدار میسر ہوگا ؎

عاشقان دائم لقاے دوست میدانند دوست | در غم و راحت رضاے دوست میدانند دوست
وعدۂ دیدار چون در جنت آمد لاجرم | عاشقان جنت براے دوست میدانند دوست

اور فرمایا ایکبار مین نے ندائے غیبی سنی کہ ہمنے تمام خلائق کے گناہون کو معاف کردیا لیکن اوسکے گناہون کو معاف نہین کیا جسنے ہماری دوستی کا دعوی کیا تھا پھر تو مین نے بھی کہا کہ اگر اسطرف سے معافی ظاہر نہین تو اسطرف سے بھی ندامت ظاہر نہین ہی کوشش کرتا کہ ہم بھی کوشش کرین کیونکہ ہم جو کچھ کہ چکے ہین ہرگز اپنے قول سے پشیمان نہونگے اور فرمایا اے اللہ قیامت کے دن خلق کا ایک دوسرے سے تعلق ٹوٹ جائیگا مگر جو تعلق میرے اور تیرے درمیان ہی وہ ہرگز نہ ٹوٹے گا اور فرمایا اے اللہ تیری نعمت فانی اور میری نعمت باقی ہی اسلیے کہ تیری نعمت مین ہون اور میری نعمت تو ہی اور مجھے فنا اور تجھے بقا ہی اور فرمایا اے اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام نور کے منبرون پر بیٹھینگے اور اولیا رحمہم اللہ نور کی کرسیون پر جلوہ فگن ہونگے تاکہ خلق انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ کا نظارہ کرے لیکن ابوالحسن یکانگی کے فرش پر بیٹھے گا تاکہ خلق تیرا نظارہ کرے اور فرمایا اے اللہ میری مین جیسیر غیرون کے ہاتھ مین نہ دے ایک میری جان ملک الموت کی ہاتھ مین نہ دے اسلیے کہ مین

جان تجھ سے پائی ہی تجھی کو دونگا دوسرے میرے اعمال لکھنا کراما کاتبین کے سپرد کس لیے کہ جب ہر وقت تو میرے ساتھ ہی تو کراما کاتبین کی کیا ضرورت ہی تیسرے منکر نکیر کو میری قبر مین سوال کے لیے بھیجنا اس لیے کہ اگر مین قبر مین اونکو ہدایت کرون اور وہ اوسپر ایمان نہ لاوین تو مین اونکے سوال وجواب کو کب قابل سماعت سمجھونگا۔ اور فرمایا صرف مقامات طی کرنے سے قرب الٰہی حاصل نہین ہوتا بلکہ قرب الٰہی حاصل ہونے کی یہ صورت ہی کہ بندے نے اللہ سے جو کچھ لیا ہی اوسکو واپس کر دی یعنے فنا ہو جائے اور جب بندہ فنا ہوتا ہی تو اللہ اوسکو اپنی ہستی سے خبردار کرتا ہی اور فرمایا اے اللہ مین ہرگز تجھ سے ایسا مقام نہین چاہتا ہون جہان سوا تیرے میری خودی باقی رہے اور مین اپنے کو خلق اور تجھے خالق سمجھون بلکہ مجھے وہ مقام عطا کر کہ میری خودی کا جس مین نشان تک باقی نہ رہے اور سب تو ہی تو ہو اور فرمایا ای اللہ قاعدے کی بات ہی کہ جو شخص خلق کو آزردہ کرتا ہی خلق اوس سے دور بھاگتی ہی اور جب کبھی اتفاق سے سامنا ہو جاتا ہی تو خلق راہ کترا کر دوسری طرف چلدیتی ہی مگر تو ایسا خالق ہی کہ مین تجھے آزردہ کرتا ہون اور تو ہر وقت میرے قریب ہی اسکا شکر مین کیونکر ادا کرون اور فرمایا اے اللہ مین تجھ مین چنگل مارتا ہون تا کہ تجھ سے خلق کے سامنے ظاہر ہون یا ایسا فرد بنجاؤن کہ مرتبۂ فنا حاصل ہو جائے اور فرمایا جب دو ہوتے ہین تو ایک دوسرے کا ہمتا ہوتا ہی اور جب ایک ہوتا ہی تو وہ خود ہمتا ہوتا ہی اور فرمایا جو کچھ میری ملک مین تھا مین نے تیری راہ مین صرف کیا اور جو کچھ تیری ملکیت سے تھا وہ بھی تیرے کام مین صرف کیا اب یہ تمنا ہی کہ تو میری خودی کو دور کر دے تا کہ تو ہی تو باقی رہجائے اور فرمایا مین نے چار اسی تکبیرین کہین ایک تکبیر دنیا پر دوسری تکبیر خلق پر تیسری تکبیر نفس پر چوتھی تکبیر آخرت پر پانچوین تکبیر دید طاعت پر اسقدر تکبیرین تو خلق سے بیان کرتا ہون لیکن باقی اناسی

تکبیر میں بیان کرنے کی نہین ہین اور خلق کے سامنے اونکے بیان کی زبان کو طاقت نہین ہے اور فرمایا مین چالیس قدم چلا اور چالیس قدموں مین سی ایک قدم تحت الثری سے عرش تک تھا اور باقی قدموں کو مین بیان نہین کر سکتا اور فرمایا ای اللہ تو مجھے یاد کرے تو میری جان تجھپر قربان ہو اور جب مین تجھے یاد کرون تو میرا نفس اور تن مجھپر قربان ہو اور فرمایا اے اللہ جب مین بیمار پڑتا ہون تو مجھے شفا دیتا ہی اور جب مین تو ہی تو ہو جاونگا تو مجھے سوا میرے کون شفا دیگا اور فرمایا ای اللہ تو نے مجھے اپنے لیے پیدا کیا ہی اور مین تیرے ہی لیے پیدا ہوا ہون تو مجھے دوسرے کا شکار نکرنا اور فرمایا اے اللہ تیرے اکثر بندے نماز اور اطاعت کو اور اکثر بندے حج اور جہاد کو اور اکثر بندے علم اور سجادے کو دوست رکھتے ہین مگر مجھے تو ایسا کر دے کہ مین سوا تیرے کسیکو دوست نہ رکھون اور فرمایا اے اللہ تو ایسا ہی کہ نوری دل اور نوری تن سے بھی تیری عبادت کا حق ادا نہین ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ میرا دل اور میرا تن پریشان ہی پھر مین کیونکر تیری عبادت کا حق ادا کر سکتا ہون اور فرمایا اے اللہ اگر تیرے بندون مین کوئی ایسا بندہ ہو کہ جسطرح تیرا نام لینا چاہئے لیتا ہو تو مجھے اوس سے ملا دے تاکہ مین اوسکی خدمت کرکے اُس سے فیض حاصل کرون اور فرمایا ای اللہ مین دنیا مین اچھے کام نہین کرتا ہون اسلیے کہ مجھے اوسکی قدرت نہین اور مین دنیا مین ڈینگ مارون گا قیامت مین جو تو چاہے میرے ساتھ کرنا اور فرمایا اے اللہ قیامت مین ایک جماعت شہیدون کی اُٹھیگی جنمین وہ لوگ ہون گے جنھون نے تیری راہ مین جہاد کرکے اپنی جانین فدا کی ہون گی مگر مین قیامت مین ایسا شہید اُٹھون گا جسکا مرتبہ اونسے بھی زائد ہوگا اسلیے کہ تیرے شوق کی شمشیر سے مجھے شہادت کا مرتبہ ملا ہوگا اور مین ایسا صاحب درد اُٹھون گا کہ جبتک تیری ہستی باقی رہیگی میرا درد بھی باقی رہیگا اور فرمایا تمام کامون مین طلب کے تیر اور

رکھی ہی مگر میرے کام میں یافت کے بعد طلب ہی جو نامرد تیری تلاش کرتے ہیں ہرگز
تجھے نہیں پاتے اور مرد جب تجھے تلاش کرتے کرتے خود گم ہوجاتے ہیں تو تجھے پاتے
ہیں مگر میں نے تجھکو بغیر تلاش کے پایا اور فرمایا اے اللہ تو ایسا خالق ہی کہ مخلوق اپنے
مراتب کی مطابق تیرے کنہ حقیقت سے آگاہ ہوتی ہی بعض لوگ ستر برس میں بعض
پچاس برس میں بعض چالیس برس میں بعض تیس برس میں بعض بیس برس میں بعض
دس برس میں بعض ایک برس میں بعض ایک ماہ میں بعض ایک دن میں تیری
کنہ حقیقت سے واقف ہوجاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ درمیان دو نماز و نکے
واقف ہوتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنھیں تو اپنے فضل سے دم بھر میں تمام
اسرار سے واقف کرکے دنیا سے بیخبر کردیتا ہی۔ اور فرمایا آسان سمجھکر یہ نہ کہدینا کہ
میں مرد ہوں جبتک ستر برس تک اپنا معاملہ ایسا نہ دیکھے کہ اول تکبیر تو خراسان میں
باندھے اور سلام کعبہ لیں پھیرے اور عرش سے تحت الثری تک اور تحت الثری
سے عرش تک تمام چیزوں کا معائنہ کرے اسوقت تجھے معلوم ہوجائیگا کہ دنیا میں
مجھ سے زائد بے نمازی اور نامرد کوئی دوسرا شخص نہیں ہی اور فرمایا بعض لوگ
کعبہ کا اور بعض بیت المعمور کا اور بعض عرش کا طواف کرتے ہیں مگر جو مرد وہ لوگ ہیں
اللہ تعالی کی یگانگی میں طواف کرتے ہیں اور فرمایا مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور
روزہ رکھتے ہیں لیکن دراصل مرد وہ مسلمان ہی جو ساٹھ برس تک اسطرح بسر
کرے کہ ملائکہ اوسکے نامہ اعمال میں کچھ نہ لکھیں اور جب یہ رتبہ حاصل ہوجائے
اوسوقت بھی وہ ہر لحظہ اللہ سے شرماتا رہے اور اوسکے سامنے عاجزی ظاہر کرتا رہے
فرمایا بنی اسرائیل میں دو شخص تھے ایک نے عادت کرلی تھی کہ ایک برس
سجدے میں رہتا اور دوسرے کا دستور تھا کہ دو برس تک سجدے میں رہتا
یہ جو مشاہدہ اللہ تعالی اپنے امت محمدی کو عطا کیا سب سے اچھا ہی اس

مشاہدے والی کی دم بھر کی فکر ثواب مین اوس شخص کی سال بھر کی عبادت سے بہتر ہی اور فرمایا چاہیے کہ تو اپنے دل کو دریا کی موج کے مانند دیکھے پس ایک دہکتی آگ موج کے درمیان سے ظاہر ہوگی تو اپنے آپ کو اوسمین گرا کر خاک کر دے اور جب تو خاک ہو جاویگا تو تیری خاک سے وفا کا درخت پیدا ہوگا اور اوس درخت مین بجائے میوے کے بقا کا پھل نکلے گا اور جب تو اوس پھل کو کھائیگا تو اوسکے کھانے ہی اللہ تعالیٰ کی یگانگی مین فنا ہو جائیگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے بندے پیدا کیے ہین جنکا دل توحید کے نور سے کشادہ ہی اگر تمام آسمان و زمین کی چیزین اوس نور مین گذرین تو وہ نور توحید سب کو جلا کر خاک کر دیگا۔ یعنی اللہ نے ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین جو اوسکی یاد مین اسدرجہ سرگرم ہین کہ دین و دنیا آسمان اور زمین کسی سے اونھین کام نہین اور فرمایا جو اسرار اولیا کے دل مین ہوتے ہین اگر وہ اون اسرار مین سے ذرہ برابر بھی خلق کے سامنے بیان کر دین تو خلق زمین اور آسمان سے گھبرا جائے اور فرمایا دنیا مین اللہ نے ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین کہ جب وہ بنے اندھیری رات مین لحاف اوڑھکر لیٹتے ہین تو آسمان کے ستارے اور چاند کی رفتار اونکو دکھائی دیتی ہی اور دنیا مین بندے جو کچھ نیکی اور بدی کرتے ہین اور ملائکہ اونکی نیکیان اور بدیان لیکر آسمان پر جاتے ہین سب اونکو معلوم ہوتا ہی اور جو روزی خلایق کی آسمان سے آتی ہی اونکے سامنے ظاہر ہوتی ہی اور جو ملائکہ آسمان سے زمین پر آتے ہین اور زمین سے آسمان پر جاتے ہین سب سے وہ آگاہ ہوتے ہین اور آسمان کی زمین کے نیچے دیکھتے ہین یعنے اللہ اپنے فضل سے تمام حجابات اون بندون سے اٹھا دیتا ہی اور فرمایا مردان حق ہمیشہ زندہ رہتے ہین اور اونکے لیے کبھی موت نہین ہی اور خطاب الست بربکم بعض بندون نے اسطرح سے سنا ہی کہ نہ ہمہ معلوم کیا سب مین نہین ہون یعنے ہون اور فرمایا اللہ تعالیٰ اولیا کے ساتھ لطف کرتا ہی لیکن

لطف مکر کے مانند ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص اللہ کی مدد سے اللہ کو چاہتا ہی مخلوق
کو موجود نہین دیکھتا اور فرمایا جان مثل اُس مرغ کے ہی کہ ایک پر اُسکا مشرق مین
اور دوسرا مغرب مین ہو اور پانون تحت الثریٰ مین اور سر اوس مقام پر ہو جس کا
نشان نہ دے سکین اور فرمایا دوست دوست کے پاس پہونچکر دوست کے دیدار مین
ایسا محو ہو جاتا ہی کہ خود گم ہوتا ہی اور فرمایا جسکے دل مین استغفار کرنے کا اندیشہ پیدا
ہو وہ دوستی کے لائق نہین ہی اور فرمایا مردان حق کا راز وہ ہی جسے مردان حق دنیا
اور آخرت مین ظاہر نہ کرین اور نہ اللہ اوسپر کسی کو واقف ہونے دے اور فرمایا تھوڑی سی
تعظیم بہت علم اور بہت عبادت اور بہت زہد سے افضل ہی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا لن ترانی یعنے تو مجھے نہین دیکھ سکتا تو دوسرے
لوگ وسکے دیکھنے والے کب ہو سکتے ہین گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے لن ترانی کہکر اون لوگون کو جو یہ سوال کرنے والے تھے خاموش کردیا اور فرمایا
جوانمرد وہ ہی جو غیب کا خواہان ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز عطا کرے جو انبیا علیہم
السلام اور اولیا رحمہم اللہ کو عطا کی ہی اور اُنکی زبان نے اُسکا ذائقہ چکھا ہی اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے جوانمردون کے دل پر وہ بار گران رکھا ہی کہ اگر اوس بار کا ایک ذرہ بھی
تمام خلق کے روبرو پیش کیا جائے تو سب خلق فنا ہو جائے اور چونکہ اللہ تعالیٰ خود
جوانمردون کا نگہبان ہی اسلیے وہ اوس بار کو برداشت کرتے ہین اور اگر اللہ اونکا
نگہبان نہو تو اوس بار کی وجہ سے اونکے تمام اعضا ایک دوسرے سے جدا ہو جائین
اور جسطرح اوس بار کو نہ اوٹھا سکین اور فرمایا اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ جب وہ اللہ
کو پکارتے ہین تو تمام چرند پرند درندے چلنے پھرنے بولنے سے باز رہتے ہین اور آسمان
کے فرشتون مین تہلکہ پڑجاتا ہی اور تمام آسمان زمین ملائکہ اونکے ذکر کے نور سے منور
ہوجاتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جب اللہ کے وہ بندے اُسکو یاد کرتے ہین

Marfat.com

تو تمام زمین خوف سے کانپنے لگتی ہے اور ساکنان زمین کو زلزلہ کا خیال ہوتا ہے اور کبھی عرش سے تحت الثریٰ تک تمام چیزین کانپنے لگتی ہین اور فرمایا اولیا
تین وقتون مین فرشتے ڈرتے ہین پہلے ملک الموت انکی روح نکالنے کے وقت دوسرے کراماً کاتبین اونکے اعمال لکھنے کے وقت تیسرے نکیرین قبر مین اونسے سوال کرنیکے وقت اور فرمایا جسے اللہ سرفراز کرتا ہے اوسکا مرتبہ ایسا بلند کرتا ہے اور ایسی پاکی عطا کرتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے ہوتا ہے اور وہ ناپاکی سے دور رہتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ندا کی اے میرے بندے جو چیز تو دل کی سعی سے ڈھونڈھتا ہے اوسکا ملنا مشکل ہے اسلیے کہ اُسکی ابتدا اور انتہا نہین ہے پس تو اوسے کیونکر پاسکتا ہے اور راہ طلب مین قدم رکھنے والا بغیر اللہ کی مدد کے کامیاب نہین ہوسکتا ہے اور ہرگز کوئی شخص اس راہ مین اپنی کوشش سے مقصد حاصل نہین کرسکتا اور فرمایا جب مین نے اپنی عمر کیطرف دیکھا تو اپنی ستر برس کی عبادت کو ایک ساعت کی برابر پایا اور جب اپنی معصیت کی طرف دیکھا تو اپنی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر سے زائد پائی اور فرمایا جبتک مجکو اس امر کا پورا یقین نہین ہوا کہ میرا رزق اللہ پر ہے مین کوشش سے باز نہین رہا اور فرمایا جب مین نے اچھی طرح خلق کو عاجز جان لیا تو مین نے اون سے کنارہ کشی اختیار کی اور فرمایا تم لوگ زندگی اسطرح بسر کرو کہ کراماً کاتبین بیکار ہو جاوین یعنے تمھارے اعمال سوا خدا کے کسی پر ظاہر نہو سکین اور اگر تم اسطرح زندگی بسر نہین کرسکتے ہو تو اسطرح ضرور زندگانی بسر کرو کہ رات کو کراماً کاتبین کو فرصت ہو جاوے اور تمام شب سوا خدا کے کوئی تمھارے حال سے آگاہ نہو اور نامۂ اعمال کراماً کاتبین کے ہاتھ سے لیکر جو چاہو مٹا دو اور جو چاہو لکھدو اور اگر اسطرح بھی زندگی بسر نہ کرسکتے تو سب سے ادنیٰ درجہ زندگی بسر کرنیکا یہ ہے کہ تم اس طرح زندگی بسر کرو کہ جب کراماً کاتبین جناب احدیت مین حاضر ہون تو شغل کرنا نہ

Marfat.com

ان بندے نے سوا نیکی کے کوئی بدی نہین کی اور فرمایا مردان حق کو رنج اور خوشی
نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہی اور فرمایا خالق کی صحبت
اختیار کرو اور خلق کی صحبت ترک کرو اسلئے کہ صحبت اوس سے رکھنا چاہیے جو دوست
اور بندے کا اللہ سے زیادہ کوئی دوست نہین ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض
بندون کو یہ قدرت عطا کی ہی کہ وہ تین شبانہ روز مین مکہ معظمہ جاتے ہین اور لوٹ آتے
ہین اور بعض کو یہ قدرت دی ہی کہ ایک شبانہ روز مین وہ مکہ معظمہ جاکر پلٹ آتے
ہین اور اللہ نے اپنے بعض بندون کو ایسی قدرت بھی دی ہی کہ ایک دم مین
وہ مکہ معظمہ جاکر لوٹ آتے ہین اور فرمایا جبتک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خلائق کے
درمیان رکھتا ہی اوسکی فکر خلق سے جدا نہین ہوتی لیکن جب اللہ اوس بندے کو
خلائق سے جدا کر دیتا ہی تو وہ خلق کی فکر سے جدا ہو جاتا ہی اور اوسکو اللہ کا قرب
حاصل ہوتا ہی کہ خلائق اور اونکی فکر سے وہ بندہ دور ہو جاتا ہی اور فرمایا
اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندون کو ایک مقام پر رکھتا ہی اور اُسی مقام سے اوسکو تمام
مقامون کا مشاہدہ کرا دیتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اسقدر ہیبت اور رعب
عطا کرتا ہی جسقدر چالیس فرشتون کو ہیبت اور رعب ہوتا ہی اور انسان کی
لیے یہ سب سے کمتر درجہ ہی اور اس ہیبت کو نظر خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی تاکہ
خلق اوس سے صحبت اختیار کرے اور فرمایا اللہ اپنے بندون کو یہ مرتبہ عطا کرتا
ہی کہ وہ اپنے مقام سے لوح محفوظ کو دیکھتے ہین لیکن جسے اللہ کے فضل سے
مرتبہ ملے اُسے لازم ہی کہ اسکی تعریف کا خواہان نہو اور فرمایا اگر بندہ اللہ کو عقل
سے پہچانتا ہی تو اوسکو علم حاصل ہوتا ہی اور اگر ایمان سے پہچانتا ہی تو اوسکو
راحت حاصل ہوتی ہی اور اگر معرفت سے پہچانتا ہی تو اوسکو درد حاصل ہوتا ہی
فرمایا کہ علی دہقان کا قول ہی کہ آدمی ایک ناصواب اندیشے کے کرنے سے

ولی کی قدرت

Marfat.com

ووسارا راہ حق تعالیٰ الکے دور پڑتا ہی اور فرمایا مین نے تمام پیرون کی خدمت کی ہے
لیکن مین نے کسیکو اپنا اوستاد نہین بنایا اسلیے کہ میرا اوستاد اللہ تعالیٰ ہی ہے
نقل کیا ہی کہ ایک عقلمند نے آپسے پوچھا کہ عقل اور ایمان اور معرفت کی جگہ
کہان ہے آپ نے فرمایا کہ تم اونکی رنگت بیان کرو تو مین تمھین اونکی جگہ بتادون وہ
عقلمند آپکا یہ قول سنکر رونے لگا لوگون نے آپ سے پوچھا واصل الی اللہ کون لوگ ہوتے
ہین آپنے فرمایا بعد حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے کوئی اس مرتبہ کا نہین ہوا
اسلیے کہ آپ محبوب کبریا تھے اور یہ مرتبہ سوا محبوب کے کسی دوسرے کو اللہ
تعالیٰ عطا نہین کرتا ہی اور فرمایا مرد حق وہ ہی جسے دنیا کے لوگ نہ پائین یعنے وہ
ایسا دنیا سے جدا ہو کہ اہل دنیا کو اسکی خبر ہی نہو اور یاد رکھو کہ بندہ جبتک مخلوق
رہیگا خلق اوسکو پا سکے گی اور مرد حق وہ ہی جو عالم امر سے ہو نہ عالم خلق سے اور
فرمایا مردان حق اپنے مرتبہ کے مطابق خلق سے کلام نہین کرتے ہین اسلیے کہ وہ کلام
خلق کی سمجھ مین نہین آسکتا بلکہ مردان حق خلق کے مرتبہ کے مطابق خلق سے کلام
کرتے ہین تاکہ وہ اوسکو سمجھے اور فرمایا خلق جو چیز جانتی ہی اوسپر فخر کرتی ہی اور جب
تک خلق کو یہ فخر ہوتا ہی کہ ہم جانتے ہین درصل وہ کچھ نہین جانتی اور خلق خیال
کرتی ہی کہ ہم کچھ نہین جانتے اور عاجز ہین اوسوقت اللہ تعالیٰ خلق کو ہر چیز سے
واقف کرتا ہی اور کمال درجہ معرفت کا اوسکو عطا کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہم
اور گمان سے کوئی نہین جان سکتا ہرگز تو اللہ کی معرفت کا کبھی دعوی نکر بلکہ اللہ
اسطرح جاننا چاہیے کہ جسقدر تو اوسے جانتا جائے یہی کہتا جائے کہ کلشئے مین اللہ
اس سے بہتر جانتا اور فرمایا سعید بندہ وہ ہی کہ زندگی مین اللہ کی طرف لوٹے نہ مرنے
کے بعد اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طرف راہ دکھاتا ہی تو اوس بندہ
کا سفر اور قیام اوسکی یگانگی مین ہوتا ہی یعنے اوسکا سفر اور قیام ایسا پوشیدہ ہوتا ہے

Marfat.com

رہو اللہ کے اوپر کوئی واقف نہین ہوتا اور فرمایا سب سے اچھا بیمار وہ دل ہی جو اللہ کا بیمار ہی اسلیے کہ جو اللہ کا بیمار ہوگا اوسی سے صحت بھی پائے گا اور فرمایا جو شخص ہر وقت اللہ کی عبادت مین بدل و جان مشغول اور سرگرم رہتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو اپنے فضل سے وہ تمام چیزین دکھاتا ہی جو دیکھنے کے قابل ہین وہ باتین سناتا ہی جو سننے کے لائق ہین اور وہ کام اوس سے کراتا ہی جو کرنے کے قابل ہین اور وہ باتین اوسکو بتاتا ہی جو جاننے کے لائق ہین اور فرمایا صوفیۂ کرام کا انکار دوسرے کے زمین و آسمان کے برابر عبادت کرنے سے زائد ہی پس غور کرنا چاہیے کہ جس گروہ کا انکار اس مرتبہ کا ہو تو اونکا اقرار او نکی عبادت کس درجہ کی ہوگی اور فرمایا اللہ کی راہ مین ایک بازار ہی اور اوسکو بازار طریقت جوانمردان کہتے ہین اور اوس بازار مین اچھی اچھی صورتین ہین جب سالکین اوس بازار مین پہونچتے ہین تو قیام کرتے ہین اور اوس بازار کی صورتین یہ ہین کرامت طاعت ریاضت عبادت زہد اور فرمایا دنیا آخرت لطف بہشت یہ سب ایسی چیزین ہین کہ ان مین سے کسی کی طرف رخ کرنے والا اللہ سے دور رہتا ہی اور کسیطرح اوسکا قرب حاصل نہین کرسکتا پس بندے کیلیے یہی بہتر ہی کہ وہ خلق کو چھوڑ کر خالق کی یاد مین خلوت نشینی اختیار کرے اور سجدے مین سر رکھے اور لطف کے سمندر مین عبور کرے اور جو چیزین سوائے اللہ تعالیٰ کے ہون اون سبکو ترک کرتا چلا جائے یہانتک کہ اوسکی وحدانیت مین ایسا مستغرق ہو کہ خود درمیان مین نرہے اور فرمایا علم کی دو قسمین ہین ایک علم ظاہر دوسرے علم باطن علم ظاہر وہ ہی جس سے علماے ظاہر واقف ہون اور علم باطن وہ ہی جس سے علماے باطن یعنے جوانمرد واقف ہون اور ایک علم باطن کا بھی باطن ہی اور وہ علم جوانمردون کا راز ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ایسا علم ہی جس سے خلق آگاہ نہین ہوسکتی اور فرمایا جو شخص دنیا کا طالب ہوتا ہو

Marfat.com

دنیا اوس پر حاکم ہوتی ہے اور جو شخص دنیا کو ترک کرتا ہے وہ خود دنیا پر حاکم ہو جاتا
اور فرمایا فقیر وہ ہے جو دنیا اور آخرت سے سروکار نرکھے اور دونون مین سے کسی کی
طرف راغب نہو اسلیے کہ دنیا اور آخرت اوس سے حقیر تر ہین کہ اونکو دل کی ساتھ کوئی
بھی نسبت اور علاقہ نہین ہے اور فرمایا جسطرح نماز کے وقت سے پہلے اللہ تعالی
تجھسے نماز نہین طلب کرتا ہے اوسیطرح تو بھی وقت سے پہلے اللہ سے روزی کا طالب
نہو اور فرمایا جوانمرد ایک ایسا دریا ہے جس سے تین چشمے جاری ہین ایک چشمہ سخاوت
کا دوسرا چشمہ خلق پر شفقت کا تیسرا چشمہ خلق سے بے نیازی اور خالق سے نیازمندی
کا اور فرمایا جو نفس بندے سے نکلکر اللہ تعالی تک جاتا ہے وہ نفس بندی کو آسائش
دیتا ہے اور جو نظر اللہ تعالی کیطرف سے بندے کی طرف آتی ہے وہ بندے کے لیے
رنج اور بلا ہوتی ہے اور فرمایا صاحب حال کو حال کی خبر نہین ہوتی ہے اور جس حال سے
صاحب حال آگاہ ہو جائے وہ حال نہین ہے بلکہ علم ہے اور فرمایا تو کسی کو اللہ تعالی
کی طرف راہ ہے یا نہین ہے تمامی مخلوق کو ابوالحسن مین جگہ ہے مگر ابوالحسن کو اپنے
آپ مین ایک قدم کی بھی جگہ نہین ہے اور فرمایا جس قوم مین سے اللہ تعالی کسی ایک
کو سرفراز کرتا ہے تو اوسکے طفیل مین تمام قوم کو بخشدیتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے
ایک قوم کو اپنی دوستی مین لیا اور اوسکو حاکم کیا اور سب کو اوسکی رعیت کردیا تاکہ
وہ حاکم رعیت پر عدل کرے اور ایک قوم کو اللہ تعالی نے اپنی دوستی مین لیا
اور اوس قوم کو خلق سے جدا کرکے گوشہ نشینی اور اپنی یاد کا حکم دیا اور فرمایا
مرد کو پاکی سے عروج حاصل ہوتا ہے اور عمل کی زیادتی کبھی عروج کا سبب نہین
ہوتی اور فرمایا اگر اللہ تعالی ذرے کے برابر اپنی خوبی تجھسے بیان کرے تو تو ہرگز دنیا
مین تجھکو اوسکی خوبی بیان کرنے والا کوئی شخص ایسا نہ ملیگا کہ اوسکی اتنی خوبی بھی بیان
کرسکے اور فرمایا علماے ظاہر کو دعوی ہے کہ مصداق حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء

ہم ہین لیکن درصل اُنکا دعوی غلط ہی اور وہ ہرگز انبیا کے وارث نہین ہین
بلکہ وارث انبیا کے صوفی ہین اسلیے کہ وہ علوم باطن کے عالم ہین اور اکثر باتین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صوفیون مین ہوتی ہین جیسے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم نے فقر اور سخاوت اور خلق اور امانت کو اختیار کیا تھا صوفیون نے بھی اِن
باتون کو کما حقہ اختیار کیا ہی حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو ہر وقت دیدار الٰہی
حاصل تھا اور آپ خلق کی رہنمائی کرتے تھے اور آپکو طمع نہین تھی اور آپ خیر
وشر کو اللہ کیطرف سے تصور کرکے خیر پر شکر اور شر پر صبر کرتے تھے آپ خلق سے
زیادہ خلا ملا رکھنا پسند نہین کرتے تھے آپ بڑے پابند اوقات تھے آپ
اون چیزون سے نہین ڈرتے تھے جنسے عموماً خلق ڈرتی ہی آپ اون چیزون سے
امید نہین رکھتے تھے جنسے خلق امید رکھتی ہی آپ کسی بات پر فخر نہین کرتے تھے
اور صوفیون کو بھی دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہی اور یہ خلق کو رہنمائی کرتے ہین اور طامع
نہین ہوتے ہین اور خیر و شر کو اللہ کیطرف سے خیال کرتے ہین اور خیر پر شکر اور شر پر
صبر کرتے ہین اور خلق سے خلا ملا نہین رکھتے ہین اور اوقات کے پابند ہوتے ہین
اور اون چیزون سے نہین ڈرتے جنسے خلق ڈرتی ہی اور ان چیزون سے اُمید
نہین رکھتے جنسے خلق امید رکھتی ہی اور کسی بات پر فخر نہین کرتے ہین پس
وارث انبیا علماے باطن ہوے نہ علماے ظاہر اور فرمایا حضرت سرور انبیا علیہ
التحیۃ والثنا ایسے بے نہایت دریا تھے کہ اگر ایک قطرہ اوس دریا سے باہر آتا تو تمام
عالم اور اہل عالم کو غرق کر دیتا اور فرمایا جس قافلہ مین ہم ہین اوسکا پیشرو اللہ تعالی
ہی اور بعد اللہ تعالی کے حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا ہین اور اونکے بعد قرآن
مجید ہی اور اوسکے بعد سنت نبوی اوس قافلے کی سردار ہی اور اوس کے بعد
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین الی یوم القیامۃ پیشوا ہین بڑی خوش قسمت وہ

لوگ ہین جو اس قافلہ مین ہون اور اونکی جانین یون باہم پیوستہ ہون لیکن ابوالحسن
کی جان نے کسی آفریدہ کے ساتھ پیوند نہین کیا ہی اور فرمایا بہت کوشش کرنا چاہیے
تاکہ تو جانے کہ تو اوسکے لائق نہین ہی اور بہت مشاہدے کر تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ تو اوسکے
قابل نہین ہی اور فرمایا اگر تو دعوی کریگا تو تجھسے اوس دعوی پر حجت طلب کیجائیگی
لیکن جب حجت ظاہر ہوگی تو تیرا دعوی باقی نہ رہیگا پس جو کہ اس دعوے سے
باہر آتا ہی اوسکو عیب لگاتا ہی اور فرمایا جو کچھ تیرا دل چاہے طلب کر لیکن علامت
جوانمردی کی یہ ہی کہ بندہ صاحب نفس اور صاحب جاہ ہو کیونکہ قیامت کو خلق دشمن
خلق کی ہو لیکن ہمارا دشمن اللہ تعالی ہی اور جسکا اللہ دشمن ہوتا ہی کبھی اوسکا معاملہ
فیصل نہین ہو سکتا اوسنے مجھے اور مین نے اوسے مضبوط پکڑا اور چاہتا ہی کہ کبھی وہ
مجھے چھوڑے اور نہ مین اوسے چھوڑون اور فرمایا اگر تو سوا خداوندی کے تمام چیزونکا
طالب ہی تو اللہ کے ساتھ عالی ہمت رہ کیونکہ عالی ہمت کو اللہ سب کچھ دیتا ہی اور
خود فنا ہو کر اللہ کا نام لے اور فرمایا مست وہ شخص ہی جسنے شراب محبت کا جام
پیا ہو اور فرمایا تو کب تک کہتا رہیگا صاحب رائے اور صاحب حدیث تجھے
لازم ہی کہ اپنی خودی کو مٹا کر اللہ کہہ اور فرمایا بعض گناہ کے ساتھ اور بعض عبادت
کے ساتھ آتے ہین لیکن یہ وہ طریقت نہین ہی کہ اسمین کسی چیز کو سمائی ہو تو گناہ اور
عبادت دونون کو فراموش کر دے اور جب یہ دونون مٹ جائین گے تو اللہ ہی
باقی رہیگا اور گناہ اور عبادت ایسے ہین جنکا کرنے والا بڑی بڑی آفتون مین مبتلا
ہوتا ہی اور فرمایا تمام خلق چاہتی ہی کہ دنیا سے عقبیٰ مین ایسی چیز لیجائے کہ عقبیٰ
کے لائق ہو اور در اصل دنیا مین کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ عقبیٰ کے لائق ہو اور
اگر ہی تو نیستی ہی اور فرمایا امام وہ ہی جسنے سب راہین طی کی ہون اور فرمایا
اوس بے نیازی کی درگاہ مین آسمان اور زمین کے خلائق کی عبادت نے کیا

رونق ہوتی ہی جو تیری عبادت سے کچھ رونق ہوگی اور فرمایا بندے کو کم سے کم اسقدر اللہ کی یاد ضرور کرنا چاہیے کہ تمام احکام شریعت ادا ہو جائیں اور فرمایا مرد حق کے لیے اتنا ہی علم کافی ہی کہ امر و نہی سے واقفیت ہو جائے اور یقین اسقدر کافی ہی کہ تو جان لے کہ جو روزی قسمت مین ہی ضرور ملیگی اور زہد اسقدر کافی ہی کہ جو تو کھائے اسیقدر اپنی روزی سمجھکر زائد کا طالب نہو اور فرمایا اگر اللہ اپنے فضل سے کسی بندے کو ایسا رتبہ عطا کرے کہ وہ اوس رتبہ کی وجہ سے علیین مین داخل ہو اور وہان اوسکے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرے رفیق بھی میرے اس مرتبہ سے واقف ہو جاتے تو ہرگز وہ بندہ نیک نہین ہی اور فرمایا اگر تو چاہے کہ آسمان اور زمین اور اوسکے اہل کی صفت پہچانے اوسکے بعد خدائے تعالی کو جانے تو دشوار ہی ہوگی البتہ اگر نور یقین سے دریافت کرے تو جلد معلوم ہو جائیگا اور فرمایا کہ مقام ہیبت مین کھڑے ہو کر اللہ کہتا کہ تو فنا ہو جائے اور فرمایا ہر چیز پر کفایت ہووے اوسوقت کہ تو پانی کے چشمہ پر گذرتا ہی اوسپر مت گذر بلکہ دنیا پر گذر کر اور پانی سے اپنے خون جگر پر کفایت کرتا رہ تاکہ جو لوگ تیرے بعد دنیا مین آوین جان لین کہ یہان کسی مست اور سوختہ نے بھی گذر کیا ہی اور فرمایا جب تو نیکون کا ذکر کرتا ہی تو ایک سفید ابر آتا ہی اور رحمت برستی ہی اور جب تو اللہ کا ذکر کرتا ہی ایک سبز ابر آتا ہی اور عشق برستا ہی اور نیکون کا ذکر عام کے لیے رحمت اور خاص کے لیے غفلت ہی اور فرمایا سوا تین کے سب مومن کا گلہ کرتے ہین ایک اللہ تعالی مومن کا گلہ نہین کرتا دوسرے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثناء نے مومن کا گلہ نہین کیا تیسرے مومن پاکباز دوسرے مومن کا گلہ نہین کرتا ہی اور فرمایا سفر کی پانچ قسمین ہین ایک پاؤن سے سفر کرنا دوسرے دل سے سفر کرنا تیسرے ہمت سے سفر کرنا چوتھے دیدے

سفر کرنا یا نجویں فنا ئے نفس سے سفر کرنا اور فرمایا مین نے عرش کیطرف دیکھا تاکہ مردان حق کے مراتب کی انتہا دریافت کرون مراتب کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ سب مردان خدا وہان بے نیاز ہین اور آگاہ ہو جاؤ کہ مرد کی بے نیازی اوسکا غایت درجہ ہی اور یہ درجہ اُسوقت حاصل ہوتا ہی جب بندہ اللہ تعالی کی پاکی کو اچھی طرح دیکھ لیتا ہی اور فرمایا وہ مرد اللہ تعالی تک گئے ضرور کوئی چیز اللہ تعالی سے اون پر نازل ہوئی کہ جو کچھ اُمتین تھا اوس چیز کی برکت سے اُون سے باہر ہو گیا جیسے خیرات روزہ نماز تسبیح دعا وغیرہ کیونکہ ملک خدا سے جو چیز آتی ہی سبکی جگہ خود ہی ہو جایا کرتی ہی بعد اوسکے جو طاعت کہ اُن سے ظاہر ہوتی ہی دراصل وہ طاعت نہ اُونسے ہی نہ اونپر ہی اور وہ دیکھنے سے اوس طاعت کے فانی ہوتے ہین اور فرمایا ہزار مرد شرع مین چلتے ہین تب کہین ایک مرد ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ شرع اسمین چل رہی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے صوفی کے لیے ننانوے عالم مقرر کیے ہین اور اونمین سے ایک عالم کی وسعت اتنی ہی جتنی عرش سے تحت الثری تک اور مشرق سے مغرب تک ہوتی ہی اور باقی اٹھانوے عالم کے احوال کے بیان کا کسی کو حکم نہین ہی اور فرمایا صوفی مثل دن کے ہوتا ہی لیکن دن کو آفتاب کی ضرورت روشنی کے لیے ہوتی ہی صوفی کو آفتاب کی ضرورت نہین ہوتی اسلیے کہ اللہ نے اُوسکو خود مثل آفتاب کے روشن بنایا او صوفی مثل اوس رات کے ہی لیکن رات کو چاند اور ستارون کی ضرورت ہوتی ہی مگر صوفی کو اُونکی ضرورت نہین ہوتی اسلیے کہ وہ خود چاند اور ستارون سے زائد روشن ہی اور فرمایا جسے اللہ راہ دکھانا چاہتا ہی اوسپر راہ کی درازی کو کوتاہ کر دیتا ہی اور فرمایا اللہ کے دوستون کا کھانا اور پانی اللہ کا ذکر ہی اور فرمایا غائب کا ذکر کرنا غیبت ہی لیکن جو ہر وقت حاضر ہو اوسکا ذکر نہین کر سکتے اور فرمایا اللہ تعالی اپنے اولیا

کے دل کو نور کی بینائی دیتا ہے اور اوس بینائی پر دوسری بینائی زائد کرتا ہے
اور اسی طرح بینائی پر بینائی کا اضافہ کیے جاتا ہے یہانتک کہ اولیا کی تمام بینائی
خود اللہ ہوجاتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنی ہستی سے ایک چیز اپنے
مردون مین ظاہر کی ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض
کرنے والا یہ خیال کرے کہ وہ چیز جو اللہ نے اپنی ہستی سے عطا کی ہے حلول ہے تو
اوسکا جواب یہ ہے کہ وہ حلول نہین ہے بلکہ اللہ تعالی کا نور ہے خلق الخلق ظلمۃ
ثم رش علیہم من نورہ یعنے پیدا کیا اللہ تعالی نے بندے کو ظلمت مین
پھر چھڑکا اوسپر اپنے نور سے اور فرمایا اللہ تعالی اپنے بندے کو اپنی طرف بلاتا ہے
پھر اگر چاہتا ہے تو اوسپر راہ کشادہ کردیتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی تمام انبیا علیہم السلام
اور تمام اولیا رحمہم اللہ کو پیاسا لاتا اور پیاسا لیجاتا ہے اور فرمایا یہ وہ دریا
نہین ہے کہ کوئی ملاح اپنی کشتی کو ڈوبنے سے بچا لیگیا ہو بلکہ یہ ایسا دریا ہے
کہ جس مین ہزارون آئے اور کنارے ہی پر غرق ہوگئے ایک کو بھی دھارے تک
پہنچنا نصیب نہوا یہان سواے ذات جناب باری کے کسی کا وجود نہین ہے اور
فرمایا قیامت کے دن جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین
تشریف لیجاینگے اور خلائق کا معائنہ کرینگے تو اکثر مخلوق وہان ایسی ہوگی
جسے دیکھکر آپ اللہ تعالی سے دریافت کرینگے اے اللہ یہ لوگ بہشت مین
کدھر آگئے اللہ تعالی جواب مین کہے گا کہ یہ لوگ میری رحمت سے جنت مین
آگئے ہین چونکہ جوانمرد فانی ہوگئے ہین اسلیے اللہ تعالی قیامت کے دن بھی اونکو
بہشت مین ایسے راستہ سے لیجائیگا کہ جدھر سے جانے والے کو سوا اللہ کے
کوئی نہ دیکھے گا اور فرمایا بندے سے اللہ تعالی تک ہزار منزلین ہین اون منزلون
مین اول منزل کرامت ہے جو بندہ کم ہمت ہوتا ہے وہ اوس منزل سے

Marfat.com

آگے نہین بڑھتا اور وہین رہجاتا ہی اور اوسکے آگے کے مقامات سے محروم رہتا
ہی اور فرمایا راستے دو ہین ایک راستہ ہدایت کا اور ایک راستہ ضلالت کا
ہی راہ ہدایت وہ ہی کہ اللہ کی جانب سے بندے کی طرف ہو اور راہ ضلالت
وہ ہی کہ بندے کی جانب سے اللہ کی طرف ہو پس جو شخص اس بات کا دعوی
خود کرے کہ مین خدا تک پہونچا ہون اوسکو جھوٹا سمجھو اور ہر گز وہ خدا تک نہین
پہونچا ہی اور جو شخص کہے کہ مجھے خدا تک پہونچایا ہی شاید وہ اپنے قول مین سچا
ہو اور فرمایا جو اللہ تعالی کو پالیتا ہی خود باقی نہین رہتا اور جو اللہ کو پالیتا ہی
اوسکو کبھی فنا نہین ہی اور فرمایا عالم غیب سے ذرے کے برابر عشق آیا اور
تمام محبون کے سینون کو سونگھا کسی شخص کو محرم نہ پایا پھر عالم غیب کی طرف
واپس چلا گیا اور فرمایا ہر سیکڑے مین ایک کامل پیدا ہوتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی
نے ایسے صاحب مرتبہ بندے بھی پیدا کیے ہین جنکے سینہ کے گوشہ مین ایسی وسعت
ہی کہ اوسکے سامنے مشرق مغرب زمین آسمان سب کی وسعت بیقدر رہی اور فرمایا
جس دل مین سوا اللہ کے دوسرے کی محبت ہوتی ہی گو وہ دل بیحد عبادت
کرے لیکن وہ عبادت مقبول نہین ہوتی اور وہ دل مثل مردے کے ہی اور فرمایا
چالیس برس سے مجھ مین اور میرے دل مین جدائی ہی اور فرمایا سب سے زیادہ
تین چیزون کی حفاظت مشکل ہی اول اللہ تعالی کے بھید کی حفاظت خلق
باوجود صحبت کے دوسرے زبان کی حفاظت بدی خلائق سے تیسرے پاکی
عمل کی حفاظت اور فرمایا بندے اور اللہ کے درمیان مین نفس سے زائد کوئی
حجاب نہین ہی اور ابتک جتنے اچھے لوگ دنیا مین گذرے سب اللہ تعالی
کے سامنے نفس کے شاکی رہے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نفس
شاکی رہے اور فرمایا دین کو شیطان اسقدر خراب نہین کرسکتا جیسے عالم حر

Marfat.com

یا زاہد بے علم خراب کرتا ہی اور فرمایا شیطان سے بےخوف نہ رہو اسلیے کہ وہ سات سو درجون مین معرفت سے سخن کہتا ہی اور فرمایا سب سے بڑا کام اللہ تعالی کا ذکر ہی پھر سخاوت پھر تقوی پھر صحبت اولیا اور فرمایا اگر تو ہزار فرسنگ اس خیال سے بھاگے کہ اہل دنیا تجھے نہ دیکھین تو یہ بھاگنا تیرا عبادت سے کم نہین ہی اور اسکی وجہ سے تجھے بہت فائدے ہونگے اور فرمایا ایک مومن کی زیارت کرنے کا ثواب سو حج کے ثواب کے برابر ہی اور ایک مومن کی زیارت کرنے کا ثواب ہزار دینار صدقہ دینے کے ثواب سے زائد ہی اور جسکو کسی مومن کی زیارت نصیب ہوئی یقینی اللہ نے اوسپر رحمت فرمائی اسلیے کہ زیارت مومن کی خود ہی رحمت ہی اور فرمایا قبلہ پانچ ہین پہلا قبلہ کعبہ ہی اور یہ مومنون کا قبلہ ہی دوسرا قبلہ بیت المقدس ہی اور یہ سوائے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور آپ کی اُمت کے اگلے تمام انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون کا قبلہ ہی تیسرا قبلہ بیت المعمور ہی اور یہ قبلہ ملائکہ آسمانی کا ہی چوتھا قبلہ عرش ہی اور یہ قبلہ دعا کا ہی اور پانچوان قبلہ ذات باری تعالی ہی اور یہ جوانمردون کا قبلہ ہی جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدھر تم منھ کرو اوسی طرف اللہ ہی اور فرمایا اللہ کے طلب کی راہ مین جب طالب دس جگہ زہر کھاتا ہی تو گیارھوین جگہ اوسکو شکر ملتی ہی یعنے ابتدا مین اللہ کے طلب کرنے والے کو تکالیف اور رنج برداشت کرنا پڑتے ہین اوسکے بعد قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا جبتک اللہ تجھے ڈھونڈھنے کی پوری توفیق نہ دے تو اوسے نہ ڈھونڈھ کیونکہ جسکو وہ توفیق عطا نہین کرتا گو وہ تمام عمر اوسے ڈھونڈھا کرے مگر کبھی نہین پاتا ہی۔ اور اگر تو اوسے پا بھی جائیگا تو وہ تجھ ہی مین رہجائیگا اور تیرے ہی مثل ہوگا اور فرمایا علم نافع وہ ہی جسپر عمل کیا جائے اور سب سے بہتر عمل وہ ہی جو تجھپر فرض کیا جائے اور فرمایا جو بندہ اپنی عزت خدا کی راہ

مین مٹا دیتا ہی اللہ اوسکو اوسکی عزت پر اپنی عزت زیادہ کرکے پھر اوسے عطا کرتا ہی
اور وہ اللہ کی عزت سے عزیز ہوجاتا ہی اور فرمایا عقلمند اللہ کو دل کے نور سے اور
دوست یقین کے نور سے اور جوانمرد معاینہ کے نور سے دیکھتے ہین لوگون نے پوچھا
آپ نے اللہ تعالیٰ کو کہان دیکھا آپ نے فرمایا جس مقام پر مین نے اپنے آپکو نہ دیکھا
وہان اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور فرمایا کچھ لوگون نے معرفت الٰہی کا دعویٰ کیا اور یہ
خیال نہ کیا کہ ہمارا دعویٰ دلیل ہی اس امر کی کہ ہمین معرفت الٰہی حاصل نہین ہی
اور یہی دعویٰ حجاب ہی اور فرمایا جسکو حق اور باطل کا اندیشہ ہو وہ اہل حق نہین
ہی اور فرمایا مین یہ نہین کہتا کہ عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ کہتا ہون کہ اس امر سے
واقفیت حاصل کر کہ دراصل عمل تو کرتا ہی یا تیرے پردے مین اسکا کرنیوالا
دوسرا ہی کیونکہ عمل وہی اچھا ہی جو تیرے پردے مین کوئی اور کرے اور
جس عمل کا کرنے والا تو خود ہی وہ تجھے دیتے ہین اور تیرا کرنا مثل اوس سوداگر
کے ہی کہ اپنے آقا کے مال سے تجارت کرتا ہی جب پونجی آقا لے لیگا تو سوداگر
تہیدست اور مفلس ہوجائیگا اور خالی ہاتھ اپنے گھر جائے گا اور فرمایا اول آخر
درمیان یعنے ازل ابد دنیا ہر مقام پر اسطرح اللہ کو موجود جان کہ تیری خودی
باقی نہ رہے اور جبتک تیری خودی رہیگی ہرگز اوسکی ہستی تجھے معلوم نہین ہوسکتی
اور فرمایا تمام عابدون کی عبادت کی تین قسمین ہین طاعت تن طاعت زبان
طاعت فکر یعنے یا تو تن سے عابد اللہ کی عبادت کرتا ہی یا زبان سے اوسکا ذکر
کرتا ہی یا دل سے اوسے یاد کرتا ہی بس مثال ایسے عابدون کی مثل اوس دریا
کے پانی کے ہی جو دریا مین گیا اور ملگیا اور پھر غائب ہوگیا اور جوانمردی یہ ہی
کہ تو اپنے فعل کو نہ دیکھے کیونکہ تیرا فعل مثل چراغ کے اور وہ دریا مثل
آفتاب کے ہی جب آفتاب نکل آتا ہی تو چراغ کی ضرورت باقی نہین رہتی

Marfat.com

ہی اور فرمایا معرفت آلہی ظاہری عبادت اور لباس سے حاصل نہین ہوتی
اور جو شخص دعوے کرتا ہی کہ معرفت آلہی عبادت اور لباس سے حاصل
ہوتی ہی وہ جھوٹا ہی اور آزمائش مین ہی اور فرمایا جو شخص نفس کی ایک
مراد برلاتا ہی اوسکو اللہ کی راہ مین ہزار تکلیفین اوٹھانا پڑتی ہین اور فرمایا
جسوقت اللہ تعالی نے خلائق کو روزی تقسیم کی اوسوقت جوانمردون کو اندوہ
اور غم سے حصہ دیا اور جوانمردون نے اندوہ اور غم کو قبول کر کے اوسکا شکریہ ادا
کیا اور فرمایا جوانمرد اللہ کی راہ مین ایسے خوش ہین کہ خلق کی صحبت سے نفرت کرتے
ہین اور اپنا حال خلق پر ظاہر نہین کرتے ہین جب لوگ اونکو پہچان جاتے ہین
اور وہ خلق مین مشہور ہو جاتے ہین تو اونکا عیش ایسا ہو جاتا ہی جیسے بے نمک
کا کھانا اور فرمایا اللہ تمھین توفیق دے کہ تم اپنے عمل کو بھول جاؤ اور ہر وقت اوسکی
یاد مین مشغول رہو اور فرمایا جوان مرد اوس وقت تک عمل سے ہاتھ نہین
اوٹھاتے جبتک عمل اونسے ہاتھ نہین اوٹھا لیتا اور فرمایا بندے کا تقدیر آلہی پر
راضی ہونا ہزارون مقبول اعمال سے بہتر ہی اور فرمایا اگر اللہ تعالی کے دریاے
احسان کا ایک قطرہ تجھپر ٹپک پڑے تو پھر تجھے دنیا مین نہ کسی چیز کی خواہش ہو
نہ کسی سے بات کرنے کو دل چاہے نہ کسی کی بات سننا تجھے اچھا معلوم ہو اور
فرمایا دنیا مین اس سے زائد کوئی بڑی چیز نہین ہی کہ تو کسی سے دشمنی رکھے اور
فرمایا گو نماز اور روزہ بزرگ ہی لیکن کبر و حسد کو دل سے نکال ڈالنا اوس سے
زائد بزرگ ہی اور فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک وہ معرفت کہ شریعت
سے ملی ہوئی ہو دوسرے وہ معرفت کہ شریعت سے برابر ہو تیسرے وہ معرفت
کہ شریعت سے دور ہو پس مرد وہ ہی جو ان تینون معرفتون کو حاصل کرے
اور جو لوگ جس مرتبہ کے ہون اونسے اوس معرفت کا بیان کرے اور فرمایا ایکبار

Marfat.com

اللہ کو یاد کرنا ہزار تلوار منہ پر کھانے سے سخت تر ہی اور فرمایا دیدار اسکا نام ہی کہ تو ہر وقت سوا خدا کے کسی کو نہ دیکھے اور فرمایا ریاضت مرد کو چالیس برس تک کرنا چاہیے دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ زبان راست اور درست ہو جائے اوسکے بعد دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ جو گوشت بدن پر بڑھگیا ہی گھٹ جائے اوسکے بعد دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ دل اللہ تعالی کے ساتھ راست ہو جائے اوسکے بعد دس برس تک اس لیے ریاضت کرنا چاہیے کہ اوسکے تمام احوال صلاحیت پذیر ہو جائیں جو شخص اسطرح چالیس برس تک ریاضت کریگا اوسکا مرتبہ سب سے زائد ہوگا اور فرمایا کم ہنسو اور زیادہ رویا کرو اور کم سویا کرو اور فرمایا جو شخص دنیا سے بغیر حلاوت کلام الٰہی چکھے ہوے جاتا ہی درحقیقت وہ دنیا مین تمام نیکیون سے بے نصیب رہا اور اوسکو نیک عمل سے حصہ نہین ملا اور فرمایا دنیا مین خلق کے ساتھ نرمی کرکے زندگی بسر کرو اور سنت کی پیروی متابعت اور آداب کے ساتھ کرو اور اللہ تعالی کی ساتھ پاکی سے زندگی بسر کرو کیونکہ وہ خود پاک ہی اور پاکون کو دوست رکھتا ہی اور یہ راہ پاکون اور دیوانون اور مستون کی ہی کیونکہ اللہ تعالی کے ساتھ پاکی اور دیوانگی اور مستی مین گفتگو کرنا اچھا ہی اور فرمایا اللہ کی یاد جان سے اور پیروی سنت دل سے کرو اور فرمایا کوشش کرکے مرنے سے پہلے تین باتین حاصل کرے ایک یہ کہ اللہ کی محبت مین اسقدر رو کہ آنسو کے بدلے آنکھون سے خون نکلے دوسرے یہ کہ اللہ سے ایسا ڈر کہ پیشاب کے بدلے تجھے خون آنے لگے تیسرے یہ کہ اوسکے حکمون کو اسطرح بجا لا اور یون عبادت اور شب بیداری کر کہ تیرا تمام جسم گل جائے اور فرمایا اللہ کو اسطرح یاد کر کہ دوبارہ یاد نکرنا پڑے یعنے کبھی اوسکی یاد فراموش نکر کہ اوسکے بعد پھر یاد کرنا پڑے اور فرمایا مردون کے انتہائے کمال کے تین درجے

Marfat.com

ہین ایک یہ کہ اپنے کو ایسا تصور کرے جیسا تجھے اللہ تصور کرتا ہی اور سینے کسی کو
ایسا نہین دیکھا دوسرے یہ کہ تو اوسکا ہو رہ اور اوسے اپنا کرلے تیسرے یہ کہ تو کچھ بھی
نہو اور سب وہی وہ ہو اور فرمایا ایسے شخص سے بات نکر جو تیری بات سمجھنے کی
قابلیت نہ رکھتا ہو اور تو بات نہ سن جب تک اوسکا کہنے والا خداوند نہو اور
فرمایا جو شخص ایکبار دل سے اللہ کہتا ہی اوسکی زبان ایسی جل جاتی ہی کہ دوبارہ
کہہ نہین سکتا پھر جو تو دوبارہ اوسے اللہ کہتے ہوے دیکھتا ہی وہ در اصل اللہ کی
ثنا ہی جو اوسکی زبان پر جاری ہوتی ہی اور فرمایا جوانمردون کا درد ایسا اندوہ
ہی جو دونون جہان مین نہین سما سکتا اور اونکا وہ اندوہ یہ ہی کہ وہ چاہتے
ہین کہ اللہ کو اسطرح یاد کرین جو حق اوسکے یاد کرنے کا ہی لیکن اسطرح نہین
یاد کرسکتے اور فرمایا اگر تیرا دل اللہ کی یاد مین ہی تو تجھے ساری دنیا نقصان
نہین پہونچا سکتی گو تیرے جسم پر لباس فاخرہ بھی ہو اور اگر تیرا دل اللہ کی یاد
مین نہو اور تو ٹاٹ کا لباس پہنے ہو تو ہرگز یہ لباس تجھے فائدہ بخش نہین ہو سکتا
اور فرمایا اپنے کو خدا کے ساتھ دیکھنے کا نام وفا ہی اور خدا کو اپنے ساتھ دیکھنے کا
نام فنا ہی اور اپنے کو نہ دیکھنا اور اللہ کو دیکھنے کا نام بقا ہی اور فرمایا جسے تو خلق
کے سامنے نامرد خیال کرتا ہی وہ اللہ کے سامنے مرد ہی اور جسے تو خلق کے
سامنے مرد دیکھتا ہی وہ اللہ کے سامنے نامرد ہی اور فرمایا مرد وہ ہی کہ اوسکو
آزاد کرتے ہین تاکہ برخوردار ہووے اور چھوڑ بھی دیتے ہین تاکہ دیکھے اور مرد
وہ ہی اگر چاہے داخل ہو اور اگر چاہے باہر آئے اور مرد وہ ہی کہ جب داخل
ہوتا ہی پھر اوسکو باہر نہین آنے دیتے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلائق کو اپنے
فضل سے آگاہ کیا اگر اپنے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ خلق کو اپنے سے بھی آگاہ
کردیتا تو کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا نہ رہتا یعنے اوسکی ذات سے آگاہ ہو کر لوگ ہیبت

Marfat.com

ور تحیر مین ایسے غرق ہو جاتے کہ کلمہ بھی یاد نہ رہتا اور فرمایا ایسے شخص کی صحبت
اختیار کرو جو آتش محبت سے سوختہ ہو اور دریائے درد مین غرق ہو اور فرمایا
درویش وہ ہی جسکے دل مین اندیشہ نہو بات کہے مگر گفتار کی طاقت نہو سنے لیکن
سننے کی قدرت نہ رکھتا ہو کھائے لیکن کھانے کے مزے سے واقف نہو اور فرمایا
درویش وہ ہی جسکو حرکت اور سکون اور اندوہ اور شادی نہو اور فرمایا خلق فقط
صبح و شام اللہ کی عبادت کرکے دعوی کرتی ہی کہ ہم اللہ کو ڈھونڈتے ہین اور
دراصل اللہ کو ڈھونڈھنے والا وہ ہی جو ہر وقت اوسکو تلاش کرتا رہے اور فرمایا
خاموشی اختیار کرتا کہ تو کوئی بات نہ کہے سوا اللہ کے اور دل کو فکر سے خالی کرتا کہ
سوا اللہ کے تجھے کوئی فکر نہ رہے اور دنیاوی امور ترک کر اور تمام اعضا کو اللہ
کی طرف مائل کرتا کہ تو اخلاص سے سوا کوئی معاملہ نہ کرے اور سوا اوسکی عبادت
کے کوئی کام نہ کرے اور فرمایا حلال روزی اختیار کرو اور فرمایا جب عقلمند
کہین تو مَن ہو تو تو ہیچ مَن ہو اور جب وہ کہین کہ تو نیم من ہو جا تو تو چوتھائی
من ہونا اختیار کر اور فرمایا جب بندہ اپنی ہستی مٹا دیتا ہی تو وہ بالکل وہی وہ
ہو جاتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا قول ہی کہ مین نے تمام خلق کو پیدا کیا ہی مگر
صوفی کو نہین پیدا کیا مطلب اسکا یہ ہی کہ صوفی فانی ہوتے ہین اور فانی کا
شمار آفریدہ مین نہین ہی اور فرمایا صوفی کا دل مٹ جاتا ہی اور اوسکا جسم فنا
ہو جاتا ہی اور اوسکی جان سوختہ ہوتی ہی اور فرمایا دم بھر اللہ کے ساتھ رہنا خلائق کی
عمر بھر کی عبادت سے بہتر ہی اور فرمایا اللہ کے لیے کام کرنا اخلاص اور خلق کو
دکھانے کے لیے عمل کرنا ریا ہی اور فرمایا عمل مثل شیر کے ہی اور جب انسان
شیر کی گردن پر پاؤن رکھتا ہی تو وہ مثل لومڑی کے ہو جاتا ہی اسیطرح جب
عمل پر قابو پا جاتا ہی تو تجھے عمل آسان معلوم ہوتا ہی اور فرمایا بزرگون کا قول

Marfat.com

کہ جو مرید علم کے زور پر عمل کرتا ہی اُسکو عمل سے فائدہ نہین ہوتا اور فرمایا بہشت
مین جانے کا راستہ نزدیک اور واصل الی اللہ ہونے کی راہ دور ہی اور فرمایا
تجھے لازم ہی کہ روزانہ تین ہزار بار مر اور پھر زندہ ہو شاید اسکی وجہ سے تجھے
ایسی زندگی حاصل ہوجاے جسکو کبھی موت نہو اور فرمایا جب تو اپنی ہستی اللہ
کو دیکر فانی ہوتا ہی تو اللہ تجھے اپنی ہستی سے ایسی ہستی عطا کرتا ہی جسکو کبھی فنا
نہین ہی اور فرمایا زمین پر سفر کرنے والے کے پاؤن مین اور آسمان پر سفر
کرنے والے کے دل مین آبلے پڑتے ہین اور فرمایا تنہائی مین اللہ کی عبادت کرنیوالا
ہر شے اور شخص سے زیادہ اللہ کو دوست رکھتا ہی اور فرمایا اللہ کی طرف سے
بندے کی جانب ایک راہ ہی جس راہ سے بندے کو کرامت اور معرفت اور
شہادت ملتی ہی اور اُسی راہ سے اللہ اپنے آپ کو بندے پر ظاہر کرتا ہی اور
یہ وہ مرتبہ ہی کہ جسکا وصف بیان سے باہر ہی اور فرمایا اللہ اپنے لطف کو
اپنے دوستون کے لیے اور اپنی رحمت کو اپنے گنہگار بندون کے لیے رکھتا ہی
اور فرمایا اپنے اللہ کا دوست بن اسلیے کہ جب کوئی مسافر ایسے شہر مین پہونچتا ہی
کہ جہان کوئی اُسکا دوست ہو تو سفر کی تکلیفین بھول جاتا ہی اور اُسکا دل قوی
ہوجاتا ہی اور آگاہ ہوجا کہ تجھے بھی میدان قیامت مین جانا ہی اگر اللہ تیرا دوست
ہوگا تو قیامت مین پہونچکر تجھے بھی مثل اوس مسافر کے خوشی حاصل ہوگی اور
فرمایا جو شخص خلق پر شفقت نہین کرتا اُسکے دل مین خالق کی دوستی نہین
سماتی ہی اور فرمایا جو شخص دنیا اور زندگی کو اللہ کے کامون مین صرف نہین کرتا ہی
وہ پل صراط پر آسانی سے گذر نا محال ہی

نقل کیا ہی کہ ایک شخص حج کے لیے خراسان سے چلنے لگا آپ نے اس سے
پوچھا تو کہان جاتا ہی اُسنے کہا مکہ معظمہ جاتا ہون آپ نے پوچھا وہان کیون جاتا ہی

Marfat.com

اوسنے کہا اللہ کو طلب کرنے جاتا ہون آپنے فرمایا کیا خراسان مین خدا نہین ہی کہ تو حجاز
مین اُسے ڈھونڈھنے جاتا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اطلبوا العلم
ولو کان بالصین علم طلب کرو اگرچہ علم چین مین ہو یہ نہین فرمایا کہ اللہ کو ڈھونڈھنے ایک
جگہ سے دوسری جگہ جاؤ اور فرمایا وہ دم جسمین بندہ اللہ سے شاد ہو برسون کی نماز
اور برسون کے روزون سے فاضلتر ہی اور فرمایا ہر مخلوق مومن کے لیے ایک حجاب
اور ایک دام ہی نہین معلوم مومن کس حجاب اور کس دام مین رہجائے اور فرمایا
جو شخص ایک دن اور ایک رات اسطرح بسر کرے کہ کسی مومن کو اوسکی ذات سے
آزار نہ پہونچا ہو تو گویا وہ شخص اوسدن اور اوس رات مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ
والثنا کی صحبت مین رہا اور فرمایا جو شخص کسی دن کسی مومن کو آزار پہونچاتا ہی اللہ
تعالیٰ اوس شخص کے اوسدن کی عبادت کو قبول نہین کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ
سچے مومن کو پاک دل اور راست زبان عطا کرتا ہی اور فرمایا جو شخص دنیا مین اللہ
اور انبیا اور اولیا سے شرم و حیا کرتا ہی عقبیٰ مین اللہ تعالیٰ اُس شخص سے شرم و حیا
کریگا اور فرمایا تین گروہ کو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اول صاحب علم و تجرد دوسرے
صاحب مرقع و سجادہ تیسرے صاحب کسب و ہنر اور فرمایا کاہلی مرد کے نفس کو ہلاک
کرتی ہی اور فرمایا صرف ٹاٹ کے لباس اور مرقع سے انسان صوفی نہین ہوتا اور اگر
ٹاٹ پہننے اور جَو کی روٹی کھانے پر صوفی بننا موقوف ہوتا تو ضرور تھا کہ جملہ اون والے
اور جَو کھانے والے جانور صوفی ہوتے بلکہ صوفی وہ ہی جسکے دل مین راستی اور عمل مین خلوص
ہو اور فرمایا مین نہین چاہتا کہ کوئی میرا مرید ہو اسلیے کہ مجھے پیر ہونے کا دعویٰ نہین ہی
بلکہ مین ہر وقت اللہ بس ہی کہا کرتا ہون اور فرمایا اگر تو نے تمام عمر مین ایکبار بھی اللہ تعالیٰ
کو رنجیدہ کیا ہو تو لازم ہی کہ باقی عمر اوسکی معذرت مانگتا رہ کیونکہ اگر وہ اپنے کرم
سے معاف بھی کردے تو یہ داغ حسرت تیرے دل سے نہین مٹ سکتا کہ تھا سے

Marfat.com

مین نے ایسے اندھے کو سنجیدہ کیا اور فرمایا صحبت اور خدمت کے لائق وہ شخص ہی جو آنکھ سے اندھا اور کان سے بہرا اور زبان سے گونگا ہو یعنے ایسے شخص کی خدمت کر جو آنکھ سے سوا اللہ کے کسیکو نہ دیکھتا ہو اور کان سے سوا حق بات کے کوئی بات نہ سنتا ہو اور زبان سے سوا حق بات کے کوئی بات نہ کہتا ہو اور فرمایا نفس اور دل اور زبان سے خلق خالق کی طاعت کرتی ہی پس خلق کو لازم ہی کہ ان تینون سے اللہ کے ساتھ مشغول رہے تا کہ مرنے کے بعد قیامت مین اللہ تعالی اوسکو بے حساب و کتاب کے جنت مین داخل کر دے اور فرمایا تحیر مثل ایک مرغ کے ہے کہ اپنے آشیانے سے دانے کی تلاش مین جاوے اور دانہ نہ پاوے اور آشیانے کا راستہ بھی بھول جائے اور چار طرف بھٹکتا پھرے اور فرمایا غریب وہ ہی کہ زمین و آسمان مین کوئی اوسکی موافقت نہ کرے اور مین اپنے کو غریب نہین کہتا ہون ہان مین وہ ہون کہ زمانہ اور اہل زمانہ کے ساتھ موافقت نہین کرتا ہون اور زمانہ بھی میرے موافق نہین ہی اور فرمایا اللہ کا مشتاق دنیا اور مال دنیا پانے سے خوش نہین ہوتا اور فرمایا انتہائی مرتبے جو اللہ بندون کو دیتا ہی تین ہین اول مرتبہ یہ ہی کہ بندہ دیدار سے مشرف ہو کر اللہ کہتا ہی دوسرا مرتبہ یہ ہی کہ بندہ بے خودی مین اللہ کہتا ہی تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بندہ اللہ سے اللہ کو اللہ کہتا ہی اور فرمایا بندہ اللہ کے ساتھ چار چیزون سے پیش آتا ہی اون چار چیزون مین ایک تن ہی دوسرے مال ہی تیسرے دل ہی چوتھے زبان ہی پس اگر بندہ تن سے خدا کی خدمت اور زبان سے اوسکا ذکر کرے کچھ فائدہ نہوگا جبتک دل اوسکے حوالے نہ کرے اور مال سے اوسکی راہ مین سخاوت نکرے اور جب بندہ ان چارون چیزون کو اللہ کی راہ مین صرف کرے چار چیزین اوس سے مانگے ایک محبت دوسرے ہیبت تیسرے اوسکے ساتھ زندگانی

Marfat.com

چوتھے راہ اوسکی یگانگی ہین اور فرمایا غفلت خلق کے حق مین رحمت ہی اسلیے کہ اگر
ذرہ برابر بھی آگاہی ہوجاے تو تمام خلق جلکر راکھ ہوجاے اور فرمایا اللہ تعالی
نے کئی پیغمبرون کے حلق پر تلوار چلائی اور یہی تازیانہ سب دوستون کو مارا
اور ذرہ برابر پروا نکی وہ بڑا عیار اور عیار پرور ہی پس تو بھی عیار بن اور اسکے
سوا کسی دوسرے کا دامن نہ پکڑ اور فرمایا اللہ تعالی نے ہر ہر شخص کو ایک
ایک چیز مین مشغول کرکے اپنے سے جدا کر دیا ہی اور علامت جوانمردی کی یہ
ہی کہ تو سب چیزون کو چھوڑ کر اللہ کے ساتھ مشغول ہوجا تاکہ وہ تجھے اپنے سے
جدا نکرے اور فرمایا بہت لوگ ایسے ہین کہ زمین پر چل پھر رہے ہین مگر مردہ ہین
اور بہت سے لوگ ایسے ہین کہ زمین کے نیچے دفن ہین مگر زندہ ہین اور فرمایا (زمین کے نیچے زندہ لوگ)
علما کہتے ہین کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی نو بیبیان تھین اور بعض
کے واسطے اپنے سال بھر کا کھانا بھی ذخیرہ کیا تھا اور آپ صاحب اولاد بھی تھے
ہم کہتے ہین واقعی یہ قول صحیح ہی مگر عجب تو یہ ہی کہ آپکی عمر ترسٹھ برس کی ہوئی
لیکن آپکا دل دونون جہان سے برداشتہ رہا آپکے نزدیک گویا سب مردہ تھے
اور جو کچھ آپ نے ذخیرہ کیا در اصل اللہ نے ذخیرہ کیا تھا اور فرمایا ہر جگہ اللہ ہی اللہ
ہی اور فرمایا جسکا دل اللہ کے شوق مین جلکر راکھ ہوجاتا ہی اوسکو آگ محبت
اوٹھا لیجاتی ہی اور اوس سے زمین اور آسمان کو پر کر دیتی ہی پس اگر تو چاہتا ہی کہ
دیکھنے والا اور سننے والا اور چکھنے والا ہو تو وہان موجود رہ لیکن وہان موجود رہنے
کے لیے مجردی اور جوانمردی ضروری ہی اور فرمایا اول قدم وہ ہی کہ اللہ کے (تین قدم)
اور ماسوی اللہ کو بھول جائے اور دوسرا قدم انس ہی اور تیسرا قدم فنا ہوجانا
ہی اور فرمایا گناہ اور عبادت دونون کو ترک کرکے دریاے رحمت اور دریاے
بے نیازی مین غوطہ لگا اور اپنے کو نیست کرکے اوسکی ہستی سے سر نکال اور فرمایا

اگر جبرئیل ندا کرین کہ مثل تیرا نہوا ہی نہوگا تو اونکا قول باور کرے لیکن اللہ کی
مکر اور نفس کی آفت اور شیطان کے فریب سے بیخوف مت ہو اور یاد رکھ کہ
جبتک شیطان فریب دیتا ہی اللہ تعالی فریب نہین دیتا ہی لیکن جسوقت
شیطان فریب دینے سے عاجز ہوجاتا ہی اوسوقت اللہ تعالی کرامت سے فریب
دیتا ہی اور اگر کرامت سے فریب نہین دیتا تو اپنے لطف سے فریب دیتا ہی
پس جوانمرد وہ ہی جو اوسپر فریفتہ نہو اور فرمایا غیب مین ایک دریا ہی اور اوس
دریا مین خلائق کا ایمان گھانس کی پتی کی طرح بے وقعت ہی اور جب ہوا آتی ہی
تو اوس ایمان کو کنارے پر ڈال دیتی ہی اور فرمایا جوانمردی ایک زبان ہی جسمین
گویائی کی طاقت نہین ہی اور ایک آنکھ ہی جسمین بصارت نہین ہی اور ایک
تن ہی جسکو عمل کرنے کی طاقت نہین ہی اور ایک دل ہی جسمین فکر نہین ہی اور
فرمایا جوانمردی ایک عظیم الشان دریا کا چشمہ ہی اور فرمایا عالم علم کو اور زاہد
زہد کو اور عابد عبادت کو اختیار کرتا ہی اور ان چیزون کو اوسکی معرفت کا وسیلہ
سمجھکر اوسکے سامنے پیش کرتے ہین حالانکہ انسے کچھ فائدہ نہین ہوتا آگاہ ہو کہ اللہ
کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ پاکی ہی تو اوسکے سامنے پاکی پیش کر کیونکہ وہ پاک
اور بے نیاز ہی اور فرمایا جسکی زندگی اللہ تعالی کے ساتھ نہین ہوتی ہی وہ اپنی
جان اور اپنے دل اور اپنے نفس پر قادر نہین ہوتا ہی اور اوسکا وقت اوسکا
دم ہوتا ہی اور اوسکی بینائی اور شنوائی حق ہوتی ہی اور اوسکی بینائی اور
شنوائی ماسوی اللہ کو ترک کرتی ہی اور جلادیتی ہی نام کو بھی کچھ باقی نہین رہتا
قل اللہ ثم ذرہم کہہ اللہ پھر مت جا اور فرمایا اگر کوئی شخص پوچھے کہ فانی باقی کو
کسطرح دیکھتا ہی تو اوس سے کہہ جسطرح دنیا مین بندہ فانی خداوند باقی کو پہچانتا ہی اسطرح
قیامت مین نور سے اوسکی شناخت ہوگی اور بندہ اللہ تعالی کو عالم بقا مین نور بقا سے

Marfat.com

دیکھے گا اور فرمایا اللہ کے ولی کو اللہ کے محرم کے سوا دوسرا نہین دیکھ سکتا ہی
جسطرح تیرے اہل کو سوا محرم کے دنیا مین کوئی نہین دیکھ سکتا ہی اور فرمایا
جسقدر مرید پیر کی زیادہ اطاعت کرتا ہی اوسیقدر اوسکے مراتب زائد ہوتے ہین پیر کی اطاعت اور مراتب
اور فرمایا لوگ دریا پر مچھلیان پکڑنے جاتے ہین مگر جوانمرد لوگ خشکی ہی مین مچھلیان جوان مرد
پکڑتے ہین اور لوگ خشکی مین سوتے ہین مگر جوانمرد لوگ دریا پر سوتے ہین اور
فرمایا جو شخص دنیا کی ہزار مرادین ترک کرتا ہی اوسکی ایک مراد آخرت مین دنیا اور آخرت
پوری ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص دنیا مین ہزار شربت زہر کے پیتا ہی اوسکو آخرت
مین ایک شربت ذائقہ دار ملتا ہی اور فرمایا افسوس ہی کہ ہزارون سردار کفن
پہنکر قبرون مین سو رہے مگر کوئی دین کی سرداری کے لائق نہین ہوا اور فرمایا
زندگی اور مشاہدہ اور رہائی اور فنا اور بقا یہ سب موت کے اندر ہین اسلیے کہ جب
اللہ ظاہر ہوتا ہی سوا اوسکے کوئی باقی نہین رہتا اور فرمایا جبتک تو خلق کے
ساتھ ہی رنج وغم تیرے مصاحب ہین اور جب تو خالق کے ساتھ ہوا اور بشریت
سے درگذرا تو رنج وغم تجھسے دور ہوجاتے ہین اور تو اللہ کے ساتھ خوشی
مین زندگی بسر کرتا ہی اور فرمایا زندگانی کاف اور نون کے درمیان مین ہی
جہان موت کا نام نہین ہی اور فرمایا نماز پڑھنے والا اور روزہ رکھنے والا
خلق سے نزدیک ہوتا ہی اور فرمایا معرفت سے حقیقت تک ستر ہزار درجے
ہین اور حقیقت سے عین حقیقت تک ایسے ایسے ہزار درجے ہین کہ ہر ایک درجے
کے طے کرنے کے لیے عمر نوح اور صفاے قلب محمدی درکار ہی اور فرمایا دل
تین قسم کا ہوتا ہی ایک فانی اور یہ فقر کا قیامگاہ ہی دوسرے طالب نعمت دل کی قسمین
اور یہ توانگری کا قیامگاہ ہی تیسرے باقی اور یہ اللہ تعالی کا قیامگاہ ہی
اور فرمایا نہ میرے دل ہی نہ زبان نہ تن اور ان تینون کے عوض اللہ ہی اللہ ہی

Marfat.com

اور فرمایا عبادت کرنے والے دنیا مین بہت ہین لیکن دنیا سے عبادت اپنے ساتھ
لیجانے والے کم ہین اور دنیا سے عبادت ساتھ لیجانے والون سے زائد کم وہ
لوگ ہین کہ عبادت کرکے اللہ کو سپرد کردین اور جوانمردی کی علامت یہ ہی کہ
دنیا مین عبادت کرے اور مرتے وقت اوس عبادت کو دنیا سے اپنے ساتھ لیجائے
اور اللہ کے سپرد کردے اور فرمایا عشق ایک ایسا دریا ہی جسمین خلق کا گذر نہین
ہی اور ایک ایسی آگ ہی کہ جان کو اوس سے خبر نہین ہی اور ایک ایسی آورد
و برد ہی کہ بندے کے کسب و ہنر کا وہان تک گذر نہین ہی اور فرمایا ایسے شخص پر
افسوس ہی جو کہتا ہی کہ اللہ تعالی کو دلیل سے پہچان سکتے ہین حالانکہ اللہ
بے دلیل کے صرف اوسکے فضل سے پہچانا جاتا ہی اور کوئی دلیل اوسکی معرفت مین
کارگر نہین ہوتی ہی اور فرمایا عاشق خدا کو پاتا ہی اور اوسکو پانے والا اسکو فراموش
کرکے خود بھی گم ہوجاتا ہی اور فرمایا لوح محفوظ مین جو کچھ لکھا ہی وہ لوح اور
خلق کا حصہ ہی جوانمردون کا حصہ نہین ہی کیونکہ جوانمردون کو اللہ وہ کچھ دیتا ہی
جو لوح محفوظ مین بھی نہین ہوتا ہی اور فرمایا یہ وہ طریق ہی کہ زبان سے ادا
ہوتا ہی اور دل کے اقرار سے طے ہوتا ہی اور معرفت آلہی یہ ہی کہ بندہ اللہ کو
دل سے دیکھے اور دل اور زبان سے اسکا اقرار کرے اور اعضا سے اوسکی عبادت مین
مشغول ہو اور فرمایا اللہ کی راہ مین اللہ ہی اللہ ہی اور فرمایا ایک قوم قرآن کی
تفسیر کرنے مین مشغول ہی مگر جوانمرد اپنی تفسیر مین مشغول رہتے ہین اور فرمایا عالم
وہ ہی جو علم سے عالم نہو بلکہ اپنے آپ سے عالم اور دانا ہو اور فرمایا دنیا مین
رنج و غم کی برداشت کرو شاید آخرت مین تمکو اسکا ثمرہ ملے اور دنیا مین رونا
اختیار کرو شاید آخرت مین اوسکے عوض مین ہنسو اور وہان تمسے خطاب کیا جائے
کہ دنیا مین رویا کرتے تھے اوسکے صلہ مین آج تمھارے لیے سب عیش کی سامان

جوانمردی

طالع کون ہے

دنیا اور آخرت

Marfat.com

مہیا ہین اور فرمایا اندوہ وغم اسطرح ہاتھ آتا ہی کہ تیری تمام سعی اور کوشش مین
صرف ہو گو تو اوسکے کام مین پاک بنے اور پھر تو جہان تک نظر کرے گا اپنے کو
پاک پائیگا اور اللہ کے لائق نہ سمجھے گا پس اندوہ وغم تجھے لاحق ہوگا اور فرمایا تمام
انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ جو اس عالم مین آئے اور گئے بالکل اوسکے
اندوہ مین تھے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کی آرزو رکھتے تھے لیکن جو حق اللہ تعالیٰ
کے جاننے کا تھا اسطرح اوسے نہین جانا پس اوسکے اندوہ مین ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ
کے تمام نام بزرگ ہین اور بندے کا بزرگ تر نام نیستی ہی کیونکہ جب بندہ
نیست ہوجاتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی سے آگاہ ہوتا ہی لوگون نے پوچھا مکر کیا
چیز ہی آپ نے فرمایا مکر اللہ تعالیٰ کا لطف ہی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ولیون کی ساتھ
مکر نہین کرتا ہی اور فرمایا انتہا محبت کی یہ ہی کہ اگر تمام عالم کے دریاؤن کا پانی
اوسکے حلق مین ڈالا جائے تو بھی اوسکی پیاس نہ بجھے اور طلب زیادہ ہوتی جائے
اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرے اور کرامت پر مغرور نہو اور فرمایا جوانمردی
یہ علامت ہی کہ اگر اللہ تعالیٰ اوسکو ایک کرامت اور اوسکے کسی بھائی مسلمان
کو ہزار کرامتین عطا کرے تو وہ اپنی ایک کرامت بھی اپنے اوس بھائی پر ایثار
کردے لوگون نے پوچھا آپکو موت سے خوف ہی یا نہین آپ نے فرمایا مردی کو موت
سے خوف نہین ہوتا ہی کیونکہ ہر وعید کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو موت اور قیامت اور
دوزخ وغیرہ سے فرمائی ہی میرے رنج ومصیبت کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی
ہی اور ہر وعدہ کہ اللہ تعالیٰ نے خلق سے آسایش اور راحت اور بہشت کا کیا ہی
میری امید کے مقابلہ مین کوئی وقعت نہین رکھتا ہی اور لوگون سے آپ نے
پوچھا اگر تمسے پوچھا جائے کہ جو صحبت تمھین ابوالحسن کی حاصل ہی اوسکے بدلے مین کیا
چاہتے ہو تو کیا مانگوگے ہر ایک نے اپنی خواہش کے مطابق بیان کیا کہ ہم یہ مانگین

بندے کا بزرگ نام
مکر کیا ہے
جواں مرد

Marfat.com

آپ نے فرمایا اگر مجھ سے پوچھا جائے گا تو خلق کی صحبت کے عوض مین کیا چاہتا ہی
تو مین کہون گا کہ ان ہی سب کو چاہتا ہون آپ نے ایک دانشمند سے پوچھا تو اللہ
کو دوست رکھتا ہی یا اللہ تجھے دوست رکھتا ہی اوسنے کہا مین اللہ کو دوست رکھتا
ہون آپ نے فرمایا اگر اللہ کو تو دوست رکھتا ہی تو اسکے ساتھ کیون نہین رہتا ہی اسلیے
کہ جو شخص جس شخص کو دوست رکھتا ہی اسی کی صحبت اختیار کرتا ہی ایکبار آپ نے
اپنے ایک شاگرد سے پوچھا کہ سب سے اچھی کون چیز ہی اوسنے کہا مجھے نہین معلوم
آپ نے فرمایا ایسے بے علم کو زیادہ خوف کرنا چاہیے آگاہ ہو کہ سب سے بہتر وہ چیز ہی
جسمین بدی نہو اور فرمایا اگر تمھارا تاگا ٹوٹ جایا کرے تو اوسکو جوڑنے کیلیے دیا کرو
ایکبار لوگون نے آپ سے پوچھا فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ کا کیا مطلب ہی آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو اس آیت سے خطاب کیا ہی
کہ مین نے جو کچھ تجھ سے کہا مین اوس سے زائد بزرگ ہون مجکو پہچان اور تجکو مین نے
خلق کی دعوت کے لیے بھیجا ہی حالانکہ تجھے اس سے زائد مین نے بزرگ پیدا کیا ہی
لوگون نے پوچھا اللہ کا نام کسطرح لینا چاہیے آپ نے فرمایا اللہ کا نام بعض نے
فرمانبرداری سے اور بعض نے یقین سے اور بعض نے دوستی سے اور بعض نے خوف
سے اور بعض نے جان سے لیا ہی کیونکہ وہ سلطان ہی لوگون نے آپکے سامنے بیان کیا
کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ دنیا مین ہوشیار آئے اور دنیا سے ہوشیار گئے اور
حضرت شبلی رحمۃ اللہ دنیا مین مست آئے اور دنیا سے مست گئے آپ نے فرمایا اگر ان
دونون سے سوال کیا جائے کہ تم دنیا مین کسطرح آئے اور دنیا سے کسطرح گئے تو
دونون اپنے آنے اور جانے کا کچھ حال بیان نہ کر سکین گے اسلیے کہ نہ حضرت
جنید رحمۃ اللہ اپنے آنے اور جانے سے واقف ہین اور نہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ کو
کچھ خبر ہی جسوقت آپ نے یہ فرمایا ندائے غیبی ہوئی ای ابو الحسن تو نے سچ کہا

Marfat.com

اسلیے کہ جو خدا سے خبر دار ہوتا ہی ما سوی اللہ کی اوسکو خبر نہین ہوتی لوگون نے
آپ سے سوال کیا کہ دعوی بد تر ہی یا گناہ آپ نے فرمایا دعوی عین گناہ ہی لوگون نے
پوچھا بندگی کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اپنی عمر کو نامرادی مین بسر کرنے کا نام بندگی
ہی لوگون نے پوچھا ہم کیا کام اختیار کرین جسکی وجہ سے ہمین بیداری حاصل ہو جاے
آپ نے فرمایا عمر کو ایک سانس سے زائد تصور نہ کرو لوگون نے پوچھا بندگی کا
کیا نشان ہی آپنے فرمایا جہان مین ہون وہان خداوندی ہی خداوندی ہی بندگی
کا نشان بھی نہین ہی لوگون نے پوچھا فقر کا کیا نشان ہی آپ نے فرمایا دل کا ایسا
سیاہ ہونا کہ پھر اوسپر کوئی رنگ اپنا اثر نہ جما سکے اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ شیر
اژدہا آتش دریا تکیہ یہ سب تیرے قریب ہو جائین کیونکہ عالم توحید مین سب ایک
ہین اور تجھے توحید مین حتی الامکان سعی کرنا چاہیے اگر تو اس دریا مین غرق بھی ہو جاے
تو کچھ نقصان نہین ہی اسلیے کہ تو بڑا نفع حاصل کر چکا ہی اور فرمایا مین تمام دن اللہ
سے اشارے کیا کرتا ہون اور فرمایا مین سوا اندیشہ حق کے کسی اندیشہ کو دل مین
آنے نہین دیتا اور اگر آتا ہی تو فورًا نکال دیتا ہون اور فرمایا مین ایسے مقام پر ہون
کہ ذرّے ذرّے کی پیدایش کا راز مجھسے پوشیدہ نہین ہی آگاہ ہو جاؤ کہ اسکا مطلب
یہ ہی کہ ابو الحسن باقی نہین رہا ہی اور اپنے سے بیخبر ہو کر اللہ تعالی سے باخبر ہو گیا
ہی مین درمیان مین نہین ہون اسی لیے مین جو کچھ ہاتھ مین لیتا ہون کہتا ہون خداوند
اسکو میرے حق کا عوض مت کر اور فرمایا مین نے پچاس برس تک اللہ تعالی کے ساتھ
ایسے اخلاص سے صحبت رکھی کہ کسی مخلوق کو اسمین راہ نہ تھی اور عشاکی نماز کے بعد سے
صبح تک قیام مین بسر کرتا اور صبح سے شام تک اللہ کی عبادت کیا کرتا اور اس مدت
مین جب بیٹھا دونون پاؤن پر بیٹھا اور کبھی چہار زانو ہو کر نہین بیٹھا اسکے صلہ مین مجھے
وہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بظاہر مین دنیا مین سوتا ہون اور درحقیقت مین جنت کی سیر

Marfat.com

کرتا ہون اور دوزخ کا معائنہ کرتا ہون اور دونون جہان میرے لیے ایک ہوگئے
ہین اسلیے کہ مین ہر وقت اللہ کے ساتھ رہتا ہون اور فرمایا یہ پہلی راہ نیاز کی ہے
اسکے بعد خلوت ہے اور خلوت کے بعد اندوہ ہے اور اندوہ کے بعد دیدار ہے اور
دیدار کے بعد بیداری ہے اور فرمایا میرا قاعدہ تھا کہ ظہر کے بعد سے عصر تک
پچاس رکعت نماز پڑھتا لیکن جب بیداری ظاہر ہوئی آن سبکو قضا کرنا پڑا اور فرمایا
چالیس برس سے مین اپنے کھانے کا سامان نہین کرتا ہون البتہ جب مہمان آتا ہے
تو اسکے لیے کھانے کا سامان کرتا ہون اور اُس مہمان کے طفیل مین خود بھی کچھ کھالیتا
ہون اور فرمایا جہانتک ہوسکے مہمان کی مہمانداری مین صرف کرو اسلیے کہ اگر تم
مہمان کو تمام عالم کی نعمتون کا ایک نوالہ بناکر بھی کھلادو تو بھی مہمانداری کا حق
ادا نہین ہوسکتا اور فرمایا مشرق سے مغرب تک کسی مرد حق کی زیارت کیلیے جانے
اور راہ کی تکلیفین برداشت کرنے سے اوسکی زیارت حاصل ہونے مین زیادہ ثواب
ہے اور فرمایا چالیس برس سے میرا نفس مجھسے ایک گھونٹ ٹھنڈا پانی مانگ
رہا ہے مگر مین اوسے نہین دیتا ہون۔ اور فرمایا مین نے ستر برس تک اسطرح اللہ تعالی
کے ساتھ زندگی بسر کی ہے کہ اس عرصے مین دم بھر بھی نفس کی موافقت مین چلنے کو روا
نہین رکھا ہے۔

نقل کیا ہے کہ چالیس برس سے بینگن کھانے کو آپکا دل چاہتا تھا مگر کبھی آپ نے
تناول نہین کیا آخر کار آپنے ایکبار اپنی والدہ کے اصرار سے بینگن کھالیا اوسی شب
کو کسی شخص نے آپکے صاحبزادے کو قتل کر کے اوسکا سر آپ کی دروازے پر لاکر رکھدیا
جب آپکو یہ واقعہ معلوم ہوا آپ نے بلند آواز سے کہا بیشک وہ ہانڈی کہ ہمنے چڑھائی
ہے اوسمین اس سے کمتر چیز نہ پکانا چاہیے پھر اپنی والدہ سے کہا دیکھو مین نے تمسے پہلے ہی
کہا تھا کہ میرا معاملہ اوسکے ساتھ ایسا آسان نہین ہے مگر تمنے اصرار کر کے مجھے بینگن کھلادیا

مہمان نوازی

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپکی مسجد مین اور دوسری مسجدون مین کیا فرق ہی آپ نے فرمایا شریعت کے اعتبار سے سب مسجدین برابر ہین لیکن معرفت کے اعتبار سے اس مسجد کا بیان بڑا طولانی ہی کیونکہ مین نے دیکھا ہی کہ دوسری مسجدون سے ایک نور پیدا ہوکر آسمان کی طرف جاتا ہی لیکن میری مسجد کا قبہ اوسکے لطف سے متجلی ہوکر آسمان سے بھی گذر جاتا ہی اور جب یہ مسجد بنکر تیار ہوئی تھی اور مین اسمین آکر بیٹھا تھا تو ملائکہ نے آکر یہان ایک سبز جھنڈا گاڑا تھا کہ اوسکا سر عرش سے جا ملا اور ابتک وہ جھنڈا اوسی طرح اسمین ہی اور قیامت تک اللہ اوس جھنڈے کو اسمین قائم رکھے گا اور ایکدن مین نے ندائے غیبی سنی کہ اے ابو الحسن جو بندہ تیری مسجد مین آئیگا اوسپر آتش دوزخ حرام ہی اور جو بندہ تیری حالت حیات مین یا تیرے مرنے کے بعد قیامت تک تیری مسجد مین دو رکعت نماز ادا کریگا قیامت مین عابدون کے ساتھ اوٹھے گا۔

آپ کی مسجد کی شان

عرش اور جھنڈا

دوزخ حرام

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی مومن کے لیے ہر جگہ مسجد ہی اور ہر دن جمعہ کا دن ہی اور ہر مہینہ رمضان کا مہینہ ہی بندہ جہان کہین رہے لازم ہی کہ اللہ کی ساتھ رہے اور فرمایا مین دنیا سے چار سو دینار کا قرض چھوڑ کے جانا پسند کرتا ہون مگر اسکو پسند نہین کرتا کہ سائل مجھ سے سوال کرے اور مین اوسکی حاجت روائی نکرون اور قیامت مین اسکو پسند کرتا ہون کہ میرے قرضخواہ میرا دامن پکڑین اور فرمایا جب قیامت مین مجھ سے سوال ہوگا کہ تو دنیا سے کیا لایا ہی تو مین کہونگا کہ تونے ایک کتے کو دنیا مین میرا مصاحب کیا تھا مین ہر وقت اوسکی نگہبانی کرتا تھا کہ وہ مجھے اور تیرے دوسرے بندون کو نہ کاٹے اور تونے مجکو ایک طبیعت نجاست سے بھری ہوئی دی تھی مین نے تمام عمر اوسکے پاک کرنیکی کوشش مین صرف کردی اور فرمایا لوگ کہتے ہین اے اللہ نزع مین اور قبر مین اور قیامت مین میری مدد کرنا

اور مین کہتا ہون اے اللہ تو ہر وقت میری فریاد سن اور فرمایا ایک شب کو
مین نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا مین نے کہا اے اللہ ساٹھ برس سے مین اپنی عمر
تیری امید اور محبت مین بسر کر رہا ہون اللہ تعالی نے کہا تو فقط ساٹھ ہی برس سے
ہماری محبت مین مشغول ہی مگر ہم ابد سے تجکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا اور
ایک بار مین نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا اے ابو الحسن کیا تو چاہتا ہی
کہ مین تیرا ہو جاؤن مین نے کہا نہین پھر پوچھا کیا تو چاہتا ہی کہ تو میرا ہو جائے مین نے
کہا نہین ارشاد ہوا کہ تمام اولین و آخرین کو اسکی تمنا تھی کہ مین اونکا ہو جاؤن تجھے
یہ تمنا کیون نہین ہی مین نے کہا اے اللہ جو اختیار تو مجکو دیا چاہتا ہی وہ تیرا مکر ہی
کیونکہ تو دوسرے کی مرضی کے مطابق کام نہین کرتا اور فرمایا مین نے اللہ تعالی
سے درخواست کی کہ مجھے میری حالت اصلی دکھادے اللہ تعالی نے مجھے میری
اصلی حالت دکھادی مین نے دیکھا کہ میری اصلی حالت یہ ہی کہ ٹاٹ کا لباس
پہنے ہون پہلے مین نے غور سے دیکھا اوسکے بعد کہا کیا مین یہی ہون ارشاد ہوا ہان
تمھاری اصلی حالت یہی ہی مین نے کہا اے اللہ وہ سب ارادت محبت شوق تضرع
زاری کہان ہی ارشاد ہوا وہ سب ہمارا ہی تیری اصلی حالت تیرے سامنے ظاہر
ہی اور فرمایا جب مین نے اوسکی ہستی کی طرف دیکھا تو وہ مجھے اپنی ہستی سے باہر
لایا پس مین نے اپنی نیستی کی طرف دیکھا وہ مجھے اپنی نیستی سے باہر لایا پس مین فقرہ
بلی کے ساتھا اپنے اندوہ و غم کے زانو کے پیچھے بیٹھ گیا اور مین نے کہا یہ میرا کار نہین
نقل کیا ہی کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا
کہ میرا خون بھرا دل چیر کر خلق کو دکھاتے تاکہ انھین معلوم ہوتا کہ اللہ کے ساتھ بت پرستی
اچھی نہین ہی پھر آپ نے لوگون کو وصیت کی کہ مجھے تین گز نیچے زمین مین دفن
کرنا کیونکہ یہان کی زمین بسطام کی زمین سے اونچی ہی اور یہ بڑی بے ادبی ہی

تیری تدبیر ہے

اصلی حالت

وہ سب ہمارا ہے

شیخ کا ادب

وصیت

Marfat.com

کہ میری قبر حضرت بایزید رحمہ اللہ کی قبر سے اونچی ہو لوگون نے آپکو وفات کے بعد حسب وصیت زمین مین تیس گز نیچے دفن کیا آپ کی وفات کے دوسرے دن بجلی چمکی اوسکے بعد لوگون نے دیکھا کہ ایک سفید پتھر آپکے مزار پر رکھا ہی اور قریب مزار شیر کے پاؤن کے نشان پائے جس سے یہ معلوم ہوا کہ شاید یہ پتھر شیر لایا ہی اور بعض کہتے ہین کہ اکثر لوگون نے آپ کے مزار کے اردگرد شیر کو پھرتے ہوئے دیکھا اور یہ ایک عام خبر ہی کہ آپ نے فرمایا ہی جو کوئی میرے قبر کے پتھر پر ہاتھ رکھکر دعا مانگے گا اللہ اوسکی دعا کو قبول کریگا اور تجربہ سے یہ قول صحیح بھی معلوم ہوا ہی۔

قبر پر دعا قبول

نقل کیا ہی کہ بعض لوگون نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اللہ نے میرا نامۂ اعمال میرے ہاتھ مین دیا مین نے کہا اے اللہ تو مجھے نامۂ اعمال مین مشغول کرنا چاہتا ہی حالانکہ جس بات مین نے عمل کیے ہین تو اوس سے پہلے سے جانتا ہی کہ مجھ سے کیا عمل ظاہر ہونگے میرا نامۂ اعمال کراماً کاتبین کے سپرد کر کہ وہ اوسے پڑھا کرین اور مجھے اس جھگڑے سے رہائی دے تاکہ مین ہر وقت تجھ سے باتین کرتا ہون۔

قبر میں جواب

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایکبار مین سخت بیمار ہوا اور اوس حالت بیماری مین آخری وقت کے خیال سے مین بہت متردد تھا آپ میری عیادت کو آئے اور مجھے متردد دیکھکر فرمایا اسقدر پریشان نہو تم اچھے ہو جاؤگے مین نے کہا مین بیماری سے پریشان نہین ہون بلکہ موت کا مجھے خوف ہی آپ نے فرمایا موت سے کبھی خوف نکرنا چاہیے اگر مین تم سے تیس برس پہلے بھی مرجاؤنگا تو بھی تمھاری جانکنی کے وقت تمھارے پاس آؤنگا تم ہرگز موت سے خائف نہو اوسکے بعد مین اچھا ہو گیا۔

پیشگوئی اور مرنے کے بعد مدد

Marfat.com

الشیخ بعد ... مرد کا واقعہ

نقل کیا ہی کہ آپ کی وفات کے تین برس بعد حضرت محمد بن حسین مرض موت مین گرفتار ہوئے جانکنی کے وقت اونکے صاحبزادے کہتے ہین کہ وہ اُسی کرب کی حالت مین اسطرح مودب کھڑے ہوے جیسے کوئی کسیکی تعظیم کرتے وقت کھڑا ہو جاتا ہی اور وعلیکم السلام کہا مین نے اونسے پوچھا آپ کسکو دیکھتے ہین اونھون نے کہا کہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی نے مجھ سے جانکنی کے وقت آنیکا وعدہ کیا تھا وہ تشریف لائے ہین اور بہت بزرگ آپ کے ہمراہ ہین اور مجھ سے کہ رہے ہین کہ موت سے نہ ڈرو اوسکے بعد اونھون نے انتقال کیا۔ رحمۃ اللہ علیہم

مترجم کہتا ہی کہ بعض نسخ تذکرۃ الاولیا کے حاشیہ پر آپ کے وفات کی یہ تاریخ لکھی ہی واللہ اعلم مصنف رحمہ اللہ نے اسکو نقل کیا ہی یا مصححین خواہ اہل مطبع نے اسکو بطور حاشیہ لکھا ہی احتمال ہی کہ شاید اسکو مصنف نے نقل کیا ہو لہذا درج ذیل ہی

بوالحسن بود آنکہ خرقانی	شنیدم مثال او ثانی
شدہ تاریخ صاحبِ خرقان	بوالحسن زیب جاعدن و جنان

۴۲۴ھ

باب ۸۲ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ غریق بحر حقیقت واقف رموز طریقت تھے آپکو لوگون نے صوفیون مین معتبر خیال کیا ہی آپ کی ولادت کہان ہوئی اس مین اختلاف بہت ہے لیکن صحیح قول یہی ہی کہ آپ بغداد مین پیدا ہوئے اور وہین ہوش سنبھالا آپ کے نکات اور عبارات اور رموزات اور اشارات اور ریاضات اور کرامات بیحد ہین احاطۂ تحریر مین نہین آسکتے ہین آپ نے اپنے زمانے کے تمام مشائخ کو دیکھا ہی اور سب سے فیض صحبت حاصل کیا ہی آپ مالکی المذہب تھے

Marfat.com

اور بہت سی حدیثین آپ نے لکھی تھین آپ یگانۂ عصر تھے اور کبھی آپکی عبادت اور ریاضت مین فتور کو دخل نہین ہونے پایا آپکی عمر ستر سال کی ہوئی اور آپ نے ماہ ذی الحجہ ۳۴۳ھ مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے تیئیس برس تک فقہ اور حدیث پڑھی یہانتک کہ میرے سینہ سے ایک آفتاب طلوع ہوا اوسکے بعد مجکو طلب الٰہی کا شوق ہوا اکثر اُستادون کے پاس مین گیا اور اپنا مقصد ظاہر کیا مگر کسی نے مجکو اوسکا طریقہ نہ بتایا اسلیے کہ وہ لوگ خود ہی اوس سے واقف نہ تھے اور کہا سوا غیب کی ہر چیز کا نشان ہم جانتے ہین مجھے اونکا یہ قول سنکر تعجب ہوا اور مین نے کہا آپ لوگ اندھیری رات مین اور مین صبح روشن مین ہون اور مین نے اوسکا شکر کیا اپنی ولایت چور کے سپرد کی سب لوگ میرے اس قول سے برہم ہوے اور میری ساتھ بہت کچھ بدسلوکیان کین

نقل کیا ہی کہ آپ نے جہال اور عوام الناس کی ہاتھ سے بہت اذیتین پائین اور ہمیشہ خلائق کے شور وشر اور رد وقبول مین مبتلا رہے اور ہمیشہ لوگ آپکے قتل پر آمادہ رہے اسلیے کہ آپ کے اکثر اقوال حضرت منصور رحمہ اللہ کے اقوال سے ملتے جلتے ہوا کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ نہاوند کے امیر تھے ایک بار خلیفۂ بغداد نے نامے بھیجکر تمام امیرون اور سردارون کو طلب کیا منجملہ سب کے آپ بھی خلیفہ کے دربار مین گئے خلیفہ نے سبکو خلعت پہنا کر رخصت کیا اتفاق سے ایک امیر کو چھینک آئی اور اوسنے خلعت کی آستین سے ناک پاک کی خلیفہ نے اس بے ادبی کیوجہ سے اوس امیر سے خلعت واپس لیکر اوسے معزول کردیا یہ واقعہ دیکھکر آپ متنبہ ہو اور دل مین خیال کیا کہ جو شخص مخلوق کی دیے ہوے خلعت کے ساتھ بے ادبی کرتا ہی اوسکا تو یہ حال ہوتا ہی پھر جو شخص اللہ کے دیے ہوے خلعت کے ساتھ

Marfat.com

بے ادبی کرے گا نہین معلوم اوسکا کیا حال ہوگا آپ خلیفہ کے پاس پلٹ آئے اور
کہا تو مخلوق ہی اور اس امر کو پسند نہین کرتا کہ کوئی تیرے دیے ہوے خلعت کے
ساتھ بے ادبی کرے اور ظاہر ہی کہ تیرے خلعت کی وقعت مالک الملک کے
خلعت کے سامنے کچھ بھی نہین ہی پس ادسنے جو مجھے اپنی معرفت اور دوستی کا خلعت
عطا کیا ہی ہرگز پسند نکریگا مین اوسکو ایک مخلوق کی خدمت مین میلا کرون یہ کہکر
آپ دربار سے باہر آئے اور حضرت خیر نساج رحمہ اللہ کے پاس آکر توبہ کی اور کچھ
دنون آپ نے اونکی صحبت مین فیض حاصل کیا اوسکے بعد اونھون نے آپکو حضرت
جنید بغدادی رحمہ اللہ کی خدمت مین بھیجا جب آپ اونکے پاس گئے تو آپنے اونسے
کہا کہ لوگون نے آپکے پاس گوہر کا پتہ دیا ہی آپ وہ گوہر میرے ہاتھ فروخت کرین
اور اگر فروخت کرنا مناسب نہ معلوم ہو تو بلا قیمت وہ گوہر مجھے دیدیجیے حضرت
جنید رحمہ اللہ نے جواب مین کہا کہ اگر مین اوس گوہر کو فروخت کرون تو تم خرید
نہین سکتے اسلیے کہ اوسکی قیمت ادا کرنے کی تمھین قوت نہین ہی اور اگر تمھین
مفت دیدون تو تم اوسکی قدر و مرتبہ سے واقف نہوگے اسلیے کہ جو چیز کسی شخص
کو مفت ملجاتی ہی ہرگز اوسکی نظر مین اوس چیز کی وقعت نہین ہوتی بلکہ وقعت
اوس چیز کی ہوتی ہی جسکے حاصل کرنے مین محنت اور جانفشانی کرنا پڑے اور
زمانہ دراز کی محنت کے بعد وہ چیز ہاتھ آئے اگر تو چاہتا ہی کہ وہ گوہر تجھے ملے تو
دریاے توحید مین غرق ہو کر فنا ہوجا اللہ تعالی صبر اور انتظار کے دروازے
تجھپر کھولے گا جب تو ان دونون کو اچھی طرح برداشت کریگا تو اوسوقت وہ گوہر
تیرے ہاتھ آوے گا پھر آپ نے اونسے پوچھا کہ اب مین کیا کرون حضرت جنید
رحمہ اللہ نے کہا تم ایک سال تک گندھک بیچو آپ نے موافق اونکے ارشاد کے
ایک سال اسی کام مین صرف کیا ایک سال کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے

Marfat.com

کہا کہ اب تم ایکسال تک دریوزہ گری کرو لیکن اس طرح پر کہ کسی چیز کے ساتھ شغل نہونا آپنے مطابق اونکے ارشاد کی ایکسال دریوزہ گری کی اور کسی چیز کے ساتھ شغل نہین ہوئے آخر مین یہ حالت ہوگئی کہ آپنے بغداد کے ہر ہر محلہ مین دریوزہ گری کی کسی نے آپکو کچھ نہ دیا آپنے یہ تمام واقعہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے بیان کیا اونھون نے ہنسکر فرمایا کہ اب تمھین معلوم ہوگیا کہ تمھاری قدر خلق کے سامنے کچھ نہین ہے اب تم بھی کبھی خلق سے دل نہ لگانا اور خلق کو کسی چیز پر فوقیت نہ دینا پھر کہا تم ایک زمانہ تک اہل نہاوند کے حاکم رہے ہو لب پھر وہان جاؤ اور سب سے اپنا قصور معاف کراؤ آپ وہان گئے اور ہر ہر گھر پر جاکر ایک ایک عورت اور ایک ایک مرد اور ایک ایک لڑکے سے اپنا قصور معاف کرایا مگر ایک شخص وہان نہ تھا اوسکے عوض مین آپنے ایک لاکھ درم خیرات کیے لیکن آپکو قرار نہ آیا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہو اونھون نے فرمایا کہ ابھی تمھارے دل مین کچھ جاہ طلبی باقی ہے تم ایک سال تک اور گدائی کرو پھر آپ نے ایک سال تک گدائی کی اور گدائی مین جو کچھ آپ کو ملتا آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے سامنے لاتے اور وہ اوسکو درویشون پر تقسیم کر دیتے اور آپکو بھوکا رکھتے سال ختم ہونے کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب مین تمھین اپنی صحبت مین رکھونگا مگر شرط یہ ہے کہ تمھین درویشون کی خدمت کرنا ہوگی پھر ایک سال تک آپ درویشون کی خدمت کرتے رہے پھر حضرت جنید نے پوچھا اے شبلی اب تمھارے نفس کا مرتبہ تمھارے نزدیک کتنا ہے آپ نے کہا مین اپنے آپ کو تمام خلق سے کم تر ہون اور کم دیکھتا ہون حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا اب تمھارا ایمان درست ہوگیا نقل کیا ہے کہ ابتدا مین آپ کا قاعدہ تھا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا آپ اوسکا منھ شکر سے بھرتے اور لڑکون کو اسی لیے شکر بانٹا کرتے تھے کہ وہ آپکے سامنے اللہ کہین پھر آپنے یہ طرز اختیار کیا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کہتا آپ اوسکو

اشرفی دیتے پھر آپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ ننگی تلوار لیے پھرا کرتے تھے کہ جو میرے
سامنے اللہ کا نام لیگا مین اوسکا سر کاٹ ڈالونگا لوگون نے پوچھا کہ پہلے تو آپ کا
یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا تھا آپ اوسکا منھ شکر سے بھرتے تھے
اُسکے بعد یہ دستور ہوا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا آپ اوسکو روپیہ اشرفی
دیتے اب یہ کیا رسم آپ نے اختیار کی ہی کہ ننگی تلوار لیے پھرتے ہین اور جو کوئی آپکے
سامنے اللہ کا نام لیتا ہی آپ اوسکے سر کاٹنے پر آمادہ ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا
شروع مین مجھے خیال تھا کہ لوگ اللہ کا نام حقیقت اور معرفت کی راہ سے لیتے ہین
لیکن اب معلوم ہوا کہ خلق اُسکا نام غفلت اور عادت سے لیتی ہی اور مین اس امر
کو جائز نہین رکھتا کہ لوگ اللہ کا نام غفلت اور عادت سے لین آپ جہان کہین
نقش اللہ دیکھتے اُسکو بوسہ دیتے اور تعظیم کرتے ایکبار آپ نے ندائے غیبی سنی
تو کبتک اسم کے ساتھ مشغول رہیگا اگر طالب ہی تو مسمیٰ کی تلاش کر یہ ندا سنکر آپکو
ذوق وشوق اور عشق الٰہی پیدا ہوا اسی حالت مین جا کر آپ دجلے مین کود پڑے
یک ایسی لہر آئی جسنے آپ کو ڈوبنے سے بچا کر کنارے پر پہونچا دیا پھر آپ اُسی
ذوق وشوق مین جا کر آگ مین کود پڑے لیکن آگ نے بھی آپکا بال بیکا نکیا اسکے
بعد اکثر مہلک مقامون مین جا جا کر آپ نے اپنے کو ہلاک کرنا چاہا لیکن چونکہ اپنے
دوستون کا اللہ خود نگہبان ہوتا ہی اسلیے آپ ہر جگہ صحیح وسلامت رہے اور
روزانہ آپکا ذوق وشوق ترقی پاتا تھا آپ بلند آواز سے اُسی حالت مین فرمایا
کرتے تھے ویل لمن لا یقتله الماء والنار والسباع والجبال یعنے افسوس ہی
اوس شخص پر جسکو نہ پانی نے ڈبویا نہ آگ نے جلایا نہ درندون نے پھاڑا نہ پہاڑ نے
اوسکو مارا ندائے غیبی سنی من کان مقتول الحق لا یقتله غیرہ یعنے جو
حق کا مقتول ہوتا ہی اوسے سوا اللہ کے کوئی دوسرا قتل نہین کرسکتا اُسکے بعد آپکا

Marfat.com

ذوق وشوق اسقدر حبہ ترقی پذیر ہوا کہ لوگون نے آپکو دس مرتبہ زنجیر سے جکڑ جکڑ کر باندھا لیکن اوس حالت مین بھی آپکو چین نہین ہوتا تھا اوسکے بعد لوگون نے آپکو دیوانہ سمجھکر پاگل خانہ مین قید کیا اور ہر شخص کہتا کہ شبلی دیوانہ ہو گیا ہی آپ جواب دیتے کہ تم لوگ مجھے دیوانہ کہتے ہو اور میرے نزدیک تم سب دیوانے ہو اور انشاء اللہ تمھاری دیوانگی سے میری دیوانگی کا قیامت مین اللہ کے سامنے زائد رتبہ ہوگا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ قیدخانے مین تھے تو کچھ لوگ آپ کے پاس گئے آپنے پوچھا تم کون لوگ ہو اونھون نے کہا ہم سب آپ کے دوست ہین آپ نے پتھر اوٹھا اوٹھا کر اونکی طرف پھینکے وہ سب لوگ بھاگ گئے آپنے فرمایا تم لوگ کیسے میرے دوست ہو کہ میری بلا پر صبر نہین کر سکتے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ہاتھ مین انگارا لیے ہوئے تھے لوگون نے پوچھا آپ انگارا کیون ہاتھ مین لیے ہین آپ نے فرمایا مین اس انگارے سے خانہ کعبہ کو جلانے جاتا ہون تاکہ تمام خلق صاحب کعبہ کی طرف متوجہ ہو دوسرے دن لوگون نے دیکھا کہ آپ دو جلتی ہوئی لکڑیان ہاتھ مین لیے ہین لوگون نے پوچھا آپ جلتی ہوئی لکڑیون کو کیون ہاتھ مین لیے ہین آپ نے فرمایا مین ان لکڑیون سے جنت اور دوزخ دونون کو جلاؤنگا تاکہ لوگ بغیر کسی سبب کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرین

نقل کیا ہی کہ آپ ایک درخت کی طرف گذرے جسپر کوئل بیٹھی ہوئی کوکو کر رہی تھی اوسکی آواز سنکر آپ بیخود ہو گئے اور کئی شبانہ روز اسی درخت کے نیچے کھڑے ہوئے ہو ہو کہا کیے لوگون نے وہان رکنے کا اور ہو ہو کہنے کا سبب آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اس درخت پر ایک کوئل بیٹھی ہوئی کوکو کہا کرتی ہی یعنے پوچھتی ہی وہ کہان ہی مین اوسکی موافقت مین

Marfat.com

ہو ہو کہتا ہوں کہتے ہیں کہ جبتک آپ ہو ہو کہا کرتے وہ کوئل بھی کو کو کیا کرتی اور جب آپ خاموش ہو جاتے وہ بھی خاموش ہو جاتی اوس کوئل کو بھی آپکے ساتھ شوق ہو گیا تھا۔

نقل کیا ہی کہ اکثر لڑکے آپ کو پتھر مارا کرتے تھے ایکبار لڑکون نے آپکے پاؤن پر پتھر مارے اور اوسکی چوٹ سے آپکا پاؤن زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا جو قطرہ خون کا آپکے پاؤن سے زمین پر ٹپکتا تھا اوس سے اللہ کا نقش نمودار ہوتا تھا

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ عید کے دن سیاہ لباس پہنے ہوے وجد و حال مین تھے لوگون نے پوچھا آپ نے عید کے دن سیاہ لباس کیون پہنا ہی آپنے فرمایا مین نے خلق کے ماتم مین سیاہ لباس پہنا ہی اسلیے کہ خلق اللہ سے غافل ہی۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ سیاہ لباس پہنا کرتے تھے لیکن توبہ کے بعد آپنے مرقع پہننا اختیار کیا تھا اور عید کے دن جب آپ نے سیاہ لباس پہنا تو لباس سے فرماتے تھے کہ سیاہی نے سیاہی مین ہمکو اس حال پر پہونچایا بس ہم درمیان مین غرق ہوے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین جب آپ مجاہدے مین مشغول ہوے تو آپکا معمول تھا کہ مجاہدے کی حالت مین آپ اپنی آنکھون مین نمک بھر لیا کرتے تھے تاکہ نیند کا غلبہ نہونے پاے کہتے ہین کہ تھوڑا تھوڑا کرکے آپنے سات من نمک اپنی آنکھ مین بھرا تھا اور آپ نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر تجلی کرکے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتا ہی مجھسے غافل ہوتا ہی اور جو مجھسے غافل ہوتا ہی محجوب ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ ایک موچنہ لیے تھے اور اس سے اپنا گوشت نوچتے تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ نے آپسے پوچھا یہ کیا کرتے ہو آپ نے فرمایا حقیقت ظاہر ہوئی ہی اور مین اوسکی طاقت نہین رکھتا ہون اسلیے اس کلام کو مین نے

اختیار کیا ہی کہ شاید ایک دم مجھے امن دلوین۔
نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت آہ و زاری کیا کرتے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے شبلی کو ایک امانت سپرد کی تھی چاہا کہ اسمین خیانت کرے اسکو آہ و زاری مین مبتلا کیا کیونکہ شبلی درمیان خلق کے عین اللہ ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کی مجلس مین تشریف فرما تھے آپکی موجودگی مین حضرت جنید رحمہ اللہ کے بعض مریدون نے آپکی تعریف اسطرح کرنا شروع کی کہ صدق اور شوق او عالی ہمتی مین انکا مثل نہین ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے مریدون سے کہا کہ تم لوگون کا خیال غلط ہی بلکہ اصل یہ ہی کہ شبلی مردود ہی اور اللہ سے دور ہی اوسکے بعد مریدون کو حکم دیا کہ شبلی کو میری مجلس سے نکالدو مریدون نے آپکو وہان سے نکالدیا جب آپ باہر آگئے حضرت جنید رحمہ اللہ نے اپنے مریدون سے کہا کہ تم شبلی کی تعریف کرکے اوسکو ہلاک کرنا چاہتے تھے تمھاری مدح اُسکے حق مین مثل تلوار کے تھی کہ تمنے اوسپر کھینچی تھی اگر ذرا بھی اسکا اثر اوسپر ہوتا تو ابھی اُسکا نفس سرکش بن جاتا اور وہ ہلاک ہوجاتا تمھاری تعریف کرنے سے مرتبہ مین سَو درجہ زائد میری ہجو تھی اسلیے کہ میری ہجو تمھاری تلوار کے لیے ڈھال ہوگئی اور اوسکو ہلاک ہونے سے بچالیا۔
نقل کیا ہی کہ آپ تہ خانے مین عبادت کیا کرتے تھے اور آپکا دستور تھا کہ جب تہ خانے مین عبادت کرنے کے لیے جاتے تو ایک گٹھا لکڑیون کا باندھکر اپنے ساتھ لیجاتے اور جب آپکا دل ذرا بھی عبادت الٰہی سے غافل ہوتا تو آپ اُس گٹھے سے ایک لکڑی نکالتے اور اوس سے اپنے آپ کو مارتے یہانتک کہ وہ لکڑی ٹوٹ جاتی اور آپ دوسری لکڑی نکالکر مارنا شروع کرتے اکثر ایسا بھی ہوا کہ

Marfat.com

کہ اوس گٹھے کی تمام لکڑیان ٹوٹ جاتین اُسوقت آپ اپنے ہاتھ پاؤن دیوار پر دے دے مارتے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ گوشۂ تنہائی مین عبادت الٰہی کرتے تھے کہ اتفاقاً ایک شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہی اوس شخص نے کہا ابوبکر آپ نے جواب دیا اگر اسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائین تو مین اونکے لیے بھی دروازہ نہ کھولونگا اور اونھین اندر آنے کی اجازت نہ دونگا بڑا احسان مجھپر یہی ہی کہ آپ تشریف لیجائین۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا میری تمام عمر اسی تمنا مین گذر گئی کہ ایک لحظہ بھی مجکو اللہ تعالی کے ساتھ ایسی خلوت نصیب ہو کہ شبلی درمیان مین نہو اور فرمایا مجھے چالیس برس سے یہ آرزو ہی کہ ایک لحظہ اللہ کو جانون اور اوسکو پہچانون اور فرمایا میرا تکیہ گاہ عجز و نیاز ہی اور فرمایا انکسار میرا عصا ہی اور فرمایا بہت اچھا ہوتا اگر مین اسطرح پہاڑ مین چھپا ہوتا کہ خلق مجھے دیکھ نہ سکتی اور میرے حال سے واقف نہوتی اور فرمایا میری خواری یہودون کی خواری سے بدتر ہی اور فرمایا مین نفس دنیا ہوا شیطان ان چار بلاؤن مین مبتلا ہون اور فرمایا مین تین مصیبتون مین گرفتار ہون ایک یہ کہ میرے دل سے حق دور ہی دوسرے یہ کہ میرے دل مین باطل نے حق کی جگہ قیام کیا ہی تیسرے یہ کہ میرا نفس ایسا کافر ہی کہ اُسے اُن مصیبتون کے دفع کرنے کا خیال نہین ہی اور فرمایا اے اللہ مجھے دنیا اور دین دونون عطا کر کہ مین دنیا کا ایک نوالہ بناکر ایک یہود کے منھ مین رکھدون تاکہ دونون پردے خلق کے آگے سے اُٹھ جائین اور اسکا مقصود حاصل ہوجائے اور فرمایا دنیا محبت کا گھر ہی اور آخرت نعمت کا گھر ہی اور دنیا اور آخرت دونون سے دل بہتر ہی اسلیے کہ دل معرفت کا محل ہی اور فرمایا اگر مین نے

Marfat.com

بادشاہ کی خدمت نہ کی ہوتی تو ہرگز مشائخ کی بھی خدمت نکرسکتا ۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اونکو اوتار کر آپنے آگ
مین جلادیا لوگون نے کہا شریعت مین مال کا بلا وجہ ضائع کرنا روا نہین ہی آپنے
فرمایا اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی انکم وما تعبدون من دون اللہ
حصب جھنم یعنے جسپر تیرا دل مائل ہی مین اوس چیز کو تیرے ساتھ آگ مین جلاؤنگا
اور اسوقت میرا دل ان نئے کپڑون پر مائل ہو اٹھا اور مجھے عبرت ہوئی اسلیے
مین نے دنیا ہی مین اُنھین جلا دیا ۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار بازار مین آپ نے ایک بُرا نا مرقع ڈیڑھ دانگ کو اور ایک
ٹوپی نصف دانگ کو خریدی اور اون دونون کو پہنکر آپنے بآواز بلند فرمایا کون ہی
کہ ایک صوفی کو دو دانگ کے عوض مین خریدے ۔
نقل کیا ہی کہ جب آپکے مراتب روز افزون ہونے لگے تو آپنے لوگونکے سامنے
وعظ کہنا شروع کیا اور آپ عوام الناس کے سامنے حقیقت کا بھی بیان
کرتے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپسے کہا کہ ہمنے ان باتون کو تہ خانون مین
پوشیدہ رکھا ہی اور تم منبر پر چڑھکر عوام الناس کے سامنے اوسکا اظہار کرتے ہو
آپنے فرمایا اسرار حقیقت جو مین بیان کرتا ہون سوا میرے دوسرا کوئی اُسکو نہین
سمجھ سکتا ہی کیونکہ جو بات مین کہتا ہون حق کی طرف سے کہتا ہون اور میری کہی ہوئی
بات حق ہی کی طرف جاتی ہی اور شبلی درمیان مین نہین ہی حضرت جنید رحمہ اللہ
نے یہ سنکر فرمایا اے شبلی اگر تمھارا قول درست ہی تو تمکو یہ بیان بھی سزاوار ہی
اور آپ نے فرمایا ہی جسکا دل دنیا اور آخرت کا طالب ہو اُسکو ہماری محفل مین بیٹھنا حرام
نقل کیا ہی کہ ایک روز مجلس مین آپ نے کئی بار اللہ اللہ فرمایا ایک درویش
بھی اوس مجلس مین تھا اوسنے کہا اے شبلی تم لا الہ الا اللہ کیون نہین کہتے آپ نے

Marfat.com

ایک نعرہ مارا اور فرمایا مین اس بات سے ڈرتا ہون کہین ایسا نہو کہ مین لا
ہون اور فوراً مر جاؤن آپ کے فرمانے نے درویش پر ایسا اثر کیا کہ خوف آلہی
سے کانپنے لگا اور اوسی حالت مین جان بحق تسلیم ہوا اوس درویش کے رشتہ وار
آپکو اوسکا قاتل سمجھکر دربار خلیفہ مین دادرسی کے لیے لیچلے آپ اپنے وجد کے
خلبون مین مستانہ وار دربار کی طرف جا رہے تھے جب دربار مین پہونچے تو اوس
درویش کے اعزہ نے خلیفہ کے سامنے آپ پر اوس درویش کے خون کا دعوی
کیا خلیفہ نے آپ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو آپ نے فرمایا اوس درویش کی جان آتش
عشق آلہی سے انتظار بقاے جلال باری مین فانی تھی اور اوسکی جان علائق
سے جدا اوصفات اور آفات نفسانی سے فانی ہو چکی تھی اور اوسکی جان طاقت
سے بے طاقت اور صبر سے بے صبر ہو چکی تھی اسی لیے اوسکو میرے قول کے سننے
کی تاب نہوئی اور برق مشاہدۂ جمال کی چمک سے اُسکی روح مثل روح مرغ بسمل
کے تن سے نکل گئی اس مین شبلی کا کیا قصور ہی خلیفہ نے حکم دیا کہ شبلی کو دربار
کے باہر لیجاؤ کیونکہ انکے کلام نے میرے دل پر ایسی حالت طاری کر دی ہی کہ
اگر تھوڑی دیر اور یہ میرے ساتھ کلام کرینگے تو یقیناً مین بیہوش ہو جاؤنگا۔
نقل کیا ہی کہ جو شخص آپکے یہان آکر توبہ کرتا اور اوسکے بعد طریقت کا طالب
ہوتا تو آپ فرماتے کہ جا اور جنگل مین توکل پر بسر کر اور بے ساتھی اور توشہ کے
حج کرنے جا جب توکل اور تجرد حاصل ہو جائے اور جنگل مین زندگی بسر کرلے
اور حج سے فراغت حاصل ہو اوسوقت میرے پاس آکر میری صحبت اختیار کرنا
اسلیے کہ ابھی تجھے میری صحبت مین رہنے کی قابلیت نہین ہی۔ اور آپ بغیر توشہ
اور سواری کے اپنے یارون کے ہمراہ اوسکو جنگل کیطرف روانہ فرماتے لوگون نے
کہا آپ خلق کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے ہین آپ نے فرمایا مین ہرگز خلق کو ہلاک کرنا

Marfat.com

نہین چاہتا ہون بلکہ جو لوگ میرے پاس آتے ہین اونکا مطلب یہ نہین ہوتا کہ وہ
میری مصاحبت کرین بلکہ وہ معرفت الٰہی حاصل کرنا چاہتے ہین اور اگر وہ میری
مصاحبت کی تمنا کرین تو گویا بت پرستی کی تمنا کرتے ہین اور بت پرستی کرنے
سے اونکو یہی بہتر ہی کہ وہ جس حال مین پہلے تھے اوسی مین رہین اسلیے کہ موحد
فاسق رہبان زاہد سے بہتر ہی بہر حال میرے پاس آنے والون کا مقصد یہی ہوتا
ہی کہ وہ اللہ کو پائین مین اونکو اللہ کی طلب کا راستہ بتا دیتا ہون اگر وہ اس راہ
مین ہلاک بھی ہو جائین تو بھی اپنے مقصد سے محروم نہ رہین گے اور اگر مصائب
سفر برداشت کرلین گے تو اس سفر کے تکالیف سے اونکو وہ بات حاصل ہوگی
جو دس برس مجاہدہ کرنے سے بھی حاصل نہوتی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب مین بازار مین نکلتا ہون اور خلق کو دیکھتا ہون تو
ہر سعید کی پیشانی پر سعید اور ہر شقی کی پیشانی پر شقی لکھا ہوا دیکھتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ کبھی کبھی آپ نعرہ کرکے آہ افلاس آہ افلاس آہ افلاس کہا کرتے
لوگون نے آپسے پوچھا افلاس کسوجہ سے ہی آپنے فرمایا من مجالسۃ الناس ومن استیناس
الناس ومن مخالطۃ الناس ومحادثتہم یعنے آدمیونکی مجالست سے اور آدمیونکے
انس سے اور آدمیون کی مخالطت سے اور اونکی باتین اور اونکی خدمت کرنیسے افلاس ہی

نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک جماعت کو عیش و عشرت دنیاوی مین دیکھکر نعرہ مارا
اور فرمایا افسوس ہی اون دلون سے جو دنیا پر فریفتہ ہین اور اللہ کا ذکر کرنے سے
اور اوسکے احکام بجالانے سے غافل ہین۔

نقل کیا ہی کہ لوگ جنازہ لیے ہوے جا رہے تھے اور ہجوم بہت تھا اوس ہجوم
کے پیچھے ایک شخص آہ من فراق الولد کہتا ہوا جا رہا تھا جب آپنے اس جنازے
کو اور اوس شخص کو یہ کہتے ہوے دیکھا تو سراسیمہ ہو کر آپنے اپنے منھ پر طمانچے لگائے

Marfat.com

اور فرمایا اہ من فی اخی الاحد اور آپ نے فرمایا ہی کہ میرے پاس شیطان آیا اور اوسنے مجھسے کہا تو اپنی صفائی قلب پر مغرور نہونا کیونکہ اوسکے نیچے آفتون کی تاریکیان ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے گیلی لکڑی مین جلتے وقت دوسری سمت دہوان اوٹھتا دیکھکر مریدون سے فرمایا تم لوگ دعوی کرتے ہو کہ ہمارا دل آتش شوق سے پر ہی اگر دراصل ایسا ہوتا تو تمہاری آنکھ سے بھی ہر وقت اس لکڑی کی طرح سے آنسو بہا کرتے

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ عالم بیخودی مین حضرت جنید رحمہ اللہ کی یہان گئے اونکی پگڑی بندھی ہوئی رکھی تھی آپ نے اوسے کھولڈالا لوگون نے کہا تمنے یہ کیا کیا آپ نے فرمایا اسکی بندش مجھے اچھی معلوم ہوئی اسلیے مین نے اسے کھول ڈالا

نقل کیا ہی کہ ایکدن حضرت جنید رحمہ اللہ کی بی بی اپنے گھر مین بیٹھی ہوئی کنگھی کر رہی تھین اتنے مین حضرت شبلی وہان پہونچے اوٹھون نے ارادہ کیا کہ سامنے سے اوٹھکر پردے مین ہو جائین حضرت جنید رحمہ اللہ نے اونسے فرمایا تمھین پردہ مین ہونیکی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ جو لوگ گروہ صوفیہ مین مست ہوتے ہین اونکو جنت اور دوزخ تک کی تو خبر نہین رہتی عورت کو کیونکر دیکھین گے جب حضرت شبلی رحمہ اللہ آئے تو تھوڑی دیر اپنے جذب کی حالت مین رہے اسکے بعد خود بخود آپنے رونا شروع کیا حضرت جنید رحمہ اللہ نے اپنی بی بی سے فرمایا کہ اب تم پردے مین ہو جاؤ اسلیے کہ اسوقت انکو اپنی اصلی حالت مین لا رہے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا من طلب وجد یعنے جسنے اللہ کو طلب کیا پایا آپ نے فرمایا ایسا نہین ہی کہ جسنے طلب کیا پایا بلکہ یون کہو من وجد طلب یعنے جسنے اللہ کو پایا اوسنے طلب کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن حضرت جنید رحمہ اللہ نے دیکھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا

Marfat.com

تشریف لائے اور آپ نے شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا حضرت جنید رحمہ اللہ نے شبلی رحمہ اللہ سے پوچھا تمھارا عمل کیا ہی آپ نے فرمایا مین نماز مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہون اور اوسمین یہ آیت پڑھتا ہون لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم آیا ہی تمھارے پاس رسول تم مین کا بھاری ہوئی ہی اوسیر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی تمھاری ایمان والو نپر شفقت رکھتا ہی مہربان ہی پس اگر وہ پھر جائین تو تو کہہ بس ہی مجکو اللہ کسی کی بندگی نہین سوائے اوسکے اوسیر مین نے بھروسا کیا ہی اور وہی ہی صاحب بڑے تخت کا حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا یہ مرتبہ تمکو اسی کی وجہ سے ملا ہی نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے وضو کر کے مسجد جانے کا ارادہ کیا راہ مین ندائے غیبی سنی کہ ایسا وضو اور پھر یہ گستاخی کہ ہمارے گھر مین جایا چاہتا ہی آپ پلٹے پھر ندا سنی کہ تو ہمارے گھر سے لوٹا جاتا ہی یہان سے لوٹ کر کہان جائیگا آپ نے نعرہ کیا ندا آئی تو ہمپر طعنہ کرتا ہی آپ ایکمقام پر خاموش ہو کر بیٹھ گئے ندا آئی کہ تو صبر و تحمل کا دعوی کرتا ہی آپ نے فرمایا المستغاث بک منک یعنے میری فریاد تجھی سے ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش تھکا ماندہ پریشان حال آپکے پاس آیا اور کہا آپ کو حق وفاداری دین کا واسطہ میری فریادرسی کیجیے اور فرمائیے کہ مین کیا کرون کیونکہ اب نہایت مجبور اور تنگ ہون کیا اس راہ سے لوٹ جاؤن آپنے فرمایا ای درویش تو کفر کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتا ہی کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالی کا قول ہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنے اللہ کی رحمت سے ناامید نہو اوس درویش نے کہا بس اسیدن بیفکر ہو گیا آپ نے فرمایا ہائین تو اللہ تعالی کو آزماتا ہی کیا تو نے یہ نہین سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون یعنے نہین نڈر ہوتے

ہوئی اللہ تعالیٰ کے نکرے مگر توم زبان کا ر۔ اوس درویش نے کہا پھر فرمائیے مین کیا کرون آپنے فرمایا اللہ کے آستانے پر سر دیدے مار ہیانتک کہ تیری جان نکلجائے شاید کہ تجھے گشایش ہو مَن علی الباب یعنے ہمارے دروازے پر کون ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک حضرت ابو الحسن حضری رحمۃ اللہ کو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی اور فرمایا اگر اس درمیان مین تمنے سوا خدا کے کسی دوسرے کا خیال کیا تو میری صحبت مین بیٹھنا تمپر حرام ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ چند مریدون کے ہمراہ ایک جنگل مین گئے وہان ایک کھوپڑی دیکھی کہ اوسپر لکھا تھا خسرالدنیا والاخرۃ آپ نے ایک نعرہ مارا اور فرمایا یہ کسی نبی یا ولی کا ہی مریدون نے پوچھا یہ آپکو کیونکر معلوم ہوا آپنے فرمایا اسمین ایک راز ہی یعنے جبتک اللہ تعالیٰ کی راہ مین دنیا اور آخرت کو برباد نکروگے اسکا قرب حاصل نہین ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ علیل ہوے اطبانے کہا پرہیز کیجیے آپنے فرمایا کس چیز سے پرہیز کرون کیا اوس چیز سے پرہیز کرون جو میری روزی نہین ہی یا اُس چیز سے پرہیز کرون جو میری روزی ہی جو میری روزی نہین ہی وہ خود ہی مجھے نہ ملیگی اور جو میری روزی ہی مین اُس سے پرہیز نہین کر سکتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک پیالی فروش کو آپنے بازار مین آواز لگاتے سنا لم یبق لا واحد یعنے اب ایک ہی پیالی باقی ہی آپ نے نعرہ مارا اور فرمایا ھل یبقی لا واحد یعنے آگاہ ہو جاؤ کہ ایک ہی باقی رہگیا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک جنازے کی نماز پانچ تکبیرین کہکر پڑھائی لوگون نے کہا شرع نے نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر کی ہین آپنے ایک تکبیر کیون زیادہ کی آپ نے فرمایا مین نے چار تکبیرین نماز جنازہ کی کہین اور ایک تکبیر جہان اور اہل جہان پر

نقل کیا ہی کہ ایکبار کئی دن آپ کا پتہ نہین لگا لوگون نے جب بہت تلاش کیا تو آپکو مخنثون کے محلہ مین پایا لوگون نے آپ سے پوچھا یہان آپنے کیون قیام کیا یہ جگہ تو آپ ایسے بزرگون کے رہنے کے لائق نہین ہی آپ نے فرمایا جسطرح ان مخنث کا دنیا مین مرد اور عورت مین شمار نہین ہی اسیطرح مین بھی نہ دنیا مین مرد ہون نہ عورت پس مجھ ایسون کو ان ہی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیے

نقل کیا ہی کہ آپ نے چند لڑکون کو ایک اخروٹ کی تقسیم مین جھگڑتے دیکھکر اخروٹ اونکے ہاتھ سے لیکر کہا تم لوگ آپس مین نہ لڑو مین سبکو تقسیم کیے دیتا ہون اوسکے بعد آپ نے اوس اخروٹ کو توڑا تو اوسکے اندر کچھ بھی نہ نکلا ندائے غیبی سنی کہ تمنے حصہ بانٹ کر دینے کا وعدہ اپنی طرف سے کیا تھا اب کیون حصہ بانٹ نہین کرتے آپ خاموش ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی دنیا مین سب سے زائد کم حوصلہ رافضی اور خارجی ہین کیونکہ دوسرون نے کہ خلاف کیا اپنے حق مین کیا اور باتین اوسکے بارے مین کہین اور یہ دونون فرقے تعصب کرکے اپنی زندگی ضائع کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جب مین حسبی اللہ کہنے کا ارادہ کرتا ہون ساتھ ہی خیال آجاتا ہی کہ مین جھوٹ بولنا چاہتا ہون اور چپ ہو جاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ آپ اسقدر نمک آنکھ مین نہ بھرا کرین اسلیے کہ خوف نابینا ہو جانے کا ہی آپ نے فرمایا نابینا ہو جانے سے میرا کچھ نقصان نہین ہو سکتا کیونکہ جس چیز کا میرا دل شائق ہی وہ ظاہری آنکھون سے پوشیدہ ہی

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا ہم ہمیشہ آپ کو بے چین دیکھتے ہین جس سے ہمکو یہ وہم ہوتا ہی کہ یا تو اللہ آپکے ساتھ نہین ہی یا آپ اوسکے ساتھ نہین ہین آپ نے فرمایا اگر مین اوسکے ساتھ ہوتا تو مین نہین ہوتا

Marfat.com

لیکن مین محو ہون اوس چیز مین کہ وہ ہی اور فرمایا مین اکثر خیال کیا کرتا تھا کہ مین اللہ تعالیٰ کی محبت مین خوشی کرتا ہون اور اوسکے مشاہدے کے ساتھ انس پکڑتا ہون اب مجھے معلوم ہوا کہ خوشی اور انس ہمجنس کے ساتھ ہوتا ہی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا کبھی اوس سے آزردہ نہین ہو سکتا اور فرمایا مرید کو اوسوقت کامل رتبہ حاصل ہوتا ہی جب اوسے سفر اور حضر اور حاضر و غائب یکسان ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے کہا کہ حضرت ابو تراب رحمہ اللہ جنگل مین بھوکے تھے تمام جنگل اونکے لیے طعام ہو گیا آپ نے فرمایا وہ رفیق تھے اگر محل تحقیق مین ہوتے تو کہتے انی اظل عندہ ربی فھو یطعمنی و یسقینی مین اللہ کی خدمت مین رات بسر کرتا ہون اور وہی مجھے کھلاتا ہی اور پلاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت شیخ واسطانی رحمہ اللہ کو وصیت کی کہ تنہائی اختیار کرکے خلق سے دور ہو جاؤ اور مرتے وقت تک دنیا کیطرف منہ نکرنا یعنی دنیا کی طالب ہونا

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے پوچھا کہ جب تمھین یاد الٰہی مین صدق اور اہلیت حاصل نہین ہی تو تم کیونکر اوسکو یاد کرتے ہو آپنے فرمایا مین مجاز سے اوسکو اسقدر یاد کرتا ہون کہ وہ مجکو حقیقت سے ایکبار یاد کرتا ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے یہ سنکر نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ کی درگاہ سے کبھی خلعت ملتا ہی اور کبھی تازیانہ۔

نقل کیا ہی کسی نے آپ سے پوچھا دنیا شغل اور اشغال کے لیے اور آخرت اہوال کے لیے ہی پھر راحت کہان حاصل ہوگی آپنے فرمایا اشغال دنیا سے دست بردار ہو جاؤ تا کہ اہوال آخرت سے نجات حاصل ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے کہا توحید مجرد کا بیان فرمائیے آپ نے فرمایا جو توحید کی خبر دیتا ہی اوسکو ملحد کہتے ہین اور جو اوسکی طرف اشارہ کرتا ہی اسے

Marfat.com

غنوی کہتے ہین اور جو اوسکی طرف اشارہ کرتا ہی اوسے ثنویت پرست کہتے ہین اور جو اوس باب مین گفتگو کرتا ہی اوسے غافل کہتے ہین اور جو اوس سے خاموش ہوتا ہی اوسے جاہل کہتے ہین اور جو سمجھتا ہی کہ مین نے اوسے پالیا اوسے نامراد کہتے ہین اور جو اپنے کو اوس سے نزدیک سمجھتا ہی اوسکو اوس سے دور خیال کرنا چاہیے اور جو اپنے وجد وحال کو ظاہر کرتا ہی اوسے گمراہ کہتے ہین

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو کچھ وہم سے دریافت ہوتا ہی اور عقل سے جانا جاتا ہی وہ بیکار اور محدث اور مصنوع ہی اللہ تعالی وہ ہی جو وہم اور عقل و خیال اور قیاس اور گمان مین نہ آوے اور فرمایا صوفی وہ ہی جو دنیا مین اسطرح رہے جیسے دنیا مین آنے سے پہلے تھا اور فرمایا تصوف شرک ہی اسلیے کہ تصوف دل کی نگہبانی کا نام ہی غیر سے اور غیر من ہی اور فنا ناسوتی ہی اور ظہور لاہوتی اور فرمایا تصوف خیال رکھنا قوتون یعنے حواسون کا اور نگاہ رکھنا انفاس کا ہی اور فرمایا صوفی اوسوقت صوفی ہوتا ہی کہ جب تمامی خلق کو مثل اپنے عیال کے سمجھکر اونکا باربردار ہو اور فرمایا صوفی وہ ہی جو خلق سے منقطع اور حق سے متصل ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو خلق سے منقطع کیا تھا جیسے یہ قول تعالی ہی واصطفیتک لنفسی یعنے مین نے تجکو اپنے لیے چن لیا ہی اور اللہ تعالی نے اونکو اپنے ساتھ ملا لیا اور فرمایا صوفی اللہ تعالی کے کنار لطف مین مثل اطفال کے پرورش پاتے ہین اور فرمایا اپنے کو فنا سمجھنا تصوف ہی اور فرمایا تصوف یا برق سوزندہ ہی اور فرمایا درگاہ الہی مین بے غم زندگی بسر کرنے کا نام تصوف ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے حضرت داود علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ میرا ذکر خاص ذاکرون کے لیے اور میری جنت خاص مطیعون کے لیے اور میری زیارت خاص مشتاقون کے لیے اور میری محبت خاص محبون کے لیے

Marfat.com

اور فرمایا حب و دہشت ہی لذت مین اور حیرت ہی نعمت مین اور فرمایا محبت
اسکا نام ہی کہ مثل تیرے کوئی دوسرا اللہ کو دوست رکھنے والا تھوا اور فرمایا
جس چیز کو تو دوست رکھتا ہی اوسے محبوب کی راہ مین خرچ کر اسی کا نام محبت ہی
اور فرمایا جو شخص اللہ کی محبت کا مدعی ہوا اور سوا اوسکے کسی اور چیز کا بھی
طالب ہو وہ ہرگز اللہ کی محبت نہین کرتا بلکہ اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہی اور فرمایا
ہیبت الٰہی دل کو گلاتی ہی اور محبت کی آگ جان کو گھلاتی ہی اور شوق نفس
کو فنا کرتا ہی اور فرمایا جسکے نزدیک توحید صورت نہین باندھتی ہرگز توحید کی
بو نہ سونگھے گا اور فرمایا توحید جمال احدیت سے موحد کا حجاب ہی اور فرمایا جو توحید کو
اپنی طرف بلاتا ہی موحد نہین ہوتا اور فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک اللہ کی
معرفت اور یہ ذکر کی محتاج ہی دوسرے نفس کی معرفت اور یہ اداے فرائض کی
محتاج ہی تیسرے باطن کی معرفت اور یہ بغیر تقدیر الٰہی پر راضی ہوے حاصل نہین
ہوتی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ بلا پر عذاب کرنا چاہتا ہی تو بلا کو عارف کے دل مین
جگہ دیتا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ کبھی اپنے جسم پر ایک مچھر بیٹھنے کی تاب نہ رکھے
اور کبھی ساتون آسمانون اور زمینون کو پلک کی نوک پر اوٹھالے لوگون نے کہا کہ
آپ کبھی ایسا فرماتے ہین اور کبھی ویسا آپکا کلام ایک روش پر نہین ہوتا اسکی
کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا ہم کبھی بیخود اور کبھی باخود رہتے ہین اور فرمایا عارف کو نشان
نہین اور محب کو گلہ نہین اور بندے کو دعوی نہین اور ترسندہ کو قرار نہین اور
کسی کو اللہ سے گریز نہین ہی اور فرمایا معرفت الٰہی کی ابتدا ہی مگر انتہا نہین
ہی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا اوسکے غیر سے نہین ملتا ہی اور جو ماسوی اللہ
سے ملتا ہی اوسنے اللہ کو نہین پہچانا اور فرمایا عارف وہ ہی کہ دنیا کی ازار
بنالے اور آخرت کی چادر پھر ان دونون سے مجرد ہو کر اللہ کے ساتھ منفرد ہو

Marfat.com

اور فرمایا عارف سوا اللہ کے کسی کو نہین دیکھتا اور سوا اللہ کے کسی سے بات
نہین کرتا ہی اور سوا اللہ کے کسی سے بات نہین سنتا ہی اور سوا اللہ کے
کسی کو اپنے نفس کا محافظ نہین جانتا ہی اور فرمایا عارف کا وقت مثل زمانہ بہار
کے عمدگی سے گذرتا ہی بہار مین بادل گرجتا ہی اور بجلی چمکتی ہی اور پانی برستا ہی
اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہی اور طرح طرح کے پھول کھلتے ہین اور پھولون کو دیکھکر
بلبل چہچہے کرتی ہی اور عارف کا ہو بہو وہی حال ہی کہ مثل ابر کے روتا ہی اور مثل
برق کے ہنستا ہی اور مثل بادل کے نعرے کرتا ہی اور مثل ہوا کے آہ کرتا ہی اور
سر ہلا ہلا کر اپنے دل کی مرادون کے پھول کھلاتا ہی اور اونے دیکھ دیکھکر مثل بلبل کے
خوشی مین اللہ کی یاد کرتا ہی اور فرمایا دعوت کی تین قسمین ہین ایک دعوت علم دوسرے
دعوت معرفت تیسرے دعوت معائنہ اور فرمایا علم یہ ہی کہ اپنی ذات سے اپنے نفس
کو جانے اور فرمایا عبارت زبان علم اور اشارت زبان معرفت ہی اور فرمایا علم
الیقین وہ ہی جو ہمکو پیغمبرون کی زبان سے معلوم ہوا اور عین الیقین وہ
ہی کہ بے واسطہ قلوب کے اسرار مین ہدایت کے نور سے پہونچے اور حق الیقین وہ ہی
کہ اس عالم مین اوسکی طرف راہ نہین ہی اور فرمایا خدا کے طلب کرنے کو ہمت کہتے
ہین اور ماسوی اللہ کو طلب کرنا ہرگز ہمت نہین ہی اور فرمایا صاحب ہمت سوا
خدا کے کسی پر مائل نہین ہوتا لیکن صاحب ارادت بہت جلد مائل ہو جاتا ہی اور
فرمایا سوا خدا کے کسی چیز سے مستغنی ہونے کو فقر کہتے ہین اور فرمایا درویشی
کے چار سو درجے ہین اور اون درجون مین سے ادنی درجہ یہ ہی کہ اگر ساری
دنیا کا مال اوسکو ملجائے اور تمام اہل دنیا اوس مال کو کھائین تو بھی اسکو دوسرے
دن کے لیے روزی رکھنے کی فکر نہو اور فرمایا جمعیت کلی کو حقیقت کہتے ہین اور وہ
فردانیت کی ایک صفت ہی اور فرمایا اللہ کی عبادت کرنا شریعت ہی اور اوسکے

Marfat.com

طلب کرنا اور حقیقت اوسکو دیکھنا طریقت ہی اور فرمایا مذکور کے مشاہدے مین اوسکا ذکر فراموش کرنا بڑا ذکر ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنا بغیر کلے اور کلام کے ہی یعنے کبھی اوسکی شکایت نکرے اور فرمایا صابر درباری ہی اور رضا اہل پیشگاہ ہی اور مفوض اہل البیت ہی اور فرمایا یہ بات اُس مرغ کے مانند ہی کہ پنجرے مین قید ہو اور نکلنا چاہے مگر کسی طرف سے نکل نہ سکے اور فرمایا زہد غفلت ہی اسلیے کہ دنیا ناچیز ہی اور ناچیز مین زہد کرنا غفلت ہی اور فرمایا دنیا کو فراموش کرنا اور آخرت کو یاد نہ کرنا زہد ہی اور فرمایا جو قسمت مین ہی ضرور ملیگا اور جو قسمت مین نہین ہی ہرگز نہ ملیگا گو انسان لاکھ کوشش کرے پس زہد کس چیز پر ہی اور فرمایا خالق کی یاد مین خلق سے روگردان ہونا زہد ہی اور فرمایا دنیا مین استقامت دیکھنا قیامت کا ہی یعنے اللہ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر کیا ہی اسپر قائم رہنا استقامت ہی اور فرمایا صادق وہ ہی جو حرام کو مُنھ مین نہ رکھے اور فرمایا اُنس یہ ہی کہ بندے کو اپنے سے وحشت ہو اور فرمایا اللہ سے اُنس رکھنے والے کا مرتبہ اللہ کے ذکر سے اُنس رکھنے والے سے زائد ہی لوگون نے پوچھا جو مراتب عارف کو عطا ہوتے ہین وہ کیونکر معلوم ہو سکتے ہین آپنے فرمایا جو چیز ثابت نہو اوسکی تحقیق کیونکر ہو سکتی ہی اور کسطرح سکون پکڑے بندہ اوس چیز سے کہ ظاہر نہو اور کسطرح ناامید ہووے اوس چیز سے کہ پوشیدہ نہو یہ بات ظاہری ہی باطن مین اور باطنی ہی ظاہر مین اور فرمایا خلق جو اشارہ خالق کی طرف کرتی ہی مردود ہی اور جو اشارہ حق سے حق کی طرف ہو مقبول ہی اور فرمایا بندے کا بندے کی آنکھ مین ظاہر ہونا عبودیت ہی اور اللہ تعالے کے صفات کا بندے پر ظاہر ہونا مشاہدہ ہی اور فرمایا لحظہ حرمان اور خطرہ خذلان اور اشارہ ہجران ہی اور کرامات عذر خدا منع کرنے والی ہی قرب خدا کو اور سبب مکر ہی

Marfat.com

فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون یعنے نہین بیخوف ہوتی اللہ کے مکر سے
مگر قوم زیان کار اور فرمایا ہر نعمت مین تین مکر پوشیدہ ہوتے ہین اور ہر طاعت
مین چھ مکر ہوتے ہین اور فرمایا بندے کا اپنے ارادے اور مراد کو دور کر دینا
اللہ کے ارادے اور مراد کے سامنے عبودیت ہی اور بندے کے ارادے کا
اللہ کے ارادے کے سامنے ٹوٹ جانا عبودیت ہی اور قضاے آلہی کے مقابلے
مین بندے کا اپنی تمناؤن کو ترک کرنا عبودیت ہی اور فرمایا اللہ تعالی کے
ساتھ کلام مین گستاخ ہونا انبساط ہی اور فرمایا لوگون سے اُنس پکڑنا افلاس
کی علامت ہی اور سوا اللہ کے ذکر کے کسی اور کے ذکر کے لیے زبان ہلانا وسوسہ
ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا قرب حق کی علامت ہی اور فرمایا خلق
کی مصلحت کو اپنی مصلحت سے زیادہ چاہنا جوانمردی ہی اور فرمایا کلام در اصل
دل کا کلام ہی اور فرمایا رجا کا بلند مرتبہ حیا ہی اور فرمایا بشریت کی غیرت اشخاص
کے لیے ہی اور غیرت آلہیت بروقت ہی کہ ماسوی اللہ مین ضائع کی اور فرمایا
خوف وصل مین زیادہ سخت ہی خوف سے مکر مین اور فرمایا کسی روز خوف مجھپر
غالب نہین ہوا کہ اوس روز مجھپر حکمت اور عبرت کے دروازے نکھل گئے ہون
اور فرمایا منعم کو دیکھنا اور نعمت کو نہ دیکھنا شکر ہی اور فرمایا جو سانس بندہ اطمینان سے
لیتا ہی وہ روے زمین کے تمام عابدون کی عبادت سے ثواب مین زیادہ ہی
اور فرمایا ہزار سال گذشتہ اور ہزار سال آیندہ مین وقت موجود تیرے لیے
غنیمت ہی ہوشیار رہ کہ تجھے کسی مجسم ٹٹے سے دھوکا نہ ہو یعنے عالم ارواح مین
ماضی و مستقبل ایک ہی ہی اور فرمایا جو رات کو ایک گھڑی غفلت کیے سوتا ہی
وہ آخرت کی ہزار سالہ راہ سے پیچھے پڑجاتا ہی اور فرمایا اہل معرفت کے لیے
چشم زدن کے برابر غفلت شرک ہی اور فرمایا جسطرح خلق کا محجوب خالق سے

Marfat.com

حجاب بین ہی اسیطرح خالق کا محجوب خلق سے حجاب بین رہتا ہی اور فرمایا جسکو
اللہ کی بلابلی نے اختیار کیا ہو وہ مرتبہ مین اوس شخص سے زائد ہی جسکو اوسکی مغفرت اور
رحمت نے اختیار کیا ہو اور فرمایا جو شخص اللہ سے دور رہتا ہی اللہ بھی اس سے
دور رہتا ہی اور فرمایا جو شخص حق سے حق مین فانی ہوتا ہی ربوبیت ہی سے
فانی ہوتا ہی عبودیت کا تو کیا ذکر ہی اور فرمایا جو لوگ عادۃً وعظ مین آتے ہین
اور اسیطرح وعظ سنتے ہین اونکو وعظ مین آنا اور وعظ سننا فائدہ نہین پہونچاتا ہی
بلکہ بلا کے مستحق ہو جاتے ہین اور فرمایا اللہ کرے تم لوگ ایسے ہو جاؤ کہ ہمیشہ
اوسکی اطاعت مین سرگرم رہو اور اوسکے غیر سے دست بردار ہو جاؤ قل اللہ ثم
ذرھم فی خوضھم یلعبون یعنے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ نیچے لاتا ہی پھر چھوڑ دیتا
ہی اونکو اونکی بحثون مین ایسی حالت مین کہ وہ بازی کرتے ہین اور فرمایا مجھے آسودگی
اوسوقت حاصل ہوگی جب مین سوا اپنے کسی کو اوسکا ذاکر نہ دیکھونگا یعنے سب مین
ایسی ہین ہو جاؤن گا اور فرمایا اگر مین پورے طور سے اللہ کے مرتبے کو جان جاتا تو ہرگز
ماسوای اللہ سے خائف ہوتا اور فرمایا مین نے دو شخصون کو خواب مین دیکھا اونہون نے
مجھسے کہا ای شبلی جو شخص ایسا اور ایسا کرتا ہی اوسکا شمار غافلون مین ہی
اور فرمایا اتنی عمر میری اسی تمنا مین گذر گئی کہ اللہ کے ساتھ مین ایک ایسی
ساعت مین ہون کہ دل بھی اوس سے خبردار نہو مگر ابتک میری یہ مراد پوری نہین ہوئی اور
فرمایا اگر تمام دنیا کا ایک نوالہ بناکر شیرخوار بچے کے منھ مین دین تو بھی مجھے یہ خیال باقی
رہیگا کہ ابھی اسکا پیٹ نہین بھرا اور اوس لڑکے پر مجھے رحم آویگا اور فرمایا اگر
تمام دنیا میرے قبضہ مین ہو اور مین وہ دنیا ایک یہودی کو دوں اور وہ اسے قبول
کرلے تو مین اوسکا بڑا احسانمند ہو جاؤن اور فرمایا کائنات کو ہرگز یہ قدرت نہین
کہ مجھے اپنا کرلے اور میرے دل پر قابو حاصل کرے پھر کیونکر کائنات اوس

Marfat.com

شخص پر قابو پا سکتی ہی جو اللہ تعالی کو جانتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ غلبۂ ذوق و شوق کی وجہ سے مضطرب تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے کہا اے شبلی اگر تم اپنا کام اللہ پر چھوڑ دو تو تمھین راحت میسر ہوگی آپ نے فرمایا اسطرح مجھے راحت نہین ہو سکتی بلکہ اسوقت مجھے راحت ہوگی کہ اللہ میرا کام مجھی پر چھوڑ دے حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ شبلی کی تلوار سے خون ٹپکتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک شخص کو یارب یارب کہتے ہوے دیکھکر اوس سے فرمایا کہ تو کب تک یارب یارب کہا کریگا اللہ تعالی ہر وقت عبدی عبدی کہتا ہی اسکو تو سُن اوس شخص نے کہا کہ مین عبدی عبدی کی صدا سُن سنکر یارب یارب کہتا ہون آپ نے فرمایا تیرے لیے یارب یارب کہنا روا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالی آسمان کو میری گردن مین طوق بناکر ڈالدے اور زمین کو بیڑی کی طرح میرے پاؤن مین پہنادے اور تمام عالم کو میرا دشمن کردے تب بھی مین اوس سے روگردان نہونگا۔
نقل کیا ہی کہ قربِ وفات کے آپکی آنکھون کے سامنے تاریکی چھاگئی آپ لوگون سے راکھ مانگ کر سر پر ڈالتے تھے اور آپ اوسوقت اسقدر بیقرار تھے کہ جسکا بیان ہونا مشکل ہی لوگون نے آپ سے اضطرابی اور بیقراری کی وجہ پوچھی آپنے فرمایا اسوقت مجکو ابلیس پر رشک آرہا ہی اور آتشِ رشک میرے تمام جسم اور روح کو جلا رہی ہی اور ابلیس پر اسلیے رشک آتا ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکو خلعت لعنت سے نوازا جیسا کہ قرآن شریف مین موجود ہی اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی اے شیطان قیامت تک تجھپر میری لعنت ہی اور مجھ ایسے پیاسے کو اللہ نے محروم رکھا ہی لعنت کی نسبت شیطان کے ساتھ

اکثر آپ نے اونکو منع کیا اور فرمایا محبت کا ذکر کیا کرو جب آپکی وفات کا وقت
قریب ہوا تو ایک نیشاپوری شخص سے جو اسوقت آپ کے سرہانے موجود
تھا آپ نے فرمایا جب تم نیشاپور مین پہونچنا تو اوستاد اسحٰق سے کہدینا کہ واقعی موت
بہت سخت اور ویسی ہی دشوار چیز ہی جیسا آپ بیان فرمایا کرتے تھے بعد وفات
آپ بقیع مین اُسی قبر مین دفن کیے گئے جو حضرت ابو عثمان رح نے اپنے لیے کھدوائی تھی
نقل کیا ہی کہ کسی شخص نے وفات کے بعد آپ کو خواب مین دیکھکر حال دریافت کیا
آپ نے فرمایا اللہ نے مجھپر ایسا عتاب نہین کیا جیسا زبردست کرتے ہین البتہ یہ
ندا ہوئی اے ابو القاسم وصال کے بعد انفصال ہی مین نے کہا اے اللہ مجھے لحد مین رکھا
ہی احد تک پہونچا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۵ حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمہ اللہ صاحب کرامت و فراست تھے آپ سرخس
مین پیدا ہوے آپ حضرت ابو سعید ابو الخیر رح کے پیر تھے۔
نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ ابو سعید رح پر حالت قبض (وہ زمانہ جسمین نزول
انوار سالک کے دل پر نہ ہو) طاری ہوتی تو آکر حضرت ابو الفضل کی قبر پر طواف
کرتے وہ حالت مبدل بہ بسط (وہ زمانہ جسمین نزول انوار سالک کے دل پر ہون)
ہو جاتی تھی اور ان کا جو مرید حج کا ارادہ کرتا آپ اُسے زیارت قبر حضرت ابو الفضل
کا بھی حکم فرماتے اور کہتے کہ وہان کی زیارت سے تیرا مقصد حاصل ہوگا حضرت
ابو سعید رح کا قول ہی کہ ایکبار دریا کے ایک طرف مین اور دوسری طرف حضرت شیخ ابو الفضل
تھے اونکی نظر مجھپر پڑی اُسی وقت سے مجھے مراتب حاصل ہونے لگے۔
نقل کیا ہی کہ امام خرامی رح کہتے ہین ایام طفولیت مین مین ایک شہتوت کے درخت

پر چڑھا ہوا شہتوت توڑ رہا تھا اتفاقاً ادھر سے آپکا گذر ہوا اور آپنے مجھے نہین دیکھا تھا سر اُٹھا کر آپ نے کہا اے اللہ سال بھر سے مین ایک دانگ سر مُنڈانے کے لیے مانگ رہا ہون مگر تو نہین دیتا کیا دوستون کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے مین نے دیکھا کہ درخت کی سب ڈالیان اور پتّیان سونے کی ہو گئین یہ حالت دیکھکر آپ نے فرمایا کہ دل کی کشایش کے لیے تجھسے کوئی بات بھی نہ کہنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ سرخس مین ایک دیوانہ کو جو نماز نہین پڑھتا تھا لوگون نے نماز پڑھنے پر مجبور کیا اوس نے کہا پانی کہان ہی جس سے وضو کرون لوگ اوسکو کنوئین پر لیگئے اور ڈول رسّی اوسکے ہاتھ مین دیکر کہا کنوئین سے پانی کھینچکر وضو کر وہ دیوانہ تو تھا ہی تیرہ دن تک رسّی پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا جب آپ ادھر سے گذرے تو آپنے لوگون سے کہا یہ بالکل مطلق العنان ہی اسے گھر لیجاؤ یہ قیود شرع سے آزاد ہی۔

نقل کیا ہی کہ لقمان سرخسی رحمہ اللہ ایکدن آپکے پاس آئے تو آپ کو ایک جزو ہاتھ مین لیے دیکھکر پوچھا آپ کیا ڈھونڈھتے ہین آپ نے فرمایا جسے تم ترک مین ڈھونڈھتے ہو اُنھون نے کہا پھر یہ خلاف کیون ہی آپنے فرمایا تم ہی کو خلاف نظر آتا ہی اسلیے کہ مجھسے پوچھتے ہو آپ کیا ڈھونڈھتے ہین مستی سے ہوشیار ہو اور ہوشیاری سے بیدار ہو جاؤ تا کہ تمھارے سامنے سے خلاف دور ہو جائے اور خود جان لو کہ ہم دونون کیا ڈھونڈھتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آکر آپ سے کہا مین نے مجھکو خواب مین آپ کو مردہ دیکھا ہی آپ نے فرمایا خاموش رہ من عاش باللہ لا یموت ابدا یعنے جو اللہ کے جیا کبھی اُس کے لیے موت نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو سعید کو ایکبار رشکو اپنے یہان قیام کا آپ نے حکم دیا

Marfat.com

جب شب ہوئی تو اوسنے فرمایا کوئی آیت پڑھو اونھون نے یہ آیت پڑھی
یحبھم ویحبونہ آپ نے اوسکے سات سو ایسے معانی بتلائے جو ایک
دوسرے سے بالکل جدا تھے یہانتک کہ رات تمام ہوگئی آپ نے فرمایا ؎

شب رفت وحدیث ما بپایان نرسید	شب را چہ گنہ حدیث ما بود دراز

یعنے رات تمام ہوگئی مگر ہماری بات ایسی طویل تھی کہ تمام نہوئی حضرت ابو سعیدؒ
فرماتے ہین مین نے پوچھا سر کیا ہی آپ نے فرمایا تو پھر مین نے یہی سوال کیا
آپ نے یہی جواب دیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار قحط پڑا لوگون نے آپ سے کہا دعا فرمائیے کہ پانی برسے
آپ نے فرمایا برسے گا شب کو بیحد پانی برسا اور تمام درخت ہرے ہوگئے لوگون نے
پوچھا آپ نے کیا دعا کی تھی آپ نے فرمایا شب کو مین نے ٹھنڈا پانی پیا تھا جسطرح
میرا دل ٹھنڈا ہوا اللہ نے سبکا دل ٹھنڈا کر دیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ اس سے یہ امر معلوم ہوا کہ آپ قطب وقت تھے اس لیے کہ یہ آثار
قطب کے ہوتے ہین۔ لوگون نے آپ سے بادشاہ وقت کے لیے جو بدنہاد تھا دعاے
خیر کرنے کو کہا آپ نے فرمایا مجھے اس بات سے افسوس آتا ہی کہ تم اوس کو
درمیان مین دیکھو۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی گذشتہ زمانے کو یاد کرو نہ آیندہ زمانے کا
انتظار کرو بلکہ موجودہ وقت کو غنیمت جانو اور فرمایا دو چیزین عبودیت کی
حقیقت ہین ایک اپنے کو اللہ کا محتاج جاننا اور یہ عبودیت کی اصل ہی
دوسرے اتباع سنت کرنا اسمین نفس کو راحت نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ قریب وفات لوگون نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہی کہ فلان شیخ
کے مقبرہ مین جہان بہت بزرگ دفن ہین آپ کو بھی دفن کرین آپنے فرمایا

Marfat.com

نہین بلکہ مجھے فلان ٹیلے پرجہان خراباتی وغیرہ دفن ہین دفن کرنا اسلیے کہ وہ لوگ رحمت آلہی کے زیادہ مستحق ہین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۶ حضرت ابوالعباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابوالعباس سیاری رحمۃ اللہ عالم شریعت واقف طریقت تھے مرو مین حقائق کا بیان آپ ہی نے فرمایا ہی آپ کو حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ سے بیعت تھی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کو اپنے باپ کی میراث سے بکثرت مال واسباب ملا تھا سب آپ نے اللہ کی راہ مین صرف کردیا اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے دو موے مبارک آپ کے پاس تھے اسی کی برکت سے آپ کو توبہ اور ہیبت حاصل ہوئی اور ایسے مراتب آپ کو ملے کہ امام حنفی کے لقب سے آپ مشہور ہوگئے گروہ صوفیہ اس طائفے کو سیاریان کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ اخروٹ خریدنے گئے دُکاندار کو دام دیے اوسنے اپنے آدمی سے کہا کہ عمدہ اخروٹ چھانٹ کر آپ کو دیدے آپ نے پوچھا کیا تم ہر خریدار کو اسی طرح دیتے ہو اوسنے کہا نہین چونکہ آپ عالم ہین اس لیے مین آپکو بُری چیز دینا نہین چاہتا آپ نے فرمایا مین اپنے علم کو عمدہ اخروٹ کے عوض بیچنا پسند نہین کرتا یہ کہکر دام وہین چھوڑکر چلے آئے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ کو جبری کہا اسلیے کہ آپ نے فرمایا ہی جو گناہ لوح محفوظ مین لکھا ہی بندہ ترک نہین کرسکتا اور جو چیز تقدیر مین ہی اوس سے بندہ نجات نہین پاسکتا ہی اسکی وجہ سے بہت مصائب آپ نے اٹھائے پھر اللہ نے آپ کو اون تکالیف سے نجات دی۔

Marfat.com

نہین دیکھ سکتا ہون بلکہ رشک کرتا ہون کہ اللہ نے وہ خلعت مجکو کیون عطا فرمایا
کیونکہ جو خلعت اللہ تعالی نے شیطان کو دیا ہی گو وہ لعنت کا خلعت ہی لیکن اسکا
دینے والا تو وہی اللہ جل جلالہ ہی اور خلعت باری کے لائق شیطان کب ہو سکتا ہی
یہ فرماکر آپ خاموش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ نے بیقرار ہوکر فرمایا کہ سوقت
دو ہوائین چل رہی ہین ایک ہوا لطف کی ہی اور دوسری ہوا قہر کی ہی جن لوگونپر
لطف کی ہوا چلتی ہی وہ اون لوگون کو منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہی اور جن لوگونپر
قہر کی ہوا چلتی ہی وہ لوگ راہ مین رہجاتے ہین اور ایسے حجاب اونھین پیش
آتے ہین جنکی وجہ سے وہ منزل مقصود تک رسائی نہین پاتے ہین اب مجکو اس فکر کی
وجہ سے بیقراری ہی کہ نہین معلوم میری طرف اُن دونون ہواؤن مین سے کون ہوا
آئیگی اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میری طرف اوسکے لطف کی ہوا آوے گی تو مین
اوسکے لطف کی امید مین تمام نامرادیون اور سختیون کو بخوشی برداشت کرسکتا ہون اور
اگر خدانخواستہ قہر کی ہوا میری طرف آلے تو اوسکی وجہ سے ایسی بلا کا سامنا کرنا
ہوگا جسکے سامنے تمام سخت بلائین گرد ہین۔

نقل کیا ہی کہ وفات کے وقت آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ مجھے وضو کرادو
لوگون نے آپکو وضو کرایا مگر پریشانی کی وجہ سے ریش مبارک مین خلال کرنا بھول
گئے آپ نے لوگون کو اونکی غلطی پر آگاہ کرکے اسکا اعادہ کرالیا۔

نقل کیا ہی کہ جس رات کو آپ نے وفات فرمائی اوس رات کو شام سے وقت
وفات تک بکثرت آپ نے ان اشعار کو پڑھا ؎

کل بیت انت ساکنہ	غیر محتاج الی السرج
وجہک المامول حجتنا	یوم تاتی الناس بالحجج

ترجمہ یعنے جس گھر مین تو سکونت اختیار کرے اُس گھر کو چراغ کی ضرورت

Marfat.com

نہین ہی تیری ایسی اچھی صورت ہی کہ ہمارے لیے امیدکی حجت ہی
اوس دن کہ جسدن مین لوگ اپنی اپنی حجتین لیکر آوینگے پھر ایک گروہ آپ کے
جنازے کی نماز پڑھنے کو آیا حالانکہ اُسوقت تک آپ نے اس دار فانی سے رحلت
نہین فرمائی تھی جب آپنے اوس گروہ کو دیکھا تو اپنی فراست و کشف کیوجہ سے انکے
ارادے سے واقف ہوکر فرمایا کہ تعجب کی بات ہی کہ زندے کی نماز جنازہ پڑھنے
کے لیے مردون کا گروہ آیا ہی پھر سب لوگون نے آپ سے کہا لا الہ الا اللہ
کہیے آپ نے فرمایا جب غیر ہی نہین ہی تو نفی کسکی کرون لوگون نے کہا حکم شریعت
کے مطابق اسوقت آپکو کلمہ پڑھنا چاہیے آپنے فرمایا سلطان محبت کہتا ہی کہ مین رشوت
نہ قبول کرونگا اسکے بعد بلند آواز سے ایک دوسرے شخص نے کہا لا الہ الا اللہ
کہیے آپ نے فرمایا زندے کو مردہ نصیحت کرنے آیا ہی تھوڑی دیر کے بعد لوگون نے
پوچھا اب آپ کی کیا حالت ہی آپ نے فرمایا کہ مین اپنے محبوب سے واصل ہو گیا
یہ کہکر آپ نے انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ بعد وفات کسی بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ نکیرین
سے آپ نے کیونکر چھٹکارا پایا آپ نے فرمایا کہ جب منکر ونکیر میری قبر مین آئے
اور اونھون نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا خدا کون ہی مین نے اونکو جواب دیا کہ میرا خدا وہ ہی
جسنے حضرت آدم علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو پیدا کرکے تمکو اور تمام فرشتونکو
اونکی طرف سجدہ کرنے کا حکم دیا اور تم سب نے سجدہ کیا اور مین اُسوقت حضرت
آدم علیہ السلام کی پشت مین تھا اور تم سبکو دیکھتا تھا مجھسے یہ سنکر نکیرین نے کہا
کہ اس شخص نے تمام اولاد آدمؑ کی طرف سے جواب دیدیا اور یہ کہکر چلے گئے

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے
آپکے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا باوجود اون تمام دعوون کی جو مین نے دنیا مین کیے تھے

اللہ نے مجھ سے کچھ بھی مطالبہ نہین کیا البتہ ایک بات کی مجھ سے گرفت کی اور وہ یہ ہی کہ ایک بار مین نے کہا تھا کہ اس سے بڑا کوئی نقصان نہین ہی کہ بندہ جنت کا مستحق ہو اور دوزخ مین بھیجا جائے اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا کہ سب سے بڑا نقصان بندون کے لیے یہ ہی کہ وہ میرے دیدار سے محروم رہین اور محجوب ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ آپ نے آخرت کے بازار کو کیسا پایا آپ نے فرمایا آخرت کا بازار بالکل بے رونق ہی اسلیے کہ اس بازار مین سوختہ جگر اور شکستہ دلون کے سوا کوئی نظر نہین آتا ہی اور یہان سوختہ جگر اور شکستہ دلون کا اسلیے مجمع لگا رہتا ہی کہ سوختہ جگر پر مرہم رکھکر اوسکی سوختگی دور کردیجاتی ہی اور شکستہ دلون کو جوڑکر اونکی شکستگی مٹادی جاتی ہی اور اوسکے بعد پھر وہ کبھی سوا اللہ کے دیدار کے کسی چیز کی طرف نظر نہین کرتے ہین رحمۃ اللہ علیہ

باب ۷۹ حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

شیخ وقت حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ عالم عارف حاکم خائف امیر زمرۂ نگینہ حلقہ فقرا تھے آپ کے اوصاف قلمبند کرنا قدرت بشری سے باہر ہی لوگ آپکو طاؤس الفقرا کہا کرتے تھے آپ کو تمام علوم ظاہری و باطنی مین دستگاہ کامل حاصل تھی کتاب لمع آپکی تصنیف ہی آپنے حضرت شیخ سری سقطی اور حضرت سہل تستری رحمہما اللہ کو دیکھا ہی علاوہ ان دو بزرگون کے اور بھی بہت مشائخ سے آپ نے ملاقات کی ہی آپ طوس کے باشندے ہین ایکبار آپ رمضان المبارک کے مہینہ مین بغداد مین تشریف لیگئے وہان اہل شہر نے آپ کی بہت عزت اور تعظیم کی اور مسجد شونیزیہ کے ایک حجرے مین آپکو ٹھہرایا اور اوس مسجد کا آپکو امام کیا آپنے

Marfat.com

پورا مہینہ وہان بسر کیا اور پانچ قرآن شریف تراویح مین ختم کیے اور تمام درویشون نے آپکی اقتدا کی آپکے خادم کا دستور تھا کہ ہر شب کو آکر آپ کے حجرے کے قریب ایک ٹکیا رکھ جایا کرتا تھا اور آپ اوسکو اٹھا کر حجرے کے کونے مین رکھدیتے جب رمضان کا مہینہ تمام ہوا تو آپنے اوسی شہر مین عید الفطر کی نماز پڑھی اوسکے بعد کسی جانب چلے گئے آپکے تشریف لیجانے کے بعد جب لوگ مسجد شونیزیہ کے حجرے مین گئے تو دیکھا کہ تیس ٹکیان اوسکے کونے مین رکھی ہین اور یہ وہی تھین جو روز خادم آپکے تناول فرمانے کے لیے حجرے کے قریب رکھ جایا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار جاڑے کے زمانے مین شبکو آپ اپنے مریدون سے معرفت کا ذکر فرما رہے تھے اور آپ کے سامنے آگ دہک رہی تھی ذکر کرتے کرتے آپ کو ایک جوش پیدا ہوا اوسی حالت مین آپ اوٹھے اور اوس دہکتی ہوئی آگ پر سجدۂ شکر ادا کیا مریدون کو خیال ہوا کہ کہین آپکے چہرہ پر آگ کچھ اپنا اثر نہ کرے لیکن جب آپ نے سجدہ سے سر اوٹھایا تو سب نے دیکھا کہ آگ نے آپکا ایک بال بھی بیکا نہین کیا تھا اور آپنے مریدون کی جانب خطاب کر کے فرمایا جو شخص اللہ کی درگاہ مین عاجزی ظاہر کرے گا ہمیشہ سُرخرو رہیگا اور کبھی آگ اوسکو جلا نہ سکے گی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی اللہ کے عاشقون کے سینون مین عشق کی ایسی آگ دہکا کرتی ہی کہ جب شعلہ زن ہوتی ہی تو سوا اللہ کے سبکو فنا کر دیتی ہی اور عاشق کے دل مین سوا اللہ کے کسی دوسرے کو رہنے نہین دیتی اور فرمایا مجھسے ابن سالم نے بیان کیا ہی کہ نیت اللہ کے واسطے ہی اور اللہ سے ہی اور اللہ کے ساتھ ہی اور نماز مین جو آفت واقع ہوتی ہی نیت ہی سے ہوتی ہی اور اگر زائد ہو تو پھر اوسکی تمیز نہین ہو سکتی اوس نیت کے ساتھ جو اللہ کیواسطے

اور ادب کے ساتھ ہوا اور فرمایا اہل ادب کی تین قسمیں ہین اور اون تین قسمون
سے ایک قسم اہل ادب کی وہ ہی جنکو اہل دنیا کہتے ہین جنکے نزدیک فصاحت
بلاغت نگہداشت علوم نگہداشت رسوم سیر ملوک وغیرہ ادب مین داخل ہین دوسرے
گروہ کو اہل دین کہتے ہین کہ اونکے نزدیک دل کی طہارت اور اسرار کی نگہبانی اور
اعضا کی تادیب اور حدود کی نگہبانی اور ترک خواہش نفسانی اور ریاضت نفس
وغیرہ ادب مین داخل ہین تیسرے گروہ کو خاصان خدا کہتے ہین اونکے نزدیک وقت
کی نگہبانی اور وفاے عہد اور کم توجہی کرنا نفس پر اور مقام طلب اور مقام حضور
اور مقام قرب باری تعالیٰ مین شائستگی سے کام لینا ادب ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے اپنی زندگی مین فرمایا تھا کہ جو جنازہ میری قبر کے
پاس لایا جائیگا اللہ اوس میت کے گناہونکو معاف کردیگا ابتک طوس مین
یہ رسم ہی کہ جب کوئی شخص مرتا ہی تو دفن سے پہلے اوسکا جنازہ آپکے مزار کے
قریب تھوڑی دیر رکھدیتے ہین اوسکے بعد دفن کرتے ہین۔ حضرت مصنف
رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ آپ کے کلام اور ارشادات اور واقعات بے انتہا
ہین اس کتاب مین تبرکاً تھوڑے سے درج کردیے گئے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ صاحب ورع و تقوی تھے آپکا شمار آپکے
وقت کے صدیقون مین تھا اور آپ شیخ کامل تھے آپ بڑے صاحب مروت و
فتوت تھے آپ کو عیوب نفس پر واقفیت حاصل کرنے مین بڑا کمال حاصل تھا
آپ صاحب ریاضت اور صاحب کرامت اور صاحب فراست او صاحب
معرفت تھے لوگ آپکو عامل مملکت کے لقب سے یاد کرتے تھے حضرت شیخ

Marfat.com

ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ آپ ہی کے مرید تھے۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت شیخ ابو سعید رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر لوگ تمسے
پوچھین کہ تم اللہ کو پہچانتے ہو یا نہین تو ہرگز یہ نہ کہنا کہ مین اللہ کو پہچانتا ہون اسلیے
کہ معرفت الٰہی کا دعویٰ کرنا شرک ہی اور یہ بھی نہ کہنا کہ مین اللہ کو نہین پہچانتا
اسلیے کہ معرفت الٰہی کا انکار کرنا بھی کفر ہی بلکہ اون لوگون کے جواب مین کہنا عرفنا
اللہ تعالیٰ ذاتہ بفضلہ یعنے اللہ نے اپنی معرفت مجکو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی کہ خُلق الٰہی اختیار کرو ورنہ ہمیشہ رنج مین رہوگے
اور فرمایا اللہ تعالیٰ جسکے لیے بہتری چاہتا ہی اوسکے اعضا کو علم عطا فرماتا ہی پھر
ایک ایک عضو کو تجھ سے لیتا ہی اور اپنی طرف کرکے تجھے نیست کر دیتا ہی تاکہ تیری
نیستی مین اپنی ہستی ظاہر کرے اور جسوقت تو نیست ہوجاتا ہی اور اللہ کی
ہستی تجھپر ظاہر ہوتی ہی تو تو اپنے صفات سے خلق کو دیکھتا ہی اور میدان قدرت
مین خلق کو مثل گیند کے دیکھتا ہی اور اوس گیند کو گردش دینے والا اُسکا مالک
یعنی اللہ تعالیٰ ہی اور فرمایا تمام خلق اللہ تعالیٰ سے آزادی طلب کرتی ہی لیکن مین
اوس سے بندگی کا طالب ہون کیونکہ بندہ کی سلامتی اوسکی بندگی ہی مین ہی
اور بندہ آزادی سے خطرے اور ہلاک مین پڑتا ہی اور فرمایا مجھ مین اور تم مین اتنا فرق ہی
کہ مین اوسکے سامنے کہتا ہون اور تم مجھ سے کہتے ہو مین اوسکو دیکھتا ہون اور اوس سے
سنتا ہون اور تم مجکو دیکھتے ہو اور مجھ سے سنتے ہو اگر یہ بات نہوتی تو پھر کچھ مجھ مین
اور تم مین کوئی فرق نہوتا کیونکہ جسطرح تم انسان ہو اُسیطرح مین بھی انسان ہون
اور فرمایا پیر مرید کا آئینہ ہی مرید اوس آئینہ مین اُسیطرح دیکھ سکتا ہی جسطرح
نور ارادت سے دیکھتا ہی اور فرمایا مرید کو پیر کی خدمت مین رہنا سو رکعت نماز
نفل کے ثواب سے زائد ہی اور فرمایا تمام رات کی عبادت سے زائد ثواب اسکا ہی

Marfat.com

کھانا کھاتے وقت بھوک سے ایک نوالہ کم کھاتے اور فرمایا اہل دنیا جن چیزون کی دنیا مین عزت اور حرمت کرتے ہین عقبےٰ مین ایک ذرے کے برابر بھی اونکی عزت اور حرمت نہین ہی اور فرمایا ہر صوفی ایک چیز یا ایک مرتبہ کا طالب رہتا ہی لیکن مین نہ کسی چیز کو چاہتا ہون نہ کسی مرتبہ کا طالب ہون البتہ اس بات کی مجھے خواہش ہی کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری خودی کو دور کردے اور فرمایا میری طاعت اور معصیت دو چیزون سے وابستہ ہی یعنے جب مین کھانا کھاتا ہون تو مجھ مین گناہ کرنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہی اور جب کھانا نہین کھاتا ہون اور فاقہ کرتا ہون تو مجھ مین عبادت کرنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہی مراد اس قول سے یہ ہی کہ کھانا کھانے سے عبادت الٰہی سے دل کو نفرت اور گناہ کرنے کیطرف رغبت ہوتی ہی اور فاقہ کرنے سے شہوت نفس دور ہوتی ہی اور اللہ کی عبادت کرنے کی طرف دل خود بخود راغب ہوجاتا ہی پس معلوم ہوا کہ کھانا ترک کرنا خود ایسی عبادت ہی جو عبادت کی طرف رغبت دلاتی ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ علم ظاہری کا حال بیان کرتے کرتے فرمانے لگے کہ یہ علم ظاہر وہ جوہر ہی کہ تمام انبیا علیہم السلام کی دعوت اسی پر رہی اگر اللہ تعالیٰ اس جوہر کے ایک ذرہ کو توحید کے پردے سے باہر لائے تو یہ خود عدم کے پردے مین چھپ جائے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ فنا بقا ظلمت نور سب سے بری ہی بلکہ وہ ہست کی ہستی ہی اور فرمایا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہرگز مردہ نہین ہین بلکہ تم خود مردہ ہو اسلیے کہ تمھاری آنکھین اونکو مردہ دیکھتی ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا مین ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین جنھون نے دنیا کو اور دنیا کی تمام عیش و آرام کو اہل دنیا کیلیے چھوڑ دیا ہی اور عقبےٰ کے تمام عیش و آرام کو اہل عقبےٰ کے لیے

Marfat.com

چھوڑ دیا ہی اور وہ خود سوا اللہ تعالیٰ کے دنیا و عقبیٰ دونون مین کسی چیز کے طلبگار نہین ہین اور اون بندون کا قول ہی کہ ہمارے لیے یہی کافی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی درگاہ ربوبیت مین ہمپر عبودیت کی رقم کھینچی اور ہمکو اپنے بندے ہونے کا اعزاز عطا فرمایا ہی پھر ہم دین و دنیا مین سوا اوسکی ذات پاک کے کسی دوسری چیز کے کیون طالب ہون اور فرمایا سب سے زائد خوش قسمت اللہ کے بندون مین وہ بندہ ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اوسکی ہستی مطلع کردیا ہو اور فرمایا جوانمرد خلق کے لیے راحت ہین نہ وحشت کیونکہ جوانمرد لوگ اللہ کے مصاحب ہین اور خالق ہی سے خلق کو دیکھتے ہین اور فرمایا نیک لوگونکی صحبت اختیار کرنے سے اور بزرگ مقامون کی زیارت کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہی اور فرمایا صحبت ایسے شخص کی اختیار کرو جسکی صحبت کی وجہ سے تمھارا ظاہر باطن نور معرفت سے منور ہوجائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہزار بندون مین سے ایک بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہی اور فرمایا دنیا ناپاکی ہی اور دنیا کی ناپاکی سے زائد ناپاک وہ دل ہی جسنے دنیا کی محبت اختیار کی ہو اور فرمایا طمع کرنا جوانمردی نہین ہی اور فرمایا جو بندے خالق سے نزدیک ہوتے ہین خلق سے دور ہوتے ہین اور خلق کو اونکی اور اونکے حال کی خبر نہین ہوتی ہی اور فرمایا باری خلق وقت اور خاطر کی مطیع ہی اور وقت اور خاطر وہی ہی اور فرمایا تمام انبیا نے خلق کو دعوت کی اور وہ انبیا حق ہین اور اونکی دعوت بھی حق ہی لیکن خلق کو ایسی صفت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جسکے حاصل ہوجانے کے بعد خلق نہ حق رہے نہ باطل اور فرمایا جبتک مین اور تو باقی ہی اشارات اور عبارات بھی ظاہر رہتی ہین اور جب مین اور تو باقی نہین رہتا تو اشارات و عبارات بھی مٹ جاتے ہین اور فرمایا اگر تو اللہ سے کما حقہ آگاہ ہوجائے تو تجھے اس امر کے ظاہر کرنیکی قدرت

Marfat.com

باقی نہ رہے کہ مین اوسکو جانتا ہون اور فرمایا تمام رات اور تمام دن مین کوئی
ساعت ایسی نہین ہے جسمین بندے پر اللہ کا فیضان نہوتا ہو اور فرمایا اگر اللہ تعالی
تجکو اپنے احکام کا عامل بناوے تو تجھے ارجمندی حاصل ہو اور اگر اللہ کا فیضان
تجھپر نہو تو تیری اس مصیبت پر تمام خلق کو رونا چاہیے اور فرمایا جو شخص سوا اللہ کے
کسی دوسری چیز کو بھی طلب کرتا ہے وہ دو خدائی پرستش کرتا ہے اور فرمایا اللہ کو اسطرح
ڈھونڈھو جسطرح اوسکے ڈھونڈھنے کا حق ہے اور اللہ کی عبادت اسطرح کرو جسطرح
اوسکی عبادت کرنے کا حق ہے اور اللہ کو اسطرح جانو جسطرح اوسکے جاننے کا حق ہے
اور فرمایا اگر اللہ تعالی ثری کے نسبت ذرا بھی عرش سے نزدیک ہوتا تو ہرگز
خدائی اوسکو سزاوار نہوتی اور فرمایا مین اہل سعادت کے ذریعہ سے نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم تک اور اہل شقاوت کے واسطہ سے اللہ جل جلالہ تک پہونچا ہون
اور فرمایا مین تم لوگون سے اسکا طالب نہین ہون کہ تم لوگ میرا ادب کرو کیونکہ
بڑی بے سلیقہ وہ ماں ہے جو اپنے شیرخوار بچے سے ادب کی طالب ہو ادب کا طالب
ہونا تم ایسے لوگون کو زیبا اور مجھ ایسے لوگون کو نازیبا ہے اور فرمایا شیطان اللہ
کا کشتہ ہے اور اللہ کے کشتے کو پتھر سے مارنا جوانمردی کے خلاف ہے اور فرمایا
اگر اللہ تعالی قیامت کے دن تمام خلق کا حساب کتاب میرے سپرد کردے تو مین
تمام خلق کو جدا کرکے سبکے گناہون اور برائیون کا حساب کتاب شیطان ہی سے
ونگا لیکن مین جانتا ہون کہ قیامت کے دن اللہ تعالی خلق کا حساب کتاب میرے
سپرد کریگا اور فرمایا مجکو دنیا مین کسی نے نہین دیکھا یعنے کسی نے میرے مرتبے کو نہین دیکھا
اور دنیا مین تمام لوگ مجکو اپنے مرتبے کے موافق دیکھتے ہین یعنے جس مرتبہ
کے وہ لوگ ہوتے ہین اسیقدر میرا مرتبہ دیکھ سکتے ہین اور فرمایا اگر اللہ تعالی
مجکو اجازت دے کہ اپنی ہستی سے ایک سجدہ کرائے تو وہ ایک سجدہ تمام عالم کی عبادت

Marfat.com

سے زائد ہوگا اور فرمایا میں حضرت آدم علیہ السلام کے فخر کا باعث ہوں اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قرۃ العین ہوں یعنے حضرت آدم علیہ السلام قیامت کے دن اس بات پر فخر کرینگے کہ میں اونکی اولاد میں ہوں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اس خوشی سے روشن ہونگی کہ میں اونکی امت میں ہوں اور فرمایا قیامت میں سب جھنڈوں سے میرا جھنڈا بلند ہوگا جبتک حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا تک تمام انبیا میرے جھنڈے کے نیچے نہ آوینگے میں باز نہ رہونگا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول ویسا ہی ہے جیسے ہم اوپر حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا قول لوائی اعظم من لواء محمد مع تفصیل کے بیان کرچکے ہیں اور فرمایا میں غیب کی دریا کے کنارے کھڑا ہوا تھا اور ایک بیلچہ میرے ہاتھ میں تھا پس ایکبار میں نے بیلچہ لگایا اور عرش سے ثری تک سب کو منہدم کردیا پھر دوسری مرتبہ بیلچہ لگایا کچھ بھی باقی نہیں پایا یہی درجہ زہد کا ہے کہ تمام ظاہری چیزیں پہلے ہی قدم میں میرے آگے سے اوٹھ گئیں اور فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن ایک گروہ کو جنت میں اور ایک گروہ کو دوزخ میں بھیجے گا اوسکے بعد بہشتیوں اور دوزخیوں کو غیب کے دریا میں ڈالدے گا اور فرمایا جہاں اللہ تعالی ہے وہاں سوا روح کے کسی کا گذر نہیں ہے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا قیامت کے دن جب بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں جائینگے اوسوقت جوانمرد لوگ کہاں ہونگے آپ نے فرمایا جوانمرد وہ ہیں جنکی جگہ دنیا اور عقبی میں کہیں نہو۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے میدان قیامت کو خواب میں دیکھا اور اوسی عالم خواب میں اوسنے ہر سمت گشت کرکے آپکو تلاش کیا مگر آپ اسکو کہیں نہ ملے اب اپنا خواب اور آپکی تلاش کا واقعہ مفصل آپ سے بیان کرکے وہاں نہ ملنے کا

Marfat.com

حسب دریافت کیا آپ نے فرمایا مین نابود ہون اور نابود کو تو قیامت مین کیونکر پاتا
پھر فرمایا مین اللہ تعالی اسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ لوگ مجکو قیامت
مین پائین یعنے میری مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی مجھے ایسا نیست کردے کہ قیامت
مین بھی سوا اوسکے کوئی مجکو نہ دیکھ سکے۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ خلوت مین اللہ تعالی کی عبادت کررہے تھے مسجد
مین موذن نے اقامت مین قد قامت الصلوٰۃ کہا آپ نے اوسی حالت مین فرمایا
کہ اللہ کے پاس سے اوٹھکر اوسکی درگاہ مین آنا میرے لیے دشوار ہی لیکن ساتھ
ہی شریعت کا خیال آیا اور خلوت سے اوٹھکر مسجد مین تشریف لائے اور جماعت
کے ساتھ نماز ادا کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۸۱ حضرت ابو اسحٰق ابراھیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ سالک بادیہ تجرید نقطہ دائرہ
توحید تھے آپ بڑے صاحب طریقت اور واقف حقیقت تھے آپکا شمار کبار
اولیاء اللہ مین تھا لوگ آپکو رئیس المتوکلین کہا کرتے تھے آپ حضرت جنید بغدادی
اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہما اللہ کے ہمعصر تھے اکثر مشائخ سے آپنے ملاقات
کی ہی معاملات اور حقائق مین آپکی تصانیف بھی بہت ہین۔ آپنے کئی مرتبہ
توکل و تجرید پر بادیہ نوردی کی ہی آپکو خواص اسلیے کہتے ہین کہ آپ اکثر زنبیل
بنا کرتے تھے اور آپ نے شہر رے مین سنہ ۲۹۱ ہجری نبوی مین رحلت فرمائی
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے میری صحبت مین بیٹھنا
چاہا لیکن مین نے اونکو اپنی صحبت مین بیٹھنے کی اجازت نہین دی اسلیے کہ مجھے خوف
ہوا کہ کہین اونکی صحبت کی وجہ سے میرے توکل مین فرق نہ آجائے دوسرے یہ کہ

Marfat.com

مجھے ناپسند معلوم ہوا کہ میں سوا اللہ تعالی کے کسی کو اپنے دل میں جگہہ دون اور
آپکا دستور تھا کہ ہمیشہ سوئی تاگا قینچی ڈوری اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ ان چیزون کی وجہ سے توکل مین کوئی نقصان نہین پڑتا ہی اور فرمایا ایکبار مین نے
جنگل مین ایک عورت کو دیکھا کہ اوسپر حالت وجد ایسی طاری ہی کہ وہ سر برہنہ
پریشان دیوانون کیطرح پھر رہی ہی مین نے اوس سے کہا اپنا سر ڈھانک لے اسنے کہا کہ
خواص اپنی آنکھیں بند کرے مین نے کہا مین عاشق ہون اور آنکھ بند کرنا عشاق کا
شیوہ نہین ہی اوسنے کہا مین مست ہون اور جسطرح آنکھ بند کرنا عشاق کا طریقہ نہین
ہی اسیطرح سر ڈھانکنا بھی مستون کا دستور نہین ہی مین نے اُس سے پوچھا تو کس
شرابخانہ کی شراب سے مست ہوئی ہی اوسنے کہا اے خواص کیا یہان کوئی اور شرابخانہ
بھی ہی هل فی الدارین غیر الله میرا تو یہی گمان ہی کہ دونون عالم مین سوا اللہ
کے کوئی نہین ہی مین نے اوس سے کہا تو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہی یا نہین
اوسنے بہت نفرت کے ساتھ کہا مین مرد کے ساتھ رہنا نہین چاہتی ہون بلکہ
فرد کی خواہان ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا ایمان کی کیا حقیقت ہی آپنے فرمایا
اسوقت مین تیری اس سوال کا جواب نہین دیسکتا ہون اسلیے کہ جو کچھ مین جواب مین
کہون گا قول ہوگا اور تیرے اس سوال کا جواب فعل سے دینا چاہیے میرا ارادہ
مکہ معظمہ جانے کا ہی اگر تو اپنے اس سوال کا جواب فعل سے معلوم کرنا چاہتا ہی
تو میرے ساتھ چل راہ مین تجکو خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ ایمان کی کیا حقیقت ہی
وہ شخص آپکے ساتھ ہوا جب آپ ایک جنگل مین پہونچے اور سفر حج کا ارادہ مصمم ہوا
اور منزل بمنزل جانے لگے تو روزانہ غیب سے دو ٹکیان اور دو آبخورے پانی کے
آپ کے پاس آتے آپ ایک ٹکیا اور ایک پانی کا آبخورہ لینے لیے رکھتے اور

دوسری ٹکیا اور پانی کا دوسرا آبخورہ اوس شخص کو دیتے وہ شخص کہتا ہے کہ مین آپکے ساتھ سفر کرتا چلا جاتا تھا ایک جنگل مین ایک ضعیف بزرگ گھوڑے پر سوار نظر آئے جیسے ہی اونھون نے حضرت خواص رحمۃ اللہ کو دیکھا گھوڑے سے اُتر پڑے اور آکر آپ سے ملاقات کی اور دیر تک آپ اور وہ بزرگ آپسمین باتین کیا کیے پھر وہ بزرگ آپ سے رخصت ہوکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور ایک طرف چلے گئے مین نے آپ سے پوچھا یا حضرت یہ کون بزرگ تھے آپنے فرمایا تمھارے سوال کا جواب ہی جو نے کہا کہ یہ تو میری سمجھ مین نہین آیا صاف صاف بیان کیجیے آپنے فرمایا یہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور اسلیے میرے پاس آئے تھے کہ میری صحبت مین رہنا اختیار کرین اور اسی بابت مجھ سے اور اونسے دیر تک گفتگو ہوا کی وہ اصرار کرتے رہے کہ مجھے اپنی صحبت مین رہنے کی اجازت دیجیے اور مین انکار کرتا رہا اس خوف سے کہ کہین میرے توکل مین خلل نہ پڑجائے اور سوا اللہ کے مجکو کسی دوسرے پر اعتماد نہو جائے اور درصل حقیقت ایمان کی یہی ہے۔ نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی ایکبار مین جنگل مین جا رہا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک مرغ کی صورت مین اُڑتے ہوے جا رہے ہین اونکو دیکھتے ہی مین نے اس خیال سے اپنا سر جھکا لیا کہ کہین میرے توکل مین فرق نہ آجائے فوراً حضرت خضرؑ میرے پاس آئے اور اونھون نے مجھ سے کہا اگر تم میری طرف دیکھتے تو ہرگز مین تمسے ملنے نہ آتا جب وہ میرے پاس آئے تو مین نے حفظ توکل کی لحاظ سے اونکو سلام بھی نہین کیا اور فرمایا ایکبار سفر مین مجھے پیاس شدید معلوم ہوئی اور اسقدر اُسکا غلبہ ہوا کہ مین بیہوش ہوکر گر پڑا جب مجھے ہوش آیا دیکھا کہ ایک سوار میرے منھ پر پانی کے چھینٹے دے رہا ہی مین نے آنکھ کھولی اُس سوار نے مجکو ٹھنڈا پانی پلایا اور مجھ سے کہا آپ میرے ساتھ چلیے مین اُٹھ سکے ساتھ اُسکے گھوڑے پر

Marfat.com

سوار ہو گیا جس مقام پر مین بیہوش ہوا تھا وہ ملک حجاز کی سرزمین تھی اور اُس سوار کی ہمراہی کی وجہ سے چند ہی دن مین مین مدینہ منورہ پہونچگیا وہان پہونچکے اوسنے مجھے اُتار دیا اور کہا اب تم مدینہ مین آگئے ہو جاؤ اور روضہ منورہ کی زیارت کرو اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے حضور مین میرا سلام پہونچاؤ نا اور فرمایا ایکبار میرا گذر جنگل مین ایسے درخت کے قریب ہوا جہان پانی تھا مین نے دیکھا کہ ایک شیر غراتا ہوا میری طرف آرہا ہی مین مرضی الٰہی پر راضی ہو کر خاموش کھڑا ہو گیا اور دل مین خیال کرلیا اگر میری موت اسی شیر کے ہاتھ سے ہی تو بھاگنے سے مین بچ نہین سکتا اور اگر اسکے ہاتھ سے میری موت نہین ہی تو یہ مجھے مار نہین سکتا جب وہ شیر میرے قریب آیا تو مین نے دیکھا کہ وہ لنگڑا رہا ہی اور اُسکے پاؤن مین زخم ہی جسکی وجہ سے اوسکا تمام پاؤن سوج گیا ہی اور اوس زخم کی تکلیف کی وجہ سے وہ بہت بے چین ہی اور میرے بالکل قریب آکر وہ زمین پر لوٹنے لگا مین نے ایک لکڑی سے اوسکے زخم کو نوچا اُسمین سے بہت پیپ اور خون بہا جب اچھی طرح زخم پیپ ورخون سے صاف ہو گیا تو مین نے اپنی گدڑی مین سے کپڑا اچھا ڑکر اُسکے زخم پر اچھی طرح سے پٹی باندھدی وہ شیر اُٹھکر ایک سمت چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ شیر اپنے دو بچون کو لیے ہوے میرے پاس آیا اور وہ بچے میرے گرد گھومنے لگے جیسے اکثر آثار خوشی ظاہر کرتے وقت لوگ محسن کے گرد گھومتے ہین جس سے مراد یہ ہوتی ہی کہ جو احسان تو نے مجھپر کیا ہی اوسکے صلہ مین مین تجھپر نثار ہوتا ہون اور روٹی کی ٹکیا جو اُنکے منھ مین تھی وہ اونھون نے میرے سامنے رکھدی نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ مع اپنے ایک مرید کے جنگل مین تھے یکایک جنگل مین شیر کے غرانے کی آواز آئی مرید کو اس آواز سے ایسی دہشت معلوم ہوئی کہ ایک درخت پر چڑھگیا اور اوسکے ٹہنے پر خوف کے مارے جا بیٹھا اور وہان بھی کانپ کر

خوف کم ہوا لیکن آپ کو کچھ خوف نہین ہوا اور مصلے بچھا کر آپنے نماز کی نیت باندہی
شیر جب آپکے قریب آیا اور آپکو یاد الٰہی مین مشغول پایا تھوڑی دیر اِدھر اودھر
گھوما اوسکے بعد چلا گیا اوسوقت آپکا مرید درخت سے اُترا اور آپکے ساتھ ہوا تھوڑی
دور آپ اُس مقام سے آگے گئے تھے کہ آپکے ایک مچھر نے کاٹا اوسکی تکلیف کیوجہ سے
آپ بیقرار ہوگئے مرید نے کہا اسکی کیا وجہ ہی کہ آپ نے اُسوقت شیر سے ذرا
بھی خوف نہین کیا اور اسوقت آپکو ایک مچھر کے کاٹنے سے اتنی تکلیف ہوئی آپنے
فرمایا اوسوقت اللہ نے مجکو اپنے آپسے جدا کر دیا تھا اسلیے مجکو شیر کا خوف نہین
ہوا اور اسوقت مین آپنے آپ مین ہون اسلیے معمولی تکلیف بھی مجکو محسوس ہوئی
نقل کیا ہی کہ حامد اسود رحمہ اللہ کہتے ہین مین ایکبار سفر مین آپکے ہمراہ تھا
اتفاق سے ایک ایسے مقام پر قیام ہوا جہان سانپ بکثرت تھے آپنے پہاڑکی کھوہ
مین قیام کیا مین بھی آپکے ہمراہ اوسی کھوہ مین مسکن گزین ہوا جب رات ہوئی تو سانپ
اپنے اپنے سوراخون سے نکلے مین نے آپکو آواز دی آپنے فرمایا اللہ کو یاد کرمین نے
موافق آپکے ارشاد کے اللہ کی یاد کرنا شروع کی سب سانپ اِدھر اودھر گھوم کر اپنے اپنے
سوراخون مین چلے گئے جب صبح ہوئی تو مین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوے آپکے قریب بیٹھا ہی مین نے کہا یا حضرت یہ موذی آپکے پاس بیٹھا ہی کیا
آپکو اسکی خبر نہین ہی آپ نے فرمایا اس رات سے زائد کوئی رات میرے لیے اچھی نہین
ہی تف ہی ایسے شخص پر جو اچھی رات مین سوا اللہ کے کسی سے خبردار ہو۔
نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپکے دامن پر ایک بچھو کو پھرتے ہوے دیکھکر
اوسکو مارنے کا ارادہ کیا آپ نے منع کیا اور فرمایا مجکو اللہ کا شکر کرنا چاہیے کہ اوسنے
مجھے کسی چیز کا حاجتمند نہین کیا ہی اور سب چیزون کو میری حاجت ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین سفر مین راہ بھول گیا کئی دن تک راہ کی

Marfat.com

تلاش مین سرگردان پھر اگیا مگر کہین راستہ نہ ملا اُسکے بعد مجکو ایک مرغ کی آواز ایک سمت سنائی دی مین خوش ہو کر اوس طرف چلا کہ شاید کوئی آدمی یہان رہتا ہی اسلیے کہ لوگ اکثر اپنے یہان مرغ پالا کرتے ہین تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا میرے قریب آیا اور اوسنے ایک گھونسا میری گردن پر اس زور سے مارا کہ اُسکی تکلیف سے مین بیقرار ہو گیا اُسی حالت مین مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اے اللہ تجھپر توکل کرنے والون کی یہی عزت ہوتی ہی کہ لوگ اُسکو بغیر قصور کے اذیت پہونچائین ندائے غیبی سُنی کہ جبتک تو نے ہمپر توکل کیا لوگون نے تیرا اعزاز کیا اور اب تو نے مرغ کی آواز پر توکل کیا ہی اسلیے لوگون کی نظرون مین تو حقیر ہو گیا اور مرغ پر توکل کرنے والے کو لوگ اگر اس سے زائد اذیت دین تو بھی زیبا ہین ہی مین یہ ندا اُسکر خاموش ہو گیا اور اوس گھونسے کی تکلیف سے بیقرار رنجیدہ آگے بڑھا تھوڑی دور آگے گیا ہونگا کہ پھر ندائے غیبی ہوئی اے خواص دیکھ کیا تو اسی سے رنجیدہ ہوا ہی جب مین نے دیکھا تو جس شخص نے مجھے گھونسا مارا تھا اُسکا سر کٹا ہوا مجکو اپنے سامنے پڑا دکھائی دیا اور فرمایا ایکبار مین ملک شام جارہا تھا راہ مین مین نے ایک خوبصورت جوان کو بہت عمدہ لباس پہنے ہوے دیکھا کہ میری طرف آرہا ہی جب میرے قریب آگیا تو اوسنے مجھسے کہا کہ مین آپکے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہون مین نے اوس سے کہا کہ میرے ساتھ سفر کرنے مین تجکو بھوکا رہنا پڑیگا اُسنے کہا مجھے بھوکا رہنا منظور ہی اور وہ جوان میرے ساتھ ہو لیا مین اور وہ دونون آدمی چار دن تک بھوکے پیاسے سفر کرتے رہے چوتھے دن ایک مقام پر نہایت عمدہ کھانا ملا مین نے اُس جوان سے کہا کہ لو اب کھانا کھاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین نے ارادہ مصمم کر لیا ہی کہ جبتک درمیان مین واسطہ باقی رہیگا اور اللہ مجکو بے واسطہ کھانا نہ دے گا ہرگز نہ کھاؤنگا مین نے کہا اے جوان تو نے سخت ارادہ کیا ہی یہ بات بہت مشکل ہی

Marfat.com

وسنے کہا ای ابراہیم دیوانون کی باتین نکرو اللہ تعالی اپنے بندون کا امتحان لیتا ہی اور
وسکو ہرطرح روزی دینے کی قدرت حاصل ہی تمھارے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ
ہرگز تمنے اللہ پر توکل نہین کیا ہی کیونکہ توکل کا ادنی درجہ یہ ہی کہ سختی اور فاقہ کشی
کی حالت مین توکل کرے اور حیلہ جوئی نکرے اور اس درجہ سے اعلی کوئی درجہ ابھی
تجکو حاصل نہین ہوا ہی اور فرمایا ایکبار مین جنگل مین متوکلاً علی اللہ جارہا تھا
ایک جوان دور پر مجھے دکھائی دیا اوسنے مجھے پکارا اور سلام کیا اوسکے بعد کہا کہ اگر تم مجکو
اجازت دو تو مین تمھارے ساتھ رہون اور وہ جوان آتش پرست تھا مین نے کہا
جہان مین جارہا ہون وہان تو نہین جا سکتا اور تجھے اُسطرف راہ نہین ہی اوسنے
کہا مین اسکی پرواہ نہین کرتا تمھارے ساتھ چلونگا کچھ نہ کچھ فائدہ مجھے بھی ضرور
ہو جائیگا اور میرے ہمراہ ہوا ایک ہفتہ میرے ساتھ چلا اُسکے بعد آٹھوین دن اُسنے
مجھ سے کہا اے زاہد حنیفی جرأت کر اور اپنے اللہ سے کچھ مانگ کیونکہ مین بھوک
کی شدت کی وجہ سے بہت بیتاب ہون مین نے اللہ تعالی سے دعا کی اور عرض کیا
ای اللہ تجکو واسطہ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجکو اس آتش پرست کی سامنے
شرمندہ نکرنا فوراً ایک خوان غیب سے میرے سامنے آیا جسمین تازی روٹیان اور
بھنی ہوئی مچھلیان اور تازے خرمے اور ٹھنڈا پانی تھا ہم دونون نے باہم بیٹھکر سیر
ہو کر کھایا اُسکے بعد پھر سات دن تک فاقہ کشی مین سفر کیا آٹھوین دن مین نے اُس جوان
سے کہا اب تو بھی اپنا کمال دکھا اُس جوان نے عصا ٹیکا اور چپکے چپکے کچھ زبان سے
کہا فوراً ایک خوان اُسیطرح روٹی اور مچھلی اور خرمے اور پانی سے بھرا ہوا اوسکے
سامنے غیب سے نمودار ہوا اوس جوان نے مجھ سے کہا آئیے ہم اور آپ ملکر کھائین و
مجھے اس واقعہ کے دیکھنے مین تعجب ہوا اور جب اوسنے کہا آئیے ہم اور آپ کھائین
اور بھی شرمندگی حاصل ہوئی اور مین نے جواب دیا تم کھاؤ مین اسوقت نہ کھاؤنگا

Marfat.com

اُس جوان نے کہا آپ تشویش نہ کیجیے کھانا کھائیے اسکے بعد میں آپکو دو خوشخبریان
دونگا ایک یہ کہ مجھے کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیجیے یہ کہکر اوسنے زنار توڑ ڈالا اور
صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گیا اور دوسری بشارت یہ ہی کہ جسوقت
آپ نے مجھے کمال دکھانے کا حکم فرمایا میں نے اللہ کی درگاہ میں دعا کی ای اللہ اس
پیر کی آبرو کا صدقہ مجھے شرمندہ نکرنا اسوقت جو کچھ ظاہر ہوا میرا کمال نتھا بلکہ در اصل
آپکی ذات کا فیض تھا پھر ہم دونون نے کھانا کھایا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوے
مکہ معظمہ میں پہونچکر اُس جوان نے وہان کی مجاوری اختیار کی۔ اور فرمایا میں ایکبار
جنگل میں تھا اور راہ بھول گیا ایک شخص مجھے ملا اور سلام کیا اور کہا تو میرے ساتھ
ساتھ آ تجھے راستہ ملجائیگا میں چند قدم اوسکے ساتھ چلا تھا کہ یکایک وہ شخص غائب
ہو گیا جب میں نے غور کیا تو میں راستہ پر تھا اور اوسکے بعد کبھی میں راستہ نہین
بھولا اور طرہ یہ ہی کہ کبھی مجھے راہ میں بھوک پیاس بھی نہین لگی۔ اور فرمایا ایکبار
مین سفر میں تھا شبکو ایسے ویرانے میں میرا گذر ہوا جہان شیر سامنے نظر آیا میں اسکو
دیکھکر گھبرایا ندا ے غیبی ہوئی اے خواص تو کیون گھبراتا ہی تیری حفاظت کیلیے
ستر ہزار فرشتے تیرے ساتھ ہین اور وہ ہر وقت تیری حفاظت کیا کرتے ہین اور
فرمایا کہ جنگل میں میں نے ایک بد صورت شخص کو دیکھکر پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا اللہ کا
بندہ ضعیف پریشان حال ہون اور مکہ معظمہ جا رہا ہون مین نے پوچھا تو نے اس
دور و دراز سفر کا ارادہ کیا ہی حالانکہ تیرے پاس توشہ و سواری کچھ نہین ہی اوسنے
کہا ہماری جماعت کے سب لوگ اسیطرح بے توشہ و سواری تمھاری طرح سفر
کیا کرتے ہین مین نے اوس سے پوچھا توکل کس چیز کا نام ہی اُسنے جواب دیا اللہ ہی
سے لینے کو توکل کہتے ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایک درویش نے آپسے کہا کہ میں آپکے ساتھ سفر میں رہنا چاہتا ہون

Marfat.com

آپ نے فرمایا اس شرط پر مین تجھکو اپنے ساتھ رکھونگا کہ ہم دونون مین ایک حاکم اور ایک
محکوم بنے تاکہ راہ مین تمام کام اچھی طرح ہوا کرین درویش نے کہا آپ حاکم ہنین اور
مین آپکا محکوم ہون اوسکے بعد دونون ساتھ سفر کو نکلے جب پہلی منزل پر قیام ہوا تو آپنے
ایک مقام پر درویش سے کہا کہ تم یہان بیٹھو اور خود جاکر پانی کھینچ لائے اور چونکہ جاڑے
کا موسم تھا آپنے جنگل سے لکڑیان چنکر آگ سلگادی اسی طرح پورے سفر مین آپنے
تمام کام خود کیے اور اوس درویش سے کوئی کام نہین لیا اور اگر وہ درویش ارادہ
کرتا کہ مین کوئی کام کرون تو آپ اوسکو منع کرتے اور جب درویش زیادہ اصرار کرتا تو فرماتے
تم مجکو اپنا حاکم بنا چکے ہو اور میری مخالفت کو نہین سنتے محکوم کو لازم ہے کہ کسی
بات مین حاکم کی مخالفت نکرے وہ درویش کہتا ہے کہ ایکبار راہ مین شبکو سخت بارش
ہوئی آپ نے اپنی چادر میرے سر پر تانی اور تمام رات اسی طرح چادر کو تانے
ہوے آپ کھڑے رہے مین آپکو کام کرتے ہوے دیکھکر بہت شرمندہ ہوتا تھا
لیکن شرط کر چکا تھا اسلیے زیادہ اصرار بھی نہین کرتا تھا جب وہ رات تمام ہوئی تو
مین نے آپسے کہا کہ بہت دن سے آپ حاکم اور مین محکوم ہون آج سے مین حاکم ہونگا اور
آپ محکوم ہنین آپنے قبول کر لیا اور پھر آگے بڑھے جب منزل پر قیام ہوا تو حسب دستور
سابق آپ خود ہی تمام کام کرنے لگے مین نے کہا آپ حاکم کے حکم کی مخالفت کیون کرتے
ہین آپنے فرمایا مین حاکم کے حکم کی مخالفت نہین کرتا ہون اسلیے کہ حاکم کی مخالفت
جب ہوتی کہ مین حاکم سے اپنی خدمت لیتا اور مین محکوم ہون اور خدمت کرنا محکوم
ہی کو زیبا ہے غرضکہ مکہ معظمہ تک آپ اسیطرح میرے ساتھ سلوک کیا کیے جب
ہم دونون مکہ معظمہ مین پہونچے تو شرمندگی کیوجہ سے مین نے آپکا ساتھ چھوڑ دیا منا مین
آپنے مجکو دیکھا فرمایا اللہ تمکو توفیق دے کہ تم دوستون کے ساتھ وہی سلوک کرو جو ہم نے
تمہارے ساتھ کیا ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ ایکبار مین اطراف شام مین پھر رہا تھا

Marfat.com

ایک مقام پر کھٹے اناروں کے بہت سے درخت ملے تو اوسوقت انار کھانے کو میرا جی بہت چاہا مگر کھٹے ہونے کی وجہ سے مین نے ایک دانہ بھی انار کا نہین چکھا اور وہان سے آگے بڑھا ایک جنگل مین مجھے ایک شخص ملا جو لنجا اور ٹنڈا تھا اور تمام بدن مین اوسکے کیڑے پڑ گئے تھے اور بھڑین اوسپر بھنبھنا رہی تھین اور ڈنک مار رہی تھین مجھے اوسکی یہ حالت دیکھکر ترس آیا اور اوس سے پوچھا مین تیرے لیے صحت کی دعا کرون اُسنے کہا نہین مین نے کہا کیون تو دعا کرانا پسند نہین کرتا اُسنے کہا لان العافیۃ اختیاری والبلاء اختیاره وانا اختار اختیاره علی اختیاری یعنے عافیت مجھے پسند ہے اور بلا اللہ تعالی کو پسند ہے پس مین نے اسکی پسند کو اپنی پسند پر پسند کیا ہے مین نے کہا اگر تم کہو تو مین ان بھڑون کو تمھارے پاس سے ہٹادون اُسنے کہا اے خواص پہلے میٹھے انار کی خواہش اپنے دل سے دور کرلے اوسکے بعد میری تندرستی چاہنا پہلے تو اپنے دل کو سالم بنا اوسکے بعد میرا غمگسار ہو مین نے پوچھا تمھین میرا نام کیونکر معلوم ہوا اور کسطرح تم واقف ہوے کہ مجھے میٹھے انار کی خواہش ہے اُسنے کہا جو بندہ اللہ کو پہچان لیتا ہے اللہ اُسپر کسی چیز کو پوشیدہ نہین رکھتا ہے مین نے پوچھا ان بھڑون اور کیڑون کی ایذا رسانی سے تمکو اذیت نہین ہوتی اوسنے جواب دیا نہین اسلیے کہ بھڑین اللہ کے حکم سے میرے ڈنک مارتی ہین اور کیڑے اللہ کے حکم سے میرا گوشت کھاتے ہین اور اللہ کے حکم سے مجکو ایذا نہین ہوتی ہے اور فرمایا ایکبار جنگل مین مین نے ایک شخص کو دیکھا اُس سے پوچھا کہان سے آتے ہو اوسنے کہا ساغون سے آتا ہون مین نے پوچھا کہان جاتے ہو اوسنے کہا مکہ معظمہ جاتا ہون مین نے پوچھا کس کام کیلیے جاتے ہو اوسنے کہا زمزم مین ہاتھ دھونے جاتا ہون کیونکہ مین نے اپنی مان کو نوالے بنا بنا کر کھلائے ہین اور میرے ہاتھ بھر گئے ہین مین نے پوچھا مکہ معظمہ سے کب پلٹوگے اوسنے کہا شام تک گھر پلٹ جاونگا اسلیے کہ مجھے مان کا بچھونا بچھانا ہے

Marfat.com

یہ کہکر وہ شخص میری نظر سے غائب ہوگیا اور فرمایا کہ لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ ملک روم مین ایک راہب ہی جو ستر برس سے بتخانے مین گوشہ گزین ہی مین اُس سے ملاقات کرنے روم مین گیا جب اُس بتخانے کے قریب پہونچا تو اُس راہب نے کھڑکی سے سر باہر نکالکر کہا اے ابراہیم تم میرے پاس کیون آئے ہو مین راہب نہین ہون بلکہ کتے کا رکھوالا ہون اور میرا نفس کتا ہی مین ہمیشہ اوسکی نگہبانی کیا کرتا ہون اور اوسکو خلائق کے شر سے بچاتا ہون مین نے کہا اے اللہ اس راہب کو اسی ضلالت مین ہدایت کر پھر اُس راہب نے مجھ سے کہا ای ابراہیم تم کب تک مردون کو تلاش کرتے پھروگے جاؤ اور اپنی تلاش کرو اور جب تم اپنے آپ کو پا جاؤ تو اپنے نفس کی نگہبانی کرو اسلیے کہ روزانہ نفس کی خواہشین تین سو ساٹھ طرح کا لباس الوہیت بدل بدل کر بندے کو ضلالت کے دام مین مبتلا کرتی ہین۔ اور فرمایا ایک بار مین جنگل مین تھا اور بھوک کا مجھپر غلبہ ہوا ایک بدوی آیا اور اوسنے مجھ سے کہا او ٹرپیٹو بھوک کا غالب ہونا توکل نہین ہی اور فرمایا مین ہر وقت اللہ تعالی سے دعا مانگا کرتا ہون کہ مجھے دنیا مین حیات دائمی عطا کرے تا کہ ہمیشہ مین اوسکی عبادت مین مشغول رہون جب لوگ جنت مین جاکر اور جنت کی نعمتون مین مشغول ہوکر اللہ کو بھول جاوین مین اوسوقت بھی دنیا کی مصیبتون کو برداشت کرکے آداب شریعت کے ساتھ محل عبودیت مین قیام کرکے اُسکی ربوبیت کو یاد کرتا رہون اور فرمایا ہاتھ ساکن اور دل فارغ طلب کر اور جہان تیرا دل چاہے جا اور فرمایا جو شخص اللہ کو اوسکی معرفت کے موافق پہچان لیتا ہی وہ وفاے عہد اپنے اوپر لازم کرتا ہی اور اللہ پر دل سے بھروسا کرتا ہی اور اوسکے ساتھ اوسکو آرام اور راحت ہوتی ہی اور فرمایا زائد علم سے انسان عالم نہین ہوتا بلکہ عالم وہ ہی جو علم کے موافق عمل کرے

Marfat.com

اور سنت نبوی کی پیروی مین سرگرم ہو گو اوسکو تھوڑا ہی علم ہو اور فرمایا تمام علم
ان دو کلمون مین ہی ایک یہ کہ جس چیز کی اللہ نے تجھے تکلیف نہین دی تو
اوس مین تکلف نہ کرے دوسرے یہ کہ جس چیز کو تجھپر اللہ نے فرض اور لازم
کیا ہی تو اوسکو ضائع نکرے اور اوسکے ادا کرنے مین کوتاہی نکرے اور فرمایا جو
شخص معرفت الہی کا دعوی کرتا ہی اور ما سوی اللہ سے اُسکو آرام حاصل ہوتا ہو
اللہ اوسکو سخت بلا مین مبتلا کرتا ہی جب وہ اُس سے توبہ کرتا ہی تو اللہ اُس سے
بلا کو دور کر دیتا ہی اور جو شخص باوجود دعوی معرفت حق کے خلق سے میل جول
ترک نہین کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو اپنی رحمت سے دور کرکے طامع کر دیتا ہی
اور اوسکی یہ حالت ہو جاتی ہی کہ خلق بھی اوسکو برا سمجھتی ہی اور ذلیل جانتی ہی
نہ اوسکو دنیا ملتی ہی نہ آخرت اور سوا تاسف اور ندامت کے کچھ حاصل نہین ہوتا
اور فرمایا دنیا مین جس شخص کی یہ حالت ہو کہ لوگ اُسپر روتے ہون وہ قیامت مین
ہنسنے والا ہوگا اور فرمایا جو شخص لوگون پر یہ ظاہر کرتا ہی کہ مین تارک شہوات ہون وہ
جھوٹا ہی اور ہرگز تارک شہوات نہین ہی بلکہ ریا کار ہی اور فرمایا در اصل متوکل وہ
شخص ہی جسکے توکل کا اثر دوسرے پر پڑے اور اوسکے پاس بیٹھنے والا بھی متوکل
ہو جائے اور فرمایا اللہ پر ثابت قدم رہنے والا متوکل ہی اور فرمایا قرآن اور حدیث
نبوی کے حکم کے موافق عبودیت مین ثبات اور استقلال کرنے کو صبر کہتے ہین اور
فرمایا مراعات سے مراقبہ اور مراقبہ سے ظاہری و باطنی اخلاص حاصل ہوتا ہی
اور فرمایا اپنی تمام آرزوون کو فنا کر دینا اور تمام حاجات بشری کے جلا دینے
کا نام محبت ہی اور فرمایا دل کی دوا پانچ چیزون مین ہی ایک قرآن پڑھنا
اور اوسمین غور و فکر کرنا دوسرے پیٹ بھر کے کھانا نہ کھانا تیسرے تمام رات
اللہ کی عبادت مین قیام کرنا چوتھے صبح ہوتے وقت درگاہ الہی مین عاوزاری کرنا

Marfat.com

یا بحق نیکون اور صالحون کی صحبت اختیار کرنا اور فرمایا اس بات کو صبح کے وقت کی زاری مین تلاش کرو اگر صبح کی زاری مین نہ ملے تو یقین کرلو کہ اور کہین تم اس کو نہین پا سکتے۔

نقل کیا ہی کہ آپ اکثر سینہ پہ ہاتھ مار کر واشوقاہ فرمایا کرتے تھے یعنے مجکو اوس اللہ کے دیدار کا شوق ہی جو مجھے ہر وقت دیکھتا ہی

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کھانا کہان سے کھاتے ہین اسلیے کہ بظاہر کہین سے آپ کے لیے ہم لوگ کھانا آتے ہوے نہین دیکھتے ہین آپ نے فرمایا میرے لیے وہان سے کھانا آتا ہی جہان سے بچہ کے لیے مان کے پیٹ مین کھانا آیا کرتا ہی اور مین وہان سے کھاتا ہون جہان سے صحرا کے جانور کھایا کرتے ہین اللہ تعالی اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنے اللہ رزق دیتا ہی اسکو کسی جگہ سے کہ خیال مین نہ آوے

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا متوکل کو طمع ہوتی ہی یا نہین آپ نے فرمایا ہوتی ہی اسلیے کہ طمع نفس کی صفت ہی اور دل مین اسکا آجانا ضروری ہی لیکن متوکل کو طمع نقصان نہین پہونچا سکتی اسلیے کہ اللہ تعالی اسکو طمع پر حاکم کردیتا ہی اور طمع اوسکی محکوم ہوجاتی ہی اسلیے کہ وہ خلق سے نا امید ہوتا ہی

نقل کیا ہی کہ آخر عمر مین آپ ملک رے کی جامع مسجد مین تشریف فرماتھے اور وہان آپکو پیچش شروع ہوئی اور اسقدر اوسکو ترقی ہوئی کہ آپ دن مین ساتھ بار رفع حاجت کو جاتے اور ہر بار غسل فرماتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے لوگون نے اس حالت بیماری مین آپ سے پوچھا کہ کسی چیز کو آپکا دل چاہتا ہی یا نہین آپ نے فرمایا بھنی ہوئی کلیجی کھانے کو میرا دل چاہتا ہی اسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا اور وفات کی لوگ آپکی لاش کو مسجد سے اوٹھا کر ایک مکان مین لیگئے

Marfat.com

ایک بزرگ آئے اور اونھون نے آپکے سرہانے کا تکیہ اوٹھا کر دیکھا تو اوسکے نیچے
ایک روپے کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا اُنھون نے دیکھکر کہا اگر آپکے سرہانے یہ ٹکڑا روپے کا
نہوتا تو ہرگز مین آپکے جنازے کی نماز نہ پڑھتا اسلیے کہ اگر یہ نہوتا تو معلوم ہوتا کہ
آپنے اسی حالت توکل مین وفات فرمائی اور مرتبہ توکل سے آگے نہ توکل کا مرتبہ
آپکو حاصل نہین ہوا ہر صوفی کو لازم ہی کہ تمام مراتب حاصل کرے نہ یہ کہ ایک
صفت پر ایسا اڑجائے کہ اوسکے آگے دوسری صفت اوسکو حاصل ہی نہو سکے
نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا
برتاؤ کیا آپنے فرمایا کہ مین نے دنیا مین عبادت بہت کی اور توکل بھی کیا لیکن جس وقت
مجکو موت آئی مین طاہر اور باوضو تھا اللہ تعالی نے مجکو میری عبادت اور توکل
کا ثواب دیا لیکن مرتے وقت کی طہارت کے بدلے مین ایسا بلند مرتبہ مجکو عطا کیا
کہ اوسکے آگے جنتون کی تمام نعمتین کم ہین اوسکے بعد اللہ تعالی نے فرمایا اے
ابراہیم یہ عطا اور بخشش جو ہمنے تجھے دی اوسکا بدلہ ہی کہ تو ہماری درگاہ مین
دنیا سے پاک آیا اور ہماری درگاہ مین پاکون سے زائد کسی کو رتبہ نہین ملتا ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ صاحب زہد و تقوی تھے اور عبادت و ریاضت
مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے آپنے بہت مشائخ سے فیض صحبت حاصل کیا
ہی اور سب لوگ آپکو معظم سمجھا کرتے تھے آپنے ۲۹۹ھ مین وفات فرمائی اور بعض
اہل تاریخ کا قول ہی کہ سنہ [illegible] ھ مین آپنے اس دار فانی سے رحلت کی ہی واللہ اعلم
نقل کیا ہی کہ آپ اپنی خانقاہ کا دروازہ بند رکھا کرتے تھے اور کسی کو اپنے
پاس آنے نہین دیتے تھے البتہ جب کوئی دروازے پر آواز دیتا تو آپ پوچھتے

Marfat.com

تم مسافر ہو یا مقیم اگر وہ کہتا مسافر ہون تو آپ دروازہ کھولدیتے اور اسکو اندر آنیکی اجازت دیتے اور جبتک وہ رہتا اوسکی مدارات کرتے اور اگر وہ کہتا مین مقیم ہون تو آپ دروازہ نہ کھولتے اور فرماتے تمھارا یہان کام نہین اسلیے کہ جب تم چند روز یہان رہوگے تو مین تم سے خوگر ہو جاؤنگا اور جب تم جانیکا ارادہ کروگے تو مین تمھاری جدائی کی برداشت نکر سکونگا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا تم اللہ کی درگاہ پر جاؤ تاکہ تمھین میری دعا کی ضرورت نہو اسنے پوچھا مجھے اللہ کی درگاہ نہین معلوم ہی اگر آپ وہان مجکو بھیجتے ہین تو اوسکا راستہ اور مقام بھی بتا دیجیے آپ نے فرمایا اللہ کی درگاہ وہ ہی جہان تو نہو اوس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کر کے اللہ کی یاد شروع کی اللہ نے اوسکو اپنے فضل سے دولت سعادت عطا کر کے مالامال کر دیا ایکبار بہاؤ آیا اور بستی مین تمام مکانات ڈوبنے لگے اور حضرت ممشاد دینوری کی خانقاہ بلندی پر تھی لوگون نے اودھر کا رخ کیا تاکہ وہان پہونچکر اپنی جانون کو ڈوبنے سے بچائین اسی اثنا مین آپنے اس مرد کو دیکھا کہ پانی پر مصلے بچھائے ہوئے آرہا ہی آپنے اوس سے پوچھا اب تمھارا کیا حال ہی اوسنے کہا یہ سب آپ ہی کا فیض ہی اور پھر آپ پوچھتے ہین کہو کیا حال ہی اللہ تعالی نے آپکی دعا کی برکت سے مجھے ماسوی اللہ سے مستغنی کر دیا اور یہ مرتبہ عطا کیا ہی کہ آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہین آپنے فرمایا مجھے معلوم ہو گیا کہ درویش کا کام جد وجہد ہی اسدن سے پھر مین نے کسی درویش کے ساتھ مزاح نہین کیا

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار ایک درویش میرے پاس آیا اور کہا اگر آپ اجازت دین تو مین آپکے لیے حلوا تیار کرون بیساختہ میری زبان سے نکلگیا کہ ارادت اور اوسکے ساتھ حلوا یہ سنتے ہی وہ درویش اٹھکر چلا گیا اور

Marfat.com

کہتا جاتا تھا ارادت اور حلوا چلتے چلتے ایک بیابان کی طرف نکل گیا اور یہی ارادت اور حلوا کہتے کہتے جان بحق تسلیم ہوا جب مجھے یہ واقعہ معلوم ہوا تو میں نے توبہ کی اور فرمایا ایکبار مجھپر کچھ قرض ہو گیا تھا جسکی وجہ سے میں متردد تھا میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی اے بخیل تیرا قرض ہم ادا کر دینگے اسقدر معمولی قرض سے تو فکرمند ہوا اور جو ضرورت پڑے اور قرض لے تیرا کام لینا اور ہمارا کام دینا ہی اوسکے بعد سے میں نے اپنے قرضخواہوں سے کبھی حساب نہیں کیا بلکہ جتنا قرض وہ بتا دیتے میں دیدیتا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے کلمات عالی بیشمار ہیں آپ نے فرمایا ہی کہ بُت مختلف ہوتے ہیں بعض نفس کی پرستش کرتے ہیں اور اونکے لیے انکا نفس بت ہی اور بعض مال کی پرستش کرتے ہیں اور اونکے لیے انکا مال بت ہی اور بعض بی بی کی پرستش یعنے اطاعت کرتے ہیں اور اونکے لیے اونکی بی بی بت ہی اور بعض اولاد کی پرستش کرتے ہیں اور اونکے لیے اونکی اولاد بت ہی اور بعض تجارت اور حرفت کی پرستش کرتے ہیں اور اونکے لیے اونکی تجارت اور حرفت بت ہی اور بعض نماز روزہ زکوٰۃ حال کی پرستش کرتے ہیں اور اونکے لیے اونکی نماز اونکا روزہ اونکی زکوٰۃ انکا حال بت ہی تمام خلق میں ہر ہر شخص ان بتوں میں سے ایک ایک بُت پر فریفتہ ہی اور کسی کو ان بتوں سے چارہ نہیں ہی البتہ وہ شخص ان بتوں میں سے کسی بت کی پرستش نہیں کرتا ہی جو اپنے نفس کی اتباع نہیں کرتا اور اپنے مرتبہ پر نظر نہیں کرتا اور اپنے افعال و اعمال پر اعتماد نہیں کرتا اور نفس کے خیر و شر پر نفس کی مرضی کے موافق راضی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ نفس کو ملامت کیا کرتا ہی۔ اور فرمایا مرید کو لازم ہی کہ پیر کی خدمت کرے اور اپنے بھائیوں کا ادب کرے اور تمام شہوتوں سے دست بردار ہو اور شریعت کی پیروی کرے

اور ہوائے نفسانی کی مخالفت کرتا رہے اور فرمایا مین کبھی کسی بزرگ کی خدمت
مین حاضر نہین ہوا جبتک اپنے تمام علوم اور حالات کو مین نے ترک نہین کیا
اور جب علوم اور حالات کو ترک کرکے مین کسی بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا تو
اوسکے اقوال کو غور سے سنا اور اوسکی برکتون سے فیض حاصل کیا اور اوسکے صلہ
مین اللہ تعالی نے مجھے بہت مراتب عطا فرمائے اور فرمایا جو شخص کسی بزرگ کی خدمت
مین حاضر ہوتا ہی اور اوسکے نزدیک اپنی قدر اور خودی کی ذرہ برابر بھی بو باقی ہوتی
ہی اوسکو ہرگز اُس بزرگ کی باتون اور صحبت سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا ہی
اور فرمایا اہل صلاح کی صحبت اختیار کرنے سے دل مین صلاح پیدا ہوتی ہی اور
اہل فساد کی صحبت مین بیٹھنے سے دل مین فساد پیدا ہوتا ہی اور فرمایا علائق کے
تین اسباب ہین اول مولع یعنے جس چیز کی ممانعت ہو اُسکی طرف رغبت کرنا جیساکہ
الانسان حریص علی ما منع سے ظاہر و باہر ہی دوسرے مسبوق پر نظر کرنا تیسرے
فراغت کو زائل کرنا اور فرمایا سب سے اچھا انسان کے لیے وہ وقت ہی جبوقت
وہ خلق سے دور اور خالق سے نزدیک ہو اور اُن چیزون سے دل کو فارغ کرنا جنکی
طرف اہل دنیا مائل ہوتے ہین فراغت حاصل کراتا ہی اور اصل یہ ہی کہ جن چیزون
کو اہل دنیا پسند کرتے ہین ہرگز وہ پسندیدگی کے قابل نہین ہین اور فرمایا اگر کوئی
شخص اولین اور آخرین کے عمل اور حکمت کو جمع کرکے اولیا اور سادات کے
احوال کا دعوی کرے تو ہرگز وہ عارفون کا درجہ حاصل نہین ہو سکتا جبتک
اللہ پر پورے طور سے توکل نکرے اور جو چیزین اللہ نے اپنے مقربون کے لیے
خاص کردی ہین ہرگز دوسرے کو حاصل نہین ہو سکتین اور خلاصہ معرفت
کا یہ ہی کہ بندہ خالص دل سے اللہ کے ساتھ فقر اور محتاجی اختیار کرے اور
فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک امور مین فکر کرنا کہ اونکو کسطرح پر اندازہ کیا ہی

Marfat.com

دوسرے مقادیر مین فکر کرنا کہ اُنکو کسطرح مقدر کیا ہی تیسرے خلق مین فکر کرنا کہ اُنکو کسطرح پیدا کیا ہی اور فرمایا جمع اُسکو کہتے ہین جسکو توحید مین جمع کیا ہی اور تفرقہ اُسکو کہتے ہین جسکو شریعت مین متفرق کیا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کی راہ دور ہی اور اُسپر صبر کرنا مشکل ہی یعنی معرفت الٰہی حاصل کرنے کا طریقہ بہت دشوار ہی اور اُس طریقہ مین تکالیف پر صبر کرنا بہت مشکل ہی اور فرمایا حکمانے حکمت فکر اور خاموشی سے حاصل کی ہی اور انبیا علیہم السلام کی روحین کشف اور مشاہدے کی حالت مین ہین او صدیقون کی روحین قربت اور اطلاع مین ہین اور فرمایا دل کو صاف کرنا اور پسندیدہ حق عمل کرنا اور خلق سے صحبت ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا تصوف اختیار اور بے اختیاری ظاہر کرنے کا نام ہی ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم ‖ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

اور فرمایا بیکار چیزون کو ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا جس چیز پر نفس اور دل مائل ہو اُسے ترک کرنے کا نام توکل ہی اور فرمایا فقر اسکا نام ہی کہ جب بھوک معلوم ہو نماز پڑھے اور جب طاقت نہ رہے سو رہے اسلیے کہ اللہ تعالی درویش کو تین چیز سے خالی نہین رکھتا ہی یا قوت دیتا ہی یا غذا دیتا ہی یا موت دیتا ہی کہ سب سے چھوٹ جائے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے وفات کے قریب آپ سے پوچھا کہ اب مزاج کیسا ہی آپنے فرمایا مجھ سے پوچھتے ہو پھر لوگون نے کہا لا الہ الا اللہ کہیے آپنے لوگون کی طرف سے منھ پھیر لیا اور دیوار کی طرف مڑ گئے اور فرمایا مین سراپا تجھ مین فانی ہون ایسے شخص کا بدلہ کہ تجھے دوست رکھتے ہی ہی اور فرمایا تیس برس سے بہشت میرے سامنے پیش کیجاتی ہی مگر مین اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھتا ہون اور تین برس سے مین نے اپنے دل کو گم کر دیا ہی لیکن اب تک مجھے

Marfat.com

اسکے ملنے کی تمنا نہین ہے کیونکہ صدیقون کو یہ تمنا ہوا کرتی ہے کہ دل کو اللہ تعالی مین گم کر دین پھر مین کیون دل ملنے کی آرزو کرون اسکے بعد آپ نے وفات فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو اسحق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو اسحق ابراہیم شیبانی رحمہ اللہ امام زمانہ شیخ یگانہ تھے آپ بڑے عابد زاہد صاحب ریاضت و تقوی تھے آپ ہمیشہ وجد وحال اور مراقبہ مین رہا کرتے تھے نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا مقولہ ہے کہ حضرت ابراہیم شیبانی فقرا اور اہل ادب پر اللہ تعالی کی نشانیون مین سے ایک بین نشانی ہین۔

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مین چالیس سال تک حضرت ابو عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ کی خدمت مین رہا ہون لیکن اس زمانہ مین مین نے اُن چیزون مین سے کوئی چیز نہین کھائی جسکو لوگ عموما کھایا کرتے ہین اور اس زمانے مین سوائے خانہ کعبہ کی چھت کے مین اور کسی چھت کے نیچے نہین سویا نہ اتنی مدت تک میرے بال بڑھے اور نہ ناخن دراز ہوئے اور نہ میرا خرقہ میلا ہوا اور فرمایا اسی برس سے مین نے اپنی خواہش سے کوئی چیز نہین کھائی ہے۔

نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین ملک شام مین تھا اور مسور کی دال کھانے کو میرا دل چاہا فوراً مسور کی دال کا پیالہ میرے سامنے آیا مین نے دال کھالی اوسکے بعد شام کی بازار مین آیا ایک مقام پر چند مٹکے رکھے ہوئے تھے مین انھین غور سے دیکھنے لگا لوگون نے کہا کیا دیکھتے ہو انمین شراب ہے مین نے دلمین خیال کیا کہ جب مجھے معلوم ہو گیا کہ ان مٹکون مین شراب ہے تو مجھے چاہیے کہ ان سب کو توڑ ڈالون اور مین نے وہ سب مٹکے توڑ ڈالے تمام شراب بہ گئی جس مرد نے مجھکو بتایا تھا کہ یہ شراب کے مٹکے ہین وہ مجھکو حاکم وقت سمجھکر چپ ہو رہا جب

Marfat.com

اُسے معلوم ہوا کہ مین بادشاہ وقت نہین ہون تو مجھے پکڑ کر ابن طریون کے پاس لے گیا اور تمام واقعہ بیان کیا اُسنے سب حال سُن کر حکم کیا کہ پہلے ان کے دو سو چھڑیان ماری جائین اوسکے بعد قید خانے مین مثل اور قیدیون کے یہ بھی مقید کیے جائین ایکمدت تک مین قید مین رہا پھر حضرت شیخ ابوعبد اللہ مغربی کا وہان گذر ہوا اور اونھون نے سفارش کر کے مجھے قید سے رہا کرا دیا پھر مین شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا اُنھون نے مجھ سے پوچھا تو نے کیا جرم کیا تھا جسکے عوض مین تجھے یہ سزا دی گئی مین نے کہا کہ پیٹ بھر کر مین نے مسور کی دال کھائی تھی اُسی کی سزا مین چھڑیان کھائین اور اتنے دن تک قید کی تکلیفین اُٹھائین اُنھون نے فرمایا تجھے کم سزا ملی۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ حج کا ارادہ کر کے مکان سے چلتے تو پہلے مدینہ منورہ مین جا کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرتے اور فرماتے السلام علیك یا رسول اللہ روضۂ مبارک سے آواز آتی وعلیك السلام یا ابن شیبان اسکے بعد مکہ معظمہ جا کر حج ادا کرتے اور پھر واپسی مین مدینہ منورہ مین حاضر ہو کر شرف زیارت روضۂ رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا حاصل کرتے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین حمّام مین غسل کر رہا تھا اوس حمام کے روزن سے ایک نہایت خوبصورت جوان نے پکار کر کہا تم کب تک ظاہری شست وشو کروگے جاؤ اور باطن کی طہارت کرو اور دل کو ما سوی اللہ سے پاک کرو مین نے کہا تو انسان ہی یا جن یا فرشتہ ہی اسلیے کہ مین نے ایسی صورت کا انسان نہین دیکھا ہی اُسنے کہا مین نہ انسان ہون نہ جن ہون نہ فرشتہ ہون بلکہ مین بائے بسم اللہ کا نقطہ ہون مین نے کہا یہ سب مملکت تیرے ہی لیے ہی اُسنے کہا اے ابراہیم ذرا اپنی پناہ سے باہر آ تا کہ تجھے مملکت نظر آئے اور فرمایا فنا

Marfat.com

اور بقا کا علم وحدانیت کے اخلاص اور عبودیت کی دوستی پر موقوف ہی
اور جو کچھ اسکے علاوہ ہی وہ غلطی مین ڈالتا ہی اور زندیق بناتا ہی اور فرمایا
جو کوئی ہستی سے آزاد ہونا چاہے اُسے چاہیے کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے
کرے کیونکہ جو عبودیت مین ثابت قدم ہوتا ہی ماسوی اللہ سے آزاد ہوجاتا
ہی اور فرمایا جو شخص زبانی اخلاص کا ذکر کرتا ہی اور اپنی عبادت مین اخلاص
نہین پیدا کرتا اللہ تعالی اوسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہی اور خلق کے سامنے
ذلیل کرتا ہی اور فرمایا مشائخ کی صحبت ترک کرنے والا جھوٹے دعوون مین
مبتلا ہوتا ہی اور اون دعوون کی وجہ سے رسوائی اور بدنامی پاتا ہی اور فرمایا
جو شخص بُری باتون سے بچنا چاہے اوسکو احکام شرع پر عمل کرنا چاہیے اور فرمایا
جو شخص اللہ سے نہین ڈرتا وہ کمینہ ہی اور جو شخص احسان کرکے احسان جتاتا
ہی وہ بھی کمینہ ہی اور فرمایا تواضع مین بزرگی اور قناعت مین آزادی ہی
اور فرمایا جو دل خائف ہوتا ہی اوسمین دنیا کی الفت اور شہوت باقی نہین رہتی
اور فرمایا توکل اللہ اور بندے کے درمیان مین ایک بھید ہی پس بندے کو
لازم ہی کہ اوسکو کسی پر ظاہر نکرے اور فرمایا جو شخص مسجد مین بیٹھکر اللہ کی
زائد عبادت کرتا ہی اللہ اوسکو اوسکے صلہ مین قیامت کے دن جنت عطا کریگا
اور فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسلمانون کی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو
جنت مین اپنے دیدار کی نعمت عطا کریگا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا وقت
کی مخالفت بے ادبی ہی دعا کیونکر کرون۔ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے
کچھ وصیت کیجیے آپ نے فرمایا ہر وقت اللہ کو یاد رکھ اگر یہ تجھ سے نہین
ہوسکتا تو موت کو ہر وقت یاد کیا کر۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ حیثمہٗ رضا لقطہ و فا صاحب ورع و تقوی تھے درحاصل آپ فارس کے رہنے والے تھے اور آپ نے منشاپور میں ۳۴۰ ہجری میں وفات فرمائی حضرت شبلی رحمۃ اللہ آپکی بہت عزت کرتے تھے۔ نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا دنیا کو اللہ تعالی نے حکمت خانہ بنایا ہی اور اس حکمت خانے سے ہر شخص اپنی استعداد اور کشف کے موافق فائدہ حاصل کرتا ہی اور فرمایا انسان کو چاہیے کہ اللہ کی صحبت اختیار کرے اگر یہ نہ کرسکتا ہو تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کرے جو اللہ کا مصاحب ہو اور ایسے اللہ تک پہونچاکر دونو جہان کی مرادین حاصل کرادے اور فرمایا علم اختیار کرنے والا اوامر و نواہی کی پابند کرتا ہی اور علم اسکو جہل سے جدا کردیتا ہی لیکن انسان کو چاہیے کہ جو علوم اللہ سے جدا کردیتے ہین اونکو ہرگز حاصل نکرے اسلیے کہ انکے حاصل کرنیسے سوا خرابی اور بربادی کے کچھ حاصل نہین ہوتا اور فرمایا جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان مین صدق اختیار کرتا ہی وہ مخلوق سے فارغ ہوجاتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے جسقدر مخلوق پیدا کی ہی اسیقدر اپنی طرف آنے کی راہین بنائی ہین ہر شخص اپنی استعداد کے موافق ایک راہ طی کرکے اللہ تک پہونچتا ہی اور فرمایا اللہ کیطرف سے بندے کی طرف راہ ہی مگر بندے کی طرف سے اللہ کی طرف راہ نہین ہی اور فرمایا جاہل کے ساتھ ہمنشینی زاہد اختیار کرو اور خلق سے کم ملو اور فرمایا سب مین اچھا وہ شخص ہی کہ دوسرے کو اپنے سے اچھا جانے اور خیال کرے کہ اللہ کیطرف جانیکی بہت راہین ہین لیکن اس شخص کی راہ سب راہون سے اچھی ہی اور فرمایا بندے کو لازم ہی کہ حالت توکل مین اپنے نفس کے قصور کو دیکھے اور اللہ تعالی کے

Marfat.com

احسانات پر نظر کرتا رہے اور فرمایا بندے کو لازم ہے کہ اپنے تمام حرکات و سکنات
اللہ ہی کے لیے رکھے اور بلاضرورت شدیدہ حرکات و سکنات کو دنیا کے لیے
نہ رکھے اور جو کوئی ایسا کریگا اوسکی تمام عمر ضائع اور برباد ہوگی اور فرمایا عقلمند
وہ ہے کہ بلاضرورت شدید بات نکرے اور اپنی زبان کو لغو اور بیہودہ باتوں
سے محفوظ رکھے اور فرمایا خاموشی نہ اختیار کرنے والا فضولی مین مبتلا ہے گو ساکن
ہی کیون نہو اور فرمایا مرید اُسکو کہتے ہین کہ ہمجنس کا طلب کرنیوالا اور غیر جنس سے
نفرت کرنے والا ہو اور فرمایا مرید کی زندگی نفس کی موت اور دل کی حیات مین
ہے اور جب دل زندہ ہوتا ہے تو نفس مرجاتا ہے اور بغیر مدد الٰہی انسان نفس امارہ
سے بری الذمہ نہین ہو سکتا اور فرمایا اُسوقت تک انسان نفس کی شر سے محفوظ
نہین رہ سکتا جبتک اللہ کے ساتھ اعتقاد اور ارادے کی درستی حاصل نہین
کرتا اور ماسوی اللہ سے روگردان نہین ہوتا اور فرمایا بندے کے لیے سب سے
زائد نعمت یہ ہے کہ وہ قید نفس سے چھوٹ جاے کیونکہ اللہ اور بندے کے
درمیان مین قید نفس سب سے بڑا حجاب ہے اور جبتک نفس نہین مرتا اُسکی
حقیقت معلوم نہین ہوتی اور فرمایا موت آخرت کے دروازون مین سے ایک
دروازہ ہے اور دنیا سے کوئی مخلوق بغیر اس دروازے کے اللہ تعالیٰ تک
نہین پہونچ سکتی ہے اور فرمایا تمامی موجودات میرے لیے حجاب اور پردہ اور
دشمن ہین نیکی مین کیا کرون اور فرمایا جس نیک کام مین نمائش کو دخل ہو اُسپر
مغرور نہونا چاہیے اور فرمایا ہمت کو نگاہ رکھو اسلیے کہ ہمت تمام اشیا کی پیش رو
ہے اور سب کاروبار ہمت پر موقوف ہین اور تمام اشیاء کا مرجع ہمت ہے۔
نقل کیا ہے کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو آپ کے مریدون نے ارادہ کیا کہ
آپکے مزار پر ایک تختی لگا کر اُسپر یادداشت کے لیے آپکا نام لکھدین اور موافق

Marfat.com

اپنے ارادے کے اونھون نے کئی بار تختی پر نام لکھ لگایا لیکن وہ گم ہو جایا کیا آپ کے مرید کہتے ہین کہ ہمنے یہ واقعہ حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ سے بیان کر کے اسکا سبب دریافت کیا اونھون نے کہا کہ حضرت ابو بکر صیدلانی نے دنیا مین اپنے کو پوشیدہ رکھا تم اب اونکو ظاہر کرنا کیون چاہتے ہو اللہ اب بھی اونکو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۵ حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ سالک طریق تجرید سائر سبیل تفرید تھے آپکو گروہ مشائخ مین فضل حاصل تھا اور سب لوگ آپکی بیحد عظمت کرتے تھے آپکو پند و وعظ مین ملکہ وافر حاصل تھا اور آپ علم تفسیر و حدیث کی بڑے ماہر تھے حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ سے آپکو بیعت تھی اور حضرت سری سقطی اور حضرت ابو الخیر نساج اور دیگر مشائخ کے صحبت یافتہ تھے اور فیوض باطنی آپ نے ان ہی بزرگان دین سے حاصل کیے تھے۔ آپ نے بغداد کی مسجد رصافہ مین ایک زمانہ تک وعظ کہا ہی حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ کو جب کسی مسئلہ مین کوئی شبہ واقع ہوتا تو آپ سے آکر اوسکو دریافت کرتے اور جو کچھ آپ فرماتے اسپر وہ کاربند ہوتے تھے آپ نے ۲۸۹ھ مین وفات فرمائی ہی

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ کے پاس گئے دیکھا کہ وہ پاکیزہ لباس پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور اونکے قریب ایک سیاہ چڑیا ایک پنجرے مین بند ہی اتفاقاً وہ چڑیا بولی آپ نے اوسکی آواز سنکر نعرہ مارا اور لبیک یا سیدی فرمایا حضرت حارثؒ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو غصہ مین چھری لیکر آپ کو قتل کرنے اوٹھے مریدون نے بہت منت و سماجت

کرکے انھین اس ارادے سے باز رکھا اور چھرا اونکے ہاتھ سے لیلیا مگر غصہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا باقی تھا اونھون نے آپ سے فرمایا اے ابوحمزہ مسلمان ہو مریدون نے کہا کہ ہم لوگ انکو موحد اولیا سے خیال کرتے ہین اور آپ انکی شان مین ایسا کلمہ فرماتے ہین حضرت حارث رحمہ اللہ نے کہا مین بھی انکو نیک جانتا ہون اور مجھے معلوم ہی کہ انکا باطن توحید مین مستغرق ہی لیکن انھون نے کیون ایسی بات کی جو حلولیون کے افعال کے مانند ہویا اونکے اقوال کے مشابہ ہوا ورمرغ کی آواز پر ازخود رفتہ بنے یہ ضرور ہی جو عاشقان الٰہی ہین وہ اللہ تعالے کے کلام سے آرام اور تسکین پاتے ہین مگر اللہ کسی مین حلول نہین کرتا اور اتحاد اور آمیزش ذات قدیم پر جائز نہین ہی آپ نے اونسے فرمایا اگرچہ مین وصل حلول و اتحاد و آمیزش سے جدا تھا لیکن چونکہ میرا فعل گمراہ قوم کے مثل ہوا ہی اسلیے مین توبہ کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین نے اللہ تعالی کو جہراً دیکھا اوسوقت اللہ نے مجھسے حکم کیا کہ اے حمزہ وسواس کی پیروی نکر اور مخلوق کا باربردار بن جب یہ واقعہ عوام الناس کی گوش زد ہوا تو انھون نے اسکو غلط سمجھکر آپکو بہت اذیتین پہونچائین نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فقر کی دوستی کرنا بہت دشوار ہی اور سوا صدیقون کے کوئی اونکی دوستی پر صبر نہین کرسکتا اور فرمایا جسکو اللہ تعالی اپنی راہ بتاتا ہی اسکو اوس راہ مین چلنا بہت آسان ہوتا ہی اور جو شخص اللہ کا راستہ دلیل اور واسطہ سے طلب کرتا ہی وہ کبھی راہ خطا پر اور کبھی راہ ثواب پر چلتا ہی اور فرمایا جس شخص کو اللہ تعالی اپنے فضل سے یہ تین چیزین عطا کرتا ہی وہ بہت سی آفتون سے بچتا ہی اور وہ تین چیزین یہ ہین ایک شکم خالی دوسرے دل قانع تیسرے فقر دائم اور فرمایا جب تیرے نفس نے تجھسے سلامتی پائی

Marfat.com

تونے اُسکا حق ادا کیا اور جب خلق نے تجھ سے سلامتی پائی تونے اُنکے حقوق ادا کیے اور فرمایا صادق صوفی کی یہ پہچان ہی کہ وہ عزت کے بعد خوار اور تونگری کے بعد درویش اور شہرت کے بعد گمنام ہو جائے اور جو کوئی اسکے خلاف ہو وہ کاذب صوفی ہی اور فرمایا جب مجھپر فاقہ گذرتا ہی تو مین اپنے دل مین کہتا ہون کہ یہ فاقہ اللہ کا ہدیہ ہی اسے قبول کرنا چاہیے اور جب مجھے معلوم ہو جاتا ہی کہ مجھ سے زیادہ فاقے دنیا مین کسی پر نہین گذرتے ہین تو مین خوش ہوتا ہون اور اسی خوشی مین دل سے فاقے کی برداشت کرتا ہون اور اُسکے ساتھ موافقت کرتا ہون نقل کیا ہی کہ آپ بڑے شیرین کلام تھے اور ہمیشہ آپ ہر بات سنجیدگی کیساتھ کہتے تھے ایکدن آپنے ندائے غیبی سنی کہ ای ابا حمزہ گو تو بات سمجھ کے کہتا ہی اور شیرین بیان بھی ہی لیکن سب سے اچھا تیرے لیے یہ ہی کہ بات کرنا ترک کر اور اپنی شیرین بیانی خلق پر ظاہر نکر اُسیوقت سے آپنے خاموشی اختیار کر لی اور اُسی ہفتہ مین آپنے دنیا سے انتقال فرمایا بعض کہتے ہین کہ جمعہ کے دن آپ وعظ کہہ رہے تھے یکایک آپ منبر سے گرے اور سخت چوٹ آئی اُسی تکلیف مین آپنے انتقال کیا. واللہ اعلم. رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابو علی دقّاق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گم شدہ عشق و مدت سوختہ شوق و محبت تھے آپ طریقت اور حقیقت مین اپنے زمانے کے تمام صوفیون مین زائد کامل تھے اور حدیث و تفسیر کے اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے جو نکات آپ معمولاً بیان کیا کرتے تھے بڑے بڑے لوگ اونکے سمجھنے سے عاجز رہتے تھے مثل آپ کے بیان کرنا تو بہت دشوار امر تھا آپ بڑے صاحب ریاضت تھے آپ کے کرامات کا شمار کرنا قدرت

Marfat.com

بشری سے باہر ہے آپنے مثل حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ کے بہت صوفیون کو دیکھا ہی اور فیض باطنی حاصل کیا ہی آپ کو سوز درد ذوق آلہی اسقدر تھا کہ اُس زمانے کے لوگ آپ کو نوحہ گر قوم کہا کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ مرو مین رہا کرتے تھے اُس زمانے کے ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے ایکبار مرو مین دیکھا کہ شیطان افسوس کر رہا ہی اور اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہی مین نے اوس سے پوچھا کہ تونے کس رنج مین اپنی یہ حالت بنائی ہی اور کون سی ایسی مصیبت تجھپر پڑی ہی کہ تو پریشان و بدحواس ہو رہا ہی اسنے جواب دیا کہ جس خلعت کا مین اللہ تعالیٰ سے سات لاکھ برس تک طالب رہا اوسنے وہ خلعت ایک آٹا بیچنے والے کو پہنا دیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ علی فارمدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب قیامت مین مجھسے دریافت کیا جائے گا کہ تو نے دُنیا مین کیا نیک کام کیا ہی تو اُسوقت میرے پاس سوا اس جواب کے کوئی اور جواب نہو گا کہ مین نے دنیا مین حضرت شیخ ابو علی دقاق کی محبت کی ہی اور اونکا معتقد رہا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا قاعدہ ہی کہ خودرو درخت جسکو کوئی نہین سینچتا اور کوئی اونکی پرورش نہین کرتا پتے لاتا ہی مگر پھل نہین لاتا اور اگر پھل لاتا بھی ہی تو اُسکا پھل بدمزہ اور بیکار ہوتا ہی اسیطرح جو مرید پیر کی خدمت مین نہین رہتا ہی اُسے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا اور اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ یہ قول صرف میرا ہی نہین ہی بلکہ مین نے ایسا ہی حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی سے سنا ہی اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت ابو بکر شبلی سے سنا ہی اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت جنید بغدادی سے سنا ہی اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت شیخ سری سقطی سے سنا ہی اور اونھون نے ایسا ہی حضرت معروف کرخی سے سنا ہی

اور اونھون نے ایسا ہی حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے سنا ہی اور اسی طرح آپنے چالیس اولیاء اللہ کا نام لیا کہ انھون نے اُنسے اور انھون نے اونسے سنا ہی۔ اور فرمایا جب مین حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ کے سامنے جاتا تو پہلے غسل کر لیتا اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مین بغیر غسل کیے ہوے اُنکی خدمت مین گیا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک زمانے تک آپنے مرو مین سکونت اختیار کی اور وعظ کہتے رہے اُسکے بعد آپ نے وہان سے حجاز کا سفر کیا اور بہت مقامات پر تشریف لیگئے اور قریب قریب ہر جگہ آپ نے خلق کو ہدایت فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپکے پاس پہننے کیلیے کوئی کپڑا نہین تھا اور آپ برہنہ حضرت عبداللہ عمر رحمہ اللہ کی خانقاہ مین پہونچے ایک شخص نے آپکو پہچانا اور بہت تعظیم سے پیش آیا پھر رفتہ رفتہ سب لوگ آپ سے واقف ہو گئے اور آپکو سب نے گھیر لیا اور کہا کہ آپ درس دین آپنے انکار کیا پھر لوگون نے کہا وعظ فرمائیے پہلے آپنے اس سے بھی انکار کیا جب لوگ بہت پیچھے پڑے تو آپ نے منظور کیا لوگون نے منبر لاکر رکھا آپ اُسپر بیٹھے اور داہنے طرف اشارہ کرکے اللہ اکبر اور بائین جانب اشارہ کرکے واللہ خیر و ابقی فرمایا اُسکے بعد آپنے قبلہ کیطرف منھ کرکے ورضوان من اللہ اکبر فرمایا لوگون پر کچھ ایسی حالت طاری ہوئی کہ سب خود رفتہ ہو گئے اور مجلس مین ہر طرف سے شور و غوغا بلند ہوا اور ان لوگون مین سے بہت لوگ جان بحق تسلیم ہوے اور آپ اسی شور کی حالت مین منبر سے اُترکر ایک طرف چلے گئے جب لوگون کی حالت درست ہوئی تو مردہ لوگون کو دفن کیا اور ہر طرف آپکی تلاش کی مگر کہین پتہ نہ ملا اور آپنے وہان سے آکر کچھ دنون مرو مین قیام کیا پھر نیشاپور مین آکر سکونت اختیار کی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی ایک درویش بیان کرتے ہین کہ مین ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ طبری دستار باندھے ہوے بیٹھے ہین وہ دستار مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی مین نے آپ سے پوچھا توکل کیا ہی آپنے فرمایا مردون کی دستار کی آرزو کو اپنے دل سے دور کرنے کا نام توکل ہی اوسکے بعد دستار اُتار کر مجھے دیدی۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار مرو مین بیمار ہوا اُسی بیماری کی حالت مین مین نے ارادہ نیشاپور جانے کا کیا ندائے غیبی ہوئی کہ ابھی تو یہان سے باہر نہین جاسکتا اسلیے کہ جن کی ایک جماعت کو تیرا کلام پسند آیا ہی اور وہ تیرا کلام سننے کو تیرے پاس آرہی ہی جب تک وہ تیری مجلس مین نہ آلے اور تو اونکو اپنا کلام نہ سنالے یہان سے باہر نہین جاسکتا۔

نقل کیا ہی کہ جس مجلس مین کوئی ایسی چیز ہوتی کہ لوگ خود بخود اوسکی طرف دیکھنے لگتے تو آپ فرماتے کہ یہ غیرت حق تعالی سے ہی کہ چاہتا ہی جو چیز جاری ہو وہ نہ جائے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ایکدن منبر پر بیٹھے ہوے وعظ فرما رہے تھے اور وعظ مین انسان کی برائیون کا ذکر کر رہے تھے اُسی مین آپنے فرمایا کہ انسان ظلم کرنے والا اور جہل کرنے والا اور خود بینی کرنے والا اور حسد کرنیوالا ہوتا ہی اور یہ تمام صفتین بُری ہین انسے بچنا چاہیے اُس مجلس مین ایک درویش بھی تھا جب اُسنے آپکی زبان سے انسان کی بُرائی سنی تو کھڑا ہوا اور کہا گو انسان مین بری صفات سب موجود ہین مگر اوسکے ساتھ اللہ تعالی نے اُسیکو محل دوستی بھی قرار دیا ہی اور یہ بہت اچھی صفت ہی آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور تیرا قول آیت قرآنی کے مطابق ہی اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی یحبھم ویحبونہ یعنی اللہ اُنکو

دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار وعظ کہتے کہتے آپنے فرمایا اللہ اللہ اللہ ایک شخص اُس محفل مین تھا اُسنے پوچھا یا حضرت خدا کیا ہی آپنے فرمایا مین نہین جانتا اُسنے کہا جب آپ اللہ کو نہین جانتے تو اوسکا نام کیون لیتے ہین آپ نے فرمایا اگر اُسکا نام نہ لون تو پھر کس کا نام لون۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرد فقاعی یعنے بوزہ فروش تھا اور اکثر آپ کی خانقاہ مین آکر فقرا کے ساتھ کھانا کھاتا اور خود بھی اپنے ساتھ مختلف چیزین لاتا تھا اور درویشون کو کھلاتا تھا ایک مدت تک اُسنے اسیطرح فقرا کی خدمت کی اور اپنا مال اُنکے لیے صرف کیا ایکبار آپنے فرمایا کہ یہ شخص صاحب باطن ہی اُسی شب کو آپنے خواب مین دیکھا کہ ایک اونچا محل ہی اور اکثر بزرگان دین اُسکے بالاخانے مین جمع ہین آپ نے اوپر جانا چاہا مگر نہ جا سکے اتنے مین وہی شخص آیا اور آپ سے کہا یہ ایسی راہ ہی کہ اسمین شیر مرد لومڑیون کے پیچھے ہین اور آپکو اوپر لیگیا دوسرے دن آپ منبر پر بیٹھے تھے کہ وہ شخص آیا آپ نے لوگون سے کہا کہ اُسے راہ دو کیونکہ اگر کل یہ ہماری مدد نہ کرتا تو ہم درماندون سے ہوتے اُسنے کہا مین ہر شب وہین ہوتا ہون مگر ابتک کسی سے مین نے نہین کہا آپ ایک شب وہان گئے اور آج ہی لوگون سے کہدیا اور مجھے بھی رسوا کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ مین بہت دور و دراز مسافت طے کرکے آپکی ملاقات کو آیا ہون آپنے فرمایا یہ قطع مسافت معتبر نہین ہی بلکہ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس سے ایک قدم جدا ہوتا کہ سب مقصد پورے ہوجائین

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آکر آپ سے کہا کہ مجھے شیطان کے وسوسے بہت پریشان کرتے ہین آپنے فرمایا اگر تو اوسسے بچنا چاہتا ہی تو تعلق دُنیا کے

Marfat.com

درخت کو اپنے دل سے اُکھاڑ ڈال تاکہ کوئی چڑیا اُسپر بیٹھ نہ سکے یعنے دنیا کو ترک کر تاکہ وساوس شیطانی تجھپر غالب نہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک سوداگر آپکا مرید تھا ایکبار وہ بیمار ہوا اور آپ عیادت کو گئے اُس سے پوچھا کہ تیرے بیمار ہونے کا کیا سبب ہوا وسنے کہا کہ ایک بار شب کو مین تہجد کی نماز پڑھنے اُٹھا اور وضو کرکے نماز پڑھنے کا قصد کیا فوڑا میری پیٹھ مین شدید درد اُٹھا اور اُسیوقت سے تپ بھی آگئی آپ ناراض ہوے اور کہا تجھے نماز تہجد ادا کرنے سے کیا کام تھا تیرے لیے یہی کافی ہی کہ خواہش دنیا کو ترک کرکہ نماز تہجد ادا کرنے سے یہ تیرے حق مین زائد اچھا ہی اگر تو خواہش کو دور نکریگا تو ضرور کمر کے درد مین مبتلا ہوگا جیسے اگر کسی کے سر مین درد ہو اور وہ پاؤن پر دوا لگائے یا کسی کا ہاتھ ناپاک ہوا اور آستین کو دھوئے تو بالکل بیکار ہی اور اس حرکت سے اُسکے سر کا درد اور ہاتھ کی نجاست دور نہین ہوسکتی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ایک مرید کے یہان تشریف لیگئے اور وہ ایک زمانے سے آپ کا مشتاق تھا جب آپ کی زیارت اسکو نصیب ہوئی تو بہت خوش ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کب تک آپ یہان تشریف فرما رہینگے اور کب جانے کا ارادہ ہی آپ نے فرمایا ابھی ملاقات سے آسودگی حاصل نہین ہوئی اور تو جدائی کا تذکرہ کر رہا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک صوفی آپ کے قریب بیٹھا تھا اُسکو چھینک آئی آپ نے فرمایا یرحمک ربک وہ صوفی اُٹھا اور چلنے پر آمادہ ہوگیا لوگون نے اوس سے جانے کا سبب پوچھا اُسنے کہا کہ میرا مقصد شیخ کی صحبت مین بیٹھنے سے یہ تھا کہ شیخ کی زبان میرے حق مین رحمت سے کشادہ ہوجائے آج میری تمنا پوری ہوگئی اسلیے مین جاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ عمدہ مرقع پہنے ہوے بیٹھے تھے کہ شیخ ابوالحسن نوری رحمہ اللہ نہایت بوسیدہ اور پرانا پوستین پہنے ہوے آپکے سامنے آئے آپ نے ہنسکر اونسے پوچھا ای ابوالحسن تمنے یہ پوستین کتنے کو خریدا ہی انھون نے ایک نعرہ مارا اور کہا مین تمام دنیا کے عوض مین اسکو خریدا ہی اور اسقدر اسکو عزیز رکھتا ہون کہ اگر کل جنتین اسکے عوض مین مجھے دی جائین توبھی مین اپنا پوستین نہ دونگا آپ رونے لگے اور فرمایا اب کبھی مین کسی درویش سے نہ ہنسونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک دن ایک درویش میری خانقاہ مین آکر کہنے لگا کہ خانقاہ کا ایک کونا میرے لیے خالی کردو تا کہ مین اوسمین مرجاؤن مین نے ایک اوسکے لیے خالی کرادی وہ وہان گیا اور ایک گوشہ کی طرف دیکھا اللہ اللہ کہنے لگا اور مین اوسکو پوشیدہ طور سے دیکھ رہا تھا اوسنے کہا ای ابوعلی مجھے پراگندہ نکرو مین لوٹ آیا وہ درویش اوسیطرح اللہ اللہ کہتے کہتے تھوڑی دیر کے بعد مرگیا مین نے ایک شخص کو اسکے غسل وکفن کا سامان کرنیکے لیے بھیجا اور خود اس مکان مین گیا مگر وہان اوسے نہ پایا مجکو اس واقعہ سے تعجب ہوا اور مین نے درگاہ حضرت رب العزت مین عرض کی ای اللہ تو نے مجھے ایسے شخص کو دکھایا کہ وہ مرتے ہی گم ہوگیا مجکو اس راز سے آگاہ کردے کہ وہ کہان ہی ندائے غیبی ہوئی تو اوسے کیون ڈھونڈھتا ہی وہ ایسا شخص تھا کہ ملک الموت نے اوسے تلاش کیا نہ پایا حورون اور فرشتون نے بھی اوسکو بہت تلاش کیا مگر کسیکو اوسکا پتہ نہین ملا مین نے کہا اے پروردگا پھر آخر وہ کہان ہی ندائے غیبی ہوئی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنے وہ مجلس راستی مین بادشاہ توانا کے پاس ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرا گذر ایک ویران مسجد مین ہوا اور وہان مین نے ایک پیر کو روتے ہوے دیکھا جسکی آنکھونسے آنسو کے بدلے خون بہتا تھا اور

Marfat.com

ایسی بیقراری سے وہ رو رہا تھا کہ آنکھ سے خون بہنا برابر جاری تھا اور مسجد کا سب فرش اُسکے خون سے آلودہ ہوگیا تھا مین نے اُسکے قریب جاکر اُس سے کہا اے پیر اسقدر نہ رو اور اپنی حال زار پہ رحم کر اوسنے میری طرف دیکھکر کہا اے جوان کیا کہون میری طاقت اُسکے دیدار کی آرزو مین طاق ہے پھر یہ قصہ اُسنے بیان کیا کہ ایک آقا اپنے کسی غلام سے ناراض ہوا اور اُسکو اپنے پاس سے نکالدیا لوگون نے اُس غلام کی اوسکے آقا سے سفارش کی وجہ سے آقا نے غلام کا قصور معاف کردیا لیکن قصور معاف ہونے کے بعد بھی وہ غلام ہر وقت رویا کرتا تھا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ اب تو تیرا قصور آقا نے معاف کردیا ہے پھر تو کیون رویا کرتا ہے غلام نے کچھ جواب نہ دیا اور اوسکے آقا نے کہا اب اسکو میری رضامندی کی خواہش ہے اسلیے کہ اُسے معلوم ہوگیا ہے کہ اسکو مجھ سے چارہ نہین ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار ایک شخص آپکی خانقاہ مین آیا اور پوچھا کہ اگر کسی کے دل مین گناہ کا خیال گذرے تو طہارت کے لیے کچھ نقصان رکھتا ہے یا نہین آپ یہ سنکر رونے لگے اور مریدون سے فرمایا اسکو جواب دو حضرت زین الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے ارادہ کیا کہ اسکو یہ جواب دون کہ گناہ کا خیال ظاہری طہارت کو نقصان نہین پہونچاتا لیکن ایسے خیال سے باطنی طہارت باقی نہین رہتی ہے مگر مرشد کی شرم کی وجہ سے مین نے کچھ جواب نہ دیا۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا ایک بار میری آنکھ مین ایسا شدید درد ہوا کہ مین اوسکی تکلیف سے بیقرار ہوگیا اُسی حالت بیقراری مین میری آنکھ لگ گئی مین نے خواب مین آواز سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے الیس اللہ بکاف عبدہ کا کیا اللہ اپنے بندون کا کارساز نہین ہے جب مین خواب سے بیدار ہوا تو میری آنکھ مین بالکل درد نہ تھا اور اُسدن سے پھر کبھی میری آنکھ مین درد نہین ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار پندرہ دن تک مین راہ بھول جانے کیوجہ سے صحرا مین بھٹکا پھرا کیا اُسکے بعد مجھے راہ ملی اور ایک لشکری ملا اُسنے مجھے شربت پلایا جسکی ظلمت اور تاریکی کا اثر کچھ کچھ ابتک مین اپنے دل مین پاتا ہون حالانکہ اس واقعہ کو تیس برس گذر چکے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپکے مریدون مین بعض قوی اور بعض کمزور تھے جاڑے کے زمانے مین آپ قوی مریدون کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا حکم کرتے تھے اور کمزور مریدون کو ٹھنڈے پانی سے نہانے کا حکم نہین کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہر شخص سے اُسکی طاقت کے موافق محنت اور مشقت لینا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص بقالی کرنا چاہتا ہی اوسکو بہت برتنون کی ضرورت ہی اور جو بقالی کرنا پسند نکرتا ہو اُسے ایک گوشہ اور تھوڑا سا اسباب کافی ہی یعنے اگر علم ناموری اور حصول مرتبہ اور نمایش خلق کے لیے حاصل کرے تو زائد حاصل کرنا چاہیے اور اگر صرف توشۂ آخرت مہیا کرنے کے لیے علم حاصل کرے تو شرائط عبودیت سے واقف ہوجانا اور اُسپر عمل کرنا کافی ہی اور فرمایا علم سے مقصود اصلی عمل اور تواضع ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے مرو مین آپکی دعوت کی تھی آپ وہان جارہے تھے راہ مین ایک بڑھیا عورت آپکو ملی اور وہ کہہ رہی تھی اے اللہ تو نے مجھے باوجود فقر وفاقہ عطا کرنے کے کثیر الاولاد کیا ہی اسمین کیا حکمت ہی آپنے اوسکی باتین سنین اور چپکے چلے گئے جب مرو مین دعوت کرنے والے کے مکان پر پہونچے تو اُس سے کہا کہ طباق مین کھانا بھر لاؤ وہ خوش ہوا اور سمجھا کہ شاید آپ گھر لیجا کر وہان تناول فرمائینگے حالانکہ آپ کا گھر بار کچھہ نہ تھا اور میزبان جلد ایک طباق کھانے سے بھر کر آپکے سامنے لایا آپ نے وہ طباق اپنے سر پر

رکھا اور اُس بڑھیا کے مکان پر جاکر اُسے دے آئے یہ عاجزی اور فروتنی اللہ اپنے خاص بندونکو عطا کرتا ہی دوسرے اس سے محروم ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ نے فرمایا اگر قیامت مین اللہ تعالی مجھے دوزخ مین بھیجیگا تو کفار مجھے دوزخ مین اپنا جلیس دیکھکر خوش ہونگے اور استہزا کرینگے اور کہینگے آج ہم مین اور تم مین کیا فرق ہی مین کہونگا جوانمردی چاہیے مجھے دوزخ اور جنت کی کچھ پروا نہین ہی لیکن اللہ تعالی کا طریقہ یون جاری ہی۔

فلما اضاء الصالح فرق بیننا	فای نعیم لایکدرہ الدھر

پس جب روشن ہوئی صبح جدائی ڈالی گئی ہمارے درمیان مین۔ اور کون سی نعمت ہی جسکو زمانہ نے مکدر نہین کیا۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین تعجب ہی کہ باوجود اسکے آپ نے فرمایا ہی اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ قیامت کے دن کوئی قدم میرے قدم کے علاوہ ہوگا تو مین ہر چیز سے کہ مین نے کی رد گردانی کرتا لیکن یہ ممکن ہی کہ اُسوقت مین کہ آپ نے یون فرمایا ہی آپ محو عبودیت ہون اور اُسوقت مین غرق ربوبیت جیساکہ ذیل کی نقل سے ظاہر ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار عیدگاہ مین عید کے دن بہت مجمع تھا اور آپ بھی وہان موجود تھے ایک جوش آپکو پیدا ہوا اور اُسی جوش کی حالت مین آپنے فرمایا اے اللہ مجھے قسم ہی تیری عزت کی اگر آج مجھے یہ امر معلوم ہوجائے کہ کل قیامت مین مجھ سے پہلے کوئی شخص تیرے دیدار کی نعمت پائیگا تو ابھی میری روح تن سے نکل جائیگی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین شاید اس سے آپکی یہ مراد ہو کہ قیامت مین زمان نہوگا اور جب زمان نہو تو آگے پیچھے دیکھنا بھی محال ہی۔ اور اس کلام کی شرح خود ایک راز ہی لیس عند اللہ صباح ولا مساء اللہ کے نزدیک صبح اور شام نہین ہی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مخلوق سے اپنی ذات کے لیے دشمنی نکرو اسلیے کہ مخلوق سے اپنی ذات کے لیے دشمنی کرنا گویا اپنی خودی کا دعوی کرنا ہی حالانکہ تو ہیچ ہی اور دوسرے کی ملک ہی اور جب تونے خودی کا دعوی کیا تو گویا اس امر کا دعوی کیا کہ نہ تو ہیچ ہی اور نہ دوسرے کی ملک اور اسوقت تجکو ثابت کرنا ہوگا کہ اگر تو ملک نہین ہی تو مالک یعنے اللہ تیرا کون ہی اور فرمایا دنیا مین مثل مردے کے زندگی بسر کرو اور مثل اوس مردے کے ہوجاو جسکو مرے ہوے بھی برسون گذر چکے ہون اور فرمایا جو شخص معشوق کے گھر کا جاروب کش نہو اسکا شمار عشاق مین نہین ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے انس رکھنے والا اللہ سے انس قطع کرتا ہی اور فرمایا اللہ کا ذکر ترک کر کے ماسوی اللہ کا ذکر کرنا لغو اور بیفائدہ ہی اور فرمایا پیر کی مخالفت کرنیوالے کا تعلق پیر کٹ جاتا ہی اور جو مرید پیر کے اقوال و افعال پر اعتراض کرتا ہی اسکو پیر کی صحبت سے فائدہ نہین ہوتا اور جو مرید پیر کی نافرمانی کرتا ہی اسکی توبہ قبول نہین ہوتی اور فرمایا بے ادبی ایک درخت ہی جسکا پھل مردود ہوتا ہی اور فرمایا بادشاہ کے دربار مین بے ادبی کرنے والا مرتبہ عالی سے دربانی پر آتا ہی اور وہان بے ادبی کرنے والا اس مرتبہ سے بھی اتر کر سار بانی پاتا ہی اور فرمایا جو اللہ کے ساتھ بے ادبی کرتا ہی بہت جلد سزا پاتا ہی اور فرمایا بغیر استاد اور پیر کے وسیلے کوئی اللہ تک نہین پہونچتا اور فرمایا جسنے ابتدا مین کسی استاد یا پیر کی پیروی نہین کی وہ جبتک کسی کامل استاد یا پیر کو اپنا رہبر نہین بناتا طریقت سے محروم رہتا ہی اور فرمایا بارگاہ کے دروازے تک خدمت اور بندگی ہی جب بارگاہ مین داخل ہوا رعب طاری ہوتا ہی اوسکے بعد قرب مین افسردگی حاصل ہوتی ہی اسکے بعد فنا ہو جاتا ہی اولیے آخرت مین مشائخ کے حالات ریاضت اور مجاہدے سے مبدل بسکون ہو جاتے ہین اور اونکی ظاہری حالت پہلی حالت سے بدلجاتی ہی اور فرمایا جو مرید ابتدا مین ہم

Marfat.com

اور غم سے الگ رہتا ہی وہ انتہامین ہمت سے بیکار رہتا ہی اور ہم سے یہ مراد
ہی کہ اپنے ظاہر کو عبادت مین مشغول کرے اور ہمت سے یہ مراد ہی کہ اپنے باطن کو
مراقبے سے جمع کرے اور فرمایا طلب کی خوشی وجدان اور دریافت کی خوشی سے
زائد ہی اسلیے کہ وجدان کی خوشی جان کے خطرے کو شامل ہی اور طلب مین وصال
کی امید ہی اور فرمایا وصال ریاضت اور جد وجہد سے حاصل نہین ہوتا بلکہ سر شتی
ہی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہی ہم اُن سبکو دوست رکھتے ہین اور وہ سب ہم کو
دوست رکھتے ہین اور یہان اللہ تعالی نے عبادت وطاعت وغیرہ کا تذکرہ نہین
کیا بلکہ صرف محبت ہی کا بیان کیا اور فرمایا جو مصیبت مجکو آج ہی زائد ہی اوس
مصیبت سے کہ کل قیامت مین اہل دوزخ کو ہوگی کیونکہ قیامت مین اہل دوزخ کا
صرف ثواب فوت ہوجائیگا اور میرا نقد وقت آج ہی اللہ کے مشاہدے مین فوت ہورہا
ہی بس ظاہر ہی کہ میری مصیبت اہل دوزخ کی مصیبت سے کہین زائد ہی اور
فرمایا حرام ترک کرنے والا دوزخ سے نجات پائے گا اور شبہہ سے دست بردار
ہونے والا جنت مین داخل ہوگا اور طلب زیادتی سے بچنے والا واصل الی اللہ
ہوگا اور فرمایا کوئی جوانمرد اس مرتبہ کو جوانمردی سے حاصل نہین کرسکتا اور جو اس
مرتبہ کو حاصل کرلیتا ہی اوسکی جوانمردی کا مقتضی یہ ہی کہ یہان سے رہائی کا طالب
ہو اور فرمایا جو شے اللہ کی جانب سے بندون کی طرف بے طلب آتی ہی اُس سے
روح کو روشنی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا جسنے تمام عمر مین ایک امر بھی اللہ کے حکم
کے خلاف کیا ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالی اوسکو جنت مین محل رہنے کو
دیگا تو جس وقت اوسکو جنت مین اپنی وہ نافرمانی یاد آئیگی جنت کا عیش اُسکے حق مین
دوزخ سے بدتر ہوجائیگا اور جسنے تمام عمر مین صدق دل سے ایک کام اللہ کے
حکم کے موافق کیا ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالی اوسکو دوزخ مین ڈالے گا

Marfat.com

جب وہ کام اُنکے سامنے ظاہر کیا جائیگا تو دوزخ کی آگ اُنپر سرد ہو جائیگی اور اُنسے
جنت کا لطف ملیگا اور فرمایا جو کہ حاضر ہی اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا
اُس سے اُسکا مطالبہ کرینگے اور جو کہ غائب ہی اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا
تو اوس سے اُسکا مطالبہ نکرینگے اور فرمایا اگر اللہ بندون پر عذاب کرے تو اُسکی قدرت
کا اظہار ہی اسلیے کہ بندے اسی لائق ہین اور اگر بخشدے تو اُسکی رحمت ظاہر ہو
اسلیے کہ اُسکی رحمت کے سامنے تمام عالم کے گناہ ایک ذرہ کے برابر بھی وقعت
نہین رکھتے اور فرمایا بدبخت وہ ہی جو عقبیٰ کو دنیا کے عوض مین بیچے اور فرمایا جو
شخص یہ آیت سُنتا ہی ہرگز اللہ کی راہ مین جان دینے مین بخل نہین کرتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنے اُن لوگون کو مردہ خیال نکرو جنھون نے اللہ کی راہ مین اپنی جانین
دی ہین اور فرمایا ایاک نعبد کو نگاہ رکھنا شریعت ہی یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے
ہین اور ایاک نستعین امر حقیقی ہی یعنی ہم تجھی سے مدد چاہتے ہین اور فرمایا جب
اللہ نے تمھین بہشت کے لیے خرید لیا تو تمھین لازم ہی کہ اسے دوسرے کے ہاتھ نہ بیچو
اسلیے کہ یہ بیع ناجائز ہی اور دوسرے کے ساتھ معاملے مین کچھ نفع نہوگا اور فرمایا
تین مرتبے ہین ایک سوال دوسرے دعا تیسرے ثنا سوال طالب دنیا کیلیے اور دعا
طالب عقبیٰ کے لیے اور ثنا طالب مولیٰ کے لیے ہی اور فرمایا سخاوت کی تین مرتبہ
ہین ایک سخا دوسرے جود تیسرے ایثار جو اللہ کو اپنے نفس پر قبول کرے وہ
صاحب سخا ہی اور جو اللہ کو اپنے دل پر قبول کرے وہ صاحب جود ہی اور جو
اللہ کو اپنی جان پر قبول کرے وہ صاحب ایثار ہی اور فرمایا حق بات کہنے سے
خاموش رہنے والا مثل گونگے شیطان کے ہی اور فرمایا بادشاہ کی صحبت نہ اختیار
کرو اسلیے کہ اُنکی رائے مثل لڑکون کی رائے کے اور اُنکی صولت مثل شیر کے ہوتی
ہی اور فرمایا بادشاہون کا شیوہ ایسا ہی کہ اُنکے ساتھ صحبت کی طاقت نہین ہی

درد و غم کی طاقت نہیں ہے اور صبر نہیں ہی اور فرمایا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا بہ کے معنے پناہ چاہنا ہی فراق اور قطیعت سے اور فرمایا تو انگروں کی تواضع درویشوں کیلیے دیانت ہی اور درویشوں کی تواضع تو انگروں کے لیے خیانت ہی اور فرمایا طالبعلم کے لیے ملائک پر بچھاتے ہین اسی سے معلوم کرلینا چاہیے کہ اللہ اُسکو علم طلب کرنیکے عوض مین کیا کچھ دیگا اور فرمایا جسطرح علم کی طلب فرض ہی اُسیطرح معلوم کی طلب بھی فرض عین ہی اور فرمایا مرید وہ ہی جو سونا اور ہوائے نفس ترک کرے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا جب معراج سے واپس آئے تو آخر عمر تک کبھی نہ سوئے اسلیے کہ تمامی دل ہو گئے تھے اور فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا کہ مجھے خواب مین تمھارے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا نہ آپ سوتے نہ یہ خواب دیکھتے اور فرمایا اللہ کا دیدار دنیا مین اسرار سے اور عقبیٰ مین ابصار سے حاصل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ استدراج کا بیان کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا استدراج کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا کہ فلان شخص نے مدینہ مین فلان شخص کا گلا گھونٹا تھا یہی استدراج ہی۔

نقل کیا ہی کہ آخر عمر مین آپ اسد رحہ صاحب در دہوے لگے تھے کہ قریب شام آپ روزانہ اپنے مکان کے بالاخانے پر جاتے جو اب آپکے مزار شریف کے برابر ہی اور (سکو بیت المفتوح کہتے ہین) اور آفتاب کی طرف منھ کرکے اُس سے پوچھتے کہ اے سرگردان مملکت آج تو کیسا رہا اور ملک اور ملکوت مین تو نے کسطرح گردش کی اور بتا کہ تو نے کسی مقام پر مجھسے زائد شیدا اور مشتاق دیدار بھی کسیکو پایا یا نہین اور جبتک آفتاب غروب ہوتا اسیطرح آپ اُس سے باتین کیا کرتے۔

نقل کیا ہی کہ آخر زمانے مین آپکا کلام ایسا دقیق ہو گیا تھا کہ اُسکے مطالب سے لوگ

واقف نہین ہوئے تھی اسی لیے جس مجلس مین آپ وعظ کہتے تھے وہان سترہ اٹھارہ
آدمیون سے زیادہ نہین ہوتے تھے حضرت عبداللہ انصاری رحمہ اللہ نے فرمایا
کہ جب حضرت ابوعلی دقاق رحمہ اللہ کا کلام بلند اور عالی ہوا آنکی مجلس خلق سے خالی ہوئی
نقل کیا ہی کہ ابتداے غلبہ مین آپ اکثر مناجات مین کہا کرتے تھے اے اللہ مجھے
مثل عاجز چیونٹی کے سمجھ اور مثل ایک خشک گھانس کی پتّی کے خیال کر اور اپنے
فضل سے بخشدے اور فرماتے اے اللہ مجھے خلق مین رسوا نکرنا اسلیے کہ مین نے مخلوق کے
سامنے منبر پر بیٹھکر بہت ڈینگ ماری ہی اور اگر تجھے منظور ہو کہ مجھے رسوا کرے تو صوفیون کے
لباس مین مجھے وادی دوزخ کی طرف بھیجنا تاکہ وہان ہمیشہ تیری جدائی کا غم
برداشت کرسکون اور فرماتے اے اللہ مین نے دنیا مین گناہ کر کے اپنا نامۂ اعمال
سیاہ کیا ہی اور تو نے میرے سیاہ بالون کو سفید کیا ہی پس تو ہمارے سیاہ کیے
ہوے پر نظر نہ کر بلکہ اپنے سفید کیے ہوے کی شرم رکھ اور فرماتے اے اللہ جو تجھے
واقف ہو جاتا ہی کبھی تیری طلب سے باز نہین رہتا ہی گو اُسے یہ بھی معلوم ہو جائے
کہ تو اُسے کبھی نہ ملیگا اور فرماتے اے اللہ اگر تو مجھے اپنے فضل سے جنت بھی عطا
کرے تو بھی میرے دل سے یہ حسرت نہ مٹے گی کہ مین نے تیری بندگی مین قصور کیا ہی
نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے آپکی وفات کی بعد آپکو
خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور
وہ سب گناہ میرے معاف کر دیے جنکا مین نے اقرار کیا سوا ایک گناہ کی کہ مجھے اُس
اقرار کرتے ہوے شرم معلوم ہوئی اور اوس شرم کیوجہ سے اسقدر پسینا میری جسم
سے نکلا کہ تمام گوشت میرے چہرے کا اُتر گیا اور وہ گناہ یہ ہی کہ مین نے کم عمری مین
ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا اور وہ مجھے اچھا معلوم ہوا ایک اور بزرگ
نے آپکو خواب مین زار زار روتے ہوے دیکھکر پوچھا کیا آپ پھر دنیا مین واپس

نگاہ شہوت کی وجہ سے شرم

آنا چاہتے ہین آپنے فرمایا ہان لیکن مین اپنی اچھائی کے لیے دنیا مین واپس آنا نہین چاہتا ہون بلکہ اسلیے واپس آنا چاہتا ہون کہ خلق کو اللہ کی طرف راغب کرون اور انکو وہان کے حال سے خبردار کرون ایک اور بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپنے فرمایا پہلے اللہ نے میرے تمام نیک و بد اعمال کا حساب کیا اسکے بعد سبکو معاف کرکے مجھے بخشدیا۔

باب حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمۃ اللہ امام شیوخ اور عزیز عصر تھے آپنے حضرت ابو حفص اور حضرت حمدون رحمۃ اللہ تعالی کی صحبت پائی ہی اور آپ نیشاپور مین شیخ وقت تھے علوم ظاہر و باطن مین آپکو اعلی درجے کا کمال حاصل تھا اور تمام علما اپنا آپکو پیشوا سمجھتے تھے آپکو تصوف کا شوق تھا اسلیے تمام علوم ظاہر کو ترک کرکے عبادت و ریاضت مین مشغول ہوئے اور آپکا شمار صوفیون مین ہوگیا ۳۲۶ھ مین آپنے ملک نیشاپور مین انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ ایک کبوتر باز آپکے پڑوس مین رہتا تھا ایکدن وہ کبوتر اڑاتے وقت کبوترونکو کنکر مارنے لگا اور وہ کنکر آپکی پیشانی پر آکر پڑا بہت خون بہا آپکے مرید بہت ناراض ہوے اور ارادہ کیا کہ حاکم وقت کے سامنے اس واقعہ کو پیش کرکے اسکو سزا دلائین آپ نے مریدون کو اس ارادے سے باز رکھا اور فرمایا اسکو درخت کی لکڑی توڑکر دے آؤ اور کہہ آؤ کہ کنکر مار کر کبوتر نہ اڑایا کرے بلکہ اس لکڑی سے اڑایا کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ایکبار مین نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک عورت اٹھائے ہوے تھے جس طرف عورت تھی مین گیا اور اس سے کاندھا

Marfat.com

بدلا لیا اور خود قبرستان تک کاندھا بدلاتے ہوئے گیا جب قبرستان مین پہونچا
تو مین نے اُس عورت سے پوچھا کیا تمہارے محلہ مین مرد نہ تھے جو جنازہ کو کاندھا دیتے
اُس عورت نے کہا مرد تو میرے محلہ مین بہت تھے مگر یہ میت مخنث کی ہی اسلیئے لوگون
نے اس سے احتراز کیا اور سوا ان تین آدمیون کے کوئی کاندھا دینے مین شریک نہوا
جب مین نے یہ واقعہ سنا تو مجھے رحم آیا اور چند درم اور کچھ گیہون اُنکو دیئے اُسی شبکو
مین نے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ اُسکا مُنھ مثل آفتاب کے روشن ہی اور
نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے ہی اوسنے ہنسکر مجھ سے کہا مین وہی مخنث ہون
چونکہ خلق نے مجھے حقیر خیال کیا اسلیے اللہ نے مجھے عزیز کیا اور بخشدیا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا اگر کوئی شخص تمام علوم حاصل کرے اور مردان حق
کی صحبت مین بھی بیٹھے ہرگز مردان حق کا رتبہ نہ پائے گا جبتک کسی شیخ کامل کے
حکم کے موافق نفس سے ریاضت نہ لے قاعدہ ہی کہ جسے ادب سکھانا ہوتا ہی
اُسکو خدمت اور صحبت کے قاعدے بتاتے ہین اور منہیات سے منع کرتے ہین
اور عیوب اعمال سے واقف کرتے ہین اور فریب نفس اور خود آرائی سے اُسکو متنبہ
کرتے ہین اور جو شخص ان امور پر کاربند نہین ہوتا غافل ہی اور اُسکی اتباع کسی امر
مین نکرنا چاہیے اور جسنے راستی کی تعلیم نہ پائی ہو اُس سے راستی طلب نکرو اور جسنے ادب
کی تعلیم نہ پائی ہی اوس سے ادب طلب نکرو اور فرمایا جو شخص شیخ کی صحبت مین رہکر
اُسکا ادب نہین کرتا اُسکے فیض صحبت اور برکات سے محروم رہتا ہی اور فرمایا
جو شخص اپنے افعال و اعمال کو درست کرنا اور پیروی سنت کرنا چاہتا ہو اوسکو
خلوص باطنی حاصل کرنا ضروری ہی اور فرمایا مرد حق کو چار باتین اختیار کرنا چاہیے
صدق قول صدق عمل صدق مودت صدق امانت اور فرمایا علم دل کی حیات
ہی اسلیے کہ تاریکی جہل سے بچاتا ہی اور آنکھ کا نور ہی اسلیے کہ اندھیرے کی

Marfat.com

ظلمت دور کرتا ہی اور فرمایا شغل دنیا آفت ہی اور دنیا سے روگردانی کرنا حسرت ہی اور فرمایا دین کو دنیا کے عوض فروخت نکرو اور فرمایا ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہی کہ مومن منافق کی صحبت سے خوش ہونگے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۵۵ حضرت ابو علی احمد بن محمد رودباری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی احمد بن محمد رودباری رحمہ اللہ رنج کشیدۂ مجاہدہ گنج گزیدۂ مشاہدہ تھے آپ کو ریاضت و کرامت مین اعلی درجے کا کمال حاصل تھا در اصل آپ بغداد کے رہنے والے ہین گو زائد سکونت آپکی مصر مین ہوئی آپ حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہما اللہ کے صحبت یافتہ تھے علاوہ انکے اور بھی اکثر بزرگون سے آپنے فیض صحبت حاصل کیا ہی اور ۳۲۲ھ ہجری مین آپنے ملک مصر مین وفات پائی

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایک درویش کا انتقال ہوا مین نے اُسکو دفن کرتے وقت ارادہ کیا کہ اُسکی پیشانی خاک پر رکھدون جیسے ہی مین جھکا اُس درویش نے آنکھ کھولدی اور کہا اے ابو علی جسنے مجھے عزیز کیا ہی تم اوسکے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہو مین اپنے ارادے سے باز رہا اور اُس سے پوچھا کیا درویشون کو مرنے کے بعد زندگانی حاصل ہوتی ہی اوسنے کہا ہان اللہ کے دوستون کیلیے کبھی موت نہین ہی قیامت مین جب اللہ مجھے عزت دیگا تو مین تمھاری مدد کرکے اچھی طرح تمھین اس بات کا یقین کرادونگا۔ اور آپنے فرمایا ہی کہ صوفیہ نہ وعدے کیوجہ سے جمع ہوتے ہین اور نہ مشاورت کے سبب سے پراگندہ ہوتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مدت تک میرا یہ حال رہا کہ طہارت کرتا تھا اور مجھے اپنے طاہر ہونے کا یقین نہین ہوتا تھا پھر طہارت کرتا تھا ایکدن آفتاب نکلنے کے پہلے مین نے طہارت کی لیکن اطمینان نہوا پھر مکرر سہ کرر گیارہ مرتبہ مینے طہارت

Marfat.com

کی لیکن اپنے طاہر ہونے کا یقین نہوا اور اسی درمیان مین آفتاب بھی اچھی طرح
نکل آیا مجھے افسوس ہوا کہ مین طاہر نہوا جو عبادت آلہی ادا کرتا درگاہ آلہی مین مین نے
عرض کی عافیت نداے غیبی سُنی کہ عافیت علم مین ہی
نقل کیا ہی آپنے فرمایا اُون کا لباس پہننا اور نفس پر جفا کرنا اور دنیا ترک کرنا
اور پیروی سنت کرنا تصوف ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو دس فاقے گذرنے پر
بھی اللہ کی ناشکری نکرے اور فرمایا بعد کدورت بُعد کے صفوت قرب کا نام تصوف
ہی اور فرمایا اللہ کا در اختیار کرکے سب در ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا صوفی
وہ ہی جسے اللہ سَو بار اپنی درگاہ سے دور کرے لیکن وہ پھر اُسی طرف جاوے اور
فرمایا خوف و رجا برابر اختیار کرنا چاہیے اور انسان کیلیے خوف و رجا ایسے ہین جیسے مرغ
کے دو بازو اگر ایک بازو مین نقصان آجاتا ہی تو دوسرا بازو بھی بیکار ہوجاتا ہی
اور فرمایا خوف و رجا کو اختیار نہ کرنا شرک ہی اور فرمایا سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرنے
کو خوف اور کسی سے امید نہ رکھنے کو رجا کہتے ہین اور فرمایا دل کی استقامت کا نام
توحید ہی اور فرمایا یقین کامل وہ ہی کہ تو اللہ کو سب سے قوی جانے اور فرمایا جمع
سر توحید اور تفرقہ زبان توحید ہی اور فرمایا اللہ اہل ہمت کو اسلیے دوست رکھتا ہی
کہ اہل ہمت اوسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا ہم اس کار مین اُس مقام کو پہونچے
ہین کہ تلوار کی دھار سے تیز ہی اگر ذرا لغزش ہو دوزخ مین جا رہین اور فرمایا اگر
ہمین دیدار حاصل نہو تو ہم زندہ نہین رہ سکتے اور فرمایا جسطرح اللہ نے انبیا
علیہم السلام پر معجزون کے ظاہر کرنے کو فرض کیا ہی اسیطرح اولیا رحمہم اللہ پر
اخفاے کرامت کو فرض کیا ہی اور اونکے مراتب سے کسی کو آگاہ نہین کرتا ہی اور
فرمایا طریقہ توحید دیکھنے والا دوزخ سے نجات پاتا ہی اور فرمایا دل کو حکمت اسوقت
حاصل ہوتی ہی جب وہ دنیا اور مال دنیا کی محبت ترک کرتا ہی اور فرمایا نفس سے

Marfat.com

ندامت اور روح سے مکاشفہ حاصل ہوتا ہے اور فرمایا مین سماع سے خلاصی
پانے پر راضی ہون اسلیئے کہ سماع مین آفتین ہین اور تین چیزون سے آفت پیدا
ہوتی ہے ایک طبیعت کی بیماری سے دوسرے ایک ہی عادت کو لازم کر لینے
سے تیسرے بُری صحبت سے اور فرمایا طبیعت کی بیماری یہ ہے کہ حرام اور
مشتبہ چیز کھائے اور عادت کی بیماری یہ ہے کہ بُری طرف نظر کرے اور غیبت
کرے اور سنے اور صحبت کی بیماری یہ ہے کہ بُرے لوگون کی صحبت اختیار کرے
اور فرمایا بندہ چار نفس سے خالی نہین ہوتا ایک ایسی نعمت کہ شکر کا باعث ہے
دوسرے ایسی منت کہ ذکر کا باعث ہے تیسرے ایسی محنت کہ صبر کا باعث ہے
چوتھے ایسی ذلت کہ استغفار کا باعث ہے اور فرمایا حیا دل کا واعظ ہے اور اللہ سے
حیا کرنا سب اچھائیون سے اچھا ہے اور فرمایا سماع مین محبوب کے مشاہدے کی وجہ
سے وجد اور اسرار کا مکاشفہ ہوتا ہے اور فرمایا صفت اور موصوف کے درمیان
مین ایک راہ ہے جو صفت پر نظر کرتا ہے محجوب ہوتا ہے اور جو موصوف پر نظر کرتا ہے
محجوب ہوتا ہے اور فرمایا قبض اول آستانہ فنا اور بسط اول آستانہ بقا ہے اور
فرمایا مرید وہ ہے جو رضائے الٰہی پر راضی ہو اور جوانمرد وہ ہے کہ دونون عالم سے
اللہ کے سوا کا طالب نہو اور فرمایا بدون کی ہمنشینی نیکون کیلیے بلا ہے۔
نقل کیا ہے کہ آپنے وفات کے قریب اپنا سر اپنی بہن کی گود مین رکھکر آنکھین کھولین
اور فرمایا آسمان کے دروازے کھولدیے گئے ہین اور بہشت میرے لیے آراستہ
ہے اور مجھ سے فرشتے کہہ رہے ہین کہ ہم تجھے ایسے مقام پر پہونچا ئینگے کہ تیرے
گمان مین بھی نہ آیا ہوگا اور حوران بہشت میرے دیدار کی مشتاق ہین لیکن میرا
دل کہہ رہا ہے بحقك لا انظر الى غيرك یعنے تجھے تیرے حق کی قسم ہے کہ غیر کیطرف
نظر نہ کیجیو مین نے اپنی بڑی عمر اسکے انتظار مین کاٹی ہے اسوقت بھی مین

Marfat.com

سوا اسکے کسیکو نہ لونگا اور میں رشوت سے خوش ہونگا پھر آپنے وفات فرمائی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۹۵ حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم حصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم حصری رحمہ اللہ عالم علیم ربانی حاکم حکیم روحانی قدوۂ قافلۂ عصمت نقطۂ دائرۂ حکمت تھے اصل مین آپ بصرہ کے رہنے والے تھے مگر اپنی عمر کا زیادہ حصہ بغداد مین بسر کیا ہی اور بغداد ہی مین سنہ ۳۷۱ ہجری مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا صوفی وہ ہی جسنے خلق کو چھوڑکر خالق کو اختیار کیا ہو اور اسکا قرب حاصل کرکے خلق کے قرب سے مستغنی ہو گیا ہو۔

نقل کیا ہی کہ حضرت احمد نصر رحمہ اللہ آپ کے مرید تھے اور ساٹھ حج انھون نے کیے تھے اکثر انھون نے خراسان سے چلتے وقت احرام باندھا ہی ایکبار انکی زبان سے مشایخ مکہ کے سامنے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا کہ سبکو ناگوار ہوا اور انھین مکہ معظمہ سے باہر نکالدیا اور اسوقت آپنے بھی فرمایا کہ آیندہ کبھی اس جوان خراسانی کو میرے سامنے نہ آنے دینا کچھ دنون کے بعد جب حضرت احمد نصر رحمہ اللہ بغداد مین آئے تو آپکی ملاقات کو آئے دربان نے روکا اور کہا کہ فلان وقت شیخ نے فرمایا تھا کہ اب سے اس جوان خراسانی کو میرے سامنے نہ آنے دینا جب انھون نے یہ بات سنی بیہوش ہوکر گر پڑے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو مدت تک اسی مقام پر پڑے رہے کچھ دنون کی بعد ایکدن آپ باہر تشریف لائے اور انھین اس حال مین دیکھکر فرمایا کہ تمھاری بے ادبی کی یہ سزا ہی کہ ملک روم جاکر شہر طرطوس مین ایکسال سور چراؤ اور تمام رات بیدار رہو اور صحرا مین اللہ کی عبادت کرو انھون نے مطابق حکم کے عمل کیا جب سال تمام ہوا تو پھر آپکے آستانے پر حاضر ہوے آپ فوراً باہر نکل آئے اور آپنے بغلگیر ہوکر فرمایا یا احمد انت ولدی وقرۃ عینی اے احمد نصر تم میرے بیٹے ہو اور میری آنکھ کی روشنی

Marfat.com

تو حضرت ابونصر خوش ہوئے اور ارادہ کیا کہ ایک حج اور کرون جب مکہ معظمہ مین پہنچے
تو مشائخ مکہ نے آپکا استقبال کیا اور رایت ولداہ و قرۃ عیناہ فرمایا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین صبح کو مناجات مین کہا کرتا تھا اے اللہ مین تجھسے
راضی ہون کیا تو بھی مجھسے راضی ہی ندائے غیبی ہوئی اے دروغگو اگر تو مجھسے راضی ہوتا
تو میری رضامندی طلب نکرتا اور فرمایا جوانی ہی سے مین وظیفہ پڑھا کرتا تھا جسدن
وظیفہ ترک ہو جاتا مجھپر عتاب آلہی ہوتا اور فرمایا مین نے صاحب دلونکی دلونپر نظر کی اپنے
کو سب لونپر فائق پایا اور مین نے تمام اہل عزت پر نظر کی اپنی عزت سب سے زائد پائی
پھر فرمایا من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا یعنے جو ارادہ کرتا ہی عزت کا بس اللہ
کے پاس ہین سب عزتین۔ اور فرمایا ہمارا احوال توحید مین پانچ چیزین ہین رفع حدث
اثبات قدم ہجران اوطان مفارقت احوال۔ نسیان۔ یعنے جو کچھ جانتا ہی اُسے فراموش
کرے اور جو نہین جانتا اُسے تلاش نکرے اور سبکو ترک کرکے اللہ کے ساتھ مشغول
ہو جائے اور فرمایا بغیر توفیق اور عنایت آلہی کے موافقت اور محبت ظہور مین نہین آتی
ہی اور فرمایا جبتک تو ماسوی اللہ کو ترک نکریگا واصل الی اللہ نہین ہو سکتا اور فرمایا
جو شخص حقیقت کی چیزون کا دعوی کرتا ہی اُسکے شواہد و براہین اُسکو جھوٹا بتاتے ہین
اور فرمایا مشاہدے کی حالت مین دم بھر متفکر بیٹھنا ہزار حج مقبول سے فاضلتر ہی اور
فرمایا مین نے اکثر صوفیہ سے زہد کی تعریف پوچھی سب نے کہا کہ مرغوب چیز کو ترک کرنا زہد ہی
لوگون نے آپسے پوچھا ملامتی کون ہین آپنے نعرہ مارا اور فرمایا اگر اس زمانے مین پیغمبری
جائز ہوتی تو ملامتیون مین بھی ایک پیغمبر ضرور ہوتا اور فرمایا سماع کو دائمی تشنگی اور
شوق چاہیے کہ جسقدر زائد پانی پیے پیاس بڑھتی جائے اور ہرگز اُسے سماع نہین
کہتے جو کوتے کے خاموش ہوتے ہی ساقط ہو جائے بلکہ سماع وہ ہی کہ دمبدم ترقی
پذیر ہو نہ انقطاع گیر۔ اور فرمایا جب صوفی واصل الی اللہ ہو جاتا ہی تو اُسپر اثر حوادث

Marfat.com

ظہور نہین پاتے اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ عدم کے بعد موجود ہو اور وجود کی بعد معدوم
کو نہ لکھے اور فرمایا صوفی وہ ہی جسکا وجد اسکا وجود ہی اور صفات اسکا حجاب ہے
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اوسنے اللہ کو پہچانا اور فرمایا
کدورت کی مخالفتون سے دلکو صاف کرنا تصوف ہی اور فرمایا پریشانی اور تفرقہ ہستی
کے ساتھ ہین جب صوفی نیست ہو جاتا ہی تو اوسکو سوا اللہ کے کچھ نظر نہین آتا ہی
دوسرے سے کلام کرتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹ حضرت شیخ ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ بینندۂ انوار حقائق دانندۂ اسرار
دقائق تھے آپ بڑے صاحب ذکر و فکر تھے اور ریاضت اور کرامت مین آپکو کمال
حاصل تھا ایک زمانہ تک آپنے حرم مین مجاوری کی ہی اور بہت بزرگون کی آپنے
صحبت پائی ہی ایکسو تیس [۱۳۰] برس کی عمر مین آپنے نیشاپور مین وفات فرمائی آپ
صغر سنی ہی سے صاحب باطن تھے۔
نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپنے تیس برس تک صحرا مین گوشہ نشینی اختیار کرکے اسقدر
کثرت سے اللہ کی عبادت کی کہ تمام جسم کا گوشت گل گیا اور آنکھو مین حلقے پڑ گئے
اور آپکی صورت ڈراونی ہو گئی تھی اُسوقت آپکو الہام ہوا کہ خلق کی صحبت اختیار
کرو آپ مکہ معظمہ تشریف لیگئے مشائخ مکہ نے آپکا استقبال کیا اور آپکی حالت دیکھکر کہا
ای عثمان تمنے بیس [۲۰] برس تک اسطرح زندگی بسر کی کہ آجتک کسی نے ایسا طریقہ اختیار
نہین کیا تھا تم سب پر سبقت لیگئے بتاؤ کہ تمنے وہان جاکر کیا دیکھا اور کیا پایا اور پھر کیون
وہان سے واپس آئے آپنے فرمایا مین سُکر کے لیے گیا تھا اور سُکر کی آفت کو دیکھا اور ناامیدی
نظر آئی اور عاجز ہوکر واپس آیا مین وہان اصل حاصل کرنے گیا تھا لیکن حاصل

کہ کا نذلے غنی سنی اے عثمان فرع کے گرد پھر اور مستی کی خیال مین رہ اصل حاصل کرنا تیرا کام نہین صحو حقیقی ہمارے ہاتھ مین ہے پس مین نامیہ ہو کر واپس آیا مشائخ نے کہا کہ جو حق تھا تمنے ادا کیا اب کسی دوسرے کو صحو اور سکر کا بیان نکرنا چاہیے۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا آغاز مجاہدے مین میرا یہ حال تھا کہ اگر مجھے آسمان سے گرا دیتے تو مین خوش ہوتا اس سے کہ کھانا کھاؤن یا نماز فرض کیلیے وضو کرون اسلیے کہ ان حالتون مین مجھسے ذکر کی لذت غائب ہوئی تھی اور اس لذت کے غائب ہونیسے زیادہ کوئی امر مجھپر دشوار نہ تھا اور ذکر کی حالت مین مجھپر ایسی چیزین ظاہر ہوتی تھین کہ اگر دوسرے پر ظاہر ہوتین تو وہ اونکو کرامت سمجھتا لیکن مین انھین گناہ کبیرہ سے سخت تر سمجھتا تھا اور مین کبھی نہین سوتا تھا اور دفع نوم کیلیے یہ تدبیر کرتا تھا کہ ایسے چھوٹے پتھر جسکے نیچے غار عمیق ہوتا بیٹھتا تاکہ جب ذرا اونگھون نیچے گر پڑون اگر کبھی مجھے اُس پتھر پر بھی نیند آجاتی تو جب بیدار ہوتا دیکھتا کہ مین ایسے پتھر پر جو ہوا مین معلق ہے بیٹھا ہون۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایکبار عید کی رات کو مین حضرت ابو الفوارس رحمہ اللہ کے ساتھ تھا وہ سو گئے مجھے خیال ہوا کہ اگر اسوقت گھی ہوتا تو مین دوستون کیلیے فلان چیز طیار کرتا اُنھون نے حالت خواب مین فرمایا اس گھی کو جلد پھینکدے اور تین مرتبہ یہی فرمایا جب وہ بیدار ہوئے تو مین نے کیفیت پوچھی اُنھون نے فرمایا کہ مین نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ ایک بلند محل مین ہین اور وہان سے دیدار الٰہی کی تمنا کر رہے ہین اور تم بھی وہان حاضر ہو لیکن تمھارے ہاتھ مین گھی ہے اسی لیے مین نے کہا اس گھی کو جلد پھینکدے۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ شیخ اسوقت مجھسے اپنی کوئی آرزو ظاہر کرین تو مین اُسے بجا لاؤن آپنے اُس سے کہا بلندی والا ہمت کسی سے آرزو بیان کرنا نہین چاہتا نہ کسی سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔

کیا ہے کہ حضرت ابو عمرو زجاجی رحمہ اللہ کہتے ہین مدت دراز تک مین اسطرح

Marfat.com

آپکی خدمت مین رہا کہ دم بھر بھی جدا نہین ہوا ایکدن مین نے اور آپکے تمام مریدین نے خواب دیکھا کہ تم کبتک ابو عثمان کے ساتھ مشغول رہکر ہماری درگاہ سے دور رہو گی سب نے آپسے بیان کرنیکا ارادہ کیا اتنے مین آپ ننگے پاؤن گھر سے باہر آئے اور سب سے فرمایا کہ اب تم لوگ خود بھی سن چکے جاؤ اور مجھے اللہ کی یاد مین رہنے دو اور تم سب بھی اللہ کے ہو رہو

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو بکر فورک رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپنے فرمایا پہلے میرا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ تعالی ذات ہی کہ جہت مین ہی جب مین بغداد مین آیا تو میرا اعتقاد درست ہوا یعنے اللہ جہت سے منزہ ہی مین نے مشائخ مکہ کو خط لکھا کہ مین بغداد مین آکر از سر نو مسلمان ہوا

نقل کیا ہی کہ آپنے اپنے ایک مرید سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تجھسے سوال کرے کہ تیرا معبود کس حالت پر ہی تو تو کیا جواب دیگا اوسنے کہا مین جواب دونگا کہ جس حالت پر ازل مین تھا اب بھی ہی آپ نے پوچھا اگر کوئی شخص سوال کرے کہ ازل مین تیرا معبود کس حالت پر تھا تو تو کیا کہے گا اُسنے کہا مین کہونگا کہ وہ جس حالت پر اب ہی ازل مین بھی تھا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین ایکبار مین آپکی خدمت مین حاضر تھا اور قریب ایک شخص کنوین سے پانی بھر رہا تھا چرخ کی آواز آرہی تھی آپنے مجھسے پوچھا تو جانتا ہی کہ یہ کیا کہتا ہی مین نے کہا نہین آپ نے فرمایا یہ اللہ اللہ کہہ رہا ہی

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جسکو پرندونکی آواز اور درختون کا ہلنا اور ہوا کا چلنا سماع مین نہ لاوے وہ سماع کے دعوے مین جھوٹا ہی اور فرمایا ذاکر حقیقت کو اللہ ایک نور عطا کرتا ہی جس سے وہ تمام ہستی کو ذرہ ذرہ مشاہدہ کرتا ہی اور اوسکو ذکر سے ایسی لذت حاصل ہوتی ہی کہ نیست ہو جانا چاہتا ہی اسلیے کہ اوسکی حلاوت کی لذت کو برداشت نہین کرسکتا

نقل کیا ہی کہ جب آپ اس لذت کی برداشت نکر سکے تو خلوت سے باہر نکلکر ہر طرف دوڑنے لگے اور کہتے تھے ذاکر کو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کو اپنے علم کے ساتھ شامل کرے اور اس کلمہ کی قوت

تمام ضیافت وقت کو اپنے دل سے دور کریں اور بس غیرت کی تیز تلوار سے اُنکا سر کاٹ ڈالیے اس لیے کہ اللہ انسے جدا ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ذاکر اور عارف کے سو مرتبے موت سے زیادہ ہوجاتے ہیں
اور موت اُنکو ذکر اور معرفت سے جدا نہیں کرسکتی اور فرمایا اللہ تک پہونچنے کے دو
رستے ہیں ایک نبوت دوسرے اتباع نبوت اور نبوت مرتفع ہوگئی اتباع نبوت
طالب حق کو لازم ہی بغیر اتباع نبوت کے وصل حق حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور فرمایا
جو شخص خلوت کو صحبت پر اختیار کرے اُسے چاہیے کہ تمام اشیا کی یاد دل سے بھلادے
اور صرف اللہ کی یاد باقی رکھے اور اُسکی رضا کا طالب ہو اور خواہش نفس کو ترک
کرے جسمین یہ باتین نہون اُسکے لیے خلوت بلا ہی اور فرمایا جبتک نفس اور دنیا کی
محبت طالب کے دل مین ذرہ برابر باقی رہتی ہی خواص کا مرتبہ نہین پاتا اور فرمایا
مدعی سے عاصی بہتر ہی اسلیے کہ عاصی اپنے گناہ پر اقراری ہی اور مدعی اپنے دعوی
کے درمیان گرفتار ہی اور فرمایا جو لوگ فقرا کی صحبت ترک کرکے توانگری کی مصاحبت
اختیار کرتے ہین اللہ اُنکو اندھا کردیتا ہی اور فرمایا جو نفس کی خواہش وحرص سے
توانگر ونکے کھانے پر ہاتھ مارتا ہی اُسکو ہرگز فلاح نصیب نہین ہوتی اور اُسکا اس بارہ
مین کوئی عذر نہین ہوتا مگر ہان اُسکا عذر قبول ہوتا ہی جبکہ مجبوری سے ہو اور خلق کے
حال کیطرف مشغول ہونے والا اپنے حال کو ضائع کرتا ہی اور فرمایا مرد کے مجاہدے کی
مثال دل کے پاک کرنے مین ایسی ہی کہ کسی سے کہین اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ ڈال
ہر چند اندیشہ کرے کہ آسانی سے اُکھاڑ ڈالیگا پر نکر سکیگا پھر اپنے دل مین کہے کہ ذرا صبر کرون
کہ ایسی قوت مجھ مین آجائے کہ اُسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈالون اور حالانکہ جو جو توقف کرتا ہی
درخت قوی اور خود ضعیف ہوتا جاتا ہی اور فرمایا بڑا سفر یہ ہی کہ مراد اور شہوت اور ہوا
سے سفر کرے اور فرمایا جو فرائض اور نوافل مین خلل کرتے ہین راہ سلوک اُنکو حاصل
نہین ہوتی اور فرمایا خالق اور مخلوق کی ماہیت سے خبردار ہونے کو معرفت کہتے ہین اور

فرمایا سب سے اچھی خصلت یہ ہی کہ جو چیز تو اپنے لیے پسند کرے اپنے بھائی مسلمان کیلیے
بھی پسند کر اور جو چیز تیرے پاس ہو اُسکو دے اور جو اُسکے پاس ہو خود طلب نکر اور
اُسکی جفا پر صبر کر اور خود جفا سے دور رہ اور اُسکا انصاف دی اور خود اُس سے انصاف
کا طالب نہو اور خود اُسکی خدمت کر اور اُس سے اپنی خدمت نہ لے اور فرمایا سب سے
اچھا وہ عمل ہی جو علم کے موافق ہو اور فرمایا اوامر و نواہی کا لحاظ رکھنا بڑا اعتکاف ہے
اور فرمایا کوئی شخص کسی چیز کو نہین جانتا جبتک اُسکی ضد کو نہ پہچانے اسلیے جبتک
مخلص ریا کی بُرائی سے آگاہ نہین ہوتا اخلاص کی اچھائی نہین جان سکتا اور فرمایا
صرف خوف اختیار کرنے والا نا امید اور صرف رجا اختیار کرنے والا کاہل ہو جاتا ہی
مرد وہ ہی جو محل خوف مین خوف اور محل رجا مین رجا کو اختیار کرے اور فرمایا مشاہدۂ امر
مین اتباع امر کا نام عبودیت ہی اور فرمایا راحت مین موت کو عزیز رکھنا شوق کی علامت
ہی اور فرمایا عارف کو نور اور علم معرفت عطا ہوتا ہی اور وہ اُس سے عجائبات
قدرت دیکھتا ہی اور فرمایا مرد ربانی چالیس دن مین ایک بار کچھ کھاتا ہی اور مرد صمدانی
اسّی دن مین ایکبار کچھ کھاتا ہی اور فرمایا جو اولیا کو مانتا ہی اللہ اُسکو اولیا مین شامل
کرتا ہی اور فرمایا اولیا مشہور ہوتے ہین مفتون نہین ہوتے۔

نقل کیا ہی کہ جب آپکو مرض موت لاحق ہوا تو لوگ طبیبون کو چارہ جوئی کیلیے
لائے آپنے فرمایا طبیب میرے لیے ایسے ہین جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے
بھائی اُنکے لیے تھے جسطرح اُنکے بھائیون نے اپنے نزدیک اُنکو تکلیف پہونچانے
کی کوشش کی مگر کارگر نہوئی اور اللہ نے اُنکو نبوت اور سلطنت عطا کی اُسیطرح
اطبا کی دوا مجھے مفید نہوگی پھر آپنے سماع کی درخواست کی اور اُسی حالت سماع
مین آپنے دنیائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ کعبہ مروت قبلہ فتوت تھے آپ بڑے عناورع و تقویٰ تھے خود آپکا قول ہی کہ آغاز ریاضت مین بارہ برس تک مین سر بگریبان رہا ہون تب مجھے دل کے ایک گوشہ کا کشف عطا ہوا ہی اور فرمایا لوگ چاہتے ہین کہ اللہ اُنکے ساتھ ہو اور مین چاہتا ہون کہ اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ مین اپنے آپ کو دیکھون لیکن ابتک میری یہ آرزو پوری نہین ہوئی ہی اور فرمایا خلق کے ساتھ کم اور خالق کے ساتھ زائد صحبت اختیار کرو اور فرمایا فقر کا آخر تصوف کا اول ہے اور فرمایا اپنے مراتب کو ظاہر نکرنا اور مسلمانون کی عزت کرنا تصوف ہی ایک شخص آپ سے دعا کا طالب ہوا آپنے فرمایا اللہ تجھے اچھی موت عطا کرے ۔

نقل کیا ہی کہ آپ ٹوپیان سیا کرتے تھے اور معمول تھا کہ ایک ٹوپی سی کر دو درم کو فروخت کرکے ایک درم اُس شخص کو دیتے جو پہلے آپکے پاس آتا اور ایک درم کی روٹی خرید کر کسی درویش کے ساتھ گوشہ مین تناول فرماتے اور کبھی آپنے دو درم سے زائد پر ٹوپی فروخت نہین کی نہ کبھی ایک ٹوپی بکنے سے پہلے دوسری ٹوپی سینا شروع کی نقل کیا ہی کہ آپ کا ایک مرید صاحب نصاب تھا اُسنے آپ سے دریافت کیا کہ زکوۃ کا مال کسے دون آپنے فرمایا جسپر تجھے اعتماد ہو کہ یہ مستحق زکوۃ ہی وہ چلا گیا راہ مین اُسکو ایک اندھا فقیر پھٹے کپڑے پہنے ہوے تباہ حال ملا اُسنے اُسکو ایک اشرفی دیدی دوسرے دن دیکھا کہ وہ اندھا ایک شخص سے کہہ رہا ہی کہ کل ایک شخص نے مجھے اشرفی دی تھی مین شرابخانہ مین گیا اور اُسکی شراب لیکر فلان مطربہ کے ساتھ پی وہ مرید آپکی خدمت مین واقعہ بیان کرنے حاضر ہوا قبل اسکے کہ وہ کچھ کہے آپنے اپنی ٹوپی کی قیمت مین سے ایک درم مرید کو دیکر فرمایا جاؤ اور جو شخص تمھین پہلے ملے یہ درم

Marfat.com

اُسکو دیدینا وہ مرید باہر آیا اور سب سے پہلے ایک سید سے ملاقات ہوئی وہ درم
اُنکو دیدیا اُنھوں نے وہ درم لیلیا اور چلے مرید بھی اُنکے ساتھ ہوا وہ سید جنگل میں گئے
اور ایک مُردہ تیتر اُنکے دامن میں چھُپا ہوا تھا اُسکو وہاں ڈالدیا یہ واقعہ دیکھکر مرید نے
اُنسے سبب پوچھا اُنھوں نے فرمایا آج سات دن سے میرے اہل وعیال فاقہ سے ہیں
اور میں سوال کرنے کی ذلت پسند نہیں کرتا ہوں روزی کی تلاش میں نکلا تھا صحرا میں
یہ مُردہ تیتر ملا اسکو اُٹھا لیا تھا کہ اپنے اہل وعیال کو کھلاؤنگا تمنے درم دیا میں نے اُسے پھینکدیا
مرید آپکی خدمت میں آیا اور واقعہ بیان کرنے کا قصد کیا آپنے فرمایا بیان کرنیکی حاجت
نہیں ہی آگاہ ہو جا کہ حرام کمائی اور ظلم سے حاصل کیا ہوا مال شراب خانے میں صرف ہوتا
ہی اور حلال کمائی اور حلال مال ایک سید اور اُسکے اہل وعیال کو مردار کھانے سے بچاتا ہی
نقل کیا ہی کہ ایک آتش پرست نے روم میں آپکی تعریف سُنی بغرض امتحان اُسنے
صوفیوں کا لباس پہنا اور وہی طرز وروش اختیار کرکے ایک عصا ہاتھ میں لیا اور
حضرت شیخ ابوالعباس قصاب رحمۃ اللہ کی خانقاہ کی طرف آیا جیسے ہی اندر داخل
ہونے کا ارادہ کیا اُنھوں نے غصہ میں آکر فرمایا آشناؤں میں بیگانوں کا کیا کام ہی
وہ آتش پرست وہاں سے پلٹا اور آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور کئی مہینہ تک
قیام کیا اور فقرا کے ساتھ وضو کرکے فریبی نماز پڑھا کرتا تھا لیکن باوجود واقفیت کے
کبھی آپنے اُسے کچھ نہیں کہا جب اُسنے اپنے گھر جانے کا قصد ظاہر کیا تو آپنے فرمایا
یہ امر جوانمردی کے خلاف ہی کہ جسطرح تو بیگانہ آیا تھا اُسی طرح بیگانہ چلا جائے یہ
حال دیکھکر وہ آتش پرست صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور آپکی خدمت میں رہکر
ایسا کمال حاصل کیا کہ آپکی وفات کے بعد آپکا جانشین ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو عمرو ابراہیم زجاجی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت ابو عمرو ابراہیم زجاجی رحمۃ اللہ بڑے صاحب ریاضت تھے اور

آخر زمانے کے کبار مشائخ میں آپ کا شمار تھا آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کو دیکھا ہی اور حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ کے شاگردون مین جو بزرگ رہے آخر مین ملک مرو مین تشریف فرما ہوئے آپ ہی تھے ایک عرصہ تک آپ مکہ معظمہ مین بھی مجاور رہے اور وہین ۳۸۱ھ ہجری مین انتقال فرمایا

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی مجلس سماع مین بیٹھے تھے آپکا بھی اُدھر سے گذر ہوا آپ نے اُنسے پوچھا تم سماع کیون سنتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ سماع سننا آپس مین بیٹھکر غیبت کرنے اور سننے سے بہتر ہی آپنے فرمایا ممکن ہی کہ سماع مین تمسے ایسی حرکت ہو جائے جو غیبت کرنے اور سننے سے بھی سو درجہ زائد بد تر ہو۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔

باب ۹۳ حضرت شیخ ابو الحسن صائغ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن صائغ سفینہ بحر عشق سکینہ کوہ صدق تھے آپ ملک مصر مین رہتے تھے اور کبار مشائخ وقت تھے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ فرماتے تھے مین نے حضرت ابو یعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ سے زائد کسیکو نورانی اور حضرت ابو الحسن صائغ رحمۃ اللہ سے زائد کسیکو بزرگ ہمت نہین دیکھا۔ حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مین نے آپکو دینور مین نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ایک گرگس آپ کے سر پر سایہ کیے ہوئے تھا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپسے پوچھا غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہی آپ نے فرمایا جو ذات ہمیشہ ہو اوسکی دلیل نہین بیان ہو سکتی اور فرمایا اللہ کا ہر وقت شاہد رہنا اور اُسکی ہر نعمت کا شکر کرنے سے اپنے کو عاجز سمجھنا اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا اور سب کو اللہ سے کمزور سمجھنا معرفت ہی لوگون نے آپسے

Marfat.com

پوچھا مرید کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وضاقت علیھم الا رض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم یعنے تنگ ہوئی اونپر زمین باوجود کشادگی کے اور تنگ ہوے اونپر نفس اونکے یعنے مرید علاوہ اس عالم کے ایک دوسرے عالم کے طالب ہیں اور فرمایا اہل محبت شوق کی آتش میں اُن لوگون سے زائد خوش ہیں جو عیش جنت پاکر خوش ہین اور فرمایا اپنے آپکو دوست رکھنا ہلاک کی علامت ہے اور فرمایا جو حالت خوف سے وارد ہوتی ہے حال کے ذوق سے ہوتی ہے اور جس نے خوف اختیار کیا نفس کو ترک کرتا ہے اور فرمایا فساد طبع کا نشان آرزو اور تمنا کرتا ہے ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔

باب ۹ حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ دانائے عشق و معرفت دریائے شوق و محبت تھے آپکو تمام لوگ صاحب نسب اور بزرگ سمجھتے تھے آپکو تمام علوم مین کمال حاصل تھا اور علم حدیث مین آپ کے تصانیف بھی بیحد ہین بعد حضرت شبلی رحمہ اللہ کے آپ ہی اہل خراسان کے اُستاد تھے اور آپکو حضرت شبلی رحمہ اللہ سے بیعت تھی اور مثل حضرت رودباری اور حضرت مرتعش رحمہما اللہ کے بہت بزرگون سے آپ نے شرف ملاقات حاصل کیا ہے عرصہ تک آپ مکہ معظمہ مین مجاور رہے ہین ۔

نقل کیا ہے کہ آپکے ذوق و شوق کی یہ حالت تھی کہ ایکبار آپ آتشخانہ کیطرف گئے اور اُسکا طواف کرنے لگے لوگون نے اسکا سبب آپسے دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک زمانہ تک مین نے اللہ تعالی کو کعبہ مین ڈھونڈھا مگر وہ نہ ملا اب مین یہان اُسکو ڈھونڈنے آیا ہون شاید وہ ملجائے اور اُسکی تلاش مین میرے ہوش و حواس باقی نہین رہے

Marfat.com

لوگون نے یہ واقعہ سنکر آپ کو نیشاپور سے نکالدیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ ایک یہودی کے پاس گئے اور اوس سے کہا مجھے نصف دانگ دے کہ مین بوزہ مول لون اُسنے جھڑک کر آپ کو جواب دیا مگر تین چار مرتبہ آپنے اوس سے جاکر وہی سوال کیا اور اُسنے اسیطرح ترش روئی سے جواب دیا آخر مین جب آپنے سوال کیا تو بہت غصہ مین اُسنے کہا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ مین جواب دیے جاتا ہون مگر تم سماعت نہین کرتے آپ نے فرمایا اگر فقیر اتنی ہی بات سے ڈر جائین تو اونکو مراتب اعلیٰ حاصل نہین ہوسکتے یہ بات سنکر صدق دل سے وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے لوگون کو طواف کعبہ مین باتین کرتے دیکھکر بہت سی لکڑیان جمع کین لوگون نے پوچھا یہ کیا ہی آپ نے فرمایا آج مین کعبہ ہی کو پھونکے دیتا ہون تاکہ لوگ وسیلہ کو ترک کرکے خود اللہ کے ساتھ مشغول ہون۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حرم مین تھے ہوا کی تیزی کیوجہ سے حرم کے پردے ہلنے لگے آپ کو یہ بات پسند آئی اور اُٹھکر پردہ کو پکڑ کر فرمایا ؎

گفت ای رعنا عروس سرفراز	در میان تو کہ بنشستہ بناز

یعنی اے پردے تو دلھن کی طرح اپنے کو آراستہ کیے ہوئے بتا کہ تجھ مین کون صاحب ناز جلوہ فرما ہی تو خوش ہی حالانکہ خلق اللہ ببول کے درختون کے نیچے پیاس اور گرمی سے تباہ ہین اگر تجھے اللہ نے ایکبار بیتی یعنی میرا گھر فرمایا ہی تو مجھے سوبار عبدی یعنی میرا بندہ کہا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے متوکلاً علی اللہ شتر حج کیے تھے ایکبار سفر حج مین آپ نے ایک کتے کو بھوک سے بیتاب دیکھکر فرمایا کوئی ہی کہ ایک روٹی کے عوض مین چالیس حج کا ثواب لے ایک شخص نے کہا ہان اور آپ کو ایک روٹی دیدی آپنے

Marfat.com

چالیس حج کا ثواب اُسکو دیدیا اور وہ روٹی کتے کو کھلا دی ایک بزرگ یہ واقعہ سنکر آپ کے پاس آئے اور بہت غصے مین فرمایا کہ تونے اپنے نزدیک یہ بہت بڑا کام کیا حالانکہ اسکی کوئی وقعت نہین ہی کیونکہ حضرت آدمؑ نے دو گیہون کے عوض مین آٹھ بہشتون کو بیچا تھا آپ نے سر جھکا لیا اور تنہا ایک گوشہ مین بیٹھ رہے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کو جبل رحمت پر گرمی کے زمانے مین شدید تپ آئی آپکے ایک دوست نے جو عجم سے آپ کی خدمت مین تھا آپ سے پوچھا اگر کسی چیز کو آپ کا دل چاہتا ہو تو فرمایئے آپ نے کہا ٹھنڈا پانی پینے کو دل چاہتا ہی وہ حیران ہوا کہ اس گرمی مین ٹھنڈا پانی کہا مجبوراً آبخورہ لیکر ایک طرف کو چلا یکایک ابر نمودار ہوا اور اولے برسنے لگے اور طرفہ یہ تھا کہ سب اولے سمٹ کر اس شخص کے پاس جمع ہوتے جاتے تھے یہ شخص سمجھ گیا کہ یہ آپکی مقبولیت اور کرامت کا ظہور ہی سب اولے آبخورے مین بھر کر آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا کہ اس گرمی مین سرد پانی تھین کہان سے ملا اُسنے واقعہ بیان کیا آپ کے دل مین خیال گذرا کہ یہ میری کرامت ہی فوراً ہی آپ نے نفس کو ملامت کی اور فرمایا تجھے سرد پانی کے عوض مین گرم کیا ہوا پانی چاہیے ہی اور وہ پانی نہ پیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین سفر مین شب کو ایک بیابان مین بہت تھک گیا اتفاقاً چاند پر میری نظر پڑی تو فسیکفیکھم اللہ لکھا دیکھا فوراً مجھے قوت ہوگئی اور تقویت حاصل ہوئی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار خلوت مین آپکو الہام ہوا کہ تو لاف زنی بہت کرتا ہی ایسے دعوے کے عوض مین ہم تجھپر بلا نازل کرین گے آپ نے فرمایا اگر لاف زنی مین تو میری مخالفت کریگا تو مین بھی اس سے باز نہ آؤنگا الہام ہوا کہ تیری یہ بات ہم کو پسند آئی۔

Marfat.com

دے اسلیے کہ یہ اہل بیت کا دشمن ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپکی محفل وعظ مین ایک شخص آیا جو ناچنے گانے کا بیحد شوقین تھا آپ کی وعظ نے اوسپر ایسا اثر کیا کہ نعرہ مار کر مضطربانہ اپنے گھر گیا اور وہان سے وصیت کی کہ مین بہت جلد مرا چاہتا ہون جب مین مرجاؤن تو میری قبا گورکن کو اور پیراہن غسال کو دینا اور ستار کی مضراب میری آنکھ مین گڑو کر کہنا جسطرح تو جیا اوسی طرح مرا پھر تائب ہو کر مر گیا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا علی قوال شب کو شراب خواری کرتا ہی اور دن کو آپ کی محفل مین آتا ہی آپ سنکر چپ ہو رہے اتفاقاً ایکبار وہ قوال راہ مین آپکو مست پڑا ہوا ملا آپ کے ایک مرید نے کہا دیکھیے علی قوال مست پڑا ہی آپ نے اوسی ملامت کرنے والے مرید سے کہا اسے اپنی گردن پر لاد کر اسکے گھر پہونچا آؤ چنانچہ اوسنے گردن پر لاد کر اسے گھر پہونچا دیا جب وہ ہوش مین آیا آپکی خدمت مین حاضر ہو کر توبہ کی اور آپ کی توجہ سے مرتبۂ ولایت سے فائز ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے

بلکہ یا عبادی لاخوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون اوسکا محل ہوتا ہی۔ اور فرمایا اللہ کا بار سوا اُس کے بار اُٹھانے والون کے دوسرے نہین اُٹھا سکتے حدیث مین ہی ان اللہ تعالی افراسا یرکہن جمیعا اور فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اپنی نسبت درست کرتا ہی وہ فتنہ و فساد اور وساوس شیطانی سے محفوظ رہتا ہی اور فرمایا اللہ کو یاد رکھنے کی قدرت رکھنے والا مضطر نہین ہوتا اور فرمایا علوم ظاہری سے مرید کی راہبری نہین ہوتی بلکہ علوم باطن سے مرید کو راہ دکھانا چاہیے اور فرمایا جب اللہ کیطرف سے کوئی چیز بندی پر وارد ہو تو اُسے جنت و دوزخ کو نظر انداز کرنا چاہیے اور جب اُس حال سے پلٹے تو اوس چیز کی عزت کرے جسے اللہ نے عزت دی ہی اور فرمایا عضو کیلیے عبادت کرنا قصور ہی اور فرمایا موافقت امر نیک ہی اور امر کی موافقت اوس سے زائد نیک ہی اور فرمایا جسے موافقت آلہی حاصل ہوتی ہی وہ اللہ کی مخالفت نہین کرتا اور فرمایا جب اللہ نے صفت آدم سے خبر دی تو فرمایا عصی آدم ربہ اور جب اپنے صفت فضل سے خبر دی تو فرمایا ان اللہ اصطفی آدم اور فرمایا اصحاب کہف چونکہ بلے واسطہ اللہ پر ایمان لائے اس لیے اونکو جوانمرد کہتے ہین اور فرمایا اللہ عجوب ہی اور یہ اُس کی غیرت ہی کے سبب سے ہی کہ جبتک وہ توفیق نہین دیتا ہی کوئی شخص اُسکی طرف راہ نہین پاتا اور فرمایا وجود مصنوع وجود صانع پر دال ہی اور فرمایا اتباع سنت سے معرفت اور اداے فرائض سے قربت اور ہمیشگی نوافل سے محبت حاصل ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص نفس کو ادب نہ دیسکے ادب سے ناواقف ہی اور جو دل کے ادب سے بیخبر ہو ادب کے سر سے واقف نہین ہو سکتا اور جو روح کے ادب سے ناواقف ہو قرب حاصل نہین کرسکتا لوگون نے کہا بعض مرد عورتون کی صحبت مین بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اُنکے دیکھنے سے معصوم ہین آپنے فرمایا جبتک نفس ہی امر و نہی بھی ضروری ہی اور اُس سی کوئی بری نہین ہو سکتا ایسے مقامون مین دلیری نہ کرنا چاہیے لیکن جب حرمت سے

روگردانی کیے ہوے ہو اور فرمایا اچھے کام یہ ہین قرآن وحدیث پر عمل کرنا اور
ہوا وہوس اور بدعت کو ترک کرنا اور پیر کی اتباع کرنا اور خلق کو معذور سمجھنا اور
درود وظائف پر مداومت کرنا اور حیلہ سے بچنا لوگون نے کہا جو باتین پیرون مین
ہونا چاہیین آپ مین ہین آپ نے فرمایا نہین بلکہ اونکے ترک ہوجانے کا ڈر اور
نہ پانے کا افسوس مجھ مین ہے لوگون نے پوچھا آپ کے کرامات کیا ہین آپ نے فرمایا
یہ ہین کہ اہل نصرآباد نے مجھے دیوانہ سمجھکر نصرآباد سے نکالا مین نیشاپور گیا وہان
کے لوگون نے پھر اسی طرح مجھے نکالا مین بغداد مین حضرت شبلیؒ کے پاس گیا اور وہین
چند سال گذرے ہر سال مین دو تین ہزار آدمی میرے سبب سے واصل الی اللہ ہوے
لیکن مین درمیان مین نہ تھا لوگون نے پوچھا آپکی حرمت کیا ہی آپ نے فرمایا منبر سے
اوتر آنا کیونکہ مین منبر کے لائق نہین ہون لوگون نے پوچھا تقوی کسے کہتے ہین
آپ نے فرمایا ہوائے اللہ سے پرہیز کرنے کو لوگون نے کہا ہم آپ مین محبت الٰہی کا
اثر نہین پاتے ہین آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن مین اسمین جلتا ہون اور فرمایا اہل محبت
اللہ کے ساتھ ایک ہی حال مین رہتے ہین اگر آگے بڑھین غرق ہون اگر پیچھے
ہٹین شرمندہ ہون اور فرمایا نعمت کا شکر کرنے والا نعمت زائد پاتا ہی اور منعم کا شکر
کرنے والا معرفت اور محبت پاتا ہی اور فرمایا راحت عتاب سے بھرا ہوا ظرف ہی اور
فرمایا ہر شے کے لیے قوت ہی اور قوت روح سماع ہی اور فرمایا دل جو کچھ پاتا ہی
تن پر اوسکی برکتین ظاہر ہوتی ہین اور روح جو کچھ پاتی ہی دل مین اوسکی برکتین
عیان ہوتی ہین اور فرمایا تن بندے کے لیے قید خانہ ہی جب بندہ اس سے باہر
آیا راحت پائی اور فرمایا نفس کی خواری تن کے قید سے رہا کرتی ہی اور فرمایا ابتدا
مین یاد الٰہی کی تمیز ہوتی ہی اور انتہا مین تمیز جاتی رہتی ہی اور فرمایا رضائے الٰہی
اختیار کرنے والا محل رضا مین قدم رکھتا ہی اور فرمایا تمام عالم سے برگشتہ ہونا فتوت ہے

Marfat.com

اور مروت فتوت کی ایک شاخ ہی اور فرمایا تصوف ایک نور ہی حق سے جو حق
پر دلالت کرتا ہی اور تصوف ایک خاطر ہی حق سے جو حق سے اشارہ کرتا ہی
اور فرمایا رجا طاعت کی طرف راغب کرتی ہی اور خوف معصیت و نافرمانی
سے دور کرتا ہی اور مراقبہ راہ حق کا راہبر ہی اور فرمایا زہاد کو قتل سے بچایا
اور عباد کا خون گرایا۔

نقل کیا ہی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی بعض قبرستان ایسے ہین کہ
فرشتے چارون کونون کی طرف سے پکڑ کر بغیر حساب کتاب کے اونکے مدفونون کو
جنت مین جھٹک دین گے اور آن ہی مین سے جنۃ البقیع ہی اسی لیے حضرت ابو عثمان رح
نے بقیع مین اپنی بھی قبر کھدوا رکھی تھی آپکا اودھر سے گذر ہوا لوگون نے دریافت
کیا یہ قبر کس کے لیے کھدی ہی لوگون نے کہا حضرت ابو عثمان نے اپنے لیے کھدوائی
ہی آپنے فرمایا مین نے خواب دیکھا تھا کہ جنت بقیع کے مدفون ہوا مین اوڑ رہے ہین
اسکا سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا جو شخص یہان کی لیاقت نہین رکھتا ہی گر یہان
بھی دفن کیا جائے تو ملائکہ اوسکو یہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین اور جو یہان کے
لائق ہی گو کہین دفن ہو ملائکہ اُسے یہان لے آتے ہین پھر جب آپ حضرت
ابو عثمان رح سے ملے تو فرمایا بقیع مین جو قبر تمنے اپنے لیے کھدوائی ہی اُسمین مین دفن کیا
جاونگا اور تم نیشاپور مین جاؤ گے کچھ دنون کے بعد لوگون نے حضرت ابو عثمان رح کو
وہان سے نکالدیا وہ بغداد مین گئے اور وہان سے رے مین گئے اور وہانسے نیشاپور
مین آکر وفات فرمائی اور حیرہ مین دفن ہوے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ
خواب اسپر مذکور ہین اوسمین اختلاف ہی بعض کہتے ہین نہین بلکہ کسی اور نے
نے دیکھا تھا واللہ اعلم۔

نقل کیا ہی کہ اوستاد اسحق زاہد خراسانی رحموت کا ذکر بہت فرمایا کرتے تھے

معتبر النبلون	″	۸؍
قیامت نامہ	″	۱؍
کسب الانبیا	″	
قصائد ماہ رمضان	″	
توشۂ عقبیٰ	″	
فالنامہ قرآن شریف	″	
وفات نامہ قیومی		
نور نامہ کلاں قیومی	٥	
نور نامہ خرد	″	
تحفۃ الزوجین	″	
ہدایۃ النسوان	″	
تعلیم النسا مع		
دو لہن نامہ قیومی	″	
زینۃ النسا	″	
تنبیہ الغافلین	″	
مفید الواعظین	″	
قصص الانبیا خرد		
اخلاق محسنی		
معجزہ آل نبی	٥	
حجۃ الاسلام قیومی	٥	

کتب تصوف و اخلاق

گلدستۂ کرامت		

حصہ اول	۸؍
ایضاً حصہ	۱؍
مولد کحل	
مولد بہار	
مولد بہار	
خدا کی رحمت	۱؍
گلدستۂ معراج	۱؍
مولد بہار	
مولد راحت	
قندیل عرش	۲؍
مولد سلطان	۱؍
مولد شمس	
ناصر العاشقین	
گلزار نعت	۲؍
نعت نبی	
حصہ اول	۱؍
ایضاً حصہ	
حصہ سوم	
حصہ چہارم	
نجم الضیا حصہ	
ایضاً حصہ	
مولد سعدی	
مولد سعیدی	

انشائے دلکشا

انشائے مظہر

رقعات عالمگیری

رقعات عزیزی

کتب درسی اردو و فارسی

قواعد فارسی

قواعد اردو حصہ اول

ایضاً حصہ دوم

ایضاً حصہ سوم

ایضاً حصہ چہارم

کتب لغت

صراح

غیاث اللغات

منتخب اللغات

چراغ ہدایت

عوامل منظومے	۱؍		۲؍
شرح مائۃ عامل	۳؍	″	۴؍
فصول اکبری	۵؍	″	۴؍
ہدایۃ النحو	۱؍	″	۳؍
کافیہ مع شرح			
سید شریف و	۱۲؍		
محشے بتحشیہ جدید	۱؍		
و مفیدہ	۱؍	″	۷؍
شرح جامی	۱؍		
مع حاشیہ عصام	۳؍		
کامل	۸؍	″	
شرح تہذیب محشی	۱۲؍		
جدیدہ کاغذ			
رسمی قیومی	۱؍	″	۱۲؍
کاغذ گندہ سفید	۱؍		
کاغذ گندہ خاکی	۳؍		۱۴؍
مجموعہ منطق	۴؍	ع	۴؍
قال اقول		ع	۲؍
شرح سلم ملا مبین		″	۱۰؍
دیوان سیدنا			
حضرت علی قیومی	۴؍	ف	۴؍

نوٹ انکے علاوہ

ہر قسم کی ... موجود

... الطلب

Marfat.com